

TIGHT BINDING BOOK

**TEXT FLY WITHIN
THE BOOK ONLY**

History of Greece Vol I

by

ADOLF HOLM

تاریخ یونان جلد اول

ترجمہ

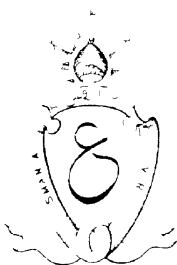
پروفیسر محمد ہارون خان شروانی ایم اے (آکس)،
یونیورسٹی آف لا

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_I 188156

UNIVERSAL
LIBRARY

قیمت	روپیہ	آنہ
سیکۂ عثمانیہ	تاج	چار
سیکۂ انگریزی	دھار	آٹھ



۹۳۸
۱ - ۳
۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تایخ نوایق

(جلد اول اردو)

مآلف

پروفیسر اولف ہولم

(جلد اول انگریزی شکل اور جلد دوم کے ہواب)

ترجمہ

مولوی محمد ہارون خاں شروانی صاحب ایم اے (اگسٹ) ایم بی اے لا

پلیئر و میسر جائرہ دار شعبہ تایخ کلیئہ جامعہ عثمانیہ

رکن مجلس شعبہ فنون و بحالین انصاف تایخ و معاشیات جامعہ عثمانیہ

رشیق (ڈپلوما عثمانیہ)

متحن سیاسیات پلیئر گڈ میلم یونیورسٹی

۱۳۲۶ شم ۱۳۳۶ محرم ۱۳۴۶ قمریہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

یہ کتاب یکملین کمپنی کی اجازت سے جن کو حق انعامت
حاصل ہے اردو میں ترجمہ کر کے
طبع و شائع کی گئی ہے۔

فہرست مضامین تاریخ یونان قدیم

(جلد اول)

صفحہ	مضمون	صفحہ
۱	۲	۱
۱	دسابعہ	۱
۸	انگریزی مترجموں کی یادداشت	۲
۹	تہذیب	۳
۲۵	باب اول یونانوں کا ابتدائی وطن اور یونان میں آئے کے وقت ان کی تہذیب و شائستگی کا اندازہ۔	۴
۳۷	باب دوم۔ ملک کی جغرافیائی کیفیت۔	۵
۴۳	نوٹ۔ باب دوم	۶
۴۵	باب سوم۔ ابتدائی تاریخ یونان کے غیر مستقیم واقعات اور ان کی تحقیقات کی کوشش۔	۷
۶۱	باہجہ ارم۔ اولین روایتی تاریخ۔	۸
۶۶	باب پنجم۔ روایتی اور خصوصاً افسانہ آمیز تاریخ کی تنقید۔	۹
۷۵	باب ششم۔ پیلاسیوں کا بیان۔	۱۰
۸۵	باب ہفتم۔ دیگر یونانی اقوام کے گیس کار یا قی سیناے۔ قدیم یونانیوں میں تہذیب و تمدن کا پھیلنا از سترزمیر۔ ایونیائی۔	۱۱
۱۰۱	باب ہشتم۔ یونان کے ابتدائی فوجی باقیات نزولے۔ سیکل ٹائی۔ اور غینیوس۔ رنز۔	۱۲
۱۱۹	باب نہم۔ یونان پر دیگر ممالک کے اثرات۔ مصر و فنیقیہ۔	۱۳
۱۲۰	باب دہم۔ یونان پر دیگر ممالک کے اثرات۔ مصر و فنیقیہ۔	۱۴

صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۵۸	باب یازدہم۔ یونانیوں کا مذہب۔	۱۵
۱۶۲	باب دوازدہم۔ دور یانی حملہ آور۔ ایشیائے کوچک کی نوآبادیاں۔	۱۶
۱۹۹	باب سیزدہم۔ ایشیائی یونانیوں کا تمدن۔ اور۔ ہومری نظمیں۔	۱۷
۲۱۳	باب چہار دہم۔ یونانیوں کے قدیم ادارات اور انکا اسلوب زندگی	۱۸
۲۲۱	باب پانزدہم۔ یورپی یونان۔ اسپارٹا کی رسم و رواج۔ اور دستور نیکرگوس۔	۱۹
۲۴۹	باب شانزدہم۔ اسپارٹا کی تاریخ ساتویں صدی ق م کے وسط تک	۲۰
۲۶۱	کجنگ ہائے مسینیہ	
۲۸۲	باب ہفدہم۔ دیگر پہلو پونیری ریاستیں خصوصاً آرگوس۔ فنی دون۔ اسپارٹا تعلقات آرگوس۔ آرکیدا اور املیس سے۔	۲۱
۲۹۳	باب ہیردہم۔ شمالی یونانی مملکتیں خصوصاً تھسلی اور بیوتیرہ ہیسود	۲۲
۳۲۶	باب نوزدہم۔ یونانیوں کا رشتہ ارتباط باہمی۔ اسفک تبونیز۔ فالگا ہن کھیل۔	۲۳
۳۴۶	باب ہسٹم۔ یونانی مملکتوں کا ارتقا۔ ملکیت۔ اعمیانیت۔ محقق اور عہدہ۔	۲۴
۳۶۶	باب بست ویکم۔ یونانی نوآبادیوں کا قیام۔	۲۵
۳۹۸	باب بست ودوم۔ کورنتھ۔ سکیوں۔ اور میگارا میں خود سرور کی حکومت۔	۲۶
۴۱۶	باب بست وسوم۔ ایشیائے کوچک کے یونانی اور بلجیر اور ایرلین کے ساتھ اکے جمعہ	۲۷
۴۳۴	باب بست وچہارم۔ ایشیائے کوچک میں یونانی فلسفہ ادب بات و فنون لطیفہ کی ابتدا اور سر زمین یونان کا فن تعمیر اور سنگتراشی کے میدان میں پہلا قدم۔	۲۸

صفحہ	مضمون	پرچہ
۳	۲	۱
۴۰	باب بست و پنجم۔ یونان کبیر اور سسلی کے سیاسی حالات اور تبدلی ترقی۔	۲۹
۴۹۲	باب بست و ششم ایتھنز کے حالات سولون کے عہد تک۔ قوانین سولون۔	۳۰
۵۲۹	باب بست و ہفتم۔ پیسنزاتوس اور اس کے بیٹوں کے عہد میں ایتھنز کی حالت۔	۳۱
۵۴۸	باب بست و ہفتم چھٹی صدی ق م کے آخری دس سال میں ایتھنز کی حالت	۳۲
۵۶۲	تاریخ یونان قدیم جلد دوم۔ دیباچہ مصنف کتاب ہذا	۳۳
۵۶۳	یادداشت۔	۳۴
۵۶۴	باب اول۔ بغاوت ایونیہ۔	۳۵
۵۸۰	نوٹ باب اول	۳۶
۵۸۱	باب دوم۔ اراکھون۔	۳۷
۵۹۸	باب سوم۔ ۴۸۹ ق م۔ ۴۸۱ ق م۔	۳۸
۶۱۱	باب چہارم۔ ۴۸۱ ق م۔	۳۹
۶۴۱	نوٹ	۴۰
۶۴۲	باب پنجم۔ پلانیہ اور سیکالے	۴۱
۶۵۵	نوٹ۔ باب پنجم	۴۲
۶۵۷	باب ششم۔ سسلی اور مہاجنہ۔	۴۳
۶۶۸	نوٹ باب ششم۔	۴۴

تَمَّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اڈولف ہولم

تاریخ یونان قدیم

جلد اول

دیباچہ

میری تصانیف کے شائع کرے والوں نے جنھوں نے ازمنہ قدیم کے حالات کے مطالعے اور تحقیقات کے لیے بہت کچھ کیا ہے مجھ سے فرمائش کی کہ میں تاریخ یونان پر ایک مختصر سی کتاب لکھوں، لیکن اگر مجھے اس بات کا یقین نہ ہوتا کہ ایک نئی تاریخ ان لوگوں کے لیے کارآمد ہوگی جنھیں اس مضمون سے دلچسپی ہے تو میں ہرگز اس موضوع پر قلم نہ اٹھاتا۔ مجھے اپنی قابلیت کی کمی اور اس کی بساط کا پورے طور پر احساس تھا اور یہ معلوم تھا کہ نہ تو میں اس باریک بینی اور نکتہ ریزی پر قادر ہوں جو گروٹ اور دیگر کی تصانیف میں پائی جاتی ہیں اور نہ میری عبارت میں وہ سلاست اور شیرینی ہے جس کا کزیموس مسئلہ استاد ہے۔ ساتھ ہی میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ ایک خاص موضوع کی بہت کم تحقیقات کی گئی ہے اور اگر میں اسی کو اپنا مقصد تصنیف بنالوں تو یہ سودمند ہوگا؛ وہ یہ کہ اہم ترین امور کو نسبتاً مختصر طور پر بیان کیا جائے اور یہ بھی واضح کر دیا جائے کہ وہ کونسے امور ہیں جو پایہ ثبوت کو پہنچ گئے ہیں اور کونسے منوز معروض بحث میں ہیں۔ یہی میں نے اس کتاب کے ناظرین کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

مورخ کا کام یہ ہے کہ اہم ترین واقعات کو غیر اہم سے ممتاز کرے اور اس طرح گویا

دیباچہ

ازمنہ ماضیہ کا ایک مرقع تیار کر دے۔ میں نے اس کتاب کی تصنیف کے آخری زمانے میں اُس کے متن میں بہت سے نئے فقروں کا اضافہ کیا ہے اور بہت سے ایسے فقرے پر قلم پھیر دیا ہے جو ابتدا میں نکلے جا چکے تھے۔ اگر ہم تاریخ نویسی کے اصول پر غور کریں تو یہ عیاں ہو جائیگا کہ ذلت و تسلسل واقعات اور تفصیلی حالات کے بعض خصوصیات نظر انداز کئے جاسکتے ہیں۔ اسی وجہ سے تفصیلات کو مآتمہ سے نہیں جانے دیا جاسکتا اور ان واقعات کو بھی پیش نظر رکھنا پڑتا ہے جن میں حق و کذب دونوں کا مشابہ ہونے کا ہمیں یقین ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ کے عام خاکے پر بھی زور دینا نہایت ضروری ہے اور میں نے اس پر کافی توجہ کی ہے۔ چونکہ اس ضمن میں امور زیر بحث کی صحیح تقسیم پر بہت کچھ مدار ہوتا ہے اس لیے میرے ابواب ذرا چھوٹے چھوٹے ہیں، اہل سے ہر ایک کا طرز بیان جداگانہ ہے، ہر ایک فی حد ذاتہ مکمل ہے اور ہر ایک کے مضمون کے مطابق مخصوص براہیں و دلائل پیش کئے گئے ہیں۔

یہاں ایک خاص امر نظر انداز نہ ہونا چاہیئے۔ کوئی مورخ اُس وقت تک کسی قوم کی تاریخ نہیں لکھ سکتا جب تک اُسے اُس قوم کی خصوصیات و خصائل کا اندازہ نہ ہو جائے، اس سے نہ صرف اُس کی رائے پر عظیم الشان اثر پڑتا ہے بلکہ اُس کی مدد سے وہ مختلف واقعات کے انتخاب پر قادر بھی ہو جاتا ہے۔ میں نے قدیم یونانیوں کی خصوصیات کا جو اندازہ کیا ہے وہ میری کتاب کی پہلی جلد سے اچھی طرح واضح ہو جائیگا۔ اگر مجھے اُن کی حقائق ایک خاص زاویہ نگاہ سے دیکھنے کی اجازت نہ بجائے تو میں بلا خوف و رکھوں گا کہ میں یہ توہرگز نہیں سمجھتا کہ جو کچھ اس قوم کے افراد نے کیا اس کے نتائج تا ممتد بہترین ہی ثابت ہوئے؛ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ میں اسے ہی نوع انسان کی ایک ممتاز قوم سمجھتا ہوں جس کے افراد نے زندگی کے اہم ترین شعبوں میں کمال پیدا کرنے کی کوشش کی، جن میں وہ تمام اوصاف موجود تھے جو ایک جفاکش محقق کے لیے ضروری ہیں اور اسی قسم کا جذبہ سرایت کئے ہوئے تھا جس کا لیسٹاک کی تصانیف میں پتہ لگتا ہے۔ جب کبھی انھیں موقع ملا انھوں نے جدید اکتشافات کئے، حالانکہ محض ایک یا دو شعبوں میں بھی زندگی کی کوئی نئی بات دریافت کرنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

میں نے یہی مطلع نظر ٹپسے بڑے یونانیوں کی طبائع کا اندازہ کرنے میں برابر قائم رکھا ہے۔ اسی طرح میرے نزدیک سیاسیات میں یونانیوں کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ یہاں بھی انھوں نے بے انتہا شخص و مجلس کیا۔ لیکن یہیں کہا جاسکتا کہ انھوں نے ان تمام مسائل کا جو ان کے سامنے آئے بحسن تمام تصنیف کیا، اور یہاں جس چیز پر ہمیں رطب اللسان ہونا پڑتا ہے وہ صرف وہ امور ہی نہیں جنھیں انھوں نے انجام کو پہنچایا بلکہ اس قوم کے مقاصد اور آراء بھی متاثر ہیں جن کی خواہش رہبران قوم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنی پڑتی تھی۔

اس کتاب میں میں نے یہ التزام رکھا ہے کہ بس اسی وقت کسی باب میں قطعی رائے قائم کروں جب میری اسناد مجھے اس کی اجادت دیں، اور اگر کسی امر میں تیسرے کی گنجائش نہیں ہوتی تو میں صاف صاف اپنا شبہ ظاہر کر دیتا ہوں اس طرح میں نے اپنی کتاب کے محمد و دائرے میں وہ تمام تاریخی مواد بھر دیا ہے جس پر مجھے دسترس حاصل تھی۔ جہل کے زمانے میں اس اصول پر عام طور پر عمل نہیں کیا جاتا، لیکن حال ہی میں ڈروا کے سن سے مورخ نے جس کی مہارت میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا صاف اعلان کر دیا ہے کہ گورخوں کی اس روش میں کہ محض تحقیقات کے نتائج کو تاریخی واقعات کا جامہ پہنا دیا جاتا ہے بہت سی خامیاں ہیں اور اس سے بیان کی خوبصورتی، سلاست و لطافت میں بہت کچھ اضافہ ہوتا ہے لیکن یہ روش نہایت ہی ناپسندیدہ ہے۔

جہاں تک تنقید کا تعلق ہے مجھے یہ امر متواتر نظر رکھنا پڑتا ہے کہ میری تصنیف کی نوعیت تاریخی ہے محض تفتیش واقعات کی نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص یونان کی تاریخ لکھنا چاہے تو بلاشبہ اسے متعدد شعبوں میں تحقیقات کرنی پڑیگی لیکن اگر وہ تاریخ کے جملہ شعبوں میں تحقیقات کر گیا تو اندیشہ ہے کہ اس کی تصنیف ایک نہایت مختصر طبقے تک محدود رہے گی۔ اس کتاب کے مصنف کا یہ خیال ہے کہ ہم میں سے ان افراد کا طرز تفتیح جو یونان کی تاریخ کا بغور مطالعہ کرتے ہیں ایک دوسرے سے بالکل جداگانہ ہے اور ہم اکثر مکمل تاریخ یونان کو قطعاً نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ہم ابتدائی اسناد کے پرکھنے میں بہت کچھ مغز پاشی کرتے ہیں لیکن اس سے کما حقہ استفادہ حاصل نہیں کرتے

دیباچہ

یہ تاریخ طرز تنقید کو اپنی بنیاد قرار دیتے ہیں لیکن اُس کے نتائج کے استعمال کے متعلق کوئی متحد رائے قائم نہیں کرتے۔ حکیمات کے دیگر شعبوں کی صورت حال بالکل مختلف ہے۔ ماہر آثار قدیمہ تعمیرات کے مختلف طریقوں پر اپنی رائے قائم کرتا ہے اور اُسی پر تاریخ فنون لطیفہ کی بنیاد مستحکم کرتا ہے، عالم لسانیات فلمی نسخوں کو چھانٹتا ہے اور ان کی مدد سے اپنی تصانیف مرتب کرتا ہے؛ اس کے برعکس ہم قدیم اسناد کا تجزیہ کرتے ہیں لیکن ہمارا نصب العین یہ نہیں ہوتا کہ اُس سے ہم تاریخ کا تسلسل قائم کویں بلکہ صرف یہ کہ ہم ایک فرضی ایفوریوس یا تھیوپومپوس کا تصور پیش کویں؛ اور لطف یہ ہے کہ چونکہ اس ایفوریوس یا تھیوپومپوس کو ہر ایک مصنف نے ایک نئے رنگ میں رنگا ہے اس لیے باوجود اس تزئین و مدرت کے ان خیالی اشخاص کی زندگی نہایت ہی مختصر ہوتی ہے۔ ان دونوں حدود کے درمیان یعنی ایک جانب تو وہ نہایت قابل تعریف و توصیف تصانیف جنھوں نے تاریخی تفحص و تجسس میں ایک نتیجہ پیدا کر دیا ہے اور دوسری جانب ان کے مخصوص نصب العین یعنی حقیقی تاریخ یونان کے درمیان ایک عظیم الشان فاصلہ ہے۔ اس کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ہم بہت کم فی لفظہ تاریخی تنقید کے اصولوں پر غور کرتے ہیں۔ ہر شخص کے نزدیک ان اصولوں کی ایک خاص کیفیت ہے اور ہر شخص جس طرح چاہتا ہے ان کو استعمال کرتا ہے۔ اور چونکہ وہ ان اصولوں کو اپنے لیے انفرادی طور پر مدون کرتا ہے اس لیے خواہ مخواہ وہ اپنے نتائج پر پہنچنے میں مبالغے سے کام لیتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اصول تنقید کے چند ایسے غیر مکتوب قواعد بھی ہیں جو مسلمہ ہیں، اور اب اُس کا وقت پہنچا ہے کہ ان میں سے کم از کم اہم ترین قواعد پر ہم متفق الترائے ہو جائیں۔ میرا خیال ہے کہ ان غیر مکتوب قواعد میں مصلحتوں بھی شامل ہیں:-

اس وقت تک یہ قاعدہ رہا ہے کہ تاریخ کے محققوں نے اپنی توجہ کلیتہً گم شدہ کتابوں کے اجزاکو مربوط کرنے پر مبذول کی ہے اور جن مصنفوں کی کتابیں سالم موجود ہیں ان پر بہت ہی کم التفات کیا ہے۔ میرے نزدیک آئندہ ہیں نسبت ان اجزاء کے ان سالم کتابوں پر زیادہ توجہ کرنی چاہیے۔

دیباچہ

اس طرز کا اصل مقصد یہ ہے کہ نئے واقعات منکشف ہو جائیں، جن باریک تفتیدی اصولوں کا اس سے تعلق ہے وہ چند مخصوص قواعد کے تحت ہی قابل عمل ہیں؛ اور ان قواعد کا علم مورخ کو صرف اپنے مواد کی چھان بین اور تحقیق و تدقیق کی مشق سے ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں مفصلہ ذیل نکات پر غور کرنا مناسب ہے۔ کسی مصنف کے مخصوص مطلع نظر کے معیار کا (خصوصاً سیاسیات کے ضمن میں) اطلاق کرتے وقت ہمیں نہایت ہوشیاری سے قدم رکھنا چاہئے اس لیے کہ ممکن ہے کہ اس کی تحریر میں ایسا جذبہ مضمر ہو جس سے اس کا بیڑا یہ ہی بدل گیا ہو۔ مناسب تو یہ ہے کہ جو واقعات اس قسم کے ہوں ان کی ایک نہرست مرتب کر لی جائے۔

رسم و رواج ثابت کرنے کے لیے اکثر چند واقعات پر استدلال کر کے نئے کلیے قائم کیے جاتے ہیں اور اس پر مارت کھڑی کر دی جاتی ہے۔ لیکن ایسی صورتیں بہت کم ہوتی ہیں کہ اس قسم کے جعل کی اصلیت تک ہماری دسترس ہو سکے؛ اور اگر ہم قلمیہ مسائل کی ایک نہرست مرتب کر لیں تو ہمیں ان مسائل کا بھی علم ہو جائیگا جو ہنوز پایہ ثبوت کو نہیں پہنچے۔

اس قسم کے خود ساختہ انکشافات بعض مرتبہ مخصوص خود غرضی کے لیے کیے جاتے ہیں مثلاً قدیم یونان میں پرانے دفا تر تو موجود تھے ہی نہیں اور ساتھ ہی ملک میں یہ ایک وقت بہت سی ریاستیں اور شخصیتیں پھیلی ہوئی تھیں؛ ان باتوں کی وجہ سے اراضی کی بابت اکثر جھگڑوں کی بنیاد محض روایتی حق تو ریث پر تھی۔ اور یہ حقوق قدیم مذہبی واقعات میں جڑ پکڑے ہوئے تھے۔ بدیں وجوہ بڑے بڑے سوراؤں کی طرف ایسی نئی نئی جاں بازیاں منسوب کی جاتی تھیں جو منسوب کرنے والوں کے لیے کار آمد ثابت ہوں۔ مثلاً یہ کہا جاتا تھا کہ فلاں فلاں سوراؤں فلاں مقامات پر گیا یا ایک دوسرے سوراؤں کا فلاں حسب نسب تھا۔ جب نسب مسلم نہیں ہوتے تھے بلکہ ان میں نہایت آزادی کے ساتھ قطع و برید کی جاتی تھی۔ نظر برآں اس کی سخت ضرورت ہے کہ ان سب امور کی نہرست بنائی جائے اور انھیں پرکھا جائے۔

دیباچہ

اگر ہم مختلف عہدوں میں ایک ہی قسم کے واقعات کا اعادہ پائیں تو ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ یہ واقعات دراصل ایک ہی مرتبہ پیش آئے ہوں گے اور زمانہ مابعد میں نہایت جسارت سے انھیں دیگر واقعات کے ساتھ چسپاں کر دیا گیا ہوگا۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ زمانہ مابعد کے کسی واقعے کے نمونے پر ابتدائی زمانے میں چند واقعات کا اختراع کیا گیا ہو۔ لیکن اس امر سے زیادہ کوئی امر مسلم نہیں کہ تاریخ خود اپنا اعادہ کرتی ہے اور محض واقعات کے تطابق سے یہ ضرور نہیں کہ ہم کسی مخصوص واقعے سے انکار کریں۔

اسی طرح بعض مرتبہ زمانہ مابعد کی لفظی سے زمانہ ماضیہ کی ایک ایسی تصویر تیار کر دی جاتی ہے جو اصل سے بہت دور جا پڑتی ہے۔ اس کی بدیہی مثال جنگ ایران کی تاریخ سے ملتی ہے۔ ایسے موقع پر بھی ہم شکل واقعات کی فہرست ہمارے مفید مطلب ہوگی اور واقعات کے شمار اور مخصوص تعلیلات کے مباحث سے نہ صرف بہت سے نئے واقعات معلوم ہو جائیں گے بلکہ بہت سے جدید مسائل بھی حل ہو سکیں گے۔ اس وقت تک مورخوں کا عام قاعدہ یہ رہا ہے کہ وہ ہر ایک انفرادی واقعے پر کسی مخصوص قانون کا اطلاق کرتے ہیں جسے وہ مشہور و معروف فرض کر لیتے ہیں؛ اور اس لئے ان کی تنقید کا لہجہ درشت ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کا یہ فعل کسی طرح مناسب نہیں ہے۔

جب اس قسم کی تصانیف کے ذریعے سے ان امور پر بحث کی جائے گی جن میں تاریخ یونان کے حقائق اس وقت پوشیدہ ہیں تو اس کے تفصیلی حالات سے وہ ثمرات حاصل ہوں گے جو اس وقت تک بڑے بڑے طباع اور ذہین علما کی کاوش و محنت کے باوجود بھی نہیں ہوئے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کہ علم لسانیات کا مبصر مختلف ہم شکل الفاظ کی تحقیقات کرتے ہوئے ان کے تلفظ کا فرق شمار کر کے چند مخصوص نتائج پر پہنچتا ہے۔

اسناد کے انتخاب میں بھی مجھے وہی مشکلات پیش آئی ہیں جن کا مجھے واقعات کے ضمن میں مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ میں ہر مرتبہ ان دلائل کو بیان نہیں کر سکا ہوں جنکی بنا پر میں نے زمانہ حالیہ کے محققوں کی رائے سے اختلاف کیا ہے اور بعض مرتبہ

میں نے یہ کافی سمجھا ہے کہ کسی قدیم سند کا حوالہ دیئے بغیر محض آجکل کی کسی مفید مطلب تصنیف کا اقتباس ناظرین کے سامنے پیش کر دوں۔

آخری بات قابل تحریر یہ ہے کہ جب میں اس مقصد کا اہل کتابت مقابلہ کرتا ہوں جسے تالیف کتاب سے پیشتر اپنے سامنے رکھا تھا تو تفصیلی واقعات اور بالکل تیار کام میں مجھے بہت سی غامیاس نظر آتی ہیں۔ ابتدا ہی سے میرا نصب العین یہ رہا ہے کہ میری کتاب مختصر ہو، ممکن ہے کہ اسی وجہ سے میں نے بعض امور کو اچھی طرح روشن نہ کیا ہو۔ چند مرتبہ مجھے بعض متوجہوں کی رائے سے مجبوراً اختلاف کرنا پڑا ہے؛ اور مجھے یقین ہے کہ محض اختصار کی وجہ سے اس عزت و احترام کا احساس جو میرے دل میں اپنے وقتی فریق مخالف کا ہمیشہ ہوتا ہے اس کتاب کے ناظرین سے پوشیدہ نہ رہے گا۔

اڈولف ہو لم

نیمپلز

نومبر ۱۸۸۵ء

انگریزی
مترجموں
کی یادداشت

انگریزی مترجموں کی یادداشت

انگریزی مترجم جناب مولف کے تہ دل سے مسنون ہیں کہ انہوں نے کتاب کے چند واقعات کی تفصیح کی ہے نیز بعض امور کی تفصیل میں کچھ اضافے کیے ہیں جنہیں مترجموں نے ترجمے میں شامل کر لیا ہے ساتھ ہی وہ فریڈرک کلازک صاحب کا بھی (جو جامعہ آکسفورڈ میں کسی زمانے میں "مینیٹری" و "کلیسیا" تھے) شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ترجمے پر غائر نظر ڈالی ہے اور رد ف کی تصحیح کی ہے۔

تہمید

اہل یونان ان اقوام کی رنجیر میں بطور ایک نہایت اہم بالشان کڑی کے بیچ کے واقعات اور حالات پر تاریخ عالم مشتمل ہے۔ ایسی قومیں بہت کم صحیح ہستی پر نمودار ہوئی ہیں جنہوں نے آئندہ نسلوں پر اس قدر عظیم الشان اثر ڈالا ہو، اور ان اقوام کی تعداد بہت کم ہے جن کے حالات کے مطالعے سے اس قدر دل چسپی ممکن ہو جتنی ہیں تاریخ یونان سے ہے۔

چونکہ یونانی قوم حضرت عیسیٰ سے پہلے ہی معراج کمال کو پہنچ چکی تھی اس لیے اس کا مذہب عیسویت کی طرح ارفع و اعلیٰ نہیں تھا؛ لیکن جہاں تک مذہب اور عام زندگی کے باہمی تعلقات کا سوال ہے ان میں اور مشرقی اقوام میں بہت بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ مشرقی اقوام میں ہمیں ایک نہایت زبردست مذہبی طبقہ نظر آتا ہے جس کا اثر اور سطوت ہر جگہ بہت بڑھی ہوئی ہے اور بعض حاکم میں تو یہ طبقہ ایک علیحدہ ذات بن جاتا ہے۔ اس کے افراد کے سپرد صرف مقدس رسوم کی بجا آوری ہی نہیں ہوتی بلکہ ان تمام علوم کا مدار بھی ان پر ہوتا ہے جن پر قوم کی ترقی کا انحصار ہے اور ساتھ ہی اخلاق کے جملہ مسائل پر انہیں کا حکم نافذ سمجھا جاتا ہے۔ یونان کی حالت اس سے بالکل جداگانہ ہے۔ بلاشبہ وہاں بھی بجاویں کا بہت بڑا اثر تھا اور ان کی بے حد عزت کی جاتی تھی لیکن اس اثر کے یہ نفع نہ تھے کہ انہیں ہر بات میں تفوق اعلیٰ حاصل ہو یا کوئی شخص ان کے احکام کی پابندی پر مجبور کیا جاسکے۔ چونکہ ان کے فرائض کسی خاص دیوتا کی خدمت تک ہی محدود تھے،

تہید

اور لوگوں کا خیال تھا کہ دیوتاؤں کی خدمت اور زندگی کے لوازمات یہ بالکل مختلف چیزیں ہیں جن میں آپس میں کوئی فطری تعلق نہیں بلکہ ان میں جو کچھ بھی واسطہ ہے وہ دراصل قوم اور اس کے سیرتوں کی معقول رائے سے پیدا ہوا ہے؛ اسی وجہ سے کوئی شخص ان پیاریوں کے مرتبہ کو دیگر افراد کے مرتبہ سے بہت زیادہ ارفع و اعلیٰ نہیں تصور کرتا تھا۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم کو اس کلیے سے کہانت کے بعض مرکز خصوصاً ولفی کا بت خانہ (جس کا دور یانی ترک دین اور جنگ ایران کے درمیان ایک خاص مرتبہ تھا) مستثنیٰ کرنا چاہئے؛ لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ یونانی ان کہانت خالوں کی کارروائیوں پر آزادانہ تنقید کرنے سے کبھی نہیں چھوکتے تھے۔ ان میں اخلاق اور زہد و تقویٰ دونوں موجود تھے، لیکن یہ کسی مافوق الفطرت ہستی کے احکامات کے باعث نہ تھے بلکہ یہ دراصل اس ماہی معاملہ کی خاطر تھا جسے فطرۃ ہر فرد بشر محسوس کرتا تھا؛ حق تو یہ ہے کہ ان کے اخلاق پر مذہب سے زیادہ مملکت کو اختیارات حاصل تھے۔ یونانیست کی ممتاز خصوصیت مذہبی اور اخلاقی آزادی ہے اور یہی دراصل ان کے حصول علم کی طرف توجہ کرنے کا اصلی باعث تھا۔

سیاسیات میں بھی اسی قسم کی آزادی کا تحتل موجود تھا اور یہاں بھی یونان مشرقی ممالک سے متباہن نظر آتا ہے۔ باوجودیکہ مشرق میں مطلق العنان حکومتوں اور عظیم الشان سلطنتوں کا ایک عام قاعدہ ہے، پھر بھی یونان میں جو چیز سب سے زیادہ ممتاز نظر آتی ہے وہ چھوٹی چھوٹی جمہوریتیں ہیں، اور یونانی مملکت ایک زندہ عضویت ہے جو اپنے انتظام و انصرام اور اپنے مستقبل کی تشکیل کی خود ہی ذمہ دار ہے۔

باوصف ان تمام باتوں کے یعنی ذہنی اور سیاسی آزادی کو پیش نظر رکھ کر کبھی اس رتبے اور حیثیت کا کافی اندازہ نہیں ہو سکتا جو قدیم یونانیوں کو اقوام عالم میں حاصل تھا۔ محض سطحی طور پر بھی یہ یونانیوں کے خصوصی امتیاز کے لیے بالکل کافی ہے، اس لیے کہ گوردمنوں کی ذہنی قابلیت محدود و تنہی اور ابتدائی زمانے میں ہی ان کی سیاسی آزادی کا وہ عنصر جس کو یونان میں اس درجہ وقت حاصل تھی جتنا ہر جگہ

اس طرح کہ بجائے متعدد انفرادی شخصیات کے ایک واحد سلطنت قائم ہو گئی تھی۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان میں ایک حد تک ذہنی اور سیاسی آزادی کا مادہ موجود تھا، اور اگر ہم یونانی ذہن و عقل کی انتہائی علوی کیفیت کو معیار قرار دیں، تو یہ تعریف بالکل ہی نامکمل رہ جاتی ہے۔

یونانیوں کے تشخص کی تکمیل کے لیے ابھی ایک جزو باقی ہے اور وہ یونان کی مخصوص حسن و جمال ("توکالون") ہے۔ انھوں نے ادبیات اور فنون لطیفہ کے بہترین نمونے تیار کیے اور علی العموم ایسی مثالیں پیدا کیں جو باہشتناک جہدے اس وقت تک ادیبوں اور نقاشوں کے لیے مایہ ناز ہیں۔ یہ یہ آسانی سمجھیں کہ اس وقت کے برخلاف اقوام مشرقی اور از مشہد جدیدہ کے مفصلہ بالا خصوصیات ان کی فنی قابلیت کے محدود معاون ہوئے ہوں گے جس قسم کے علم ادب اور فنون لطیفہ نے یونان میں نشوونما پائی اس کا ارتقا کسی عیسوی ملک یا کسی مشرقی مطلق العنان حکومت میں بالکل ناممکن ہے اور وہ کمابیش مکمل شکلیں جو یونانی ماہروں نے بنائیں صرف اسی سیاسی اور ذہنی آزادی کی فضا میں پیدا ہو سکتی تھیں جو یونانیوں ہی کا خاص درہ تھا۔ یونانی حسن و جمال کے اس درجہ فریفتہ تھے کہ ابتدا ہی سے ان کے اخلاقیات کے لیے ہی لفظ استعمال ہوتا تھا۔

اگر امور متذکرہ بالا میں اس رتبے کا صحیح اندازہ کیا گیا ہے جو یونان کو اقوام عالم میں حاصل ہے یعنی اگر ہم انکی اس وقت کا اندازہ ہوتا ہے جو انھیں ہمیشہ حاصل رہیگی بااں ہمہ ایک امضہ سے جس سے ان کی اس قابلیت کا راز معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی ذہانت کو تکمیل کے درجے پر پہنچا سکے؛ اور یہ وہ ادراک تھا جو انھیں اصول تناسب کی قدر و قیمت کا تقاضا فرمائیے کرنے کا اصل مفہوم مدد صحت قوائے ذہنیہ ہے اور یہ وہ صفت ہے جو یونانی ادبیات اور فنون لطیفہ کو مشرقی فنون سے ممتاز کرتی ہے بلکہ دراصل اسی کمی کی وجہ سے اعلیٰ ترین یونانی تصور کی تشکیل ممکن ہو گئی۔ اگر ان میں تناسب کا احساس نہ ہوتا تو وہ صرف ان خصوصیات پر ہی اکتفا کرتے جو خوبصورت اجسام میں پائی جاتی ہیں اور اس صورت میں وہ اکثر اپنے خیالات کو مبالغہ آمیزی کے ساتھ ظاہر کرتے۔

تہمید

اس امر کا اظہار کرنے کی بہت کم ضرورت ہے کہ اگر ہم یونانیوں کو اتنی ہی اہمیت دیں جس کے دستحق ہیں تو اُس کے یہ عملی ہرگز نہ ہوں گے کہ انھوں نے ہر ایک شعبہ زندگی میں کمال حاصل کر لیا تھا۔ یہ ظاہر ہے کہ عیسویت جیسے مذہب کے ذریعے سے جو بلا تشہہ اُس کے مذہب سے ارفع و اعلیٰ ہے بہتر میں ادبیات اور اعلیٰ ترین علوم و فنون پیدا ہوئے گئے اور اُس کے دور دورے میں جو کچھ بھی کیا جائیگا وہ غنہ دار اب پرستی کی کارگزاری سے کہیں بہتر ہوگا۔ ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے زمانے میں بہت سے ایسے نفسیاتی اور معاشرتی مسئلوں پر غور ہونا ممکن ہے جس سے قدیم یونانی بالکل ہی نابلد تھے اسی لیے بالکل کے زمانے میں ہم بہ نسبت یونانیوں کے کہیں زیادہ عمیق مباحثہ کر سکتے ہیں۔

سیاسیات کی طرح اخلاقیات میں بھی یہی حکم لگایا جاسکتا ہے۔ یونانی قوم کی خصوصیات میں چند ایسے نقائص موجود تھے جس سے اُن کے بہتریں افراد بھی بری نہ تھے، اور یہ نقائص دراصل اصول انفرادیت کی اسی محبت کا باعث تھے جو اُن کے عشق آزادی کی گویا منیادہ تھی۔ کسی شخص کا قول ہے کہ وہ ہمارے مفہوم کے مطابق جذبات انسانیت کے تحمیل سے مطلق نا آشنا تھے۔ اول تو ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیے کہ ”حب البشر“ بالکل ہی یونانی تخیل ہے؛ اور جہاں تک مفصلہ بالا الزام حقیقت پر مبنی ہے اس کی اصل وجہ اُن کی مخصوص روتن تھی جو مسائل زندگی کے متعلق انھوں نے اختیار کی تھی اور یہ طریقہ محض کسی چھوٹی شہری مملکت میں ہی کارآمد ہو سکتا تھا؛ لیکن اس طرح ان منظم کی توجیہ ہو سکتی ہے جس کے تاریخ یونانی کے بہترین عہد میں یونانی مرکب ہوئے۔

اس کے برعکس اخلاقیات کے دائرے میں یونانیوں کو کسی قسم کی پابندی سے جو نعمت اور اصول انفرادیت کی طرف اُن کا جو حظی میلان تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے فلسفیوں اور شعرا کی رہبری میں شاہراہ ترقی پر یورے ابھاک اور جوش کے ساتھ قدم بڑھایا۔ ہم اس تحریک کا صحیح اندازہ صرف اسی وقت کر سکتے ہیں جب ہم خوب اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ سب کچھ بغیر کسی قسم کے مذہبی دباؤ کے ظہور میں آیا تھا۔

۱۔ جس دور کا ذکر کیا جا رہا ہے اُس کے ادبیات میں حوطر اختیار کیا گیا ہے وہ غور و فکر اور

یونانیوں کی طبیعت میں خیال اور عمل دونوں کا جو تطابق پایا جاتا ہے اُسکی وجہ سے اس قوم میں متعدد افراد ایسے پیدا ہو گئے جن کی مخصوص خصائل اور نمایاں اور ممتاز عادتوں کا مطالعہ ہر ایک دور میں کیا جاتا ہے جس طرح یونان کی مختلف نسلوں، مملکتوں اور گروہوں کو ایک خاص وقت حاصل ہے اسی طرح وہاں کے سربراہان اور ممتاز افراد نے بھی اپنی وقت تاریخ عالم پر ثبت کر دی ہے، اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان میں سے ہر ایک شخصیت کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ کریں۔ اگر آج کل کا کوئی مورخ ازمنہ قدیمہ کے کسی فرد کی جانبداری کرے تو خواہ وہ اخلاقی یا سیاسی اصول پر ہی کیوں نہ مبنی ہو اور اس کا جذبہ کتنا ہی فطری یا قدرتی کیوں نہ قرار دیا جائے پھر بھی اس سے اکثر بے انصافی سرزد ہو جانے کا احتمال ہے۔ یونان قدیم کے ممتاز افراد کو صرف خصوصیات انسانی کے مختلف الاقسام نمونے سمجھنا چاہیے اور ان پر غور کرنے میں محض اسی کا لحاظ کرنا چاہیے:

اس بیان سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یونان کی تاریخ مرتب کرنے والے کو وہاں کی سیاسی ترقی کا بیان ذہنی اور فنی ترقی کے ذکر سے علیحدہ نہیں کرنا چاہیے۔ وہ تاریخ جس میں ان مرکزی اصولوں پر جو یونان کی حیات و ممات کی گویا بنیاد تھے بحث نہ کی جائے بلکہ اس میں سیاسی ارتقا کا ہی تذکرہ ہو، ہرگز مکمل نہیں کہی جاسکتی۔ اگر ہم سے تاریخ یونان کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے لئے کہا جائے تو ہم پہلے حصے میں اس اثر کو بیان کریں گے جو اصول انفرادیت نے (جو ان کے جملہ افعال کی گویا جان تھا) یونانیوں پر ڈالا تھا، اور دوسرے میں ان کے فنی ارتقا کا ذکر کریں گے، لیکن

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ بہت دبا خٹ کا ہے اور یہ اُچس طریقت سے بالکل متغائر ہے جو بالکل مروج ہے اور جو ایک حد تک محض عقیدہ برہمنی پر مبنی ہے۔ یونانی فنون لطیفہ میں ابتدا ہی سے بحث و مباحثے کا طرز جاری ہے؛ اور گو سیاسیات کے میدان میں جو کچھ یونانیوں نے حاصل کیا وہ ہمارے لئے کسی طرح نمونہ نہیں بن سکتا لیکن یہاں بھی ہمیں ان کی داد دینی چاہیے کہ انھوں نے ہمیشہ اپنی سیاسی ادارات کی مکمل صورت پیدا کر لی، گو کشش کی، یونانیوں کے حتم تناسب کے لئے پوری مویس ۵، ۹ کا مطالعہ کیا جائے۔

ہید

تاریخ یونان کی تکمیل ان دونوں کو یک جا کرنے سے ہی عمل میں آئیگی۔

یونانیوں کے نزدیک شہری آزادی کا ارتقا اور فنی لقب العین کی جستجو دونوں کی رفتار و روش بدوش تھی۔ اُن کی سیاسی آزادی اور میدانِ فنون میں ترقی دونوں ایک ہی مدت تک جاری رہی، ایک ہی زمانے میں معراجِ کمال کو پہنچی اور ہر ایک وقت دونوں کا زوال شروع ہو گیا؛ اس لیے کہ گو ایک زمانہ ایسا بھی آیا جب معاملات خارجہ میں اُن کی شوکت باقی نہیں رہی تھی لیکن اُس وقت بھی انھیں اندرونی آزادی برابر حاصل تھی۔ غرض یہ ہے کہ یونانی تمدن اور سیاسیات سمجھنے کا صرف ایک طریقہ ہے، وہ یہ کہ ان دونوں کا ساتھ ساتھ مطالعہ کیا جائے۔

ان امور پر بحث کرنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تاریخ یونان کے مکانی و زمانی حدود کیا ہیں۔ اگر یونان کی آزادی کا خاتمہ جنگِ خیر و نیہ پر ہی تسلیم کر لیا جائے تو پھر اس کے بعد کے واقعات پر قلم اٹھانا بیکار ہے، لیکن یہ طرزِ عمل صحیح نہ ہوگا۔ بلاشبہ جو رتبہ اس لڑائی سے پیشتر یونانیوں کو حاصل تھا وہ اس کے بعد زائل ہو گیا، لیکن یہ بھی یقینی ہے کہ اس کی اندرونی خود مختاری کا ایک جزو باقی رہ گیا اور بہت سی یونانی مملکتیں پہلے ہی کی طرح خود مختار رہیں۔ بہر حال یہ ہرگز مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ اسپارٹیوں کی کوشش کہ وہ اپنی قوم میں از سر نو پھونک دیں اور اکائیائیوں اور اتولیوں کے دفاعی اصولِ حکومت کی تخلیق، ان دونوں ممتاز واقعات کو ہم اپنے دائرہ عمل سے خارج کر دیں، اسی لیے ہمیں کو رتھ کی بریادی کے واقعات تک جانا پڑیگا۔ اب رہے جغرافی حدود، سو وہ ہر عہد میں برابر ٹھٹھتے بڑھتے رہے ہیں اور جہاں کہیں یونانی معیار کے مطابق زندگی بسر ہوتی ہے وہی مقام تاریخ یونان کے لیے گویا ایک میدان بن جاتا ہے؛ مثلاً جب نیکو کراتیس، پانسی کا پیوم اور مسالیمہ کا ذکر آتا ہے تو فوراً ہمیں مصر، کریمیا اور خالیہ پر بحثِ تحریری پڑتی ہے۔ چونکہ دیارِ یونان کا کوئی مستقل مرکز نہیں اس لیے ہماری مستحکات اور بھی بڑھ جاتی ہیں، لیکن یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ مرکزیت کا بالکل ہی فقدان ہے بلکہ کبھی ایک اور کبھی دوسری مملکت دیارِ یونان کی رہبری کے

فرائض انجام دیتی ہے چنانچہ اکثر تو اسپارٹا، بعض مرتبہ ایتھنز اور اس سے کم درجہ چھٹیرا تھیبہ اور مختلف وفاقیہوں کی قسمت کے ساتھ چند روز کے لیے تمام یونان کی قسمت وابستہ ہوجاتی ہے؛

ہمارے خیال کے مطابق تاریخ یونان کو چار مختلف عہدوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلے دور کے (جو سنہ ۸۰۰ ق م تک رہتا ہے) ابتدا میں محض نسلیاتی اور بعد میں ترقیتی مسائل پیش نظر رکھنے پڑیں گے؛ یہیں یہاں ایک محض وادیتی تاریخ سے کام لینگا اور قابل وثوق واقعات کو اخذ کرنے کے لیے اُن کی مکمل جانچ کی ضرورت لاحق ہوگی۔ جہاں تک ابتدائی دور کا تعلق ہے یہ واقعات محض ارتقائے تہذیب کے چند حوادث پر مشتمل ہیں۔ یونان کی سیاسی نشوونما ایک مکمل اتحاد سے شروع ہوتی ہے جو ایک حد تک مدہی بنیاد پر قائم ہے؛ لیکن دنیا بھر جلد دیکھ لیتی ہے کہ اس قوم کے اندر بلا عالم میں پھیل جانے کا مادہ موجود ہے اور اُن کی مملکتوں کے ارتقا میں ایک خاص ضابطہ پایا جاتا ہے۔ یونان میں دو مہتمم نشان یا پتھر ایتھنز اور اسپارٹا تھیں؛ ان میں سے اسپارٹائیوں نے تو اپنے لیے ابتدا ہی میں ایک دستور مرتب کر لیا، لیکن ایتھنز نے اس دور کے آخر ہی میں اپنی شوکت کا سکھایا غرض یہ ہے کہ تاریخ یونان کے ابتدائی دور میں جو چھٹی صدی ق م تک برابر جاری رہتا ہے یونانی نسل کی تشکیل ہوتی ہے اور یونانی خصائل ایک مخصوص سانچے میں ڈھل جاتے ہیں؛

دوسرا دور (سنہ ۸۰۰ ق م تا سنہ ۴۰۰ ق م) اس حملے سے شروع ہوتا ہے جو مشرق اور مغرب میں بہ یک وقت اُس پر کیا گیا اور جس میں یونانیوں نے اپنے دشمنوں کو خاص ارض یونان اور سسلی دونوں میں شکست فاحش دی۔ ان فتوحات سے یونان کی ذہنی اور سیاسی کیفیات میں شباب کے آثار نمودار ہوتے ہیں لیکن ساتھ ہی اس میں ضعف کا شائبہ بھی پایا جاتا ہے۔ یونان کی ترقی کا اصلی سبب یہ تھا کہ اُس میں متعدد ریاستیں ایک دوسرے کی معاونت پر ہمیشہ کمر بستہ رہتی تھیں اور صرف یہی تنوع اُن کی بربادی کا بھی باعث ہوا۔ دور یا میوں اور الیونیا میوں نے مشرق اور مغرب میں ایک دوسرے سے لڑنا شروع کیا، بعد ازاں

تہذیب

مشرق میں تو ایونانی ایتھنز نے اور مغرب میں دریائی سر قوسہ کے سیادت حاصل کر لی جو مدت دراز تک برابر قائم رہی، آخر کار گودریانیوں کو ہی فتح حاصل ہوئی لیکن ایتھنز کو یہ یقین حاصل رہا کہ اُس نے ان تمام اوصاف کو جو علوم و فنون میں یونانیوں کو حاصل تھے یک جا کر کے اُن کی قابلیت کو مدد دے کر مکمل کر دیا۔ گو یہاں بھی انحطاط کی ابتدائی جھلک نظر آتی ہے، بائیں ہند ان آیام کی ابتدائی کیفیات بھی ایک مخصوص شان سے خالی نہیں اور یورپدیس سو فو کلیس کا ہر مسمیٰ میں صمیم جالتیں تھیں۔ عرصہ یہ ہے کہ تاریخ یونان کے دورے دور میں جو پانچویں صدی ق م میں ختم ہو جاتا ہے یونان یا یہ کمال کو پہنچ گیا اور ساتھ ہی اس کے تہذیب و تمدن کو زوال بھی شروع ہو گیا۔

تیسرے دور میں (سینہ ق م تا ۳۳۸ ق م) مشرقی اور وسطی یونان کے اندر اسرار طاکے برابر کوئی اور مملکت ذی اثر نہیں باقی رہتی اور تھبے کے ساتھ اُس کو ایران کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ مغرب میں سر قوسہ کو سیادت حاصل ہو چکا ہے اور اس کے طرز عمل پر قراط جنہ کے ساتھ باہمی تعلقات کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ اب مشرق اور مغرب دونوں میں شمالی اقوام نہا شاہ گاہ یونان پر نمودار ہوئی ہیں۔ مغرب میں تو انھیں کسی قدر نیچا دیکھنا پڑتا ہے، لیکن مشرق میں مقدونیہ کی کم مکی ملکیت کے سر ہی سہرا رہتا ہے اور وہ یونانی ملکیتوں کے خارجی اثر کا خاتمہ کر دی ہے۔ اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس تیسرے دور میں یونانیوں کی سیاسی زندگی کا آخری مرتبہ اچھا ہوتا ہے اور مشرق میں چھوٹی چھوٹی یونانی ملکیتوں کو سرنگوں ہونا پڑتا ہے۔

چوتھے دور میں (۳۳۸ ق م تا ۳۳۶ ق م) یونان روز بروز مقدونیوں کا ایک مکمل و نابنتا جاتا ہے؛ لیکن ساتھ ہی مقدونیہ کی سیادت میں یونانی دیار مشرقی میں جا کر اپنی تہذیب اور تمدن کی مشعل روشن کرتے ہیں۔ مغرب میں یونانی نوآبادیاں قراط جنہ کے خلاف جنگ آزما ہو کر اپنی خود مختاری قائم رکھتی ہیں لیکن رومہ الکبریٰ کے سامنے وہ بھی ہتھیار ڈال دیتی ہیں اور جی متراحو کار اٹھیں یونان کا بھی ہوتا ہے۔ العرض اس جو تھے دور میں جسے اکثر ”دور یونانیت“

کا بھی لقب دیا جاتا ہے جو جنگ خیر و نیہ سے شروع ہو کر حمّیس کی تاجی کو فتح تک چلتا ہے، یونانی تمدن بڑی بڑی غیر یونانی اقوام میں پھیل جاتا ہے اور اس میں خود مختار حکومت کو بحال کرنے کی آخری مرتبہ کوشش کی جاتی ہے۔ یہ بھی واضح رہنا چاہیے کہ یونانی اقوام خصوصاً مشرقی یونان کی بلدیات نے سیادت روم کے ماتحت اپنی اندرونی آزادی کو متواتر مستحکم رکھا تھا۔

تاریخ یونان مرتب کرنے کا خیال سب سے پہلے حال ہی کے زمانے میں پیدا ہوا۔ ممکن ہے کہ یونانیوں نے بھی اپنی تاریخ مرتب کرنی چاہی ہو اس لیے کہ وہ ہمیشہ اپنا اور غیر یونانیوں کا مقابلہ کیا کرتے تھے، لیکن واقعہ یہ ہے کہ کسی یونانی سے بھی تاریخ یونان کے موضوع پر کچھ نہیں لکھا، اور جو دالمیفوروس کے تذکروں میں یونانی اور غیر یونانی دونوں قوموں کے حالات موجود ہیں۔ زمانہ حالیہ میں انگریزوں نے ہی سب سے پہلے اس موضوع پر قلم اٹھایا۔ اگرچہ جرمانیوں نے بھی اس میدان میں بے حد ترقی کی ہے اور گزرمیوس کی فاصلانہ تصنیف فنی حیثیت سے کمال کو پہنچ گئی ہے ساتھ ہی ٹونکر کی تاریخ فن تصنیف اور تفسیر یوسی کا بدرجہ اتم منظر ہے، بایں ہمہ گروٹ کی تاریخ ہماری پوری تعریف و توصیف کی مستحق ہے، وہ ہر ایک تفصیل و واقعے کی تحقیق و تفسیر کا گویا ایک نمونہ پیش کرتی ہے اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے مولف کو یونانی سیاسیات اور یونانیوں کی خصوصیات پر پورے طور پر عبور حاصل تھا۔

لے ہمارا ارادہ ہے کہ ایسے حواشی میں صرف ان کتابوں کے حوالے برکتاً کر جس کا ذکر استدھوری ہے اور محض اہم ترین اسناد اور زمانہ حالیہ کی تصانیف کے اقتباسات ہی کریں۔ قدیم یا جدید مؤرخین یونان کے حالات سے اس کتاب کو آگاہی دے دے جتنا تاریخ ادبیات سے۔ ہمارا انتخاب ہمیت مضمونی ہوتا ہے اور ہم ہمیشہ اس نکتہ جینی کے لیے تیار رہتے ہیں کہ ہم نے فلاں اہم واقعہ نظر انداز کر دیا۔ یا فلاں معاملے میں جو آخری تحقیقات ہوئی ہے اس سے مدد نہیں لی۔ حقیقت یہ ہے کہ اکثر مواقع پر ہم اپنے حوالوں کو ضرورت سے زیادہ مختصر نہیں کر سکتے۔ بہر حال اگر کسی کو تاریخ یونان کا مطالعہ کرنا

تہذیب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اس کتاب کے اصول سمجھنا ہے تو اس کی رہبری کے لیے ہم مفصلہ اول اور کتاب ذکر کرتے ہیں۔ اول تو پڑھنے والے کو تاریخ یونان کی دو کتابوں کا مقابلہ کرنا چاہیے یعنی وہ تفصیل کا مضمون تاریخ یونان کے متعلق آخر میں کتب "مکتوبات مختصر" جلد ۱، لائبریری کے نمبر ۱

(Kl. Schriften) اور مہانی "مسائل تاریخ یونان" Mahaffy Problem

In Greek History اس کے علاوہ مصلحہ موجودہ زمانے کی تصانیف کے مفصلہ اول

مصرود مطالعے کے قابل ہیں۔ ۱۔ (۱) گروتھ "تاریخ یونان" (Grote History

of Greece) ۱۲ جلدیں ۱۸۷۶ء، اشاعت ہائے ناولد۔ جرمن ترجمہ، اشاعت دوم، ۶۲ جلد،

برلن ۱۸۷۶ء، کرتیوس "تاریخ یونان" (E Curtius Griechische Geschichte)

تین جلد، برلن ۱۸۷۶ء اس کے بعد کی اشاعتیں جن میں آخری تصانیفات کا مختص دیا ہوا ہے۔

(۲) م ڈونکر "تاریخ قدیمات" M. Duncker Geschichte des Alterthums

جلد ۵ تا ۷، اشاعت ۱۸۷۶ء، لائبریری کے نمبر ۱۸۷۶ء، لائبریری کے نمبر ۱۸۷۶ء۔ اس کے

علاوہ ۵، "تھریل وال تاریخ یونان" Thrill-wall History of Greece

اور زمانہ نابعد کی تصانیف میں (۵) دیو، ریکولی (Durny) جسکی اہمیت خاص کر اس لیے ہے کہ اس میں

برایت مادر تصانیف کی تعلیم دی ہوئی ہیں (۶) بوسولٹ "تاریخ یونان" Busolt Griechische

(Geschichte) ۷، اشاعت مدیدہ، جلد ۱، ۱۸۷۶ء، (۸) انا سیٹ "تاریخ یونان"

(E Abbot History of Greece) جلد ۲ (۹) پرسی گارڈنر "تاریخ یونان کے

جدید ابواب" Percy Gardner new chapters in Greek History

۱۸۷۶ء، میر بھی بہت سی مفید معلومات ہیں۔ (۹) وارڈ فاولر "یونان اور روم کی سترہی حکمتیں"

Warde Fowler City States of the Greeks and Romans

۱۸۷۶ء، تاریخ یونان کی ایک بہایت عمدہ تہذیب ہے۔ (۱۰) پاپا ریکو پولو "تاریخ اتوام یونان"

Historia tou Hellanikou ethnous hypo K. Papparegopoulou

۱۸۷۶ء، اسی اچھی کتاب ہے۔ ان تمام تصانیف کے علاوہ طالب علم یقیناً چند تصانیف کا حصول

مطلوبہ کریں گا جو مخصوص موضوعوں پر لکھی گئی ہیں، خاص کر، میولر (Otfr Muller) کی دو کتابیں یعنی

آؤر خونیوس "اور دورانی تو ہمہ وقتان مظاہر میں اور یہ کہا گیا ہے کہ ان دونوں تصانیف میں قابل مصلحت

اچھا تجربہ اور تعلیم کا ثوب دیا ہے۔ ۱۱۔ میر کی کتاب تاریخ قدیمات ایک عمدہ مصلحہ تاریخ وادارہ ہے، اس کے علاوہ

تہذیب

بقیہ جاذبہ صفحہ گزشتہ E Meyer Geschichte der Uterthuma, I Bd.,
Geschichte des Oriente bis zur Gruendung des Perserreiches
اشٹون کارٹ ۱۸۸۴ء قہید کے طور پر بہت عمدہ ثابت ہوگی۔

سفیت کے اعتبار سے ہماری بہترین سند یو سے پوس ہے جس کی آخری اشاعت
اشٹون نے کی اور اس میں شائع ہوئی ہے (۱۸۸۵ء) A Schoene Eua

chronicorum Lib. II. زیادہ مال کی سوری تصانیف میں مستند و قابل تامل ذکر میں یہ کہ کلینٹون

یونانی کار و ماری تیارم (۱۸۸۵ء) (N F Clinton Fasti Hellenica) اس کتاب سے بہتر

ہے میں: پلانیڈر، روس اور یلیا، ایک، دو، دوسرا، اولیڈیا، ۳۴ تا ۳۵ اور سمیرا، اگستس کی موت،

تک۔ جب روسی راجی ہو جاتی ہے کلینٹون کی کتاب کے پہلے حصے کا فیشٹر اور

سیلوٹ بیرے جس میں ران میں ترجمہ کر کے اسکا نام تاریخ جدول نامے ازمنہ (Vischer)

und Boetboer Geschichte Zeittafeln نام رکھا ہے اور یہ القوت نامی

سلسلہ میں شائع ہوئی تھی اور اس کے دوسرے حصے کا ک، و، کر، ٹو، گرنے لاطینی میں

ترجمہ کر کے لائینرگ سے سلسلہ میں شائع کیا (K. W. Kraeiger) اسکا نام ایک میٹر کی

جدول نامے تاریخ یونان، زمانہ اشاعت چہارم، ۱۸۸۵ء (C Peter: Zeittafeln)

der griech Geschichte) اہمیت کا زمرہ ہے اور (Unger) یہ اسے مستند و صحت

میں بہت سے تفصیل واقعات کی نہایت عمدہ تحقیقات کی ہے۔ ہمارے لیے بنیادی اسباب

کا مطالعہ اس وقت سے اور بھی آسان ہو گیا ہے جب سے کہ میو، لڈ، ایلڈ، تواریخ ایلڈ

میں بہت سامو اجمع کر دیا ہے جسے ف، و، رید و س، پانچ جدولوں میں پیرس سے شائع کیا ہے

G. Mueller Fragmenta Historicorum Graecorum, F Didot

Paris, 5 Vols اور جس میں اصل متن کے ساتھ لاطینی ترجمہ بھی دیا ہوا ہے۔ ظاہر ہے

کہ تاریخ یونان کے لیے کسی قدیم مورخ کی تصنیف کا استعمال محض اس پر منحصر ہے کہ ہم اس خاص

شخص کو کس قدر اعتبار و اعتماد کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایسی ہمارے نزدیک وہ کس قدر حق پسند

ہے اور صحیح روایات کا کہاں تک اعادہ کرتا ہے: اگر کسی ایسے قدیم مورخ کی تصانیف جس نے

ایسی دیکھی ہوئی باتیں نہ لکھی ہوں ہمارے سامے آجائیں تو یہ دریافت کرنا مناسب ہے کہ خود

اس کے ماخذ کا کیا پایہ ہے۔ اس ضمن میں حال ہی میں بہت کچھ تحقیق و تدقیق کی گئی ہے،

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ لیکن مختلف مورخ کسی خاص اصول پر متحد نہیں ہوئے۔ اس لیے یہ نا ممکن ہو گیا ہے کہ اس تحقیقات سے حوام نتائج نکالے جاتے ہیں انہیں تاریخ یونان کے بہتم باشان واقعات پر چسپان کیا جاسکے۔ یہاں ایک اور امر بھی ملحوظ رکھا جانا چاہیے کسی زمانے میں یہ خیال عام تھا کہ ارسطو قدیم کے بڑے بڑے مورخ محض نقل نویس تھے اور مثال کے طور پر یہ دعویٰ کیا جاتا تھا کہ پلوٹارک میں ان اسناد کے اقتباسات تقریباً لفظ بہ لفظ دیے ہوئے ہیں جس کو اُس نے نقل کیا ہے۔ لیکن یہ نظریہ اب مسترد ہو گیا ہے اور اس کتاب کے مصنف نے بھی جتنے الامکان کو تشکیک ہے کہ اُس کی پیروی نہ کی جائے لیکن قابل وثوق اسناد کو مختلف مورخوں کی تحریروں سے بالکل الگ کر دینا کوئی آسان کام نہیں اور مکمل تاریخی یونان کی تعمیر میں زمانہ حال کے مورخ کے مخصوص امداد پر بہت کچھ مدام ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر بالفرض ہم کسی خاص سند کو قابل وثوق ٹھیل لیں، تب بھی اس کے جملہ سیاق و سباق محض اسی اصول پر مستند کر دینا ہر حالت میں درست نہ ہوگا۔ صرف اسی حالت میں جب ایک مخصوص واقعہ قابل وثوق امداد سے جید مستند تصانیف میں بیاں ہو چکا ہے لیکن اسی واقعے کے متعلق بعض وقائع نگاروں نے غلط معلومات بہم پہنچائی ہیں تو ایسی صورت میں اسے ترک کر دینا مناسب ہے۔ تاریخ یونان کی اسناد کا بہترین حوالہ، شلیفر نے اپنی

کتاب ”حداوضہ اخذ تاریخ یونان تا یولی میوس حلا۔ A Schaeffer A briss der
Quelbnkander der griechischen und roemischen
Geschichte, I, Abth Griechische Geschichte bis auf

Polybius, 3 aufl Lpz., 1882 میں دیا ہے۔

قدیمات یونان کے نوشتوں کی بنا پر جو تصانیف مرتب کی گئی ہیں ان میں تاریخ یونان پر ایک مخصوص اور بہتم باشان حقیقت سے نوعین کی گئی ہے۔ علاوہ گلابرٹ کی مجموعی تصنیف (Gilbert. Handbuch der Griechischen Staatelther thumer
یعنی ایک تو شیرومان کی قدیمات یونان) Schoemann Griechioche Alterthumer
یہ دو جلدیں حواس ماہر مصنف نے نہایت سلیس پیرائے میں لکھی ہیں اور
دوسرے ک، ف، ہرمان C F. Hermann کی تصنیف جو عمدہ ادبی اقتباسات

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ کی وجہ سے ہایت کا آمد ہے اور جس کی حال ہی میں از سر نو اساعت ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ پاؤلی کے ”دائرة المعارف“ Pauly's Realencyclopädie سے مصالین خصوصاً وہ مختلف اقتصادات کی تفسیر کے طور پر لکھے گئے ہیں نہایت عمدہ ہیں۔ آستھ کی لکیرتی فرنگوں Smith's Dictionaries کے خاص کردہ جتنے جیسں سوانی و جملانی مضامین شامل ہیں کتوں یوحہ تصایح لکھی گئی ہیں ان سے یونانی کتوں کا مجموعہ ”Corpus Inscriptionum Graecarum“ اور ”مجموعہ دستنہ حاب اٹیکا“ Corpus Inscriptionum Atticarum اور ”سٹیک جوبال ہی یادوں لکھی گئی ہیں اہل کس کی“ تخابچہ دستہ حات تاریخ یونان قدیم ”A L Hicks Manual of Greek-Historical Inscriptions“ اسکروڈ ”سٹہ ام اورگ“ ڈون برگر کی ”مجموعہ دستہ حاب یونان“ G. Dittenburger Sylloge ”سٹہ ام اورگ“ ڈون برگر کی ”مجموعہ دستہ حاب یونان“ Inscriptionum Graecarum ”سٹہ ام اورگ“ ڈون برگر کی ”مجموعہ دستہ حاب یونان“ Newton Essays on Art and archacology ”سٹہ ام اورگ“ ڈون برگر کی ”مجموعہ دستہ حاب یونان“ S Reinach Traité d' Epigraphie grecque ”سٹہ ام اورگ“ ڈون برگر کی ”مجموعہ دستہ حاب یونان“ Mittheilungen des deutschen archaologischen Instituts ”سٹہ ام اورگ“ ڈون برگر کی ”مجموعہ دستہ حاب یونان“ Bulletin de correspondance ”سٹہ ام اورگ“ ڈون برگر کی ”مجموعہ دستہ حاب یونان“ Ephemera archaologica ”سٹہ ام اورگ“ ڈون برگر کی ”مجموعہ دستہ حاب یونان“ Journal of Hellenic Studies ”سٹہ ام اورگ“ ڈون برگر کی ”مجموعہ دستہ حاب یونان“

سب مطبوعات کا آمد ہیں۔
ایسے مختصر مضمون جیسے فریڈلینڈر، اہوف، ہیڈفون، سالٹ، سکس، وادینگٹن
Briedlauder, Imhoof, Head, Von Sallet, Six Waddington

وغیرہ کی محنت کا یہ نتیجہ ہے کہ علم سکھ جات کی تعمیر بالکل نئی میاں پر شروع ہو گئی ہے اور اب میونے (Mionnet) کی جامع تصنیف کسی حالت میں کافی نہیں سمجھی جاتی۔ عجائبات خاندان برطانیہ میں جو یونانی سکے ہیں اُس کی بہت آکل تدریج متل ہو رہی ہے، اور اُس کے وہ حصے جن کا تعلق اٹلی، سسلی، وسطی اور شمالی یونان کے بعض حصوں، ایشیا اور مصر سے ہے چھپ چکے ہیں، یہ سب مؤرخین یونان کے لیے کارآمد ثابت ہوں گے انکا نہایت عمدہ نسخہ

بقیہ صفحہ حاشیہ گذشتہ - ب، و، ہیٹ نے اپنی تصنیف سکھات اقوام قدیمہ (Barolay Head: coins of the ancients (V لندن ۱۸۵۶ء) میں دیا ہے اور اس کو سکوں کی تصاویر کے مجموعوں سے منسوب کیا ہے۔ ف، لینورمان کی غیر متکمل تصنیف "F Lenormant. Lamonnale dans l' antiquite" میں بہت کچھ موجود ہے، اہم ہونے کی کتاب سکھات یونان "Imhoof: Monnales Portait koepf" اور اسکی تالیف ہیوم "قدیم یونانی اقوام کے سکوں کی تصاویر" "grecques auf antiken Muenzen hellen. Voelker کے لیے گویا ایک مددگار ہے۔ ان کے علاوہ پیرسی گارڈنر کی کتاب "Percy Gardner: Types of Greek coins" کیمریج ۱۸۷۶ء بھی سنی امور ہے اور پہلے "مقیاسیات" "Hultsch: Metrologie" اشاعت دوم کا بھی مقابلہ کیا جائے۔ حضراتی اہمیت کے لیے دوسرا باب دیکھا جائے:

تاریخ فنون لطیفہ اور تعمیرات کے مطالعے پر اس کتاب میں زیادہ درپیش دیا گیا۔ ان مضامین کے مطالعے کے لیے حقیقی سہ سے مدد ملے گی وہ "W. H. Roscher Lexicon der mytholog. - A Bau-meister Denkmaler des Klasseschen Alterthums" میں سچ داران برگ مایلو "Klassischen Alterthums Daramberget Saglie Dictionnaire des antiquites Grecques et romaines" پیرس میں اور مورالہ کراچی ستاف ہو رہی ہے۔ یونانی فنون لطیفہ کے مطالعے کے لیے پیر و اور شیشیے کی کتاب "د تاریخ فنون قدیمہ (پیرس، آسٹ ۱۸۵۶ء) "Perrote et chipiez. - Histoire de l' art dans l' antiquite" کے وہ حصے جن میں مصر، خالیدیہ، اشور، فینیقیہ اور قبرس شامل ہیں ہر ایک عمدہ تہذیب کا کام دیں گے۔ ان کے علاوہ طالب علم کو مفصلہ ذیل کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے (لیکن واضح ہو کہ اس فہرست میں وہ کتابیں شامل نہیں ہیں جو آج سے بہت پہلے لکھی گئی تھیں)۔ ل، م، و، تاریخ سکھات (L M Michel; History of ancient Sculpture) کوئی نیون (Colignon) شیخ سکھات

تہذیب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ جلد ۱، میریں ۱۸۹۹ء، اس، مرے، "کتابچہ آثار یونان قدیمہ"۔
 کتابچہ میں تعریف (Durm Handbuch der architectur) جلد ۱، یونان کا فن تعمیر،
 Baukunst der Griechen، دوسری اشاعت ڈارشاٹنٹسٹاٹ (Baedeker)
 کی ترجمان و اطالیہ، "مین کی کوکے (Kekule) کی تہذیب ہایت عمدہ ہے۔ تاریخ ادبیات
 کے لئے، امیولر (O Mueller) کی کلیات (اشاعت جدیدہ) "برنہارڈی، برگک
 اور بلاس (Bernhardy, Bergk, Blass) کی کلیات کا مطالعہ کیا جائے۔ فلسفے کیلئے
 تسیلر (Zeller) اور یونانیوں کی زندگی کے ایک اہم پیرویل، شمشدٹ نے "اطلاق یونانی"۔
 L Schmidt Ethik der alten Griechen (۲ جلد، برلن، ۱۸۸۸ء) میں بحث
 کی ہے، "اگرتیموس" یونانیوں کی تاریخی قابلیت پر ایک لکچر دیوہ جو اس کے "ایام اقصیہ بحالیہ"
 E Curtius Alterthum und Gegenwart (۲ جلد، شٹٹگارت، ۱۸۸۸ء) میں طبع ہوا
 ہے اور ساتھی دنیا، یونان کے متعلق اس کے دیگر مضامین بھی حوصلہ افزا نتائج دیتے ہیں
 ہیں سب ہایت کارآمد ہیں۔ ایلیس، رائنٹاش کی "تاریخ ادبیات قدیمہ" S Reinach
 (Manuel de Philologie classique) اشاعت دوم، پیرس ۱۸۸۸ء بہت سے
 مصدقہ مطالعہ ہو سکتے ہیں اور ایلیس کی "تقریبات" Iwan Mueller Hand buch
 der Klassischen alter thun wiseen schaft نیمرڈ لگس شٹٹگارت کی بھی
 یہی حالت ہے جسے بہت سے مقبول کرتا کر رہے ہیں اور حواہتمام پر غالباً سات جلدوں تک
 پہنچ چکے گی۔ آخر میں تحقیقات سے استفادہ حاصل کرنے کے لیے ان حواہتمام سے جس کا لوازمی
 S Calvary کے اہتمام سے برلن سے نکلتے ہی بہت مدد دیتی ہے، "یہ برسیان میں میولر کا حوالہ
 "کتب ماہرستان" Bursian Mueller Bibbottoca paulologica Berlin

اور مہتمم دارحسبہ کا لسانیات

ہیں۔ (Philologische wochenschrift)

ہیں اپنے طرز تنقید کی مثالیں دینے کے لیے اتنی بات اور کہی ہے کہ یونانیوں کو افسانہ سازی
 کا بہت شوق تھا اور یہی اسلئے ان کے دشمن قصوں اور رمانہ مابعد کی تاریخ کے بہت بڑے حصے کی
 گویا بنیاد دیتے۔ حال ہی میں ارڈمانس ڈیورفر (Erdmannsdorfer) نے تصنیف تاریخ یونان

تہذیب
 بعینہ جاشیہ مصنفہ گوشتہ۔ کی طرف ہماری توجہ مدلل کا ہے، یونانیوں نے ایسی تصانیف کے تاریخچی رہنے میں
 سب سے پہلی اصول کو اکثر ترک کر دیا ہے اور جن اشخاص کا ذکر کیا ہے انہیں بعض توہم سے دھندھی نہیں تھا
 لیکن اس میں شبہ نہیں کہ ان میں نہ فائدہ متعلقہ یا نسل متعلقہ کی چند خصوصیات ضرور مضمر ہوتی
 ہیں اور ان حکایات میں سب سے بہترین کا یا یہ تو یہی ہے جو واقعی تاریخ کے احزا کا ہوتا ہے؛
 یہ ہیں وجہ ان حکایات کو بھی کلمۂ نظر اعار نہیں کیا جاسکتا بحسنہ اسی طرح جیسے ایک شاعر کسی
 شخصیت کا مایاں خود موثر سے بہتر کر سکتا ہے یا جیسے کسی قدرتی منظر کا جو ہر وقتہ بعض مرتبہ اسکی
 حقیقت پر کا حقہ بھی نہیں ہونا جیسے کسی نقاش کی تصویر اسطرح تاریخ و زمان کے بہترین قصہ مثلاً سولہ
 اور کرکسیوس کا قصہ یا اگر راستے کے عشاق کا قصہ (لے مطلب کے لحاظ سے اس واقعات سے راجحیت
 پر مبنی ہیں جو حقیقتات و تفسیر کے بعد معلوم ہوئے ہیں۔ اسی دھڑے گوہر و ڈوٹس کی کتاب
 سنہ ۱۷۴۱ء سے پہلے کے واقعات (مثلاً وریانیوں کے حصے سے بیشتر ان کی حالت یا سولہ تین)
 کے لیے کوئی سند نہیں ہے، اور اس بہ اسے تاریخ زمان میں بہت کچھ امتیاز حاصل ہے؛ **والڈمان**
(Weidmann) کی اشاعت میں اسٹائن (Stein) کے جو واسطی دیئے ہوئے ہیں اس سے
 گوہر و ڈوٹس کی تاریخ استاد کا اندازہ کرے میں بہت مدد ملتی ہے۔ لیکن اس کتاب میں جو کافی
 مسوطا ہے یہ ناممکن ہے کہ ان تمام دقیق اور پریمی وسائل کا ذکر کیا جائے جو سنہ ۱۷۴۱ء سے پہلے کے
 واقعات مجتمع کرے کے لیے اختیار کیے گئے ہیں اس قدر بعید زمانے کی روایات کو کسی نئے سانچے
 میں ڈھالا جائے۔ ان طریقوں میں اس قدر باہمی مغائرت پائی جاتی ہے کہ ان سے دو بال مختلف النوع
 تاریخیں مرتب کی جاسکتی ہیں۔ انجمن یہ عام قاعدہ ہو گیا ہے کہ ذاتی قیاسات اور قدیم روایتوں کو یکجا کر کے
 دونوں کو ایک لڑی میں بیویا جاتا ہے؛ ہمارے خیال میں یہ طریقہ حاکم ایسی حالت میں جب واقعات کیلئے
 کسی قسم کی سد موجود ہو بہایت نامناسب ہے مگر وہ اس حصے میں قدیم مورخ واقعات کہتے ہیں محض
 خود ساختہ اور متروکہ ہوتے ہیں اور ان کی قیمت زمانہ حال کے نظریوں کے برابر بھی نہیں ہوتی؛ لیکن
 یہ بالکل ممکن ہے کہ اس مولد میں جو قدیم مورخ چھوڑ گئے ہیں حقیقی واقعات بھی یہاں ہوں۔ یہیں وہ
 ہمارا خیال ہے کہ تاریخ زمان کو ترتیب دیتے وقت روایات اور محض قیاس کو ایک دوسرے سے
 بالکل جدا کر دینا چاہیئے اور ہم نے اس کتاب میں بھی کوشش کی ہے؛

باب اول

یونانیوں کا ابتدائی وطن اور یونان میں آنیکے وقت انکی تہذیب و شائستگی کا اندازہ

تاریخ یونان کی بنیاد اس واقعہ پر ہے کہ تمام یونانی ایک ہی نسل کے افراد تھے اور ابتداءً (دینیز عام طور پر) صرف وہی قائل جن کا ایک دوسرے سے رشتہ تھا یونانی تہذیب و تمدن کے بانی ہوئے؛ اس باہمی تعلق کی طاہری علامت اُن کا ہمزبان ہونا ہے، لیکن سابقہ ہی یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ محض ہمزبان ہونے سے اس قسم کا تعلق کلیتہً ثابت ہو سکتا ہے۔ گو یہ اصول قائم کیا جاسکتا ہے کہ ہم نسل اقوام کی زبان ایک سی ہی ہوتی ہے اور گونا گویا عالم میں مہلک ایسی بہت سی مثالیں ملیں گی جہاں یہ کلیہ قائم نہیں رہتا بائیں ہمہ عام طور پر اسی قاعدے کے مطابق عمل ہوتا ہے، اور اگر انسل اور زبان ایک دوسرے سے متباہن ہوں تو ہمیں فرض کر لینا پڑیگا کہ تمدن نے محض قومی امتیاز کو مغلوب کر کے لوگوں کے خصائل میں تغیر پیدا کر دیا ہے۔ تاریخ یونان کے مطالعے میں ایک مشکل یہ بھی پیش آئیگی کہ ہمیں جو کچھ معلومات یونانی زبان کے متعلق ہیں وہ زیادہ تر اس کی ادبیات سے ماخوذ ہیں اور مقامی بولیوں کے متعلق بہت ہی کم واقفیت ہے۔ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ سرحدی اضلاع میں دراصل یونانی زبان بولی جاتی تھی یا نہیں تاکہ ہم تاریخ یونان کے جغرافی حدود کا تعین کر سکیں، لیکن ہم کو اکثر یہاں تک دسترس نہیں ہوتی اسی لیے ممکن ہے کہ ہم ایسے ممالک کو یونان میں شامل کر لیں جو اس میں نہیں تھے یا ایسے اضلاع کو چھوڑ دیں

بالت

جو دراصل اُسی میں شامل تھے۔ اس کے علاوہ یونان کی مقامی بولیوں کی لاطینی سے اور بہت سے تھائس پیدا ہو چکا احتمال ہے کیونکہ کسی قوم کی زبان معلوم ہونے سے اُس کے بہت سے خصائص کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ساتھ ہی اگر ہمارا علم تحریری الفاظ تک ہی محدود ہے تو اس میں بڑا نقص رہیگا۔ بلاشبہ علم ادب زبان کا گویا شکر ہے لیکن زبان کی صحیح وقعت کا اندازہ کرنے کے لیے اس کی ضرورت ہے کہ ہم قسطنطینی بولیوں سے بدرجہ اتم مانوس ہو جائیں:

باوجود ان تمام نقائص کے یونانی زبان کے مطالعے سے ہمیں یونانی خصائص اور تاریخ کے انکشافات میں بہت مدد ملتی ہے، اور سچ تو یہ ہے کہ قدیم توہن عہد مل کی تاریخ کے لیے یہ ہی ہمارے لیے واحد سند ہے۔

اس میں کلام نہیں کہ مختلف اقوام عالم دراصل ایک ہی قوم کے مختلف قبیلے تھے؛ آبادی کی زیادتی اور مزید اراضی کی ضرورت پیش آنے پر انھیں اپنا آبائی وطن چھوڑ دینا پڑا اور وہ دیگر اطراف دنیا میں جا کر بس گئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ سب قبائل کسی زمانے میں ساتھ ساتھ رہتے تھے اور ان میں کسی قسم کا

اصلی مسئلہ رکت یہ ہے کہ مقدونیوں کو یونانیوں میں شامل کرنا چاہیے یا نہیں۔ فوک Flouk کی رائے کے مطابق (جو اُسے کولن کے حریہ (Kuhn's Zeitschriften) ۲۲ میں ظاہر کی ہے) اسکا جواب اثبات میں ہے۔ اسکے مطابق گٹھے (G Moyer) کی رائے ہے۔ مقابلہ کیا جائے تو ۱۹۰۱ء کے "سکندر اعظم" (Droysen: Alex)

۶۹۷ (۲۱)

۱۷۰۰ء یونانی زبان کی خصوصیات کا گزرتا جس نے اسی تاریخ یونان (Curtius Graech Gesch) (۱۸۴۰ء) میں نہایت عمدہ تفصیل دی ہے اس سے ان معات کا اندازہ ہو سکتا ہے جنکی وجہ سے یونانی قوم معراج کال کر پھٹی گئی تھی۔ ان میں نہ تو انتہائی عربت پائی جاتی تھی نہ انتہائی عیسیت، نہ عیسیت کا دھڑلہ ملا تھا۔ چونکہ ہمیں قدیم یونانی مقامی بولیوں کا حسب دلچسپی علم نہیں اس لیے ہم ان کے مانگا ردائے کام کا اندازہ نہیں کر سکتے لیکن اس زمانے میں اس ضمنی بنیاد میں کیا ساتھ تحقیقات کی جا رہی ہے اور انوشین کی قدیم ترین افسانہ ہندو کے لیے اس کا دل ہے کہ بہت حد تک حلاوت بہت طرح جا رہی ہے۔

نسلی امتیاز نہ تھا یہاں تک کہ ہم زبان کی ہمنیت پر غور کر کے ان اقوام کے متعلقین کو پہچان سکتے ہیں اور ان کی حرکت کی سمت کا تعین کر سکتے ہیں۔ ان لسانیاتی مطالعات کا ایک اور بھی فائدہ ہے؛ اس سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جب یہ اقوام ایک جگہ رہتی تھیں تو ان کی تہذیب و تمدن کی کیا حالت تھی اور وہ اپنے ساتھ اپنے آبائی وطن سے کیا کیا لائے تھے۔ مثلاً اگر ہمیں کسی قوم کی زبان میں زراعت کے مترادف کوئی لفظ ملے اور وہی لفظ بعض دیگر اقوام کی زبانوں میں بھی پایا جائے جس سے اس قوم سے کسی زمانے میں تعلق تھا تو ظن غالب ہے کہ جب یہ اقوام ایک دوسرے سے جدا ہوئیں تو ان میں وہ ہمیشہ موجود ہو گا جو اس لفظ سے ظاہر ہوتا ہے؛ ساتھ ہی ہم یہ بھی دریافت کر سکتے ہیں کہ وہ ملک کونسا تھا جہاں سے یہ اقوام نکلیں۔ یہ وہ طریقہ ہیں جن کے ذریعے سے علم لسانیات نے انگریز تاریخ تمدن کی مدد کی ہے۔ اس شعبے میں اے کولن (A. Kuhn) اور یعقوب کریم (Jacob Grimm) کے زمانے سے یورپی اقوام اور ان نسلوں کی جن کا ان سے رشتہ ہے بہت کچھ تحقیقات ہوئی ہے اور مذکورہ پر یہ منکشف ہوتا جاتا ہے کہ جہاں تک تفصیلی حالات کا تعلق ہے بہت سے امور مہنوز متنازعہ فیہ ہیں لیکن تاریخ قدیم کے لیے زبان کے ایک نہایت عمدہ معدن واقعات ہونے میں شبہ نہیں ہے۔

سب سے پہلے ہیں چند سوالات قائم کرنے پڑیں گے جن کا جواب ہمارے لیے ضروری ہے۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ وہ کونسی اقوام ہیں جن کا یونانیوں سے رشتہ تھا اور اس رشتے کی کیا نوعیت تھی؟ تیسرے یونانی اس ملک میں جس کو انھوں نے اپنے نام سے منسوب کیا کس راستے سے آئے اور جس وقت وہ یہاں آکر آباد ہوئے تو ان کی تہذیب و تمدن کی کیا حالت تھی؟ بال فعل صرف لسانیات ہی کی مدد سے ان سوالوں کا جواب دیا جاسکتا ہے؛ اس لیے کہ گو تیسرے سوال کا ایک حد تک اس معلومات سے جس پر زمانہ قبل تاریخ کے مطالعات مشتمل ہیں، جواب مل جائیگا پھر بھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس دور کے متعلق ہیں اس قدر کم معلومات حاصل ہیں کہ ان سے

ہاں

تاریخ یونان میں بہت ہی کم مدد ملیگی۔ بالفرض اگر تحقیقات سے ان مقبروں اور
اوزاروں کی تعداد میں کوئی اضافہ ہو جائے جو اس وقت تک منکشف ہوئے
ہیں تو بھی ہم کامل وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ ابتدائی یونانیوں کو وہ تہذیب و تاسکلی
حاصل تھی جس کا ان سے پتہ لگتا ہے؛ ممکن ہے کہ وہ اس قوم کی ان شاخوں
کے آثار ہوں جو ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے تھے یا غیر ملکوں کی باقیات ہوں
اگر ہم ایسے نتائج پر پہنچنا چاہیں جو ایک چھوٹی سی تاریخ یونان میں شامل کرنے کے
قابل ہوں تو اس کے لئے ہمیں بہت سے مزید انکشافات کی ضرورت ہوگی۔

ستھ برائے نام قدیمیات قبل تاریخ کی صورت حال نہایت مدرت رکھتی ہے مختلف کھدائوں
سے خصوصاً ان سے جو شمالی مان کی سرکردگی میں کی گئی ہیں بہت سا ایسا مواد فراہم ہو گیا
ہے جس کی چھان بین کے لیے بہت کوشش کی جا رہی ہے اور جس کا میٹر حصہ قبل تاریخ
کہا جاسکتا ہے۔ یونانی روایات قدیم کی کثرت ہے اس لیے ہمارا نظریہ میٹلاں یہ ہو کہ خاص طور
مقامات پر جو انکشافات ہوئے ہیں ان سے قدیم زمانے کے سوراٹوں کا تعلق دکھایا جائے
اس طرح گویا یہ بتایا جائے کہ وہ امور جو دیگر ممالک میں قبل تاریخ قرار دیے جائیں وہ دراصل
ان واقعات کی گویا تمثیلیں ہیں جو دیگر آہد سے جمع کیے گئے ہیں؛ یہی وہ ابتدائی جذبات
ہیں جو غالباً اُس متحرک عالم کے ہوں گے جو سب سے پہلے کوئی انکشاف کرے۔ میں اسکا
یقین ہے کہ یہ انکشافات اُن ازمہ کے متعلق ہیں جن میں عام طور پر پیش از تاریخ کا لقب دیا
جاتا ہے اور یہ وہ عہد ہے جس کی بابت ہمارے پاس کوئی تحریری مواد موجود نہیں ہے بلکہ
ہمارا یہ بھی خیال نہیں کہ یہ سب انکشافات اس دور آخراہ اور بعد زمانے کے متعلق ہیں جنکا
اس باب میں ذکر کیا گیا ہے۔ ان باتوں کو ہمیں نظر رکھ کر ہم یہ حکم لگا سکتے ہیں کہ اولیٰ تاریخ یونان
کے لئے بالعموم مسانبات ہی کی مدد سے کچھ نہ کچھ مواد فراہم ہو سکتا ہے۔ بلاشبہ جزیرہ تھے را
کے انکشافات اور الیوم کی رآمدہ اشیاء دونوں مستثنیات سے ہیں اور مقدم الذکر حقیقت
اُس جزیرے کی قدیم تاریخ کا بس ایک ہی ثبوت ہے۔ یونان میں عصر الحجر کی باقیات یوں پھولیں
نے اپنے مصوری و یونان قبل حکایات قبل تاریخ، الجزیرہ ہمارا قدیمہ جلد ۱۶ (A. Dumont)

بہرِ نیک بالفعل صرف لسانیات ہی ایسا علم ہے جس کی مدد سے ان سوالات کا کسی قدر جواب دینا بھی ممکن ہے :

منجملہ ان اقوام کے جن کا ہمیں علم ہے یونانیوں کا چند اطالوی اقوام خصوصاً لاتیینیوں، امبریاٹیوں اور اوسکانیوں سے نہایت قریب کا رشتہ ہے اور ان سے در البید تعلق کلیدیوں، جرمانیوں، اسلاویوں، ارمنوں اور ایرامیوں سے یعنی ان اقوام سے ہے جنہیں مجموعی طور پر ہندو یورپی کہتے ہیں قیاساً یہ ہے کہ ان تمام اقوام میں اطالوی ہی زماۃ دراز تک یونانیوں کے ساتھ رہے اور یہ دونوں قومیں ایک دوسرے سے سب کے بعد علیحدہ ہوئیں لیکن اگر ہم یہ کوشش کریں کہ محض لسانیات کی مدد سے ہی ابتدائی تاریخ یونان کا تسلسل قائم ہو جائے تو ہم فوراً محسوس کریں گے کہ ہمارے بیان میں بہت بڑا میدان چھوٹ جاتا ہے ؛ ہمیں اطالوی قوم کی جنوبی شاخ، جزیرہ ٹائے بلقان کے جنوبی نصف اور ایشیاء کوچک کی زبانوں کا بہت ہی کم علم ہے، حال آنکہ یہی وہ قومیں ہیں جس سے زماۃ ما بعد میں یونانیوں کا سب سے زیادہ ربط ضبط رہا اور جن کے ساتھ وہ بہ نسبت دیگر اقوام کے بہت زیادہ عرصے تک متفق و متحد رہے ہوں گے۔ ہم یہ یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ افروجیوں، تھرسیوں، الیریائیوں اور مسابیوں سے یونانیوں کا کس قسم کا تعلق تھا، نہ ہمیں یہ معلوم ہے کہ ان اقوام میں کونسی قوم نے سب سے پہلے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ Archeologique T Xui اور لامبروس نے اپنی کتاب دو مطالعات (Sp Lampros Melistemata) (ایتھنز ۱۸۸۶ء) میں بحث کی ہے، اسٹراڈے حورائے اپنی کتاب ”لسانیات متعلقہ تاریخ و ابتدائی“ (O Schrader) Sprach ver-gleichung und Urgeschichte صفحہ ۲۱۰ پر ظاہر کی ہے وہ ہماری رائے کے مطابق ہے۔ ہمیں ان اکتشافات کو اس لیے نامناسب اہمیت نہیں دینی چاہیے کہ ان سے وہ ماکمل غیر معلوم امور کی بات نہیں ایک تو قوم اور دوسرے وہ دو جہی سے ان اشیاء کا تعلق ہے یا اسی وجہ سے ٹپے ٹپے متبحر علمائیں بھی ایسے مباحث میں درپائے ہو کے داری میں جھیلوں کے مکانات پر بھی اختلاف رائے رہتا ہے :

باب

اُن کا ساتھ چھوڑا اور کونسی نے مد میں؛ مثلاً کیا افرودیسیوں نے اپنے اعترافاً رب کو سب سے پہلے خیر یاد کہا، اس کے بعد تھر سیوں نے اور سب کے بعد الیریاٹیوں اور مسامیوں نے؟ کیا کبھی کوئی زمانہ ایسا بھی گزرا ہے جب ان اقوام کی مفاہمت کے بعد یونانی اور اطالوی ایک دوسرے کے ساتھ بطور دو اطالو یونانیوں کے رہے؟ ہم ان سوالوں کا جواب کماحقہ تحقیق کے ساتھ نہیں دے سکتے۔ جن یورپی زبانوں کا ہمیں علم ہے اُن کی مثال بالکل اس میزان الوان کی سی ہے جس میں ایک دو بنیادی رنگ مع تمام ارتقائی رنگوں کے بالکل مفقود ہوں؛ ایسے رنگوں کو صحیح نوعیتوں میں تقسیم کرتے ہوئے جو دقت پیش آئیگی وہ ظاہر ہے۔ اگر ہم کو یہ بتا لگ جاتا کہ وہ کونسی قوم ہے جو نسل کے اعتبار سے یونانیوں اور ایراموں کے درمیان رکھی جاسکتی ہے تو اس کی مدد سے ہمیں خود یونانیوں کی اصل کے متعلق مزید معلومات حاصل ہو جائیں۔ ان دو ہند یورپی گزبانوں کی ایسے درخت سے بھی تشبیہ دی جاسکتی ہے جس کی بہت سی شاخوں پر پردہ پڑا ہو اور ہمیں یہ بھی نہ معلوم ہو کہ ان شاخوں کا جو ہماری نظر کے سامنے ہیں ایک دوسرے سے اور ان شاخوں سے جو ہماری نظر سے اوجھل ہیں کیا رشتہ ہے، نہ ہم اس سے واقف ہیں کہ اصل تنے کے کس حصے سے یا کس ڈالی سے وہ شاخ جیسے ہم یونانی کہتے ہیں نکلی ہے۔ ہم فرض کر لیتے ہیں کہ افرودیسی سے مسلسل تک بہت سی ہم نسل اقوام پھیلی ہوئی تھیں جن میں ہم افرودیسی، ٹرویائی، تھر سی، مقدونی، الیریا، ایساٹروس، یونانی، اطالوی، مسامی، کاکونیائی، اوئے، نوٹری، صقلی اور سکائی کاغلب دیتے ہیں؛ یونانی اسی ٹبرے کی ایک شاخ تھے۔ ممکن ہے کہ بعض ترخوں کی رائے کے مطابق ان ہم نسل اقوام کا ابتدائی مسکن اندرون براعظم ایشیا میں نہ ہو بلکہ سرزمین یورپ ہی ہو؛ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یونانی قوم کا ایک حصہ ایشیا سے یورپ نہیں آیا، بلکہ اس کے برعکس جن واقعات کا ہمیں علم ہے ان کے لحاظ سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یونانی اس ملک میں دو مختلف سمتوں سے داخل ہوئے؛ ایک تو جزیرہ نمائے بلقان کے شمالی حصے سے بجانب جنوب اور دوسرے ایشیائے کوچک سے بحیرہ ایجیئن ہوتے ہوئے

بجانب غرب۔ اگر یورپ ہی یونانیوں کا جنم بھوم تھا تو ہمیں یہ فرض کر لینا چاہیگا کہ وہ قحطی سے
 پرانی کر تفرق ہو گئے ہوں گے اور آخر کار ارض یونان میں از سر نو بل گئے ہوں گے۔
 اب تیسرے سوال کو لیجئے، یعنی جب یونانی یونان میں آکر آباد ہوئے تو ان کی
 تہذیب و تمدن کی کیا حالت تھی؟ اس کا جواب علم سائنات یہ دیتا ہے کہ یہ قوم سطح
 غیر مہذب نہیں کہی جاسکتی رجب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ”اہل چلانے“ اور ”اہل کو یونانی
 ”آرو“ اور ”آروترون“ (Arow, Arottron) اور ”رومن“ ”آرو“ اور ”آروتروم“
 (Aro. Aratrum) کہتے تھے تو ہم فوراً اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ جب وہ ایک دوسرے
 سے جدا ہوئے تو انھیں فن کاشتکاری سے واقفیت حاصل تھی۔ حال ہی میں اس
 نظریہ کے خلاف کہ یونانیوں کی تہذیب کا پایہ بلند تھا نہایت مناسب پیراچے میں
 صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ فن زراعت میں بھی انھوں
 نے بہت زیادہ ترقی نہیں کی ہوگی بلکہ، لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ
 انھیں اس فن میں ضرور کچھ نہ کچھ معلومات تھی۔ وہ متواتر خانہ بدوش نہ تھے بلکہ
 جہاں تہاں قیام کرتے اور بیٹلوں کے درخت، باجرا، جوار اور جو بونے تھے۔
 باقیسات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جزیرہ تھے راکے ابتدائی باشندے
 زراعت سے واقف تھے، لیکن اگر وہ اپنے ساتھ ساتھ بیج کیلئے اناج لیے پھرتے تھے تو
 اس سے یہ استدلال نہیں کیا جاسکتا کہ ان کے پاس انگور کے قلم بھی رستے ہوں گے
 اس لیے کہ اول تو انگور کی کاشت اور ثمر باری کے لیے مختصر موسم گرما کافی نہیں ہوتا،
 دوسرے روئی کی طرح شراب ضروریات زندگی میں نہیں ہے، لہذا یہ فرض کرلیے
 کی مطلق ضرورت نہیں کہ جب وہ یونانی جن کا ہم اس وقت ذکر کر رہے ہیں یونان میں

عہد فہمین نے ای کتاب ”ایشیا سے یونان اور اٹلی پر ترک وطن کے وقت کاشتکاری اور

V Hehn Kulturpflanzen und Haustiere in ihrem

Uebergange von Asien nach Griechenland und Italien,

Berlin, 1870 (پہلی شش ماہ) میں قدیم یونانیوں کے ترقی یافتہ کاشتکاری کے متعلق

شبہات کا اظہار کیا ہے۔

باب

آئے تو اپنے ساتھ انگور کی بیل بھی لیتے آئے؛ بلکہ جب ہم دیونی سیوس کی آمد کے افسانوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم اس صریح نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ وہ ابتدا میں شراب حمار نہ تھے، لیکن ممکن ہے کہ وہ شراب کی ماہیت سے واقف ہوں۔ زراعت سے بھی زیادہ یونانیوں کی زندگی کا مدار مویشی کی پرورش پر تھا خواہ مخصوص مقامات پر ملک کی سطح میں کتنا ہی نسبتب و فراز کیوں نہ ہو، یونان کے مختلف دیہات میں زندگی کی تقریباً یکساں کیفیت تھی؛ وادیوں میں انج کی کاشت ہوتی اور مویشی چرائے جاتے، شہد کی مکھڑوں سے شہد اور موم، جھاڑیوں سے کھٹے پھل، شکار سے گوشت، مردہ جانوروں سے لباس، برتن اور کمانوں کے لئے تانت ہتیا کی جاتی تھی، بھینٹروں کی اون سے غدے کی ٹوپیاں (یونانی پیلوس Pileos لاطینی پلیرس Pileus) بنائی جاتی تھیں اور درختوں کی جھال اور ریشوں سے پہلے تو تہ درتہ اور پھر بنا ہوا کپڑا تیار کیا جاتا تھا اور وہ اپنے ٹپی کے برتن دھوپ میں تپا کر بناتے تھے۔ جب کوئی قبیلہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا تو اس کے کمزور افراد گاڑیوں میں سوار ہوتے، وہ قدرتی یا مصنوعی غاروں میں رہتے یا اپنے لیے لکڑی یا ڈالیوں، مٹی یا پتھر کے جھونپڑے بناتے۔ بلاشبہ جس طرح آج کل ان ممالک میں جہاں جھیلیں ہیں لوگ لکڑیوں کو جھیلوں میں گاڑ کر ان پر مکانات بناتے ہیں ویسے ہی یونانی بھی کرتے ہوں گے، بلکہ خود ہیرودوٹس کا بیان ہے کہ تھریس کے پاؤنیائی اپنے مکانات اسی طرح تعمیر کرتے تھے۔ سنسکرت، لاطینی اور جرمن میں تائے کیلے ایک ہی لفظ ہے (Aja, aia, aeg) لہذا ظن غالب ہے کہ اولین یونانی قوم دھاتوں کے استعمال سے واقف تھی، لیکن چونکہ یونانی زبان میں تائے کو مد خالکوس (Chalkos) کہتے ہیں اس لیے ہم فرض کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے اوزار بنانے میں پتھر کے براتر بنا استعمال نہ کرتے ہوں گے۔

قدیم یونانیوں کے مذہب پر علم سائنات سے بہت روشنی پڑتی ہے، اس سے یہ منکشف ہو گیا ہے کہ یونانی مذہب اور ہندو دھرم میں باہمی تعلق تھا اس سے یونانی و ہندیات کا مسئلہ پہلے سے نسبتاً آسان ہو جاتا ہے۔ اب ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ وثنیات دراصل اس زاویہ نگاہ کی جس سے وہ قدرتی مناظر کا مطالعہ کرتے تھے گویا

ایک شاعرانہ شکل تھی۔ اُن کے دینی تخیلات کے تنوع کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ اُن کی زبان میں ایک طرف تو بہت سی اشیاء کے لیے ایک ہی لفظ تھا اور دوسری جانب بعض الفاظ ایسے تھے جن کے بے شمار معنی تھے بلکہ جہاں ایک ہی میر کے لیے بہت سے الفاظ استعمال کیے جاتے تھے وہاں اُسی چیز کے اظہار کے لیے مختلف طریقے برتے جاتے تھے۔ مثلاً جرمن، یونانی اور ہندی دینیات میں گائے، گھوڑے، بھیڑ اور جہاز سب بادلوں کے تخیل کے اظہار کے لیے استعمال ہوتے ہیں؛ اس کے برعکس عینی جیسے ایک صفت مختلف اسما کے لیے استعمال ہو سکتی ہے اسی طرح ایک ہی استعارے کو مختلف معنی پہنائے جاتے ہیں مثلاً ”گھوڑے“ سے بادل، شمع، آفتاب، موسم بہار اور سمندر کی لہر سب ہی معنی لیے جاسکتے ہیں۔ دراصل اس کے اسی تنوع کے یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ مختلف ہم نسل اقوام میں کیوں جیند ہی ایسے دیوتا ہیں جن کے نام مختلف زبانوں میں ایک سے ہیں؛ ایک ہی تخیل کے مظاہرے کے لیے اسے اسے طریقے تھے کہ مختلف اقوام نے ایک دیوتا کے لیے مختلف نام نہایت آسانی سے تجویز کر لیے۔ اس کے باوجود بعض نام یونانیوں اور اُن کی ہم نسل اقوام میں ایک ہی ہیں مثلاً *الہ الہ* کا نام زیوس (حالت اصنافی ”زیوس“) تقریباً وہی ہے جو ہندی خدا کے مساوات یعنی اندر کا ہے دوسرا نام ”دیوش“ حالت اصنافی ”دیوش“ اور دونوں کے لفظی معنی صاف و شفاف آسمان کے ہیں۔ اس کے علاوہ آسمان کے لیے ایک اور لفظ *یو رانوس* ابتدائی زمانے سے برابر چلا آتا ہے اور یہ سنسکرت ”ور و ناس“ کے بالکل ہمشکل ہے جس کے ابتدائی معنی ”محیط الکُل“ یا ”مکمل“ کے ہیں۔ ساتھ ہی یونانی *ایلیوس*، لاطینی اور رورادر سنسکرت ”اوشاس“ ایک دوسرے کے بالکل متساہ ہیں۔ ان تمام باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یونانی عقیدے کے مطابق آسمان کو جو خاص الوہیت حاصل تھی اور اُس سے جو کرامات ظہور پذیر ہوتی تھیں ان سب تخیلات کو یونانی اپنے ابتدائی مساکن سے اُس وقت ساتھ لائے تھے جب اُن میں اور اُن کی ہم نسل اقوام میں باہمی روابط و ضوابط موجود تھے کہ آسمان سے چونکہ روشنی نکلتی تھی اس لیے یہ قابل التفات و قابل پرستش تھا۔ لیکن اُن انسانوں میں جن میں دیوتاؤں اور عالم بالا کے موجودات کی بجائے ایسے اشخاص کا ذکر ہے جن کا

اے

معمولی انسانوں سے تعلق ہے انھوں نے بالکل مختلف النوع ہیولات سادی پرورد
 دیا ہے اور یہاں کبھی یونان اور ہندوستان میں مشابہت پائی جاتی ہے۔ ہندی استوین
 کو مانتے تھے اور یہ وہ سوار تھے جھیں (منو بانش) دن اور رات لے پیدا کیا تھا؛
 استوین درحقیقت صبح صادق کا دوسرا نام تھا۔ بالکل اسی طرح یونانی دیوس کو سری
 بھی سوار مانے جاتے ہیں جو گاڑیوں اور چاروں پر سفر کرتے ہیں۔ ہندوستان میں
 ”ازوری“ راجا اندر کے مویشی چراگراہیں پالنے کی ایک کھوئیں جیسا دیتے ہیں اور بالآخر وہ
 اندر کو پھیل جاتے ہیں؛ یونانی دُنیات میں بھینس ہی قصبہ بار بار دہرایا جاتا ہے۔ ہرقل
 گریوئیس کے مویشی اری تھیا سے چرائے جاتا ہے جو مغرب الاقصیٰ میں واقع ہے؛
 اسی طرح ہیریڈیمیس اپولو کے مویشی چراگراہیں غاریں چھپا دیتا ہے۔ ان قصوں میں
 جو حقیقت منہاں ہے وہ یہ کہ ”ازوری“ اور ہریمیس دراصل طوفان کے دیوتا ہیں
 اور موتی سے مادل مراد ہیں۔ ہندوستان اور یونان دونوں میں دیوتاؤں کے لئے
 شراب پیتا کی جاتی ہے، ایک ملک میں ”سوما“ دوسرے میں مکتار اور امبروزیہ؛
 ہندوستان کے گندھاروا“ اور یونان کے قنطارا ایک ہی چیز ہیں اور دونوں سے مراد
 وہ جوئیں ہیں جو برسات کے بادلوں کو اڑائے لئے پھرتی ہیں؛ ”گندھاروون“ اور
 قنطاروں میں بعض موسیقی کو پسند کرتے ہیں اور بعض بالکل غیر متدب ہیں۔ یہ
 یقیناً تعجب کی بات ہیں کہ دونوں قوموں میں خدائے سادی کا آئہ حرب بکلی ہے
 اور پرومے تھیوس اور ہندوستانی دیوتاؤں کے قصوں سے معلوم ہوتا ہے
 کہ ایک نیم دیوتا نے دیوتاؤں سے بکلی حیرا کر انسان تک پہنچا دی۔ یونان میں بکلی کا دیوتا
 ہفتائیوس ہے اور یہ ہندوستان میں دو مختلف حیثیتوں یعنی ”اگنی“ اور ”تواشتر“
 کی حیثیت سے مودار ہوتا ہے، اوشس طرح ان دیوتاؤں سے جن کا ہفتائیوس
 سے تعلق ہے (مثلاً کیٹلوپیس، تلخی ٹیس، کانہی ری اور واکٹی لی) دراصل
 مٹی ہمارت مراد ہے، بالکل یہی حالت ہندی ”کھوون“ کی ہے جو دونوں ملکوں
 میں طوفان باد و باران کو دیوتاؤں اور ان کے دشمنوں کی باہمی جنگ و جدال
 سے تشبیہ دی جاتی ہے اور دُنیات کے دونوں سلسلوں میں دیوتاؤں کے قتل و
 دشمن ہم شکل ہیں؛

گواس کا کوئی خاص ثبوت نہیں دیا جاسکتا کہ مفصلہ بالا حالات یونان کے اولین عہد میں ظہور پذیر ہوئے، لیکن بادی النظر میں ان قصوں سے نہایت ہی قدیم زمانے کا پتہ لگتا ہے اور ہم ان کو یونانیوں کے اول ترین مذہب پر محمول کر سکتے ہیں۔ مخصوص طرز پرستش کے باب میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ دعا کا طریقہ ابتدائی سے رائج تھا۔ یونانی بھجن کا کردیوتاؤں کو اپنی طرف لمفت کر تے تھے۔ اس عہد کے ابتدائی زمانے میں کسی مینے کی چیز کی قربانی کی جاتی تھی، یعنی ہندوستان میں توڑ سوما، کنی یونان میں شراب یا ختمہ قہمد کی، لیکن بعض مرتبہ جانوروں کی قربانی کا ذکر بھی سننے میں آتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ترک وطن کے سبب سے بہت سی تبدیلیاں ہوئیں اور مذہب میں نئی نئی بدعتیں پیدا ہو گئیں، اسی لیے ہندی اور یونانی پوجا کے طریقوں میں مکمل یکسانی نہیں پائی جاتی۔ بہت سی باتیں ہندوئیاں ہو گئیں اور ان کی یاد آگ وقت تارہ ہوئی جب مشرق اور مغرب میں از سر نو تعلقات پیدا ہوئے پھر

۵۵ اس باب کے مضامین کے لئے خاص طور پر شمر ڈر کی کتاب "لسانیات متعلقہ تاریخ دور ابتدائی" (O Schrader: Sprachvergleichung und Urgeschichte, Jena, 1883) کو دیکھی جاسیے۔ اس مادہ تصنیف کے پہلے حصے میں اس تحقیقات کا ذکر ہے جو لسانیات متعلقہ کی مدد سے تاریخ قدیم پر حال کے زمانے میں ہوئی ہے۔ نیز خاص خاص مسائل متعلقہ تاریخ معدنیات پر بحث کی گئی ہے اور اولین زمانے کی تاریخ نہایت تفصیل کے ساتھ تائی گئی ہے۔ ماہرین لسانیات کی طرح اس کتاب کا مصنف سائیت عورت و ملوک کے ساتھ تاریخ تمدن کے مسائل پر بحث کو کے اس طرح تاریخی تعصص کے لئے گویا ایک مثال قائم کر دیتا ہے۔ اس تحقیقات کی وجہ سے اب یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی گرا ہو گا جب اطالوی اور یونانی لفظ ایک "اطالویونانی" قوم کے یکجا رہتے ہوں۔ شمر ڈر کی کتاب کے صفحہ ۳۱ پر لاطینی اور یونانی اسلحہ کے ناموں پر بحث کی گئی ہے اور یہ دکھایا گیا ہے کہ یونانی اور آریائی زبانوں میں اس کے نام ایک ہے ہی میں صفحہ ۳۲ پر یہ بھی کہتا ہے کہ تاریخ تمدن کے اعتبار سے یونانیوں اور آریائیوں کے مذہب، زراعت، اسلحہ وغیرہ میں یکسانی پائی جاتی ہے۔ ہمارا نظریہ ہے کہ یونانی حرف شمال کی جانب کے سری راستے سے ہو کر ہی آئے دھیا شراذ صفحہ ۴۹ اور دیگر متروک فرض کر لیتے ہیں) ملک مشرق کی طرف سے بھی

ب

الفرض ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ جب یونانی یونان میں آئے تو وہ آریائی نسل سے تھے، اُن کی طرز معاشرت بالکل سیدھی سادی تھی، انھیں فن زراعت کا علم تھا، وہ مناظر قدرت کی، جن کا مظاہرہ روشنی، بجلی، بادل اور بارش کی صورت میں ہوتا تھا، پوجا کرتے تھے، اور ان چیزوں نے اُن کے دنیاویات کے سلسلے میں جگہ پائی تھی۔ اس قوم کے یونان میں داخلے کے مسئلے پر صرف خیالی گھوڑے ہی دوڑائے جاسکتے ہیں اور انہیں سے غالباً نصف تو شمالی بری راستے اور نصف بحری راستے سے مشرق کی طرف سے آئے ہوں گے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس ملک کے قدرتی حالات سے واقف ہو جائیں، نہ صرف اس لیے کہ اسی خطہ زمین پر وہ واقعات پیش آئے جن پر تاریخ یونان مشتمل ہے بلکہ اس یونانی قوم کی خصائل بخوبی سمجھ میں آجائیں گی۔ یہ ظاہر ہے کہ باہر سے آنے والی قوم اُس ملک کی مٹی سے تو نہیں بنتی جس میں آکر وہ بود و باش اختیار کرتی ہے لیکن اُسکی اراضی سے اُس کی خصائل پر ضرور اثر پڑتا ہے اور کسی ملک کی جغرافیائی کیفیات سے اُسکے باشندوں کی تاریخ بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے :

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ سمندر کو عبور کر کے یورپی یوواں میں داخل ہوئے اور یہ اس طریقے کا مزید ثبوت ہے۔ ازمنہ ابتدائی میں مذہب کی حالت کے متعلق اے، کوہن (A. Kuhn) اور ماکس مولر (Max Muller) کی تہہ رآفاق کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ مگر اُپر اہی تصنیف (صفحہ ۳۲) نا صفحہ ۳۱ میں ان کتابوں پر بحث کرتا ہے جو اس موضوع پر لکھی گئی ہیں، اس لیے مزید اقتباس کی چنداں ضرورت نہیں ہے :

باب

باب دوم

ملک کی جغرافیائی کیفیت

تاریخ یونان کے مناظر صرف اسی ملک تک محدود نہیں جو عام طور پر ارض یونان کہلاتا ہے اسی لئے جو جغرافی خاکہ اس باب میں دیا گیا ہے وہ اس سے زیادہ وسیع تر رقبے کا ہے۔ اصل یہ ہے کہ جو چین یونانی خطوں کو ایک دوسرے سے ملاتی ہے وہ خشکی نہیں بلکہ سمندر ہے؛ مشرقی یورپ کے میدانی دریا سب بحیرہ اودر (یوننٹوس یو کسی نوس) میں آکر گرتے ہیں جو ایک طرف تو یورپ کو ایشیا سے جدا کرتا ہے، دوسری جانب بحیرہ مارمورا (پروپونٹس) اور خاکانیوں (بوسفورس و درہ دانیال) کے ذریعے سے اس کا بحیرہ روم سے واسطہ ہو جاتا ہے۔ یہاں جو حصہ بحیرہ روم کا واقع ہے اس کی نوعیت کھلے سمندر کی نہیں اسی کے ساحلوں، راسوں اور جزیروں میں تاریخ یونان کے گونا گوں واقعات پیش آئے تھے اور ان سب کو یونان کی اراضی کے حصے کہہ سکتے ہیں۔ بدیں وجہ ارض یونان کو تین اجزاء میں تقسیم کرنا مناسب ہے یعنی ساحل ایشیا، جزائر اور یورپی یونان۔ پہلا حصہ حذب الپائن کے کوچک کے کناروں کے محاذ میں پھیلا ہوا ہے، اور گوانڈرون ایشیا کے کوچک کی کیفیت ایران کی طرح بالکل اقلیمی ہے لیکن سمندر کے قریب اس میں پہاڑ، وادی، راسیں اور کلیجیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ چونکہ پہاڑوں کے زنجیرے جنوبی ساحل کے قریب ہیں اس لئے ملک کا ڈھلاؤ شمال اور مغرب کی جانب ہے اور اسی طرف اس کے بڑے بڑے دریا بہتے ہیں۔ مغرب کی طرف ساحل بہت کٹا ہوا ہے اور یہی وہ جگہ ہے جہاں سے ارض یونان کی گویا ابتدا ہوتی ہے۔ اس نواح میں بہت سے دریا بہتے ہیں اور ان کے نیچے میں پہاڑوں کے مختلف زنجیرے ایک دوسرے کے متوازی برابر ساحل تک

اب

جا کہ قریب ترین جزیروں میں نکل آتے ہیں؛ دریا طویل خلیجوں کے بالکل دبانے پر گرتے ہیں اور ان خلیجوں کی وجہ سے مختلف اقسام کے ساحل نمودار ہو گئے ہیں۔ ان دریاؤں میں ہرموس، کیستیر اور میاندرب سے بڑے ہیں؛ ہرموس کے شمال کی اراضی کا سلسلہ جزیرہ لسبوس میں، ہرموس اور کیستیر کے درمیانی زنجیرے کا سلسلہ جزیرہ جیوس تک اور کیستیر اور میاندرب کا درمیانی سلسلہ جزیرہ ساموس کی راس میکالے تک چلا گیا ہے۔ دریائے میاندرب کے جنوب کی طرف جو ساحل ہے اُس کی وہی شکل ہو جاتی ہے جو ایشیائے کوچک کے جنوبی ساحل کی ہے، یعنی اوپے اور نیچے ہاڈ عمیق طبعوں کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور کوئی ایسا اہم دریا نہیں جس کی مدد سے ساحل مستطع ہو جائے۔ اس ساحل کے کنارے پر بے شمار جزیرے ہیں جن میں سے سب سے اہم کوس اور رھوڈس ہیں۔ اس کے بعد لسیہ کا مدور ساحل آتا ہے اور خلیج پیم فلیلیہ پر جا کر ارض یونان ختم ہو جاتی ہے۔

اب بحیرہ ایجیئن کو عبور کر کے یورپ آئیے چونکہ اکثر جزیرے اقلیمی پہاڑوں کے قدرتی تسلسل کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے انہیں یورپ ہی سے وابستہ کرنا پڑیگا۔ جنوب میں ایشیا سے یورپ تک جزیروں کا گویا ایک زنجیرہ نظر آتا ہے جس میں کاریا، ققوس، کاسوس، کریٹ اور کی تھرا جنوب میں، اور ساحلوں اور جزیروں کا ایک طویل خط شمال میں ہے جو بحیرہ ایجیئن کو بحیرہ تھریس سے جدا کرتا ہے۔ ایشیا میں پہلے تو ایک جوڑی چٹکی سطح مرتفع نظر آتی ہے جس کا سب سے اونچا قلعہ کوہ ایداس ہے اور جس کے بالکل مقابل جزیرہ تنے دوس ہے؛ اسی سلسلے کے مستحق تھریسی خرمسویتز کا طویل الشکل جزیرہ ناہمی ہے؛ یہ مہلیس پوننت کے متوازی چلا گیا ہے اور اس کے اور تھریس کے درمیان صرف ایک نہایت تنگ خاکدانہ واقع ہے۔ یہی سلسلہ آگے بڑھ کر جزائر امبروس اور ایمنوس کی صورت میں رونما ہوتا ہے تھریسی ساحل اور اندرون ملک میں تین بڑی بڑی ندیاں یعنی ہرموس، لستوس اور ہستری مولن بہتی ہیں اور ان کے دھانوں پر گویا ساحل کی کونجی توڑنے کے لیے سامو تھریس اور تھاسوس کے جزیرے ہیں۔ شمالی حصے میں مشرق سے مغرب تک کوہ ہرموس یا بلقان حائل ہے؛ اس کی شاخیں جنوب کی طرف نکل رہی ہیں

جوابد میں تو زیادہ لمس نہیں لیکن آگے چل کر انھیں کی وجہ سے جزیرہ نائے خالکولیس
 بن جاتا ہے جس کا کٹا ہوا ساحل اور تین راسیں نقشے پر نہایت ممتاز معلوم ہوتی ہیں
 خلیج پھر مائے کی دوسری طرف جو مقدونیہ کے ساحل کو سیراب کرتی ہے وہ
 عظیم الشان سلسلہ ہے جس کی شاخوں سے اس ملک کا ذخیرہ تیار ہوتا ہے جو
 مخصوص طور پر ارض یونان کہلاتا ہے اور جنوب کی طرف وہ کوہ پندروس کے نام سے
 الیریا اور مقدونیہ کو اور پھر ایپائیروس اور تھسالی کو ایک دوسرے سے جدا کرتا
 ہے۔ مغرب یعنی بحیرہ ادریہ کی طرف بہت سے متوازی زنجیرے اور ان کے دریا
 نہایت عمیق گھاٹیاں ہیں مشرق یعنی بحیرہ ایجیئن کی طرف آڑی پہاڑیاں حامل ہیں
 جن کا رخ مغرب سے مشرق کی طرف کو ہے اور یہ دیگر پہاڑوں سے مل کر جو شمال سے
 جنوب کو آتے ہیں سمندر کے قریب پہلے تو مقدونیہ کی اور پھر تھسالی کی سرحد بن جاتی ہیں
 تھسالی دراصل ایک بہت بڑا طاس ہے جو مشرق میں کوہ اولمپوس، اوسا
 اور پیلون سے اور جنوب میں او تھیریس سے محدود ہے، جس کے دریاؤں کا
 صرف دریائے پانیوس کے دانے پر ہی نکاس ہے جو ب میں پہاڑوں نے
 ایک عجیب کیفیت پیدا کر دی ہے، کوہ پندروس کے مرکزی زنجیر کے چوڑے مشرق کی طرف
 جھکا ہوا ہے ایتھنز کا پارناکسوس پہاڑ جاتا ہے اور وہاں اس کے چھوٹے ٹھوٹے ٹکڑے
 ہو جاتے ہیں جن سے آخر کار جزیرہ نائے خالکولیس بن جاتا ہے، اور تھسالی کا مشرق
 حصہ آگے بڑھ کر جزیرہ یونانیہ کی صورت میں نمودار ہوتا ہے اور اس کے بعد
 اس سے اور بہت سے جزیرے بن جاتے ہیں جن میں قریب ترین اندروس ہے۔
 اب سمندر ہر طرف ملک میں گھس آتا ہے، اور گو تھسالی کی حالت اب بھی اعلیٰ ہی
 رہتی ہے، لیکن یوریوس کے ہر چار طرف کے اضلاع یعنی یونانیہ، کوکرس، فوکس
 بیوتیہ اور اٹیکا کو سمندر ہی ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔ اب صرف جزیرے
 باقی رہ گئے، ان میں سب سے پہلے تو جزائر مدور (کیکلا دیس) کو لیں، اس مجموعے
 میں مغرب میں توکیوس، تھسوس، سریری فوس، اور سفنوس (جو دراصل اٹیکا
 کا ہی سلسلہ ہے) ہیں، مشرق میں اندروس، تینوس، میکونوس، ناکسوس،
 امورگوس (جو دراصل یونانیہ کے ہی تسلسل کی وجہ سے وجود میں آیا ہے) اور

باب

اور وسط میں گیاروس، سیروس، پاروس، یوس اور انانے ہیں جن میں سے یوس اور انانے، میلوس اور تھے را کے آتش فشاں جزائر میں ایک واسطہ پیدا کرتے ہیں :

ایتیہ اور پارنا سوس کے مغرب میں اکارٹانیہ، ایتولیہ، دراوزولی لوکرسیوں کا ملک ہے، اور ان سب کی ساخت ایسا ٹیروس جیسی ہے۔ ان کے سامنے قطب کو زیتھ کے جنوب میں سیلیو پونیز ہے جو دراصل بہ نسبت ایک جبرہ نماکے جبرہ سے زیادہ مشابہ ہے اور اسی لیے اسے "سیلیوپ" کا جبرہ کہتے ہیں اس کے پہاڑوں کو موی تہ اور ٹیکاک کی پہاڑیوں سے کچھ تعلق نہیں اور اس کے مرکزی مجموعے سے جنوب و مشرق کی جانب شاخیں نکلتی ہیں۔ دراصل وہ زنجیرے جو کہ ہندوس کے مغرب میں انہیں کے متوازی نظر آتے ہیں ایسا ٹیروس میں اگر وہ کے زونوس ایتولیہ میں پائے تو لیکوس اور ارکنٹھوس کی شکلوں میں رونما ہوتے ہیں، وہ سیلیو پونیز میں اگر بہت بلند ہونے کے بعد ختم ہو جاتے ہیں۔ یہاں کے پہاڑوں کا سب سے بڑا جھڑ تھالی سامل کے قریب اکائیڈ اور آرکیڈیہ کے درمیان واقع ہے اور ان کی شاخیں جنوب کی طرف نکلتی ہیں جن میں سب سے نمایاں وہ زنجیرہ ہے جو آرکیڈیا اور آرگوس کے بیچ میں ہوتا ہوا لقونیا کے قریب زنجیرہ پارنوں کی صورت میں برابر اس مالیت تک چلا گیا ہے، یہ اس قدر مرتفع ہے کہ اندرونی ملک کے دریا اس سے گزر کر ساحل تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس کے برعکس آرکیڈیا کی مغربی سرحد کو دریائے الفینوس عبور کر کے اس ملک کی ندیوں کا بانی ایامہ سسلی کے سمندر میں گر جاتا ہے۔ اس کا تعلق صرف مغربی آرکیڈیا سے ہے، مشرق میں متعدد گھبرے ہوئے طاس ہیں جن کا نکاس ایک حد تک زمین کے نیچے ہو کر ہے، ان کے اور وادی الفینوس کے درمیان ایک زنجیرہ کہی ہے، اور عظیم الشان کوہ نے گتوس کو بھی جو لقونیا کو مسینیہ سے جدا کرنے کے بعد اس سے ناروم پر ہو کر سمندر میں مکمل جاتا ہے، اسی کا سلسلہ سمجھنا چاہیے۔ سیلیو پونیز کی بڑی بڑی ندیاں بھی ایسا ٹیروس، اکارٹانیہ اور ایتولیہ کی طرح مغرب اور جنوب کی سمت میں بہتی ہیں۔ ایونی جزائر کو کورکارٹرا، لیوکاس، کیفالے نیہ اور ارکنٹھوس کی روش بھی شمال و مغرب سے جنوب و مشرق

یونانی پیداوار اس سے مختلف ہے جو اسی عرض البلد اٹلی میں ہوتی ہے مثلاً ضلع فلیتوس میں زمیون پیدا نہیں ہوتا، تاریکی اور نیبو سے قدیم یونانی تو ناواقف محض تھے، آجکل بھی وہ شمالی یونان میں ارگولس تک پیدا نہیں ہوتے۔ اٹلی میں ان چیزوں کی کاشت کے لیے اس قدر جنوب میں جانے کی مطلق ضرورت نہیں؛ مثلاً باری جہاں کا تیل مشہور ہے فلیتوس سے دو دقیقہ شمال میں واقع ہے اور سورنٹو کی نارنجیاں ارگولس سے تین دقیقہ شمال میں پیدا ہوتی ہیں۔ یونان میں صرف دو ضلع یعنی لقونہ اور مسینیہ ہی ایسے ہیں جہاں کی آب و ہوا جنوبی طرز کی ہے۔ اس ملک کی کجھویریں ملک کے لیے محض باعث زینت ہیں، ان سے نہ تو رزق ہٹا ہو سکتا ہے اور نہ اُن کی کاشت سے کوئی فائدہ مقصود ہوتا ہے۔ گو وہ پھل جو خاص طور پر جنوبی ممالک میں پیدا ہوتے ہیں یونان میں بکثرت نہیں ملتے۔ لیکن زمین معتدل ممالک کی پیداوار کے لیے نہایت رحیم ہے خاصکر اس پیداوار کیلئے جو دیمتیر، دیونیسوس اور اتھینے کے نام کے ساتھ وابستہ کی جاتی ہے۔ علاوہ مختصر سے موسم سرما کے باقی سال بھر کے معتدل موسم میں ہوائیں کما بیش باقاعدہ چلتی ہیں، یہی دن کو تو تازگی بخشتا شمالی ہوائیں اور رات کو ٹپکی ٹپکی جنوبی ہوائیں۔ بحری راستے بھی بالکل محفوظ ہیں۔ ملک کی اراضی کئی قسم کی ہے؛ زمین میں اکثر چنیا پتھر کی سنیں پائی جاتی ہیں اور جہاں کھریج زمین پر آجاتا ہے وہاں وہ ہوا کی تری جذب کر لیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جزیرہ نماؤں جیورڈا اور ہارڈوں پر خشکی زیادہ ہے؛ اس کے عکس گھاٹیوں اور ظرف کوہی میں مٹی کا وزن زیادہ ہونے کی وجہ سے پانی جمع ہو جاتا ہے۔ فی الجملہ یونان ایسا ملک نہیں جہاں بلا محنت و مشقت کاشتکار کو معمولی نصیب ہو۔ ملک کی مہتمم باشان کاشت اناج ہے اور چونکہ اراضی ہر قسم کی آب و ہوا سے متاثر ہوتی ہے اسلئے اس کی کاشت کے لیے بے حد محنت درکار ہے۔ اسی وجہ سے اناج کی پیداوار ملک کی ضروریات کے لیے نہ تو قدیم زمانے میں کافی ہوتی تھی نہ اب کافی ہوتی ہے۔ الغرض کہ یونانیوں کی قسمت میں محنت لکھی تھی، اور باوجود اس کے بھی رزق مایحتاج میں کمی پڑتی تھی جو وہ بحری تجارت

سب

کے ذریعے سے پورا کرتے تھے،

خلاصہ یہ ہے کہ اس قوم کی عام خصوصیات پرچونہندی، ایرانی، اطالوی اور
 حرمانی اقوام کی ہم نسل ہے، ملک کی آب و ہوا اور ارضی کی کیفیت نے خاص اثر ڈالا
 ہندوستان میں تو قواسمے فطرت کو ہر چیز پر غالب آنے کی قابلیت تھی؛ ملک میں عظیم الشان
 دریا اور رفیع الشان پہاڑ واقع تھے، اور یہ لاندہ تھا کہ اُس کے مذہب پران کا ایک خاص
 اثر پڑے جس کے سب سے اُس میں اسہتا سندی کا مادہ پیدا ہو جائے۔ ایران کی
 حالت مختلف ہے، وہاں آباد اضلاع کی ریشتری اور صحرائی خشکی میں عظیم الشان
 تباہیں پایا جاتا ہے، اسی لئے وہاں کے مذہب میں اچھے اور بُرے اصول (یعنی
 یرداں اور اہمزن کی خصوصیات) کا فرق نمایاں ہے۔ لیکن یونان میں جو صورت حال
 ہے وہ ان سے بالکل مختلف ہے؛ اس میں نہ تو قواسمے فطرت غالب ہیں
 اور نہ کسی قسم کا تباہی، بلکہ اُس کی اور اعلیٰ کی کیفیات میں بہت کچھ ہم رنگی واقع ہوئی
 ہے۔ ساتھ ہی چونکہ ملک متقدر قدرتی اضلاع میں منقسم ہے اس لیے اس میں چھوٹی چھوٹی
 اقوام کے مطری ارتقا کے لیے بہت کافی مواقع موجود ہیں۔ بلاشبہ یونان اور اعلیٰ کی
 قدرتی اختصاص میں کچھ اختلاف بھی ہے؛ ایک طرف تو اٹلی کا ساحل طویل لیکن
 خلیجیں اور بندرگاہ کم ہیں، اور ارضی کے رجحان کے وجہ سے اطالوی قوم نے
 کاشتکاری کے فن میں کمال حاصل کیا؛ دوسری جانب یونانی اسے ملک کے صحرائی
 حالات سے ملاح گری اختیار کرنے اور نئی چیزوں کی دریافت کرنے پر مجبور ہوئے
 فی الجملہ اطالوی تہامت پسند تھے، لیکن یونانیوں میں صرف وہی لوگ پرانے رسم و رواج
 سے چپٹے رہے جنہوں نے جہازرانی کا پیشہ اختیار نہیں کیا۔

نوٹ باب

نوٹی مان، "معماریہ طبعی یونان مع حالات متعلق مسئلہ جات، تدریسات"

Neumann Physical Geography of Greece, with special

reference to antiquity
Geographie von Griechenland
H. Kiepert Lehrbuch der alten Geographie

برلن ۱۸۷۵ء (اس کتاب کے حصہ ۱ و ۲ کا خاص طور پر مطالعہ کیا جائے)
A. Curtius: Peloponnesos
۲ جلد۔ لفظوں کے لیے اٹھ، کیپرٹ۔ نقشہ یونان و نواحِ اتر پرانے یونان

H. Kiepert Modern atlas of Hellas and the Hellenic
Colonies
Curtius and
کا وپرٹ: نقشہ اٹیکا (اٹکس آنا قدیمہ المانیہ)

Kaupert Map of Attica, published by order of Imperial
German Archaeological Institute
اور برگاموس کے نقشے اور سامو تھریس اور لسیہ کے وہ نقشے جو آسٹری
تحقیقات آنا قدیمہ کے لیے تیار کیے گئے، واکٹا، کیپرٹ کا مخصوص نقشہ ایشیائے کوچک مغربی
برلن، ۱۸۷۵ء کا ہایت اہم ہے۔ قدیم و جدید سفر ناموں میں سے معصوم ذیل کا کارآمد ثابت ہوں گے:

Dodwell, Gill, Leake
ایضاً رسائی یونان، ۱۸۲۷ء، ایماٹاٹک پیلو پونیز
Peloponnesiaca
Ross, Ullrich, W. Vischer
روس، اٹریس، ولفیشتر:

Erinnerungen und Eindrücke von Griechenland
اور ہم اس کا لفظ "۱۸۷۵ء" کے ساتھ بیکر: "رہنمائے مسافرانِ یونان"

K Baedeker Greece, Handbook for travellers Leipzig 1888

Lolling
Hanson The land of Greece
لندن ۱۸۸۶ء

باب سوم

ابتدائی تاریخ یونان کے غیر متیقن واقعات اور ان کی تحقیقات کی کوشش

ہماری ابتدا ہی سے یہ کوشش رہی ہے کہ یونانیوں کا جو رتبہ ان کی ہم نسل اقوام میں ہے اُسے واضح کر دیا اور یہ دکھائیں کہ جب وہ یونان میں آئے تو ان کی تہذیب و تمدن کی کیا حالت تھی؛ ساتھ ہی ہم اُس ملک کی عام کیفیت اور ان اثرات سے واقف ہو گئے ہیں جو اُس پر پڑتے رہے اور اس طرح تاریخ یونان کے مطالعے کے لیے نیا ہو گئے ہیں۔ لیکن جوں ہی ہم اُس کی دلیزیر قدم رکھتے ہیں فوراً چند در چند مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے؛ ہم وہ واقعات معلوم کرنا چاہتے ہیں جو یونانیوں کے یونان میں آنے کے وقت ظہور پذیر ہوئے؛ لیکن مدت دراز تک ہمیں ان کی تاریخ سے مطلق واقفیت نہیں ہوتی؛

یہ امر مسلم ہے کہ تاریخ یونان کے ابتدائی واقعات بہت دھندلے ہیں؛ لیکن بہت سے مصنفوں کو اس بات کا یقین ہے کہ اُس زمانے کے چند مخصوص طرز کے بڑے واقعات کا یقین ممکن ہے؛ اسی لئے آج کل جو تاریخ یونان سب سے زیادہ مقبول عام ہیں ان میں دوریانی حملے سے پیشتر کے چند ایسے واقعات دیئے ہوئے ہیں جو بعض دشمنی افسانوں اور زائنا بعد کی روایات پر مبنی ہیں جنہیں تاریخی رتبہ دیا جاتا ہے۔ میں نے اس کتاب کے چوتھے باب میں ان برائے نام تاریخی واقعات کی کچھ تفصیل دی ہے؛ لیکن یہاں صرف اس ابتدائی سوال پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ یہ طرز تحقیقات جائز بھی ہے یا نہیں؛

یہ ایک کلیہ ہے کہ تمام تاریخی معلومات کا دار مدار ہم عصر شہادتوں ہی پر مرکب ہے۔

ابت

فن تحریر کا یونان میں سنہ ۴۵۰ ق م سے پیشتر رواج نہیں ہوا تھا، اور اس سے پہلے جملہ واقعات خواہ کتنے ہی اہم کیوں نہ ہوں، سینہ بہ سینہ آئندہ نسلوں کے سیر و گردیئے جاتے تھے۔ ظاہر ہے کہ بہت سے واقعات کا یہ ایہ اُن زمانی روایات کی شکل میں بالکل غلط ہو جاتا ہوگا، اور یہ غلطیاں امتداد زمانہ سے روز افزوں ہوں گی۔ یہ فسانے پتہ دیتے ہیں کہ اولین واقعات جو یونان میں پیش آئے مشرق م سے پہلے ہی رونا پر چلے گئے، لیکن یہ فی نفسہ ناممکن محض ہے کہ سات سو برس کے بعد کوئی بھی ایسا شخص ہوگا جسے ان کے متعلق کچھ حالات بھی معلوم رہے ہوں گے۔ بلاشبہہ وقائع کو محفوظ رکھنے کے لیے شعر گوئی بہترین تدبیر ہے اور استعارہ کی مدد سے بہت سی باتیں بہ آسانی یاد رہتی ہیں، اسی لئے یونان میں بھی حفاظت واقعات کے لیے یہ ترکیب مفید ثابت ہوئی ہے، لیکن یونان یا کسی اور ملک میں وہ ابتدائی عہد کے حالات محفوظ کرنے کے لیے بالکل بیکار ظاہر ہوئی ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ شعر گوئی اور حتی پسندی میں کوئی باہمی لگاؤ نہیں، یہ غلط ہے اس لیے کہ نظم اور خاصکر اُردو کے لکھے ہوئے اشعار ہمیشہ حتی پر مبنی ہوتے ہیں، لیکن حقیقت محض عوام الناس کے علم تک ہی محدود ہوتی ہے اور عوام الناس کی حالت یہ ہے کہ وہ کسی لفظ کے صرف ادبی یا اخلاقی معنی لیتے ہیں اور محض عام مطلب یا کسی واقعے کے نتیجے پر نظر رکھ کے بعد تفصیلی واقعات بالکل ناقابل التفات سمجھتے ہیں۔ ایک ہی واقعے کے بیان کے لیے مختلف میراثیے اختیار کیے جاسکتے ہیں بایں ہمہ یہ ضروری نہیں کہ اس کے عام معانی میں کسی قسم کا فرق پیدا ہو جائے۔ اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ لوگوں کو اس کا علم نہیں ہوتا کہ حقیقت واقعات کیا ہے، حالانکہ تاریخ کی بنا اسی حقیقت واقعات پر مبنی ہے۔ بعینہ یہی حالت ابتدائی میانہ نظم کی ہے۔ جب شعرا نے بڑے بڑے واقعات ایسے لوگوں کے سامنے بیان کیے جو ہنوز عالم لفظی سے نہیں نکلے تھے، تو انہوں نے صرف اس پر اُپرائے بیان تک اپنے آپ کو محدود رکھا جس سے اُس زمانے کے لوگ آگاہ تھے اور جب حال تفصیلی واقعات کا انتخاب کر کے چسپاں کر دیئے، ان کے لئے گویا یہی حقیقت تھی۔ اس کے علاوہ ایک اور امر بھی قابل غور ہے۔ ابتدائی انسان اور ہمارے درمیان نہ صرف ماہیت حقیقت میں اختلاف ہے بلکہ جس چیز کی ہماری نظروں میں

ضرورت ہے وہ اُس کے نزدیک ضروری نہیں۔ ہم تاریخ کو ترتیب دیتے وقت اس کے قواعد کا لحاظ رکھتے ہیں، اس لیے ہم رہبران قوم، اُن کی مدت قیادت، حقوق عوام، اختیارات شاہی اور اسی قسم کے بہت سے امور سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بلاشبہ ابتدائی انسان کو بھی ان باتوں سے دل چسپی تھی، لیکن اتنی نہیں کہ وہ ان باتوں کو سینہ بہ سینہ ازمنہ مستقبلہ کے فائدے کے لیے محفوظ کرے بلکہ ان میں سے بعض معاملات کو تو وہ بالکل بے کار سمجھتا تھا۔ اسکے برعکس وہ ایسے امور پر زور دیتا تھا جیسے بڑے بڑے سوراٹوں کی جاں ماریاں، دیوتاؤں کا اُن کی مدد کرنا، اُن کا حسب نسب اور اُن کی موت کی کیفیات، اور اگر ان باتوں کو وہ شاعری کا جامہ پہناتا تو وہ ایسی شاعری تھی جس سے دنیا کی زمان کی نولوں نہیں گئی تھی یعنی اُس کے الفاظ کے وہ معنی نہ تھے جو آجکل سمجھے جاتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ جب ابتدائی یونانیوں نے اُن واقعات کو منظوم کیا تو انھیں یاد تھے تو اُس وقت انھیں اُن کی تاویلی حقیقت کا مطلق احساس نہ تھا، انھوں نے ایسے امور کو اہم گردانا جنھیں ہم ہر گز اہم نہیں سمجھتے، اور اُن کے اعادے کے لیے الفاظ کے وہ معانی لیے جو ہمارے مفہوم سے بالکل متضاد ہیں۔

یہ امر بھی غور طلب ہے کہ آیا ان آثار میں قدیم زمانے کی وہ روایات اور یادداشتیں مدون ہیں جنھیں ہم ابتدائی تاریخ یونان کی بنیاد قرار دے سکیں۔ اس خاص طرز کی آجکل یہاں تک محالیت کی جا رہی ہے کہ بعض مورخ یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہومر کی نظمیں دراصل محض افراد کی تخیلات کے مائع سب ہیں۔

لے مینے ڈکٹ نیرے اُن واقعات کو حواضنوں سے اخذ کیے جاسکتے ہیں ایسی تالیف

مجموعۂ آثار ہومر Bened. Niese Entwicklung der Homerischen

Poesie (برلن ۱۸۸۷ء) میں جمع کر دیا ہے۔ اس نہایت ناوک کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں

ہومر کی نظموں کا تاریخ یونان سے تعلق کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے نظموں میں اشخاص اور مقامات کے

اختراع نے افسانوں کے عیسائی جز کو جو دراصل اُسے اصل سے کہیں زیادہ حوصلہ دیا ہے اور حیرت آمیز میوں کے

اس قابل مبالغہ نظریے کا نام کہہ جاسکتے ہیں لیکن ہمیں محض نظریے کے اعتبار سے بھی ضرورت سے زیادہ

باب

یہ اصحاب کہتے ہیں کہ ابتدا میں کسی شاعر نے ایک نہایت دلچسپ قصہ لکھ رکھا اس پر دیگر شعرا نے اضافے کئے اور آخر کار ایک ایسا خاصہ افسانہ بن گیا۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر اس اصول پر کوئی عالمگیر کلیتہ قائم کیا جائے تو سبقت غلطی ہوگی۔ بلاشبہ جہاں تک تفصیلات کا سوال ہے مختلف شعرا نے اپنے آپ کو بالکل آزاد سمجھا کر جو جانا اپنی نظموں میں بھریا۔ یہ اس لئے کہ عوام کے نزدیک اگر کوئی امر تاریخ کے موٹے موٹے واقعات کے مطابق تھا تو اس کی صحت میں شبہ کی گنجائش نہ تھی؛ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ مختلف روایات کے مرکزی واقعات صحیح ہوں گے۔ لوگوں کو قدیم سوراؤں کی جاں باریوں کے حالات سے بہت دل چسپی تھی اس وجہ سے یہ معروضہ بعید ارقیاس نہیں کہ بعض ایسے واقعات ضرور پیش آئے ہوں گے جن کو محفوظ کر لیا گیا ہوگا۔ لیکن علامہ کلینٹن آئی ہے کہ اس مواد کے اختراع کے نظریے کو اس طرح مجد و دکر دنیا دراصل اس کی صحت بلا حرج ویر تسلیم کرے کے مترادف ہے؛ کہ وہیں اس کا یقین ہو کہ ہر ایک امر اختراع نہیں کیا گیا پھر بھی یہ نتیجہ ہمیں نکالا جاسکتا کہ ہم کو اس کا قطعی علم ہے کہ کونسی بات سینہ۔ سینہ محفوظ کر لی گئی اور کونسی ایجاد کی گئی؟

لیکن اس پر زور دیا جاتا ہے کہ یونان کے ابتدائی زمانے کے مسلسل حالات موجود ہیں اور یہ سوال پیش کیا جاتا ہے کہ اس صورت میں یہ کس طرح ممکن تھا کہ مختلف روایات خود بخود عدم محض سے وجود میں آگئی ہوں؟ یہاں ہم بتائیں گے کہ کس طرح ظہور میں آیا؟

جو مسلسل تحریریں اس وقت ہمارے پاس موجود ہیں ان میں سب سے پرانی (یعنی ہیرودوٹس) پانچویں صدی ق م سے پہلے کی نہیں، اور قدیم سے قدیم وقائع نگار دینی

بقیہ مائیتہ صدی گزشتہ۔ نفی کا یہلو ہیں اختیار کرنا چاہئے۔ شکار اوئے خالیہ کا ذکر ہرقل کے اساتذہ میں آیا ہے، اور اگر ہم اسکے حمرانی موقع محل سے ماد اتف ہوں تو صرف اسوجہ سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ وہ کسی مخصوص شاعر کے دماغ کی اختراع تھا (وردہ و تاور و در کسی مخصوص مقام کا قیام کرتا)، بلکہ اس سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ اس زمانے میں کوئی خاص روایت زمان و زمان ہوتی تھی۔ میں نے کہیں اور بھی کہا ہے اور جہاں بھی کہتا ہوں کہ غیر سے سے محفوظ یونان کی تاریخ ویسی کی بات قائم کیے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں۔

یاسیہ جزوی تالیفات کا تین بھی چھٹی صدی ق م سے پیشتر نہیں کیا جاسکتا اس سوال کا کہ ان مؤرخوں نے اپنا مواد کہاں سے فراہم کیا یہ جواب ہے کہ ان کے سب سے ابتدائی ماخذ تو اشعار اور زبانی روایات تھیں، ہومری نظموں میں زمانہ قدیم کے وہ مخصوص واقعوں کا بیان نہایت عمدہ میراث میں دیا ہوا ہے، ان واقعات کیساتھ انھوں نے چند جھٹے جو ”دور رومیہ“ کے نام سے منسوب ہیں، ملا دیئے جس میں جنگ ٹروائے کے افسانوں کا نہایت بسیط اور مکمل تذکرہ تھا۔ ہومری اشعار کی ترتیب کے بعد دوسرے شعرا آئے اور ہر ایک نے افسانے مرتب کر کے اُن پر اس دل چسپی کے لحاظ سے جو عوام الناس کو سوراؤں کے کارناموں سے تھی مخصوص رنگ کا اضافہ کر دیا۔ اب شعرا کے ایک نئے مذہب کی ابتدا ہوئی جو اپنے پیش روؤں سے زیادہ عملی پہلو لئے ہوئے تھا، یہ ایک قاعدہ چلا آتا تھا کہ بڑے بڑے خاندانوں کے افراد ہمیشہ قدیم سوراؤں اور قومی دیوتاؤں کے نام سے اپنے اپنے نسب ناموں کی امتداد کرتے تھے، اُس پر طرہ یہ ہوا کہ اُن خاندانوں نے ہمسیدو دی سلسلے کے شعرا کی مدد سے اپنے آباد اجداد کی فرضی تاریخیں مرتب کیں جو ”فہرست زنان“ اور دیگر تصانیف میں موجود رہے ظاہر ہے کہ یہ سب تاریخیں بالکل خود ساختہ تھیں اور ان میں واقعات مختصر و مسلسل حالات کا جامہ پہنانے کے سوا کچھ نہ تھا۔

۱۱۔ ازمنہ قدیم کی تاریخ دراصل اُن محرر خاندانوں سے شروع ہوتی ہے جنکی خواہش تھی کہ اگلے وقتوں کے درختوں کا زمانوں سے اُن کے مادائی نام میں جاریا جا سکیں، اور زمانہ حالیہ کی تاریخ کی ابتدا اُن پر بدو کھجور انوں سے ہوتی ہے جنھوں نے ایسے کارنامے آئندہ نسلوں کے واسطے چھوڑے۔ دونوں کی حالت بالکل پیشکل ہے اور دونوں حقیقت نظر کے سامنے سے ہٹا دیتے ہیں۔ مصری تاریخ سے ہمیں اس کا ثبوت ملتا ہے کہ موجر الکر اور مقدم الکر میں کچھ زیادہ فرق نہیں اور اسی ساریہم تاریخ پریمیں اپنا تپاس ددرا سکتے ہیں۔

”دور رومیہ“ کے لئے فون ولامو و ترمبولیڈورف کا کتاب ”حقیقات ہومر“

Von Willanowitz-Moellendorf · Homerische Untersuchungen

برلن ۱۸۹۰ء کا مطالعہ کیا جائے۔ مقامی مذہم گو شعرا میں سب سے مشہور آسیوس ساکن ہماموس

بابت

چھٹی صدی ق م میں جب وقائع نگاروں نے شعرا کے کام کا سلسلہ جاری کیا تو ان کے پاس اس قسم کا مواد موجود تھا۔ انھوں نے اپنا مقصد لوگوں کو تعلیم دینا قرار دیا نہ کہ انھیں محفوظ کرنا، اور اپنی تالیفات نثر میں مرتب کیں۔ چونکہ انھوں نے اکثر مواد تحریر ہی تواریخ سے اخذ کر کے واقعات ایجاد کرنے سے اصولی طور پر گریز کیا اس لیے ان کی تالیفات میں تھوڑا بہت تاریخی رنگ پایا جاتا ہے۔ استعارہ تو ہمیشہ دل کو خوش کرنے کے لیے پڑھے جاتے ہیں، لیکن تاریخ میں سنویت کا لحاظ بھی کرنا پڑتا ہے اور سوسی تسلسل قائم کر کے لیے صرف اس کی ضرورت تھی کہ ہسیدو کے مخصوص طریقہ پر عمل کیا جائے۔ انھوں نے اپنی تالیف کا خاکہ انسانی نیشوں کی تعداد سے تیار کیا اور ترتیب واقعات میں یہ اصول مد نظر رکھا کہ بہت سے استخاص کو ہم عصر کر دیا جائے واضح ہو کہ اسی اصول پر شعرا بھی عمل کر چکے تھے، اور اشار میں بھی بہت ہی کم ایسا ہوتا تھا کہ سورا اپنی جاں بازیوں کو محض اپنے وطن مالوف تک ہی محدود کریں؛ وہ ایک دوسرے سے برابر ملتے رہتے تھے اور یا تو دوست کی حیثیت سے کسی اور کیساتھ ہمیشہ آتے ورنہ دشمن کی حیثیت سے جنگ آزما ہو جاتے تھے ہی طرح اگر کوئی مقام کسی زمانے میں کسی خاص واقعے کی رزمگاہ رہ چکا ہو تو مقامی سورا کبھی تنہا نہیں ہوتے بلکہ امتداد زمانہ سے اور لوگ بھی ان کے ساتھ شامل کر دیے جاتے۔ یہی وجہ ہے کہ ازمنہ رزمیہ کے اکثر واقعات میں ہمزما نگلی پائی جاتی ہے اور مختلف نیشیں یکے بعد دیگرے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اور یو میلوں ساکن کو رہتھ ہیں (انھوں صدی ق م) ان کے علاوہ
 یسارہ رنے دو واقعات ہر قفل، مرتب کئے، تقریباً تسلط ق م میں سیتیسی خوروس
 نے، جو ایک رزم گوشا تھا اسے استعارہ داری میں لکھے۔ چھٹی صدی ق م میں جبار یو
 کی تصانیف کی ابتدا ہوتی ہے ان کا یہ نام طوسی دیدیش ۱۱۲۱ کے ایک فقرے کی غلط
 تاویل سے پڑ گیا) مقابلہ کرو کر ویکسیس: تاریخ فونی بوایان سکسہ ۱۱۲۱ (Kreuzer)
 (A. Schaefer) "تشیف: تحقیقات" (Hist., Kunst der Griechen F.)
 (Mueller Fragmenta) "Quellenkunde" (A. Schaefer) "تشیف: تحقیقات" (Hist., Kunst der Griechen F.)
 (A. Schaefer) "تشیف: تحقیقات" (Hist., Kunst der Griechen F.)

(Hist. Gr.) چاکر حلقہ ۱۔

ایسی گزرتی ہیں جو تمام یونان کے لیے سنوئی معیار قرار پاتی ہیں۔ شعرا ہی نے اس طرح کی
 کی بیا دڈالی تھی، لیکن بہت سی جگہ ان کے اشعار متضاد معانی سے بھرے ہوئے تھے۔
 اب واقعہ نگاروں نے ان شعرا کا کلام مستند سمجھ کر متضاد واقعات کو ایک دوسرے
 کے ساتھ ہم آہنگ کر دیا، بعض اشعار کو بالکل نکال دیا اور جہاں کہیں ان میں اختلاف
 یا غیر امکانی کیفیات نظر آئیں وہیں قلم بھیر دیا۔ یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ جس زمانے
 کے حالات ان افسانہ آمیز تواریخ میں بیان کیے گئے ہیں اس کے واقعات کی ترتیب
 میں افسانوں کی صحت کا یقین کر لیا گیا تھا، اسی لیے انھوں نے خوب جان بوجھ کر
 مختلف افسانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا:

ان روایتی سوراؤں اور واقعات میں دو قطع نہایت متضاد نمایاں نظر
 آتے ہیں، ایک تو ہر قتل کی شخصیت اور دوسرا جنگ ٹروائے کا واقعہ۔ یہ دونوں
 مرکز ایک دوسرے سے بالکل جدا گانہ ہیں، ایک کا دائرہ دوسرے سے بالکل متضاد
 ہے، اور ہر قتل کے ساتھ ہی وہ انحصار میں جو آگے میم فون کے ساتھ ہیں لیکن
 یہ صاف ظاہر ہے کہ ہر قتل کی شخصیت سب سے زبردست بیان کی گئی ہے اور
 اس میں اور دیوتاؤں میں کچھ زیادہ فرق نہیں رکھا گیا اس لیے یقینی بات ہے کہ وہ
 جنگ ٹروائے کے سوراؤں سے پہلے ہوا ہوگا۔ ان دونوں افسانوں سے ہمیں
 مختلف بیشتوں کے حالات معلوم ہو جاتے ہیں، اور چونکہ ہمیں اس بات کا علم ہے
 کہ ان سوراؤں کی اولاد کی قسمت، جو ٹروائے کے سامنے لڑے تھے افسانہ ٹروائے
 کی ساتھ وابستہ تھی اس لیے یہ گویا تیسری پشت ہوئی ہر قتل کے سلسلے میں جو طرامتیا کیا گیا ہے
 وہ اس کے قطعا برعکس ہے، چونکہ یہاں صرف ایک فرد واحد کے کارناموں سے بحث تھی اور
 اس کا حسب نسب معلوم کرنا تھا اس لیے ہم نیچے سے اوپر کی طرف چلتے ہیں۔ اس کی
 ماں صنف السانی سے بھی اور اس کا نانا بھی ایک انسان ہی تھا، اس طرح گویا دوم
 پشتوں کا پتہ چلا۔ اب ہم ایک نہایت ہی قدیم سورا کا نام پڑھتے ہیں جو کماتیس امیا قد
 ہی مشہور ہے جتنا خود ہر قتل اور اس کا نام پرسپوس ہے۔ پرسپوس کا بھی ہر قتل
 سے کوئی واسطہ نہیں ہوا بلکہ اس کے برعکس مصلحت اسی میں سمجھی گئی کہ اسے
 ہر قتل کے آبا، اجداد میں شمار کیا جائے؛ لیکن دیگر افسانہ جات سے ہمیں اس کے

اب

باپ اور دادا کے نام معلوم ہوئے اس لئے ہر قریب نہ تو اُس کا باپ ہو سکتا تھا نہ دادا اور اُسے قطعی طور پر ہر قریب کا پر دادا بنا دیا گیا۔ پرسیوس کی ماں اور اُس کے نانا کے نام (جو خود بادشاہ تھا) معلوم ہیں، اور اس طرح گویا دو اولیٰ پشتوں کا علم ہوا چنانچہ ہمیں آٹھ پشتوں کا علم حاصل ہو گیا ہے جن کے قائم مقام اگر میسیوس، دانا، پرسیوس، الکتیون، الکتیون، الکتیون، ہر قریب، الکتیون، الکتیون اور اورس تیس ہیں۔ اس فہرست سے ظاہر ہے کہ ہر قریب اور الکتیون کے بیچ میں کسی اور پشت کا واسطہ نہیں دکھایا گیا، چونکہ دونوں افسانوں کا دائرہ ایک دوسرے سے متاثر تھا اس لئے کسی درمیان پشت کی ضرورت نہ تھی، اور محض اُن پشتوں کے نام ہی بتائے گئے ہیں جن کی ضرورت سمجھی گئی۔ ہر قریب کی اولاد کو جنگ شروع کرنے سے کسی قسم کا تعلق نہیں اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں دونوں سلسلے ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوں گے؛ ان کے درمیان جو تعلق پیدا کیا گیا ہے اس سے پہلے تو مختلف پشتوں کی صورت میں اور پھر سین کے ذریعے سے تسلسل واقعات ظاہر کیا گیا ہے؛ اگر میسیوس سے اورس تیس تک آٹھ پشتیں یعنی اُن دونوں کے درمیان دو سو چالیس سال کا وقفہ ہوا، اور واقعہ یہ زمانہ تقریباً مشرق سے مشرق کا قرار دیا گیا۔ ان سین سے پہلے اور ان کے بعد بھی تاریخ کے واقعات دکھانے کے لئے محض ناموں پر ہی اکتفا کیا گیا ہے؛ ان میں سے ابتدائی ناموں کے شمار کی بھی ضرورت نہیں؛ اورس تیس اور تیلے ماخوس کے بعد جو نام ہیں اُن کی ایجاد کا مالک دماغیہ بہ آسانی سمجھ میں آ سکتا ہے؛ وہ یہ کہ جب ایسے لوگ دنیا میں آباد تھے جو دیوتاؤں کی اولاد سے تھے اُس زمانے اور ازمنہ ما بعد میں جب دیوتاؤں اور انسانوں کے درمیان کسی قسم کا ظاہری تعلق باقی نہ رہا تھا، ایک ارتقائی کیفیت کی ضرورت تھی جس کے لئے صرف ایک فہرست اسلہ ہی کافی سمجھی گئی ہے۔

سہ پہلے جس طریقے سے افسانہ میرتاچ لکھا گیا ہے اُس سے یہ مغالطہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ دور یانیوں کے ترک وطن سے پیشتر یونان کے واقعات کے متعلق جو بیانات موجود ہیں ان کی مطلق کوئی تاریخی وقعت نہیں، اور ہم اس سنوی جدول کے اختراع کی تاریخ بیان کر سکتے ہیں جس کی تصحیح کیلئے زمانہ مابعد کے اسکدریہ اور دیگر مقامات کے علماء و فضلا ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کے متمنی رہتے تھے۔ یہ کہنا لا محالہ محض ہے کہ چونکہ تاریخ یونان کے کسی ایک واقعے کو صحیح ثابت کرنے کے لئے کافی ثبوت نہیں ہے اس لیے کم از کم ہر ایک تفصیلی واقعے کو ناقابل ثبوت نہیں ٹھہرایا جاسکتا، اور یہ ممکن ہے کہ جو خصوصیات اگامیم نون سے وابستہ کی جاتی ہیں ان میں سے بعض صحیح ہوں۔ یہاں تشبیہ سے مدد لی جاتی ہے، اور گروٹ نے اس طرز سے نہایت خوبصورتی کیساتھ کام نکالایا ہے اگر جارس اعظم کا نام کسی رزمینہ نظم میں آجائے تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ جارس اعظم کا سرے سے وجود ہی نہ تھا؛ بلکہ اگر کوئی شخص محض نہ کار و لہجی دور سے جارس اعظم کی تاریخ مرتب کرنا چاہے تو اسے بہت کم واقعات ایسے ملیں گے جنہیں صحیح کہا جاسکا اور اگر اس کے متعلق معلومات کا ماخذ صرف استعارہ ہی ہوں تو ہمیں اس کے وجود کے صدق و کذب کا اندازہ کرنے میں بڑی مشکل پیش آئیگی۔

بقیہ حاشیہ ص ۵۲ گذشتہ۔ انسانوں کے ہر وقت ہونے سے تاریخی سوت کے تئیں میں مدد ملتی ہے۔ اگر سورما دراصل محض تخیل ماثہ اور مختلف ستر کے ہی ساحتہ پر راحت ہیں، اگر ان کے مابہمی تعلقات دراصل اختراعات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے، تو پھر اس حقیقی تاریخی زمانے کے حالات کے متعلق مطلق کوئی نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا جس کا ان نقوش میں مضمر ہو یا بیان کیا جاتا ہے۔ اگر یہ سورا کہیں بھی اس دیا میں تھے تو ممکن ہے کہ وہ سب کے سب ایک ہی صدی میں ہوں یا یا پچھ سو سال کے دور میں یکے بعد دیگرے ہوئے ہوں۔ نام نہاد عہد رزمیہ کا دو سو چالیس سال کا محض حدود ساحتہ زمانہ فرض کر لیا، اُسے تاریخ یونان کا ایک امر واقعہ قرار دیا، اور پھر یہ دیکھا کہ اُس سے مصری اور مصری تاریخ کا کیونکر قطاب ہو سکتا ہے، یہ کوئی صحیح طریقہ نہیں ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ محض انسانوں کی بنیاد پر سنوئیت کا سلسلہ قائم نہیں ہو سکتا۔

۵۵ یہاں میں غلط سمجھ سے گزر کر مایا بیٹے۔ اصول متعین کہ مدد سے نہ ثابت ہو گیا ہے کہ

نات

اشخاص کو تو یہاں چھوڑیئے؛ اب ان قبیلوں کا ذکر باقی ہے جو قدیم روم کے بموجب اپنا وطن چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہو گئے۔ سوال یہ ہے کہ آیا ان قبائل کے متعلق جن کے حالات افراد کے حالات سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہیں، کوئی بات وقوع سے کہی جاسکتی ہے یا نہیں۔ ہمیں اس معاملے میں قدیم مصنفوں سے تو مطلق مدد نہیں ملے گی اس لیے کہ وہ تو محض افسانوں کی نقل پر اکتفا کرتے ہیں۔ اگر ایتھینز کے ایلیس کا بادشاہ تھا تو اس سے یہ نتیجہ کب نکالا جاسکتا ہے کہ ایتھینز کے ایلیس سے آئی تھی، اس لیے کہ ممکن ہے کہ دور یا نیوں کے ترک وطن کے بعد جب ایتھینز کے ایلیس پر قبضہ کر لیا تو اس وقت ان کے اس فعل کا جواز ثابت کرنے کے لیے یہ قصہ اختراع کیا گیا ہو۔ ان اسباب کی بنا پر قبیلوں کے ترک وطن کے لیے کسی اور نظریے کی بدھی ضرورت ہے۔ اول نظریہ میولر ایک نئے نظریے کا بانی ہے؛ اس کے بعد بہت سے مورخوں نے اس کی پیروی کی ہے۔ اس نظریے میں اس کے قائم کرنے والے کی ہوشیاری اور عقلندی صاف عیاں ہے۔ وہ اس بات کے فرض کرنے میں یقیناً حق بجانب ہے کہ خاص خاص قبیلوں میں خاص خاص طرز پر ریوچار اٹھتی اور اس نے اس طریق عبادت کی وسعت و اشاعت کے حدود کا اندازہ کر کے ان قبائل کے ترک وطن اور نوآبادی کا حسنا لگایا ہے اور سب سے پہلے اس نظریے کو دور یا نیوں کے بارے میں کام میں لا کر اپولو دیوتا کی پوجا کو اپنا اساسی واقعہ قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ نظریہ درست ہوتا تو

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ یونانی افسانہ آمیز تاریخ میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہے جس کے متعلق ہم وقوع کے ساتھ کوئی رائے قائم کر سکیں، اور اس کا مستخرجہ، خاص کر مقامی سوراؤں کا باہمی تسلسل محض اختراع ہی اختراع ہے۔ ظاہر ہے کہ اس نظریے کی وحدے سے متجز علیما کو کوئی امر مانع نہیں ہوتا کہ قدیم تعمیرات، دیگر روایات یا خود ان افسانوں کی مختص کیفیات کی مدد سے مختلف اشخاص یا واقعات کے متعلق قیاسات دوڑائیں، اور اسی اصول پر آج کل کے زمانے میں عمل ہوتا ہے۔ ان علماء کی رائے سے اتفاق کرنا ممکن ہے، لیکن ان کے قیاسات کو ثبوت کی کسوٹی پر نہیں پرکھا جاسکتا۔

اُس کی مدد سے بہت سے واقعات ایک دوسرے سے اخذ کیے جاسکتے تھے۔
محض نظری حیثیت سے بھی اس میں کوئی خاص بات نہیں پائی جاتی
یو جاپاٹ کے طریقے ان مقامات پر بھی جہاں ان کا رواج بیان کیا جاتا ہے
ایک سے نہیں تھے۔ پجاریوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ اپنے مت خالوں کی شہرت
قائم رکھنے کے لئے اُس کی اس قدر قدامت جتانے ہیں اور اتنی وقت بڑھاتے
ہیں جس کے وہ ہرگز اہل نہیں ہوتے اور اگر بالفرض اُن کی عبادت کا اسلوب
واقعی اتنا ہی قدیم ہو پھر بھی ممکن ہے کہ خود پجاریوں نے ہی اُسے قرب و حوا میں
پھیلا دیا ہو چنانچہ اس مفروضے کی بنا پر اقوام کے ترک وطن کے متعلق استدلال
نہیں کیا جاسکتا۔ اس ضمن میں ہمیں آخری بات یہ بیان کرنی ہے کہ توسع خارجہ
کی بنا پر اس قسم کا استدلال کرنے سے پہلے یہ صاف ظاہر ہو جانا چاہیے کہ مخصوص
اقوام میں کس قسم کی پوجا مروج تھی لیکن اس کا متیقن بھی ناممکن ہے۔ ہمارے لئے
قوم اور طرز عبادت مترادف الفاظ نہیں اور یہ نہایت غرض گو اور مفروضہ عملاً
بالکل بے کار ہے۔

۱۔ ک، واخسنمو تھ نے اسی تفسیر "ایٹھیر" لائبرگ (K Wachsmuth Diak
Stadt Athen) ایٹھیر کی مدی تاریخ کے لئے یوحایاٹ کے اعداد و شمار نہایت ہستیا ری سے
استعمال کیے ہیں، اس کا صفحہ ۸۶ ص ۳۳ حاصل طور پر دیکھا جائے۔

۲۔ حدود او، میولر نے "ایان" میں اسے تسلیم کر لیا ہے O Mueller Dor I 250
اور اب اس مسئلے کی کوئی توجہ نہیں کرتا۔ یہ نتیجہ اور وطنی کے متعلقہ حواسی کا مطالعہ کیا جائے۔
۳۔ زمانہ حال کے موج ہر ٹسے دیوتا کو یکے بعد دیگرے تقریباً ہر قوم کا مہبہ تصور کرتے ہیں۔
اس لیے مقابلہ کیجئے۔ اگر مارٹو، یونان کی اقوام اور اسکے قومی مہبہ E Gerhard

(Ueber Griechenlands Volk-Stämme und Stammgotheiten)

H D Mueller "تاریخ اقوام یونان"

Geschichte der griechische Stamme
کتاب جس پر بہت کم توجہ کی گئی ہے، یہی "توسعات یونان"
Chr. Petersen Griech.

اے

یہاں وہ اعتراضات شمار کر دیئے گئے ہیں جو تحقیقات کی اس مخصوص طرز پر ہو سکتے ہیں؛ ان میں مبالغہ آمیزی ضرور ممکن ہے، لیکن جب ہم نتائج پر غور کرتے ہیں تو ہمارے جملہ شکوک رفع ہو جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آیا اس طرز کے مؤید خود بھی متفق الرائے ہیں۔ اپولو کی خانہ بدوشی سے او، میولر نے مفصلہ ذیل نتائج اخذ کیے ہیں:- اپولو کی پوجا کی توسیع کے دور اول میں معلوم ہوتا ہے کہ دور یانی قوم پہلی مرتبہ اپنے وطن سے نکل کر تیمچیم سے دکنی کرچی شہر کنوسوس اور ولوس گئی؛ دوسرے دور میں مینوس کو بحری سیادت حاصل ہوئی اور اس نے ایشیا میں جابجا مقدس باغیچے اور قربانگاہیں تعمیر کیں جو کسی نہ کسی دیوتا کے نامزد تھیں؛

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ Mythol, Ersch und Gruber I, 32

یٹرسن یونانی مذہب کے مختلف راموں کا حوالہ دے کر مفصلہ ذیل تصور کرتا ہے۔ ”مہدیولوریا“ اور ”اطالولوریا“ دوروں کے بعد الیویائی زمانہ آتا ہے جس میں زیوس، ہیرا، اتھین، دو دوتائیں کے لیے لیا دیس اور سبیلون کی پوجا جاتی ہے؛ اسکے بعد یونانی الیویائی دور جس میں اپولو، آرمیس، پوسیدرون کی پرستش کی جاتی ہے اور تھیسے سیوس پرومیسے تھیسوس کے قصوں پر یقین کیا جاتا ہے؛ آجوں اکائیائی دور شروع ہوتا ہے جس میں آکیلیان، سیلوپیان اور جنگ ٹروائے کے قصے ترتیب دیئے جاتے ہیں ان قروں کے علاوہ ٹیٹارک نے اور مہدوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ ہر ایک محقق کی تحقیقات بالکل جدا جدا ہے، اور یہ اپولو کی مثال سے واضح ہو جائیگا جسے میولر دور یانی گرد مارڈ اکائیائی اور یٹرسن دور الیویائی بتاتے ہیں۔ اسی طرح پوسیدرون کا نام ایک طرف الیویائی انسانوں (آسمے گیوس) اور دوسری جانب الیویائی قصوں (آرے، میولوس) کے ساتھ ملو کر دیا گیا ہے؛ اور یہ سوال باقی رہتا ہے کہ وہ الیویائی دیتا ہے؛ الیویائی کسی کو ایک سرخ کے درمیان سے تحقیقات کر کے حید قابل لطیفیاں تاج پہنتے ہیں؛ دوسرے کو کسی اور است کا تاج پہنتا ہے اور اس کے تاج ان مقدم الذکر است بالکل مختلف ہیں لیکن وہ بھی اُسی کی طرح قابل لطیفیاں ہیں۔ دھماگے ایک دوسرے سے الجھ جاتے ہیں آپ کو یہ ہمیں معلوم ہوتا کہ جو سر آپ کے ہاتھ میں ابتدا میں تھا وہی اب بھی ہے؛

باب

تیسرے دور میں دوریاتی شکل کرپولیو نیز میں آباد ہو گئے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ نظریہ میولر کے شاگرد اور کڑیتوس کے نظریے سے کس حد تک مطابقت رکھتا ہے؟ کڑیتوس کہتا ہے کہ الیولو کی پوجا دوریانوں سے نہیں بلکہ اسکی ابتدا مشرق اور ساحلی علاقوں میں ہو کر زمانہ نابعد میں یہ دوریانوں میں رائج ہوئی؛ ساتھ ہی اس کا یہ بھی خیال ہے کہ اپنے ترک وطن سے پہلے دوریانی جزیرہ کرمیٹ میں آباد نہیں تھے اور نہ طینوس دوریانی النسل تھا۔ اس کے اور میولر کے نظریوں میں جو تضاد ہے اس سے زیادہ تضاد ممکن نہیں یعنی ترک وطن کی سمت بالکل پلٹ گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا ایک ہی مغربی کبریٰ سے اور ایک ہی قریبی منطقہ شکل سے بالکل متضاد نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ فی الواقع تاریخ میں اس قدر قطعیت نہیں ہے جتنی علوم متعارف میں ممکن ہے۔ مخصوص تاریخی حالات کا جو اندازہ ہمیں ہوتا ہے اس کا معیار دراصل ہماری وہ رائے ہے جو اس خاص دور کے متعلق قائم ہوتی ہے۔ میولر اور کڑیتوس کی جو رائیں اس عہد کی بابت ہیں وہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں؛ مقدم الذکر تولونانی تمدن کو محض دہسی قرار دیتا ہے؛ موخر الذکر کی رائے یہ ہے کہ اس کا مرکز تولونان ہی تھا لیکن اس کی ہیئت متواتر مشرقی اثرات پڑنے سے بدل گئی۔ میولر کے نزدیک اپولو یورپ سے ایشیا کو اور کڑیتوس کے نزدیک ایشیا سے یورپ کو سفر کرتا ہے۔ دونوں علما اپنے نظریے دراصل علم کی دیگر شاخوں کی تحقیق و تدقیق سے اخذ کرتے ہیں؛ میولر پر تو قدیمیات یونان کے ادبار کا اثر پڑتا ہے، دوسری طرف کڑیتوس کے نظریے میں مشرقی ممالک کے انکشافات کی وجہ سے تہیج پیدا ہوتا ہے۔

۵۲۵۰ء دریا نیل

۵۷ اس طرز سے نقاد قطعی متضاد نتائج کے خطرے کو اس طرح دور کرتے ہیں، عبادت کی توسیع سے ترک وطن ثابت ہوتا ہے، لیکن ممکن ہے کہ اس کی سمت اس سمت سے بالکل برعکس ہو جو روایت کے ذریعے سے ثابت ہوتی ہے، اس لئے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ابتدائی مقام

حیدر محققوں نے اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ تاریخ یونان قدیم کی تحقیقات میں وہی اصول برستے جائیں جو علم ارضیات میں جیٹانوں کی تحقیقات کے لیے برتے جاتے ہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ مختلف اقوام کی تہیں ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہیں اور یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا ارضیات کی طرح یہاں بھی ایسے صدی یا دو موجود ہیں جن کی مدد سے ہم اپنے منصوبوں پر پہنچ سکیں؟ اس سوال کا جواب اثبات میں دیا جاتا ہے، وہ یہ کہ ہمیں معبودوں کی عبادت سے بہت مدد ملے گی۔ بد قسمتی سے ہمارے معلومات کا دائرہ اس درجہ کوتاہ ہے کہ یہ محض دھوکا ہی دھوکا معلوم ہوتا ہے۔ نظریہ یہ بالکل سچ ہے کہ ہر ایک قوم کے ساتھ خاص قسم کی طرز عبادت والہ تھی لیکن یہ طرز عبادت کے دوسرے طریقوں سے اس قدر مخلوط ہو جاتی ہے کہ الگ الگ دوسرے سے

یقیناً حاشیہ صغیر، گزشتہ۔ اور مرل مقصود میں حلط سمجھتا رہا ہے۔ لیکن ہمارے سامنے دینی تہذیبیں اور اپولو کے یونانی الیتائی مانے ہیں جنکی آباد کاری میں نسبت مذہبی عنصر کے دینی عنصر بہت زیادہ ہے، اور ان کے متعلق کرتیوس (۴۱۱) (۴۹۹) کہتا ہے کہ انہیں دور یا نیول سے ایسی تمام مدد ملی کی حالت میں دریافت کر کے ماہی تعلق پیدا کر دیا۔ یہ بھی بہت قریب قیاس ہے۔ لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ انہیں اسباب (یعنی عبادت کی یکسوگی) سے بالکل مختلف نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں یہی سلی ترک وطن اور مدہی نو آبادیوں کی سستیں بالکل جدا گانہ ہیں اور بعض اصنی اقوام بھی عبادت کا یہ طرز اختیار کر لیتی ہیں تو پھر ہم یہ کہے میں کس طرح حق بجانب ہیں کہ طرز عبادت کے شمار و اعداد سے تاریخ اقوام کے واقعات کے تفسیر میں مدد ملتی ہے۔ حق یہ ہے کہ بہ نسبت مسودوں کے حالات کے رزمیہ تاریخ سے اس موضوع پر کہیں زیادہ روشنی پڑتی ہے، اس لیے کہ اکثر سوراؤں میں مقامی رنگ پایا جاتا ہے، لیکن اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ اصلی اسناد کی ادبی اور تاریخی تحقیقات کے میدان میں، جسکی

Von Willamowitz

Moellendorf

استدلال حال ہی میں نوٹن ولامو وٹر میولینڈ ورف کے لیے ہے، تیرقدی سے آگے بڑھنا چاہئے۔ اس وقت تک یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ جہاں کہیں کسی بات کا کوئی ثبوت ملا وہیں سے اُسے اخذ کر لیا، اور ظاہر ہے کہ اس طرز سے صحت بیان کی کوئی ضمانت نہیں ہو سکتی؟

علماء کرنا قطعاً نامکمل ہے۔ ازمنہ قدیمہ کے متعلق ہمیں اس قدر کم معلومات حاصل ہیں کہ ہم تبدیل شدہ اور غیر تبدیل شدہ واقعات میں تمیز نہیں کر سکتے، اور یہ ظاہر ہے کہ صرف غیر تبدیل شدہ طرز عبادت ہی ہمارے کس کام آ سکتی ہے۔ ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ مختلف طریقوں سے صرف جزوی طور پر ہی واقف ہیں اور ہماری معلومات کلیتہً تصانیف زمانہ باطلہ کے غیر مسلسل اور ناکافی حوالوں پر مبنی ہیں۔ ان کی ان صد فی باقیات سے کوئی مماثلت نہیں جو ہزاروں برس کے بعد بھی اسی قدر صاف و شفاف ہیں جتنی وہ آٹھ سو روڑ تھیں جب ان یرانی آیا، اور اسی میں اس وقت تک جمی ہوئی ہیں جہاں وہ ابتدا میں جیساں ہوئیں۔ عرض یہ ہے کہ اعداد و شمار اور طرز عبادت کے تجزیے سے یونانی ترک وطن نے موضوع پر جو روشنی پڑتی ہے اُس میں مضمونیت کا اس سے زیادہ عنصر ہے جو تاریخ میں مناسب ہے۔

لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہر ایک تاریخ میں جس میں توڑی بہت حال موجود ہے اور جو محض فہرست اسماء ہی مشتمل نہیں ہے مضمونیت کا عنصر ضرور ہوتا ہے، اور یہ بعید ترین زمانے کی تاریخ میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے، بلکہ درحقیقت چونکہ یونان و الا زندگی کے حالات مطالعہ کر کے کانچا ہشمندہ ہوتا ہے اس لیے وہ زیادہ سے زیادہ مقداریہ میں مضمونیت بھی چاہتا ہے، ساتھ ہی وہ اس عقیدے والوں کا بھی یقیناً ممنون ہو گا کہ ہم صرف چند ہی امور سے کچھ حقیقہ واقف ہیں اور ان سے زیادہ آگے بڑھ کر احتمال کا دائرہ تزعزع ہو جاتا ہے۔

نقلہ تبلیغ طرز عبادت کے افسانے دراصل رزمیہ اصحابوں کے ہی امر ہیں، اور جو نکتہ مؤثر الذکر محض ارا و ادا مالک کے مفاد کو مد نظر رکھ کر مرتب کیے گئے ہیں اس لیے وہ ہمارے مقصد کے لیے بالکل سیکار ہیں۔ ایسی حکایتوں کا مطلب بالکل صاف ہوتا ہے اور ان میں اس قسم کا ذکر ہوتا ہے جیسے ایک سوراقتا جس نے کسی ملک پر قبضہ کر لیا، یا کسی نے اسے وہ ملک تحفہ دیا، یا اسے کسی کو یہ ملک پیش کیا، بدین سبب وہ قوم یا افراد جو اُس سوراکی اولاد سے یا ان کی اولاد سے تھے جیسے یہ ملک دے دیا گیا تھا، اُس کا مطالعہ کر کے سستی تھے۔ اس سلسلے میں

باب
حاشیہ

بقیہ حاشیہ مندرجہ ذیل۔ ہر قتل کی طرف بہت سے قصے منسوب کر کے اُن سے کام لیا گیا، مثلاً یہ سبیاں کیا گیا کہ اُس نے پیلو پونیز اور مغربی سسلی تحفہ دیدی سبھی طرح جو کہ انیسویں صدی کی یوم پر قصہ تھا اس لئے ایتھیریوں نے سکھاندر کے کنارے کی اراضی کا مطالبہ کیا اور اُس نے تسلیم کیا۔

یو، میس، ۳۹۰-۳۹۱ Aesch Eum اس قسم کے افسانے، جو کثرت پائے جاتے ہیں، محض کام غنائے کے لئے لکھے گئے۔ متبادل کیا جائے اور، گروپے کی متعدد دستور و نمونہ کی کتاب "سرس" جو جزیرہ اسیانیا میں پرورش پائی تھی ہے C Gruppe: critique of

Studniczka's Cyrene; Berlin Phil woch 1890. بلاشبہ وہ متنوع

جو افسانوں سے تاریخ اند کرتے ہیں واقعات کو بالکل دوسری نظر سے دیکھتے ہیں، مثلاً وہ یہ فرض کر لیتے ہیں کہ کسی خاص سورا کے ترک وطن کے افسانوں سے یہ مطلب ہے کہ اُس قوم نے حسن کا وہ سورا ایک مرد تھا ترک وطن کیا، یا کم از کم اس کا یہ مطلب ضرور ہے کہ اُس قوم کے ترک وطن کی روایت موجود ہوگی۔ اس طرح وہ یہ فرض کر لیتے ہیں کہ افسانوں میں حقیقی واقعات کو ایک

خاص انکار کا حامی بنایا گیا ہے، یا دوسرے الفاظ میں ایک پوری قوم کے کارنامے ایک مردانہ کے نام پر مجتمع کر دیے گئے ہیں۔ اس طرح یہ افسانے گویا تاریخی حقائق کی صورت اختیار کر لیتے ہیں

جیسے کوئی نہایت ہوشیار شخص حل کر سکتا ہے۔ یہی دھڑے کہ فوراً ہم افسانوں کی "ایماندہ" کی یہیلیاں "بتاتا ہے اگرچہ یہ بھی ہو تو حجب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ قدیم زمانے کے انسان کا مطلع مل کر کیا تھا اور وہ کس کس امور میں ایمان فاد سمجھتا تھا، تو ہمیں یہ چاہئے کہ افسانوں میں تاریخ کے ہیں بلکہ قدرت کے متعلق قرار دیں اور اس طرح اُس رشتے کو جو حقیقت اور تاریخ کے درمیان ہے منقطع نہ ہونے دیں

لیکن بہتر تو یہی ہے کہ ہم ان افسانوں کو کسی قسم کا بھی معرکہ سمجھیں، دراصل اُن کو ایسے تار سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جو حیات میں تو بہت جھوٹا تھا لیکن جسے کھینچ کر بہت بڑھا دیا گیا ہے اور انکی اصل حقیقت کا تیس، حواد اُس کا تعلق قدرت سے ہو خواہ اسالی نہ ملے سے بہت ہیں کیا جاسکتا

باب

پہلے اولین روایتی تاریخ

اب ہم اولین روایتی تاریخ کا ایک خاکہ برقیہ ناظرین کریں گے۔ اسکی حقیقت کے متعلق ہماری آخری رائے خواہ کچھ ہی ہو، اس میں شبہ نہیں، تعلیم یافتہ شخص کے خیالات پر نسبت ایسے واقعات کے جو تفسیر و جستجو کے بعد آشفتہ محسوس ہوں یا بمقابلہ محض اس قول کے کہ فلاں واقعات سرے سے رونما ہوئے ہی نہیں، ابتدائی روایات کا اثر زیادہ بڑا ہے، اور ان کا علم کو یا تاریخی معلومات ہی کا ایک جھنڈا سمجھا جاتا ہے۔ ہم فطرۃً اپنے خاکے کی بنیاد ان روایات کی آخری شکل کو قرار دیں گے، لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جس تعبیر کی امتداناتوں اور واقعہ نویسیوں نے ڈالی تھی اس کی یہ آخری کڑی ہے، اور اسے ازمنہ مابعد کے مصنفوں نے اپنے اپنے خیالات کے مطابق ڈسوال دیا ہے؛

یونانی اپنے آپ کو ہیلینےز کہتے تھے، لیکن ان ہی کے خیال کے مطابق اس خطے میں ہیلینےز سے بھی پہلے ایک اور قوم، یعنی میداشنگی، آباد تھی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دونوں قوموں میں باہمی تعلق کیا تھا؟ زمانہ حال کے

انہ جس شخص نے ارتقائی دور کی آخری تحقیقات کی ہے وہ کرتیموس ہے، اور اسکی کتاب کی مقبولیت کا اُس کے انگریزی، فرانسیسی اور اطالوی تراجم سے پتا لگتا ہے۔ میں وجوہ ہمیں اس مختصر خاکے کی ترتیب میں بار بار اس سے مدد یعنی پڑھنی پڑ گئی۔ ڈونکر روایات کے متعلق سکوت اختیار کرتا ہے لیکن مجھے روایات کا احادہ کرنا اور ایران کے متعلق اپنی ذاتی رائے کا اظہار کرنا دونوں ضروری معلوم ہوئے:

باب

سورج کا قیاس ہے کہ دونوں میں کوئی قطعی تباہی نہیں تھا، بلکہ دراصل پہلے نیز سیلا سکی ہی تھے جن میں مختلف نسلی عنصروں کے مل جانے اور ایک متغائر زندگی کے اختلاط سے بہت سی تبدیلیاں ہو گئی تھیں۔ بعض مورخوں کی جن میں ڈوئگر سب سے ممتاز ہے، یہ رائے ہے کہ یونانی قوم صرف بری راستے سے شمال سے آئی ہوگی، دیگر تجسس جن کا سرتاج کرتیوس ہے، یہ کہتے ہیں کہ ان کے علاوہ ایک اور قوم جس کا اس شمالی قوم سے کوئی واسطہ نہ تھا، سمندر کے راستے ایشیا سے یونان آئی، کرتیوس کی رائے ہے کہ اس ستار کو دراصل فنیقیوں نے ترک وطن پر مجبور کیا، اور یہ ایشیائی یونانی اس ابتدائی دور میں ہی الونیائیوں کے نام سے متاثر شاہ عالم پر مودار ہو جاتے ہیں۔ یہ لوہار دیونانی النسل تو سرور تھے، لیکن ان پر ایشیائی ہمسایوں کا نہایت زبردست اثر پڑ چکا تھا اور اس نقل کی وجہ سے اس قوم کی سیدھی سادی زندگی میں ایک عظیم الشان انقلاب رونما ہو چکا تھا۔ ان کے مذہب میں تبدیلی پیدا ہو گئی، ان کا ایک ہی تومی معبود زریوس تھا، اسکے علاوہ جو معبود دھو دیں آئے، ان کی قربان گاہیں ابتدا میں صرف بحیرہ ایجین کے سوا حل پر تعمیر کی گئیں جس سے ان کا بدیشی جنم صاف ظاہر ہوتا ہے۔ سیلا سکیوں کے عقیدے میں اگر برستی کو دخل نہ تھا، یا کم از کم یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ ان کے مذہب میں اس کا محض ایک شاخہ پایا جاتا تھا، لیکن الونیائیوں پر ایشیائی تمدن کا اثر پڑ چکا تھا جس کی وجہ سے یونانی بھی ارباب پرست ہو گئے۔ ہم افرو دیت اور ہرقل کی پوجا میں براہ راست فنیقی اثر محسوس کرتے ہیں، لیکن ان کے جلد دیوتا مثلاً پوسیدون، دیونی سوس، اریتمس، دیمتیر اور خود اٹھینے بالواسطہ دراصل ایشیائی الاصل ہیں، اور ابتدا میں خود الیولوبھی دریائی دیوتا ہے اور سمندر پار سے آتا ہے۔ لیکن ہمارا قیاس ہے کہ یہ دیوتا یونان کی تاریخ کے بنیہ ترین دور میں یونان لائے گئے ہوں گے۔ ہم ان رزمیہ افسانوں کے دریے سے جن میں یونانیوں نے یہ دکھایا ہے کہ کس طرح سیلا سکی زندگی کی کیرنگی یونانی زندگی کی بوقلمونی سے بدل گئی، تاریخی دور کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ ابتدائی تارکان وطن کا تہذیب آفوس اثر ہرقل کی تاریخ میں نظر آتا ہے، کھمے سیوس کی شخصیت کو ترکیب دینے میں دراصل اسی کی نقل سے

مدد لی گئی ہے اور جہاں کہیں ہرقل نے اپنے کارنامے دنیا کے سامنے پیش کیئے ہیں اب وہیں رزمیہ نظم کا نشو و نما ہوا ہے۔ بیوتیہ میں کادموس کے افسانوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ یونان ایشیا کا کس درجہ مرہون منت ہے، پھسللی میں رزمیہ افسانے خلیج پاکئے کی ہر چار طرف مجتمع ہوتے ہیں جہاں سے اگر کوکشی جلی مٹی، آزرگوس کے نقصوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جس تمدن کا مشرق میں نشو و نما ہوا تھا وہ کس طرح ساحلی علاقے پر اثر تسلط ہو گیا۔ بحیرہ ایجین کے کناروں پر جو قومیں آباد تھیں (جن میں سے کاریہ کی مخلوط آبادی ممتاز تھی) انھوں نے فینیقیوں کی طرح بحری قوانین شروع کر دی، اور اس ہنگامے کا خاتمہ مینوس شاہ کرپٹ نے کیا، یہ وہی مینوس ہے جسے ہم تاریخ یونان کی پہلی واقعی شخصیت کہہ سکتے ہیں۔ اسی اشائیں ایشیائے کوچک میں چند بڑی بڑی سلطنتیں قائم ہوئیں، یعنی افرو جیہ جس کی آبادی آریائی تھی، لہذا یہ جہاں غالباً سامعی آباد تھے، ساحلی علاقے میں سلطنت مرواے اور اس کے جنوب میں کوہ سپی لوس پر ریاست متالوس۔ ایشیائے جنوب و مغربی زاویئے میں تمدن لسیہ کا آغاز ہوا جن تمدنیہ کی ترقی کے لئے خاص طور پر ممتاز ہے، اور جو کچھ یہ ایولوکی پوجا کا گویا گوارہ تھا (ایولو لسیہ سے دیوس اور واک سے ملتی جاتی ہے) اس وجہ سے مذہب کی تاریخ میں اسے بہت کچھ وقعت حاصل ہے۔ اس ملک میں اور خاص کر خلیج پاکئے کے چاروں طرف مٹیائی رہتے تھے جنھیں ہم یونان کے اولین ملاحوں کا لقب دے سکتے ہیں، یہ یہاں سے نقل وطن کر کے اور خود مینوس میں (جو شہر تبصر کا مد مقابل تھا) جا کر آباد ہو گئے۔ تبصر بہت سی نسلی شاہراہوں کا جائے اتصال ہے اور یہاں پوریا سے صوڑ کی ہرقل سے سید اور افسیون کی اور تھوس سے ایشیائے کوچک کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ کادمیائیوں کے غیر ملکی ہونے اور ایولیاٹیوں کے ملکی سورما ہونے میں شبہ نہیں، کوکشیوں کے نزدیک یہ ہموا لگر بجائے ایک ہی قوم کے افراد ہونے کے ایک خاص منزل تمدن (یعنی پہلا ملکی تہذیب) کے قائم مقام تھے جنھوں نے لیلیگیس اور غیر ملکی ایونائیوں سے تعلقات پیدا کر کے تمدن کے رہنے کی بہت اونچی سطح پر قدم رکھا تھا۔ کوکشیوں کا ایولیاٹیوں کا ایولیاٹیوں کی ایک شاخ قرار دیتا ہے لیکن اس دونوں میں کم از کم یہ فرق ضرور ہے

ب

کہ ان کی تاریخی حقیقت یولیائیوں سے کہیں زیادہ ہے۔ وہ ساحلی طاقتوں یعنی قبرس، کرتھ، دمانہ، پینٹوس، کوہ پے لیون، جزیرہ آئیگینیا اور اطیرکام میں پائے جاتے تھے، اور دراصل ان کی کوئی علیحدہ نسل نہ تھی بلکہ چند ممتاز خاندانوں کے مجموعوں پر مشتمل تھے جن کا ارتقا یورپی یونان میں یولیائیوں سے بالکل علیحدہ ہوا تھا۔ کرتھ کی لیس اور پیلوپیس کے افسانوں کی ابتداء دراصل اکائیائیوں سے ہی ہوئی، اور کدیمہ کی طرح ان میں بھی وہ تودے پائے جاتے ہیں جنہیں مردوں کے اعزاز میں تعمیر کیا گیا تھا۔ ممکن ہے کہ تحصیل میں دی آبادی کے ساتھ ایک غیر ملکی شاہی نسل مخلوط ہو گئی ہو، بہر حال یہاں سے ایک شاخ آرگوس کی طرف جاتی ہے، لیکن وہاں کے خیال کے مطابق اس سے پہلے ہی داناؤس نے رھوڈس سے آرگوس کے ایک مخصوص تمدن کا آغاز کر دیا تھا۔ داناؤس کی اولاد نے اپنا رشتہ مشرق سے برابر قائم رکھا، نیز ترکی تعمیر لیبیہ کے ہی کیکلوس نے کی اور خود پیلوپس کا وطن بھی لیبیہ ہی تھا۔ داناؤسیوں میں باہمی نزاعات پیدا ہو گئے جس کی وجہ سے یولیوسی خاندان کو عروج حاصل ہوا جس کا ممتاز ترین رکن آڈراسٹوس ہے جسے کاڈموس کے شہر سے لے لیا گیا تھا اور دلی خواہش تھی کہ وہ کسی طرح نابود ہو جائے لیکن اس کی یہ آرزو پوری نہ ہونے پائی تھی کہ تھالوسمی جو عوام الناس کو خوش رکھنے کے فن سکھے گویا ماہر تھے، بیرسر اقتدار ہو گئے۔ اب آرگوس میں کدیمہ والے لیبیہ والوں کو مغلوب کر لیتے ہیں اور اس طرح پیلوپسوں کا اقتدار بڑھ جاتا ہے۔ ابتدا میں تو پیلوپوینزیوں کے اقتدار کا انحصار بڑی تفوق پر تھا لیکن انہیں بحری سیادت بھی حاصل ہو گئی جس کی وجہ سے ان میں اور ڈرواکے میں باہمی تصادم لایم ہو گیا۔ الیوم، تحفہ، اور خومینوس، میکے نالی اور تیزر کے وجود میں تو شک ہی نہیں اس لیے ہم اس پر بھی مجبور ہیں کہ ڈروانی ٹینائی کا ڈوموسی اور آرگوسی شاہزادوں کے وجود کو بھی تسلیم کر کے اگامیم نون اور پریمام کی تاریخی شخصیتوں کو بھی مان لیں۔ یہ سب ریاستیں دراصل ایشیائی یونانیوں کی وجہ سے عدم سے وجود میں آئیں، یہی وہ زمانہ ہے جب پیلوئسکی تمدن

باب

رفتہ رفتہ یونانیت کا جامہ پہن لیتا ہے :

اب یورپ کی قوموں میں رد عمل شروع ہوتا ہے جس کے لیے ہمیں بعض افسانوں پر اعتبار کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہاں یہ دل کرنا بالکل کافی ہے کہ کزیتوس کے مطابق دور یونانی شاہ آئے کی میوس کی باخمتی اور پولوٹے ٹینی کی رہبری میں اپنے تاجی دور کا آغاز کرتے ہیں۔ یہاں اس نسل کے حوادشاہ کر رہے ہیں وہ خود کو ہرقل کی اولاد بتاتے تھے جب وہ صوب کی طرف جانے پر مجبور ہوئے تو ان کی تہذیب کا پایہ بہت بلند تھا اور اس سے کام نکال کر انھوں نے میالس امنفک تیون کے ذریعے سے اپنی ہمسایہ اقوام کو متحد کر لیا۔ دور یونانی تہذیب ہی میں پولوٹے کی پوجا سے واقف ہو گئے تھے، اور اب انھوں نے دیہی میں اس دیوتا کا ایک مبد بنا کر دونوں مبدوں کا ایک دوسرے سے رشتہ پیدا کر دیا۔ اصل یہ ہے کہ لفظ ”میلے نیزہ“ اور ”میلے نی“ قومیت کے تحمیل کی ابتداء اسی امنفک تیونی لیگ سے ہوئی جس کی بنیاد دور یونیوں نے ڈالی تھی :

ب

پانچم

روایتی اور خصوصاً افسانہ آمیز تاریخ کی تنقید

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس روایتی تاریخ کے کہنے سے جتنے ایسے ہیں جنہیں حقیقت پر مبنی کہا جاسکتا ہے؟ ہم چوتھے باب میں دکھلا چکے ہیں کہ محض روایتی اشخاص ان کی زندگی کے واقعات اور باہمی تعلقات کے علم سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ یہ سب امور پایہ ثبوت کو پہنچ گئے ہیں۔ بلاشبہ ہم نظر غائر ڈال کر کم و بیش احتمال و عدم احتمال کا اندازہ کر سکتے ہیں، لیکن اس موقع پر اس قسم کی تیسرے کی گنجائش نہیں ہے بلکہ اس کی بجائے ہمیں محض مثالوں پر اکتفا کرنا پڑیگا اور ان سے ہی یہ امر واضح ہو جائیگا کہ شعرا اور قدیم وقائع نویسوں کے تخیلات اور بلند پروازیاں اس درجہ بڑھ جاتی ہیں کہ انہیں تاریخ بھی سنہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔

سب سے پہلے آرگولس کے افسانوں کو لیجیے۔ اس ضلع کا سب سے اہم شہر میکے نامی ہے جہاں کئی روایات میں دو مختلف خاندانوں یعنی پیلوپسیان اور پیلوپسیان کا ذکر ملتا ہے اور ان میں سب سے ممتاز شخصیت پیلوپسی خاندان کے رجن اگے میمنون کی ہے۔ لیکن درحقیقت اس پر اتفاق رائے نہیں ہے کہ اس کے باپ کا کیا نام تھا، تاہم یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہی اس کے پرائیوٹ زمانے کے ان حالات سے واقفیت ہے جن کے باعث ایک خاندان کی بجائے دو سر خاندان مقتدر اعلیٰ ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی شاعر نے اپنی بلند پروازیاں کہ

لہ اس کا مادہ دراصل طوسی ویدش کی تہذیب ہے جو اس دور کے واقعات کے لیے بنیاد پر از ملوات ہے۔ اس تہذیب کا تعلق اویلی کی تاریخ فلورنس سے کیا جاسکتا ہے۔ طوسی ویدش کے غرض سے عزت کریں کہ اس کے نہیں لیجیے یہ کہ مجھ میں کئی امر کا نام ہے جس کا حال دینے سے ہوا کی بات ہم اس سے بہتر ہوا نام رکھتے ہیں

کام میں لاکران واقعات کو گھڑ لیا ہوگا اور زمانہ مابعد کے وقائع نویسوں نے اُن کا نشریات میں تجربہ کر لیا ہوگا۔ شہر آرگوس کے افسانوں میں جو اختراع واقعات کیا گیا ہے وہ اس سے زیادہ بدیہی ہے۔ اگرچہ یہ بالکل تاریخ میں شامل نہیں کئے گئے لیکن تاریخ پر اُن کا بہت زبردست اثر پڑا ہے۔ آرگوس اپنے حکمرانوں کی مسلسل فہرست تیار کرنے پر تلا ہوا تھا، لیکن کیا دے کر؟ اناخوس کے بعد دراصل آرگوس کے ایک دریا کا نام ہے) حکمرانوں کا ایک سلسلہ شروع ہوتا ہے جن کے نام یا تو ملک کی اقوام اور قصبات سے لئے گئے ہیں جیسے اسے گیا کیوس، ہیلایس گوس، ایپی دوروس، آرگوس (تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ اُسے گیا لیا اور ایپی دوروس کے باشندے، دیر جملہ سیلا سکی آرگوس سے آئے تھے)، ورنہ اُن کے انتخاب میں کوئی نہ کوئی مخصوص انداز پیش نظر رکھا گیا ہے، جیسے یاسوس دراصل ہومر کے ایک توصیفی لفظ سے لیا گیا تھا۔ اس کے بعد مشہور و معروف یونان ہے جس کی بابت بیشتر علما مختلف رائے ہیں۔ مذکورہ بالا ناموں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آرگوس کے باشندے یونانی افسانوں کے ممتاز ترین افراد کو اپنے ملک کے سلسلہ تاریخ میں شامل کرنے کے از بس آرزو مند تھے۔ بہر حال داناؤس کی اولاد سے ہے اور داناؤس کے قصوں کی وقعت افسانوں سے زیادہ نہیں ہے۔ اس کی اولاد میں سے ایک لڑکی لینیکیوس سے شادی کرتی ہے جو خود آباس کی اولاد سے ہے اور جس کا نام دراصل ابائی قوم کے نام سے

ملہ رہا ہر دایاں آرگوس کے سب ناموں میں بہت کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، اس موضوع پر مفصلہ ذیل کا خاص طور پر مطالعہ کیا جائے: اپولودوروس (Apollodorus) ۱، ۲، پوسایاس (Paus) ۱۶، ۲، گروت (Grote) (۲) ۵۹۷۔ ہم نے ان میں سے کسی ایک متن کا اتباع نہیں کیا بلکہ "حد اصفا" کے مفولے پر عمل کیا ہے۔

ملہ یاسوس کا ذکر ہیلانیکیوس ۲۳۸ میں ہے۔ ہومر (ادوئیسی ۲۴۶، ۱۸) یاسوس آرگوس، "کا ذکر کرتا ہے جس کی بنیاد کسی ہوشیار نساب نے مورثا یاسوس شاہ آرگوس کا نام ایجا کر لیا۔ متعلقہ کی جائے ٹھٹ (۲) ۵۹۷۔

بیت
 مسئلہ کیا گیا ہے، لیکن چونکہ یہ قوم اکثر یوہیہ میں رہتی تھی اس لیے دیگر مصنف اسکے لیے ایسے والدین تلاش کرنے کی فکر کرتے ہیں جس کا اس جزیرے سے تعلق ہو، بالآخر وہ کامیاب ہو جاتے ہیں اور اُسے پوسٹسٹڈول یا خالکون (متعلق بہ خالکس) اور ارے تھوز اکا بیٹا بنایا جاتا ہے۔ اباس کے بیٹے اگر ہی زلیوس اور بروئی ٹوس ہیں جن کا ترنز سے زیادہ تعلق ہے، ان میں سے بروئی ٹوس کے زمانے میں اور استوس شاہ آرگوس بن جاتا ہے، اور گو اس کا تعلق بہ نسبت آرگوس کے سکیمون سے زیادہ ہے لیکن آرگوس اس سے جدا ہونا نہیں چاہتا۔ غرض یہ ہے کہ آرگوس کے حکمرانوں کے طویل سلسلے میں اکثر افراد کی بنا محض تخیلات اور شاعرانہ مبالغوں پر ہے۔

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

یاؤلی کے نمونے Pauly's R. E I کے مطابق اور استوس سکیمون کا بابتہ تھا۔ اسٹیفن کی موقع کی تحقیقات (میانات متعلق لفظ بات میکے نامی Steffen: Text zu den Karten von mykenai رلن ۱۹۵۸ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ آرگوس افسانوں سے بہت ہی کم تاریخی واقعات اخذ کیے جاسکتے ہیں۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ بلاشبہ دروان روایان میدان آرگوس کا مستقر شہر آرگوس ہی تھا اور اس امر پر متفق اور افسانے دونوں متفق ہیں، نیز یہ بھی درست ہے کہ ناؤپلیا، ترمز، مدیا اور میکے نامی کی تیریں غیر ملکی اثرات شامل تھے اور ان کا مقصد ہی یہ تھا کہ آرگوس کی مخالفت کی جائے (صفحہ ۱۸) لیکن اس مقام پر اگر افسانوں اور تحقیقات میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے اس لیے کہ آرگوس پر ویمون اور پریسیوسیون میں جو تباہی نظر آتا ہے وہ قطعاً نویسوں کے

مینوس کی شخصیت سے بھی اس اثر کا پتا چلتا ہے جو تاریخ پر تحلیلات محض کا باب
 پڑا ہوگا۔ ہومر کی کتابوں میں اسے پریسیوس، دیونیسیوس اور ہرقل کی طرح
 زیوس کا بیٹا تسلیم کیا گیا ہے؛ وہ ہمیشہ زیوس کے ساتھ رہتا اور مردوں کے
 باہمی معاملات طے کرتا ہے؛ اُس کا نتیجہ بدیہی ہے، وہ یہ کہ جو علم اُس نے زیوس
 سے حاصل کیا ہے جس سے مردوں کے باہمی معاملات طے کرنے میں مدد ملی جاتی
 ہے اسے بنی نوع انسان کے مفاد کی خاطر بھی کام میں لایا جائیگا، یہی وہ مختل ہے
 جس کی بنا پر ہیسو دیتا ہے کہ مینوس اطراف و جانب کے باشندوں پر زیوس
 کا علم ہاتھ میں لے کر حکومت کرتا ہے۔ لیکن مینوس کا نام امیکانی، مگارہی اور
 صفا الوہی افسانوں میں بھی ملتا ہے، بلکہ سسلی میں تو اُس کی قبر کی زیارت بھی
 کرائی جاتی تھی۔ ان امور کو مد نظر رکھ کر ایک قدم اور بڑھایا جاتا ہے؛ وہ یہ کہ بلاشبہ
 مینوس سمندروں پر بھی حاکم ہوگا، اور میریڈوٹس اسی روشنی میں اُسے پیش
 کرتے ہوئے اُس کا نسب نامہ دیوتاؤں سے ملا دیتا ہے اور چونکہ اس حیثیت سے
 اُس کی شخصیت محض نیم تاریخی رہ جاتی ہے اس لیے میریڈوٹس یہ کہتا ہے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ نام نہاد لکھنوں اور غیر لکھنوں کے ماہمی تحالف سے مطابقت نہیں رکھتا اور
 مروئی اتنے ہی کم لگی ہیں جتنے خود پریسیوس۔ نیز در اکالیکہ مرقع کی تحقیقات سے تو ترنزا اور
 تاؤلیپا کے باہمی تعلقات کا پتا لگتا ہے لیکن افسانہ نویس بالکل ساکت ہیں۔ اسی طرح مقامی
 تحقیقات افسانوں کے میدان کو اُس وقت بھی چھوڑ دیتی ہے جب یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ
 پیلوپنی تری راستے سے مقدونیہ ہو کر خالکائے میں سے گزرتے ہوئے میدان اناخوس آئے
 اور اُس کے بعد پریسیوسوں کے قتلہ میکے آئے یہ قیصر کر کے اناٹراڈولڈ لیا۔ آگے میں ملان
 کے قصبہ کو ریتھ سے علاوہ افسانوں میں پیلوپنی اور شمال کے تعلقات کا مطلق ذکر نہیں بلکہ اسکے برعکس
 پریسیوس کو ریتھ سے معاملہ کر لیتے ہیں۔ سٹیفن Steffen نے موقع پر ماکرہ تحقیقات کی ہے اگلی ایک
 خاص تاریخی تہ مذہب ہے لیکن یہ ایسے ہیں کہ وہ افسانوں پر مبنی ہے؛ انسانے باروچے دلتے رہتے ہیں
 ایسے انکی مدد سے کوئی بات بھی ثابت کیا جاسکتی ہے افسانوں میں سوراؤں کا تذکرہ ہے سوراؤ واقعہ نہیں
 باہمی تہ سید کرتے ہیں؛ لیکن تو افسانوں اور واقعہ میں کسی شہر کے خطوط ملافت اور بچاؤ کی تدابیر کا ذکر ہے۔

باب

کہ پہلا انسان جس نے سمندروں پر حکومت کی وہ پولیکراتیس تھا۔ اسکابیان
ہے کہ مینوس نے جزائر کے باشندوں پر جو کاریہ سے آئے تھے اور جنکا
نام لیلیے لگیس تھا، حکومت کی۔ طومبی ویدش ہمیشہ مہر وڈوٹس کے بیانات
کی تصدیق کے درپے رہتا ہے، اور اس کا بیان ہے کہ غالباً مینوس نے
کارپولس کو نکال دیا ہوگا اور شاید مینوس ہلہ بادشاہ ہوگا جس کی خدمت
کے لیے جنگی جہاز موجود تھے۔ اب ان تمام مناظر کی ایک مکمل تصویر تیار کی جاتی
ہے جس کے مطابق مینوس پہلا شخص ہے جس نے قانون اور امن و امان
کو یونان میں رائج کیا، جس نے شہر آباد کیے، جس نے پوجا کے مختلف طریقوں
کو رواج دیا اور مصر کی تاریخ میں بھی اس کی بحری سیادت کے آثار بتائے جاتے
ہیں۔ اس کے عکس ہماری رائے سے کہ مینوس پریسوس اور مہرقل کی طرح
محض ایک خود ساختہ شخصیت ہے اور ان واقعات کو جنہیں تاریخی بتایا جاتا
ہے دراصل محض تزیین و زیبائش تاریخ سے زیادہ وقت نہیں دی جاسکتی۔
ہم اسی طرح اس کے ساتھی ایانکوس کی شخصیت پر غور کر سکتے ہیں اور اس کے
خوشگوار عہد حکومت کو بھی تاریخی سائے میں ڈھال سکتے ہیں۔

ان کے علاوہ دیگر افسانوں کی بھی تنقید کرنا درپہ دکھانا آسان ہے کہ اگر بالضرر
ان کا واقعات پر مبنی ہونا حد امکان میں ہو بھی تاہم ذرہ برابر بھی ممکن غالب ہیں
کہ فی الواقع ان کی بنیاد واقعات پر تھی۔ لیکن بجائے اس طرز عمل کے ہمارے لئے
یہ بہتر ہوگا کہ ہم ان حالات کے ضمن میں روایات کی بے اعتباری پر بحث کریں گے
جہاں روایات عام طور سے قابل وثوق سمجھی جاتی ہیں۔ اگر کسی خاندان کا
یہ مطالبہ ہو کہ وہ کسی خاص غیر ملکی سورما کی اولاد سے ہے تو فی نفسہ یہی اس بات
کا ثبوت سمجھا جاتا ہے کہ اس خاندان کا کس اس ملک سے ہوگا جہاں سے
وہ سورما آیا تھا؛ مثلاً چونکہ فی مسٹر اٹوس، سولن وغیرہ ہمارے آپ کو
نیپلوس کی اولاد بتاتے تھے اس لئے قوم کی قوم نیپلوس سے ہی ان کی ہوگی لیکن
ہمارے ردیک یہ نتیجہ لازم نہیں آتا۔ واقعہ یہ ہے کہ ایسے خاندانوں نے اپنے آپ کو
نیپلوس سے اس لئے وابستہ کیا کہ ان کی یہ خواہش تھی کہ ایسا نسب نامہ نہایت

۱۵ قدیم مثل حادثوں کے سب ناموں کو گ، پٹرسن G Petersen قابل اطمینان

تصور نہیں کرتا۔ اس کی جامع تصنیف مع مسائل تاریخ اقوام ایک "Quaestiones"

de historia gentium Atticarum نامیوس سانیاس ہیں۔

(۸، ۱۸، ۲) سے معلوم ہوتا ہے کہ ایتھری خاندانوں کے نیپلوس سے آنے کا واقعہ کس

درجہ ناقابل یقین ہے اور خود نیوسانیاس کو مطلق علم نہیں کہ مسطور کی بی مسٹر اٹوس

کہاں آیا۔ وہی نیوسانیاس جو ہر چیز پر یقین کر لیا کرتا ہے، سب ناموں کی بے اطمینانی

کا حوالہ دیتا ہے (۷، ۳۸، ۱؛ ۷، ۲، ۳؛ ۵، ۵۳، ۸)۔ زمانہ حال کے مورخوں

کو جو تاریخی تنقید کے اصول کو اس سے بہتر سمجھ سکتے ہیں، ان سب ناموں کو تسلیم

کرنے میں جس کا سلسلہ زمرہ زمانے تک جاتا ہو، درمخاط ہونا چاہئے۔ اس موضوع

کے لئے پ، گارڈنر (ابواب جدیدہ P Gardner New chapter

پلیو پیول کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "جو کہ حکمیت میں متواتر ترقی ہو رہی ہے

اس لئے ہمیں امید ہے کہ ہم ان افسانوں سے زور زور سے واقعات اخذ

کر سکیں گے۔"

۱۵

درختاں و تاباں بنالیں، اور چونکہ ان کے نام بھی نیلیوس کی اولاد کے ناموں سے مشابہ تھے اس لیے انھیں اپنی کوشش میں کامیابی مہولیٰ مثلاً اگر ان میں سے بعض کا نام بی سسٹر اتوس تھا تو یہ اُس کے بی سسٹر اتوس ولد کسٹور کی اولاد ہونے کے دعوے کے لیے بالکل کافی تھا۔ ساقہ ہی وہ خاندان جو رہتے ہیں ان سے کم تھے وہ بھی اس دعوے کو تسلیم کرنے کے لیے اس لیے تیار تھے کہ ان کے اپنے لیے بھی اس قسم کی شاہراہ کھل جاتی تھی۔ جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ آج کل کے زمانے میں بھی لوگ اپنے نسلی امتیازات ثابت کرنے کے لیے کیسے کیسے حقوق جتاتے ہیں اور یہ دعوے کس درجہ بے بنیاد ہوتے ہیں تو ہمیں قدیم ایجنٹوں کے اسی قسم کے دعوادی پر ان سے زیادہ یقین کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ نسب ناموں کے دعوادی غلط ہیں تو پھر اسے یہ کیونکر نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ ایک خاص خاندان کسی مخصوص مقام سے آیا ہوگا۔ یہ فرض کر لیا گیا کہ نیلیوسی ضرور پیلوس سے آئے ہوں گے ورنہ وہ نیلیوس کی اولاد کب ہو سکتے تھے۔ لیکن صرف یہ دعوے پیش کرنے کے لیے کہ ایک خاص خاندان کا نسب نامہ نیلیوس تک پہنچنا چاہیے یہ ضروری نہ تھا کہ ان کا مقام پیلوس سے آنے کو ایک تاریخی واقعہ تسلیم کر لیا جائے۔ اگر یہ متصور و معروف ہوتا کہ بعض پیلوسی ترک وطن کر کے ایجنٹز کے نوید مغر و مدینہ نظر کے استحواکام کے لیے نہایت مناسب ہوتا، لیکن یہ لازمی نہ تھا کہ یہ واقعہ معروف و مشہور ہو۔ ممکن ہے کہ درحقیقت پیلوسی ایجنٹز آئے ہوں اور ممکن ہے کہ دیگر اسباب کی بنا پر متن غالب بھی یہی ہو، لیکن کم از کم بی سسٹر اتوس کے مفروضہ نسب نامے سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ دیگر نسب ناموں کے متعلق بھی اسی قسم کے دلائل پیش کیے جاسکتے ہیں۔

غرض یہ ہے کہ ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ صرف عام دلائل سے نہیں بلکہ ہر ایک افسانے کی فردا فردا تنقید کے بھی ہمیں معلوم ہو رہا ہے کہ محض روایات کی مدد سے کوئی ایسی پاندار بنیاد قائم نہیں ہوتی جس پر ابتدائی تاریخ یونان کا ایوان تعمیر کیا جاسکے، بلکہ اُس کی مدد سے ہم صرف قدیم شعرا اور وفائے نگاروں کا

کام جاری رکھ سکتے ہیں اور گویا کہ ریت یسبے ہوئے محل کی آہک پاشی کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر بالفرض ان قصوں میں باہمی ربط و اتصال کی کوئی صورت پیدا بھی کی جائے تاہم ہمیں اس سے کیا خاص فائدہ ہو گا؟ کیا ہمیں اس کے بعد قدیم یونانیوں کے خصائص کا صحیح اندازہ ہو سکیگا؟ ہومر کے اشارے یونانی خانگی حالات کا حرق تیار ہوتا ہے، ٹروا کے مسکے نامی اور تروئز کی کھدائیوں اور مختلف قصوں اور خرافوں کو اگر یونان کے ذہنی ماحصل کے طور پر دیکھا جائے، ان سب سے یونانی زندگی پر مادہ سٹاہوں کی نہر ستوں اور نسب ناموں سے (خواہ وہ کتنے ہی قابل اعتبار کہوں نہ ہوں) کہیں زیادہ حالات معلوم ہوتے ہیں جو چیز اشور اور مصر کی تاریخ کو اس درجہ دلچسپ بناتی ہے وہ بادشاہوں کے کارنامے نہیں (اور ہم اس سے خوب واقف ہیں کہ انھوں نے آئے والی سسلوں پر انبار عجب جانے کے بڑے بڑے سامان کئے تھے) بلکہ ان ممالک کی مخصوص تہذیب و تمدن سے؛ اور بالفرض اگر منوس کی شخصیت مسلمہ ہوتا ہم یونان کی تہذیب و تمدن کی جو حالت سوراؤں کے زمانے میں تھی اس پر اس خاص واقعے سے کوئی ردی نہیں پڑتی ہے۔

۷۷۔ جس سورا کی شخصیت دوسرے سوراؤں کی شخصیت سے دراز زیادہ تاریخی معلوم ہوتی ہے وہ تھے سیوس۔ جسے اٹیکا کے سیاسی اتحاد کا انی بتایا جاتا ہے جو کہ ہم اس امر سے واقف ہیں کہ اٹیکا کا اتحاد یونان کے عام اصول کے خلاف تھا۔ پہلے یہ کہہ سکتے ہیں کہ تھے سیوس نے اپنے کارناموں کی ستانی چھوڑی ہے۔ مگر اس کی تاریخی وقت لی کر گوس سے کم ہے لیکن چونکہ اس کا نام ایک واقعی نام ہے اس لیے وہ رومیولوس سے زیادہ تاریخی ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی شخص یہ کہہ نہیں سکتا کہ واقع میں کوئی تھے سیوس تھا یا نہیں۔ یونان میں دیوتاؤں اور انسانوں کے تھے ایک دوسرے کے ساتھ بالکل مخلوط ہو جاتے ہیں۔ یونانیوں کے نزدیک دیوتا ایسے ہی واقعی اور تاریخی اشخاص ہیں جیسے سوراشمڈٹ

نے اپنی کتاب 'اخلاقیات یونان' (L. Schaudt, Ethik der Griechen)

۱۰۷۔ میں واضح کر دیا ہے کہ یونانیوں میں 'شخص' کی حقانیت تھی اس سے وہ روز و رات

بابت

یہ تو سوراؤں اور اُن کی وقت کا ذکر ہوا؛ اب ہم نسل بھکاری کے مسائل کی طرف رجوع ہوتے ہیں جن کا گزشتہ باب میں حوالہ دیا جا چکا ہے۔ تمام مسائل دراصل ایک مسئلے پر مبنی ہیں وہ یہ کہ قدیم یونانی، اُن کے اسلا، اور اُن کی تہذیب و تمدن کا جو کچھ حال روایات سے معلوم ہوتا ہے اس میں کس قدر حقیقت مضمر ہے؟

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ دیوتا ایجاد کیا کرتے تھے، اور یہی حکم سوراؤں کے متعلق بھی لگایا جا سکتا ہے جس طرح یونانیوں نے اُن اتخاص کو جو دیوتاؤں کے دائرے میں تھے، بالکل رقیب اور سیال حالت میں چھوڑ دیا، اور اُن کے ناموں اور ظاہری تضاد کی مطلق پرواہ کی بوجہ یہی سلوک انہوں نے سوراؤں کے ساتھ روا رکھا۔ نوقت ضرورت سے سوراؤں کا اختراع روزمرہ کا ایک واقعہ تھا۔ جیسے دیوتاؤں کا وجود اعتقاد پر مبنی تھا اسی طرح سورا کسی کسی ماحول میں گویا مجسمے تھے اور کسی نہ کسی وجہ سے ان کا وجود لازمی سمجھا جاتا تھا۔ غرض کہ یونانی سورا سورا سید کر کے میں نہایت آزادی برتتے تھے اور ان میں مطلق تامل کرتے تھے، انہیں کسی اسکا خیال بھی نہ آتا تھا کہ محض فرضی سورا حقیقی نہیں ہو سکتے۔ ان کے لیے سوراؤں کا وہ وقت نہ تھی جو ہیکل کسی تاریخی فرد کی ہے۔ انہیں اپنے مذہبی عقیدے کے لیے اُن کی ضرورت تھی؛ حکمتی موع کے لیے ان کا انفرادی وجود ہی نہیں۔

بائششم

ہیلا سگیوں کا بیان

روایات اور حقیقت واقعات

ہم دیکھ چکے ہیں کہ روایتی تاریخ کا دعویٰ ہے کہ یونان کے ابتدائی بائسٹس
ہیلا سگی تھے اور امتداد زمانہ سے وہی ہیلتے نہیں ہو گئے، لیکن اس نظریے کا

بہ مختلف زبانوں میں جو مفروضے قائم کیے گئے ہیں اور جو تفسیریں لکھی گئی ہیں ان سے تاریخ یونان
کا مواد اس درجہ ٹھہ گیا ہے کہ یہاں اس تفصیلی تصور کو ناقضاً ممکن ہے اور ہماری رائے
میں یہ فیصلہ بہ نسبت تاریخ کے علم آثار قدیمہ کے سلسلے میں زیادہ کارآمد ہوگی۔ اول ترین زمانے
کے متعلق ہمارے پاس بعض ہماریت باختر تصانیف کا ذخیرہ موجود ہے جن میں ایک کتاب ہوگ، ہیلاس
کی تاریخوں کے قبل تاریخ اور ابتدائی زمانے کے حالات لائیرگ اسٹا (H.G. Plas)

Vor-und Urgeschichte der Hellenen ہے۔ رائے حال کے مورخوں نے
ہیلا سگیوں کی امت بہت کچھ لکھا ہے اور ایہی اپنی تصانیف کی امت اس خیال سے کی ہے کہ
ہمیر وڈوٹس اور اس کے بعد کے مورخوں کو سد کا یا یہ دیا جائے اور اگر ان میں کوئی نامی تصاد
ہو تو اسے نہ کر دیا جائے۔ اس موضوع پر ایک علم آموز کتاب ک ف ہرمان کی تصانیف برنٹ
۶ و (K.F. Hermann Gr Staatsalterthumes) کا مطالعہ مفید ہوگا۔

میں نے سنا ہے کہ حال ہی میں پریز لاویس ایک اور کتاب شائع ہوئی ہے (بریکوک :
Bruck Quae Veteres de Pelasgis) حالات ہیلا سگیوں کے متعلق
tradidernut میں جو اتفاقات سے اس وقت تک ہم نے اس کا مطالعہ نہیں کیا۔

ہم مری ہیلا سگیوں کو ٹرو اسکے کی امدادی فرج بتایا گیا ہے (الیاڈ ۲، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹،

یاجوت کوئی آسان کام نہیں۔ بلاشبہ اگر ہم پانچویں صدی ق م کے مؤرخوں کو میسوپوٹامیا پندرہویں صدی ق م کے واقعات کی سند سمجھنے لگیں تو ہمیں ایک خاص قسم کے بیان کی ایک بنیاد مل جائیگی، خواہ وہ بنیاد کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو، لیکن اگر ہمیں اسکا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ (الیاڈ ۱۶، ۲۳۳)۔ نیریہ کہ کرٹ میں پیلا سکی دیا موجود تھے (اوڈیسی ۱۹، ۱۷۷)۔ حال میں ہومر کے مختلف احزاب کی تاریخ کے متعلق جن آراء کا اظہار کیا گیا ہے ان سے جاری رائے میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ ہومری فقرے جو یہاں نقل کیے گئے ہیں اس قدر حال کے رائے کے لئے ہوئے ہیں کہ انہیں ہومری نہیں کہا جاسکتا تو ایسی حالت میں ہومر میں پیلا سکیوں کا ذکر نہ آنا خود ایک قول فیصل اور نمایاں امر ہے۔ اس قوم کے متعلق مسیو و نے جو کچھ لکھا ہے اسکا مستعمل (۲۵۷، ۷۷) میں اور آسیوس کی تحریر کامپوساینا ۸، ۱۷۷ میں اقتباس دیا ہوا ہے۔ وود و ناگوسکن پیلا سکیان کا لقب دیا گیا ہے اور مسیو و کا اقتباس میں پیلا سگوس کو لیکاؤن کا باپ بتایا گیا ہے، اسٹر ابو ۵، ۲۱۱ میں ہے میریڈوش ۵، ۶۲ میں کہتا ہے کہ ہیللاس کو پہلے پیلا سکیا کہتے تھے اور جو پیلا سکی خود تروخ کے زمانے میں تھے ان کا تذکرہ ۱، ۵۷، ۵، ۲۶، ۷، ۲۲ میں ہے۔ زمانہ حال سے تروخ اور قداد و نول لفظ د لاریسہ کو پیلا سکی قرار دیتے ہیں اور اس نام کی تریخ سے اس نظریے کا تطابق ہوتا ہے کہ پیلا سکی صرف شمالی اضلاع اور ایشیا تک محدود تھے۔ ہم اس سے تحصیل میں تین جگہ آلیس اور اکائیٹا، آڈرگولس اور اٹریکا، ٹروائے، ہمتی لنہ، ایولس والے کیے، ایفنی سوس، ترائیس اور کرٹ میں دو جا رہتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ یہ نام اشور، شام، پونتوس اور کمپانیٹا میں بھی پایا جاتا ہے (اسٹر ابو کے فقرات ۴۰، ۶۲ میں لاریسہ کا ذکر ہے)۔ ایشیا اور تحصیل کے لاریسیوں کا تپا ہومر میں بھی ہے۔ اور محض ان کے کرٹ میں موجود ہونے سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ وہ ابتر اس اندرون ملک میں رہتے تھے۔ آرگوس میں جو ایک لاریسہ ملتا ہے وہ ایفوروس کی رائے کے ایک کمزور سے ثبوت کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے لیکن کسی اور ثبوت کے نہ ملنے پر یہ لفظ (جہاں تک تاریخی چھان بین کا تعلق ہے) بالکل بیکار

یقین نہیں کہ کوئی ایسی روایت جو کارآمد اور مفید کہی جاسکے اس قدر بے وزنی سے
 ایک محفوظ رہ سکتی ہے تو پھر ہمیں ایسے نوشتوں کی جستجو کرنی چاہیے جو نسبتاً اس
 دور سے قریب ہوجن کا اس میں تذکرہ ہو، اور کیا بلحاظ قدامت اور کیا بلحاظ اہمیت
 کوئی نوشتہ ہومری نظموں کی برابری نہیں کر سکتا جن کے آخری اجزا بھی بلکہ قدیم ترین
 نوشتوں سے بھی قدیم تر ہیں۔ ہومریں پیلا سگیوں کا بہت ہی کم تذکرہ ہے
 اور ان کا ذکر یہ کہہ کر ختم کر دیا گیا ہے کہ وہ ٹرویانوں کی امدادی فوج کے
 ایشیائی افراد تھے۔ الیاڈ میں یہ بتایا گیا ہے کہ تھسالیوی زیوس کی طرح
 دودونا کا زیوس بھی پیلا سگی الاصل ہے اور مسیود نہایت مرحمت کیساتھ
 بیان کرتا ہے کہ دودونا پیلا سگیوں کا وطن تھا، اور بہ اعتبار قدامت زمانہ کے
 یہی ایک قول پیلا سگی نظریے کا ثبوت کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ ان
 اقوال کے مطابق اس قوم کا وطن اپاکرس، تھسالی اور ایشیائے کوچک ہرگا۔
 عام طور پر اسے یونان میں کبھی کوئی وقعت نہیں دی گئی۔ لیکن زمانہ بہاد کے حالات
 بالکل مختلف ہیئت اختیار کر لیتے ہیں۔ مسیود کہتا ہے کہ پیلا سگوس لیکاؤن
 شاہ آرکیڈیا باپ تھا؛ اس کے بعد زمی شاعر و نصاب آسیوس نے جو غالباً
 ساتویں صدی ق م میں ہرگا اور ہیر وڈولس نے اُس میں امنائے کیے۔
 آسیوس کی ایک تحریر سے معلوم ہوا کہ ابوالنشر کا نام پیلا سگوس تھا، اور ہیر وڈولس
 کا بیان ہے کہ یونان کو پہلے پیلا سگیا کہتے تھے۔ لیکن جب ہم یہ سوال کرتے ہیں
 کہ آخر ہیر وڈولس کو کیونکر معلوم ہوا تو ہمیں صرف یہ جواب ملتا ہے کہ اس دودونا
 کے سببیوں نے بیان کیا، اور اگر ہم ان تمام روایات کو جو ان سببیوں نے

بقیہ حاشیہ ملاحظہ فرمائیے۔ ہو جاتا ہے اس لیے کہ ہمیں حواکب لائقہ تھیہ ہے وہ ایشیائے کوچک
 کے بہت سے مقامات کے ناموں سے ملتا ہے (دیکھو ٹ: کتابچہ ص ۷۷ Keupert: Lehrbuch)
 بعض۔ یہاں اگر ہم لفظ کارلسیمہ کو خاص طور پر مہتمم بالشان سمجھیں تو اس
 رائے کے موافق کہ پیلا سگی علاج تھے متعدد دلائل میں کیے جاسکتے ہیں، اسی لیے
 زمانہ حال کے بہت سے مؤرخوں نے اس میں کمپرٹ کا نام بہت نمایاں اور ممتاز ہے

ب

مورخ سے بیان کیں پیش نظر رکھیں تو ہماری نظروں میں اُن کا وقار اور اعتبار نہیں بڑھتا؛ اس کے علاوہ ہیرودوٹس نے جو کچھ ایتھنز اور پیلایسکیوں کے باہمی تعلقات کے متعلق بیان کیا ہے اس میں صفائی یا صراحت نہیں پائی جاتی اور چونکہ پیش اس ردوں نے اس موضوع پر جو کچھ لکھا ہے اس میں نہایت تعجیبگی پائی جاتی ہے اس لیے ہمیں ہیرودوٹس کی عدم صراحت پر تعجب ہونا چاہیے اس کے برعکس جو ذکر اس نے اپنے ہمصر پیلایسکیوں کا کیا ہے وہ بالکل سیدھا سادہ قابل قبول ہے اور اُس کی حوصلہ ریزی قیامت ہے وہ عیاں ہے۔ ہیرودوٹس کے زمانے یا اس سے کچھ روز پیشتر پیلایسکی بحیرہ ائجین کے شمالی ساحل اور تھریسی ساحل کے جزیروں میں آباد تھے اور اس بیان میں اور ہومر کے تذکرے میں ایک حد تک مطابقت پائی جاتی ہے۔ اصل ہم اس نتیجے پہنچتے ہیں کہ پیلایسکی مختلف زمانوں میں شمالی یونان اور جنوب و مشرق کی طرف آباد تھے۔ لیکن آہلک لیلج ہیرودوٹس میں بھی پیلایسکی عروج کی وہی عظیم الشان لیکن اس کے ساتھ ہی نہایت بہم تصویر کھینچی ہوئی ہے؛ وہ کہتا ہے کہ ایتھنز میں نسلی اعتبار سے پیلایسکی تھے اور اسی طرح تمام ایونیائی، یولیائی اور آرکیڈی پیلایسکی النسل تھے؛ صرف دورانیوں میں ہی اصلی یونانی خون پایا جاتا ہے۔ ہیرودوٹس یہ نہیں بتاتا کہ وہ تمام اقوام جو پہلے پیلایسکی تھے آخر میلے نیس کیسے ہو گئے اور نہ وہ اس کی صراحت کرتا ہے کہ قدیم پیلایسکیوں اور میلے نیس کی زبان میں کیا امتیاز باہمی تھا؛ اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اسے پیلایسکیوں کی بابت یہ سب امور کیونکر

لغیہ حاشیہ صفحہ کو ششتم۔ یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ سامی الاصل تھے، اگر اس وقت تک اُس کا کوئی قول فیصل نہ آتا ہے ہیں ہیجا (کیپرٹ ۲۱۶)۔ ویل دوروس (۳، ۶۷) کہتا ہے کہ حروف ہجا پیلایسکی کہلاتے تھے، لیکن اُس کی کوئی اور توجہ نامید نہیں کرتا اس لیے اُسکی وقت نہیں ہے۔ اس سے زیادہ قابل یقین نظریہ تو یہ ہے کہ پیلایسکی ان قبائل میں سے ہیں جن کے لیے کرتھوس نے لفظ "ایونیائی" گھڑا ہے، لیکن یہاں بھی وودونا کی دھڑا شکل پیدا ہوتا ہے۔ پیلایسکیوں کے متعلق مزید بات کیلئے ہیرودوٹس ۷، ۵، ۸، ۱۴

معلوم ہو گئے تھے؟ اس کے بعد فیوروس نے اس سے زیادہ قریب الفہم نظریہ قائم کیا، وہ یہ کہ پیلاسکی دراصل آرکیڈیا سے آئے، وہ نظری طور پر جنگجو آتھے اور انھوں نے اپنی نسل کی اقوام کو جمع کر کے ان کے ساتھ بہت سے ممالک مثلاً کریٹ کے بعض حصوں اور مقدونیہ پر قبضہ کر لیا۔ اس نظریے کے مطابق جب پیلاسکیوں کا اعتبار و اقتدار بڑھا تو اس وقت ہی یونانی قوم کا وجود تھا۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ان بیانات اور میر وڈوٹس کی تحریروں میں کس قدر فرق ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں مورخ ان بید واقعات سے بالکل ناواقف تھے اور دونوں نے اپنی مختصر معلومات پر خود اپنے نظریوں اور مخترعات کا اضافہ کر کے ایک خاص قسم کی تصویر دکھا دی:

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ ان مورخوں نے یہ اختراعات کیوں کیے ہیں دو مانوں پر غور کرنا پڑیگا۔ لفظ پیلاسکی کی جو اصل مورخوں نے بیان کی ہے وہ نہایت اہم ہے، ان کا خیال ہے کہ یہ لفظ (Palai) ”پہلی“ ”قدیم“ سے مشتق ہے، پیلاسکوس دراصل اولین انسان کا گویا قائم مقام ہے اور پیلاسکی گویا یونان کے قدیم ترین باشندے ہیں لیکن ان کے پاس اس دعوے کا مطلق کوئی ثبوت نہ تھا۔ اسی کا اتباع کر کے میر وڈوٹس کی یہ رائے ہوئی کہ وہ دورانیوں کے (جو عرصے کے بعد یونان میں وارد ہوئے) باقی جلد یونانی پیلاسکی تھے اور چونکہ وہ دونوں کے تجارتی اپنے مہذب کو پیلاسکی زمانے کا تصور کرتے تھے اسلئے انھوں نے اس نظریے کی تائید کی، نیز چونکہ آرکیڈیوں نے اپنی ابتدائی سادگی کو دیگر یونانیوں سے زیادہ محفوظ رکھا تھا اس لئے انھوں نے بھی اپنی پیلاسکی اصل ہونا ظاہر کیا، اور ساتھ ہی یہ دلیل بھی پیش کی کہ ہمارے ملک میں غیر ملکوں کے آنے

بقیہ حاشیہ سفر و گزشتہ (ایتھنز میں کا تعلق پیلاسکیوں سے): ۱۴۶۱ (آرکیڈی) ۹۵۷ (ایولیائی) ۹۴۷ (ایونیائی)۔ (ایٹیکا میں پیلاسکیوں کی موجودگی) ۲۱۷ (ایونیائی) سب حوالوں کے ساتھ ششٹی Stein کے حاشیہ بھی دیکھنا چاہئیں۔ میر وڈوٹس (۱۸۷۱) کے نزدیک پیلیسٹینس اور پیلاسکی ایک دوسرے سے ملحدہ ہو گئے۔

باب

اور آباد ہونے کا کوئی ثبوت نہیں؛ اس کے علاوہ یہاں زیوس دیوتا کی خاص طور پر پوجا کی جاتی تھی۔

انیوروس کا نظریہ یہ ہے کہ سیلا سکی قوم آرکیڈیا کی رہنے والی تھی اور چونکہ اس کے افراد فطرۃً جنگجو تھے اس لئے رفتہ رفتہ یہ دیگر اطراف ملک پر حاوی ہو گئے؛ یا یہ نظریہ ایک اور طرح سمجھ میں آ سکتا ہے؛ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک عام تاریخی نظریے کا ایک جزو ہے جس کا اطلاق دیگر اقوام دنیا پر بھی کیا جاتا ہے۔ ہمیں انجیل کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ شرتی ممالک میں یہ خیال عام تھا کہ مختلف اقوام کے نام وہی ہیں جو ان کے مورثان اعلیٰ کے ہیں اور یہ مورث اپنی اولاد کے درجے سے انیانا نام کل قوم کو دیدیتے ہیں۔ مثلاً یونیانی ایک ایو کا اور لے پگیس اور ایک لے لیکس کا وجود فرض کر لیتے ہیں۔ لیکن ایک مشکل سے دو چار ہونا پڑتا ہے، وہ یہ کہ اقوام کا ہمیشہ ایک ہی نام نہیں رہتا؛ اس کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ ہر ایک نام کے سلسلے میں کسی ایک مورث کا نام تجویز کر لیا جاتا ہے اور ان میں سے ایک کو مورث اعلیٰ اور باقی کو سلسلہ بہ سلسلہ اس مورث اعلیٰ کی اولاد بنایا جاتا ہے۔ اگر ایک شخص کی اس قدر وقعت ہو کہ قوم کی قوم اس کے نام سے پکاری جاتی ہو تو یہ فرض کر لیا جائیگا کہ اس ایک شخص نے بہت سے کاروائے نمایاں انجام دیئے ہوں گے، اس کا موقع اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی غیر ملکی نے حملہ کر دیا ہو اور ملک کی خاموشی اور پر امن ارتقائی کیفیت میں نقص پیدا کر دیا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدائی تاریخ میں ہمیں اس کی بہت سی مثالیں ملیں گی کہ باہر سے

بقتیہ حاشیہ یصفیٰ گوشہ۔ استر ابوبک حد تک ہیریو دینیکہ کرتا ہے اور امل الذکر کی رائے کا اعادہ انیوروس (۲۲۱، ۵) میں کیا گیا ہے۔

سیلا سکیوں کے سلسلے میں انیکائی اور تیرے نیائی سیلا سکی خاص طور پر قابل تذکرہ ہیں۔ ہیریو دوس (۱۳۷، ۶) کے بیان کے مطابق انیکائی سیلا سکیوں نے تھیز کے قلعے کی دیواریں تھیز اور اسکے رائے میں اسکا سردار ہی میتوس تھا؛ بالآخر انھیں اپنا

کوئی آیا اور ملک پر تسلط ہو گیا اور بودی قوم اُسی کے نام سے پکاری جانے لگی۔
 مگر لوگوں کی خواہش یہ معلوم کرنے کی تھی کہ آخر اس حلیل القدر شخص نے انیاوطی
 کیوں چھوڑا اور جن اصحاب نے قوم کی تاریخ مرتب کی اُن کے یاس اس کا جواب
 بھی موجود تھا، وہ یہ کہ اس ملک میں کوئی بد امنی یا جھگڑا پیدا ہوا تھا جسکی وجہ
 اُسے ترک سکونت کرنی پڑی یا کہ بیرونی حملے کی وجہ سے کسی اور نے اس کی مدد
 چاہی۔ یونان کی تاریخ ایسے افسانہ آمیز قصوں سے جن کی ابتدا اس قسم کے اسباب
 سے ہوئی بھری پڑی ہے، ان کے لئے کوئی تاریخی سند دریافت کرنا بریکار محض ہے،
 اصل یہ ہے کہ اُن کی تاریخی سند سرے سے مفقود ہے:

اب ایک قدم آگے بڑھیے۔ اگر اقوام کے نام اُن کے ابوالاء کے نام پر
 نہیں بلکہ ان لوگوں کے ناموں پر رکھے گئے تھے جنہوں نے اگر وقتاً فوقتاً ملک پر
 تسلط قائم کیا تو پھر یہ ممکن ہے کہ ایک ہی قوم کے متعدد نام ہوں جو اُس کے جملہ
 نانتوں کے ناموں پر رکھے گئے ہوں اور چونکہ بہت سے لوگوں کا بہت سے مقامات پر جانا

لغبیہ حاسیہ ص ۶۸، ۶۹۔ وطن تھیوڈ کریرہ لیمینوس جلا حایا۔ استر ابو (۹، ۱۰، ۱۱) کے
 کے ریک وہ بیوتیہ سے انیکا آئے تھے۔ طوسی ویدنس (۴، ۱۰، ۹) کہتا ہے کہ وہ دراصل
 تیرھے نیائی تھے۔ ویونی سیوس ساکن ہالی کارنا سوس نے اسوفو کلیس کی
 کتاب امانخوس کا حواقیس دیا ہے (۱، ۲۵) اس میں بھی تیرھے نیائیوں اور پیلا سکیوں
 کو ایک ہی قوم درص کر لیا گیا ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ اسوفو کلیس کا مطلب دراصل
 ارگوسییوں سے ہے اور اس مثال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانے کے مصنفوں
 کا یہ قاعدہ تھا کہ نظام کے کسی خاص فقرے کی تائید کرتے وقت محض تخیلات کو تاریخی اور
 واقعاتی جامہ پہنا دیتے تھے۔ قدیم زمانے کے حواقیات ہیں مائل ہوئے ہیں اُن میں اس
 قسم کا مصوغی اور جعلی مواد بکرا ہوا ہے اور اُسے مفسروں کے مفروضہ ہونے کے علاوہ
 اور کوئی وقت حاصل نہیں ہے۔ اس کے برعکس ہیرودوٹس (۱، ۵۷) پیلا سکیوں
 اور تھیریس میں رہے اے تیرھے نیائیوں کی تفریق کرتا ہے۔ بدیں سبب یہ بھی
 یورے طور پر صاف نہیں ہے کہ لیمینوس، ارمیر دس اور پلا کے قدیم باشندوں کا

ایک ہی شخص کے جانے سے زیادہ آسان ہے اس لئے اگر مختلف اقوام کا ایک ہی نام ہو تو ظن غالب یہی ہے۔ ممکن ہے کہ یہی خیال اور مورخوں کے دل میں بھی آیا ہو لیکن کم از کم ایفوروس نے پیلا سکیوں کے ذکر میں اس پر بہت زور دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ پیلا سکیوں کا ذکر متعدد اضلاع کے سلسلے میں آیا ہے۔ اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ اس قوم کے افراد نے جو ایک جنگجو آرکیڈمی قوم کے رکن تھے۔ ان سب اضلاع کو فتح کر لیا تھا۔ دیہاں ایفوروس دراصل ہسپیو کا اتباع کرتا ہے جس نے لیکاؤن کو پیلا سکیوں کا بنیادیا تھا۔ اس نظریے میں بہت سے آبائی ناموں سے مدد لی گئی ہے، لیکن فی الجملہ اس کی قیمت نظریہ ”واحد الشخصیت“ سے زیادہ نہیں ہے اور ہمارے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ اس کا سلسلہ قدیم روایات تک پہنچتا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ نام کبھی بھی پیلا سکی تھا یا یہ کہ امیکا میں کبھی بھی پیلا سکی آباد تھے۔ یہاں تک بھی خیر اب ایک صاحب کا قول ہے کہ لدیہ کے ایک قبیلے کا نام تور سے بنیانی تھا اور یہ بھی معلوم ہے کہ پیلا سکی ایٹیا کے کو یک میں آباد تھے، بدین وجہ تیر سے نوس اور تور سے نوس میں خلط بحث ہو جاتا ہے، یعنی اٹرسکی اقوام (تیر سے فی) دراصل لدیہ سے ہی آئی تھیں اور اس پر مستزاد یہ ہے کہ ان ہی اٹرسکیوں کو بحائے پیلا سکی ہوئے کے تیر سے نیانی بتایا جاتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ اقوام کے ناموں کی بحث جہی حالت ہے جو کسی متعدد ہاؤز کی گنید کی ہوتی ہے جسے قرار نہیں ہوتا اور جو ہوا میں اڑتی پھرتی ہے۔ حال ہی میں جریرہ لیمینوس میں ایک نوشتہ دریافت ہوا ہے جو ہے تو یونانی حروف میں لیکن بڑے بڑے مبصرین نے Deeke کی رائے میں وہ اٹرورمی زبان کے ہے بلکہ ہے ڈلیمینوس والا

تیر سے نیانی نوشتہ (Die Tyrrhen Inschrift Von Lemnos),

(Rhein Mus. 1886, p. 460)، اس لئے ممکن ہے کہ لیمینوس کے تیر سے نیانی دراصل اٹرورمی قوم ہی کا ایک جزو ہوں۔ لیکن اس نظریے سے پیلا سکیوں کے وجود کا مسئلہ حل نہیں ہوتا:

لہٰذا جان تک ناموں کی اصل کا تعلق ہے یہ امر نہایت دلچسپ ہے کہ جس طرح ایفوروس نے

ان اسباب کی بنا پر اس کا ثبوت نہیں دیا جاسکتا کہ سیلا سگی نامی قوم کی تاریخ کی یونان کے ابتدائی مراحل میں در ابھی دخل تھا۔ ہومر کے بیانات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایشیا اور یورپ میں سیلا سگی سرور تھے، لیکن ایشیا میں تو ان کی قوم کبھی ممتاز نہیں ہوئی اور گو ہمیں معلوم ہے کہ یورپ میں وہ ایمپٹرس اور تھیسلی میں آباد تھے، لیکن یہ سننے میں نہیں آتا کہ ان کی تعداد زیادہ تھی یا وہ بہت دی اقتدار تھے۔ قدیم مورخ روزبروز سیلا سگیوں کے کارنامے بڑھانے پڑھانے پر تے ہوئے تھے، اور یہ اس قدر زیادہ کہ زمانہ حال کے

لغیہ ماشیہ صغیر گذشتہ سیلا سگیوں کی اصل کی بات تحقیقات کی ہے۔ ایسے میں طوسی ویدس نے یونانی قوم کے متعلق بھی ایسی تصحیقات کی ہے۔ اس کے نزدیک (۳ء) یونانیوں کا سیلے ٹیس اس لیے نام پڑ گیا کہ ہمیلن اس کے بیٹے (جو سسلی کے باشندے تھے) ہدایت خانہ سے اور انھوں نے دیگر مالک میں نام پیدا کیا وہ اپنے وطن مالوف سے خارج نہیں ہوئے بلکہ ان سے آمد کی درخواست کی گئی۔ اس نظر کے قائم کرے میں اس میرا نے قاعدے پر عمل کیا گیا ہے کہ جہاں واقعات کی ضرورت ہو وہاں انھیں نظر لیا جائے۔ یہ نہایت دلچسپ بات ہے کہ کسی قوم کی اصل دریافت کرنے کے لیے تین مختلف طریقوں سے کام لیا جاتا ہے (۱) یہ کہ سورت اعلیٰ ایک ہی ہے اور قوم کا نام اسی کے نام پر رکھا گیا ہے (۲) اس نام کا ایک شخص قوم کو منسوب کر لیتا ہے اور اسی کے نام سے قوم کی قوم مخاطب کی جاتی ہے (۳) بہت سے افراد جزا کا کہیں ٹہنتے ہیں یا مختلف مقامات میں کاروائیاں انجام دیتے ہیں اور اسی قوم انھیں کے نام سے پکارے جاتے لگتی ہے، یا قوم کا اس رہبر کے نام پر نام پڑ جاتا ہے جس کے ساتھ وہ ترک وطن کرتے ہیں۔ دیونی سیوس ساکن مالی کا رناسوس (۱) میں پیو کے تیوس کا ذکر کرتا ہے جسے ترک وطن میں ”اپنی قوم“ کی رہبری کی تھی اور ملینی کے قول سے مطابق (۵، ۳) اٹلی میں لوکانی ایسے سردار لوکیوس کی انتہی میں سامنے قوم سے جدا ہو گئے۔ طریق سمر کی ایک مایاں ستال اوئے نوثریائیوں کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس قوم پر اٹالوس، مورگنیس اور سقے لوس نے حکومت کی، اور اسی لیے ان کا نام اٹالوی، مورگنیس اور سقالی پڑ گیا۔ (اس ضمن میں دیونی سوس ساکن مالی کا رناسوس کا اقتباس اٹالوس نے دیا ہے۔

باب

مصنف بھی یہ سمجھنے لگے کہ یہ دراصل ابتدائی یونانی قوم کا ہی نام تھا۔ لیکن یہ محض غلط ہے۔ اگر ایسی قوم کا نام ہی تجویز کرنا تھا جس کا وجود ثابت ہو چکا ہے تو ”پیلا سکی“، تجویز کرنے میں چند اں حرج نہ تھا؛ کتے ایسے نام ہوں گے جو کسی اشیاء کے معلوم کے لئے حال کے رانے کے ماہر ان حکیمات نے اُن کی بسبب تعریف کے لئے اختراع کیے ہیں؟ لیکن اس ضمن میں اشتباہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ لفظ ”پیلا سکی“، خود ساختہ نہیں بلکہ زمانہ قدیم میں بھی مستعمل تھا۔ اس لئے اگر ہم اُسے وسیع تر معنی میں استعمال کریں تو یہ خیال پیدا ہو جانے کا احتمال ہے کہ اس لفظ کے معنی فی نفسہ وسیع تر ہیں اور یہ کہ بیشتر ابتدائی یونانیوں کا نام پیلا سکی ہی تھا، یہ ایسی بات ہے جو نہ ثابت شدہ ہے اور نہ مظنون ہے۔ حال تو یہ ہے کہ اس وقت تک یہ امر یا یہ ثبوت کو ہی نہیں پہنچا کہ ان تمام اقوام میں جنہیں ایک نوعی نام ”پیلا سکی“، دیا جاتا ہے باہمی کوئی نرشتہ بھی تھا یا وہ کسی نوعی نام کے مستحق بھی تھے؛ اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ فرضی پیلا سکی تمدن بھی، جو ان لوگوں کے لئے جو پیلا سکی نام کیساتھ اتنا کچھ وابستہ کرنا چاہتے ہیں، ایسے مفروضوں پر مبنی ہے جو ہنوز ثابت نہیں ہوئے اور جو قرون قیاس بھی نہیں ہیں تو اس نام کے استعمال میں اور بھی زیادہ خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

۱۸۹۱ء میں وحید سے ہم ہمہ رہیں کہ اُن محققوں کا ساتھ دے سے گزیر کریں جو ابتدائی یونانی تمدن اور مہوں کیلئے سدائے ماضی میں لیکن حوالہ کے مخصوص درجہ یونان کو پور پیلا سکی، کا لقب دیتے ہیں، اس لفظ کا یہ استعمال اس معنی کر کے ناجائز نہیں ہے۔ پیلا سکیوں کیلئے فراتکوٹ (فرات کی قدیم کی آبادی) میں

(Francotte Les populat de la Grece, Paris, 1891)

محمد سے بالکل متفق رائے ہے اور اے میر (تحقیقات تاریخ یونان، جلد اول، ص ۱۸۱) El Meyer Forschungen zur griech. Gesch I, Halle, 1892

انہیں امور کو جنہیں میں نے محققانہ ثابت کیا ہے بابت تفصیل کے ساتھ واضح کرتا ہے لیکن میری تحریر کا اقتباس نہیں دیتا اور ساتھ ہی ویسے ہی فخر کرتا ہے جیسے کہ اگر اُس نے یہ رائے سب سے پہلی مرتبہ ظاہر کی ہو۔

ماٹ

بافتہ

دیگر یونانی اقوام؛ لیسے گیس، کاریائی، میناے،
قدیم یونانیوں میں تہذیب و تمدن کا پھیلنا؛ ازمنہ زرمہ
ایونانی

پلاسٹیکس اس ممتاز درجے کے مستحق نہیں جو انھیں دیا جاتا ہے؛ لیکن ادنیٰ بہت سی قومیں ایسی ہیں جن کا قدیم تاریخ یونان میں تذکرہ ہے، اور ان میں سے بعض تو یونانی النسل ہیں اور بعض نیم مشرقی ہیں۔ ان موخر الذکر اقوام میں سے کاریائیوں کا نمبر اول ہے؛ لیکن روایات کے اعتبار سے ان کے ساتھ ایک اور قدیم قوم کا بھی تذکرہ کیا جاتا ہے جس کا ذکر ہم کاریائیوں سے پہلے کریں گے اس لیے کہ ان کی واقعی تاریخ اور اس رتبے کے جوڑے بڑے علمائے انھیں دیا ہے، انھیں پلاسٹیکس کا ہمسرہ دیا ہے۔ ہمارا مطلب لیسے گیس سے ہے ہومر کی تصانیف میں وہ پلاسٹیکس کی طرح بحیرہ ایجین کے ایشیائی ساحل پر ترویائیوں کے حلیفوں کی صف میں نمودار ہوتے ہیں، لیکن مورخین مابعد کے نزدیک وہ دراصل

لیسے گیس، ہومر؛ الیاڈ ۲، ۹۶، ۱۰۴، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶

باب

اکارنائیہ، لوکرس، بیوتیہ، مگارس، لقونیہ، مسینیہ اور سیلیوس کے باشندے تھے اور اس طرح گویا نصف یونان میں پھیلے ہوئے تھے۔ ان بیانات کے بہت بڑے حصے کا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سیوسائناس (۳۹، ۶ اور ۴۴، ۳ میں دیا ہوا ہے۔ فیورس (حدود ۳۲) کے مطابق بلطہ کے ساحل پر بھی، جو عام طور پر کاریائی، نوآبادی سمجھی جاتی ہے، لیلے گیس آباد تھے۔ لیلے گیس کیلے، دو دائم لنگ: "لیلے گیس" K W Deimling Die Leleges لاہرگ ۱۸۹۲ء کا مطالعہ کیا جائے۔ کیمپرٹ ایسے مصنفین میں جو روڈا و ماہواری انجمنی برلن ۱۸۸۴ء Kiepert Monatsber der Berl Acad 1861

۱۸۶۱ میں چھپا ہے اس سے کلیتہً اختلاف کرتا ہے اور اس نے ایسے اسی خیال کی پیروی اپنے "تاریخ نصاب" صفحہ ۲۲ ("کاریائی") میں بھی کی ہے۔ دائم لنگ کا اہم ان خیال بالکل درست ہے کہ لیلے گیس کے اس قدر وسیع رقبے پر پھیلنے کے طریقے کی کوئی جہت ضرور ہونی چاہیے، لیکن جو سب اس نے دیا ہے (یعنی اُن کی یوحایاٹ کے طریقے درست نہیں ہے؛ بلکہ اُن کی اصل وجہ یہ ہے کہ قدمائے اُن کے مسکن اور ناموں کو نہایت خود اُن کے ساتھ ملا دیا۔ پہلی جہت کی توضیحت دی ہوئی ہے، کاریائیوں کیلے اُن کا اصلی وطن ایٹیا کے کوچک کے ساحل پر تھا، اور ماشہہ وہ انکی طرح ایک بحری قوم کے افراد تھے اور مکہ جگہ جگہ گاتے پھرتے تھے۔ دوسری جہت کے طور پر اُن کے نام پیش کیے جاتے ہیں اس کی توجیہ ہیسودے کی ہے جس کا انٹر البوے (۳۲۲) میں اقتباس دیا ہے۔ اس سے ستر اور قدیم مورخ بہ آسانی تاویل کر سکتے تھے۔ ملاحوں کی ایک قدیم قوم ہو یا تو مختلف اہل اقوام کے مجموعے سے یا اُن لوگوں کے یکجا ہونے سے ہی تھی جنہیں زیلوس نے دیو کالیون کے سامنے پیش کیا تھا، یقیناً ہر جگہ پائی جانی ہوگی، اور ایسی جگہ وہ الترتا ہوگی جہاں ملاح رہتے تھے (جیسے اکارنائیہ کے تیلے لوٹے) یا جہاں العاط کی اصل اس طریقے کی منائی ہیں (جیسے یہ نظریہ کہ لوکرسی لیلے گیس کی اولاد تھے) اس سے یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ احوالیہ مواضعات میں جہاں غالباً لیلے گیس کا تہ بھی ہوگا آخر ہمیں کیوں اُن کی کیا گیا۔ میولر (۳، ۱۳) نے دو قوس کا اقتباس دیا ہے کہ ساموس میں ہر میر کا تہ لیلے گیس کی تھا۔

ماخذ دراصل ارسطو طالیس جیسے پائے کا مورخ ہے۔ قدما کی رائے کے مطابق اس
وہ اور سیلاسیکی دونوں جملہ بلاد یونان میں پھیل جاتے ہیں یعنی جو حصہ لیگے لیکس
سے بچا ہے (یعنی کھلسلی، اٹیکا، آرکیڈیا) وہ سب سیلاسیکیوں کے قبضے میں
ہے۔ ان دونوں قوموں میں ایک مشابہت اور بھی پائی جاتی ہے، وہ یہ کہ بہت
اضلاع (مثلاً کارنائیہ اور لقونئیہ) میں ان کا الوالا بار یا الوالملک سیلاسیکیوں
کی طرح لے لیکس ہی تھا، اور روایت کے مطابق وہ مصر سے مرگزار آ یا تھا

۱۱۔ کاریائی، میگارہ میں کیوساٹیناس، ۱۱، ۶۰، ۶۱، اسی دور میں اور ہرمیونے
میں، استر ابو ۸، ۲۷۴ (ہرمیروڈوٹس ۶۶۵ میں زیادہ سے زیادہ۔ یہ کہتا ہے کہ ایک
دفعہ ایک کاریائی ایتھنز جا کر آنا دہو گیا لیکن محض اس فقرے سے یہ استدلال کو مانتا
ہے کہ عام طور پر کاریہ کے باشندے ایتھنز جا کر آد ہو گئے) جزائر میں طوسی ویدش
۸، ۱ دجہاں کاریائی اور ضیق تقریباً مساوی تھا اور ہیں اور گوریاہ و قد غور کرنے کے قابل
تھا لیکن اس ریکائی غور بہرہ کی گیا۔ کاریائیوں کی ایجادات کا ہرمیروڈوٹس ۱۲، ۱،
استر ابو ۱۱، ۶۶ اور دیگر فقرہ میں تذکرہ ہے جنہیں ہیلینک نے اپنی کتاب ”دور ہرمز“
۲۲۹ Helbig Hom Epos میں نقل کیا ہے۔ وہ اس موضوع پر نہایت
بسیط تبصرہ کرتا ہے۔ ہرمیروڈوٹس ۵۱-۸۸ کے ردیک یونانی زمانہ
لاس بھی ”کاریائی“ ہی ہے۔ ہیلینک لکھتا ہے کہ یونانیوں کو ہومری
دور میں بھی کاریائی ایجادات کا علم تھا، اور معلوم ہوتا ہے کہ درمی برائے نام یونانی
تدن میں بہت کچھ کاریائی منہر متاں ہے۔

ایتولیہ اور یوبیہ میں کورٹیس، استر ابو ۶۲، ۶۳۔

مونی ایٹس اور مسینیہ میں کاڈکونیس، استر ابو ۳۴۔

یوبیہ میں ابانتیس، استر ابو ۴۴۔

درویوٹیس، استر ابو ۳۳، ۳۴۔

یہ قوم زمانہ ابجد کے دور میں کوہ ایٹا پر جزیرہ یوبیہ میں استیر اور کارستوس مراد
جزائر کیتوس، ازینے اور ہرمیونے میں پائی جاتی ہے +

باب

اس کے علاوہ وہ اکائیائیوں کے ہجوم یا کم از کم ساتھی اور حلیف ضرور سمجھے جاتے ہیں۔ زمانہ مابعد میں ہمیں نہایت قابل قدر اطلاع ملتی ہے کہ لیلے کیس ابتدائیں ایلی سوس سے فوکیہ تک تمام ساحل پر اور جزائر خیوس اور ساموس پر قابض تھے، یہ کہ وہ ایشیائی کاریائیوں کے غلام تھے، یہ کہ وہ ان بعض مقامات کو لیلے کیس کا وطن بتایا جاتا تھا اور یہ کہ کاریہ میں بہت سے ویران دہر باوقطے تھے جنہیں لیلے کیس سے منسوب کیا جاتا تھا۔ ان امور کے علاوہ ایشیائیں ایک مقام پر پیلاستکی لیلے کیس، کا نام سننے میں آتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ ان کے اور پیلاستکیوں کے حالات کم و بیش ایک سے ہیں۔ ہومر میں پیلاستکیوں کی طرح لیلے کیس ایشیائی طرف ظاہر ہوتے ہیں، اور تاریخی زمانے میں وہ ایشیائیں اور پیلاستکی ایجین کے شمال میں نظر آتے ہیں۔ العرص روایت کی رو سے یونانی یورپ ان دونوں قوموں کے درمیان تقسیم ہو جاتا ہے۔ لیکن یہاں ہیکٹر انکھامف نام ہی نام باقی رہ جاتا ہے، اور در انکھلیک دو دونوں کے پیلاستکی زلیوس کا وجود ایک ناقابل انکار واقعہ ہے، لیلے کیس کا وجود پیلاستکیوں سے بھی زیادہ حقیقت ہے۔ اس خیال کو لے کر کہ لیلے کیس نصف یونان میں پھیل گئے تھے اور تاریخ یونان کے اس عظیم الشان عنصر کے لئے ایک منفرد تہذیب و تمدن کا ہونا لازمی امر ہے، حال کے ایک محقق نے نہایت محنت و کاوش سے تمام مواد کو یکجا اور بارتیب کر کے اسے جانچا ہے اور بالآخر وہ اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ مفصلہ ذیل ادارات دراصل لیلے کی ہیں: آرتمیس کی یوجا، خاصکر لیلے سوس میں، مختلف بت خانوں کی وہ پجاریں جنہیں ”مئے رودو لوئی میتائی رائی“ (جاعت قربانی کنندہ گال) کا لقب دیا جاتا ہے، بلقونیہ میں اپولو کارمینوس کی یوجا، ہمایا کنستیا کا سیلا، لیکن افسوس ان سب باتوں کا مطلق کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ علاوہ آرتمیس کی یوجا کے جن امور کو وہ لیلے کی قرار دیتا ہے انہیں قدیم مورخ لیلے کیس سے منسوب نہیں کرتے اور اس سے بھی زیادہ تحیر انگیز بات یہ ہے کہ یونان میں جن اصناف کو ”لیلے کی“ کا لقب دیا جاتا ہے وہاں لیلے کی خصوصیات کا یہ بھی نہیں ملتا:

کاریائیوں کی صورت حال ایک حد تک مختلف ہے، اس لئے کہ یہاں

ہمارے سامنے حقیقی واقعات کا میدان ہے۔ لیکن اسی وجہ سے اس قوم کے آثار سرزمین یونان میں اس قدر پھیلے ہوئے نہیں ملتے۔ اس میں شبہ نہیں کہ وہ میگارا میں رہتے تھے؛ تاریخی زمانے میں میگارا میں ایک قلعہ تھا جس کا نام کاریہ تھا؛ اس کے علاوہ وہ ایپی دوروس اور ہرمیونے میں بھی آباد تھے لیکن اس وقت تک اس کا ثبوت میسنریں ہوا کہ فی الواقع وہ اٹیکا میں رہتے تھے یا نہیں؛ افسانوں سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ اٹیکوں نے اٹیکا کے ساخلوں پر تاختیں ضرور کیں، ساقہ ہی یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ انھیں بحیرہ ایجین پر سیادت حاصل تھی، اور ان دونوں امور میں جو تطابق ہے وہ ظاہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یونانی تہذیب و تمدن پر ان کا متدیہ اثر پڑا اور زرہ کبتر کے ارتقا کی تاریخ میں ان کے آثار نمودار ہیں؛ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے دہرے دستے کی ڈھال، خود کی کلنی اور ڈھال پر خاندانی نشان ہوا یہ سب کاریائیوں کی ہی ایجادات ہیں۔ تاریخی زمانے میں بھی کاریائی ایک بہرہ و عرق قوم تھی لیکن یونانی اسے اپنے دائرے سے باہر خیال کرتے تھے:

ہم ان اقوام کو جنھیں یونان کے عہد اولین کے ساقہ و استہ کیا جاتا ہے (مثلاً کورے تیز، کاؤکونیس، ابانتیس، دریونیس وغیرہ) کہیں چھوڑتے ہیں اس لیے کہ علاوہ دریونیس کے جو زمانہ مابعد میں یونان میں داخل ہوئے، سب کے سب تماشا گاہ تاریخ یونان پر سے ہو کر محض گزر جاتے ہیں؛ لیکن ایک مشہور و معروف قوم ایسی ہے جسے ہم نہیں چھوڑ سکتے؛ یہ قوم مینائے ہے جن کے ذریعے سے ہم بالآخر واقعی تاریخ کے میدان میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس قوم کے ابتدائی حالات ہومر سے معلوم ہوتے ہیں؛ ہومر یونانی ادب و مینوس

سہ نیا گئے؛ اسیول تاریخ اقوام و ملل یونان جلد ۱) O. Muller Geschichten

hellenischer Stämme und Städte I Orchomenos und die

Munyer, Breslau 1820 "اور مینوس دنیا سے" ریزلا و ۱۸۲۲ء

استر ابو جہیم، پوسانیاس ۶، ۳۴، ۹ و غیرہ۔

اب

مینیائی شہر بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ متمول ترین بلاد میں ایک اور خو مینوس بھی ہے جس کا مقابلہ مصری تمغیز تک سے کیا جاسکتا ہے۔ اس بیان میں زمانہ ابجد کے مصنفوں نے اضافہ کیا ہے؛ وہ کہتے ہیں کہ یہ قوم (یعنی مینیائی) اس ضلع میں زراعت کرتی تھی جسے جھیل کوپالس سیراب کرتی ہے؛ یہاں سے وہ تھسلی گئی جہاں اُس نے آرگونٹاٹ کی ہم روانہ کی، اور جزیرہ لیمینوس میں اس قوم کے افراد موجود تھے جو خود کو ان ہی ملاحوں کی اولاد بتاتے تھے۔ اُس جزیرے سے اُنھیں اُن پیلا سکیون نے جو ایفنز سے آئے تھے، نکال دیا، اور آخر کار انھوں نے تینار قوم کی اس بریہاہ کے جزیرہ تھے راکی لقونومی نوآبادی میں حصہ لیا اور بعض جاگرا ایلیس کے ضلع ترمی فی لیہ کے چھ شہروں میں آباد ہو گئے۔ نسا بل کا بیان ہے کہ اور خو مینوس کا پیلا حکمران بے نیوس کا بیٹا تھا اور اس طرح مینیائی قوم کا سلسلہ غلے گھیا ئی خود مسروں کے خاندان سے مل جاتا ہے۔ بعض مورخ اس نسب نامے کا اشتراک سے مقابلہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں مینیائی بیوتیہ سے تھسلی نہیں گئے بلکہ اس کے برعکس تھسلی سے بیوتیہ گئے تھے۔ آرگونٹاٹ کے افسانوں اور مینیائی بندرگاہوں کے درمیان جو تعلق ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم کے افراد فن ملاحی میں مہارت رکھتے تھے اور اور خو مینوس اور اُس کی باقیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے تعلقات مشرقی اقوام سے بھی دیرینہ تھے۔

مینیائی قوم کے بعد ہم نام نہاد دور رزمیہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ وہی دور ہے جہاں سے سوراؤں کی خاندانی تواریخ کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور مینیائی ہی ہم سے اس دور کے سب سے پھیلے ہوئے خاندان یعنی ایولیا میوں کا تعلق کراتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اور خو مینوس کا پیلا حکمران یعنی بے نیوس کا بیٹا اندروس (جس کے بعد اُس کا بیٹا ایلیتھو کلیس تخت نشین ہوا) خود ایولیا ئی نہ تھا لیکن

یونانی دیات کا مجموعہ ایپلودوروس کے سلسلے میں "Abollodorus Bihhothea"

(دیولر، جرودا Muller: Fr I - اس پر بھی نے Heyne نے ایک سیدائش لکھی ہے؛

سسی قوس (جو بلاشبہ یولیائی تھا) ایک نئے شاہی خاندان کا بانی سمجھا جاتا ہے۔
 ہومر صرف دو یولیا میوں یعنی سسی قوس اور کر کے تھیوس کا ذکر کرتا ہے
 اور ان میں سیدو ایک تیسرے یعنی سالمونیوس کا اضافہ کرتا ہے جب نسب نامہ
 مکمل ہو جاتا ہے تو اس میں سات بیٹوں اور پانچ بیٹیوں کے نام نظر پڑتے ہیں
 جن سے اس خاندان کی وسعت پذیری کا اندازہ ہوتا ہے۔ بیٹیوں کی اولاد سے تو
 متعدد اقوام کی ابتدا ہوتی ہے جو بعد میں مجموعی طور پر یولیائی کی نام سے پکارے
 جاتے ہیں، اور ایک بیٹی یعنی کالیک کے ذریعے سے مغربی یونان کی مختلف اقوام
 کا باقی ماندہ یونانیوں سے تعلق پیدا کیا جاتا ہے۔ اس کالیک کا ایتھ لیوس
 سے نکاح ہوتا ہے اور ان کے تین بیٹے ہوتے ہیں جن کے نام اے پیوس،
 ایتولوس اور پائان ہیں؛ ان میں سے ایتولوس پیلوپونیز سے شمال کی راہ
 لیتا ہے اور اُس کے دو بیٹے یعنی ملیورون اور اوکے نیوس میں جنہیں سے
 موخر الذکر کالیدون کا حکمران ہے اور جس کی اولاد میں دشمن سوریا یعنی فی دیوس
 اور دیومیس ہیں۔ اس بیان سے ان اختراعات کی روتن صاف طور سے عیاں
 ہو جاتی ہے؛ ظاہر ہے کہ کالیک کو ایتھ لیوس سے بہتر شوہر ملنا ناممکن تھا، اس لیے
 کہ اول تو یہ بین یونانی میلوں کے سورما کا ہنسام ہے اور اس سے دراصل ان
 میلوں کی طرف بھی اشارہ ہے جو زمانہ مابعد میں ایس میں ہو کرتے تھے اور
 اس سے یہ ضرورت بھی پوری ہوگی کہ اے پیامیوں اور ایتولیل کے جدی نام
 ایجاد ہوں اور پائان کے نام کے ساتھ ہم ہمہ تاریخ تمدن تک پہنچ جاتے ہیں۔
 بہر حال یہ سب محض اختراعات ہی اختراعات ہیں۔ ایتھاس کے نقشے میں نیفیلے کی
 شخصیت محض ایک افسانہ فطرت پرستی ہے؛ ملی کرٹیس فی الواقع سامی لکارت
 ہی کا دوسرا نام ہے؛ کلاؤگوس اور بیلیے روفون کا سلسلہ جاگر پولو کی اُس بوجا
 سے ملتا ہے جو سیہ میں راجہ تھی اور ساتھ ہی اس بوجا کے نقل مکان سے بھی
 تعلق ہے؛ اور ادمے قوس اور الکسٹس سے پولو کے افسانوں کے شبانی
 اور خلی حالت کا تپا ملتا ہے اور حقیقت یہ ہے ان یولیائی قصوں میں تہذیب و تمدن
 کے جملہ مزاج کی مثالیں موجود ہیں اور یہ خاندان صبح مسوں میں منبرہ یولیائیوں

باب

کہلائے جانے کا مستحق ہے۔ ہم زمانہ مابعد کے اُن مورخوں سے متفق الرائے نہیں جو ان افسانوں کو یورپی یونان کی مختلف ریاستوں کی بنا قرار دیتے ہیں، اور ہمارے نزدیک ان میں صرف یہ خوشی کی گئی ہے کہ مقامی حکامیوں کو ایک دوسرے میں پرو کر رسمی طور پر اُن سے نسب نامے تیار کیے جائیں اور ان کے ذریعے سے اُن تمام اقوام کے باہر جنہیں یولیائی کا لقب دیا گیا تھا تعلق پیدا کیا جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ یولیائی صرف سرزمین ایشیا میں اُس نام سے مخاطب ہوتے ہیں اور قیاس غالب ہے کہ دور یانیوں اور یونیانیوں کی طرح یہ ایک نسل نہ تھے۔ لیکن نام ضرور موجود تھا، اور چونکہ بغیر مورث اعلیٰ کے تعین کیے ہوئے آگے بڑھنا ناممکن تھا اس لیے ایک مورث اعلیٰ تلاش کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ مشکل یہ پڑی کہ ایولوس نامی ایک کی بجائے دو اشخاص پہلے ہی سے موجود تھے ورنہ اس نام کا مورث پیدا کر لیا جاتا، اور ان دونوں کے درمیان تعلق پیدا کرنا اور ایک تیسرے مورث اختراع کرنا دونوں باتیں ایک ہی سی تھیں۔ غرض یہ ہے کہ تھیسارولولوں اور بیوتیوں کا تعلق دو ایشیائے کوچک کی یولی قوم کے نائیدے تھے) ایولوس کے بیٹوں کے ذریعے سے اور ایلیس اور ایتولیہ کی اقوام کا تعلق اُس کی بیٹیوں کی وساطت سے قائم کیا گیا۔

۱۱۰۲ (۳) "یولیائی" تھیسلی کو بدعہ اتم "ایوستان" کا لقب دیا جاتا ہے اور دیودوروس (۱۱۰۲) کا بیان ہے کہ اس کا ابتدائی نام ایولوس ہی تھا۔ اس اطلاع کی اتنی ہی قیمت ہے جتنی ایک دوسرے بیان کی کہ کسی زمانے میں یونان کا نام سیلاشگیا تھا۔ یونانی اعتراضات تاریخی کی ایک معمولی مثال ہے کہ کسی ملک کا کوئی اور ابتدائی نام رکھ دیا جاتا ہے، ممکن ہے کہ وہ نام کسی زمانے میں معروف ہو، لیکن یہ لاری نہیں کہ وہ اسی ملک کے ساتھ وابستہ ہو جس کو اُس سے مخاطب کیا جاتا تھا۔ تھیسلی کو لیتجے، یہ نہایت جرأت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی زمانے میں اُس کا نام تری نا کر لیا تھا۔ ظن غالب یہ ہے کہ یہ جو مری نقطہ تھری نا کے کھنڈاڑ ہے جسے لوگوں نے تھیسلی سمجھ لیا تھا۔ رمانہ مابعد کے سب سے اہم یولیائی مرکز تھیسلی اور بیوتیہ ہیں طوسی دیدش (۱۰۲۳) کے مطابق پلیورول اور کالی دونوں کے قرب دھوار کے ملک کا نام بھی ایولوس ہی تھا، اور اس سے

باب مورخوں کی یہ ایک فطری خواہش ہے کہ ان سب ناموں کی مدد سے مختلف اقوام کی حرکات و سکنات کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں، اور یہ اکثر کیا بھی جاتا ہے۔ رائج الوقت خیال کے مطابق یونانی تھیسلی سے بیوتیم گئے اور ایتولی دراصل ایلیس سے آئے تھے لیکن یہ امر مسلم ہے کہ ان افسانوں میں سے ہر ایک میں بہت سا خود ساختہ مواد موجود ہے ایسی حالت میں دونوں قسم کے مواد کو ایک دوسرے سے ممتاز کرنے کی کیا سبیل ہے؟ وہ کونسی عقوال تاریخ ہوگی جن میں ان اشخاص کا ذکر لازمی سمجھا جائیگا جو ایتھ لوس اور پامیان کیساتھ تماشاکار تاریخ پر نمودار ہوتے ہیں؟ اس میں شبہ نہیں کہ اولین دور میں قوموں نے ترک وطن ضرور کیا ہوگا، لیکن سوال یہ ہے کہ آیا آٹھویں صدی ق م میں کسی فرد بشر کو بھی اس ترک وطن کا دھندلا سا بھی علم تھا؟ ان تمام اسباب کی بنا پر ہمارا خیال ہے کہ دور یونانی ترک وطن سے پیشتر یونانی اسی نام سے ایشیائے کوچک میں آباد تھے؛ یہ کہ ان یونانیوں کے لئے ایک سو رما مورت اعلیٰ کی ضرورت پیدا ہوئی اس لئے یو لوس ایجاد کیا گیا جسے ہومر نظریں میں سسی فوس اور کرکے تھیوس کا باپ بنایا گیا ہے؛ یہ کہ تمام یونانی اقوام جو دور یونانی یا یونانی نہ تھیں وہ سب اس یو سوس کے ساتھ وابستہ کر دی گئیں اور سب کو "یونانی" کا لقب دیا گیا؛ یہ کہ کوزتیم، بیوتیم، تھیسلی ایتولیہ اور ایلیس کے یونانیوں کے باہمی تقرب اور رشتہ داری کے متعلق ایک حصہ تو یقیناً ایجاد کیا گیا اور دوسرے حصے کی صحت کا ثبوت نہیں اس لئے کہ

بقیہ حاشیہ: کوزتیم - مساقہ کا ایک کے قیام کی توجیہ بھی عیاں ہو جاتی ہے جہاں تک یونانیوں کا تعلق ہے میں ڈونکر Duncker ۳۵۶/۵ سے بالکل متفق ہوں میں اس کی اس رائے سے بھی متفق ہوں کہ یونانی نولی کاسل مصل ایلیس میں کیا گیا ہے کہ افسانہ ساز یونانی لوہوں اور دور یونانی اور یونانی اور تھیسلیہ راہوں کے درمیان تائن دکھا جایا جاتے تھے ان لوہوں کیلئے مقابلہ کردہ برکانہ قواعد راہ یونانی ۳ Bruggmann Gr Gramm یہ کتابی علوم قدیمہ مولفہ امیو لرا ایک

حزب ہے Iw Mueller Handbuch der Klass Alterthumer ان دو تہو ر اور ممتاز اقوام کو نکال کر دیگر اقوام یونان کو یونانی نام سے مخاطب کیا جاتا تھا۔

دور یانی ترک وطن سے پیسترنہ تو کوئی ایسی قوم تھی اور نہ تمدن کی کوئی خاص منزل جسے ایو لیا ئی " کا لقب دیا جاسکے :

در انحالیکہ ہومر ایو لیا ئیوں کا مطلق ذکر نہیں کرتا، اُس کی نظمیں میں اکا ئیا ئیوں کا نام نہایت نمایاں ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اکا ئیا ئی فیتیولس اور سیلو پونیزی آرگوس کے باشندوں کا نام ہے اور ساتھ ہی جب وہ جنگ کروا کا ذکر کرتا ہے تو اُن سب اقوام کو جو وہاں جنگ آ رہا ہوئیں اکا ئیا ئی بتاتا ہے ؛ کو یاکہ یہ نام "آرگوسی اور دانا ئے" کا مترادف ہو۔ امدیں وجہ اس میں شبہ نہیں ہو سکتا کہ یہی وہ قوم تھی جو دور یانی ترک وطن سے پہلے آرگولس اور فالگیا لقونیمہ میں آباد تھی۔ خود ہرقلیس کے متعلق بھی یہی مشہور تھا کہ وہ اکا ئیا ئی قوم کا ہی فرد تھا :

ہومر کی نظموں میں لفظ "ایو نیا ئی" کا اطلاق خاص طور سے اتھنز یوں پر کیا جاتا ہے ؛ بلکہ بعض اقوام جو طبع ساروں کے جنوب میں سیلو پونیزی ساحل پر درمشلًا ٹروائے زمین میں آباد تھیں ان کا نام بھی ابتدا سے ایو نیا ئی ہی رکھا تھا، اور خلیج کورنٹھ کے جنوبی ساحل کے باشندوں کو بھی جنہیں دور یانی فتح سیلو پونیز کے زمانے میں اکا ئیا ئیوں کے لئے اپنا ملک چھوڑنا پڑا، یہی لقب دیا گیا ؛ یہاں تک تاریخ دیاں کی ممتاز اقوام کے ناموں پر بحث ہوئی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اُن کی تہذیب و تمدن کے متعلق ہمیں کس قدر معلومات حاصل ہیں بشرطہ اور نسابوں کی روایات کی مدد سے یونانیوں کے اندر ملی ارتقا کی مفصلہ ذیل تصویر کھینچی گئی ہے :- یونان کے قدیم باشندے یعنی پیلا سگی قوم ایک سیدھی سادی امن پسند قوم تھی جو سوائے زلیوس کے کسی اور کی پرستش نہیں کرتی تھی جب فنیقیوں سے ربط وسط برطعاً تو نئی نئی رسموں اور نئے نئے دیوتاؤں کی پوجا کو یونان میں رائج

تہ اکا ئیا ئی ؛ ہومر ؛ الیاڈ ۲، ۶۸۳ :

یہ ایو نیا ئی "مطویل تھیں" : الیاڈ ۱۳، ۶۸۵-۶۸۹ سے جہ سے علوم ہوتا ہے کہ ان سے اتھنز یوں سے ہے ؛ لیکن یہ لازم نہیں ہو کہ خلیج ساروں کی دیگر اقوام بھی اسی نام سے نہیں یکا ری حالتیں تھیں :

کیا گیا، یہی قوم تھی جن سے یونانیوں نے ملاجی سیکھی، اور انہیں کے ساتھ دیگر اقوام
 (مثلاً لیلیگس اور کاریائی) بھی ایشیا سے آئے جو پیلا سکیوں کے ہم نسل تھے اور
 جہیں ایک قوی نام یعنی "یونیائی"، دیا جاتا ہے۔ اس تصویر کے مطابق پیلا سکی
 بغیر کسی بت خانے یا بغیر کسی مورت کو اپنے سامنے رکھے ہوئے خدا کے واحد
 کی عبادت کرتے تھے اور غیر یونانی اقوام سے متاثر ہونے سے پہلے وہ اپنی عبادت
 میں کسی خاص معبود کا نام بھی نہ لیتے تھے۔ اور جب انہیں نام لے کر عبادت کرنے کا
 طریقہ معلوم ہوا تو انہوں نے خاص طور پر دو دونا کے کامنوں سے اجازت
 طلب کر کے اُس وقت یہ نئی پوجا شروع کی۔ دراصل اس قصے کی بنیاد وہ قصے
 ہیں جو دو دونا کے پجاریوں نے میر وڈوٹس سے بیان کئے اور اُس کے
 مطالعے سے اُس کا اختراع صاف ظاہر ہوتا ہے اسی لیے آج کوئی بھی اُسے تسلیم
 کرنے کے لیے تیار نہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس تمام قصے سے یہ نتیجہ بھی نہیں
 نکالا جاسکتا کہ ابتدائی یونانی مذہب (بت پرستی کی آلائش سے) پاک و صاف تھا۔
 اگر دقتہا اس میں خدا کے واحد کی پرستش رائج تھی تو پھر یہ تمانے کی ضرورت ہے کہ اسکی بجائے
 ارباب پرستی کے اصول نے کس طرح رواج پکڑا۔ حال میں اسکی توجیہ کی کوشش لگی ہے اور کہا جاتا ہے
 کہ ابتدائی سے یونانی مذہب میں ارباب پرستی کا عنصر موجود تھا جب شخصیت خداوندی کی مختلف
 کیفیات یا اطراف و جوانب میں رد دیا جائے لگا تو اس میں تہجید پیدا ہوا اور اسے ایک نہایت مضبوط
 جڑ پکڑ لی لیکن اس استدلال سے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یونانی مذہب (ارباب پرستی سے)
 کبھی بے یل نہ تھا اور چونکہ یونانی ہستی سے مختلف دیات میں رہتے تھے اسلئے وہ ہمیشہ مختلف معبودوں کو
 پوجا کرتے ہوں گے خود آریہ قوم میں ہر جگہ ارباب پرستی جاری تھی اور اسی اصول پر ہر جگہ عمل ہوتا تھا اور
 یہ تھا کہ ابتدا میں یہ صہل ایک دائرے میں محدود تھا، رفتہ رفتہ اس میں وسعت پیدا ہو گئی پتہ
 اس کے علاوہ یہ کہا جاتا ہے کہ یونانی ارتقا میں فنیقی قوم میں ایک خاص
 لوچ پیدا کیا اور اسی نے یونانیوں کو فن جہار رانی سکھایا۔ اس میں کلام نہیں کہ
 یونانی ترقی میں فنیقی قوم کی طرف سے بہت مدد ملی، لیکن جتنی وقت کہ فنیقی اثرات کو
 شہ یونانی تمدن کی شاہراہوں کے لیے دیکھا جائے۔ کرتیبوس ۲۶۱ - میر وڈوٹس
 ۵۲، ۲ میں۔ دو دونا کے پجاریوں کا ذکر ہے۔

باب

دی جاتی ہے وہ کسی حالت میں قہرین قیاس نہیں۔ وہ مورخ جو ایشیائے کوچک، جزائر اور یورپی یونان کے باہمی تعلقات پر زور دیتے ہیں وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان اضلاع کے باشندوں نے فیثقی سے فن جہاز رانی سیکھا ہوگا؛ اگر ہر مسافر کو آنے والا بندر گاہ ہمیشہ نظر آتا رہتا تھا، اگر اقلیم یونان جزائر کے لیے اور جزائر اقلیم یونان کے لیے محض ایک مختصر سی منزل تھی تو پھر اس کی کیا ضرورت تھی کہ کوئی قوم باہر سے آئے اور یونانیوں کو فن جہاز رانی سکھائے۔ حق یہ ہے کہ فیثقی اس اہیت کے مرکز مستحق نہیں جو انھیں دی گئی ہے؛ یونان میں مشرقی تہذیب و تمدن کے ترویج کے لیے ان کی مداخلت کی قطعی ضرورت نہ تھی، اس لیے کہ مشرقی تمدن کا پرتو ایشیائے کوچک پر ہمیشہ پڑ سکتا تھا، اور اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ تمدن محض قدرتی وسائل سے جزائر اور سواحل یونان پر نہیں بھیلایا جب ابتدائی یونان کی اولین تاریخ کی نظریات محض مفروضات پر مبنی ہیں تو ایسی صورت میں کسی پیچیدہ نظریے سے ایک سیدھا سادہ مفروضہ یقیناً قابل ترجیح ہوگا:

زمانہ حال کے مورخوں کی رائے یہ ہے کہ مشرقی اثرات بڑھنے کی وجہ سے یونان میں ایک نئے رزمیہ دور کی ابتدا ہوئی جس میں تقریباً اسی قسم کے واقعات پیش آئے جیسے قدیم رزمیہ شعرا اور نساب بیان کرتے ہیں۔ لیکن پیلا سنگی عہد کی سادگی کے بعد جنگ و جدال کا دور صرف ایک شرط پر ثابت ہو سکتا ہے، وہ یہ کہ نسابوں اور شاعروں کے بیانات اور دو دو نام کے پجاریوں کے تذکرے حقیقت پر مبنی ہوں۔ یہ ممکن ہے کہ ہم ان روایات کو مجرد تسلیم بھی کر لیں، لیکن یہ لازم نہیں آتا کہ ہم اس ترتیب و تسلسل کو بھی تسلیم کرے پر محبور ہوں جو قدما بھجور گئے ہیں؛ ممکن ہے کہ اور استقوس، فی دیوس، اکیلیس، تھے سیوس، یا سون او مے لوس وغیرہ کے حالات اور ان کی چال بازیوں کے قصے محض زمانہ ابعد کے شعرا کے اختراعات نہ ہوں بلکہ ان کی بناء ان افسانوں پر ہو جو اس وقت زبان زد عوام تھے، لیکن کم از کم یہ تو ماننا پڑیگا کہ ان افسانوں میں یہ تمام واقعات یکجا نہ تھے اور ان میں کسی قسم کی تاریخ کاتین نہیں کیا گیا تھا؛ اور جب ہم اس سے واقف ہیں کہ نسب نگاروں نے ان کا باہمی ربط و تعلق اور زیادہ کرایا تو پھر

ہیں اس کا حق نہیں ہے کہ ہم انھیں کوئی بھی تاریخی اہمیت دیں نہ ہیں یہ چاہیے
 کہ ہم ایک ایسے مبارزہ عہد کو فرض کر لیں جو سوترا درودہ صدی رہا ہو اور جس میں
 جنگ و جدال کی نو ساختہ خواہش کی وجہ سے عظیم الشان درخشاں نتائج
 ظہور پذیر ہوئے ہوں، اور کسی زمانے کے امن پسند پیلا سگیوں نے آپس
 میں لڑنا شروع کر دیا ہو جس کی مثال اور اسستوس اور قیصریوں کے باہمی
 مجادلے سے دی جاسکتی ہے۔ یہ ہرگز قہرین قیاس نہیں کہ محض فنیقیوں
 کے اثر سے یہ اقوام یکایک جنگجو ہو گئیں۔ زمانہ حال میں اگر کسی ملک کی غیر متدن
 قوم جو فطرۃً امن پسند ہو تو محض انگریز سوداگروں کے تعلقات سے وہ جنگجو
 نہیں بن سکتی۔

کہیں زیادہ قہرین قیاس یہ ہے کہ مشرقی روابط کے سبب سے یونانی
 پہلے سے زیادہ متمول بھی ہو گئے اور ساتھ ہی ان کی مردانہ وارداتیں بھی کم
 ہو گئیں یہاں تک کہ آخر کار مرضی سوراؤں کو دوریانی جیسی جنگجو قوم نے

۹۷ اب قدامت شناس اپنی عام فہم کتابوں میں اپنے متغی اور قابل قدر پیلا سگیوں
 کے قصوں میں ایک اور قصہ ایسے وحشی اور غیر متدن پیلا سگیوں کا اصادہ کرتے ہیں جو
 زلیوس دیرتا کے سامنے انسانی قربانی چڑھایا کرتے تھے اور انھیں ایونیائیوں نے
 اپولو کی پرستش سکھا کر ہذب بنانے میں مددی۔ ظاہر ہے کہ دونوں قسم کے قصے
 بالکل ایک ہی نوع کے ہیں اور اس تصاکم مطلب کوئی گمراہی نہیں ہے۔ تہذیب
 پھیلانے والے اپولو کی پوجا دراصل اُس زمانے کی بات ہے جب دوریانی ترک فن
 کے بعد کاہنوں کا دور دورہ شروع ہوا اور اُسے یہاں سے اٹھا کر ابتدائی عہد کو منتقل
 کر دیا گیا ہے۔ اُس ادب میں زلیوس کے سامنے انسانوں کی قربانی ایک شاذ
 واقعہ ہے، اور یہ درست شکل سے باور ہوتا ہے کہ قدیم زمانے میں اپولو کے مجادلوں کے
 رسوم زلیوس کے پجاریوں کے رواجوں سے کچھ زیادہ نہ معلوم ہوں گے۔

نلہ ہیلبرگ نے (”دور ہوم“ صفحہ ۲۹) یہ نہایت واضح طور پر ثابت کر دیا ہے کہ
 ہومری نظموں کے سوا کچھ زیادہ جگہ نہیں ہیں Helbig: Hom. Epos

شکست دیکر مغلوب کر لیا اللہ

اب

ممكن ہے کہ ان یونانیوں کا نام جو وقتہ خوفۃ ایشیائے کوچک سے یورپ آئے یونانی ہی ہو۔ توریت کی کتاب پیدائش میں اقوام کی جو فہرست دی ہوئی ہے اس میں ایک قوم ”یادون“ بھی ہے؛ لیکن چونکہ یہ فہرست دور یانی ترک وطن کے بعد مرتب ہوئی تھی اس لیے وہ اس نظریے کا خاطر خواہ ثبوت نہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ شامپولیوں نے خیتاس کے حلیفوں کی فہرست میں جو رامسیس دوم سے تقریباً سولہ فی م میں لڑے تھے، یونانیوں کے نام کا انکشاف کیا تھا، اسی کا اب دوبارہ انکشاف ہوا ہے۔ بہر حال اس معاملے میں ہم گرتھوس سے مستفق الرائے ہیں کہ ابتدائی زمانے سے ہی یونانی ایشیائی اور یورپی دونوں ساحلوں پر رہتے تھے؛ اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب کریٹ کو ان ممالک میں شمار کیا جاتا ہے جو ابتدائی سے یونانی تھے تو پھر خویوس اور ساموس کو یونانی نوآبادی کیوں بتایا جاتا ہے۔ بلاشبہ ساموس اور خویوس میں مصری تہذیب و تمدن کا اثر کریٹ سے زیادہ تھا، اور اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ جب

لہ تاریخ یونان کے مطالعے میں مختلف طبی علوم خصوصاً ارضیات سے مماثلت پیش کی جاتی ہے، ہم پہلے ایک شبہیہ اسی قسم کی دنیا جاتے ہیں جس نے ہمارا مطلب صاف اور واضح ہو جائیگا۔ کسی زمانے میں علم ارضیات کا ہر فن یہ نظریہ تسلیم کرتے تھے کہ زمین میں وقتہ اور یک ایک انقلابات پیدا ہوتے رہتے ہیں، لیکن اب یہ نظریہ مسلمہ ہو گیا ہے کہ زمین کی ساخت میں جو تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں وہ مسلسل اس بات کی بنا پر تدریجاً جاتی ہیں۔ ہمیں یقین ہے اور ہم اس پر رد دینا چاہتے ہیں کہ یہی صورت حال ان اثرات کی ہے جو یونان پر مشرقی تمدن کے ہوئے۔ ہمارے خیال میں ہے کہ پہلے تو ایک دور سیلاسلگی سا دکھایا گیا اس سے بعد یونانی ادھنیقی اثرات کے سبب یہ ساکنی مبارزت میں تبدیل ہو گئی؛ بلکہ اس کے برعکس ہمارے ہے کہ ایشیائی یونانیوں اور یونانیوں کا یورپی یونانیوں پر روز افزوں اثر طرمارا، یہ یورپی یونانی اپنے دیگر آریائی بھائیوں کی طرح جنگجو بھی تھے، اور ان میں ارباب پرستی بھی رائج تھی؛ اور اگر ان میں ماس پسندی کے وہ جذبات نہ تھے جو ان کے ابتدائی مددگار کے نسب کے حاتمے میں تو انھوں نے ناؤا ہند کے اس مدخل کو جسے ”دورانی“ تک ملن کا لقب دیا جاتا ہے، نہ آسانی سے تسلیم کیا

دور یانی ترک وطن کے بعد یونانیانی خمیوس اور ساموس آئے تو انھیں جو قوم ہاں ملی باٹ وہ اس قوم کی پر نسبت جس سے وہ کرسٹ میں دو چار ہوئے تھے یونانیوں سے متاثر تھے۔ ان دونوں کے استعمار میں جو فرق ہے وہ صرف یہی ہے کہ خمیوس اور ساموس کے مستعمرین کی تاریخ کا تین فرض کر لیا گیا ہے دراصل لیکہ کرسٹ کی نوآبادی کی تاریخ کا پتا بھی نہیں جتنی یہ ہے کہ ایشیائے کوچک کے ساحل اور جزائر میں ابتدا ہی سے یونانی آباد تھے پلہ

۱۔ کوریتیوس: یونانیانی ترک وطن سے پیشتر ایلیا میں کی حالت E Curtius Ionier Vor Der Ionischer Wanderung, 1855 "تاریخ یونان" حلد ۱ صفحہ ۱۷۵ Gr. Gesch. ہم پورے طور سے ان سے متفق ہیں کہ یونانی یورپ کی طرح ایشیائے کوچک کے ساحل بہت قدیم زمانے سے یونانی میں، اور اس انکشاف کو ہم بہت بڑی تاریخی عظمت دیتے ہیں خیتاس کے طبع "یا ونول" کے لیے و، م، میولر "قدیم سری عمارات اور لیتا اور یورپ کے باہمی تعلقات" لائبریرل صفحہ ۱۷۵ صفحہ ۳۶۹ W M. Mueller Asien und Europa Nach altaegyptischen Denkmälern, Lpz کا مطالعہ کیا جائے ابتدائے تاریخ کے دور میں یونانیوں کے ایشیائے کوچک کے ایک حصے میں پھیل جانے کی نسبت ہم کوریتیوس سے متفق ہو کر مصلد دیل رائے کا اظہار کرتے ہیں:۔ قدیم یونانی روایت کے مطابق یونانی نوآباد پہلے بیل (اکاماس) ولد تھے سیوس کی سرکردگی میں قبرس، لسیہ اور پیم فیلیہ آئے (ہیر وڈ ولس ۹۰، ۹۱ میں تیوٹرووس، لیکوس اور کالکاس کا ذکر ہے) اکثر اس بیاں کو محض من گھڑت سمجھا جاتا ہے۔ اسکے خلاف مےیر ("تاریخ ازمنہ قدیم" حلد ۱ صفحہ ۶۷ E Meyer Gesch. des Alterthums) کا اس طرف میلان ہے کہ یونانیانی ترک وطن سے پہلے ہی جمیرہ قبرس اور پیم فیلیہ میں مغرب کی طرف آباد کاری ہو چکی تھی۔ لیکن ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ جب یورپ کے قریب ہی بہت سے غیر آباد مقامات پڑے ہوئے تھے تو پھر یورپی یونانیوں کو اتنی دور جانے کی کیا ضرورت پڑی تھی؟ کیا یہ استدلال محض ان یونانی روایات کی بنا پر کیا گیا ہے جو ان مقامات کا تعلق جنگ طروا سے ظاہر کرتی ہیں؟ کیا اس سے زیادہ قریں قیاس یہ معروضہ نہ ہو گا کہ وہ دراصل ایشیائے کوچک کی

باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ قدیم یونانی آبادی کے مابقی تھے؛ قبرسیوں اور جمیلیوں کے
ان یونانیوں کی اولاد سے ہونا جو ٹروائے سے گھر واپس جا رہے تھے، اسکی ایضاً کوئی
کی تاریخ کے لئے اتنی ہی نسبت ہے جتنی اوکے نوٹریوں اور دیگر اقوام کی اصل کی جبکہ
یونان سے آنا بیان کیا جاتا ہے، اور جتنی اٹلی کی تاریخ میں دیوولیس اور دیگر سوراؤں
کے آباد ہونے کی۔ اس کے علاوہ لطف یہ ہے کہ کالنیاس دونوں ملکوں میں
موجود ہے :

ہشتم

یونان کے ابتدائی فنون کے باقیات

ٹروائے، میکینائی، اورخومینوس، تیرنز

ان سب امور پر غور کرنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بالآخر مدد دہریائی نقل وطن سے پیشتر کے عہد کے متعلق ہمیں کیا معلومات حاصل ہیں۔ اس کے جواب میں سب سے پہلے تو ہمارے سامنے وہ انکشافات ہیں جو حال کے زمانے میں خاص ارض یونان میں اور ان مقامات پر ہوئے ہیں جو کسی زمانے میں تمدن اور سیاسی اقتدار کے مرکز شمار کئے جاتے تھے۔ حال ہی میں بائیں رخ شلی مان نے میکینائی، اورخومینوس، تیرنز اور ٹروائے میں جو نہایت دلچسپ حالات دریافت کئے ہیں ان کی تاریخی وقعت میں کسی قسم کے مبالغے کی گنجائش نہیں اور ان کے لئے ہمیں اس محقق کے جوش اور تحقیقات کے ذوق کا ممنون ہونا چاہیئے۔ ان انکشافات نے ہمارے اس معلومات میں جو زمانہ قدیم کے متعلق ہیں حاصل تھا، معتد بہ اضافہ کیا ہے اور اس سے ان مسائل میں جو حکایت کے ذریعے سے ہی طے ہو سکتے ہیں ایک اور مسئلے کا اضافہ ہو گیا ہے۔

ان مقامات میں سب سے قدیم تمدن کا موقع ٹروائے تھا۔ اس شہر کے متعلق

شلی مان: الیوس، بلدیہ وٹک، سمویانیاٹ Schliemann Stadt und Land

Der Troyaner، لاپیرنگ شلیمانڈ ٹروائے، میری حال کی کھدائیوں کے نتائج،

(Troja, Ergebnisse meiner neusten Ausgrabungen auf der)

Baustelle von Troja) لاپیرنگ شلیمانڈ۔ یہ دونوں تصانیف بالقصور ہیں۔ مقابلہ سرو

نات

اب تک جو خیالات تھے اُن میں باہمی تضاد تھا۔ لیکن ان میں سے اس رائے کو کہ پریم کا شہر کوہ بونار باشی پر واقع تھا تہج دی جاتی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ ہومر کی نظمیں اور ٹروائے کی عام وقت اُنہی کی متقاضی تھی کہ وہ بونار باشی کے سے مستحکم اور مرتفع مقام پر ہی واقع ہو۔ لیکن شلی مان نے جو میاں علی دنیا کے سامنے پیش کیے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ اہم ہیں، اور درنا کا لیکہ بونار باشی پر کوئی اہم باقیات کبھی برآمد نہیں ہوئے اس کے برعکس کسی اور پہاڑی پر جو سمندر سے قریب ہے اور اب جس کا نام حصار لک ہے پر اُنے کھنڈر اس کثرت سے ملے ہیں اور ہماری تحقیقات اور مدح سرائی کے لیے اتنا عظیم الشان ذخیرہ برآمد ہوا ہے کہ ہمیں کوئی قوی شک نہیں رہ سکتا کہ اگر اُس میں اور ہومر کے حالات میں تطابق کلی نہ بھی پایا جائے بائیں بھی شہر اس وقت شرانے یونان کے پیش نظر تعجب انھوں نے جنگ ٹروائے کے متعلق اپنے اشعار نظم کیے تھے۔ واضح ہو کہ خود قدما کے نزدیک اسی پہاڑی پر شہر الیوم واقع تھا اور بعض تو اُسے ٹروائے ہی کا موقع قرار دیتے تھے۔

اس سکیوم سے عین مشرق کی طرف آٹھ میل درازا اور ٹھہمائی میل چوڑی ایک گھاٹی ہے جو کہوہ ایداسے آکر کمیلیس پوینت کی طرف ذرا کشادہ ہو جاتی ہے۔ اس گھاٹی کو دو ندیاں سیراب کرتی ہیں جن میں سے بڑی کا نام جو جنوب کی طرف

نصیبہ حاشیہ مصنفہ گزشتہ شیخ ہارٹ کی کتاب ریشلی مان کی کھدائیاں، Schuohhardt

Schliemanns Ausgrabungen) اور جلد، لائبرل ۱۸۹۲ء ریشلی مان کی رائے کے مطابق پہاڑی پر صرف قلعہ ٹروائے تھا اور شہر دراصل اُس کے دامن میں واقع تھا، اسے اسکا اصل مقصد یہ تھا کہ ہومر کے اس بیان سے کہ شہر قلعہ سے بہت بڑا تھا کسی طرح تطابق پیدا کرے۔ اُس کے دلائل میں تضاد پایا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تہر کے تین دروازے ہیں، ایک دیوار کا جھوٹا سا کھڑا بھی موجود ہے جو ممکن ہے کہ شہر بنیاد کے آثار ہی ہوں اور قلعہ کے نیچے بہت سالمہ اس وقت بھی نظر آتا ہے۔ اول تو یہ دلائل فی نفسہ مفصلہ کن نہیں ہیں، اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ پہاڑی کے نیچے شہر آباد تھا پھر بھی شلی مان نے جو رقبہ زمین کیا ہے اُس کی بنیاد کسی دیوار کے آثار پر نہیں بلکہ محض مصلحت پر ہے۔ بیوتی شہر کی رائے ہے (جربیدہ) مالک عفر

واقع ہے، سکا مائڈر اور چھوٹی کا نام جو شمال میں ہے سموٹس ہے؛ دونوں ندیاں سمندر کے قریب اگر ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں۔ اس کھائی میں ساحل سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ایک سوسائٹھ فٹ بلند ایک پہاڑی واقع ہے جو حقیقت پہاڑیوں کے ایک طولانی زنجیر کے آخری چوٹی ہے؛ اس پہاڑی کا اوپر کا حصہ ۶۰۰ x ۹۰ فٹ یعنی تقریباً ساٹھ ہزار مربع گز ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں شلی مان نے (جس کے ساتھ بعد میں ڈیورپ فیلڈ بھی ہو گیا) سٹشہ میں کھدائی شروع کی اور عجیب العقول نتائج برآمد کیے۔ کھدائی سے یہ معلوم ہوا کہ اس موقع پر متعدد دھبے ایک دوسرے کے کھنڈروں پر بنائے گئے ہیں جس کی وجہ سے پہاڑی کی چوٹی پر ۴۵ فٹ بلند تو وہ بن گیا ہے۔ ان تمام تہوں میں سب سے عجیب و غریب تہ پتھر سے دوسری تہ ہے اور یہ اس قدر چھپ ہے کہ یہاں اس کا ایک توصیفی نقشہ کارآمد ہوگا۔ اس کے ہر چار طرف ایک شہر بنا ہوا ہے جس کا پتہ کا حصہ دھوپ میں تپتی ہوئی اینٹوں اور اوپر کا حصہ پتھر کا ہے؛ اس شہر بنا ہوا کے تین بڑے بڑے پھاٹک اور متعدد برج ہیں۔ شہر کے اندر بہت سی دلچسپ اشیاء مثلاً ظروف (منخلہ ان کے نام نہاد تصویر داظر طرف) پتھر اور تانے کے برتن اور سونے کی اشیاء کا ایک نامزد مجموعہ ہے جس میں طلائی لنگن، مدیریاں، جھومر وغیرہ نکلتے ہیں۔ یہی وہ اشیاء ہیں جن کے دستیاب ہونے پر علمائے قدیمیات میں ایک سنسنی سی پیدا ہو گئی اور جس کا نام شلی مان نے خزانہ پریام رکھا یہ زلیخا سب تہ بہ تہ ایک دوسرے پر ایسے رکھے ہوئے لے گیا کوئی خاص خطرہ تھا جسکی وجہ سے انھیں ایک طرف رکھ دیا گیا ہوگا، اور ان سے ٹروائے کے شہر رافاتی تولکا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ Ausland سٹشہ حاشیہ ۵۱ ۵۲) کہ قلم میں صرف مردہ جلائے جاتے تھے، لیکن شلی مان کے ساتھی ڈیورپ فیلڈ نے "متحدہ جدید ہیرملک" حاشیہ ۲۹۴ (W Dorpfeld Beil Z Allgem Ztg.) میں اس نظریے کو مسترد

کر دیا ہے اور خاص ٹروائے میں ماہرین آثار قدیمہ کی ایک کانفرنس میں جو قراردادیں منظور ہوئی تھیں ان سے بیوقوفی شرک رائے کی توثیق نہیں ہوتی۔

تیا لگتا ہے۔ شہر نپاہہ پر گریٹ اور راکھ کا اس قدر ڈھیر جما ہوا ہے کہ اُس سے وہ آتش زدگی یاد آتی ہے جو ٹروائے کی بریادی کا باعث ہوئی۔ بلاشبہ ایسی باتیں بھی ہیں جو ہومر کے بیان سے میل نہیں کھاتیں، مثلاً ان کنڈروں کا رقبہ بہت کم ہے، اور یہاں کی تہذیب و تمدن کی حالت نہایت قدیم طرز کی ہے، یاں ہر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ٹروائے اور حصار لک ایک ہی چیز نہیں۔ ظاہر ہے کہ شعرا اعداد و شمار کے ماہر نہیں ہوتے خاص کر جب وہ واقعات متعلقہ سے صدیوں بعد انھیں نظم کا جامہ پہنائیں۔ ہمارا خیال ہے کہ ٹروائے کے ان انکشافات کا یونان کی قدیم تاریخ سے گہرا تعلق ہے، اس لیے کہ اول تو ان اقوام کا جو بحیرہ ایجین کے ہر چار طرف آباد تھیں باہمی تعلق تھا اور دوسرے خود ہومر کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یونانیوں اور ترویانیوں میں کسی قسم کا قومی اختلاف نہ تھا:

جزیرہ تھے رامیں جو آثار برآمد ہوئے ہیں اُن کا قدیم ترین حصہ حصار لک کے دوسرے شہر سے زیادہ جدید ہے۔ یہاں کی ابتدائی عمارات کو آتش فشانی زلزلوں اور لاوے نے بالکل برباد کر دیا ہے اور کنڈروں میں دیے ہوئے پتھروں کے اوزار اور برتن نہایت نفیس حالت میں ملے ہیں جو ظن غالب ہے کہ

یہ لیونورمان: جزیرہ تھیراس میں زمانہ قبل تاریخ کی عمارات کا انکشاف، جزیرہ آسار قدیم پیرس، ۱۸۷۱ء

F Lenormant Decouverte De constructions Antehistoriques

”dans L'ile de Therasia,” Rev. archeol.

کا ایک پوم پی آئی (جزیرہ عالمین ۸۳ء صفحہ ۲۳) F Fouque Une

(Pompei antehistorique Rev des D mondes) نو، کے کے نزدیک

وہ مصیبت جس کی وجہ سے جزیرے کا ایک حصہ برباد ہو گیا اور اس کے اولین تمدن کا خاتمہ ہو گیا، سنہ ۱۸۷۱ء ق م کے درمیانی سنین میں پیش آئی ہوگی۔ نیز مقابلہ کیجئے مائے: ”جزیرہ تھے رامیں“ (۱۸۷۱ء) جس میں تصویریں بھی دی ہوئی ہیں

(Mamet. De ins. Thera.)

فنیقی الاصل ہیں۔ اس جزیرے کے باشندے جو کی کاشت کرتے تھے؛
 میکے نامے میں جو انکشافات ہوئے ہیں ان کے ذریعے سے ایک نئی
 دنیا جو اس سے بھی زیادہ درخشاں تھی ہمارے سامنے آتی ہے؛
 جس وادی کا پانی اگر دو جزیرے کے مغرب کی جانب خلیج کوڑتھ میں جاتا ہے
 اور اُس کے اور میدان آرگوس کی سب سے بڑی ندی اناخوس کے میدان
 کوہ ترے تون واقع ہے؛ یہ پہاڑی دراصل جزیرہ نامے آرگوس کے زنجیرے
 کی ایک چوٹی ہے اور کوڑتھ سے آٹھ گوس تک کی سڑک اسی پر ہو کر جاتی ہے جس
 مقام پر یہ سڑک جنوب کی طرف چلے کوہ ترے تون کے جنوبی ڈھال کے قریب
 آریوسیون کا شہر میکے نامے واقع ہے اور یہاں سے ہر چار طرف کامیڈائی در در
 تک نظر آتا ہے اور شمالی در سے کی حفاظت بحسن و خوبی ہو سکتی ہے۔ معلوم ہوتا
 ہے کہ کسی زمانے میں اس شہر کا طول کم و بیش ایک ہزار گز اور عرض چھ سو گز ہو چکا ہوگا
 اس کا رقبہ اور وسعت ظاہر ہوتی ہے۔ شہر کا قلعہ ایک بے قاعدہ مثلث کی شکل
 میں شمال و مشرق کی سمت پر واقع ہے۔ اس قلعے کے صدر دروازے میں داخل
 ہوتے ہی ایک دائرہ نظر آتا ہے جو پتھر کی سلوں کی دوہری قطار سے بن گیا ہے؛
 اسی دائرے کے مغربی حصے میں موجود سطح زمین سے ہمیں سے لیکر پتھریں فٹ
 گہرائی تک شلی مان کو باغ بڑے بڑے مقبرے لے اور حال ہی کے زمانے (یہی سیکسٹہ)
 میں ایتھنز کی اجمین آثار قدیمہ نے ایک اور مقبرے کا انکشاف کیا ہے۔ ان مقبروں
 میں گل سترہ لاشیں اور بہت سی اشیاء برآمد ہوئیں لیکن ان میں سے بعض اشیاء ایسی تھیں

شلی مان؛ میکے نامے اور تونز میں میرے تحسبات و انکشافات کا حال (Sohlemann)

Bericht über meine Forschungen und Entdeckungen in

mykenae und Tiryns، لاہیزگ شہد ام؛ سٹیفن؛ "تعدادات میکے نامے"

Steffen Karten von mykenae مع دو تصاویر، برس سیکسٹہ ۱۸۷۶ء

میں کتاب مصدقہ سٹیفن وولونگ۔ نیز مقالہ کیا جائے پگازوٹزنا الماب جدید

P. Gardner: new chapters باب ۳۔

ب۔ جن کی تعمیرِ فیکھن میں اس عزت و حرمت کا لحاظ نہیں کیا گیا جو عام طور پر مرد کے ساتھ کی جاتی ہے بلکہ ویسے ہی خندق میں پھینک دیا گیا۔ ان کی ظاہری حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ دفن سے پہلے یا عین دفن کرتے وقت انہیں نصف جلا دیا گیا ہو گا۔

ان میں سے پہلے اور دوسرے مقبروں کی اہمیت کچھ زیادہ نہیں، تیسرے مقبرے میں تین لاشیں، تقریباً سات سو طلائی گول رکابیاں جن پر نہایت باقاعدہ کام نظر آتا ہے، ایک بہت بڑا جھومر طلائی پتیوں کا بنا ہوا ہے، تین طلائی مربع رکابیاں جن پر کندہ کیا ہوا کام ہے، اور ایک طلائی پیالہ برآمد ہوا جو تھے مقبرے سے پانچ لاشیں بغلیں جن کے چہرے طلائی نقابوں سے ڈھکے ہوئے تھے، اور ان کے ساتھ تانبے کا ایک پیشِ قبض جس میں سونے کی کچی کاری کر کے شیر کے شکار کی تصویر بنائی گئی ہے، شیر کا طلائی چہرہ، بیل کا تقرتی سر، طلائی جھیلے، سنگ مرمر کے برتن اور عنبر کے دانے بھلے۔ باقی ماندہ قبروں میں بھی اسی قسم کی اشیاء برآمد ہوئیں، اور ان کے علاوہ مٹی کے برتن اور بونڈی مورتیاں ہر جگہ نکلیں۔ لمبے میں لے ہوئے قبروں سے تعویذ بھی ملتے تھے جن پر کاکڑی انوں کی تصاویر اور وسط میں بیج دار نقوش بنے ہوئے ہیں، ظن غالب یہ ہے کہ ان تعویذوں سے مختلف قبروں کا موقع معلوم ہوتا ہو گا۔ مقبروں کے اندر رکھ دے ہوئے پتھر اور ایسے مٹی کے برتن جو تاریخِ فنون لطیفہ کے لئے نہایت دلچسپ ہیں برآمد ہوئے قلعہ کا وہ حصہ جس میں یہ مقبرے نظر آتے ہیں، باقی ماندہ حصے سے بالکل غلط فہم ہے۔ تمام قلعہ کی تعمیر سیلا سکی یا کیلکولی طرز کی ہے یعنی مختلف دیواریں بے قاعدہ پتھروں کو یکجا کر کے بنائی گئی ہیں لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ خاص طرزِ تعمیر اپنی قسم کی سب سے قدیم تعمیر ہے۔ میکنے مانے کے مقبروں کی اندرونی اشیاء سے نیز اس کی دیواروں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تعمیر مختلف عہدوں میں ہوئی ہوگی۔ اس کے علاوہ ایسے مکانات وغیرہ بھی ہیں جن میں حلے کے وقت ہذا خطرے کی حالت رہتی ہوگی، یہ مکانات خاص طرز کے بنائے گئے تھے اور خاص قسم کی دیواروں سے انہیں مستحکم کر دیا تھا۔ اس امر سے

اس مضبوطی اور عمدگی کی اصلی توجیہ سمجھ میں آتی ہے جو قلعہ کے صدر دروازے (یعنی مشہور آفاق "شیر دروازے") کی ٹرک میں پائی جاتی ہے۔ سلی مان کے نکستافا سے پیشتر قدیم یونانی طرز تعمیر کی ایک درخشاں مثال سمجھی جاتی تھی اور اس وقت بھی اس کی اہمیت میں کوئی خاص فرق نہیں ہوا ہے۔ یہ دروازہ دس فٹ طویل ہے اور اس کا اوسط عرض تقریباً نو فٹ ہے اور اس پر پتھر کی ایک نہایت وزنی سل رکھی ہے، جس کا طول سولہ فٹ، بلندی ساڑھے چھ فٹ اور موٹائی تین فٹ ہے؛ اس کا وزن کم کرنے کے لیے اس کے اوپر ایک نشت خلا چھوڑ دی گئی ہے اور سامنے کی جانب ایک زیبائشی سل نصب کر دی گئی ہے جس کے دونوں طرف دو پاؤں یا کھڑے ہوئے دو شیر منبت کاری کے بنے ہوئے ہیں۔ افسوس اُن کے سر موجود نہیں ہیں لیکن دیگر اعضا کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصانع نے اُن کے تراشنے میں قدرتی ساخت کے مطابق بالکم و کاست چربہ آمار نے کی کوشش کی ہے، اور اس صفت میں ان محسموں اور عام ایشیائی مصنوعات کی ساخت میں معتد بہ تباہ نظر آتا ہے:

یونانی فنون لطیفہ کی تاریخ میں میکے نائے کی جواہریت ہے وہ قلعہ اور شیر دروازے تک ہی محدود نہیں، بلکہ اُن کے علاوہ شہر کے نقیبی حصے میں جمیع مختلف عمارتوں کے باقیات برآمد ہوئے ہیں جنہیں خزانوں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور جو ارض یونان میں اپنی طرز کی تنہا عمارتیں ہیں:

ان میں سب سے بڑی اور سب سے محفوظ عمارت نام نہاد خزانہ اترکوس ہے، جس کا علم تو پہلے ہی تھا لیکن اس پر اتنی مٹی جمی ہوئی تھی کہ باہر سے گنبد تنگ نظر نہ آتا تھا، اور اسے سلی مان نے مٹی کھود کر اب بالکل برآمد کر لیا ہے۔ باہر ایک راستہ ایک دروازے میں جاتا ہے جو شیر دروازے کے طرز پر بنا ہوا ہے لیکن جو اس سے ذرا تنگ اور بلند ہے۔ اس خزانے کے اندر کا حصہ دراصل ایک بہت بڑا گنبد ہے جو سولہ فٹ چوڑا اور آٹھ فٹ اونچا ہے، گنبد کے بے قاعدہ کٹے ہوئے پتھروں سے نہیں بنایا گیا بلکہ اس کی تعمیر کے لیے پتھروں کی تہ پر نہیں جا گئی تھی اور یہ اوپر کی طرف تنگ ہوتا جاتا ہے۔ اس گنبد کے

باب

دروازے پر کسی زمانے میں رنگین سنگ مرمر کے مندریں سل پائے تھے۔ (دراغ ہو کر اسی طرح کی ایک عمارت آرگوس کی ٹرک پر ہمیر ایتھوم کے قریب بھی واقع ہے)۔

ایتھنز کے شمال میں مینی دی کے قریب بھی (جس کا قدیم نام اکازائے تھا) اسی قسم کی ایک عمارت ملی ہے اور اس کے بھی مقبرہ ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ قدما کا خیال تھا کہ میکے نائے کی گنبد نما عمارتیں دراصل خزانے تھے لیکن ظن غالب یہ ہے کہ یہ مقبرے ہی ہوں گے یا یہ بھی ممکن ہے کہ پکارڈوز کے خیال کے بموجب ان سے دونوں کام نکالے جاتے ہوں۔ مینی دی کے مقبرے میں بھی میکے نائے کی طرح مختلف اشیاء برآمد ہوئی ہیں لیکن وہ اس قدر اہم نہیں بالکل یہی حکم ان مقبروں پر بھی لگایا جاسکتا ہے جو اٹیکا کے دیے یا ایانیس سیانا کے قریب ملے ہیں اور جو نوولپیا کے نزدیک بہاڑکات کرناٹے لگے ہیں۔ اسی طرح امیکلی کے قریب باقا ایوم (دراغیو) میں ایک گنبد نما مقبرے کا انکشاف ہوا ہے جس میں بچہ دیگر اشیاء کے طلائی پیالے بھی نکلے ہیں جن کی ترمیم و زیبائش نہایت سادہ اور شاندار ہے۔

میکے نائے کے موقع اور شمال رویہ یا ٹری دروں کے استحکامات کا ان تو صنفی نقشوں سے خوب اندازہ ہوتا ہے جو جرمنی میں آخر ترین تحقیقات کے بعد مرتب ہوئے ہیں، اور ان سے ان کے تعمیر کرنے والوں کی فہم و فراست کا اندازہ ہوتا ہے۔ قلعہ میکے نائے کی اہمیت کا راز یہ تھا کہ وہ آرگوس کے عین مقابل میں واقع تھا اور شمالی یا ٹری در سے اس نے مستحکم کئے گئے حصے کے حصے کے وقت عقیقی حصے کی حفاظت ہوئی۔ اور جتنی فوج ممکن ہو وہ جنوب کی طرف بھیجی جاسکتی۔

سائچ تمدن میں تیسری جگہ میوتیہ کے شہر اور خو مینوس نے پائی ہے جو زمانہ حالیہ کے شہر سکریو کے قریب کوپائے جمیل کے کنارے آباد تھا۔ لیکن اسے وہ شہلی بان ہمیوتی اور خو مینوس کے موقع پریری کھائیوں کا بہانہ

H. Schliemann: Bericht über meine Ausgrabungen im

boeotischen Orchomenos لا بزرگ لاء۔

علاوہ مشہور آفاق "خداوندیاس" کے درجس کی طرز بالکل میکے نائے کے خزانوں کی سی ہے، یہاں اور کچھ باقی نہیں رہا۔ اس کی کھدائی بھی ششلی بان کی زیر نگرانی عمل میں آئی ہے۔ اس کے بیچ کے کمرے میں کوئی قابل لحاظ چیز ملا نہیں ہوئی لیکن پہلو کے ایک کمرے میں بعض پتھر کی سلیس نکلی ہیں جن سے جیت پٹی ہوئی تھی۔ یہاں کی آرائش کی طرز اور مصری تختہ کے ایک مقبرے کی زینت میں، جس کا قطعی تعین بارھویں صدی قائم کیا گیا ہے، بہت کچھ تطابق پایا جاتا ہے، اور یہ تطابق اولین یونانی صنعت اور اس کی ابتدا کے اہم ترین واقعات میں سے ہے۔

قدیم بلدیات میں جو تھانہ ترترز کا ہے۔ یہ شہر نوپلیا اور آرگوس کے درمیان ایک پہاڑی پر واقع تھا جو آس پاس کے میدان سے بلند ہے، اس کی فصیل چٹانوں کے عظیم الشان بے ڈول ٹکڑوں سے تعمیر کی گئی ہے جن کا طول نوٹ کے قریب اور کرویائی تین فٹ ہے؛ اور بعض جگہ تو یہ پتھر کے ٹکڑے کیسے فٹ تک ضخیم ہیں۔ چند مقامات پر اس دیوار کے متوازی ایک اندرونی راستہ بنایا گیا ہے جس کی چھت پر پتھر کی سلوں کا بناؤ ہے جن کے بعض حصے ایک کے دوسرے پر بھی رکھے ہیں اور بعض جگہ روشنی کے لیے چھت میں سوراخ چھوڑ دیے گئے ہیں۔ اس فصیل کی بلندی ابتدا میں تقریباً ساٹھ فٹ ہوگی اور اس کی تعمیر کا سہرا لسیہ کے (نیم انسان) کی کلومیوں کے سر رکھا جاتا ہے جو مرتزہ کو "مورچہ بند شہر" کے نام سے موسوم کرتا ہے جس سے اس امر کا پتا لگتا ہے کہ اُس زمانے میں اس کی فصیل کو ایک شان و شوکت حاصل ہوگی۔ یہ سب نہیں پہلے سے معلوم تھا، لیکن ششلی بان نے حال ہی میں ایک نہایت بڑی عمارت کے آثار برآمد کئے ہیں جس کے اہم محض ناموافق تھے؛ اس عمارت کے اُس زمانے کے محلات کا تصور نظر کے سامنے آتا ہے، اور اس کی آرائش کا بیشتر حصہ خاص طور پر قابل لحاظ ہے، خصوصاً ایک دیوار جس کی ساخت اور غومیں کی چھت کی ساخت سے بہت

ششلی بان، "ہیروز، نابزرگ لے مرڈاپ، گارڈنز" ابراہام جدید، باب ۴۔

باب

مشابہ ہے، دیکھنے والے کی تمام تر توجہ اپنی طرف مبذول کر لیتی ہے؛
 ممکن ہے کہ کچھ گلوئی یا سیلا سکی فصیلیں زمانہ باجد میں بنائی گئی ہوں
 اس لئے اس جگہ ان کا حوالہ نہیں دے سکتے، یہ سمجھ میں آسکتا ہے کہ ایسے لوگ بھی
 ہو سکتے ہیں کہ جو پتھروں کو ہموار سطح کا ٹٹا تو جانتے ہوں لیکن اتنی تکلیف
 گوارا کرنے کی بجائے جانوں کے نام ہموار ٹکڑوں پر ہی قانع رہے ہوں؛ اور
 یہ عیاں ہے کہ طرز تعمیر یعنی پتھروں کا نام ہموار یا چوکور ہونا پتھروں کی قسم پر منحصر ہے۔
 یہاں ہماری خواہش ہے کہ ہم گو لاس کے حیرت انگیز آثار کا حوالہ اویں جو
 کو پائے جھیل کے کنارے واقع ہیں، اور بہت سے مورخوں کے نزدیک
 قدیم اور خمینیوں اُسی جگہ تھا، لیکن ہم اس رائے سے متفق نہیں ہیں؛
 جن پانچ مقامات کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان میں سے ٹروائے اور
 تھے رائے آثار سے تمدن کی اول ترین منزل کا پتا لگتا ہے؛ ان دونوں کے بعد
 ترنز کی تفصیل پھر میکے نائے اور ترنز اور خمینیوں کا نمبر بلحاظ قدامت کے آتا ہے
 لیکن آرائشی باقیات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ میکے نائے اور اور خمینیوں کے
 شہرہ آفاق ہونے کے بعد بھی ترنز برابر تہذیب و تمدن کا مرکز بنا رہا۔ اسکے علاوہ
 میکے نائے اور ترنز کا باہمی تعلق بھی ظاہر ہے؛ ان دونوں شہروں کے مواقع اور
 آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں استحکامات ایک ایسی قوم کے قبضے میں تھے
 جس نے تمدن کا سبق مشرق سے لیا اور سمندر کے قریب ترنز میں مورچہ بندی
 کر کے ذرا وسیع پیمانے پر میکے نائے جا کر اُسے اپنا ستون بنایا جہاں وہ ہر چار طرف
 کے حملوں سے بالکل مامون و مصون ہو گئے؛

ان مقامات سے مختلف اشیاء کے برآمد ہونے سے مختلف مسائل زیر بحث
 ہو جاتے ہیں۔ بلاشبہ جہاں تک فنون لطیفہ کا تعلق ہے اس تمدن کا منبع

Ulrich Reisen und Forschungen in Griechenland in ۲۱۸-۲۱۹ جلد ۱ اس کاگزٹوئس حوالہ دیتا ہے لیکن اس نے اس
 نظر سے کہ جس کا متن میں مذکور ہے ثابت نہیں کیا۔

مشرق تھا، لیکن یہ صرف ایشیا کا ہی مروجہ نہ تھا بلکہ اس میں مصری تہذیب کا بھی بہت کچھ حصہ ہے۔ اب اس کا تعین نہایت دشوار ہے کہ ان مصنوعات پر جو برآمد ہوتی ہیں (خصوصاً وہ جو میکے نامے میں نکلی ہیں) مصر کا زیادہ اثر پڑا یا ایشیا کا۔ ان کے علاوہ بہت سی ایسی چیزیں بھی ہیں جو اپنی نوع میں بالکل نکتہ ہیں اور ان سے ارتقاء فنون لطیفہ کی ایک اور منزل ظاہر ہوتی ہے جو مشرقی تمدن کے کسی بڑے سلسلے میں اپنی جاتی، ایسی اشیائیں شقوں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں یعنی مٹی کی اشیاء، منقوش پتھر اور طلائی کام۔

ابتدائی فنون لطیفہ کے سب سے اہم نمونے ظروف ہیں۔ ان میں سے بعض پر روغن لگایا ہے اور بعض بالکل سادہ ہیں، جن پر رنگ چڑھایا گیا ہے وہ شمالی یورپ کے مفروضہ زمانہ قبل تاریخ کے برتنوں کے مشابہ ہیں اور ٹرواے میں بکثرت اور میکے نامی میں ذرا کم دستیاب ہوئے ہیں۔ بعض رنگین برتن ایسے بھی ہیں جن کا رنگ ذرا بدلتا ہے، اس کی شکل ان ظروف کی سی ہے جو آشور اور فنیقیہ میں برآمد ہوئے ہیں۔ روغن ظروف میکے نامے میں بکثرت پائے گئے ہیں اور مشرقی یونان، اجڑا ٹروا

کے ملش ہوفر "یونان میں فنون لطیفہ کی ابتدا" A. Milchhofer. Die Anfänge

der Kunst in Griechenland لائبرگ ۱۸۸۵ء۔ روس باخ نے اپنی کتاب "یونان

میں حاضریہ کا کام" (حدیث آثار قدیمہ) میں اسکی تصحیح بھی کی ہے اور بہت سا اور بھی لکھا ہے O Rossbach

Griechische Gemmen ältester Technik, Archäolog Zeitung

شہ دیومون اور شاگلین کی کتاب "یونان خاص کے مٹی کے ظروف" (نیرس) Dumont

et Chaplain. Les céramiques de la Grèce propre

Furtwangler "عجائب آثار رومی میں مٹی کے ظروف کا مجموعہ" Beschreibung der Versamml. im Ant d. mus. Zu Berlin

(دو جلد مشتمل) حوالے کیلئے بہت اچھی ہے۔ ہنریلک (ہومری دور، صفحہ ۲۷۹) کی رائے ہے

کہ دور یالی ترک وطن سے پہلے آرائش ظروف کے دو مختلف طریقے رائج ہوئے؛ ایک کے تحت تہہ مٹی

طرح کی آرائش کجاتی اور دوسرے کے مطابق شیر درخت چتے اور عسب وغیرہ قسم کے جالور دکھائی دیتے تھے

اور بعض مغربی حصوں میں بھی ملے ہیں ان پر درختوں اور خیالی جانوروں کی تصویریں بنی ہیں جن کی ساخت کا فن کمال کو نہیں پہنچا؛ انسانی شبیہ ان پر تو پرہیزگاری کی نظر آتی ہے۔ اب اس قسم کے برتنوں کو تمکے نامی ظروف کہتے ہیں اور حال ہی میں ان کے ہم شکل برتن ایتھنز میں اریوپاگوس اور پنکلس کے درمیان قدیم مقابر میں برآمد ہوئے ہیں۔ ان کا اور ”ویسلونی“ ظروف کلاسیک پر مہندی طرز کے خطوط سے آرائش کی گئی ہے (بابی تعلق معلوم ہوا ہے) اور سب سے آخر میں وہ نوع آتی ہے جسے مشرقی کہنا چاہئے اور جسکی خصوصیت میں گلاب کے پھولوں اور خیالی جانوروں کی شبیہیں نمایاں ہیں۔

اس عہد کے منقوش پتھروں کو عام طور پر ”جزائری“ پتھروں کا لقب دیا جاتا ہے اس لئے کہ ان میں سے اکثر جزائر ائجین میں (خصوصاً جنوبی جزائر مثلاً کریٹ اور میلوس میں) پائے گئے ہیں؛ لیکن چونکہ اطمینان میں بھی

۹۔ لیونٹس کے اور فرٹ ویننگٹرنے اس مضمون کا خاص طور پر مطالعہ کیا ہے، لیکن انیسویں ہے کہ موخر الذکر کی سبیل تصنیف کی ابھی اشاعت نہیں ہوئی ہے؛ اُس کی آراء کے لئے ابجمن آثار قدیمہ برلن کے جولائی ۱۸۸۸ء کے جلسے کی رومداد پڑھنا مفید ہوگا جو مہفتہ داری جریدہ لسانیات (Berliner Phil. Wochenschrift) شمارہ ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی ہے اس موضوع پر جو تحقیقات ہوئی ہے وہ اتنی مفصل اور اتنی نامکمل ہے کہ اس کتاب کے مختصر باب میں مصنف کو دو خطروں کا سامنا کرنا پڑا ہے ایک تو یہ کہ تحقیقات کے مسلسل جاری رہنے کی وجہ سے جو کچھ اُس نے لکھا وہ بہت جلد باسی ہو گیا اور دوسرے یہ بھی ممکن ہے کہ مضمون بے حد باریک اور پیچیدہ ہونے کی وجہ سے وہ آخری تحقیقات کا لب لباب بھی کا حقہ بیان نہ کر سکے قدیم طرف کی مفصلہ ذیل تشریح کیا سکتی ہے (مربہ) گٹسچہ آریات یونان (Murray: Handbook of Greek Archaeology)

(۱)۔ قدیم ترین نوع (۲)۔ میکے ناوی ظروف (جو پالی سوس، اسپاتا، مینی وی، ایتھنز، کریٹ، کاریہ، کالیمنا و دیگر مقامات میں بھی دستیاب ہوتے ہیں اور جنہیں مرے اپنی کتاب کے صفحہ ۳ پر ”ظروف نوآبادیات“ کا لقب دیتا ہے) (۳)۔ مہدی نوع جس میں

ماہ

متلاً پیلو پونیف میں اس قسم کے نمونے ملے ہیں اس درجہ سے یہ نام محنت پر مبنی ہے۔
یہ ان اشیائے کلی کے مثل ہیں جن کا اوپر ذکر آچکا ہے، لیکن ان دونوں صنموں
کے مابین جو اختلافات ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حقیقت ایستائی الال میں ہے
ان بے شمار پٹے دار رکابیوں میں سے جو میکے نالی کی اشیائیں اہم ترین
ہیں، بعض پر ستارے، بعض پتیلیوں یا تھیلوں کی نقادیر گھڑی ہوئی ہیں، اور
ان سب میں ایک خاص کاریگری نمایاں ہے۔ ان کے علاوہ اس مجموعے میں سونے
کی کندہ کی ہوئی اشیاء بھی ہیں جن کی قسم اور ساخت تقریباً ایک سی ہی ہیں، ان میں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ فالیرون کے طرف بھی شامل ہیں (مرے صفحہ ۳۸) (۷) یونانی
ایشیائی طرف جو رہوڈس اور نوکر اٹس وغیرہ میں ملے ہیں اور جن پر جانور کی تطاروت کی تصاویر
ہی ہیں (مرے ۶۱) (۵) کورنقی طرف (مرے ۶۹)۔

مثلاً اگر یہ اردو قلمی ہے کہ جنگجو آدمیوں کا وہ محسوس شکل تصویر ملے ہوئے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۲
(تصویر ۳۵) پر دی ہے، حقیقت میں دورانی ترک دہلی سے پہلے تیار کیا گیا تھا، تو اس سے
یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس قدر بعد زمانے میں بھی دور ماضی کے یونانی نمونوں کے بعض اصول کا گروہ
کو علم ہوگا اور اس کی مخصوص اسلوب کی باتیں سدی کی گئی ہوگی۔ پیرو (Perrot) کی رائے
ہے کہ وافیو کے ان طوائف بیاہوں کا اسلوب جسے تزنخاس نے منکشف کیا ہے، بالکل ایسی
ہے، لیکن ہمیں اطلاع ملی ہے کہ فلنڈرز ٹیری کو اسی طرز کی ایک مورتیں دیوار خوئے نائن
کے محل میں مجامعت ال العمر نالی ہے۔ میکے نالی اور صھر کے اہمی تعلقات کے لیے، گارڈنر
کی کتاب ”ادب جدید“ P. Gardner new chapters صفحہ ۲۷ وغیرہ صفحہ ۲۸ کا
مطالعہ کیا جائے۔ ان دونوں کے مابقی تعلق سے ہی میکے نالی کی تہذیب اور اس کے مخصوص نمونوں
کی قدامت کا اندازہ ملے گا۔ جوئے نائن مصر کے تجارتیوں ماضی ان کا بادشاہ تھا اور اس نے
شہنشاہ میں حکومت کی تھی، اس لیے ممکن ہے کہ میکے نالی کی تہذیب سندھ ق م سے سندھ ق م
تک رائج ہی ہو، لیکن یہ سب باتیں بالکل غیر متیس ہیں۔ بعض مورخوں کی یہ رائے ہے کہ مصری تعلقات
سے یہ لازم نہیں آتا کہ میکے نالی تمدن کا رواج بہت جدید ہو، اس موضوع پر بالکل اچھے مضمون

ماث

سب سے تشکیل اور خوبصورت و بخلاف ہیں جو "واقیہ کے پیالوں" کے نام سے

منسوب ہیں۔ غرض یہ ہے کہ میکے نالی میں بہت سی ایسی اشیاء برآمد ہوئی ہیں جو دیگر حصص یونان میں بھی پائی گئی ہیں لیکن جنہیں نہ تو ایشیائی ہی کہا جاسکتا ہے نہ مصری۔ حال میں بعض مورخوں نے نہایت شد و مد سے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ ان اشیاء کا اسلوب محض دسی ہے یعنی سامی النسل نہیں بلکہ ہندو یورپی ہے؛ لیکن اس نظریے کا ہنوز خاطر خواہ ثبوت ہم نہیں پہنچا۔ ہمارے خیال میں اس ضمن میں بہترین نتائج یہ ہو گا کہ یہ اس نہر تمدن کی ایک پید آور ہے جو تو ایشیائے کوچک سے

بقیہ حاشیہ مصنفہ اگر شہ کے درمیان ایک کمارہ چھایا تھا، اور Murray کے کتابچہ Murray-Hand book کو دیکھنا چاہیے۔ میری رائے ہے کہ یہ تمدن دورانیوں سے پہلے ہی رواج پا گیا ہو گا۔

لش ہو مرنے ان کے اور ہندوستانی اشیاء کے درمیان ایک خاص مشابہت قائم کی ہے لیکن یہ اس لیے ممکن ہیں کہ دونوں کے درمیان بہت بڑا تاریخی فاصلہ ہے۔ وہ ایک جگہ لکھتا ہے کہ کھڑکیں بہت سے ایسے مجسمے یا کتے جاتے ہیں جن پر گھوڑوں کی شکلیں بنی ہوئی ہیں؛ لیکن یہ نہ تو دریائے فرات کے کنارے اور نہ مصر میں ہیں یہاں سکائیان نسبتاً درست ہے؛ لیکن اس موقع پر بھی وہ کلیتہً حق پرست ثابت نہیں ہوتا اس لیے کہ خاص دریائے فرات کے کنارے

ایک پر دار گھوڑے کا مجسمہ برآمد ہوا ہے سکی تصویر پروا ورشی نی اسے (Perrot and Chiplez) نے اپنی کتاب جلد ۲ کے صفحہ ۱۷۷ کے تحت دی ہے۔ اس کے عکس طبع ہوئے

کا یہ قول کہ ہندی و مینات میں گھوڑے کا بہت بڑا حصہ ہے بالکل درست ہے اور اس سے اس قسم کی مصنوعات کے ہندو یورپی ہونے کا پتا چلتا ہے۔ بہر حال اس امر کی بابت پیر و حلیہ صفحہ ۶۱) کی رائے کا بھی مقابلہ کرنا چاہیے، اور ساتھ ہی یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ بہت سے اصولی دلائل آریائی نظریے کے خلاف بھی ہیں۔ لش ہو مرنے کے نزدیک فنون کی اس مخصوص نوع کا ارتقا جزیرہ کریت میں ہوا، اور اپنے نظریے کے ثبوت میں مفصلہ ذیل دلائل پیش کرتا ہے:-

بہت سے جزائری خیر کرکٹ میں پائے گئے ہیں، ملائی رسکائیوں پر مدیائی جانوروں کا نقشہ ہے

۱۱۵

جاری تھی اور جس کا منہ خواہ ایشیا کا مغربی ساحل و در نہ جزائر ایجلیں میں تھا، بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا جزوی منہ خاص یورپی یونان میں بھی ہو۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کا منہ خاص میکے نالی کو بھی کیوں نہ قرار دیا جائے۔ یہ تو یقینی امر ہے کہ نقاشوں نے وہاں بیٹھ کر ہی کام کیا ہو گا اس لیے کہ یہ ہرگز قون قیاس نہیں کہ شیر و درازے کے بت کسی اور ملک سے بن کر آئے ہوں اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ وہاں کے متحول حکمرانوں نے ایشیا کے کوچک سے باہر نہ نکل کر بلایا ہو گا۔ کہا جاتا ہے کہ ترتر کی تفصیل کی تمثیل میکے کے کیکلوپس نے کی تھی جس سے ایشیائی اثر صاف عیاں ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ جب ایک دفعہ ایشیا کے کاریگروں نے آکر دیسیوں کو یہ طرز تعمیر بتا دیا تو پھر مزید کاریگروں کے آنے کی ضرورت پیش نہ آئی بلکہ اور اگر میکے نالی کے طرز تعمیر میں ترتر سے کوئی ترقی نظر آتی ہے تو یہ قیاس یہاں نہیں کہ اس ترقی کے دینے والے خود دیسی ہی ہوں گے۔ بلاشبہ اور خو مینوس کے خزانے کی چھت مصری نمونے کے مطابق بنائی گئی ہے، لیکن یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ سلیس بن کر مصر سے آئی ہوں اور اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ خود اور خو مینوس میں ہی ایسے نقاش موجود ہوں گے جنہوں نے یہیں بیٹھ کر انیس تیار کیا ہو گا۔ اگر یہ طرز استدلال درست ہے تو پھر یہ بالکل ممکن ہے کہ چھوٹی چھوٹی ایشیا بھی میکے نالی سے ہی تیار کی گئی ہوں۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ان لوگوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ ایشیائی طرز کی نقل آئیں بلکہ اس میں چند نئے عناصر کا بھی اضافہ کیا۔ یہیں میکے نالی کے شیروں سے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فن کی ترقی ساحلی علاقوں میں ہوئی ہوگی، اور یہ امر واقعہ ہے کہ کریت اس فن میں مشہور و معروف تھا۔ اس نظر لیے کے خلاف ہم مفصلہ ذیل دلائل پیش کرتے ہیں:۔ یورپا، تالوس، منوتار و غیرہ سے تہا پہا ہے کہ کریت پر سامی خیالات کا بہت بڑا اثر پڑا تھا اس لیے اگر ہم ہندو یورپی اصل کا نظریہ پیش کریں تو صرف یہی اور بدیہی دلائل کی ضرورت پڑے گی۔ اگر معمولی توجہات سے ہی کام لیا گیا تو پھر مھوڈس کا نام بھی پیش کیا جاسکتا ہے جہاں حال ہی میں بہت سے ظروف برآمد ہوئے ہیں اور جہاں

ما ب

ایک جدید تخیل کا پتہ چلتا ہے جو مشرقی نقاشوں سے بالکل ممتاز ہے، انی شیروں کی ساخت میں قدیم طرز سے گریز کیا گیا ہے۔ اشور میں تو انہماق و جبروت کے لیے اور مصر میں انہماق و غور و فی و حسن کے لیے سنگتراشوں نے اپنے مجسموں کی ساخت میں ایک خاص سائلہ آمیزی سے کام لیا، لیکن یہاں یہ بالکل مفقود ہے اور اس کی بجائے ایک بالکل جدید قسم کی صنعت و کاری گری کی ابتدا نظر آتی ہے اسی طرح جہاں تک ہم رائے قائم کر سکتے ہیں اسیکے نمائی کے خزانے بھی انہی طرز میں بالکل نزلے ہیں۔ ایشیا میں مقبروں پر مجر و طلی شکل کے تودے رکھ دیئے جاتے تھے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ تلخی نہیں قوم آباد تھی جو یو دور و س (۵۵، ۵۵) کے نزدیک تھا تب ہی کرٹی واکشی لی سے زیادہ اہر تھی۔ اس کے علاوہ یہ دریافت کرنا ہے موقع ہو گا کہ وہ کونسے عناصر تھے جن کا کرٹھیوں نے ہندو یورپی فنی خصوصیات میں اضافہ کیا۔ ہمیں لازم ہے کہ ہم مفصلہ ذیل امور کی طرف غور کریں۔ جس طلائی رکابیوں پر سردری جانوروں کی تصاویر کندہ تھیں وہ کرٹ میں دستیاب نہیں ہوئیں۔ اس جریے میں سونا نہیں پایا جاتا بلکہ اس کی ایشیا کے کوچک سے برآمد ہوتی ہے، اور زیادہ قرین قیاس یہ ہو گا کہ طلائی ایشیا کے کوچک میں ہی بنائی گئی ہوگی۔ دریں صورت اس خاص فن اور جرائی پھریل سے کسی نتیجے کا اخذ کرنا ایک تصویر خیالی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا، اور اگر تصویر دار طلائی رکابیوں کا کھاس کرٹ سے نہیں ہوا تھا تو پھر یہ ثابت کرے کے لیے کہ اس فن کا معجزہ کرٹ تھا وہ بالکل رکھا ہیں جو مفتوح چھلے برآمد ہوئے ہیں ان میں سے ایک پر ایک عورت کی تصویر ہے جو ایک درخت کے سیجے بیٹھی ہوئی نظر آتی ہے، اور اس میں طریش ہو کر کرٹی جب تک دیکھتا ہے لیکن اس چھلے کی ساخت دوسرے چھلوں سے بہتر نہیں ہے، اور اگر یہ واقعی کرٹی صنعت کی مثال ہو بھی یا نہ ہو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ کرٹ میں فن نقاشی کو دیگر ملک سے زیادہ ترقی ہوئی بلکہ جرائی تھروں، اور بڑی بڑی طلائی انکوٹھیوں کا اسلوب تو بالکل بدلی معلوم ہوتا ہے۔ مقابلہ کیا جائے، اسوائی کے نقشے کا جو ہوٹل نے اپنی کتاب "تاریخ بابل و آشور" (برلن ۱۸۵۸ء) میں

نسخہ ۳۱ پر چاہو Hommel. Geschichte Babyloniens und Assyriens
سنوٹس پھر مل کے لیے مرے کا کتابچہ Murray: Handbook دیکھا جائے۔ اسکے علاوہ

باب اور کسی جگہ اور فرمینیوس اور میکے نائی کے سے تہ خانے نہیں پائے گئے۔ یہ ظاہر ہے کہ ان تہ خانوں کے تخیل کے ارتقا میں عرصہ دراز درکار ہوا ہوگا، اور درکار مکانات کی تعمیر سے عیسیت بہت سے پہلے، راستے اور بجلی ہوئی محسوس والے مکان بنائے گئے ہوں گے۔ جزیرہ یونانیہ میں کوہ اوخا پر ایک عمارت ہے جسے قدیم یونانی بتکدہ سمجھا جاتا ہے، اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسی ابتدائی طرز تعمیر کا ایک نمونہ تھا۔ یہ جالیس فٹ طویل اور پچیس فٹ عریض ہے اور اس کی دیواروں کی اندرونی بلندی آٹھ فٹ ہے۔ اس کی چھت پر تختہ پتھر کی سلیس ایک دوسری چھتی ہوئی ہیں اور عین وسط میں ایک روشن دان اٹھارہ فٹ طویل اور ڈیڑ فٹ عریض ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے مکان اور میکے نائی کے خزانوں کے درمیان بڑا تعلق ہے اور اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ اسے ارض یورپ میں ہی عبور کر لیا گیا ہوگا تو ہمیں اسکا ثبوت مل جائیگا کہ اس پر انظم کے باشندوں نے دیگر ممالک سے علیحدہ اپنی مخصوص طرز کی مصنوعات کی ساخت کی تھی:

مقوڑی سی پرواز تخیل سے ہم میکے نائی اور اور فرمینیوس کے اعیان و کبار کی اس وقت کی زندگی کا نقشہ آمار کئے ہیں جب یہ دونوں شہر اپنے عنفوان شباب پر تھے۔ زمانہ مال کا ایک تیلاح یہاں کی طرز تعمیر سے یہ معلوم کر سکتا ہے کہ ان شہروں کی فیصلیں مختلف عہدوں میں بنی ہیں۔ صدر دروازوں کے سامنے

بیتہ ماسیہ صغیر و کثیر شہر شلی ان اپنے مصون میں جو ویسٹرمان کے دور سالہ ماہوری "Westermann Monatsheften" نو برس (ششم) میں حجابہ ہند یورپی طریقے پر ہیں بلکہ مہری تعلقات پر زور دیتا ہے۔ ان بھوڈے جو نیا پھر کے محسوس جو حریرہ کیروس میں بیکلے ہیں کیو ہلر روڈ اوکمن آمار قدیمہ ایتھر Kobler. Mith. D D Arch Inst in Athen ۲۱۹ کا مطالعہ سودر ہوگا:

اللہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ میکے نائی کے زمانہ روا خود اپنے میں کس قدر یونانی عصر سمجھے تھے کیو ہلر کا خیال قابل غور ہے کہ ان کی تہذیب و تمدن کی ابتدا کاریہ والوں سے ہوئی ہوگی، اور ہم اس کتاب کے ساتویں باب میں یہ دکھا چکے ہیں کہ یونانی تہذیب و تمدن میں ایک مضبوط ایسا تھا

بش

جہاں جہاں شاہی خاندان کے عظیم الشان مقبرے ہیں؛ میدانوں میں نوجوانی گاڑی دوڑا
میں ہنک نظر آتے ہیں؛ امر کے مکانوں میں مصری اور فنیقی وضع کے رنگ برنگ
کے پیچروں کی مرصع کاری ہو رہی ہے اور وہ مکہ جہاں سامان قیش رکھا
ہے تاجپنے کے برتنوں سے سجھا ہوا ہے۔ میلوں کے موقع پر مرد مسلح نظر آتے
ہیں؛ ان کے پرتلوں میں زر کار تلواریں بڑی ہیں جو زمانہ نابعد کی نشاۃ حدیدہ کی
زرکاری کا مقابلہ کرتی ہیں؛ اور عورتوں کے سروں پر اینگٹوں اور بانہوں میں قیمتی
اور خوبصورت زیورات ان کے حسن کو دوبالا کر رہے ہیں۔ جب کسی کی دعوت ہوتی
ہے تو ہمان کے سامنے چاندی سونے کے پیالے رکھے جاتے ہیں جنہیں فنیقی
ملاحوں سے حال ہی میں خرید آگیا ہے یا جو بمبلی لڑائی میں میزبان کو بطور مال غنیمت
ہاتھ لگے تھے۔ زمانہ کمروں میں بیش بہا چھوٹی چھوٹی اشیاء رکھی ہیں؛ یہاں شتر مرغ
کا انڈا جس پر بیش قرار سنگین کام کیا ہوا ہے؛ وہاں صنوبر کا ایک بچس جس میں
منقوش پیچر، سونے کی انگوٹھیاں اور عنبر کے دانے رکھے ہیں۔ ہر جگہ ہی کو غش
کی گئی ہے کہ حسن و زینت کا اضافہ کیا جائے۔
ماصل کلام یہ ہے کہ میکے نائی اور اورخو مینوس میفیس اور بالبل،
صویر، شام اور ایشیا کے کوچک کی مصنوعات کی نقل اتارنے ہیں لیکن انہیں
بھی اپنی جدت طرازی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

نقیۃ حاشیہ صغیر گذشتہ۔ جسے کاریہ کے ساتھ مسوب کرنا چاہئے۔ لیکن کاریہ کے متعلق
جو مہر مدہ ہے اسے رسی کار ڈنر نے ایسے جواب مدیدہ ۸۶ صفحہ ۸۶ میں کامیابی
کیساتھ مسترد کر دیا ہے۔

باب ہفتم

یونان پر دیگر ممالک کے اثرات

مصر و فنیقیہ

تہذیب و تمدن کے ابتدائی مدارج کے لئے یونانی ایشیا کے اور ایک حد تک مصر کے مرمون منت ہیں؛ چونکہ ان میں سے ایشیا اور یونان کے باہمی تعلقات مسلسل رہے اس لئے ممکن ہے کہ یہاں ایشیائی تہذیب بنی کسی واسطے کے رائج ہوئی ہو؛ اس لئے گو آشور کی تہذیب و تمدن کا یونان پر فنیقیہ اور ایشیائے کوچک کے ذریعے سے اثر پڑ سکتا تھا، لیکن مصر کے تعلقات میں فنیقیہ کا واسطہ کم و بیش لا بد اور لازمی تھا۔

اگر تاریخ مصر کے بعض واقعات کی تاویل صحیح کی گئی ہے تو ہمارے پاس مصری یونان کے باہمی تعلقات کا ذخیرہ بہت کافی ہرنا چاہیے اس لئے کہ اس تاویل کے مطابق سن ۱۲۰۰ ق م سے پیشتر ہی سے یونانی اقوام نے مصر کی اڑائیوں میں شرکت شروع کر دی تھی۔

۱۲۶۰، ۱۲۳۴، ۱۱۹۵، ۱۱۷۵، ۱۱۵۵، ۱۱۳۵، ۱۱۱۵، ۱۰۹۵، ۱۰۷۵، ۱۰۵۵، ۱۰۳۵، ۱۰۱۵، ۹۹۵، ۹۷۵، ۹۵۵، ۹۳۵، ۹۱۵، ۸۹۵، ۸۷۵، ۸۵۵، ۸۳۵، ۸۱۵، ۷۹۵، ۷۷۵، ۷۵۵، ۷۳۵، ۷۱۵، ۶۹۵، ۶۷۵، ۶۵۵، ۶۳۵، ۶۱۵، ۵۹۵، ۵۷۵، ۵۵۵، ۵۳۵، ۵۱۵، ۴۹۵، ۴۷۵، ۴۵۵، ۴۳۵، ۴۱۵، ۳۹۵، ۳۷۵، ۳۵۵، ۳۳۵، ۳۱۵، ۲۹۵، ۲۷۵، ۲۵۵، ۲۳۵، ۲۱۵، ۱۹۵، ۱۷۵، ۱۵۵، ۱۳۵، ۱۱۵، ۹۵، ۷۵، ۵۵، ۳۵، ۱۵، ۰۔
۱۲۶۰ (E. Meyer G D Alt) مے پر کو اس کا قیاس ہے کہ یہ سبھی یوں م
میں مصر کو یونانی جہازوں پر سیادت حاصل تھی اور بارہویں صدی ق م میں دناؤسیوں نے مصر
کی طرف ایک مہم روانہ کی تھی۔ رکوٹرے اور شابا (Rougé & Chabas) کی رائے
کے خلاف ویڈے مان (Wiedemann) اور ایک حد تک برگش (Brugsch)

باب

شاہستی اول کے رہانے میں (جب دراصل اُس کا بیٹا رام سیس دوم ہی حکومت کر رہا تھا)، مصر پر لمبیہ والوں اور اُن کے حلیفوں نے جن کے نام شروانا، اور توگشا دیئے ہوئے ہیں، حملہ کیا، ان دونوں قوموں کو سارڈینی اور ترصینی سمجھا جاتا ہے۔ مصر یونان کے تعلقات میں اس سے بھی زیادہ بگاڑ گئی اس مہم کی وجہ سے ہوئی جو رام سیس دوم نے اپنی تخت نشینی کے بعد خطیوں کے خلاف سر کی۔ اس قوم کے ساتھ دیگر اقوام یعنی دروانا، ماسو، پراسا، ادریے وٹا اور لیکا کا بھی نام آتا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ دروانا اصل میں ترویانی یا اُن کے ہم نسل اور یے وٹا ایونیائی ہیں اور پراسا سے پیدا اسوس کی یاد تازہ ہوتی ہے جو جنوبی ایشیائے کوچک کے ایک تہرکانام ہے؛ اسی طرح لیکا سے باشندگان لیکیم، ماسو سے باشندگان میزیہ کا خیال دل میں آتا ہے۔ اگر یہ تاویس درست ہیں تو یہاں ہم ایشیائے کوچک کی اقوام کے ایک بہت بڑے اتحاد عمل سے دو بدوہوتے ہیں جن میں سے بعض سے یونانیوں کا نہایت قریب کا رشتہ تھا۔ رام سیس دوم کے بعد مغرباً تخت مصر پر جلوہ افروز ہوا اور اُس کے عہد حکومت میں اور بہت سی قوموں نے مصر پر حملہ کیا اور انھیں بھی شکست ہوئی، ان کے نام ترشا، شارڈانا اور لیکا کے علاوہ جن سے مصری پہلے سے واقف تھے۔ شا کلشا اور اکائی و اشا (یعنی صغالی اور اکائیائی) تھے۔ اس طرح گویا ان اقوام کا تیرہویں صدی ق م میں مصر میں انھیں ناموں سے پتا چلتا ہے جن سے وہ اپنی تاریخ کے ابتدائی زریں زمانے میں مخاطب کئے جاتے تھے۔ تیرہویں صدی ق م میں مصر کے انیسویں خاندان شاہی کے سب سے ذی اثر بادشاہ یعنی رام سیس سوم کے عہد میں شمالی آخری مرتبہ مصر پر حملہ آور ہوتے ہیں؛ اس حملے میں ہارے سامنے نہ نئے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - کا یہ خیال نہیں ہے کہ یہ عری قوم دراصل یونانی ہی تھی، اور ممکن ہے کہ ان اقوام میں ایک بھی ایسی قوم نہ ہو جو یورپ میں آباد ہو۔ اس مسئلے کی سب سے مکمل تحقیقات و، م، میولر (W. M. Muller) نے کی ہے جس کا اقتباس اس کتاب کے باب ۱۷، حاشیہ ۱۲ میں دیا ہوا ہے، نیز میولر کی کتاب کے ابواب ۲۷ و ۲۸ کا بھی مطالعہ کیا جائے۔

باب

نام آتے ہیں یعنی ترشہ لیکھا اور شا کلکشا کے ساتھ یولکشا، حککارو اور
داؤکنا و انظر آتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا حککارو و یولکری
اور داؤکنا و اناؤوسی ہیں؟ یہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ داؤکنا و
اناؤوسی ہی تھے اور ممکن ہے کہ اناؤوسی انصار مصر میں خاندان شاہی کے
زمانے میں بھی شاہ ثومیس کے عہد میں پھر مصر سے جنگ آزاہوئے، اسیلئے
وہ گویا پندرہویں صدی ق م سے بارہویں صدی ق م تک مصر کے مد مقابل
ہوئے رہے لیکن شومی قسمت سے یہ سب تادمیں تاحال تنازعہ فیہ اور مشکوک ہیں۔
اگر بالفرض یونانی اس زمانے میں مصر گئے ہوں تو بھی یہ ممکن نہیں کہ انہوں
نے وہیں مصریوں کی تہذیب و تمدن سے واقفیت بھی حاصل کی ہو اور پھر اسے
یونان میں خود ہی رائج کیا ہو، بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ اس تمدن نے کسی اور طرح رواج
پایا ہوگا۔ اس زمانے کے اکثر مورخوں کی یہ رائے ہے کہ مصری تمدن کا اثر ایک
دوسری قوم نے یونان میں پہنچایا جس کا نام قوم خطی تھا اور جو بعد دراز تک مغربی
ایشیا میں برسر اقتدار رہی۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بالفرض اگر اسی قوم نے ایرانیوں

کے ثومیس سوم کے زمانے میں اناؤوسیوں کا حملہ، اسپرور کی تاریخ مشرق قدیم، ۲۸۷
(Maspero H d'anc Or) لینیورمان کا خیال ہے کہ رام سیس سوم کے
خلاف بیکرہ ریم کی اقوام کی جہاد ایک قائم ہوئی تھی وہ دراصل کرپٹ کی سیادت بحری ہی تھی
دونوں میں سبلی کا متحمل بیان کیا جاتا ہے۔ ابتدا سے تمدن ۲۹۶-۲۹۸ Anfauge
(D. Kultur)۔

سب خطیوں کے لیے مفصلہ بل کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ ۱، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸

باب ۱۰ پر ایک زبردست اثر ڈالا ہو، با اینہم اس میں بھی شبہ نہیں کہ فنیقیوں سے بھی اس کو بہت زیادہ تقویت پہنچی ہوگی :-

جنر غنمت تاریخ یونان میں فنیقیوں کو حاصل ہے اُس کا اندازہ کرنا آسان کام نہیں۔ اس تحقیقات سے جو حال میں فنیقیوں کے متعلق ہوئی ہے اُن کے عام خصائل کا سرسری اندازہ ہو گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ چار زبانوں کی ایک قوم تھی جسے بلدی سواراج حاصل تھا، اور اس قسم کی خصوصیات میں وہ گویا یونانیوں کے پیش رو تھے۔ اُن کا مذہب اور اُن کی زبان سامی الاصل تھی، مگر جہاں تک فنون لطیفہ کا تعلق ہے وہ دیگر اقوام خصوصاً اہل مصر اور دریائے فرات کے کناروں پر رہنے والوں کے محتاج و دوست مگر تھے۔ لیکن اپنی قابلیت اور علم کو دوسری قوموں میں رواج دینے کا خاص ملکہ حاصل تھا، یہاں تک کہ یہودیوں کو بھی فن کی اس خصوصیت کا تجربہ ہو چکا تھا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کے خالص تمدن کے آثار کا مطلق وجود نہیں، بلکہ جو کچھ واقفیت میں فنیقیوں کی بابت حاصل ہوئی ہے اس کا اندازہ غنمت کا مختصر قریب نہیں بلکہ دیگر ممالک میں، اور یہ لازمی ہے کہ ان آثار پر خود ان ممالک کے اثرات پڑے ہوں گے جہاں وہ پائے گئے ہیں۔ الغرض ہماری معلومات کی بنا ایک حد تک صرف قیاس پر مبنی کبھی جاسکتی ہے، یہی سبب یونان میں بھی یہ اعتقاد شواہد ہے کہ تمدن کے کس جز پر خالص فنیقی اثر پڑا ہو گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس امر کے متعلق متقدمین کی کیا رائے تھی :-

فنیقیوں نے سرزمین یونان میں جو نوآبادیاں قائم کیں اُن کے متعلق بیشتر معلومات کا اندازہ افسانے میں جو کادemos کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ (W. Wright. The Empire of the Hittites) لندن ۱۸۹۵ء۔ میو لرنے اپنی کتاب کے پیمیس باب میں اس غنمت کو بالکل گھٹا دیا ہے جو اس قوم کو دی جاتی تھی۔

۱۱ فنیقیوں کی یونانی نوآبادیوں کے متعلق موزر کی کتاب ”فنیقیات“ (Movers - Phoenicians) اور لینیوران کی کتاب ”تمدن نامے قدیمہ“ (Lenormant) :-

جب زیوس دیوتا یورویا کو اپنے ساتھ بھگائے گیا تو اُس کے نور نے اپنے بیٹوں یعنی
 کاڈموس، تھاسوس اور کلکس کو اُس کی تلاش میں روانہ کیا۔ ان میں سے کلکس
 تو کلکس میں اور تھاسوس اپنے ہنہام جبرے میں رہ پڑا، لیکن کاڈموس پہلے تو
 کریت تھیا اور وہاں سے رھوڈس، آگے را، میلیس، ہرتا ہوا تھیسس پہنچا
 جہاں یان گائی کی کانیں کھود کر وہ وہاں سے یورویا کا حال دریافت کرنے ویلے
 گیا۔ ویلے ہی کے کانہوں نے اُسے یہ صلاح دی کہ مزید جستجو بیکار ہے اور ہدایت
 کی کہ فلاں گائے کے پیچھے چلے جاؤ اور جہاں کہیں وہ پیچھے جائے اسی جگہ کو اپنا مسکن
 بناؤ، وہ گائے اُس جگہ ٹھہری جہاں زائڈا بند میں بیوی کا تھہر تھیں آباد ہوا اور طرح
 اس مقام پر ایک فیثقی نوآبادی کی بنیاد پڑی۔ تھیسس نے اُسے اپنی تھیسس نے
 نکال دیا اور چار بیٹا چار اُسے ایک اور ملک کو جانا پڑا جس کا نام اُس کے بیٹے الیریس
 کے نام پر الیریر پڑ گیا اور اسی مقام پر اُس کا انتقال ہوا:

اگر ہم صرف ان بیانات پر تکیہ کوں تو ہم کسی طرح کاڈموس کی اپنی عمر اور یوں
 سے یہ استدلال نہیں کر سکتے کہ فیثقیوں نے سرزمین یونان پر بتدریج نوآبادیاں
 قائم کی ہوں گی اس لیے کہ ہم کو یہ معلوم نہیں کہ اس افسانے سے کس قدر غرضی ہے اور
 کتنا حقیقت پر مبنی۔ اگر الفرض کاڈموس کا وطن الیریر ہی تھا اور اُس کا ایک
 بیٹا الیریس نامی بھی تھا تو محض ان واقعات سے یہ نتیجہ نہیں اخذ کیا جاسکتا کہ الیریر
 میں بالضرور ایک فیثقی نوآبادی ہوگی، اس کے علاوہ اور حالات بھی معلوم ہونے چاہئیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ Premieres civilisations (جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ دیکھی جائے)

فیثقی زندگی کا ایک نہایت عمدہ سلسلہ عمارتیں و پیرہ و مٹی کی اے کے تجربہ کار کٹرلم کا
 نتیجہ ہے ان کی کتاب "تاریخ فنون لطیفہ" برآمد قریب (Perrot et Chipiez)

(Histoire de l'art dans l'antiquite) جلد سوم، پیرس ۱۸۸۸ء میں لکھا۔

۵۔ الیریس و کاڈموس، پولودوروس ۳، ۴، ۵۔ اس کے ساتھ ہی ہیں اس
 تاریخ ہرکاترلم کا کتاب ہے جو لوہر جوہر نے اپنی کتاب "اکا زانیہ میں فیثقی قوم" (Oberhammer
 Phoenicier in Akarnanien) (میں سوچ ۱۸۸۸ء) میں درج کیا ہے۔

۱۱

جن کی بنا پر یہ استدلال کیا جاسکے کہ جن مقامات پر کاڈموس گیا وہاں فنیقی آثار باقی ہیں، بعینہ ان آثار کے ہم ان مقامات پر فنیقی نوآبادیوں کے وجود کو تسلیم نہیں کر سکتے۔

بالفعل مناسب ہے کہ ہم جزیرہ کریت کو نظر انداز کریں، جہاں سے کاڈموس رھوڈس آتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس جزیرے کے باشندے ہیلیوس کی اولاد سے تھے جنھیں فنیقیوں نے مغلوب کر کے اپنا ماتحت بنالیا تھا۔ زمانہ ابجد میں فنیقیوں کو کاریہ والوں نے شکست دی اور مورخانہ کو دور یانیوں نے اپنا محکمہ کر لیا، لیکن جب دریائی اس جزیرے پر لنگر انداز ہوئے تو اس وقت بھی یالی سوس کے محلے میں فنیقی سپاہی موجود تھے اور دور یانی انھیں ایک چال چلے بغیر مغلوب نہ کر سکے۔ یہ فنیقی عنصر عرصہ دہائیک خاص طور پر اہم رہا اور زمانہ ابجد میں بھی اسی نسل کے لوگ پجاریوں کے طبقے میں خصوصیت کے ساتھ پائے جاتے تھے۔

کاڈموس رھوڈس سے تھے راڈکائستے گیا جہاں اس نے مینمبلیا روش کو مع چند اور ساتھیوں کے چھوڑ دیا۔ لیکن یہیں دیگر ذرائع سے معلوم ہے کہ فنیقی تھے را میں اس کے علاوہ دوسرے راستوں سے بھی داخل

۱۲ رھوڈس کے لیے ملانہ کیا جائے کونون (Canon narrs)؛ اگر گیس

جن کا اقتباس اٹھ نایوس ۳۶۰، ۸ وغیرہ میں دیا ہوا ہے؛ ویو دوروس ۵۸، ۵۔

زالتسمان (Salzman) کی جزیرہ رھوڈس (خصوصاً کامی روس اور

یالی سوس) کی کھدائیوں کے نتائج کا ایک حصہ عجائب خانہ برطانیہ میں ہے۔

۱۳ تھے را پیتوسائٹاس ۸۱، ۴۳ مینمبلیا روس؛ پوپے کیلیس کا بیٹا تھا۔

سین کیل (Synkel) ۲۹۹، کی رائے ہے کہ تھے را میں فنیقیوں نے اپنی

نوآبادیاں پانچویں صدی ق م میں قائم کیں۔ مقابلہ کیا جائے شنتائی زلیوس؛ امانے مینمبلیا روس

(St. Byz: Anaphe and Membl.) اس کو لومیسوس واقع تھے را میں جو فنیقی

قریں ہیں ان کے لیے لیونرمان کی کتاب صفحہ ۲۴۹ دیکھی جائے۔

۱۵

ہوئے تھے ہم دیکھ چکے ہیں کہ اُن کے تھے رائیجے سے پہلے اس جزیرے کے
آتش فشاں بیاد رکھیں سب سے بلند چوٹی کے منہدم ہوجانے سے وہاں کی آبادی
تباہ و برباد ہوگئی تھی اور پڑوسانیاس کا بیان ہے کہ جب تھے راس (جیسے وہ
کاؤموں کی نسل سے بتاتا ہے) جنگ ٹروائے کے ایک سو دس سال بعد
اس جزیرے میں پہنچا تو وہاں اُسے ایک غیبتی آبادی ملی۔ بدیں سبب اُس نے اپنا
مسکن اس جزیرے کو قرار دیا:

جزیرہ میلیوس کے شہر میلیوس میں بھی جو تھے را کے قریب ہی واقع ہے
ایک فنیقی نوآبادی تھی۔

کاؤموس نے تھے اسے بحیرہ ابحین کے شمال کی طرف رخ کیا اور وہاں سے وہ تھریسی ساحل پہنچا جس کے قریب جزیرہ تھاسوس پر اس کے بھائی نے قبضہ کر لیا۔ زمانہ قدیم میں یہ امر مسلمہ سمجھا جاتا تھا کہ تھاسوس میں ضرور ایک فنیقی نوآبادی تھی؛ ہر قریب کی وہاں خاص طور سے عورت کی جاتی تھی یعنی اس کا اور خدائے صور کا ایک ہی رتبہ تھا۔ فنیقیوں نے اس جزیرے میں صرف سونے کی کانوں کی وجہ سے نوآبادیاں قائم کیں جن کی مہیر وڈوٹس بہت تعریف کرتا ہے :

ممکن ہے کہ جزیرہ سامو تھریس پر فینتی قبضہ ہونے کی وجہ سے کابری ری
ویوتاؤں کی پوجا کی جاتی ہو تھریسی ساحل پر کسی قسم کے آثار دستیاب نہیں ہوئے
ہیں، لیکن چونکہ افسانوں میں یہ مذکور ہے کہ کارموس نے کوہ پینکا ٹیوس کی کابری
کھودیں اس لیے ہم یہ باور کرنے میں حق بجانب ہیں کہ یہاں ایک فینتی نوآبادی

۱۰ میلوس کے لیے شہنشاہ بانی زنیطیوس کا کتاب ”میلوس“ کا مطالعہ کیا جائے۔

۹۹ ہیرود وٹس ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰،

۱۔ دیودوروس ۲۸۴ء۔

۱۳۔ ۶۸۔ اور اپریل ۱۹۷۷ء کا مطالعہ کیا جائے۔

موجود تھی :

۱۹

تھیں کہ نوآبادی کی طرف رخ کرنے سے پہلے ہم یونان میں ان اثرات کا ذکر کریں گے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فنیقی وہاں آکر آباد ہوئے۔ یہاں دو مختلف نژاد یہ نئے نگاہ کا تذکرہ لازمی ہے اگر کسی خاص طرز عبارت یا کسی خاص مقام کے نام سے اسکے فنیقی الاصل ہونے کا قرینہ ہو تو ظن غالب ہے کہ وہاں فنیقی آبادی ہوگی۔ لیکن اس استدلال میں بہت ہوشیاری کی ضرورت ہے اس لئے کہ طرز عبادت کی ہر ایک مماثلت سے کسی قوم کی نوآبادی کا وجود لازمی قرار نہیں دیا جاسکتا؛ ساتھ ہی ہمیں یہ امر نظر انداز نہ کرنا چاہیے کہ یونان میں جو کچھ سامی ادارات ملتے ہیں وہ سب بالائزہام ان فنیقیوں کی یادگار نہیں ہیں جو وہاں آکر آباد ہو گئے تھے :

ہر ایک امر سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ جزیرہ کی پھر اس جو لفظونہ کے جنوب میں واقع ہے کسی زمانے میں ایک فنیقی نوآبادی ہوگی؛ خود یونانی دنیات میں کی تعمیر وں کو فی ٹیکس کا بیٹا قرار دیا گیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین کا بھی یہی خیال تھا۔ اس جزیرے کی ام لارباب افرودیت تھی جس کی پوجا کارواج یہاں سے ہر چار طرف پھیل گیا ہمیں فنیقی مستعمر کی اصل وجہ بھی معلوم ہے؛ فنیقیوں کو ارغوانی رنگ کے لئے ایک خاص خولہ ارجیلی کی ضرورت تھی جو اس جزیرے کے ہر چار طرف بکثرت پائی جاتی تھی اور آج بھی ایسی ارغوانی مچھلی کی سیپ کے تووے کی پھر اور گئی تھیوم کے ساحل کے قریب ملتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوگی کہ مغرب اور مشرق کی مین شاہراہ پر واقع ہونے کی وجہ سے یہ جزیرہ بحری تجارت کے لئے نہایت اہم ہوگا

طوسی ویدش کا بیان ہے کہ لیجین سے بہت سے جبریل میں یہ قوم آباد تھی،

۱۲ شنت بی زانیوس : کی پھر طوسی ویدش (۵۳، ۴) سے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ۱۲ ق م کے بعد زمانے تک میں کی پھر اور مصر و لیبیہ کے درمیان تجارت کا سلسلہ قائم تھا :

۱۳ طوسی ویدش ۸۱۱۔

اور علاوہ ان مقامات کے جن کی تفصیل اور مدج کی گئی ہے، دیگر جزائر بھی شمار کئے جاسکتے ہیں جو خاص طور پر لائن کے آثار سے معلوم ہیں۔ ظن غالب ہے کہ انھوں نے فنیسی اور سوس کوکس اور گیاروس پر بھی (کی تھرا) کی طرح اعزائی سیپ کے ہی ایسے قبضہ کیا ہوگا اور انھوں نے ہی سب سے پہلے جزیرہ سفسوس میں کانیں کھودی ہوں گی نیز جس طرح انھوں نے تھے رائیں فن یافتگی کو رواج دیا اسی طرح جزائر کوکس اور امورگوس کے کپڑے کی صنعت بھی یقیناً فینیقیوں کی ہی مہر و منت ہوگا۔
اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ مخصوص ارض یونان پر کہاں کہاں فنیقی نوآبادیاں واقع تھیں۔ یہاں ہماری رہبری صرف مقامی ناموں اور طرز عبادت سے ہوتی ہے۔ لفظونہ میں افروڈیت کی پوجا اور عہد مہیا لفظ مہیا کی بہت وقت تھی؛ مومخر الذکر مہیا لفظ مہوس سے منسوب ہے جسے اور ادونس کے درمیان ممانعت ہونے کی وجہ سے فنیقی اثر صاف ظاہر ہے، گو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ فنیقی بالضرور سرزمین یونان پر آباد ہوئے ہوں گے۔ لیکن چونکہ خائنائے کورنتھ پر افروڈیت اور سیلیکڑتیں کی پوجا کی جاتی تھی اور یہ تجارتی اعتبار سے بھی نہایت اہم مقام تھا اس لیے ہمیں یہ فرض کر لینا پڑے گا کہ یہاں فنیقی ضرور آباد ہوئے ہوں گے۔ اسی طرح سرزمین اٹیریکا کے چھوٹا سا گاؤں مینوا ہے، اس کے اور سالامس کے نام سے اس نظر ثانی کی تائید ہوتی ہے کہ یہاں بھی فنیقی آکر آباد ہو گئے تھے۔ اسی طرح سرزمین اٹیریکا کے بعض ناموں سے یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ یہاں فنیقی نوآبادیاں موجود تھیں لیکن یہ ابھی تک پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا؛ مثلاً یہ تو امر واقعی ہے کہ جزیرہ مالٹا کسی زمانے میں فینیقیوں کے قبضے میں تھا، اب ایتھنز کے ایک محلے کا نام بھی ملے ہے؛ اسی طرح مارا کھون کے نام سے بھی فنیقی اثر کا پتا چلتا ہے، اور یہیں ہمر فل کی بھی پوجا ہوتی تھی جو ممکن ہے کہ ملکارٹ ہی کا دوسرا نام ہو۔ ہم سننے ہیں کہ یونانیوں سے

۱۵۰ سالہ کوکس اور امورگوس کے پٹے لینیورمان ۲۶۲/۲ کا مطالعہ کیا جائے۔

۱۵۱ ہاگیوس گیورگوس کے چھوٹے سے جزیرے پر جو سالامس اور اٹیریکا کے درمیان واقع ہے، لاٹینوروس کے تودے کے تودے ارغوانی رنگ کی سپیان دستیاب ہوئی ہیں۔

۱۵۲ درنما لیکہ درنہ حال کے سرخ فنیقی آثار کا اٹیریکا (خصوصاً آباد کاری ایتھنز) کو بطور ایک

باب

فینیقی مارا تھوں اُسے جس پر کا د موس کے ساتھیوں کا قبضہ ہو گیا۔ نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یوسیم کا نام اصل میں ماگرس اور پور فیرا تھا، ان میں سے ماگرس کو گویا مارٹا رٹ کی ہی بگڑی ہوئی شکل ہے اور پور فیرا اُس ارغوانی نام سے مشتق ہے جسے فینیقی تیار کرتے تھے۔ اسی طرح سمیرا کے متعلق بھی جو ایک یو بیائی شہر تھا، یہ کہا جاتا ہے کہ دراصل استازرتے سے تعلق تھا اور اس سے فینیقی آباد کاری کی جھلک پائی جاتی ہے۔ بدیں وجہ ظن غالب یہ ہے کہ فینیقی یوسیم میں اگر آباد ہوئے اور اگر اسے باور کیا جائے تو یہ امر بھی خلاف قیاس نہیں ہے کہ تھیز میں بھی ان کی کوئی بستی ہوئے

شہر تھیز ایک زرخیز ضلع میں واقع ہے جو جھیل کو یالس کے جنوب میں ہے، اس مقام کے قریب ہی پہاڑوں کا ایک زنجیر ہے جس کا نام فینیقیوم تھا اور شہر کا قلعہ ہمیشہ سے کاؤ میا کہلاتا تھا۔ شہر کی چاروں طرف در کے اور اشمنوس نامی ندیاں دوڑ کرتی ہیں، جن میں سے آخر الذکر اشمنول کی بگڑی ہوئی شکل خیال کی جاتی ہے جو ایک فینیقی دیوتا کا نام تھا۔ شہر کے نزدیک کا بی رمی کا تہکہ ہے جو غالباً فینیقی دیدیاں تھیں۔ خود مقل تھیز کا باشندہ تھا لہذا ممکن ہے کہ وہ اور ملک کا رٹ ایک ہی شخصیت کے نام ہوں۔ شہر کے سات دروازے بھی سامی الاصل بتائے جاتے ہیں اور یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ وہ سات سیاروں اور ان کے مخصوص مسمودوں کے نام سے مسموں کئے گئے تھے۔ تھیز کی افسانہ آمیز تاریخ سے اس طویل نازعہ کا پتا چلتا ہے جو بہت عرصے تک تھیز لوں اور فینیقیوں کے درمیان

بقیہ مانتیہ صحیحہ گوشتہ۔ امراتہ کے تسلیم کر لیتے ہیں (ک) فاسم کو ماتھہ ہمزان قدیم میں شہر تھیز

جلد اول، لاہور، ۱۸۷۱ء C. Wachsmuth: Die Stadt Athens in

Alterthums) فون ولا مو وٹز میو لنیڈ ورف اس کی مخالفت کرتا ہے۔ ستر الو ۱۸۷۱ء میں معلوم ہوتا ہے کہ جب کا د موس یوسیم گیا ہے تو اُس کے ساتھ عرب بھی تھے۔

کلیف، برائٹس: تھیز کے سات دروازوں کا اہمیت J. Brandis. Die Bedeutung der

(Sieben Thore Thebens) رسالہ ہرمیس جلد ۲۔

برابر۔ اس کے مطابق کاڈموس کے بعد ایک ویسی باشندہ پن تھیوس
 بعد ازیں کاڈموسی پولی دور ووس اور پولی دور ووس کے بعد ایک تیسرا
 شخص نکیتیوس جسے دونوں خاندانوں کا دشمن بتایا جاتا ہے برسرِ اقتدار
 ہوتا ہے۔ نکیتیوس کے بعد لبد اکوس ملد پولی دور ووس اور پھر بڑی لیکوس
 اور اُس کی اولاد امفیول اور لیتیوس سر پر آئے حکومت ہوتے ہیں۔
 لیتیوس کے بعد لبد اکوس کے جانشین لائیوس کا نام ہمارے سامنے
 آتا ہے۔

ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر خلاف قیاس نہیں ہے
 کہ تھبیز میں کسی زمانے میں ایک فنیقی نوآبادی ہوگی، لیکن اس نظریے کے خلاف
 ہمیں ایک اشکال سے دوچار ہونا پڑتا ہے وہ یہ کہ فنیقی فطرۂ تجارت اور
 کاریگری تھے، پھر وہ ساحل سے دور اندرون ملک میں اگر کیوں آباد ہوئے۔
 وچھ مقامات پر جو آبادی انھوں نے کی اُس کے اسباب ظاہر ہیں، یہاں
 ماہی گیری، دال کا کٹی، تیسری جگہ تجارت، یہی سب چیزیں فنیقیوں کو
 اپنی طرف کھینچتی تھیں۔ ان میں سے صرف تجارت ہی ایک ایسی چیز تھی
 جس کی وجہ سے یہ قوم تھبیز آکر آباد ہوئی ہوگی۔ لیکن پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے
 کہ انھیں ساحل سے اس قدر دور جانے کی کیا ضرورت تھی؟ اس قابلِ لحاظ
 امر کی ایک توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ جو لوگ تھبیز آکر بسے وہ فنیقی نہیں بلکہ سامی اصل
 کا لشکار تھے، اور ممکن ہے کہ وہ تارکان وطن کنفانی ہوں جنھیں میوتیہ میں اپنی
 پسند کی اراضی کاشت کر لی گئی ہو۔ اس سلسلے میں ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ

۱۱۔ لینیور مان اپنی کتاب ”ابتدائی تمدن“ (Lenormant Premières

Civilisations) جلد ۲، ص ۲۸۵ میں یہ بتاتا ہے کہ تھبیز تھول میں یونانیت اور

اور مشرقیت کے باہمی جھگڑوں کی جھلک پائی جاتی ہے۔

۱۲۔ کاشتکار کنفانیوں کو سولہویں صدی ق م میں نئی اسرائیل حملہ آوروں نے اپنا وطن چھوڑنے

پر مجبور کیا تھا اور وہ لینیور مان کے نزدیک میوتیہ میں آکر آباد ہوئے (ابتدائی تمدن) ص ۲۹۸۔

باب

یہ مقام شمالی و جنوبی بیوتیہ اور مغربی و مشرقی سمندر کی شاہراہ کے عین وسط میں واقع تھا اور جس طرح اُن اقوام کے لیے جو یورپیوس پر قابض ہو گئے ہوں اور جن کا مقصد خلیج کو زرخیز سے تجارتی تعلقات پیدا کرنا ہو کہ زرخیز کی جو اہمیت تھی اسی قسم کی اہمیت تبصر کو بھی حاصل تھی:

واضح ہو کہ اس امر کیسی نے اس وقت تک زور نہیں دیا۔ اور اس کی بنیاد ہمارے نزدیک شہر تھیرس ایک فنیقی نوآبادی کا وجود خلاف قیاس نہیں ہے۔ خود یونانیوں کا خیال تھا کہ اُن کے تمدن کے جدید اجزاء مثلاً دیونیوس کی پوجا، دساتوں اور تبصر کی کان کنی اور حرف تہجی کا استعمال، یہ سب کا دموس (یعنی فنیقیوں) نے رائج کئے تھے۔ اس آخری امر یعنی حرف تہجی کا دیگر امور سے امتیاز کرنا لازمی ہے۔ یہ امر واقعی ہے کہ آٹھویں صدی ق م سے پیشتر یونان میں حرف تہجی کے وجود کا ثبوت نہیں دیا جاسکتا اور سب سے پہلے ان کے آثار جزیرہ کرسٹ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ وہ دراصل فنیقی حرف کی ہی بلی ہوئی شکلیں ہیں تو یہ تبدیلی آٹھویں صدی ق م سے پیشتر ہی ہو گئی ہوگی اور

۱۱۰ الفیوروس نے جس کا اقتباس سترالونے دیا ہے اس پر زور دیا ہے کہ بیوتیہ تین طرف سے سمندر سے گھرا ہوا ہے۔

۱۱۱ ہیرودوٹس ۲، ۴۹۔

۱۱۲ یعنی (۱۹۵، ۷) تبصر کی کانوں کی ابتدا فنیقیوں کی طرف منسوب کرتا ہے۔ فنیقیوں نے تبصر کے مکانات بنانا اور پہاڑوں کے اطراف کو روشوں کی شکل میں تبدیل کرنا یونانیوں کو سکھایا تھا اور اپنے وطن میں انھوں نے اس من کو اس قدر ترقی دی تھی کہ وہ چٹانوں کو کھوکھلا کر کے مکانات اور قلعہ بات بناتے تھے۔ ساتھ ہی ہمیں یہ امر بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ اس طرح چٹانوں اور تبصر سے نالیان لیکہ بھی اپنے مفید مطلب کام نکالتے تھے اور لیکہ کا جو اثر یونان پر پڑا وہ مسلمہ ہے اور اس پر افسانے اور عینی شہادتیں دونوں متفق ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ فن لیکہ نے فنیقیہ دلوں ہی سے سیکھا؟ اس کا جواب غالباً ہی میں ہوگا اور ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہ محصور ہو گیا کہ اس ضمن میں جو اثر یونان پر فنیقیہ کا پڑا اُس میں ابھی شک و شبہ کی گنجائش ہے۔

باب ۹

یہ معلوم ہے کہ فنیقی اس سے بہت پہلے ہی اپنے حروف تہجی سرزمین یورپ میں لے آئے تھے۔ بدین سبب اس افسانے میں کہ کاڈموس نے ہی حروف تہجی پہلی مرتبہ یونان میں رائج کئے دو باتیں مضمر معلوم ہوتی ہیں، ایک تو یہ کہ فنیقیوں نے یونان میں آنے کے بعد کبھی نہ کبھی اپنے حروف تہجی استعمال کئے ہوں گے اور دوسرے یہ کہ ان کی بنا پر یونانیوں نے اپنے حروف اختراع کئے ہوں گے۔

مفصلہ بالا تبصرے میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ طرز عبارت کی بعض شکلیں فنیقی الاصل تھیں۔ افروڈیت بلاشبہ ایک ایشیائی دیوی تھی اور یہی حال ہر قل کا ہے جس کا سلسلہ (ہمارے مفروضے کی بنا پر) ملک کارٹ سے پایا جاسکتا ہے۔ اگر تسلیم کر لیا جائے کہ فنیقیوں نے ہی سب سے پہلے شراب کو یونان میں لاکر مروج کیا تو اس طرح دیونی سیوس اور تھیز کا باہمی رشتہ سمجھ میں آجائے گا۔ اس کے علاوہ یہ امر قریب قیاس ہے کہ آریس کی شکل کو فنیقیوں نے تبدیل کر دیا ہو اور تھیز کی آریس اور ہارمونیا کا تطابق فنیقیوں کی سب سے بڑی دیوی اور دیوتا سے پایا جاتا ہے۔ زیوس تک کی پوجا میں ایک مخصوص فنیقی عنصر شامل کر دیا گیا ہے، وہ یہ کہ اوڑھو مینوس اور کورونیا کے درمیان اور پسیل کے ضلع یو لکوس میں زیوس لافس تھیوس کے سامنے انسانی قربانی چڑھائی جاتی تھی جس سے فنیقی انسانی قربانی کی (جو اکثر بچوں کی ہوتی تھی) یا تازہ ہوجاتی ہے۔ اب ہم یونان کے ایک اور خطے یعنی کر میٹ کا ذکر کریں گے اور یہ وہ جزیرہ تھا

تلہ ف، ہول، افروڈیت۔ اشارتے: "سالیہ لسانیات جدیدہ"

شمارہ ۱۸۰ — Astarte N Jahrb F. Phil : اشتوریٹ :

افتوریٹ :

افروڈیت :

✽ آریس، جنگ کا دیوتا۔ ہارمونیا، آریس کی بیٹی، کاڈموس کی بیوی (متزوج اردو)

باب

جس پر فنیقیوں کا سب حصہ جات یونان سے زیادہ اثر پڑا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نریوس یورویاکو کریٹ لے گیا اور اُس کے بیٹے کا نام منوس ہے جس کے افسانوں میں بہت سی خفییح خصوصیات کا پتہ لگتا ہے۔ یورویاکو کریٹ کو ایک بیل پر سوار ہو کر آئی اور ایک بیل ہی منو تو رکھا باب تھا جس کا سر بیل کے سر کے مانند اور دھڑا انسان کا سا تھا جب اُس نے ایتھنز یوں سے انسانی قربانیوں کی خواہش کی تو انھوں نے اُس کے سامنے سات قربانیاں چڑھائیں، اور سات کے عدد کو ساتی اقوام متبرک خیال کرتی تھیں۔ کریٹ کے افسانوں میں بیل کے اس بچے در پے ذکر سے منقحی اثر صاف ظاہر ہوتا ہے۔ یہیں یہ فرض کر لینا پڑے گا کہ منوس کی عقل و دانش کی بناء جس کی تعریف سے یونانی افسانے بھرے پڑے ہیں، اس واقعے پر تھی کہ اس جزیرے میں ایک خاص قسم کا تمدن مروج تھا جسے بعض نئی ایجادیں اور پوجا کے طریقوں سے، جنھیں فنیقیوں سے اخذ کیا تھا بہت مدد ملی اس مخصوص تہذیب کا مشاہدہ اُنکے فنون لطیفہ سے ہوتا ہے جبکہ قائم مقام کوہ ایداکے واکتی لی اور دسے والوس میں۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ یونانی فنون لطیفہ کا منبع ایشیائی تھا لیکن اس امر کا یقین بھی نہیں ہو سکتا کہ دسے والوس میں کس قدر غرض منقحی یا عام ایشیائی چھپ

لے کریٹ کے بے ہوک، کریٹ (Hoeck Crest) تین جلد، گیمبرگ ۱۸۲۲ء تا ۱۸۲۹ء
زمانہ اجد کے سفر ناموں میں سے پشیلے (Pashley) دو جلد، گیمبرگ ولدن ۱۸۳۶ء
یا سپراٹ (Spraf) دو جلد ولدن ۱۸۳۶ء، پیرو: جزیرہ کریٹ (Perrot
L'ile de crete پیرس ۱۸۲۱ء

و واکتی لی ملک ازوجیہ کے کوہ ایداکر پر تھے۔ اور کہا جاتا ہے کہ انھوں نے ہی
لوہ کو بگھلا کر مختلف اشیاء بنانے کا فن اختراع کیا۔ دسے والوس یونانی دنیات میں
پہلا شخص ہے جس نے فنون لطیفہ میں مہارت پیدا کی۔ (مترجم اردو)

۱۸۳۶ء ارض یونانی میں فنیقیوں کے آباد ہونے کی تاریخ پر حال ہی میں ڈونکر اپنی کتاب "تاریخ قدیم
(Duncker Geschichte des Alterthums) ۲، ۴، ۲۶ میں بحث کی ہے

لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس ضمن میں جو کچھ معلومات ہیں حاصل ہیں وہ نہایت بہم ہیں اور

باب زمانہ حال کے اکثر مورخوں کی نسبت متقدمین اس اثر کو جو فنیقی تمدن کا یونان پر بڑا زیادہ سمجھتے تھے۔ ساحل کے بہت سے مقامات پر انھوں نے

بقیہ حاشیہ نصف گزشتہ سہ سال تو سال صدیوں کا بھی تعین نہیں کر سکتے حال ہی میں ایک مقبول عام نظریہ کے خلاف جس کے بموجب فنیقیوں نے یونان پر ایک عظیم الشان اثر ڈالا تھا، رد عمل شروع ہوا ہے۔ یہ رد عمل حق بجانب ضرور ہے لیکن بعض ترہ نفس مطلب سے بہٹ جاتا ہے۔ حقیقت واقعی یہ ہے کہ مورخ صرف اس وجہ سے فنیقی استعمار یونان کی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ یونان کو فنیقیہ کا مطلق مریہون منت نہیں بنانا چاہتے۔ اپنے نزدیک ہم نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ اس عالمگیر اثر کی بنیاد جو فنیقیوں کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے (اور ہمیں تعجب ہے کہ اس کا بطلان خود مخالفین سامیت بھی نہیں کرتے) محض خیال

اور داپسے روپ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کی استعارہ سلسلہ میں اور یوں اترتا ہے جو دیگر واقعات کے ثبوت کے لیے کافی سمجھا جاتا ہے تو پھر اس کی کیوں مخالفت کی جاتی ہے؟ حقیقت امر یہ ہے کہ یونان میں منطقی موجود ضرور تھے، لیکن ان کا اثر ناقابل لحاظ تھا۔ نیز مقابلہ کر رہے تو ان کا بطلان زمانہ قدیم میں مشرق اور مغرب کے باہمی تعلقات

R. von Scala Ueber die wichtigsten Beziehungen des Orient

zum Occid. in Atterthums

تجزیوں سے یونان اور مصر کے ابتدائی تعلقات کے بارے میں جاری معلومات میں بہت کچھ اضافہ کیا

ہے۔ مقابلہ کیا جائے ان کی کتاب دو مصر میں دس سال کی کھدائی کا

Flinders Petrie Ten year's digging in Egypt

مدن کا قدیم جزے آرٹھول لے اپی کاروائیوں کی ایک

فہرست دی ہے۔ اس کتاب کا نواں باب دور مادہ قدیم پر ہی روشنی ڈالتا ہے قدیم کے لیے بہت سا

مواد فراہم کرتا ہے۔ مصنف نے اس میں اپی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ دیورپ کی تہذیب متدن

بالکل اسی طرح مصر و بابل کی تہذیب و تمدن سے متاثر و مخصوص ہے جیسے ہندوستان

کی آریائی تہذیب ہے۔ وہ اور مصر العباس کا تمدن بالکل ایک ہی زمانے کا نام ہے بلکہ وہ اس

موجودہ کر کے گویا گل و فریں اور یہ تمدن براعظم یورپ کے دار پار جزیرہ نما کے یونان سے

باب

تجارتی کوٹھیاں بنائی گئیں، اور گوان سے یونانیوں نے بہت کچھ سیکھا، لیکن علاوہ
حروف تہجی کے جو کچھ مملو مات انھیں حاصل ہوئیں ان کی وقعت کچھ زیادہ نہ تھی نہ

اہمیت حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ بحیرہ بالٹک تک برابر پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسکا
اثر قدیم مصر پر بھی پڑا۔ اس میں شک نہیں کہ ان خیالات کی صحیح وقعت کا اندازہ کرنے اور
ان کے اثرات کو کافی ردائی سمجھنے کیلئے بہت کچھ وقت اور محنت درکار ہوگی۔

باب دوم

یونان کے اہم ترین نفسانے

قدیم یونانیوں کی طرز زندگی کا عکس اُن کے افسانوں میں نظر آتا ہے۔ اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان سے ہم سمجھ تاریخ و واقعات اخذ کر سکتے ہیں، بلکہ وہ اس لئے کار آمد ہیں کہ ان کے بے میل حصول سے چند خاص حصے ملک کی ذہنی حالت اور تہذیب و تمدن کا پتہ چلتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ رطب و یاسن کا امتیاز نہایت دشوار ہے؛ مثلاً اُغنیلات اور اقوام کے شخصیات کو تو ابتدا ہی میں نظر انداز کر دینا چاہیے اور ان کے علاوہ بہت سے امور کے تفصیلی حالات بھی خود ساختہ واقعات سے بھرے پڑے ہیں۔ ہماری رائے میں جن لوگوں کا افسانوں میں ذکر آتا ہے اُن میں سے صرف انھیں میں قدامت کا پہلو نکلتا ہے جن کے کارناموں یا مشکلات میں کوئی غیر معمولی قابل لحاظ بات ہو۔ یہ ہیں سے وہ عنصر ہمارے سامنے آتا ہے جو تاریخ یونان کے اس سرے سے اُس سرے تک متواتر نمایاں ہے جس سے اس کی سحر آفریں خوبیاں اُسے دیگر ممالک سے ممتاز کرتی ہیں اور اس قوم کی عظمت و وقار کا سکہ دل پر بیٹھ جاتا ہے؛ یہ عنصر فردیت کا امتیاز ہے۔ ابتدا میں افراد محض افسانہ جات عامہ کی حدت طرز یوں ہیں ہیں اور زمانہ مابعد تک ان میں تاریخی عنصر پیدا نہیں کیا جاتا۔ یونانیوں کی اس شخص آفریں قابلیت کا مظاہرہ فنون لطیفہ میں تو سنگ تراشی کے میدان میں اور ادبیات میں ناول کے نمائندہ نگاہ نظر آتا ہے اور ان میں سے ناول کے مدہوں نے قدیم سوراؤں کے شخص کی تکمیل میں بہت کچھ مدد دی ہے تو

بالا

یونان کی افسانہ آمیز تاریخ میں تین حصے یونان کے یعنی آرگولس، بقیوہ اور تھسلی کی عظمت اوروں سے زیادہ ہے۔ آرگولس میں یو کے، آئے، ٹک کوئی بات قابل تذکرہ نہیں ہوتی، خود یو میں بھی کوئی مخصوص آرگولسی خاص نہیں پائی جاتیں اور یہ نسبت خالص افسانوں کے اُس کی وقت مذہبی تاریخ میں بہت زائد ہے۔ اسے ایک دیوی بتایا جاتا ہے، اور گو ہم جانے نہیں کہ اس ہفروضے کی بہت کچھ مخالفت کی گئی ہے تاہم ممکن ہے کہ اس سے مصر اور آرگولس کے باہمی تعلق کا پتا چلتا ہو۔ اس کا ایک بیٹا الی گیتوس اور دوسرا داناؤس ہے اور موخر الذکر کے (بچاس) بیٹوں یعنی داناؤسیوں سے مقامی افسانوں کی ابتدا ہوتی ہے۔ آرگولس کی زمین مسام دار ہے اس لیے اس میں بار بار پانی دنیا پڑتا ہے اور یہ ایک امر مسلمہ سمجھنا چاہیے کہ داناؤسیوں کے قصے سے مقامی افسانوں کی ابتدا ہوتی ہے۔ مصری انکیوس داناؤسی ہی پرم نشتر اسے ستادی کرتا ہے اور ان کے پوتوں میں یعنی اکرمی زیوس اور پروکے توں کے ذریعے سے آرگولس کے شاہی خاندان کی ابتدا ہوتی ہے۔ اب ہم ان سورماؤں کا حال پڑھتے ہیں جن کا رتبہ سورج کے ادھار ہونے کی وجہ سے دیوتاؤں کے برابر سمجھا جاتا تھا، لیکن جو انسانوں کی شکل میں خدا کے برتر کی مدد سے نہایت ادق اور مشکل کام انجام دیتے ہیں اور طرح طرح کی مشکلات اور اذیتیں اٹھانے کے بعد دیووں اور ڈاکوؤں کا کام تمام کر کے بنی نوع انسان کی خدمت کرتے ہیں۔ اسی سلسلے میں سب سے پہلے بیلے روفون کا نام آتا ہے، جس کا پر وئے توں تعاقب کرتا ہے اور جو پردار گھوڑے سیکا سوس کی مدد سے خیامے را کو مار ڈالتا ہے؛ پرسیوس بھی اسی طبقے کا ایک فرد ہے جسکی ماں نے دانائے کو ایک صندوق میں بند کر کے سمندر میں پھینک دیا تھا اور جسے بالآخر گولگون

بلا داناؤسیوں کو اپنے اعمال کی یہ سزا دی گئی تھی کہ وہ ہمیشہ ایک چلتی میں پانی ڈال کر رہے (مترجم اردو)

اور دیگر عفریتوں سے جنگ آزمائی کرنی پڑی؛ آخر میں خود ہرقل بھی اسی زہر سے
 میں ہے جسے مجبوراً یوزتھیموس کی خدمت بجالانی پڑی اور ساتھ ہی نیا نوع انسان
 کے مفاد کی خاطر محنت و مشقت کرنے سے جس نے کبھی گریز نہیں کیا۔ ہمیں
 ایک ایسے بہادر سورما کی خصائص موجود ہیں جسے اپنی محنت و مشقت کا مواضع
 علاوہ ناسپاسی اور ناشکری کے کبھی کچھ نہ ملا ہو، اور اس کے ساتھ ہی اس میں
 اپنی اصل یعنی فنیقی دیوتا کے عادات و اطوار بھی پائے جاتے ہیں۔ ان میں
 پہلے روفون کا ارض یونان میں کورنتھ سے اور ہرقل کا تھیبز سے تعلق ہے،
 اور زوخرالذکر کا آرگوس سے اس وقت تعلق پیدا ہو جاتا ہے جب دور یانی
 اپنے قبضہ آرگوس کو حق بجانب ثابت کرنے کی فراہم تھے۔ اس کے برعکس
 پروٹوس الگرمی نیوس اور اس کے جانشینوں کے عہد حکومت میں ضروری
 نہیں کہ افسانہ پائے یونان میں انھیں تاریخ فن تعمیر میں ایک خاص رتبہ دیا گیا ہے۔
 پروٹوس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ لسیہ کے ٹیکلوٹس کی مدد سے اس نے
 تریزیر کی شہر بنیاد تعمیر کی، اور اس کے دور کے بعد ہی جس کی اب ابتدا ہوتی ہے
 اس میں بجائے پروٹوس کے جانشینوں کے الگرمی نیوس کے وارث
 یعنی پرسپوس کے خاندان کے افراد تریزیر حکومت کرتے ہیں۔ اس قصے کی ترویج
 کی جاتی ہے کہ پرسپوس ہی تخت آرگوس کا مستحق تھا لیکن اسے اپنے دادا کو قتل
 کرنے کے بعد اس کی راج دھانی پر قبضہ کرنے کی بہت نہ ہوئی، اس لیے وہ
 محض تریزیر پر قناعت کرتا ہے اور اپنی آبائی سلطنت پروٹوس کے
 وارثوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ اس فرضی ”مبادلے“ کی یہ توجیہ ذرا لغوی معلوم
 ہوتی ہے، لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ خود الگرمی نیوس کا نام محض ضرورتاً دھارم
 کر دیا گیا ہے؛ بات یہ تھی کہ ایک طرف تو تریزیر کی تفصیل بنانے کا سہرا پروٹوس
 کے سر رکھا گیا تھا، لیکن زمانہ مابعد میں پرسپوس (جس سے اور پروٹوس سے
 کوئی خاندانی واسطہ نہ تھا) دھارم حکومت کرتا تھا، اور الگرمی نیوس ”مبادلے“
 کا قسم صرف اس لیے گھڑا گیا کہ ان تمام کہانیوں کو ایک دوسرے میں منسلک
 کرنے میں آسانی ہو۔ پرسپوس کے ساتھ ہی ہم ایک قدم گئے بڑھتے ہیں؛ وہی

بات

باب

میکے نائی کی شہر بنا بھی تعمیر کرتا ہے اور جب ترترز اور میکے نائی کی ظاہری شکل سے معلوم ہوتا ہے کہ موخرالذکر شہر کی تفصیل ترترز کی تفصیل سے جدید ہے تو اسی کے مطابق اسی طرح افسانے میں بھی اسی قدیم و تاخیر کا سلسلہ قائم کر دیا جاتا ہے۔ شہر پناہ کے بن جانے کے بعد میکے نائی آرتوگوس کا اہم ترین مقام بن جاتا ہے اور پریسیوس کا خاندان یہاں بھی راج کرتا ہے۔ چند معمولی حالات کے بعد آفریقہ یونان، الگائیٹے اور یوکرئیس یقیوس کا نام آتا ہے اور ان کے بعد ہم قدیم سوراؤں میں سب سے ممتاز شخص یعنی ہرقل سے دوچار ہوتے ہیں۔ اس مختصر خاکے میں اس کی مختلف جاں باز یوں کا بیان نہیں کیا جاسکتا جن سے طبقہ یونان کی کوئی طرف و جانب نہیں چھوٹی، لیکن اس کا آرتوگوس سے تعلق ظاہر کرنا ضروری ہے۔ یہاں پریسیوس کی اولاد کا بہت جلد خاتمہ ہو جاتا ہے اور ان کی جگہ اس ملک کے مالک سیلوپی بن بیٹھتے ہیں۔ ان کا نسب تعلق پریسیوسوں سے قائم کیا گیا ہے اور ایک راجہ معانی پر دوسرے خاندان کے قابض ہونے کی توجیہ کی گئی ہے لیکن یہ سب باتیں اصل واقعات کی حقیقت کا کوئی قطعی ثبوت نہیں۔ یہ ضروری سمجھا گیا کہ کسی نہ کسی طرح اس واقعے کی توجیہ کی جائے کہ آگے میملون (جو پریسیوس کی اولاد سے نہ تھا بلکہ جس کا خاندان غالباً ایشیائے کوچک سے آیا ہو گا) کیونکر میکے نائی میں ذی اقتدار ہو گیا، اور اس خاص مقصد کے لیے بہت سے بیچ و بیچ فقے اختراع کئے گئے۔ ہم اس کا قطعی ثبوت نہیں کر سکتے کہ اثر پریسیوس کی ابتدائی تاریخ کا کس قدر جزو قدیم افسانوں پر مبنی ہے اور کتنا زیادہ تابعی ترین ہے۔ ممکن ہے کہ وہ بیسیانک جرائم جو اثر پریوس اور تھمی اس تیس کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں بالکل خود ساختہ ہوں لیکن یہ واقعہ کہ اثر پریوس کا باپ سیلوپس ایشیائے کوچک سے آیا تھا بلاشبہ قدیم روایت کے بموجب ہے۔ پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یونان کے ذیلی جزیرہ ٹاکامس نے اور کس زمانے میں جزیرہ سیلوپس کا نام رکھا۔ ظاہر ہے کہ یہ نام دور پانیوں کے حال میں ایک نہایت نادر طور پر قائم کیا گیا ہے کہ لفظ سیلوپو نہی کا تعلق ایک قدیم سیلوپس

کار کھا ہوا نہیں ہے اس لیے کہ یہ قوم سیلوپیوں کی مخالف تھی اور اسی نے انھیں جزیرہ مناسے نکال باہر کیا۔ اس نام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام جزیرہ مناسے سیلوپیوں کی ملک تھا، لیکن کسی افسانے سے اس بڑے واقعے کا پتا نہیں چلتا، اس لیے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اگر سیلوپس کی حکومت اطراف ملک میں نہیں پھیلی تھی تو اس نے کسی نہ کسی طریقے سے ہر چار طرف اپنا اثر قائم کر لیا ہو گا اور متحدین نے شاید یہ قیاس کر کے کہ اس نے کوئی نہ کوئی مفید ایجاد کی اور اُسے ملک میں رائج کیا ملک کا نام اُس کے نام پر رکھ دیا ہو گا۔ آج ہم یہ گمان کر سکتے ہیں کہ جس قوم کا وہ قائم مقام ہے اُس نے ایشیا سے ملکی رقصیں لاکریونان میں رائج کیں؛ اس لیے کہ جو قبریں میک ناٹی میں برآمد ہوئیں ہیں ان پر رقصوں اور رتبہ بانوں کی شکلیں کندہ ہیں؛ نیز افسانوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سیلوپس نے ایک رتہ دوڑ میں سیزا کے شاہ ادے نو ماؤس کو شکست دی، اس لیے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ کشیپی الفیوس کے ضلع میں جس میں سیزا ہے (کوئی ایسا واقعہ پیش آیا ہو گا جس سے سیلوپس کی شہرت میں معتد بہ اضافہ ہو گیا ہو) لیکن سیلوپیوں کا تھیکے ناٹی سے نہایت گہرا تعلق ہے اور انھیں کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ سے ہے جو دراصل پٹلیا سکیوں کا ہی دوسرا نام ہے۔ (شیو مان: یونان قدیم، ۱۳۱) صفحہ ۲۲ (Schoemann Gr Alt) لیکن کیا یونان ہے کہ ایسے قبائلی نام کی یاد بالکل محو ہو گئی ہو؟ لفظ سیلوپو نیز سب سے پہلے ہوری حد فنیوی اپولو میں نظر آتا ہے (سطر ۲۵ وغیرہ) اور اگر ہم اس واقعے کو یاد رکھیں کہ فنیوس جو تیسے سیوس کا دادا اور تروائے زن کی طرح تروائے زنیے کا بااثر شاہ تھا، سیلوپس کا بیٹا تھا اور تھی پوسٹیدون اور سیلوپس کے باہمی تعلقات و نیز فنیوس، اے کے گیوس اور تیسے سیوس اور اسو پوس دلہ پوسٹیدون کے تعلقات پر غور کریں تو ہم بہت آسانی سے یہ قیاس کر سکیں گے کہ سیلوپس دراصل ایونیائی قوم کے حصن دثقا قائم مقام کا نام ہے۔ اس ضمن میں کرتیوس اور میری ایک رائے ہے کہ وہ یہ کہ ایونیائی ایشیائے کوچک سے آئے تھے۔

بابت

زمانے میں آرگوس میں دجس کے مخصوص محل وقوع کی وجہ سے اُس کے اور
 میکے نائی کے درمیان رقابت پیدا ہو گئی تھی) ایک اور شاہی خاندان کی
 راجد معانی تھی۔ تحفہ اور آرگوس کی باہمی جنگ کے دوران میں موخر الذکر
 اکا بادشاہ اور استوس تھا، اور جب میکے نائی اور قرب و جوار کے اضلاع
 و جزائر کے عظیم نون کا حکم چلیا تھا تو آرگوس پر دیومیدیس ملتی دیوں
 کا راج تھا۔ نولیا آرگوس ہی کا ایک شہر ہے اور کسی زمانے میں بہت بڑا
 مقام ہوگا؛ لیکن یہ نہیں معلوم کہ آخر اس کی ابتدا کب پڑی، افسانوں میں اسکا
 بہت ہی کم تذکرہ ہے لیکن پالامیدئیں یقیناً یہیں کا باشندہ ہے۔ شاید
 یہ ابتدائی زمانے میں دریو پیوں کا شہر ہوگا، اور اس ناد و خصوصیات سے
 جو پالامیدیس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں، یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کسی
 عہد میں فنیقی ضرور آباد ہوں گے۔ آرگوس کا ایک شاندار حصہ مشرق کے
 وہ پہاڑ ہیں جو اکتے کے نام سے مشہور ہیں اور جس کے قریب ہی جزیرہ کالوریا
 واقع ہے۔ یہاں کا حکمران پوسیدون تھا اور قریب کے ضلع ایی دوروس
 میں اسٹیکلے پیوس دیوتا کا راج تھا۔ آرگوس اکتے کے مقابل میں اٹیکا
 کا جزیرہ مناسے، اور دونوں کا موقع و محل کچھ اس قسم کا ہے کہ گویا قدرت کا
 مشاہی یہ تھا کہ ان دونوں میں باہمی تعلقات ہوں۔ افسانوں میں اتھنہ اور
 تروئے زمین کے باہمی تعلقات کا تذکرہ پڑھنے میں آتا ہے، پوسیدون
 اور تھے سیوس کا باہمی تعلق ہے و خلیج سارون ایک دورانی جھیل ہے،
 اور کالوریا کے بحری اتحاد کا دائرہ اس سے بھی وسیع ہے۔ لیکن اس گہرے
 تعلقات میں جو خلیج سارون کے جو طرفہ بلدیات کے درمیان تھے اس واقعے
 سے کمی ہو گئی کہ اس کی پشت پر وہ خاکنائے حائل تھی جو ایک بہت بڑی شاہراہ
 کا کام دیتی تھی اور اس خلیج میں ہو کر صرف وہی جہاز گزرتے تھے جو خاکنائے

✽ پالامیدیس کی طرف روشنی کے مناروں، پانسے، اور بعض حروف کا انکشاف منسوب
 کیا جاتا ہے۔

جانا چاہتے تھے؛ اس وجہ سے دونوں جزیرہ نماؤں کے درمیان تجارت میں کمی ہو گئی۔ بالاس ہمد جنگ ایران کے زمانے میں تروا کے زینے برابر اچھنڑ ہی کا ساتھ دیتا رہا؛

پیلوپونیزی ممالک کے بعد یونان کی افسانہ آمیز روایات میں بیوتیہ کی بہت کچھ وقعت ہے۔ اس تھیسی سرزمین میں دو بالکل آزاد مستقل یعنی کھنڑ اور اورخومینوس نظر آتے ہیں، اور اس کا اندازہ کرنا نہایت مشکل ہے کہ آخر یہ دونوں مقامات جو ایک دوسرے سے اس قدر قریب واقع تھے کس طرح بدوش بدوش تر تری کر سکے۔ ان دونوں میں تقریباً اسی قسم کا باہمی تعلق ہے جو میکے نائی اور آرگوس میں پایا جاتا ہے اور اورکھنڈ کی طرح ایک دوسرے کا قریب بھی ہے؛ دونوں کی وقعت اولین عہد میں بہت زیادہ ہے، اور دونوں کی قدیم طرز تعمیر کی وجہ سے ہمیں خاص دلچسپی ہے اس لیے کہ اس سے ان کے متول کا پتا چلتا ہے۔ لیکن اورخومینوس اور میکے نائی میں یہ فرق ہے کہ جہاں مورخاں ذکر کے حالات سے یونانی افسانے بھرے پڑے ہیں وہاں اورخومینوس کے متعلق ہمیں بہت ہی کم معلومات حاصل ہیں۔ اس شہر کے متبول حکمرانوں میں سب سے دو تیندار و میناس اور اورخومینوس کا نام ہے جن سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ محض فرضی مورثوں کے نام ہیں اور روایات سے ان کے حالات رویش نہیں ہو سکتے۔ جن افسانوں کی قدامت کا ہمیں علم ہے ان میں ایسی طرز عبارت کا تذکرہ ہے جس سے اورخومینوس کی تاریخی حیثیت سے بظاہر کوئی تعلق نہیں ملتا۔ لہذا ہوتا۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں کے لوگ زریوس لافیس تھیں (جس کا تذکرہ تھیسلی کے بیان کے ضمن میں کیا جائیگا) اور تروخومینوس کی بدو جاکرتے تھے۔ اس کا ایک بت کہہ لیا دیا میں موجود تھا؛ خود اورخومینوس خاڑتیس، تھانوا اور ادکسو کا (جوشود نما اور حسن کی پریاں تھیں) وطن ہونے کی وجہ سے مشہور تھا۔ اس شہر کے اقتدار کا بالآخر کھنڑ نے غالباً برعل کی سربراہی پر خاتمہ کر دیا۔ یہ امر یقینی ہے کہ اورخومینوس کی شان

بابل

اس کی زراعت کی وجہ سے بڑھی، اور ہم یہ فرض کر سکتے ہیں کہ جب کوپانی جھیل کے پانی کے بڑھنے سے آراضی کی پیداوار میں کمی واقع ہو گئی تو استغنی وجہ سے اور نحو مینوس کے متول میں زوال آ گیا ہو گا۔ اس جھیل کے پانی کے قدرتی نکاس موجود نہیں اور اس بعید زمانے میں بھی اس کی کوشش کی گئی کہ ان نکاسوں پر قابو حاصل ہو جائے اور یہ کھلے رہیں، اس کے علاوہ ایسے آثار ملتے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصنوعی گھول یا برے بنانے کی بھی کوشش کی گئی تھی لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ علاوہ ازیں اس شہر کا نام کالوریائی اتحاد کے اراکین کی فہرست میں نظر آتا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے باشندوں کو فن ملاحی میں بھی کافی دستگاہ ہو گئی ہم اس سے قبل ان گہرے تعلقات کا تذکرہ کر چکے ہیں جو اور نحو مینوس اور جنوبی قفقاس کے مابین تھے، اور جب ہم اس پر غور کرتے ہیں کہ ان دونوں مقامات کے درمیان آبنائے یوریپوس ہو کر کچھ زیادہ بعد نہیں ہے تو ہمیں ان تعلقات کا حال معلوم کر کے زیادہ تعجب نہیں ہوتا۔ اور نحو مینوس کے مغرب میں فو کسی کی سرحد سے ملا ہوا اپونیوس واقع ہے جو فلیگی قوم کا مسکن تھا؛ یہ اور مٹیائی ایک جدی تھے اور دلیفی والوں کے برعکس یہ بیدی کی وجہ سے بدنام تھے۔ بیوتیہ کے جنوب و مغرب میں کوہ ہملی کون ہے جس میں گھنے جنگل اور شیریں پانی کے چشمے افراط سے پائے جاتے ہیں یہی یونانی میوزوں کا مسکن تھا جو فی الحقیقت ان ہی چشموں کی دیبیاں تھیں جن کی پوجا تھریس سے بیوتیہ تک ہوتی تھی۔ رفتہ رفتہ بیوتیہ کا جنوب مشرقی حصہ تھریس کے زیر اقتدار آ جاتا ہے، اور اس کے لیے یہاں سے اسلی باشندے (یعنی کادموس کی اولاد) ہیرونی حملہ آوروں (یعنی اسپارٹی کی اولاد) سے جواڑ دے کے دانٹوں سے نکلے تھے جنگ آزما ہوتے ہیں۔ بیوتیہ کے مذہبی عنصر کے قائم مقام دیمفوس اور امفیون ہیں جو تھریس کی دیو سگوری کے مماثل ہیں اور باکھوس کی ماں سیملے کادموس کی بیٹی ہے۔ زمانہ دراز تک بیوتیہ میں شراب کی پوجا ہوتی رہی اور یونانیوں کا قول تھا کہ

باکھوس دینی شراب کا دیوتا شمال سے تھریس ہو کر یونان آیا۔ یہاں مشہور اناکلیس
ایڈی پوس کا قصہ دہرانے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی، صرف یہ ظاہر کرنا
کافی ہے کہ اس قصے میں ابوالہول کا جو بار بار ذکر آتا ہے اس سے یہ
ثابت ہوتا ہے کہ اس افسانے میں بھی مشرقی خیالات مخلوط تھے۔ اگر ہم یہ
تسلیم کر لیں کہ سات شخصوں کی تھینز کے خلاف جنگ حقیقت پر مبنی ہے
تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ یہ جنگ تھینز اور اڈور استوس کے وطن سیکیون
کے درمیان ہوئی ہوگی۔ طلیح کو رستم کے دونوں کناروں پر جو شہر آباد تھے
ان میں باہمی تعلقات کا ہونا بالکل قدرتی امر ہے اور جو کچھ ہم نے طلیح سارون
کے بارے میں کہا ہے وہاں بھی صادق آتا ہے۔ جزیرہ نمائے پیلیوپونیز کی
دوریانی تسخیر سے پہلے سمندر کی بطور ایک شاہراہ اور زنجیر تسلسل کے
بہت بڑی اہمیت تھی، اور دریائی دیوتا سولوس طلیح کو بت کے ملائیات نیز آلی گینا
اور سالامس کے باہمی تعلقات کا پتہ چلتا ہے اور قدیم نسب ناموں میں
اُس نے ایک نہایت نمایاں حیثیت پائی ہے جو آخے لوروس کی اس اہمیت
کے مائل ہے جو اسے طر زعمادت میں حاصل ہے۔
تیسرا ملک جس کے تذکرے سے افسانے بھرے پڑے ہیں تھیسلی ہے۔
یہاں کے سوراؤں کا جدا علی ایولوس اور سب سے بڑا مہبود پولوسیدون
ہے۔ ہم نسب ناموں کو چھوڑ کر ان کے خاص خاص افراد کی شخصیت پر غور
کر لیں گے۔ سب سے پہلے تو ادمیتوس شاہ فیرا کا نام آتا ہے جس کی خدمت
خود اپولون نے چرواہے کا بھیس بدل کر لی اور جس کے لیے اس کی بیوی
الکس قس نے اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ اس کے بعد پے لیاں شاہ یولکوس
کو بیچے جس کی اور یاسون کی باہمی منافرت کی وجہ سے ہی جہاز آرگو کی
ہم سفر ہوئی ہم دیوں پر یوں کے قصے کہانیوں میں دیکھتے ہیں کہ جب کسی کو
دوسرے کا استیصال منظور ہوتا ہے اور اُس کے قتل میں وہ اپنے ہاتھ
ملوث کرنا پسند نہیں کرتا تو اسے ایسے کام کرنے کا حکم دیا جاتا ہے جس سے
اُس کی زندگی معرض خطر میں پڑ جائے اور جھنڈہ ہی پے لیاں کرتا ہے۔

باب

دوسری ادن کے قصے کے بعد گویا یوں کی کہانی ہمیں سنائی جاتی ہے اور ہمیں یاد رکھایا جاتا ہے کہ بے لیا س کی لڑکیوں نے مدد مانی عیارہ کے کہنے سے اپنے باپ کو از سر نو جو ان کرنے کے لیے زمرہ اہل دریا حقیقتاً کرا یہ ہے کہ یہ اس پرانے قصے کی گویا ایک نئی شکل ہے جس کے بموجب غسل دینے کے بعد عہد شباب دوبارہ نمودار ہو جاتا ہے۔ تیسرا قصہ اٹھاماس کا ہے جو شہر مالوس کا مالک تھا اور جس کا مکان اور خوبنوس واقع بیوتیہ میں بھی تھا۔ وہ اپنی بیوی نیفے لے کر طلاق دے کر امینو کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے اور یہ نئی بیوی اپنی سوتیلی اولاد فرکسوس اور مہیلا کے ساتھ براسلوک کرتی ہے۔ عین اُس وقت جب قریب ہے کہ فرکسوس قربانی کے گھاٹ اتار جائے نیفے لے آئے بکالتی ہے اور بھائی بہن طلائی بچھڑے پر سوار ہو کر کوٹکس حل دیتے ہیں؛ لیکن مہیلا راستے میں ڈوب کر جاتی ہے اور اُسی کے نام پر یورپ اور ایشیا کے درمیانی آبنا کا نام ہیلنس بونت پڑ جاتا ہے۔ اٹھاماس کو اپنے کردار کی سزا بہت جلد مل جاتی ہے۔ وہ فائر العقل ہو کر اپنی کاتاق کرتا ہے جو سمندر میں کود پڑتی ہے اور فوراً ہی لیو کو تھیا دی کی کا جنم لے لیتی ہے؛ اسی طرح اس کا بیٹا میل کی کرس بھی حیات ابدی حاصل کر کے کوٹکس ول کا مہبود پالے مولن بن جاتا ہے؛ اور گو مالوس میں اٹھاماس کی پوجا ہونے لگتی ہے لیکن اس کی جواو داد و مال آباد ہوتی ہے ان کی گردن میں ہمیشہ کیلئے لعنت کا طوق پڑا ہے یعنی یہ قاعدہ مقرر کر دیا جاتا ہے کہ وہ پری تانیوم میں داخل ہوں تو انھیں فوراً زلیوس لاقیس تھیوس کی قرباں گاہ پر چڑھا دیا جائے۔ بیوتی روایات کے بموجب فرکسوس کو رونیہ کے قریب کوہ لاقیس تھیوس پر قربانی چڑھایا گیا۔ مالوس اور کو رونیہ کے درمیان ایک اور تعلق اس واقعے سے پیدا ہوتا ہے کہ اٹھاماس نے اتونیہ کی پوجا اتالیوس کے قریب اتون اور کو رونیہ دونوں مقامات پر رہتی تھی۔ اسی طرح قسطورول اور اپنی تھیون کے افسانے بھی تھیسلی سے تعلق ہیں۔

باب

یہ دیو ہیں جو پہاڑی جنگلوں میں رہتے ہیں، اور انہیں میں سے ایک دیو یعنی خیرون
 قرب و جوار کے جنگلی مفردات کی مامیت سیکھ کر ایک نہایت قابل طلیب بن جاتا
 ہے، قنطوروں کا مسکن نشیبی پے نیوس کے کنارے پر گیرتوں اور ایلاتیم
 کے قرب و جوار میں تھا۔ ان روایات کے علاوہ پے لیون، اوسا، اور
 اولمپوس جن کا تذکرہ بارہا افسانوں میں پڑھنے میں آتا ہے، سب کے سب
 متصل ہیں ہی واقع ہیں۔ پے نیوس کے کنارے پر رہنے والے کوہ اولمپوس
 کی چوٹی کو جس پر ہمیشہ سایہ کے رہتا تھا) اپنے محبوبوں کا مسکن سمجھتے تھے
 اسی طرح اکی لیس کا افسانہ بھی متصلی کا ہے۔ یہ سچ ہے کہ اس کا باب پے لیوس
 ایاکوس کا بیٹا اور تیلامون کا بھائی مشہور تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ
 اکی لیس آئی گینا سے آیا ہوگا، لیکن فی الحقیقت اُس سے آئی گینا سے کوئی
 نسبت نہیں ہے، اور اس ظاہری تعلق سے صرف یہ بتا جاتا ہے کہ نسب بنگار
 نہایت بے پروائی سے نسب نامے مرتب کرتے تھے۔ پے لیوس اور پے لیا س
 دونوں ناموں سے کوہ پے لیون اور متصلی کے قریب کا بتا جاتا ہے اور
 جب اکی لیس اور ایاکس میں رشتہ پیدا کیا گیا تو یہ بتانا ضروری معلوم ہوا کہ
 پے لیوس آئی گینا سے متصلی آیا تھا۔ اگر ایک سو رما کے ایک مقام سے
 (جس سے اُس کا کوئی تعلق نہ سمجھا جائے) ایک دوسرے مقام کو جہاں کا اُسے
 باشندہ بتایا جائے) آنے کی ضرورت نہیں آتی تو اُس کے جانے کا بہترین عذر جلا وطنی
 ہو سکتا تھا۔ ہم اس لیے اب ضروری تھا کہ پے لیوس کے سراپے بھائی کوکوس کے

سہ و کلائن نے اپنے مصوں و تاریخ قعاتی یونان کے بعض مسائل، ہرودوت اور آثارات آسٹریا ہنگری

جلد ۱۱، وائن ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۶۹ W Klein: Studien Zur griechischen

Malergeschichte, I. Archaeolepigraph. Mittheil aus Oesterreich

Ungarn Wien

میں یہ دکھایا گیا ہے جلاوطنی کا یہ طریقہ قعاتی
 تاریخ میں بھی ایک اہم عنصر بن گیا۔ اس واقعے کی توجیہ کا نقشہ جاردانگ عالم میں کیے پھیل گئے
 اور فنون لطیفہ کی توسیع کس طرح ہوئی، افسانوں سے ہوتی ہے۔ مثلاً دیو پے نیوس اور

بانی

قل کا الزام قہر کر اُسے جلا وطن کر دیا جاسا۔ پے لیسوس ایک عورت کیساتھ جو میرمیدون کی اولاد سے تھی، نکاح کر کے فیدوتس کے ایک حصے کا بادشاہ بن جاتا ہے اور کچھ تیس کے بطن سے اُس کا ایک بیٹا کی لیس سید ہوتا ہے۔ ہمیں یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ تفصیلی کے ان حصوں کا جو وسطی یونان اور سمندر کے قرب میں واقع ہیں، افسانوں میں نہایت نمایاں ذکر ہے، اور چونکہ لابی کھٹے سرحد کے قریب رہتے تھے اس لیے انھیں نیم وحشی بنا دیا گیا ہے۔ دیگر یونانی اضلاع میں تھیبز، آرگوس اور تفصیلی کی طرح افسانوں کی کثرت نہیں پائی جاتی۔ زمانہ مالد میں شہر کو رنمہ میں جو تجارت کی منڈی تھی، سسی فوس کو عیاری اور فریب مجسم کا جامہ پہنا یا اور اُسے مکار اور دے سیوکس کا جد اعلیٰ بنایا۔ مے دیا کی زندگی کے آخری ایام بھی کو رنمہ ہی میں بسر ہوئے اور بیلے رو فون بھی اسی شہر میں پیدا ہوا، جس کی وجہ سے کو رنمہ کیوں نے اپنے سکون پر پتنگا سوس کی شبیہ کندہ کی۔ ہم اوپر پڑھ چکے ہیں کہ اتھاماس کا خاتمہ کو رنمہ ہی میں ہوتا ہے۔ کو رنمہ کی اراضی کا رقبہ اس قدر مختصر ہونے کے باوجود اُس کے افسانوں کا مالک غیر سے اتنا تعلق اس وجہ سے ہے کہ وہ ایک تجارتی منڈی تھی اور ہر چار طرف سے اُس میں سوداگر اور تجارتی جاتے تھے۔

اٹیکا کے افسانوں میں بہت سے امور کا بعد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ جب تھیبز مشہور آفاق ہوا تو وہاں کے شاعروں اور شاروں نے مقامی افسانوں کی تزئین اور مبالغہ آمیزی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کی اور ان کے زمانے میں انسانی ہمدردی اور شائستگی جو تھیبزیوں کا گویا حصہ ہو گئی تھی اسے عہد قدیم کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ سکی لس سکلیوں سے یو فائروس، یوگرموس، دیلوپوس، اور آکیفانٹوس کیپسلوس سے اٹلی بھاگ گئے اور وہیں اپنے فن کی ترقی جاری رکھی۔

۳۔ تفصیلی کے افسانوں کے لیے پ، مونٹسو کا مضمون تفصیلی کے افسانے اور تاریخ

دو جلدیہ مطالعات یونان، جلد ۱ صفحہ ۲۲۹ میں دیکھنا چاہیے (P. Monceaux)

La légende et l'histoire en Thessalie

(Revue des études grecques)

افسانوں میں شامل کر دیا گیا ہے۔ ستارہ اعتدال سے ضرور ان افسانوں میں بہت سا بکار آمد و اموجود ہو، لیکن ان سے اٹھیکا کی ابتدائی تاریخ یا اس کے قدیم تہذیب کا بہت کم پتا چلتا ہے۔

ابتدائی عہد میں اٹھیکا کے دو سیاسی مرکز تھے، ایک ایتھنز اور دوسرا الیوس۔ ان میں سے الیوس سے تو دمیتر کے افسانے کو تعلق ہے لیکن ایتھنز میں تھے سیوس کی آمد تک صرف ایرکائیوس کیلرولس (جس کے پیرسپس کے ساتھ تھے)، اور پانڈیون کی بیٹیوں کی بیرونی اور فیلیو میل کے قصوں ہی کی کچھ وضاحت ہے۔ یونانی افسانوں میں تھے سیوس کو ایک خاص وقعت حاصل ہے، لیکن افسوس اس امر کا ہے کہ اس کا ایک بہت بڑا حصہ زمانہ مالدی کی ترتیب و تنظیم کا نتیجہ ہے تاکہ اکیطرف تو ایتھنز کی شان بڑھائی جائے اور دوسرے ہر قل کی تعمیر العقول جاں بازوں کی مخالفت پیدا ہو جائے۔ اس کی پیدائش کا قصہ اس قدر عجیب و غریب ہے کہ نسبت اٹھیکا کے شاہی خاندان کے ایک رکن کے اس میں دیوتا کی سی شان پائی جاتی ہے۔ اس کا باپ انی کیوں ہے جو دراصل پوسیدون کا گویا جواب ہے۔ اس کی سوانح عمری میں سب سے زیادہ قابل غور امیزنون کی جنگ ہے جو لڑتے لڑتے برابر اٹھیکا تک پہنچ گئیں جہاں اس نے انھیں آخر کار شکست دے دی؛ اگر اس قصے میں درہ برابر حقیقت منہم ہے تو اس کے صرف یہ منہی ہو سکتے ہیں کہ پوجا کے بعض مشرقی طریقے اٹھیکا تک پہنچ گئے لیکن وہاں زیادہ دن قائم نہ رہ سکے۔ اسی طرح تھے سیوس اور کوپٹ کے باہمی تعلقات دینیہ دالوس کے افسانے سے سمجھ میں آسکتے ہیں جس نے اٹھیکا سے آکر کریت میں بہت سے کاروائے نمایاں انجام دیئے جب ہم دیکھتے ہیں کہ دور اولمپ میں ایتھنز نے کوئی فنی امتیاز پیدا نہیں کیا تو ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ اس کے بھی خواہ اس مہمن میں بھی اس کی تاریخ رکھنے کے مشتاق تھے۔

یہ ایتھنز کی اسالی سردی کا تیا ایدی پوس کی موت سے جو اورس تیس کے کفارے کے لیے پیش آئی، اور تھے سیوس کے تبصریوں کو اپنی لائیں حلانے پر مجبور کرنے سے لگتا ہے۔

اور اس مقصد کے حصول کی غرض سے انھوں نے افسانے کو توڑ ٹوڑنے میں مصروف ہو کر پیش نہیں کیا۔ دورِ رزمیہ کے اختتام پر بھی سیوس کی اولاد کی بجائے نئے لیوس کی اولاد تخت پر جلوہ افروز نظر آتی ہے، لیکن یہ مطلق نہیں کہا جاسکتا کہ اس خاندان کا پیلوپو نیز می ہونا کہاں تک حقیقت پر مبنی ہے۔ تاریخ یونان کے اہم ترین واقعات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اٹیکا اور خاکسٹر شہر ایتھنز کا اٹھینا دیہی سے گہرا تعلق تھا جو دیگر بلدیات اور دیگر معبودوں کے باہمی تعلق سے کہیں زیادہ عمیق تھا۔ لیکن ہمیں صرف اس واقعے کا علم ہے، اور محض اس سے کوئی ایسا نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا جس سے ایتھنز کی ابتدائی تاریخ یا اس معبودہ کی پوجا پر کوئی خاص روشنی پڑتی ہو۔ افسانے میں بیان کیا گیا ہے کہ ایتھنز کے فیصلے سے لیے اٹھینا اور یوسیدون میں لڑائی ہوئی جس میں اٹھینا کو فتح ہوئی۔ اس افسانے میں ایک تاریخی واقعے کا ضرور ذکر ہے، بہم دیکھ چکے ہیں کہ خلیج سارون کے ہر چار طرف یوسیدون کی پوجا ہوتی تھی اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اٹھینا ایتھنز کی مخصوص دیہی تھی، لہذا اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ یوسیدون کے پجاریوں نے اٹھینا کے پجاریوں کو ہرا دیا، لیکن یہ نہیں بتایا جاسکتا کہ ان دونوں جنگ جو فریقوں کا آخر نام کیا تھا۔ ممکن ہے کہ مغلوب قوم ایونیائی ہی ہو لیکن میری یہ سوال اٹھتا ہے کہ وہ کونسی قوم تھی جو اٹھینے کی پوجا کو اپنے ساتھ لائی اور اس پوجا سے جوڑ وائے، تفصیلی اور بیوتیہ میں اٹھینا کی ہوتی تھی، کوئی خاص تاریخی استدلال کیا جاسکتا ہے؟ ساتھ ہی ایک مشکل یہ بھی ہے کہ تاریخ اٹیکا میں کہیں غالب و مغلوب اقوام میں مطلق کوئی امتیاز نہیں پایا جاتا، آئی تھرا کا باپ پتھیوس ساکن ٹروائے پیلوپس کا بیٹا ہے تو پھر کیا ایونیائی اور پیلوپسی ایک خاص مفہوم کے اعتبار سے ہم سے الفاظ ہو گئے؟ حقیقت یہ ہے کہ واقعات ماضیہ پر ایک ایسا پردہ پڑا ہے کہ اس کی وجہ سے اس کا خاکہ تک نہایت دھندلا

باب

نظر آتا ہے ۵۵

رزمیہ نسب ناموں میں حریرہ آئی گینا کا جو تذکرہ ہے وہ بھی کچھ کم عطمت ہیں رکھتا۔ بحری پری آئی گینا سکلیوں کے دریائی مسبود اسویوس کی بیٹی تھی اور پتر و کلوس اُس کے بیٹے کا (جو انسان تھا) بیٹا تھا۔ آئی گینا کا تعلق زیوس دیتا سے بھی تھا جس سے ایاکوس پیدا ہوا جو بنی نوع انسان میں سب سے متنی اور پرہیزگار تھا، اور اسی ایاکوس کے لیے چینیوٹیوں کی

۵۵ ایون کے متعلق جو کچھ معلومات حاصل ہیں وہ سب زمانہ ماہد کے احتراعات ہیں اور ان میں یہ کوستس کی گئی ہے کہ ایو یاٹیوں کے قومی صورتوں کے قطعے گھڑے جائیں اٹیکا کے افسانوں کا ذخیرہ دراصل یونانی افسانوں کے اس عظیم التاں دریائے علحدہ ہے جس نے تقسلی، بیوتیہ کے جنوب و مشرقی اور پیلوپونیز کے شمال و مشرقی اضلاع کو سیراب کیا ہے۔

× اسویوس (دریائی مسبود)

زیوس (دیتا) = آئی گینا (دریائی پری) = اکتور

۷ لوئے تیوس = سقے نے لے
(انسان)

ایاکوس (انسان)

وکلوس

تیلاموں

پریوس

پتر و کلوس

(نسب ماحمہ مرتبہ مترجم اردو)

نہ

قلب ماہیت کر کے میر مردون قوم پیدا کی گئی۔ ایاکوس کے دو بیٹے مسمی پے لیوس اور تیلامون تھے، لیکن اخلاق و اوصاف میں وہ اپنے باپ سے بالکل متغائر تھے اور وہ اپنے سوتیلے بھائی کو قتل کر کے اپنا مسکن چھوڑ کر کھاگ گئے۔ تیلامون تو جزیرہ سالامیس چلا گیا اور اُس کے دو بیٹے ایاکس اور تیوکریڈا پیدا ہوئے، تیوکریڈا نے جزیرہ قبرس میں شہر سالامیس آباد کیا، دوسرے بھائی پے لیوس نے سسلی میں پناہ لی۔ افسانوں میں اکی لیس اور نیو بطلمیوس کا نام بھی نہایت ممتاز ہے لیکن اُن کے حالات اس جگہ بیان نہیں کئے جاسکتے؛ مگر اس قدر تذکرہ کافی ہوگا کہ زمانہ مابعد کے مولو سیلون کے بادشاہ، جن میں سے ایک مشہور آفاق پرموس شاہ ایپائروس تھا، نیو بطلمیوس کی اولاد ہونے کے مدعی تھے:

لقونیہ اور مسینیہ سے لیداکے افسانے کی ابتدا ہوتی ہے۔ بلاشبہ یہ بیان کیا جاتا تھا کہ اصل میں لیداکا مسکن کالی دون تھا اور اسی مقام پر اُس سے تین داریوس نے جسے لقونیہ سے نکال دیا تھا، نکاح کر لیا۔ لیکن ہم ان نسب سازوں کے ہتھکنڈوں سے خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ لیداکے بیٹے تین داریوسی دیو سکوری یعنی کاسستور اور پولوکسس ہیں جو ابتدا میں الوہیت نما ہستیاں تھیں، اور مختلف طریقوں سے انسانوں کی تقدیر میں دخل ہوتی تھیں؛ نیز اُن کا تعلق خاص طور پر لقونیہ کے ساتھ تھا۔ اُدھر مسینیہ میں راداس اور لینکیوس کا ایک اور توام جوڑا نظر آتا ہے اور یہ دونوں آخر کار کاسستور اور پولوکسس کے ہاتھوں قتل ہوتے ہیں یہ وہ اصل وہ افسانہ آمیز جامعہ جو لقونیہ اور مسینیہ کے تنازع اور جنگا ہائے مسینیہ کو ان تادمخی واقعات سے سیکڑوں سال پیشتر پہنچایا گیا ہے۔ لیداکا کی بیٹیاں کلی تم تشتر اور مشہور آفاق ہیلیس ہیں جن میں سے ہیلیس بھی ابتدا میں ایک دیوی تھی؛ لقونیہ کے بعد ہمسایہ آرکیڈ یا کو لیجے؛ یہاں کے ہلدیات میں تنگیا اور اسارٹاکا کے جو باہمی تعلقات تھے انھیں تین داریوس کی بٹی تمام ذرا اور ان کے پموس شاہ تنگیا کے باہمی مناکحت کے قصے کے ذریعے سے ظاہر کیا گیا ہے؛ اور جو آرکیڈ یا کے مختلف قصبات اور ہلدیات کا باہمی تعلق نسب ناموں کے ذریعے سے پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ ملک کے ابتدائی اتحاد و اتفاق کا

بیل

کافی دوافی ثبوت ہم پہنچ جائے، ان افسانوں میں سے اکثر و بیشتر ایک دوسرے کے متضاد ہیں اور ہم انھیں مطلق کوئی تاریخی وقعت نہیں دے سکتے۔ ساتھ ہی ہم یہ کہنے پر بھی مجبور ہیں کہ ان میں سے اکثر اشخاص کی ترکیب میں ایک خاص شاعرانہ انداز پایا جاتا ہے۔ ہر قل کا بیٹا تیلے فوس، جسے انکی لیس نے اپنے نیزے سے زخمی بھی کر دیا اور اچھا بھی کر دیا، آرکیڈیا کا ہی باشندہ ہے؛ پان دیوتا اور آرکیڈیا کے پہاڑی ساڑھیں ایک خاص تطابق پایا جاتا ہے، اسی طرح استیکس بھی ایک برفانی چشمہ ہے جو اردانیہ کے رنجیرے سے برآمد ہو کر ایک آبشار کی شکل میں نیچے وادی میں گرتا ہے۔ آرکیڈیا پر زیوس دیوتا کی حکومت تھی۔ آرکیڈیا کے جنوب و مغرب میں میلوس واقع ہے۔ یہ مقام "سفید رو" نسبت طور کی وجہ سے مشہور ہو گیا جو تفلسی کے رہنے والے نے لیوس کا بیٹا تھا۔ اُس کی اولاد جا کر ایتھنز میں حکمران ہو گئی اور وہاں سے اُسے ایٹانے کو چلے گئی یونانی نوآبادیوں کی رہبری کے فرائض انجام دیے۔

نسب سازوں کے نظریے کے مطابق اٹلیس کے افسانے دراصل تفلسی کے قصوں کی ہی شاخیں ہیں اور ان دونوں سلسلوں کے درمیان ایتھ لیوس کا واسطہ یہ کیا جاتا ہے جو تفلسی سے اٹلیس آتا ہے اور اسی ملک کو اپنا وطن بناتا ہے؛ یہ بالکل صاف ظاہر ہے کہ یہ ام اولمپیا کے کھیلوں کی شہرت کے وقت ایجاد ہوا ہو گا۔ مختص القوم جدی سوراؤں میں، جن کا تذکرہ اٹلیس کے نسب ناموں میں کیا گیا ہے اور جن سے ہمیں تاریخی لحاظ سے مطلق کوئی دلچسپی نہیں ہے، ایک ایتھ لیوس جو حسب معمول ایک شخص کو قتل کرے کی یاد اُس میں حلاوطن کر دیا جاتا ہے اور علیحدگی کو رنج کر کے کوبریتا قوم پر (جن کا نام وہ اپنے نام کی مناسبت سے ایتھ لیو رکھتا ہے) حکومت کرتا ہے۔ اٹلیس پر ہی وہ اوگیا س حکمران تھا جس کے اصطبلوں کو ہر قل نے دریا پے الفیوس کے درپے سے صاف کیا اور جس نے اس جانباز کا کی یادگار میں اولمپیا چشمہ کی بنیاد رکھی۔ اٹلیس اور پیراٹس کی بیہشہ سے باہمی عداوت چلی آتی تھی اور خلیج پیراٹس کو یہ دعویٰ تھا کہ اولمپیا کے کھیلوں کی اُسی نے بنیاد ڈالی تھی، اس تنازع کا پتا اس افسانے سے لگتا ہے کہ یہاں میلوئس نے

باب

او کے نو ماؤں کو تینوں کی دڑ میں شکست دے کہ اُس کی بیٹی ہیمپو و امیا کو
انہی بیوی بنالیا۔

ایتولہ کے افسانوں میں ایسے مختص القوم سورما بہت ملتے ہیں، اور چونکہ
دور یانی ترک وطن کے زمانے میں ایتولیوں نے ایٹس پر قبضہ کر لیا اور یہ بسا ضرور تھا
معلوم ہو کہ اس قبضے کے لیے کوئی نہ کوئی بہانہ مل جائے اس وجہ سے دونوں ملک
کے درمیان فوراً ایک نسبی تعلق پیدا کر دیا گیا۔ ان ایتولی افسانوں میں سب سے
دلچسپ مے لیا کر کا افسانہ ہے، جب کالی دولنی سؤر کو مارنے کے بعد اس نے
اپنے ناموں کو ایک جھگڑے کے سلسلے میں قتل کر ڈالا تو اس کی ماں نے اُسے بدعا
دی اور جس لکڑی کے ٹکڑے پر اُس کی زندگی کا دار و مدار تھا اُسے آگ میں پھینک کر
اُس کا بھی خاتمہ کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مشہور شکاری اور دڑنے والی آٹا لائٹا
کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ کالی دولن کا بادشاہ اوکے نیوس کی بے پروائی
کی وجہ سے اسی ملک کا سؤر اس قدر موزی اور مفسد ہو گیا تھا، ہر قتل کی بیوی
ویا نیر کا باپ تھا، جس نے نادانستہ نے سوس کی زہر آلود پوشاک کے ذریعے
سے اپنے شوہر کی جان لی۔ اوکے نیوس کی اولاد سے تی دیوس اور دیوٹیس
مبھی ہیں جو اپنی قوت کی وجہ سے مشہور تھے۔ اس ضلع کا مشہور دریا نئے لاؤس
مغربی یونانیوں بلکہ تمام یونانیوں کے لیے جلد دریاؤں کا دیوتا بنا دیا گیا۔

اب ہم اپنی توجہ بحیرہ ایجیئن کے چند جزیروں اور اٹلیم لیشیا کے چند حصوں
کی طرف مبذول کرتے ہیں۔ زیوس کرٹ کے پہاڑی جزیرے کا حکمران تھا،
اور یہاں ہم اُس کے اور یوروپا کے بیٹوں یعنی منوس، رصادا مانا، نخوس
اور سارپیڈون سے دوچار ہوتے ہیں، ان میں سے رصادا مانا، نخوس افسانہ
میں مشہور ہے، سارپیڈون لیبیہ چلا جاتا ہے، منوس اپنے باپ کا ایک وفادار
بیٹا ہے اور اُس کی دور و دراز مقامات میں عزت کی جاتی ہے، وہ میگارا کے
بادشاہ نسوس اور ایتھنز کے بادشاہ اُسے گیمس کو جس کے خلاف وہ اپنے
بیٹے آندر و گیوس کی موت کی وجہ سے برا فروختہ ہو گیا تھا، شکست دے کر آخر میں
اٹلی اور سسلی چلا جاتا ہے جہاں اُس کا انتقال ہو جاتا ہے۔ اسکے علاوہ پاسیفے،

بابت

مینو تور، لائبریتھ اور اریادونے کے قصے ناظرین کو معلوم ہی ہوں گے اور ان کا احادہ فضول ہے۔ کئی افسانوں کا رھوڈس سے یہ تعلق ہے کہ اس مینوس کے ایک جانشین القحطائے مینس کا قبضہ ہو جانا ہے جو زیوس ایتھانی ریوس کے بتانے کی بنا ڈالتا ہے۔ افسانوں کے مطابق رھوڈس میں دو قومیں آباد تھیں، ایک تو تلمخی مینس جو کارگیر تھے، اور دوسرے میلیادائے، اور ان کے علاوہ مصر کا فنیقیہ اور قسلسی کے تارکان وطن بھی یہاں پائے جاتے تھے۔ چونکہ یہ جزیرہ ایشیائے کوچک کے جنوب و مغربی کنارے پر مشرق اور مغرب کی گواہیں سرحد پر واقع ہے اس واسطے اس کے سوا مل پر مختلف اقوام نے ضرور اپنا اثر ڈالا ہوگا۔

جزیرہ ساموٹھیس جید پوشیدہ معبودوں کا مسکن تھا جن کی وجہ سے یہاں یونان کے مذہبی اسرار کا آغاز ہوا، جزیرہ لیمینوس اس لیے مشہور ہے کہ اسی میں ہیفائسٹوس زمین ریگریٹھ ٹروائے کے افسانوں کا ہرخص کو علم ہے؛ اور اکائیائی اور پریما کی طرح ہرقل اور لاؤمیدولن میں بھی لڑائی ہوئی۔ لہٰذا یہ دیوتاؤں نے سمٹا لوس کے غرور اور نیوے کی نخوت کی طرف توجہ کر کے ایک کا تواضع کیا اور دوسرے کو سخت سزا کا مستوجب قرار دیا، اور ہم آج بھی چٹان میں اس شبیہ کا ملاحظہ کر سکتے ہیں جسے یونانی غلیں و رنجیدہ نیوے کی تصویر سمجھے ہوئے تھے۔ لہٰذا میں سائپیدولن اور گلاؤ کو س رہتے تھے جو ایک معوز قوم کے قابلِ سبوت تھے۔

رزمیہ دور کی پوری قوت کا مرکز ہرقل کی جاں بازیاں ہیں، اور مقامی تخیلات کا اثر ان پر نسبت مفضلہ بالا افسانوں کے کم پڑا ہے۔ اصل یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی فنیقی گئے انھوں نے اپنے معبود ملکا رث کی پوجا کو رواج دیا اور درحقیقت بھی ہرقل کے افسانوں کی بنا ہے۔ اس دیوتا کو جس میں آفتاب پرستی کی جھلک سیاف نظر آتی ہے) ایک ملک سے دوسرے ملک میں لایا جانے کا نتیجہ ہوتا ہے کہ ہرقل جگہ جگہ پھرتا اور دوسروں کے لیے جان بکھیتا نظر آتا ہے۔ اس طرح اس کی حیثیت

۱۵ شامہ لیمینوس کا لگژٹھس فلوک ہے تیسری لگژٹھس ہیفائسٹوس کا ہی ایک ٹمبا ہے۔

بانی

ایک ناقابل مداخلت دیو کی سی ہو جاتی ہے جو کم و بیش خوش خلق ہے، دوسروں کی مدد کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے، اور جس کی قوت و جہوت کا بعض مرتبہ بالکل غلط استعمال کیا جاتا ہے، اور چونکہ اُس کی ضروریات عام بنی نوع انسان کی ضروریات سے مختلف ہیں اس لیے اکثر ہمارے نزدیک اس کی حرکات قابل مزاح ہوتی ہیں اور اس کے بعض قصوں میں جگہ جگہ سرور ہی غصہ پایا جاتا ہے۔ جب ہم یونانی ادبیات کے سلسلے میں مختلف یونانی اضلاع کے مقامی افسانوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ بجائے اپنی مقامی اور بے تعلق حیثیت قائم رکھنے کے ایک ہی لڑائی میں پروئے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہم نے متعدد مرتبہ اس طریقے کا ذکر کیا ہے جو مختلف نصاب ان افسانوں کو ایک جگہ جمع کرنے کے لیے اختیار کرتے ہیں؛ یا تو سوانح پر طرح طرح کی تختیاں کی جاتی ہیں جن کی وجہ سے وہ اپنے محم ہوم میں ہیبتناک اور خطرناک رہتے ہیں ورنہ وہ اپنے وطن میں غصہ ناک نظر آتے ہیں اور طرح طرح کے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں؛ بہر حال آخر کار وہ اپنے گھروں سے نکال دیے جاتے ہیں اور ایسے مقامات پر پہنچ جاتے ہیں جہاں اُن کی جاں باریاں ظہور پذیر ہوئی تھیں۔ اس کے علاوہ اور بھی طریقے ایسے ہیں جہاں جگہ جگہ کے سورا ایک ہی مقام پر مجتمع ہو جاتے ہیں مثلاً لیگن ہے کہ انھیں کوئی ایسا کام درپیش ہو جس کا کسی مذہبی رسم یا سنجیدہ کاروبار سے تعلق ہو جیسے کوئی جنازہ یا شادی کی رسم یا شکار، جنگ، اور دور و دراز مقامات کا سفر۔ کافی دون کے سورا شکار اور تھغیر کی جنگوں کا بیان اس سے پہلے ہی آچکا ہے؛ اب دو بڑے واقعے اور باقی ہیں یعنی آرگوناٹون کا سفر اور ٹرواس کی لڑائی؛ کتاب اوڈیسی سے معلوم ہوتا ہے کہ ازمنہ قدیمہ میں ہی حجاز آرگو کا سفر مشہور رہا۔ اس کشتی کے طراح اسے اس بےید اور نامعلوم مقام کو لے جانا چاہتے تھے جہاں سنہری اون رکھا تھا، اور اس کے مطالعے سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ابتدا میں تو اس قصبے میں محض فطری ہیولات کا تذکرہ ہو گا لیکن رفتہ رفتہ امتداد زمانہ سے اُس نے جغرافی حیثیت اختیار کر لی اور رفتہ رفتہ اُس میں تقریباً ہر ایک جاں بازی کا قصہ اس میں مدغم کر لیا گیا۔ سنہری اون اسے میول کے ملک میں تھا جس کے متعلق مشرق اقصیٰ میں واقع ہونے کا گمان تھا؛ اس سمت میں صرف ایک ہی سمندر یعنی بحیرہ افسین ایسا تھا جسکی بات

۱۷

یونانیوں کو بتدریج معلومات حاصل ہو گئیں، اس لیے اُنے قومی قوم کا ملک اسی کے کنارے
پر قرار پایا، اور اس سمندر کے ساحلی بلدیات آرگو کے حالات سے بھر گئے۔ لیکن اب
سفری یونانیوں کی یہ خواہش ہوئی کہ وہ بھی آرگو ٹائون کی جاں بازیوں میں شامل
ہو جائیں، چنانچہ یہ کام کشتی کی دایسی کے رمانے تک ملتوی رکھا گیا۔ غرض کیجئے کہ کوئی
مخصوص بحیرہ ایجیئن سے کٹر اگر بحیرہ اسود سے افریقہ جانا چاہے تو اسے ایک خیالی
راستے پر ہو کر گزرنا پڑے گا، اس لیے آرگو کو کوئی سد رگاہ بھی مل سکتا تھا۔ رخصتہ رخصتہ
یونانیوں کے بزرگ ترین سورما اس سفر میں شریک ہو جاتے ہیں، لیکن اس میں ماسولن
ہی سب سے زیادہ مصعوب ترین جھیلتا ہے اور باقی سورماؤں کی حیثیت رہبر کی نہیں بلکہ
محض زینت اور زیور کی سی ہے۔ جزیرہ لیمنوس کے باشندوں کو آرگو ٹائون کی
اولاد سمجھا جاتا تھا اور چونکہ اکثر طاح سورما مینائی قوم کے افراد تھے اس لیے یہ قیاس
کیا جاتا ہے کہ یہ قوم جزیرہ لیمنوس پر آباد تھی، نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مینائی
صن جہاز رانی میں مہارت رکھتے تھے، اور اس کی تصدیق کالوریا کے بحری اتحاد میں
اور خو مینوس کی شرکت سے بھی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس آرگو ٹائون افسانوں سے
یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ تہرہ لیکوس کے مینائیوں نے جہاز رانی کے فن میں کوئی معتد بہ مدد
نہیں دی، اس لیے کہ اس نظر سے کاتوت آرگو کے سفر سے دیا جاتا ہے، اور اس کی جغرافی
وقت و حاصل اس افسانے کی توسیع کا نتیجہ ہے:

ان تمام افسانوں سے زیادہ نمایاں اور اس دور کا سب سے درختاں اور
مستاز واقعہ جنگ ٹرواس ہے اور اس سے پیشتر اور بعد کے واقعات ہیں، اگر غائر نظر
تو کالی دون کے سور کا قصہ محض ایک شکاری جاں بازی کے واقعات سے
مملو تھا۔ آرگو کے افسانے کی ایک سفر نامے سے زیادہ وقت نہ تھی، اور گو تب بھی نہ ہوتی
کا قصہ ایک لڑائی کا تذکرہ تھا لیکن وہ لڑائی سرزمین یونان ہی میں ہوئی تھی، ان سب سے
برتر و اعلیٰ افسانہ ایک ایسی جنگ کی کہانی ہے جو ایک دور و ساز تہرہ کے خلاف
سرموئی ہے، اور جس کے لیے بڑی بڑی تیاریاں کی جاتی ہیں اور عجب فوجیں واپس آتی ہیں تو
آرگو کے ملاحوں کی طرح انھیں بھی ایسی جاں بازیوں کا مشاہدہ یونان پر لائے کامیابی
مل جاتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ اس میں ان تمام افسانوں سے زیادہ مواد بھرا ہوا ہے اور وہ

باب

حالات (مثلاً جدال و قتال، سیروسیاحت کے عجیب و غریب اور نادرو واقعات) بیان کئے گئے ہیں جن کے سننے کی اہل یونان کو خواہش تھی۔ اس مقام پر ہمارا مقصود جنگ ٹروا کے کے مفصل واقعات بیان کرنا نہیں ہے؛ کون ایسا ہے جو اکیلس کے غصے، ہیکیٹور اور پارس کی جاں بازیوں، شہر ٹروا کے کی تاراجی، سفرو سپین کے حالات اور مراجعت وطن کے قصوں سے واقف نہیں؟ یہ ہمارے لیے نہایت سرور انگیز اور مسرت فراہم ہو گا اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے ان اشارتوں سے کسی کی بنیاد واقعات پر ہے یا نہیں، اور اگر بالفرض ان واقعات کے بیان میں بے حد نہایت سیالانہ مزہ بھی ہوئی ہو پھر بھی ہمارے لیے یہ معلومات کارآمد ہوگی۔ ابھی تو یہ بھی بتائیں سے نہیں کہا جاسکتا کہ آیانی الواقع یونانیوں نے ٹروا یا نیوں کے خلاف کوئی مہم سر کر بھی یا نہیں۔ یہ بلاشبہ یونانی نسبت آسانی کے ساتھ ٹروا کے پہنچ سکتے تھے اور یہ ممکن ہے کہ ان میں باہمی آویزش ہوئی ہو، لیکن اس آویزش کا سبب دریافت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ لڑائیوں کی ابتدا ہمیشہ ہمسایوں سے ہو کرتی ہے۔ ۱۰ اور ٹروا یا نی اور یونانی اقوام ایک دوسرے سے دور رہتی تھیں۔ اگر مصر اور ایشیائی اقوام کے باہمی جنگ پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس جھگڑے کی ابتدا بھی ہمسایہ اقوام سے ہی ہوئی اور دیگر قومیں اس میں بھی بندیں شامل ہو گئیں؛ ٹروا یا نی جنگ کی ابتدا کے لیے بھی اسی قسم کے اسباب کی تلاش کی ضرورت ہے، اور اگر یہ اسباب معلوم ہو جائیں تو پھر ہم یہ سمجھنے پر حق بجانب ہوں گے کہ افسانہ سازوں نے صرف یہ کیا کہ جنگ کی ابتدا بجائے ہمسایوں کے بعید الفاصلہ طلیفوں کے ہاتھ کرائی۔ اسکے برعکس اگر ہم دو واقعات ٹروا کے کی تادیبی صداقت ہی سے محروم ہو جائیں تو ہمیں اس سفر و طعم کے سایے میں پناہ لینا پڑے گی کہ اس قصے میں دراصل ان تنازعات کی بنیاد ہی کی گئی ہے جو ایو لیا نی ترک وطن کے زمانے میں دونوں قوموں کے درمیان پھیلے ہوئے ہیں؛ لیکن اس میں مشکل یہ پیش آئے گی کہ ہمیں ایسے واقعات کا مطلق علم نہیں ہے جس کی بنا پر ہم یہ کہہ سکیں کہ عین اس دور میں ٹروا کے کو کوئی خاص غفلت حاصل تھی، یا یہ کہ اس کی تسخیر بمشکل تمام ہوئی، بلکہ غالباً دور یانی ترک وطن سے پہلے ہی یہ تہرہ بھی میکے نائی کی طرح اہم ہو گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس تمام افسانے کی بنیاد

بابت محض دثنیات پر ہی ہو، پطیرس نے اپنی کتاب ”دثنیات یونان“ میں یہ قیاس کیا ہے کہ سہلین کی زبان بالجزیر اور اس کی واپسی دراصل ریرین اورن کے حصول کی مترادف ہوگی، اس کے بعد صرف یہ دریافت کرنا باقی رہ جائے گا کہ آخر یہ افسانہ حاصل طور پر ٹروائے کے ملک سے کیوں وابستہ کیا گیا۔ اس کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے کہ بعض مذہبیوں، مثلاً افرو ویت کی یوجا سے (جو سہلین ہی کی شخصیت میں مضمر تھی، جو روایت کے بموجب ایشیائے کوچک کے کسی حصے سے وابستہ کی جاتی ہوں، افسانہ سازوں کے دماغ میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اس مقام کو جس پر کھنڈروں کا ایک لاتانی مجموعہ ہے، ایک بے مثال سلسلہ قصص سے مزین کیا جائے۔ شلی مان نے حال میں اس امر کا ثبوت دیا ہے کہ ٹروائے کے تاریخی وقار سے قدما بھی واقف تھے، اور اس سے اس معروضے کو اور بھی قوت پہنچ جاتی ہے:

جنگ ٹروائے کے متعلق جو افسانے ہیں ان کا ایک لمبے ذبیحہ راحت میں کے قصوں پر مشتمل ہے جنکے ذریعے سے لگے میمنون اور اوڈیسیوس کی جاں باریاں ممتاز و غیر فانی ہیں۔ ان دونوں میں بہت کچھ اخلاقی تباہی پایا جاتا ہے اور عورتوں میں ان کے مترادف کلی تم نشتر اور پینے لو پے کی شخصیتیں ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ اوڈیسی ان کہانیوں کا مجموعہ ہے جو مغربی سمندروں کی بابت مشہور تھیں اور حوادم خوروں کے قصوں کی طرح زبان زد خاص و عام تھیں:

یونان کا وقتی دور جنگ ٹروائے کے سوراووں کی اولاد مثلاً تیلے ماخوس اور اورس ٹیس پر ختم ہو جاتا ہے اور انھوں نے اوران کے ساتھیوں نے نقاشی کے لیے بہت کچھ مواد مہیا کیا ہے۔ اس دور کے بعد ایک عہد مظلمہ کی ابتدا ہوتی ہے جس میں سلسلہ قائم کرنے کیلئے نسب ساروں نے طرح طرح کے ناموں سے ملا کوڑکی کی کوشش کی ہے:

۱۔ اس بار کیلئے دثنیات یونان کی مختلف کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ گروٹ تاریخ یونان (جلداول Grote History of Greece vol.1) برسیان: حرافیہ یونان (Bursian Gr Geography) نیز یونانی اصطلاح پر جو تصانیف ہیں، خاص کر کریٹوس کی کتاب سیلو پونیز (Curtius Peloponese) ان کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ یہ اس قدر قیاس ہے کہ ٹروائے کے قبضے کیلئے ایک لڑائی لڑی گئی ہو۔ ایسی صورت میں یہ امر خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ شخص ایشیا میں اس

باب یازدہم

یونانیوں کا مذہب

ارض یونان میں آکر آباد ہونے سے دوریانی جلتے تک یونانیوں نے بہت کچھ ترقی کر لی، اور ان صدیوں کے اثنائیں وہ نہ صرف ایشیائی اور مصری فنون سے آگاہ ہو گئے مگر خود بھی فنون لطیفہ میں بہت کچھ آگے بڑھ گئے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ فنی ترقی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ قوم تہذیب اور شائستگی کے ایک خاص یا سہ ایک نہ پہنچ جائے۔ یونانی ابتدا میں خواہ کسی راستے سے بھی ارض یونان میں آئے ہوں ان میں اور ان کے ایشیائی بھائی بندوں کے درمیان رسل و رسائل کا سلسلہ برقرار قائم رہا اور وہ ایسی تحریکات سے برابر متاثر ہوتے رہے جن سے ان کا دہنی دائرہ وسیع تر ہو گیا؛ ساتھ ہی اس میں بھی شبہ نہیں کہ ان فنیقیوں کا بھی ان پر اثر پڑا ہو گا جو اگر ان کے ساحلوں پر انگراںداز ہوئے۔ ان اثرات کی وجہ سے یونانیوں کی زندگی میں ایک قسم کا تنوع پیدا ہو گیا اور وہ پہلے سے کہیں زیادہ مکمل ہو گئی۔ لیکن یہ بتادینا بھی ضروری ہے کہ بیرونی اثرات سے کسی شعبہ حیات میں اس قدر تبدیلی پیدا نہیں ہوئی جتنی مذہب میں، اور یہاں اس ضمن میں ایک امر خاص طور پر قابل لحاظ ہے، وہ یہ کہ روئے زمین پر یونانیوں سے زیادہ کسی قوم کے مذہب کو چند خاص اصول کے تحت ترتیب دینا مشکل نہیں نہ مذہب ہی عقائد میں اس قدر متضاد اجزائے جاتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یونانیوں میں ایسا کوئی طبقہ نہیں تھا جسے مذہبی معاملات میں ناطق احکام صادر کرنے کا اختیار ہو؛ مذہب صرف حسیات عامہ کا ایک مظاہرہ تھا جس میں نہ کوئی مبالغہ آمیزی تھی نہ کسی قسم کی تاریکی یا راز پروری۔ ہر ایک حصہ قوم کو اپنے ایسے دیوتاؤں کی پوجا کرنے کی پوری آزادی حاصل تھی جو اس کے حسب حال ہوتے، اسی لیے ہر ایک نسل ابتدا میں اپنے ہی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ لڑائی کا بدتر تھادہ اسی سورما کی اولاد سے تھا جو الیسا ہے آکر پہلو پوچھ میں پڑا تھا یعنی ایک افروچی کا پوتا ایک افروچی غبر کے خلاف جو بکتی کرتا ہے۔

باب

چند مخصوص دیوتاؤں کی پوجا کرتی تھی :-

یونان کے مذہب میں بھی دیگر قدیم مذاہب کی طرح تو انہیں قدرت کو ایک خاص وقت دی جاتی تھی۔ چند مخصوص ہیولے ہیں جن کے حسن، مقدار یا خوف کا یہی نوع انسان پر ایک خاص اثر پڑتا ہے، اور جب انہیں انسانی جامہ پہنا دیا جائے تو یہی معبود بن جاتے ہیں؛ اسی لیے عناصر اربعہ اور ان کے نوع بنوع مظاہروں کے ساتھ ساتھ چند مخصوص معبودوں کا وجود فرض کر لیا گیا تھا :-

ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ یونانی اس مذہب کے بنیادی اصولوں کو ایشیا سے لائے، لیکن انھوں نے انھیں ایک مختص طرز سے ترقی دی اور بالآخر دورانیوں کی فتح سیلوپوینٹر تک اس کی تشکیل مکمل ہو گئی تھی۔ یہاں ہم اس مذہب کا ایک خاکہ پیش کرنے کی کوشش کریں گے، یعنی یونانیوں کے اس وقت کے سربراہ اور وہ معبودوں کو شمار کریں گے اور ان کے اور ان کے دیوتاؤں کے باہمی تعلق کا ذکر کریں گے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس زمانے کے حالات کی ہمارے پاس مطلق کوئی سند نہیں ہے؛ استعارہ ہومر کی بابت یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ ان میں اس دور کے حالات بھرے ہوئے ہیں لیکن فی الحقیقت انہیں زمانہ مابعد کے واقعات کی بنا پر خیالی رنگ آمیزی لگائی ہے۔ بہر حال خیالی عنصر کو زمانہ مابعد کے عنصر سے حد کرنا کچھ زیادہ مشکل کام نہیں ہے، اور نہ اس کا اندازہ کرنا کچھ زیادہ دشوار ہے کہ جب مختلف دیوتاؤں کی خصوصیات کا تعین ہو چکا تھا اور جب صرف بیرونی تشکیل باقی رہ گئی تھی جو دورانی حلقے کے بعد ہومر اور ہسیود کے ہاتھوں دی گئی تو اس وقت مذہب کی حالت کیا ہو گئی؟ ہماری قطعی رائے ہے کہ یونانی مذہب تماشاکاہ دنیا پر بطور ایک اصلی اور طبعی مذہب کے نمودار ہوتا ہے جس میں دشمنی یا فلسفیانہ تخیلات کی مطلق آواز نہیں، اور اس کی یہ خصوصیت آخر تک قائم رہتی ہے۔ ہم اس نتیجے پر اس لیے پہنچے ہیں کہ ملکی اور بری کے درمیان جو تعارض ایرانی وشیات میں پایا جاتا ہے اور جو ہندوستانی دیوالائیں بھی ممتاز ہے وہ یونانی مذہب میں تقریباً معدوم ہے۔ یہاں اول تو ایسے دیوتاؤں کا وجود ہی نہیں جن کا کام محض بنی بنائی چیز کو برادر کرنا ہے اور

بارک

اور اگر کہیں ان کا ذکر سننے میں آتا ہے تو صرف یہ کہ خطہ آلمہ سے انھیں تخت التری میں
 جلا وطن کر دیا گیا۔ یہ سچ ہے کہ تقریباً یہی تباہی اس اختلاف میں بھی نمودار ہوتا ہے
 جو تخت نشین خانہ ان آلمہ اور مغلوب و مفتوح باغیوں کے درمیان نظر آتا ہے، لیکن
 محض مغلوبیت بدی کی دلیل نہیں قرار دی جاسکتی، بلکہ امر واقعی تو یہ ہے کہ ایک طرف
 تو ان مغلوب آلمہ کے کسی خاص فعل کا ہمیں علم نہیں، دوسری جانب جو معبود غالب
 ہو گئے ہیں وہ سودمند اور نقصان رسان دونوں طرح کے واقعات کا منبج و مصدر
 ہو سکتے ہیں۔ ہر معبود اپنی خصوصیت کے مطابق عمل کرتا ہے، ایک ہی دیوتا ازالہ مرض
 بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے، لیکن محض مارنے کی وجہ سے اُس کی حرمت یا اس کے
 درجے میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی اور اُسے برابر عین سمجھا جاتا ہے۔ دیوتاؤں
 کی بعض صفات بھی انسانوں کی سی ہیں، اور ممکن ہے کہ جب اُن سے نقصان رسان
 افعال سرزد ہوئے ہوں اُس وقت وہ کسی وجہ سے غیظ و غضب میں مبتلا ہوں۔
 یونانی مذہب کی یہ خصوصیات ایک بڑی حد تک جغرافی اور موسمی حالات کی وجہ سے
 پیدا ہوئیں، یہاں کی آب و ہوا میں وہ انہماکی کیفیت نہیں پائی جاتی جو ملک ایران
 کی فضا کے ساتھ متفق ہے، اور جو ایک حد تک ہندوستان میں بھی نظر آتی ہے؛ اور
 اس ملک کے مختلف اجزاء کے حالات میں جو فرق نظر آتا ہے اُس سے مذہبی رنگ میں بھی
 ایک خاص تنوع پیدا ہو گیا ہے؛ نیز چونکہ یہاں کوئی ایسا مرکزِ اداوارہ نہ تھا جہے کوئی
 خاص طبعی عبادت رائج کرنے کا بلا شرکتِ غیر سے حق حاصل ہوا اس وجہ سے یونانیوں
 کے لیے نسبتاً آسان تھا کہ وہ غیر ملکی دیوتاؤں کو اپنے مذہب میں اس طرح مخلوط
 کر لیں کہ اُن کی اصلیت بالکل بدل جائے؛ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ
 گواہیں غیر ملکی معبودوں سے کوئی خاص تعصب نہ تھا لیکن یونان میں آنے سے
 پیشتر ان معبودوں سے اُن کی غلو کی عادت چھڑ کر بالکل یونانی سلجے میں ڈھال دیا
 جاتا تھا؛ اس کی مثال اس واقعے سے ملتی ہے کہ مشرق میں انسانی قربانی مذہب کا ایک
 خاص عنصر سمجھی جاتی تھی، لیکن سرزمین یونان پر رفتہ رفتہ یہ معدوم ہو گئی؛
 یونان کا سب سے بڑا معبود زیوس ہے جس کا تخیل صاف و شفاف آسمان
 کے سطلانے سے پیدا ہوا ہو گا۔ آسمان جگہ لائحات پر محیط نظر آتا ہے، اور ان ہی روایات کے

باب

ذریعے سے جو اس سے نکلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں گویا ہر چیز پر راج کرتا ہے۔ بظاہر اجرام و انکشافات فلکی کی حالت ایک ہی نہیں رہتی بلکہ ان میں مسلسل اور گونا گویں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں، اسی لیے یونانی زریوس کو رحمن و رحیم ہی نہیں بلکہ جبار و قہار معبود بھی سمجھتے تھے جو دارش، اگرچی، اور روشنی کے ساتھ ہی کڑک، چمک اور گرج کے طوفان بھی پیدا کرتا ہے، ان کا خیال تھا کہ جب اُس کے دشمن دیوؤں اور عفریتوں نے اُس کے راج کے خلاف بغاوت کی تو اُس نے اُن پر کبلی گرائی جس کی وجہ سے ان میں بہت سے گر کر زمیں میں سلا گئے، اور جب ہی سے زمین کو ہلا کر زلزلوں کا باعث ہوتے ہیں، لیکن زریوس کے قبضے میں آسانی آگ ہی نہیں بلکہ آسانی پانی بھی تھا، اسی وجہ سے اُسے رب السحاب "کالقب دیا جاتا تھا، اور بطور میسر برسانے والے معبود کے اس کی پوجا کا مرکز دو دونا تھا۔ زریوس ہی تمام دیوؤں کا منبع و مصدر بھی سمجھا جاتا تھا اور ان میں سے سب سے اہم دریائے اٹلے لوس تھا، ساتھ ہی پانی کی قوت کا مصدر اوقیانوس دیوتا شمار کیا جاتا تھا جس کی بڑی بیٹی کا نام سٹیکس تھا۔ پہاڑوں کے قلعے ابتدا میں رب الارباب کے نام پر اور زمانہ بالعد میں جملہ معبودوں کے نام پر معنوں کیے جاتے تھے ان میں سے یونانیوں کے نزدیک سب سے اونچی چوٹی قلعہ اولمپوس تھا جو ملک کی شمالی سرحد پر واقع تھا، اُس کی بلندی ۹۷۵۰ فٹ تھی، اور اسی پر امرا پہاڑی پر جو ہر وقت بادلوں سے ڈھکی رہتی تھی) دیوتاؤں کا نشیمن بیان کیا جاتا تھا۔ اسی طرح اٹھوڑے اود آڑ کیڈیا و کریٹ کی پہاڑیوں کو زریوس کا مخصوص مسکن قرار دیتے تھے۔ غالباً جب ایک عرصے کے بعد اولمپیا کا میدان رب الارباب کے نام پر معنوں کیا گیا ہو گا تو اس انتساب کے لیے مختلف اضلاع کے یونانیوں میں یقیناً کوئی نہ کوئی گفت و شنید ہو گئی ہوگی :

زریوس کی ہنشین اس کی بیوی ملکہ سادات میں رہے جسے دیونے یا دیئے نام بھی کہتے تھے اور جس کا مسکن دو دونا ہی تھا۔ اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پرورش و پرورش کی دیوی تھی اور اُس کی پوجا کا مخصوص مقام آگرکوس کے قریب کوہ یومیر تھا اور اُسے بولیس، یا چشم بقرہ (گٹھ انکم) بھی کہتے تھے۔

بالے

آرگوس کے علاوہ اُس کے اور دو صوبے بھی، ایک توجزیرہ یوئیس کے کوہ اودھا پر اور دوسرا اس لکینیا پر کرتون کے قریب اونچی اونچی پہاڑیوں پر واقع تھے، اور وہ خاص طور پر جزیرہ ساموس کی محافظہ تھی جس کے نام ہی سے وہ بلندی کا مفہوم ظاہر ہوتا ہے :

یونانی دیو مالائیں زلیوس تو آسمان اور اُس کے جملہ ہیولات کا قائم مقام تھا اور شمالی معنوں میں یونانیوں کا واحد مسبود کہا جاسکتا ہے، اس کے علاوہ اجرام فلکی اور بہت سے دیوتاؤں اور دیویوں کی شکل میں پوجے جاتے تھے انہیں سب سے نمایاں اور ممتاز سمجھنے ہے جس کے متعلق کامل وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ ابتدا میں آسمانوں کے یا انہی بارش کی اور ان جملہ حالات کی جو اُس کے نزول کے وقت ظہور پذیر ہوتے ہیں، دیہی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ جب ہفائسٹوس یا پیر و مے نصیوس نے زلیوس کے سر میں ایک تیر بار تو وہ اس سے پیدا ہوئی، اور یہ تیر دراصل وہ بجلی ہی ہے جو بادلوں کو بھاڑتی ہے اور جن سے بانی گر کر زمین کو سیراب کرتا ہے؛ جب انھیں پیدا ہو چکی ہے تو وہ ان ہیولات قدرت پر بھی قادر ہو جاتی ہے جو اُس کی پیدائش اور آفرینش کے موجب ہوئے تھے، وہ طوفان باد و باران کی دیہی تھی، وہی بجلی گراتی تھی اور اسی لئے اُس کا نام "پالاس" یعنی "مدبرہ" بھی تھا۔ اُس کا زیور اور آئینہ الفت الی گس تھا جو ایک ایسی وحال تھی جس پر گورگون بھتیوں کی شبیہ بھی ہوئی ہے؛ یہ بھتیاں دراصل گرجے ہوئے بادل ہیں اور ان کے سر پر بالوں کی جگہ جو سائب نظر آتے ہیں وہ فی الحقیقت بجلی کی چمک کی تشبیہ تھی جو چاروں طرف کوندتی ہے۔ اس دیہی کا دوسرا نام گلاؤکولیس یا بوم چشم، بھی تھا، یہ شاید اس وجہ سے کہ وہ صاف آسمان کی بھی لکھنار کی جاتی تھی جو طوفان کے بعد آئینے کی طرح صاف و شفاف ہو گیا ہو، اور اس سے بھی اسے بوم چشم کا لقب دیا جاتا ہے کہ اُلو کی آنکھ تادو کی میں منور ہوتی ہے۔ اخلاقیات کے میدان میں اس دیہی کا یہ خاصہ ہے کہ وہ اُدا سی، ظلم و ستم کو دور کرتی ہے، اور عقل و فہم اور دانش و ادراک و نیز فنون لطیفہ میں کمال کی دیہی ہے جو انسان کو اُس کے دشمنوں کی دستبرد سے بچاتی ہے اسی لیے وہ طاقت کی مسبودہ بھی ہے

اس کے برعکس آریس تیز دھڑکے کا دیوتا ہے۔ مقسلی، اور بیو تیرہ میں بھی اس دیوی کی اس قدر وفا شکاری سے پوجا نہیں کی جاتی تھی جتنی اس تہہ میں جس کا نام اُس کے نام پر رکھا گیا اور جہاں اس امر کی کوشش کی گئی کہ تہہ کے داخلی خصوصیات کو اس دیوی کی صفات کا آئینہ بنا دیا جائے :

اہم ترین مناظر سماویہ میں روشنی بھی ہے، جسے ایرامیوں کے حلقہ معبودی میں رمیتھر اور یونانی دیوالالائیں فنیوس اپولو کہتے تھے۔ وہ تیرکان سے مسلح تھا، یہ تیر دراصل سورج کی کرنیں تھیں جن کی مدد سے وہ عمق کے عفرتوں پر غالب آتا ہے اور ساری کی کی جگہ نور پھیلا دیتا ہے جس طرح روشن بادلوں کو آسمانی مویشی اور بھیڑوں سے تشبیہ دی جاتی تھی اسی طرح اپولو اُن کا گڈریہ بایا گیا تھا جس کی وجہ سے وہ نکلے اور ریوڑوں کا دیوتا بھی سمجھا جاتا تھا۔ سمندر پر اپولو کا اتر نہایت شہت بخش پڑتا تھا اس لیے کہ وہ طوفان کو کم کرتا تھا، اور ایک خاص قسم کی جھپٹی رو دلفین، جو تھے ہوئے سمندریں اکثر جہازوں کے چاروں طرف اٹکیں بٹا کرتی ہوئی نظر آتی ہے اُس کی طرف منسوب کی جاتی تھی جس کی وجہ سے اُس کا خطاب دلفینیوس بھی تھا۔ روشنی کا دیوتا ہونے کی وجہ سے وہ فطرتا پائا کی سے متفر رہتا تھا اور چونکہ ظلم و ستم سے ناپاکی بڑھتی ہے اس لیے وہ ظالموں کا دشمن تھا، لیکن نجوموں اور عفرتوں سے انتقام لینے کا کام نیم معبودوں مثلاً ہرقل، بیلے، روفون، اریسیوس اور تھے سیوس کے لیے چھوڑ دیا گیا تھا۔ علاوہ برس اپولو از الہ مرض بھی کرتا تھا اور جب لوگ اپنی مشکلات میں اُس کی طرف رجوع کرتے تھے تو وہی انھیں نیک صلاح بھی دیتا تھا اور اسی کی حفاظت میں عالی شان استگہانی نمونے تھے جن میں سے سب سے ممتاز بت خانہ دلفینی بہت جلد دود و دنا سے بت خانے پر سبقت لگیا۔ زمانہ ابجد میں اس کی پوجا دلیوس اور خصوصاً دلفینی میں ہوتی تھی، لیکن یہ امر قابل لحاظ ہے کہ غالباً اُس کی عظمت میں دور پانی جملے کے بعد ہی ترقی ہوئی ہوگی :

روشنی آسمان سے زمین تک سورج کی وساطت سے پہنچتی ہے، اور جس طرح ہندوستانی دیوالالائیں اس کے لیے ایک مخصوص دیوتا یعنی سور یا تھا اسی طرح یونانی بھی اُسے ہیلیوس کے نام سے پوجتے تھے جو فی الحقیقت اپولو ہی کا دوسرا نام ہے،

جس کے ساتھ یہاں خاص خاص مناصب منسوب کئے گئے ہیں۔ دن کی روشنی کا بتاؤن رات کی روشنی سے ظاہر کیا گیا تھا جسکی دیہی اتر تھمس تھی۔ یہ اپولو کی بہن تھی اور اپنے بھائی کی طرح اُس کے ہاتھ میں بھی تیرکان ہونے کی وجہ سے اُس کی شبیہ ایک شکاری کی سی بنائی جاتی تھی۔ اس کی یہ خاصیت تو قیقا نمایاں ہے، لیکن ساتھ ہی وہ ثمر آور اور قوائے فطریہ کی دیہی بھی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا میں (بجائے ایک کے) دو مختلف الخواص دیماں ہوں گی جنھیں رانہا بعد میں یونانیوں نے یک جا کر کے اتر تھمس کا جامہ پہنا دیا جہاں تک اس موخر الذکر خصوصیت کا تعلق ہے وہ ایشیائے کوچک کی مشہور دیہی کی طرح تھی جس کا سبب منجملہ اور مقامات کے ایٹنی سوس میں بھی تھا، اور اس حیثیت سے وہ ایسے قدرتی مناظر کی نگارانی کرتی ہوگی جو اساسی مسکن سے دور ہوں جیسے جنگل اور چراگاہیں جہاں درندے اور شکاری جانور پڑے پھرتے ہوں، اور ہر ایسی چیز کی نگہداشت اُس کا فرض تھا جو دیہی تیر، دیونی سوس اور اپولو کے حیطہ اختیار سے باہر ہوں۔ وہ ماہتاب کی دیہی بھی تھی، لیکن سورج کی طرح یہاں بھی افتراق مناصب کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور جامد خاص طور پر ایک اور دیہی یعنی سسے نے کی شکل میں پوجا جاتا تھا۔ جس طرح ہندوستان میں صبح صادق کی روشنی کی ابتدا انی کرہوں کو دوہرائی نیز توام بھائیوں یعنی اشوین سے تشبیہ دی جاتی تھی، اسی طرح یونانی دیوی سکوری کی پوجا کرتے تھے جو علاوہ صبح صادق کی روشنی کی ان شعاعوں کی حالت کے بھی قائم مقام تھے جو تارکی کو پھاڑتی اور اچھے موسم کی پیش بندی کرتی ہیں۔ اسی طرح ہلکے بادلوں کی چمک دمک سے خاری تھیس (یعنی حسن مجسم) کے تمثیل کی بھی ابتدا ہوتی ہے۔ یونانی عقیدے کے مطابق ہوا کو بہت سی شکلوں اور صورتوں میں درجہ الوہیت حاصل تھا اور ان کے نام ایولوس، مارپی، بوریاس وغیرہ رکھے دیئے گئے تھے۔ اسی طرح ہر مہر میں بھی جو جملہ دیوتاؤں میں سب سے شرار النفس ہے، دراصل معبود ماوی ہے، اور اُس کی شرارت اس امر واقعی سے سمجھ میں آتی ہے کہ جملہ غنا مضرط میں انسان کے یہ سب سے نقصان رسان ہوا ہی ہے۔ یہاں بھی حسب معمول نفس مضمون میں قدرتی حالات مضمون ہیں: ہر مہر میں اپولو کی روشنی جو ایتنا ہے۔

جو دراصل وہ بادل ہیں جنہیں ہوائے منتشر کر دیا ہو؛ لیکن اپولو پور کو معاف کر دیتا ہے
اور مکائے سزا کے اُسے چند تماکف یعنی عصا پر دار جتے اور ابر کی ٹوٹی سے لالا مال
کرتا ہے۔ چونکہ تمدن ہونے لگی اور مکائے کی آواز نکلتی ہے اس لیے ہر مینس بانسری اور
بربط کا موجد سمجھا جاتا تھا اور چونکہ ہوا نہایت تیز زد ہے اس لیے وہ سامروں کا
مخافط، روحوں کا سربر، دیوتاؤں کا ابجدی، اور درمی تعلقات کا محرک تھا :
معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا میں پرومےتھیوس آگ کا دیوتا سمجھا جاتا تھا، اور
جس طرح ہندوؤں کے مہبود اگنی سے اتر کر انسانوں میں بود و باش اختیار کر لی اسطرح
پرومےتھیوس نے آگ کو طبقہ ارضی پر لا کر انسان کو قربانی کرنا سکھایا، اور چونکہ
آگ کے استعمال ہی سے تہذیب و تمدن اور شائستہ زندگی کا آغاز ہوتا ہے اسلئے
قدیم یونانی سمجھتے تھے کہ اسی دیوتا نے ہی نوع انسان کی رہبری شاہراہ ترقی پر کی۔
لیکن ابتدا ہی سے وہ طبقہ مہبودیں سے بکل جاتا ہے اور اس کے رتبے میں کمی
مید اہو جاتی ہے اس لیے کہ اس میں اور زیوس میں شروع سے میلادت پیدا
ہو جاتی ہے اور یہ فطری امر ہے کہ اس تنازع میں زیوس ہی کو فتح و نصرت
ہو۔ پرومےتھیوس کے زوال کے بعد ہیفائوس آگ کا بہت بڑا دیوتا بن جاتا
ہے ابتدا میں وہ بجلی کا قائم مقام ہے اور چونکہ وہ آسمان سے بھیٹنک دیا جاتا ہے
اس لیے وہ رشتہ پر اموجد ہوتا ہے۔ اٹیکائیں اُسے گھریلو آتش دان کا محافظ
سمجھا جاتا تھا۔ اس خطہ یونان سے باہر آتش خانے کی ایک مخصوص دیوی ہستیانا می
تھی جو باگرہ تھی اور جس کی دیوتا اور انسان دونوں بہت عزت و توقیر کرتے تھے۔
انکی میں اُسے وشتا کہتے تھے اس لیے ہم یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ جس زمانے میں
یونانی اور اطالوی ایک ہی ملک میں رہتے تھے اس وقت دونوں قومیں اُنس کی
پوجا کرتی ہوں گی :

ہند و ایران کی طرح جہاں کے دیوتاؤں کو سوما یا ہو ما شراب نہایت محبوب
تھی، یونانی دیوتاؤں کا کھانا پینا نکھتار اور امبروز یا مستمل تھا۔ اغلب یہ ہے کہ ان
دونوں چیزوں کا خیال پاتھند پر مبنی ہو گا جس کے خیر سے ایک قسم کی شراب تیار
کی جاسکتی تھی، ورنہ ممکن ہے کہ اس کی اصل "افیش" درخت کا رس ہو۔ حال میں

بالہ

یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ یونانیوں کے نزدیک اس شراب کی تیاری کی نگہداشت اور اُس کے ساتھ جملہ نباتات کی نگرانی ایک مخصوص دیوتا کے سپرد تھی جسکا نام بالکھوس یا دیونی سوس تھا اور جو زمانہ ابجد میں تاک انگور کا معبود بن گیا۔ بالکھوس کی ماں سیملے ہے جس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ یونانیوں نے انگور کی کاشت کا علم فنیقیوں سے حاصل کیا ہو گا، لیکن ساتھ ہی ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ قدما کے نزدیک دیونی سوس تھریس ہو کر یونان میں آیا تھا۔ ظاہر ہے کہ شراب کا علم اور انگور کی کاشت سے واقفیت یہ دونوں بالکل مختلف النوع امور ہیں۔ فنیقیوں سے یہ بعید نہیں کہ وہ یونانیوں کے ہاتھ شراب فروخت کرتے ہوں اور اس طرح یونانی اُس کے استعمال سے واقف ہو گئے ہوں، لیکن غالباً فنیقیوں نے انگور کی کاشت کا طریقہ یونانیوں کو سکھایا ہے، مگر اسے منع میں کمی نہ کی ہوگی، اور یہ بالکل ممکن ہے کہ انگور کی کاشت پہلے پہل تھریس کے جنوبی ساحل پر جہاں ماروئیہ واقع تھا کی گئی ہو اور وہاں سے یونان میں رائج ہو گئی ہو۔

زریوس کا بھائی پوسیدون روئے زمین کے یانی کا دیوتا اور تاجم چشموں کا مالک سمجھا جاتا تھا جو اُس کے ترسول یا پریگاسوس کے نام کے مارنے سے پیدا ہو جاتے ہیں جو کہ گھوڑے سے تیز و چستے مراد لیے جاتے ہیں اس لیے پوسیدون کو گھوڑے سے بہت خوف تھا۔ یونانیوں نے ایشیائے کوچک سے یہ سبق حاصل کیا کہ پوسیدون چشموں کا معبود ہے، لیکن بحیرہ ایجین کے کنارے یہ وہ اُسے معبود نہ مانتے تھے، اور یہاں انھیں اسکا اندازہ ہوا کہ گھوڑے سے تیز و اور بظاہر سرسپٹ دوڑتی ہوئی سمندر کی لہریں معلوم ہوتی ہیں، اور یہ لہریں اُس پاس کے پہاڑوں کو گویا ہلا دیتی ہیں اس لیے پوسیدون کو رزلہ آفون بھی بتاتے تھے۔ یونان میں جو قومیں سمندر کے کنارے پر آباد تھیں وہ مختلف اطراف ملک میں پوسیدون کی پرستش کرنے کی غرض سے متحد ہو گئیں مثلاً اکاسیہ کے شہر ملی کے میں اس دیوتا کی پوجا کی جاتی تھی، بعض یونانی اسے ٹائٹان کے پوتے پر پوجتے تھے اور جو یونانی خلیج سارون اور جزیرہ نمائے آرگوکس میں رہتے تھے انھوں نے اُس کا معبد جزیرہ کالوریا میں بنایا تھا، نیز اس سوئیڈر بھی پوسیدون کا ایک بت کہہ بنا ہوا تھا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یونان کی تقریباً ہر ایک را اس پر

باب

ایک ایک بت خانہ بنا ہوا تھا۔ گو یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ ان میں سے ہر ایک اسی معبود کے اعزاز میں بنایا گیا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ یونانیوں کو سمندر سے ایک نیا تعلق تھا، لیکن ساتھ ہی وہ طوفان سے ڈرتے تھے، اور اسی لیے ہر ایک ماس پر کسی نہ کسی دیوتا کا ہونا لازم تھا تا کہ وہ انہیں اس طوفان سے بچالے۔ جب سمندر سکون پر ہوتا ہوگا تو یہ سفید یا رنگین صومعے کیا بہا رو دیتے ہوں گے اور انہیں دیکھ کر ملاحوں کے دلوں میں اس خیال سے کہ ان کے معبود ان کی حفاظت کی تدابیر سوچ رہے ہیں۔ کس قدر اطمینان ہوتا ہوگا؟

زمین کی دیہی کا نام کانایا دیمیتر تھا، اور موخر الذکر نام سے ہی اس کی اکثر نشیتر پوجا کی جاتی تھی۔ یہ نمر اور زمین کی معبودہ تھی جس نے انسان کو کشت کاری سکھا کر اُسے تہذیب و تمدن کی شاہراہ پر لگا دیا۔ شہری زندگی کے ادارات بھی اُسے منسوب تھے اور اس حیثیت میں اُسے شخص موفور وس کہتے تھے۔ اس کی پوجا یونانی مذہبی اسرار میں شامل تھی، اور دو ربانی حملے کے بعد جب لوگوں کو پہلے سے زیادہ مذہب کی ضرورت کا احساس ہونے لگا تو یہ بھی نہایت ضروری ہو گئی؟

یونانی قوم آریہ خاندان اقوام میں سے ایک تھی اور جتنے وہ مغرب کی طرف سر ہٹ گئی اور بحیرہ ایجیئن کے ساحل پر آباد ہوتی گئی اُسی قدر اُس کی اصلی خصوصیات میں اور بھی زیادہ شخص پیدا ہوتا گیا۔ اُس کا مذہب محض قوانین قدرت پر مبنی تھا اور سما کسی قسم کا غلبہ نہیں پایا جاتا تھا؛ اس میں جو کچھ بھی اخلاقی عنصر تھا اُس کی حیثیت محض ثانوی تھی؛ اس میں پجاریوں کا کوئی خاص طبقہ نہ تھا اور عوام کی جانب سے خدا کے قبائلی سرداری ہی دیوتاؤں کے نام پر قربانی چڑھاتے تھے۔ عبادت کے وقت نغمہ سرا بھجن بھی گاتے تھے اور ان گانے مالوں کا مخصوص سورا اور فیوس تھا جس کے ملنے یہ مشہور تھا کہ وہ شخصوں میں پیدا ہوا تھا یعنی وہ اسی قوم کا فرد تھا جس نے بالکھوس کے مسلک کو یونان میں رواج دیا اور جن سے نے میوز ولن کی پوجا شائع و رائج ہوئی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان تھرمسیدوں کا تمدن نہایت ترقی یافتہ تھا، اور کہا جاتا ہے کہ ان کے مسکن دریائے ہبروس کے کنارے اور کوہ اولمپوس کے ماحول پر حلق پڑے ریامیں واقع تھے۔ زمانہ ابجد میں تھرمسیدوں کا بھی وہی حشر ہوا جو

باب

ایسائیروسیوں کا، اور جیسے زیوس کی پوجا کی ابتدا ایسائیروس میں ہوئی لیکن انہیں یونانی نیم بربری تصور کرنے لگے، اسی طرح قدیم تھرسسیوں کا تمدن تو نہایت اعلیٰ لیکن کا تھا لیکن ان کی اولاد بالکل غیر تمدن بن گئی۔

اس آریائی طرز عبادت کو سامی تمدن سے بھی بہت کچھ مدد ملی جس کے بعض عناصر تو فنیقیوں نے یونان میں رائج کئے اور بعض براہ راست ایشیائے کوچک سے اخذ کئے گئے۔ افرودیت جس کی پوجا کے یونانی مرکز کیتھیرا اور کورنتھ تھے دراصل اعلیٰ ترین معبودہ قدرت کی فنیقی تشبیہ ہے اور اسی کو تمام سامی یونانی معبودوں میں سب سے زیادہ وقیت حاصل تھی۔ چونکہ ادونس کی پوجا کو بھی افرودیت کی پرستش میں مخلوط کر دیا تھا اس لیے ممکن ہے کہ مہیا کنتھوس کی پرستش بھی جو اقدونیہ میں عام تھی، دراصل فنیقی الاصل ہی ہو۔ ادونس کی طرح مہیا کنتھوس بھی ایک بوجوان کا نام تھا جسے موت نے عنفوان شباب ہی میں تمام کر دیا تھا اور فی الحقیقت یہ ایسی کائنات کی تشبیہ تھی جو دھوپ کی تمازت کی وجہ سے بجھتی ہے قبل ہی مردہ ہو گئی ہو۔

افرو دیت کی طرح آریس کی پوجا کا ماخذ بھی فنیقیہ ہی معلوم ہوتی ہے جہاں آریس کو کاڈموس کی بیوی ہارمونیا کا باپ اور آسے اور افرودیت کو کاڈموس کی نسل کا جد اعلیٰ بتایا جاتا ہے، لیکن اگر آس کی چند صفات کا لحاظ

عام خیال کے مطابق ان تھرسسیوں کا حاکم جس کے شمال میں آباد تھے ان تھرسسیوں سے جراثیکا اور بیوتیہ میں پائے جاتے تھے، علاوہ مشترک نام کے اور کوئی تھی۔ (تھاربرسیان: تاریخ یونان جلد ۱ ص ۲۰۰) (Bursian & Gr) لیکن ان دونوں قوموں کا سلسلہ ہے ریا کے تھرسسیوں سے ملتا ہے جہاں سے میوزوں کی پوجا کی ابتدا ہوئی۔ ان اسباب کی سادہ سادگی سے یہ ظاہر ہے کہ اولین زمانے میں تھرسسی قبیلہ بحر اسود کے ساحل سے کورنتھ تک پھیلے ہوئے ہوں گے، انہیں نے چند مخصوص رسوم اور سالک کو یونان میں رائج کیا، اور یہ یونان کے محرز ظاہر میں مخلوط ہو کر بالکل یونانی بن گئے، لیکن ان کا حوصلہ شمال میں آباد ہوا آس کے تمدن میں ترقی محکوس ہونے لگی اور آخر کار مدہ بالکل غیر مہذب ہو گیا۔

کیا جائے تو اس میں تھوڑی سی معبودوں کی سی عادات ملیں گی۔ فنیقیوں کے پر اب الارباب دیگر یونانی معبودوں پر بھی اثر ڈالے بغیر نہ رہے اس لیے کیرٹل اور ملکارت میں بہت کچھ مماثلت پائی جاتی ہے۔ اور زریوس لافیس بھیوس حقیقت میں مولوچ کی ہی دوسری شکل ہے۔ اس کے برعکس اے زنون کے قصے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یونانی مذہب پر اندرون ایشیا (گالیا کا پادوسیا) کا بھی اثر پڑا ہوگا جو اسود کے ساحل پر کومانا میں مادوی کا ایک مندر تھا جس کی پجاری جنگی ناجیل میں بہت مشابہت تھیں، اور انھیں کے حالات سے ایسی عورتوں کے قصوں کی ابتداء ہوئی جو مردوں کی طرح جنگجو تھیں۔ ایک روایت یہ بھی تھی کہ اے زنون نے الفینی سوس کے حرم اڑتے مس کی بنا ڈالی تھی اس طرح ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ اگر تھیس کی پوجا کے شروع سے اے زنون کے حلقے کا خیال پیدا ہوا ہوگا بانہیم یہ بھی ممکن ہے کہ اے زنون کے حلقے اٹیکا اور ان کے تھے سیوس کے ہاتھوں شکست کے قصے کی مذہب کی تاریخ میں کوئی وقعت نہ ہو بلکہ دیگر حلقوں کی طرح اس حلقے کے حالات کا بھی محض اس لیے اختراع کیا گیا ہو کہ اس سے ایتھنز کی عزت و توقیر میں اضافہ ہو اور ایتھنز کا شہر سورمالینی (تھے سیوس) ہرقل سے کسی طرح پیچھے نہ رہ جائے۔

یونانیوں کی ذہنی قابلیت میں کس کو انکار ہو سکتا ہے، وہ ہمیشہ ہر ایک کوشش پر غائر نظر ڈال کر تھے، اور ان کا مذہب درحقیقت ان کے ذہنی تخیلات کا آئینہ تھا۔ انھوں نے یہ محسوس کر لیا کہ انسان سے بالاتر بھی بہت سی قوتیں موجود ہیں اور ان قوتوں کا مظاہرہ کر دو پیش کے فطری رد و بدل اور قدرتی واقعات کی تبدیلی سے ہوتا ہے۔ لیکن نئی نوع انسان کی مختلف شاخوں کے حالات میں اس وجہ سے تنوع اور تضاد پایا جاتا ہے کہ یونانیوں کے ذہن میں یہ تخیل نہیں پیدا ہوا کہ ایسا خداے واحد

ہے اس کے برعکس اے زنون کی عادات و اطوار کی مثالاً اسمیکٹ ہسوروما تے اور مسائی کی عورتوں سے تعلق معلوم ہوتا ہے۔ ان کے حالات کے لیے روشنی کا مونس ۱۶

(Roscher Lexicon) میں اے زنون پر مضمون ہے اس کا مطالعہ کیا جائے۔

باب

موجود تھا جو جملہ ہیلانے فطرت پرکھنے کاوی ہوا وہ یکہ و تنہا جملہ مخلوقات و کائنات پر قادر ہو۔ یونانیوں کی دنیا مناظر قدرت کی گونا گونی سے مرتب تھی اور ساتھ ہی انھیں اُن کی فطرت میں تمثیل و تشبیہ الہی قائم کرنے کا ایک خاص ملک حاصل تھا، اس لیے اُن کا ارباب پرست بن جانا کچھ بعید نہ تھا۔ کوئی بھی سپہ حاسا وہ شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ قوائے فطریہ کو مرتب و مہذب کرنے کے لیے کسی خاص انتظام کی ضرورت ہے، اور عکس ہے کہ بعض تو اس نتیجے پر بھی پہنچ جاسیں کہ یہ انتظام ایک خدائے واحد و برتر کا ہے، اور جس طرح انسانوں کا بادشاہ چھوٹے چھوٹے سرداروں کو مختار مجاز کی حیثیت سے حکمرانی کرنے دیتا ہے اسی طرح خدائے واحد و برتر بھی ہنگامی طور پر اپنے اختیارات چھوٹے چھوٹے معبودوں کے سپرد کر دیتا ہو گا۔ غرض یہ ہے کہ خواہ دنیا کے سوا کچھ ہی کہیں، مصنف کتاب ہذا کا یہ خیال ہے کہ یونانیوں کی ارباب پرستی ان کے لیے حسب حال تھی۔ اس مذہب میں انھوں نے یہ دکھانے کی کوشش کی تھی کہ ایک طرف تو انسان کی قسمت کا دار و مدار خدائے واحد پر ہے، لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ نیک و بد دونوں قسم کے افراد کو اچھے اور بُرے واقعات پیش آتے ہیں جس کی اصل وجہ اُن کے نزدیک یہی ہو سکتی تھی کہ بہت سے معبودوں کے بہت سے افعال ایک دوسرے کے متضاد تھے اور اس طرح ہیلانے فطری نے بڑے بڑے ایسی شخصیتوں کی صورت اختیار کر لی جو ان کے نزدیک اخلاق کی ہنگامی کرتی تھیں۔ یہاں ہم ناظرین کی توجہ ایک اور امر کی طرف مبذول کرتے ہیں جب ہم یونانی دیوتاؤں کا تصور اپنی نگاہ بننا کے سامنے لاتے ہیں تو ہمارے خیالات پر ان مذاہب کا اثر پڑتا ہے جو زمانہ قدیم میں ہی قائم ہوئے تھے لیکن جنہیں ہم بہت زیادہ وسعت دے دیتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ انھیں ان کی شخصیت مخصوص ہے اور افرودیت اس سے بالکل متعارف ہے، لیکن جب کبھی ان دونوں دیویوں میں سے کوئی تاشا گاہ پر نمودار ہوتی ہے تو دونوں کی شخصیت تقریباً ایک سی ہی نظر آتی ہے۔ یہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ جب یونان مہذب و تمدن ہو گیا اس وقت ممکن ہے کہ ان دونوں کے متعلق یہی عام رائے ہو، لیکن یہ حکم قدیم ترین یونانیوں پر صادق نہیں آتا۔ ابتدا میں تو ہر ضلع کا ایک معبود تھا اور جملہ اختیارات جو خدا کے حکمران کو حاصل ہونے چاہئیں سب

۱۷۱

اُسے ہی حاصل تھے اور اُن کے نام اُن کی چند صفات کے امتیاز اور اُن کے نکاح کے سبب سے اُن کے خاص خاص نام پڑ جاتے تھے۔ اس اصول کو مد نظر رکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اچینے، اڑتیمس اور افرودیت دراصل ایک ہی معبودہ کے نام تھے، اور مختلف زاویہ دیکھنے اور اُن کے سچاریوں کی خصوصیات و ضروریات کا اعتبار کرتے انھیں مختلف ناموں سے یاد کرتے تھے۔ ساتھ ہی انھیں تو ایسا بھی ہوتا تھا کہ مختلف مقامات پر ایک ہی نام سے جو دیوتا مارا جوتا تھا اُس کے صفات جگہ جگہ مختلف ہوتے تھے مثلاً ایفی سوس کی اڑتیمس اور دیلیوس کی اڑتیمس کی شخصیت میں بہت کچھ فرق ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ انفرادی معبودوں کی مقامی اہمیت کی وجہ سے ارباب پرستی کے اُن عناصر کا حوالہ اور بعد از ہم تھے ایک حد تک اسناد ہو جاتا تھا۔

غرض کہ خالص و دنیاوی دور کے اختتام پر ہم دیکھتے ہیں کہ یونانیوں نے بہت کچھ ترقی کر لی ہے۔ انھوں نے قدیم معبودوں کو ایک خاص شخصیت دی اور ساتھ ہی اپنے دیوتاؤں میں اضافہ بھی کر لیا ہے، نیز فنون لطیفہ میں اتنا ترقی کر کے ان کے میدان میں بہت کچھ آگے بڑھ گئے ہیں لیکن کئی قسمت میں یہ نہیں تھا کہ اس راستے پر اطمینان سے کام لیں ہو سکیں اس لیے کہ ایک ایسا اندر و بیرونی انقلاب ہونے والا تھا جس سے اُن کا کیا دھرا سب غارت ہونے کا احتمال تھا اور ساتھ ہی دیگر شعبوں میں ایک خاص تہیج پیدا کر دیا۔

۱۷۱ اس باب کے واقعات کے لیے بھی کوئی خاص تیوب نہیں دیا جاسکتا۔ لیکن طالب علم و ثنیات کے لیے مفصل و ذیل کتب کا مطالعہ خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ ڈونکر کی تاریخ قدیم (Duncker) (Geschichte des Alterthums) کا باب متعلق، تھڈٹ: "علاقات یونان" Schmidt Ethik der Griechen) - آئیکل قدیم مذہب یونان کی تاریخ مرتبہ کو بھی بہت کچھ کو تش جاری ہے، اور پٹیرسن نے اسی و ثنیات میں مخصوص طور پر یونانی زاویہ نگاہ کو پیش نظر رکھا ہے، لیکن ولاسٹوف جیسے مورخوں نے (پرومیسے تھیوس پنڈ ورا اور

Wlastoff Promethee, Pandore et la Legende des siecles

باب دوازدہم

دوریانی حملہ آور

ایشیائے کوچک کی نوآبادیاں

تقریباً سترہ سو سال قبل مسیح میں روڈس کا یونان میں ایک عظیم الشان تبدیلی پیدا ہوتی ہے یعنی یونانیوں کی ایک قوم جس نے اُس وقت تک کوئی کار نمایاں انجام نہیں دیا تھا، اسے مسکنوں سے نکل کر جزیرہ نمائے سیلوپونیر پر حملہ آور ہوتی ہے اور اس حصہ ملک پر قبضہ کر لیتی ہے۔ بدیسیدوں کی اس مداخلت کی وجہ سے یونان میں ایک انقلابی کیفیت رونما ہو جاتی ہے، اور یہی ایک بڑی حد تک اُن کے جغرافیائی انتشار، اُنکے روئے رخ کے ایک حصے پر پھیل جانے اور اُن کے تمدن میں ترقی کا باعث ہوتی ہے۔ یہ قوم دوریانی تھی جو اس وقت تماشاکاہ عالم پر نودار ہوئی، اور جب تک یونانیوں کی آزادی قائم رہی اُس وقت تک برابر وہ اپنی جنگی مہارت کا ثبوت دیتی رہی، اور بالآخر اپنی ہمسایہ (ایونیائی) قوم کی طرح اُس نے بھی تاریخ یونان پر اپنی خصوصیات

بقیہ حاشیہ مصر، گزرتہ (طیبرک) (۱۷۷۷ء) سے یہ فرض کر لیا ہے کہ یونانی مذہب سے پہلے ایک سیلاسلکی ایونیائی مذہب کا وجود تھا، اور اُس میں ایسے مہدوماحیلات کا اضافہ کر دیا گیا تھا قائم مقام سیلوپونیر۔ اس وقت تک یہ تمام کوششیں اس قدر تیز اور نہیں ہو سکیں کہ کسی سیدہ تاریخ یونان میں نگہ دی جاتی، یہاں صرف دو باتوں کا حوالہ دیا جاسکتا ہے جو محض ہے کہ تاریخ مذہب کی تحقیقات میں اہم نامہ ہند ہی (۱۸۷۷ء) کی وجہ سے لے پگا رٹوٹز کے دلچسپ رائے حوالیکہ "الواب حدید باب ۱۱ میں لکھی ہے اور ۱۷۲ کے نمونے (دیم دیوتاؤں کی پوجا) (جیوٹس دو کوکلائز Fustel de Coulanges

ولفس ہورر (Milch hofer)

باب

کی مہر کر دی :

گو جب تک دور یانیوں نے پیلوپونیز کو فتح نہیں کر لیا اس وقت تک اُس کی مطلق کوئی دھت نہ تھی، پھر بھی ہمارے خیال میں خواہ اس نہایت عظیم الشان قوم کے ابتدائی حالات سے ہمیں کوئی قطعی معلومات حاصل ہو جائے۔ ہیرودوٹس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فیتولس میں دیو کالیوں کی سیادت میں اور کوہ اولمپوس کے قریب ہسٹیا یوس میں ہیلن کے بیٹے دوروس کی ماتحتی میں رہتے تھے، لیکن موکرالڈر ضلع سے انھیں کچھ دوسریوں نے نکال دیا اور وہ آخر کار مقدونیوں کے نام سے کوہ پندوس پر حاکم آباد ہو گئے، وہاں سے وہ دریائے پندوس کے کنارے دریوپیوں کے ملک میں ہوتے ہوئے پیلوپونیز پر قابض ہو گئے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہیرودوٹس کا یہ بیان حقیقی واقعات پر کس حد تک مبنی ہے؟ دیو کالیوں اور دوروس کی ماتحتی میں رہنے کی اتنی ہی تاریخی اہمیت ہے جتنی خود ان دونوں سوراڑوں کے وجود کی، کوہ پندوس کے علاقے سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے پندوس کے کنارے دریوپیوں کی جمابادی دورس میں تھی اس کا اس سے خلط بحث ہو گیا ہے؛ بالائینہ ظن غالب یہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ سے ہی آئے ہوں گے متقدمین نے بیونیوں کے ترک وطن کے حوالات چھوڑے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں اقوام کی رفتار شمال سے جنوب کی طرف کو تھی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بیونی ابتدائیں قسطنطنیہ میں رہتے تھے لیکن انھیں تھسالیوں نے جو تھس پر و تیا سے آئے تھے، ان کے سکھ سے (جو وادی بے نا یوس کے ضلع آرنے میں واقع تھا) نکال دیا اور خود اس

لے ک، او، میولر: دور یانیاں،، اشاعت دوم جلد ۲، برلن ۱۸۷۸ (K O Mueller Die Dorier دور یانیوں کی ابتدائی تاریخ کے لیے ہیرودوٹس (۵۶۱ء) کا مطالعہ کرنا چاہیے جو انھیں "حاندروش قوم"، کا لقب دیتا ہے؛ اور اسی فقرے میں ویز ۳۶۸ء میں وہ دور یانی قوم کو "مقدونی" بتاتا ہے؛ ملاحظہ اس سے اسکا مطلب اُن مقدونیوں سے ہوگا جو باقی ماندہ دور یانیوں سے کوہ اولمپوس پر جدا ہو گئے تھے۔

باب

خو صورت وادی کے مالک بن بیٹھے حوزہ خیرہ پندوس کے مشرق میں واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سب واقعات جنگ ٹروا کے ساٹھ سال کے بعد پیش آئے۔ لکھتھساولوی حملے اور بیوتیوں کے جنوب کی طرف مہٹ جانے کا دور یا نیوں کے متصلی میں داخل ہونے سے خاص تعلق ہے، اور اس میں جو خیال مضمر ہے وہ یہ ہے کہ مکتھساولویوں نے دور یا نیوں سے اُن کے مسکن خالی کر ایسے بے گھر حال اُن واقعات کی کوئی سند نہیں، اس لیے ہمیں یہ فرض کرنے پر قناعت کرنی چاہیے کہ کسی خاص زمانے میں، جس کا قطعی تعین تو ممکن نہیں، لیکن جو سلسلہ ق م کے قریب ہی ہوگا، ارض یونان میں بڑی بڑی قومی تحریکات وقوع پذیر ہوئی تھیں، جس کی وجہ سے پہلے تو وادی بے نائیوس کی آبادی، اس کے بعد وسطی یونان کی اقوام، اور پھر سیلیو پونیئر نے

لکھ بیوتیوں کے بیوتیہ میں نو دباش اختیار کرنے کے واقعات کے لیے طوسی ویدش ۱، ۱۲ کا مطالعہ کیا جائے۔

۱۳ عام طور پر ہرقل کے زمانے کے دور یا یوں کا وطن ہسٹیا نیوس سمجھا جاتا ہے (دیکھو، ۱۳۴) اس کے عکس استرابو (۴۷۷) کہتا ہے کہ اس بعد زمانے میں اُن کی نو دباش کوہ ایتھ پر، یعنی دورس میں تھی۔ بلاشبہ اُن کے اور لاپتھیوں کے درمیان جو جھگڑا ہوا اس کے لیے تسلی تھسلی ہی زیادہ موزوں تھی، لیکن اس کے عکس اگر دور یا نیوں کا مزاد ۱۱ گیمپوں کی مدد سے ہیلوس ہسٹیا نیوس کا بادشاہ بن گیا، اور افسانوں کے بیان کے بموجب اگر اُس سے اس سے پہلے ہی سیلیو پونیئر کے مسخر کرنے کی کوشش کر لی تھی، تو پھر اُسے کوہ پندوس اور دریولیس میں ”قیام“ کے لیے بہت ہی کم وقت بچا ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپنی میراث کے حصول کے لیے تھسلی سے براہ راست آرگوس گیا ہو، لیکن اس کا تعلق تاریخ کی بہ نسبت افسانے سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ سب باتیں اس امر کا مرید ثبوت ہیں کہ جو صورت یونانی افسانوں کی مدد سے تاریخ مرتب کرنا اور واقعات کا تسلسل قائم کرنا ہم انسانوں کا کام ہیں۔ استرابو ہرور کا اتار کرتے ہوئے کہتا ہے (۴۰۱/۹) کہ جب اورس تھیس کی اولاد ایستیا جانی ہوئی آولس پہنچ چکی تھی تو اُس وقت بیوتی قوم (جس کا اُس وقت یہ نام تھا) بیوتیہ سے تھسلی آئی اور بعد ایں بیوتیہ ہوئی، حسیر بیوتی بیلا سکی ایتھنذر اور تھریس پارنا سوس چلے گئے

باشندوں کی از سر نو ترتیب عمل میں آئی:

ان واقعات کے بعد مختصا لوی قوم وادی پے نائیوس میں آباد ہو گئی جہاں سے وہ اپنی ماتحت اقوام (مثلاً کوہ اولمپیوس کے جنوبی دامن میں پرھے بنی کوہ پے لیون پر ماگنے بنی، ازخیرہ پندوس پر دولونی، اور کوہ اوٹھرلیس پر اٹے نیاتی اور فیتوتی اکائیاتی) پر حکومت کرتے لگی۔ وسطی یونان میں دوریانی دریائے پندوس کے کنارے پر دریوپیوں کے ملک پر قابض تھے، اور میونی کوپائی بھیل کے چاروں طرف رہتے تھے جہاں اورخومینوس کی بجائے تھیز کو فوئیت حاصل ہو گئی تھی۔ لیکن ان سے بھی زیادہ تبدیلیاں جزیرہ نمائے پیلیوپونیز میں ہوئی تھیں، جس کی تسخیر کا سہرہ صرف دوریانیوں کے سر ہی نہیں بلکہ ساتھ ہرقل کی اولاد بھی شامل ہو گئی اس لیے کہ روایت کے بموجب وہی اس وقت دوریانیوں کی سرتاج تھی۔ یہاں ہم پھر افسانے میں غوطہ لگاتے ہیں، لیکن یہ افسانہ ایسا ہے کہ اس کا یونان کے سیاسی اور تاریخی تخیلات پر بہت کچھ اثر پڑا اور یہ اثر یونانی آزادی کے اختتام تک برابر قائم رہا:

دوریانیوں کے حکمران اگے کیمییوس نے لاپتھیوں پر فوئیکشی کی جس پر ہرقل نے دوریانیوں کی مدد کر کے اُن کے در مقابل کو شکست تو دیدی لیکن اس حصہ ملک پر قبضہ نہیں کیا جس کی حوالگی کا اُس سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اس سورا کے انتقال کے بعد اگے کیمییوس نے ازراہ تشکر و امتنان اُس کے بیٹے ہیلوس کو اپنا ولی عہد بنایا، اور اس طرح ہیلوس اور اُس کے سبباندوں کو وہی حقوق حاصل ہو گئے جس سے وہ خود اولاد ہرقل کی حیثیت سے مستحق تھے۔ ان حقوق میں ہرقل آگوس کی حکمرانی بھی شامل تھی اس لیے کہ بجائے موجودہ بادشاہ یورس قیمیوس کے یہاں کی راجہ معالی پر ہرقل کو ہی استحقاق تھا۔ اسی طرح چونکہ ہرقل نے تیندار یوس کو مدد دی تھی اس لیے کہ اُس کی اولاد کا اس پارٹا پر بھی حق سمجھا گیا۔ ایلس میں بھی ہرقل نے اُد گیس کو شکست دے کر نسطور کو پیلیوس کے تخت پر بٹھادیا تھا، اس لیے اُس کی اولاد کو یہاں کے تخت کا دعوے کرنے کا گویا حق پیدا ہو گیا۔ غرض یہ ہے کہ اگر دوریانیوں میں پیلیوپونیز کو مسخر کرنے کی اہلیت تھی تو مصلحتاً بالاحقوق کو پیش کرنے

بائے

اور ان کے ذریعے سے ہیلو پونیزی اقوام کو زیر کرنے کا انھیں پورا موقع مل گیا۔
 اس سے پیشتر ایک مرتبہ جب ہیلوس نے ہیلو پونیز فتح کرنے کی کوشش کی
 تھی تو اُسے دلیفی کی کاہنہ کی طرف سے یہ جواب ملا تھا کہ ہر قلعیوں کو تیسرے پہلے
 کا انتظار کرنا چاہیے جس کا اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ شاید کاہنہ کی مراد تیسرے سال سے
 ہے، یہ وقت گزر جانے پر ناکائے کے رستے جزیرہ نما پر حملہ کر دیا تھا۔ لیکن صرف ایک ہی
 معرکے میں یہ جہم ختم ہو گئی اور ہیلوس لکھے موس ساکن تگلیہ کے ہاتھ سے مار گیا۔
 اس ناکام کوشش کے بعد ہر قلی چار و ناچار واپس آئے اور اٹیکہ کے شہر مارا قھون
 میں بود و باش اختیار کر لی۔ ہیلوس کے بیٹے کلیو دایموس نے از سر نو ہیلو پونیز
 فتح کرنے کی کوشش کی لیکن اُسے بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور اسی طرح جب
 اُس کے بیٹے ارسطو مانخوس نے حملہ کیا تو اُس کا بھی جھنڈا ہوا۔ ارسطو مانخوس
 کے تین بیٹے تھے نوس، کرسیفونٹیس اور ارسطو دیموس تھے جن میں سے ہر خاندان
 نے دلیفی والوں سے یہ شکایت کی کہ جس جہم کی خود معبودوں نے اجازت دیدی تھی
 اُس میں اتنی بے درپے ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑا ہے، اس کا اُسے یہ جواب ملا کہ

سہ ہر قلیوں کی جہات کی افسانہ آمیز تاریخ کے لئے اپولو دوروس ۲، ۷۷ کا مطالعہ کیا جائے
 اُن سے تین داریوس نے جو عدے کئے تھے وہ دیو دوروس ۴، ۳۳ میں مذکور
 ہیں۔ ہیلو پونیز پر دوریانی دماوی کا افلاطون کی کتاب الثوائس ۳۴، ۷۶ ص ۶۸۲
 میں ذکر ہے؛ اس کے علاوہ ایسٹر اٹلیس کی کتاب آکر کی داموس ۱۱۹ و ۱۲۰ میں
 اور بھی ایسے واقعات ملیں گے جن میں تضاد پایا جاتا ہے۔ ہر ایک بیان کی حیثیت سادی
 ہے، اور مسلسل روایت افلاطون اور ایسٹر اٹلیس سے زیادہ صحیح نہیں معلوم ہوتی، اور سب
 یہ ہے کہ سب کے سب افسانے ہیں جن کے موافق یا مخالف ثبوت نہیں دراجا سکتا۔ ایتولیوں
 کی جاں بازیوں کے لئے استرابو ۵، ۳۵ اور پینو سائخاس ۵، ۳، ۴ دیکھے جائیں۔
 طوسی ویدیش (۱۱، ۱۲) کا بیان ہے کہ دوریانی ہیلو پونیز میں جنگ ٹروائے سے اسی سال
 داخل ہوئے۔ اپولو دوروس کہتا ہے کہ اوس کسی لوس یک چشم تھا، لیکن پینو سائخاس (۵، ۳، ۴)
 کہتا ہے کہ بجائے اُس کے اُس کی سواری کا چمڑی کا تاج تھا۔

وہ لوگ تیسرے پہاڑ کا مطلب ہی نہیں سمجھے، اصل میں اس کے مغربی تیسری پٹری کے ہیں۔
 جواب آگئی ہے اس لیے انھیں چاہیے کہ اب وہ بجائے خاکنا تے کے راستے کے
 نیو پاکتوس ہو کر سیلوپونیز جائیں اور جس شخص کی تین آنکھیں ہوں اُسے اپنے ساتھ
 لے لیں۔ طوسی ویدرعل کا بیان ہے کہ جنگ شروع ہونے سے اسی سال بعد
 انھوں نے اس ہدایت پر عمل کیا، راستے میں انھیں امیتولی اؤ کسی لوس مل گیا جو جھٹم
 تھا اور جو گھوڑے پر سوار تھا، اس طرح گویا دلیفی والوں کی ہدایت کی تکمیل ہوئی۔
 اس زمانے میں اسپارٹا اور آرگوکوس پر تسامینوس حکمران تھا اور اس میں
 اور ہرمیو نے (دختر مینے لاؤس کا بیٹا تھا۔ اؤ کسی لوس نے ہرقلیوں
 سے مل کر لیا تھا کہ اگر انھیں اس جہم میں کامیابی ہوگی تو وہ ایلیس کا تاج اُس کے
 حوالے کوس گئے، اور چونکہ اُسے خوف تھا کہ اگر انھوں نے اس ملک کی خوبصورتی
 کا اپنی آنکھ سے مشاہدہ کیا تو ممکن ہے کہ وہ اپنے وعدے کا ایفا کرنے میں تامل
 کریں اس لیے وہ انھیں ایلیس کے بجائے آرگڈیا یا ہو کر لینگیا لڑائی میں
 تسامینوس کو شکست ہوئی اور کائیائی اپنے ملک کے شمال کی جانب جہاں
 الیونیا کی آباد تھے ہٹ گئے۔ اؤ کسی لوس نے ایلیس کو ایک جنگ میں نہیں
 امیتولی کی رانچ موس نے واک مینوس کا دست بدست لڑائی میں
 خاتمہ کر دیا، فتح کر لیا۔ فاتحوں نے آرگوس، لقونیہ اور مسینیہ کو قرعے کے
 ذریعے سے تینے لوس، کریستوفانتیس اور سپران ارسطو و میوس یعنی
 یوکریس، مینیس اور پروکلیس کے امین تقسیم کر لیا، لیکن کریستوفانتیس
 چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح سے مسینیہ کا زرخیز علاقہ اُسکی حصے میں آئے، اور اپنی
 خواہش ایک چال چل کر پوری کی۔ قدیم روایات کے بموجب فتح سیلوپونیز کے واقعات
 کا یہ تاثر نیو پاکتوس کے نام سے چلتا ہے جو علیحدہ کو رنتمہ کے سب سے تنگ حصے
 پر واقع ہے، اسی مقام پر دور پانیوں نے اپنے جہاز تعمیر کئے اور یہیں اسپارٹا کا نیا
 کامیلا صرف اس وجہ سے دکھایا جاتا تھا کہ اسی میدان میں ایک نہایت متقی شخص
 کارفوس مارا گیا تھا۔

اگر ان افسانوں میں تھوڑی بہت تاریخی حقیقت منضم ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ

مالہ

مکن ہے کہ حملہ آور قوم انہیں راستوں سے پیلو پونیز آئی ہو جن کا اس میں تعین کیا گیا ہے، اور اس نے خلیج کو رنٹھ کو نمونیا کتوس ہو کر ہی عبور کیا ہو اور وہاں سے مشرق اور جنوب کی طرف آرکیڈ یا ہو کر مشرق اور جنوب کی طرف گئی ہو معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی زمانے میں دونوں جنوبی دور یا نی ریاستیں دراصل شمال کی طرف واقع ہوں گی اولین عہد میں پائے تخت سے فی کلاروس تھا اور اسپارٹا اس قدر طاقتور نہ تھا کہ فوراً امپیکلانی کو ذرا جنوب کی طرف واقع تھا، فتح کر لیتا ہے مکن ہے کہ دور یا نیوں نے آرگوس پر مغرب کی جانب سے بھی حملہ کیا ہو، لیکن بلاشبہ دوری طرف سے بھی ضرور چڑھائی کی ہوگی اس لیے کہ ان کا مرکز قلعہ تیسے نیوم تھا جو ساحل پر واقع تھا اس لیے ہمیں یا تو یہ فرض کر لینا چاہیے کہ دور یا نی وہاں جہازوں میں پہنچے ورنہ کم از کم ان کے پاس سامان خور و نوش ضرور ساحل ہو کر آیا ہو گا، اور اسی قسم کے حالات و واقعات تسین کو رنٹھ کے وقت بھی پیش آئے ہوں گے۔ اس پر اور مشہور تجارتی منڈی پر جس میں اس وقت ایونیائی آباد تھے، ہر قلی انہیں نے اسولی جیسوں قلعے سے جو خلیج کنکر یا کے پر واقع تھا، حملہ کیا اگر اس واقعات کو

شہ پولی آئے نوس (۱، ۱۰) کے نزدیک ہر قلیوں نے لقونیہ آرگوس سے فتح کیا۔
 ۱۷۰۰ قے نیوم کے لیے پٹوسا نیاس ۲، ۳۸، ۱، اور پولی آئے نیوس ۲، ۱۲ کا مطالعہ کیا جائے۔

۱۷۰۰ قے اصل الی تیس ایسے فنیقیوں کا تاجر مقام ہے جو کسی خاص ملک سے وابستہ نہ تھے اور جوائے الزمانے میں ہی کو رنٹھ اگر آباد ہو گئے لیکن زمانہ ماہد میں یہ نام دور یا نیوں کے ایسے رہبر کو دیا گیا جس سے کوئی واقف بھی نہ تھا۔ تر و شرکی ناموس (Roscher)
 (Lexicon) میں وٹش (Witsch) کا مصر میں ۲۲۹ قے لکھا جائے۔ Veil-Pat.
 (۱۲، ۱) کے نزدیک دور یا نیوں نے کو رنٹھ کو میوس کی شاہی سے ۹۸۲ قے سے

۱۷۰۰ قے میں فتح کیا تھا۔
 ۱۷۰۰ قے کو رنٹھ سے لیے طلوسی ویدش ۴، ۴۲، ۴۳۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے کہ آرگوس کیونکر سحر ہوا ہو گا، ہمیں اس اور کا غلط کرنا چاہیے کہ میکے نانی کے قریب جھوکہ تری توں سے

پیش نظر رکھا جائے تو ہم یہ فرض کر لینے پر مجبور ہوں گے کہ ایونیائیوں کو سمندر سے اس قدر معاشرت نہ تھی جتنی کہ تاریخ یونان کے ترتیب دہندوں نے فرض کر لیا ہے، اور ہم فتح پیلوپونیز کی بابت اس رائے کو تسلیم کر لیں گے اس جزیرہ نما کی تسخیر صرف ایک لڑائی سے ہوئی، یہی خیال آج کل عام طور پر پسند کیا جاتا ہے اور اس کے خلاف نشاںوں نے جن واقعات کا اپنی تحریروں میں ذکر کیا ہے اون کی کوئی اصلیت نہیں۔ حقیقت واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو سپائیوں کی مختلف لڑائیوں نے تسخیر کیا ہو گا جن میں سے بعض تو ایتولیا سے ایلس اور وہاں ہو کر آرکیڈیا کے راستے جنوب کی طرف، بعض دورس سے پیلوپونیز کے مشرق کو اور چند جہازوں پر سوار ہو کر اور سیوتیہ اور ایٹیکا کا دور کر کے اپنی منزل مقصود تک پہنچے ہوں گے۔

تسائیوس کی سیادت میں آرگوسی اکائیائیوں نے ان ایونیائیوں (یعنی برائے نام الیگیاٹیوں) کو جو طنج کو رستہ پر قابض تھے، اپنے ساکن سے نکال دیا، اور خود بارہ شہروں میں آباد ہو گئے۔ یہ خارج الوطن ایونیائی ایٹیکا بھاگ گئے جہاں انھیں (قدیم روایات کے بموجب) اپنی مثل کے اور فراری یعنی پیلوپی کے نیلیوس کی اولاد سے تھے اور شہرورشی نسطور کے عزیزوں میں ہوتے تھے، ان کا سردار میلانٹھوس تھا جو ایتھنز پر بھی حکومت کرتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اے قیس نے جب کو رستہ کو فتح کیا ہے تو اس وقت وہ دس

بقیہ ماشیہ صفحہ گزشتہ۔ اسکی وجہ سے شمال کی طرف کے محلے کی مشکلات میں بہت کچھ اضافہ ہوا ہو گا۔

۵۹ گروٹ (۱، ۵۵۵) بھی اس رائے سے متفق ہے کہ پیلوپونیز کی تسخیر میں ایک بیڑے نے مدد دی جو طنج االس سے چلا اور اسی راستے ہو کر، جو دریو پیس سے اختیار کیا تھا پیلوپونیز آیا۔

۱۷۲ Con ۲۶ - اے قیس کے متعلق دیگر روایات کیلئے Dur. کا مطالعہ کیا جائے۔ اے قیس نے قدیم ایفرا کو لا فلیم انسان کو رستہ کا لقب دیا تھا

باب

اور میانہی داس فراں روداتھے۔ جزیرہ سیلوپونیز کے شمال و مشرق گوشے کی فتح کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ لہتمے نوس شاہ آرگوس تھے متعدد بیٹے اور ایک بیٹی تھی جس کا نام ہمیرتھو تھا جس نے ہرقل کی نسل کے ایک فرد دی فون ٹیس سے شادی کر لی تھی۔ لڑکی کا باپ اپنے داماد کا بہت کچھ پاس و لحاظ کرتا تھا اس لیے اُس کے بیٹوں نے جسد میں بھر کر اپنے باپ کو جان سے مار ڈالا اور اس کی جگہ انہیں میں سے ایک یعنی کئی سوس آرگوس کا بادشاہ بن گیا۔ ادم دی فون ٹیس نے ایسی دور رس پر قبضہ کر کے اس کے باشندوں کو اٹیک کا بھاگ جانے پر مجبور کیا اور ایونیائیوں نے اُن کی گینا فتح کر کے ساحل سیلوپونیز کے جنوب و مشرق میں ایک نیا آبی دور رس آباد کیا۔ تھیمے نوس کے چوتھے بیٹے اگائیوس کو ترو کے زینے کے ایونیائیوں نے اپنے شہر میں خوش آمدید کہا، اور دوسرا بیٹا فالکس سکیون گیا جہاں اُس نے ہرقلی لاکٹا داس کے ساتھ مل کر حکومت کی یاگ سنبھالی۔ فالکس کے بیٹے رھگنی داس نے فلیوس پریشا کی امداد سے متغیر کر لیا۔ جب دریویوں کو کوہ یارنا سوس کے دامن سے بھانپا تو وہ ہرمیو نے اور ازینے چلے گئے جو آرگوس کے اکتے میں تھا۔ واضح ہو کہ دور یانی بے نیوس یا الفیوس پر یعنی جزیرہ نما کے مغربی حصے پر کبھی اثر نہیں پڑا تھا؛ بے نیوس کی وادی میں تو ان کے حلیف یعنی ایولیوں نے اٹلیس آباد کیا اور دریائے الفیوس کے کنارے کنارے شہر لی تراک اپنا اقتدار قائم کر لیا جس کی اہمیت دور یانی حملے کے زمانے سے گھٹنے لگی۔ آرگید یا پر بھی دور یانی حملے کا مطلق کچھ اثر نہیں پڑا اور یہ ضلع نہ صرف مسلسل آزاد اور خود مختار رہا بلکہ اپنی اجماعی کیفیت میں بھی کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی۔

شمال و مشرقی سیلوپونیز کے قبضے کے لیے مصلحہ ذیل کا مطالعہ سودمند ہو گا۔ ایونیائیوں کا ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔ پونوسانیاس ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔ سیمن ۵۳۳۔ فلیوس ۵۳۳، ۵۳۲، ۵۳۱، ۵۳۰، ۵۲۹، ۵۲۸، ۵۲۷، ۵۲۶، ۵۲۵، ۵۲۴، ۵۲۳، ۵۲۲، ۵۲۱، ۵۲۰، ۵۱۹، ۵۱۸، ۵۱۷، ۵۱۶، ۵۱۵، ۵۱۴، ۵۱۳، ۵۱۲، ۵۱۱، ۵۱۰، ۵۰۹، ۵۰۸، ۵۰۷، ۵۰۶، ۵۰۵، ۵۰۴، ۵۰۳، ۵۰۲، ۵۰۱، ۵۰۰، ۴۹۹، ۴۹۸، ۴۹۷، ۴۹۶، ۴۹۵، ۴۹۴، ۴۹۳، ۴۹۲، ۴۹۱، ۴۹۰، ۴۸۹، ۴۸۸، ۴۸۷، ۴۸۶، ۴۸۵، ۴۸۴، ۴۸۳، ۴۸۲، ۴۸۱، ۴۸۰، ۴۷۹، ۴۷۸، ۴۷۷، ۴۷۶، ۴۷۵، ۴۷۴، ۴۷۳، ۴۷۲، ۴۷۱، ۴۷۰، ۴۶۹، ۴۶۸، ۴۶۷، ۴۶۶، ۴۶۵، ۴۶۴، ۴۶۳، ۴۶۲، ۴۶۱، ۴۶۰، ۴۵۹، ۴۵۸، ۴۵۷، ۴۵۶، ۴۵۵، ۴۵۴، ۴۵۳، ۴۵۲، ۴۵۱، ۴۵۰، ۴۴۹، ۴۴۸، ۴۴۷، ۴۴۶، ۴۴۵، ۴۴۴، ۴۴۳، ۴۴۲، ۴۴۱، ۴۴۰، ۴۳۹، ۴۳۸، ۴۳۷، ۴۳۶، ۴۳۵، ۴۳۴، ۴۳۳، ۴۳۲، ۴۳۱، ۴۳۰، ۴۲۹، ۴۲۸، ۴۲۷، ۴۲۶، ۴۲۵، ۴۲۴، ۴۲۳، ۴۲۲، ۴۲۱، ۴۲۰، ۴۱۹، ۴۱۸، ۴۱۷، ۴۱۶، ۴۱۵، ۴۱۴، ۴۱۳، ۴۱۲، ۴۱۱، ۴۱۰، ۴۰۹، ۴۰۸، ۴۰۷، ۴۰۶، ۴۰۵، ۴۰۴، ۴۰۳، ۴۰۲، ۴۰۱، ۴۰۰، ۳۹۹، ۳۹۸، ۳۹۷، ۳۹۶، ۳۹۵، ۳۹۴، ۳۹۳، ۳۹۲، ۳۹۱، ۳۹۰، ۳۸۹، ۳۸۸، ۳۸۷، ۳۸۶، ۳۸۵، ۳۸۴، ۳۸۳، ۳۸۲، ۳۸۱، ۳۸۰، ۳۷۹، ۳۷۸، ۳۷۷، ۳۷۶، ۳۷۵، ۳۷۴، ۳۷۳، ۳۷۲، ۳۷۱، ۳۷۰، ۳۶۹، ۳۶۸، ۳۶۷، ۳۶۶، ۳۶۵، ۳۶۴، ۳۶۳، ۳۶۲، ۳۶۱، ۳۶۰، ۳۵۹، ۳۵۸، ۳۵۷، ۳۵۶، ۳۵۵، ۳۵۴، ۳۵۳، ۳۵۲، ۳۵۱، ۳۵۰، ۳۴۹، ۳۴۸، ۳۴۷، ۳۴۶، ۳۴۵، ۳۴۴، ۳۴۳، ۳۴۲، ۳۴۱، ۳۴۰، ۳۳۹، ۳۳۸، ۳۳۷، ۳۳۶، ۳۳۵، ۳۳۴، ۳۳۳، ۳۳۲، ۳۳۱، ۳۳۰، ۳۲۹، ۳۲۸، ۳۲۷، ۳۲۶، ۳۲۵، ۳۲۴، ۳۲۳، ۳۲۲، ۳۲۱، ۳۲۰، ۳۱۹، ۳۱۸، ۳۱۷، ۳۱۶، ۳۱۵، ۳۱۴، ۳۱۳، ۳۱۲، ۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۳۰۸، ۳۰۷، ۳۰۶، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۲، ۳۰۱، ۳۰۰، ۲۹۹، ۲۹۸، ۲۹۷، ۲۹۶، ۲۹۵، ۲۹۴، ۲۹۳، ۲۹۲، ۲۹۱، ۲۹۰، ۲۸۹، ۲۸۸، ۲۸۷، ۲۸۶، ۲۸۵، ۲۸۴، ۲۸۳، ۲۸۲، ۲۸۱، ۲۸۰، ۲۷۹، ۲۷۸، ۲۷۷، ۲۷۶، ۲۷۵، ۲۷۴، ۲۷۳، ۲۷۲، ۲۷۱، ۲۷۰، ۲۶۹، ۲۶۸، ۲۶۷، ۲۶۶، ۲۶۵، ۲۶۴، ۲۶۳، ۲۶۲، ۲۶۱، ۲۶۰، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۵۳، ۲۵۲، ۲۵۱، ۲۵۰، ۲۴۹، ۲۴۸، ۲۴۷، ۲۴۶، ۲۴۵، ۲۴۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۴۱، ۲۴۰، ۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۶، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۳۳، ۲۳۲، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

بالک

نقل وطن کی تحریک میں دوریائی حملے کی وجہ سے جو تہیج پیدا ہوا اس کا زور یورپ ہی میں ختم نہیں ہوا بلکہ اُس سے ایشیائی ساحل اور بحیرہ ایجیئین کے بہت سے جزیرے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ جزائر میں سے صرف اُن پر ہی قبضہ کیا گیا جو ارض یونان سے بعید ترین تھے، یا یہ کہنا چاہیے کہ صرف انھیں کے قبضے کا حال ہم تک پہنچا ہے؛ قریب ترین جزائر جیسے جزائر مدیترانہ (علاوہ چند مستثنیات کے جن پر دوریانیوں نے قبضہ کر لیا) پہلے نوکاریوں کے جن وی قبضے میں چھوڑ دیا گیا اور پھر ایونیائیوں نے ان میں آہستہ آہستہ اپنی نوآبادیاں قائم کر لیں۔ جہاں تک روایتی تاریخ کا تعلق ہے، ایشیائے کوچک کے سواحل اور جزائر کی نوآبادیات کی تاریخ مفصلہ ذیل ہے: ۱۱۱۱

۱۱۱۱ سواحل ایشیائے کوچک کی نوآبادی کا سنہی تعین ناممکنات سے ہے۔ روایتی بیان کے بموجب مستعینان مختلف راستوں سے آئے، اور ان کا سنہی تعلق مفصلہ ذیل بیان کیا گیا ہے۔ تینوں میں سے سب سے پہلی قوم حوالیشا اگر آدھونی ایولیائی تھے اور ان کے تقریباً ساٹھ سالہ ایونیائی اور دوریائی بھی آکر بس گئے۔ تمام کے پلوٹارک کی بدسواخ عمری پورے کے مطابق لیبوس کی نوآبادی ۱۱۱۱ کے کے سرمد ہونے سے ۱۳۱۱ سال کے بعد، اور ایک اور شخص کے بیان کے بموجب ایونیائی نوآبادی اُس کے ۱۴۱۱ سال بعد قائم ہوئی۔ حقیقت امر یہ ہے کہ ان واقعات کی تکمیل میں ایک عرصہ دراز لگ گیا ہو گا۔ چونکہ پچھلے چھ سالوں میں تمام تمدن ممالک میں، خصوصاً انگلستان، فرانس، جرمنی، آسٹریا اور امریکہ میں ایشیائے کوچک کی تاریخ دریافت کرنے کے خوش اور ایک دوسرے سے مقابلے کے احساس میں بہت کچھ ترقی ہوئی ہے اس لیے ہماری معلومات بہت کچھ وسیع ہو گئی ہیں، اور اس میں ایسے محققین کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے اس میں بہایت تحقیق و تدقیق کی ہے یعنی ہٹلن، فیڈورنٹس، وڈ، ریمزے، پیرو، واڈنگٹن، رابیس، شلیمان، ہڈمان، کرٹیس، ہرشفیلڈ، پٹسٹائن، بین ڈورف، کلازک وغیرہ (Hamilton, Fellows, Newton

Wood, Ramsay, Perrot, Waddington, Rayet

Schemann, Humann, Cuntius, Hirschfeld, Puchstein,

Bandoiff, Clarke, etc,

ان میں سے سب سے شمال میں جو نوآبادیاں تھیں وہ ایونیائی کہلاتی تھیں، اور ان کی بنیاد پیلوپونیز کے ان اکائیائیوں نے ڈالی تھی جو یا تو دوریائیوں کے حملے کی وجہ سے بھاگ گئے تھے ورنہ اس واقعے سے پیشتر ہی اپنا وطن چھوڑ کر مشرق کی طرف بے گئے تھے۔ ہیلانیکیوس کا بیان ہے کہ خود اوریس تیس نے لسبوس کی نوآبادی کی بنیاد رکھی تھی۔ استرابو کے قول کے مطابق، جس نے غالباً ایغوروس کی رائے کا اتباع کیا ہے، اوریس تیس ہی اس بھم کا سرغنہ تھا، لیکن اس کا انتقال آرگیڈیا میں ہوا جس پر اوس کے بیٹے پشتی کیوس اپنے ساتھیوں کو بیوتیہ اور تھسلی ہو کر تھریس لے گیا اور اس کی وفات کے بعد

۱۳۱۱ لسبوس کے آباد کار اوریس تیس کے لئے ہیلانیکیوس جزو ۱۱۱ دیکھا جائے۔ ایونیائی نوآبادیوں کا تذکرہ استرابو ۱۳، ۵۸۲ میں ہے لیکن صاف نہیں ہے، نیز ۱۳، ۱۲۲ میں بھی حوالہ دیا ہوا ہے اور یہاں دینز ۹، ۲۰۲ پر کیے کا بیان دیکھا جائے جو پوسانیاس ۳، ۲، ۱، ۲، ۱، ۱۸، ۱۶ اور دیو دوروس ۵، ۸۱ میں بھی دیا ہوا ہے۔ لسبوس کیلئے دیکھو پلین: لسبیاکا (Plehn. Lesbicaea) رین ۱۸۲۶ء۔ "کوثرے سفر نامہ جزیرہ لسبوس (A Couze Reise nach Inseln Lesbos) ۱۸۴۵ء۔ سفر نامہ کیلئے ہیر وڈٹس ۱۵۰، استرابو ۱۳، ۶۳۳؛ لین: سفر نامہ، گیونگن ۱۸۵۵ء۔ ہیلوناس: معاملات سفر نامہ (Mylonas. De Smyrn. rebus)۔ گیونگن ۱۸۶۶ء کر تیس: تحقیقات ۱۸۶۲ء (Curtius Beitrage)؛ ویبر: ہسیوس، پیرس ۱۸۸۰ء (Weber Le Sipylos) جنوبی گینشیا کو جو دریائے میاندر پر واقع ہے استرابو ایونیائی بتاتا ہے (۱۳، ۶۴۷) اور بعض مورخ اسے "نوآبادی دلفی" کا لقب دیتے ہیں (Ath ۱۳، ۱) اگر ایشیائے کوچک اور لسبوس کی ایونیائی بوکی اور شمالی تھسلی اور بیوتیہ کی بولیاں ایک ہی زمرہ میں رکھی جاسکتی ہیں (بروگ مان "قواعد زبان یونانی" ۱۱، میولر کی ریاض علوم قدیم جلد ۱ صفحہ ۱۳، Bruggmann:)

Griech. Gramm-in I. Mueller's Handbuch d Klass.

Allerthums) تو پھر اکائیہ کے تارکان وطن کا قصہ مشتبہ ہو جائیگا،

باب

یہ کہنی ہے کہ ضلع ٹروائے اور جزائر تینے دوس و میریکا تو نے سوس بھی
ایولیا نی تھے؛ گویا کہ ایولیا نی اراضی، سیلیس لونت سے دریاے ہرموس
تک پھیلی ہوئی تھی، اور ان جگہ بلدیات کا نام ایولی غالباً ان مختلف عناصر کا امتیاز
کرنے کے لیے پڑ گیا ہو گا جن پر ان کی آبادی مشتمل تھی؛
ایولیا نی بلدیات کے بعد ایونیا نی نوآبادیوں کا نمبر آتا ہے۔ روایت

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ اس کے دلچسپ حالات کی تحقیقات کی ہے۔ آسوس کیلئے کلا راک
کی کتاب "تحقیقات آسوس" پوسٹ ۱۸۸۱ء Clarke Investigations at
Asso کا مطالعہ مفید ہو گا، اور ریمینرے نے ایولیا میں جو تحقیقات کی ہے اس کے لئے
"جریڈ مطالعات یونان" جلد ۲ Journ. Hell. Stud. II دیکھنا چاہیے۔
۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ کے نزدیک ایونیا نیوں
اور دور یانیوں نے بھرہ ایمین کے جو دائر کار یا نیوں کے لیے، لیکس طوسی و پیش (۱، ۲)
یہ کہتا ہے کہ کار یا نیوں کو میونس ہی نے حراز سے نکال دیا تھا۔ ہم یہاں ان روایات میں کچھ
اضافہ کرنا چاہتے ہیں جو حق میں نقل کی گئی ہیں۔ اس میں بہت کم شبہ ہے کہ ایشیائے کوچک
کے سواحل کی جدید آباد کاری میں روایتی بیان سے کہیں زیادہ عرصہ لگ گیا ہو گا اور ایفمنر
نے ایونیا نی استعماریں اتنا حصہ نہیں لیا ہو گا جتنا روایات سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمارے
پیش نظر خصوصاً صدق م یا اس کے گرد و پیش کے واقعات ہیں جب ایفمنر کو دور
نے لیوس اور بازیلے کے معبدوں کی بنیاد پڑی تھی، اور اس امر کا یقین اس وقت
سے ہوتا ہے جو حال ہی میں برآمد ہوا ہے یہ جریدہ "ایفمنر" ۱۸۸۵ء

(Ephemeris) میں طبع ہوا ہے اور اس پر جریدہ "تاریخ آثار باات" (Arch)
(Ges) میں کرویوس نے بحث کی ہے۔ خود افسانوں سے اس کا تعلق لگتا ہے کہ ایونیا نیوں
کی آمد سے پیشتر ہی یونانیوں نے کولوفون پر قبضہ کر لیا تھا (پوسٹ ۱۸۸۵ء، ۱۳، ۱۲)۔
ساموس اور خیوس کی ابتدائی تاریخ سے (پوسٹ ۱۸۸۵ء، ۱۴) ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں
کہ اس جزیرے کی آباد کاری میں، جس کی بابت میں بہت کم معلومات حاصل ہیں، زلدوراز

یا

کے مطابق ایونانی سب سے زیادہ ایتھنز سے آئے تھے جہاں تھے سیوس کے بعد
 مینیس تھیوس تخت نشین ہوا، یہ وہی مینیس تھیوس ہے جو جنگ ٹروائے
 کے موقع پر ایتھنز کی فوج کا سپہ سالار تھا، اور اس کے بعد تھے سیوس کی نسل
 سے بہت سے افراد یعنی دیوفون، اوکسن تاس، انچی داس اور تھے موئے تاس
 سربراہان سلطنت ہوئے۔ جب دور یانیوں نے نیلیوسیوں کو سیوس
 سے نکال دیا تو وہ وہاں سے سیدھے ایتھنز آئے جہاں انھیں خوش آمدید کہا گیا
 ایتھنز اور یونانیہ میں کشیدگی تو رہتی ہی تھی، ایک آویزش کے دوران میں جیوتی
 حکمران زانتھوس نے تھیوس کی تاس کو دست بدست مقابلے کے لئے لٹکارا،
 لیکن موخالد کر کے بجائے اہی نیلیوسیوں میں سے ایک یعنی میلا تھوس
 سامنے آیا، اپنے حریف کا مقابلہ کیا اور فتح پائی، جس کے انجام میں اسے ایتھنز
 کا بادشاہ بنایا گیا، اور اس کی وفات پر اس کا بیٹا کوڈروس تخت نشین ہوا۔
 اسی زمانے میں پیلوپونیز میں، جسے دور یانی اپنے دائرہ اقتدار میں
 رفتہ رفتہ شامل کر رہے تھے، متواتر پھل مچی ہوئی تھی۔ ایتھنز میں ہر چار طرف سے
 فزاری آرہے تھے۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ آخر کار دور یانیوں نے اس شہر پر بھی

بقیہ حاشیہ ص ۱۸۵ گزشتہ لکھا کہ جہاں تک ایتھنز کا بحیثیت اور مملکت تعلق ہے، ایک طرف
 تو نیلیوسیوں کی تعداد اور مشتبہ معلوم ہوتی ہے، اور دوسری جانب یہ رائے ہے کہ پریکلیس
 جس نے ساموس کو آباد کیا، ایونانوں کے تھوس کی نسل سے تھا، دراصل صرف اس
 مشکل مسئلے کو حل کر کے لیے دی گئی ہے (پوسٹاس ۱۷، ۱۸، ۱۹) اس ضمن میں ہمیں
 صرف یہ اور کہنا ہے کہ حوذافسانے کے مطابق ان ایونانیوں کی تعداد حوذا ایشیا کو ترک وطن
 کر کے چلے گئے، زیادہ نہیں معلوم ہوتی اور کزتیوس کا یہ فرض کرنا کہ وہاں انھیں اپنے ہم نسل
 باشندے مل گئے بالکل درست معلوم ہوتا ہے۔ ہیرودوٹس ایونانیہ کی نفیس آب و ہوا
 کی تعریف کرتا ہے (۱۲، ۱) اور یہ بھی کہتا ہے کہ ابتدائی زمانے میں بھی ایونانیہ کے دریا اپنے
 ساتھ مٹی لاکر اپنے دھانوں کو بھر رہے تھے، لیکن ایتھنز کے زمانے تک اس کا ساحل بہت
 دھرتک تھا (ہیرودوٹس ۱۰، ۱۱) (۱۲، ۱۳) ۴

ایفنی سوس تاجس کی آبادی کو دُروسی انڈروکلوٹس نے کی تھی۔ یہ شہر اس تاریخ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - نیوٹن کی کتاب "تاریخ انگلغات وغیرہ" جس کے اقتباسات نیچے دئے ہوئے ہیں۔ رائے، طاس کی تصنیف جو ابھی غیر مکمل ہے نہایت عمدہ ہے اور اس میں رائے نے اپنی کھدائیوں کے نتائج پیش کئے ہیں جو اس نے تھوس پائڈ کے خراج سے کیے؛ (اسیاجو برآمد ہوئیں عجائب خانہ لوگور میں موجود ہیں) Rayet et Thomas Milot et le Golfe Latmique "لط و طلیح لاقموس" پیرس ۱۸۷۷ء وغیرہ۔

ایفنی سوس؛ گرونفلوس کے مطابق اس شہر کی تاجس طرز پر ہوئی اس کا قسٹ باس "دستور تصنیف" ۳۶۱ء میں دیا ہوا ہے۔ نیز مقابلہ کیا جائے اسٹرپوٹس ۲۳۳ء/۲۳۹ء پٹوسانیاس ۴، ۴، ۲ زمانہ حال کے مصنفوں میں سے مصلحہ ذیل مت از ہیں؛ گوگل : "ایفنی زیاکا Guhl. Ephesiaca برلن ۱۸۷۲ء) فالکٹر: ایفنی سوس و

پٹکڈ دیانہ Faulkner: Ephesus and the Temple of Diana لندن ۱۸۷۶ء؛ ا، کرتیوس اینیائے کوچاک کی تاریخ و تصنیف کے معلومات میں اضافے

E. Curtius. Beitrage Gesch. und Topogr Klarnasiens

۱۸۷۲ء "ایفنی سوس" برلن ۱۸۷۷ء۔ انگریزوں نے بھی نہایت اہم انکشافات کئے ہیں جیسے ج. ٹ. وُڈ: انکشافات ایفنی سوس "J. T. Wood Discoveries at Ephesus

Head Coinage of ایفنی سوس سکجات ایفنی سوس

Ephesus لندن ۱۸۸۰ء۔

میکوس: اسٹرپوٹس ۴، ۴، ۲ پٹوسانیاس ۲۴، ۲۴، ۱؛ پولی آئے ٹوس

۲۵، ۸۔

پری اسے نے: اسٹرپوٹس ۳۸، ۳۸، ۱؛ ۳۳، ۳۳، ۳۳، ۳۳، ۳۳؛ پٹوسانیاس ۴، ۴، ۲۔ انگریزوں کے انکشافات؛ رپورٹ پلن و نیوٹن باقیات بتخانہ ایتھنے پولیاس بقم پری اسے نے (عسے لندن میں موجود ہیں) لین شاؤ؛ "المعاملات پری اسے نے؛

Lenschau De rebus Prienonsium

بت خانے کے قریب لیے گی، لیدیائی اور امیزن قومیں رہتی تھیں، اور جب
ایونیا نی یہاں آئے تو اونھوں نے صرف بالائی حصے پر رقابت کر کے بت کدے کے ہر جہاز
کی اراٹھی دینی باشندوں کے ہی قبضے میں رہنے دی۔ اندر و گلوکس نے
جزیرہ ساموس پر چند روز کے لئے قبضہ کر کے کاریائیوں کے خلاف
پری اینیوں کی مدد کی اور دریائے میاندر کے جنوب میں میوس اور
شمال میں پری اینے سے وہاں کے اہلی باشندوں کو نکال دیا۔ میوس
کاریائی کو دروسی کیا ریتوس اور پری اینے کا بانی نیلوسی اے پیتوس
اور تھیزری فلو تاس بتائے جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک ہی کو لو فون تھا
جہاں کلا روسی اپولو کا بت خانہ تھا، یہاں ابتدائیں تو کاریائی اور کرٹی آباد
تھے لیکن بعد میں معاہدے کر کے ایونیا نی بھی آکر ان سے مل گئے اور انھوں نے
کو دروس کے بیٹوں یعنی داماسختھوں اور پروسے تھبوس کو اپنا
حکمران بنالیا۔ اس مقام سے ساحل ڈرا شمال کی طرف جھک کر جزیرہ نیوس
پر آ کر ختم ہو جاتا ہے اور یہاں ایونیا نی بلدیات لیے دوں، تیوس، ایرتھرائے
اور کلا زونیائے آباد تھے، ان میں سے لیے دوں نے تو کبھی کوئی امتیاز
سیدھا نہیں کیا، یہ ابتدائیں کاریائی تھا اور پھر اندرائے مون نے جو کو دروس
کی نسل سے تھا، اسے ازسرنو آباد کیا تیوس میں کاریائی اور خمینوس
والے نیائی رہتے تھے اور ان کے بعد اپو کے کوس کی نامتی میں جو میلانتھون
کی نسل سے تھا، ایونیا نی اور کو دروسیوں کی سربراہی میں ایستھیزری اور

بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ۔ ۱۸۸۷ء۔ کرنیوس نے بہت سے مضامین سامی نوشتوں کے
موضوع پر لکھے ہیں خامکر ویزل اور لیویک کے جرائد میں (۱۸۶۳ء) (۱۸۷۷ء)

نوکیہ:۔ پوسانیاس ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸

بیونیا بھی آکر آباد ہو گئے۔ آئیر تھیراے پر کریٹیوں، لسیائیوں، کاریاٹیوں اور
 اوریمفلیاٹیوں، ویزدیکراؤنیائی بلدیات کے رضاکاروں کے
 کوڈروسی کنوئوس کی سیادت میں قبضہ ہوا۔ جب ایونیا کی کل ازوئے نا
 پہنچے تو وہاں انھیں کئی قوم نہیں ملی۔ اُس کے بانیوں میں سے اکثر ہمیشہ
 کلیونائے اور فلیوس کے باشندے تھے اور یہاں آنے سے پہلے
 قلعہ ایدا اور ارض کو لو فون میں سکونت پذیر تھے۔ آجکل جزیرہ خیوس
 کو زولوں نے تباہ و برباد کر دیا ہے لیکن اُس زمانے میں اُس کی شراب اور
 مصطلکی مشہور آفاق تھیں اور اُس کے باشندوں کو اس بات کا فخر تھا کہ ابتدا
 میں اُن کے شہر کا بانی خیوس دلو پسٹیدون تھا۔ اس کی آبادی کے بعد
 کریٹ سے اوئے نویمیون آکر یہاں سکونت پذیر ہو گیا اور پھر کاریائی اور
 یوبیہ سے ابا نٹی بس گئے۔ جزیرہ ساموس کے مقامی انسانوں کو رزمیہ
 شاعر آسیوس نے ظلم کا جامہ پہنایا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ فی ٹھنس کی بیٹی
 اسٹی پالیا سے پوسٹیدون کا ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام انکائیوس
 رکھا گیا؛ یہ بڑا ہو کر لیلے کی قوم کا بادشاہ ہوا اور اُس نے دریائے میاندرو
 کی بٹی سامیا سے شادی کی۔ ان دونوں کے ایک بیٹی پارٹھے نوئے جوئی
 جس کے بطن سے ایلو لو کا ایک بیٹا لیکوڈیس پیدا ہوا۔ جب ایونیا کی قوم
 نقل وطن کر رہی تھی تو یہاں ایسی دو روس کے چند باشندے ایک شخص
 پروکلیس کی سرکردگی میں پہنچے جو ایلون ولد زانتھوس کی اولاد سے تھے
 بیان کیا جاتا ہے کہ ہمیر جزیرہ ساموس میں دریائے امیراسوس کے کنارے
 پر پیدا ہوئی تھی، اس دی کی جزیرہ ساموس میں پوجا کی جاتی تھی، اور قرین قیاس
 یہی ہے کہ آگروس کی بجائے اُس کی پرستش کی ابتدا اسی جزیرے میں ہوئی ہوگی۔
 ایونیاٹیوں کی سب سے شمالی آبادی خلیج سٹرمنا کے دہانے پر شہر فوکہ تھا جسکی
 بنیاد کا سہرا فوکیون کے سر پر جنھوں نے آئیمضری دامون اور فلوکینیس
 کی ماتحتی میں یہاں کی نو آبادی قائم کی۔ اصل میں انھوں نے سمٹرائیوں سے
 پہلے ہی سے کہہ سُن لیا تھا لیکن انھیں ایونیاٹیوں نے اپنی مذہبی ملت میں

اس وقت تک شامل نہیں کیا جب تک کہ انھوں نے تیوس اور ایریتھرائے کے دروسیوں کو اپنا حکمران تسلیم نہ کر لیا۔ یونانی بلدیات خلیج سمیرنا سے شروع ہو کر برابر اس خلیج تک چلے جاتے تھے جو ہالی کارٹوس کے شمال میں واقع تھی؛ ساحل کے اس حصے میں تین مختلف راسیں اور دو جزیرے یعنی خیوس اور ساموس ہیں، اور یہیں دریائے کاسٹر اور میاڈر بہتے ہیں۔ متقدمین نے اس ساحل سے بہت کچھ استفادہ حاصل کیا تھا، لیکن صدیوں کی بربریت کی وجہ سے بہت سے نفیس بندرگاہوں کے دہانے بند ہو گئے ہیں، اور غالباً آئندہ کبھی ایفنی سوس اور ملطہ بندرگاہوں میں شہر نہ کئے جائیں گے۔ یونانیوں کی طرح برائے نام یونانیوں میں بھی بہت سی اقوام ملی ہوئی تھیں، لیکن یہ سب ہیلینکونی یولو کی پوجا کرتے تھے جس کا مندر راس میکالے پر واقع تھا؛ اس خاص مسکن کا ماخذ نیلو پونیزی اکائیہ تھا جہاں کے یونانی اس دیوتا کی پرستش کرتے تھے، اور ممکن ہے کہ اسی وجہ سے یہ ایشیائی یونانی خود کو یونانی کہنے لگے ہوں۔ زائڈ بابہ میں جب ایٹھن کو عروج ہوا تو اس نے یہ لفظ محض اپنی عظمت و سطوت میں مزید ترقی دینے کے لئے استعمال کیا؛

اب دوریانی نوآبادیوں کی طرف متوجہ ہو جائے۔ ان ہر قلیوں میں سے جو تھے نوس کی اولاد سے تھے، ایک اٹھائے منیس بھی تھا جو اٹیک کے ہم میں بھی شریک تھا؛ یہ دوریانیوں کو اپنے ساتھ آرگوس سے کر میٹ لے گیا۔ اس کے علاوہ دوسرے دوریانی رھوڈس چلے گئے جہاں ان سے پہلے فنیقی اور کاریائی اگر آباد ہوئے تھے، اور لئندوس، یاگی سوس اور کامیے روس کے شہروں کی بنیاد ڈالی۔ ان شہروں میں سے کیندوس میں جو اس طویل جزیرہ نما کے سرے پر واقع تھا جو رھوڈس کے قرب واقع ہے

۱۳۵۔ دوریانی نوآبادیوں کی بنا کے لئے انٹر البر ۱۲، ۶۵۳، ہیر وڈوٹس ۱۲، ۱۳۵۔ رھوڈس، دیو دوروس ۵۹، ۵۹۷، آکسٹرابو (۱۲، ۵۲) وغیرہ کے مطابق اولمپیارون کے دور سے پہلے ہی سے رھوڈزیوں نے بڑے بڑے سفروں پر جانا

سک

آرگوسی اور اسپارٹی اگر سکونت پذیر ہوئے، اس شہر کا بانی تریوپاس کو سمجھا جاتا تھا اور اسی کے نام پر اس راس کو جس پر دوریانی ایولو کے نام پر قربانی کرنے سے، تریوپوم کہتے تھے۔ کیندوس کے تقریباً در و نشر مالی کا فزاسوس تھا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ شروع کر دینا ارسطیدش ۸۳۹ (ڈ)۔ دیودوروس (۱۱) کے نزدیک التھائے منیس کرٹ کے شاہ کا تریوس کا لڑکا اور شاہ مینوس کا پوتا تھا، بدین وجہ ہمیں اسے محض فرضی شخص سمجھا جانا چاہیے اسلئے کہ ہمیں بار بار اس کا ذکر ہو تا ہے کہ قہیم شاپ کسطرح اپنے معیہ مطلب قصوں میں تصرف کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ زمانہ حال کے مسعود میں سے مفصلہ ذیل کا مقابلہ مفید ہوگا۔ روسٹ: رھوڈس
التوماس ۱۸۲۳ء Rost, Rhodes، مہنظر "رھوڈس" میں یوجا کے طریقے، ۳۳ جلد
Heftter Gotterdienete anf Rhodos، زرتشت ۱۸۴۸ء

مینگے: بحالات رھوڈس قبل تاریخ کولون ۱۸۲۳ء Menge Vorgesch

کرمن: "سفر نامہ جزیرہ رھوڈس" Guerin Voyage dans l' ile de Rhodes

پیرس ۱۸۴۸ء: برگ "جزیرہ رھوڈس" Berg Die Insel Rhodus

۱۸۶۲ء: شائیدہ رورتن تاریخ جزیرہ رھوڈس Schneiderwirth Gesch der

Insel Rh. ۱۸۶۸ء: رورتموند "جمہوریہ رھوڈس" Rottermund De rep

Rhod. ۱۸۸۵ء: ٹور: "رھوڈس" زمانہ قدیم Torr Rhodes in anc

times کیمریج ۱۸۸۵ء۔ حال کے زمانے میں زمانہ انسان نے رھوڈس میں نہایت

اہم کھدائیاں کی ہیں لیکن کیفیت پورے طور پر منور تالے نہیں ہوئی اسکا نام قبرستان کا میراس

La necrop de Camiras (۱۸۸۵ء) ہے اور اکثر آباد شدہ استبار

عجائب خانہ برطانیہ میں ہیں۔

پٹوسائاس (۲۱۳۷ء) کے نزدیک تعمیر اس ساکن تعمیر کی سرگرمی میں لگد مونیوں

اور نیا نیوں کی ایک جامع جزیرہ کا ستے میں (جسے اب جزیرہ تعمیر کہنے لگے) دوریائی طے

سے "ایک پٹوس" پہلے آئی رھوڈس کی بنائے لے لیدوڈرز Lueders کا مصور ۱۸۸۵ء

دیکھا جائے:

جزیرہ کوس ہے، اور اس کے اور قریب کے جزائر لنسی روس اور کالیمنوس کو دور یانیوں نے آباد کیا تھا؛ اس جزیرے کا رکھشاک دیوتا اپنی دور یوں کی طرح اس کے پیوس تھا۔ واضح ہو کہ ایشیائے کوچک کی دور یانی نوآبادیوں کا رقبہ یونانی بلدیات کے رقبے کے برابر نہ تھا؛ اُن کے اور سیلو پونیز کے درمیان دو واسطے تھے، ایک تو شمال میں استی پالیا، اٹانے، تھیرا اور میلوس ہو کر اور جنوب میں کاریا تھوس، کاسوس اور کریٹ کے راستے سے؛ ان میں سے سب سے اہم جزیرہ کریٹ تھا جو اوڈیسی کے بیان کے مطابق اُس وقت بھی دور یانیوں کا ہی مسکن تھا۔ لیکن ہر قلیوں کی مہم کے بعد اٹھائے منیس اور پوٹس نے خصوصاً لیکٹوس میں (جسے لاکسے دیمون کی بڑی سمجھتے تھے) نوآبادیاں قائم کیں^{۱۸} عرض یہ ہے کہ ایشیا سے یورپ تک کے جلد جزیرے دور یانی تو تھے لیکن اس عہد کے رکن نہ تھے جنہیں ہالی کا زنا سوس، کوس، کیندوس اور رھوڈس شامل تھے۔^{۱۹}

ابھی ہمیں یونانی مستمرات کے ایک اور حلقے کا حال بیان کرنا ہے جو ایولیا، یولیا، یونیا، اور دور یانی دائروں سے بالکل جدا ہے۔ بحیرہ روم کے بعید ترین گوشے میں، یعنی ایشیائے کوچک کے جنوبی ساحل اور ملک شام کے درمیان اس مندر کے بڑے بڑے جزیروں میں تیسرا جزیرہ قبرس واقع ہے۔ اس جزیرے کے وسط میں ایک نشیبی میدان ہے، جس کے شمال میں اونچے اونچے

۱۸ کریٹ: اوڈیسی، ۱۹، ۱۷، ۱۷۔ تکٹاموس و لیدوروس کریٹ آیا، دیودوروس ۴، ۶۰، اور مکمل بیانات کے لئے دیودوروس ۵، ۴، ۶ بحیرہ اٹھائے منیس آرگوس سے اور پوٹس لغوتیہ سے آیا، استرابو ۱۰، ۴، ۴ وغیرہ۔ نیز مقابلہ کیا جائے اب ۹ قریب الاختتام؟

۱۹ ایشیائی نوآبادیاں اسے اپنے مادرِ مدیہ کے مقابل میں تھیں، اس طرح دور یانی حلقہ جنوب میں، یونانی وسط میں اور ایولیا شمال میں واقع تھا، اور ان میں سے ہر ایک میں ایشیائی ساحل کا ایک حصہ، بعض جزیرے اور یورپی یونان کا ایک جزو شامل تھا۔

۱۱۱

ٹیلوں کا ایک زنجیرہ اور جنوب میں اس سے دریا بہ عریض کوہستانی علاقہ ہے۔
جزیرہ قبرس کی آب و ہوا بہت گرم اور اراضی نہایت بدخیز ہے، اور یہاں قدیم
زمانے میں تابنا نکلتا تھا جس کی وجہ سے اس دھات کو رفتہ رفتہ ”دقیری دھات“
کہے لگے۔ اس جزیرے کے اندرونی حصے میں داخل ہونے کا راستہ بہ نسبت شمال کے
جنوب کی طرف سے زیادہ آسان ہے۔ فنیقیہ کے قرب کی وجہ سے قبرس میں
سب سے پہلے فنیقی ہی آئے اور انھوں نے اس پر اپنے تمدن کا اثر ڈالا، چنانچہ
افرو دیت کی یو جا جو یا فوس اور اما تھوس میں زیادہ مروج تھی شام ہی سے آئی
مہوگی۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ قدیم زمانے میں اس جزیرے میں آریہ اور سامی
اقوام دوش بدوش رہتی تھیں۔ توریت شریف کی کتاب ”میدائش“ میں اقوام کی
حوہرت دی ہوئی ہے اس میں ”حتم“ کا تعلق (جس سے یا تو شہر خیتیوم مراد ہو سکتا
ہے ورنہ قوم خیتیان) یا وان کے واسطے سے یافت (من نوح) سے دکھایا گیا
ہے۔ یونانی روایات کا مقصد یہ تھا کہ ان یونانیوں کے سرچومرک ٹروائے سے
واپس آ رہے تھے، قبرس کے مستعمرات کا سہارا تھیں، چنانچہ سالامس کی بنیاد تو کرک
منسوب کی جاتی تھی، حال کے انکشافات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس تہہ میں (حوہرہ
کے مشرق میں واقع تھا) خالص یونانی فنون لطیفہ رائج تھے۔ جزیرے کا تیسرا حصہ،
جس کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے، مغرب میں سولی سے سالامس تک پھیلا ہوا ہے اور
یہی وہ جگہ ہے جہاں غالباً یونانی جو حق آباد ہوئے ہوں گے، اس کے برعکس
جنوبی ساحل پر فنیقی آبادی کو فوقیت حاصل تھی۔ اگر یہ بات درست بھی ہو کہ جب یورپی
یونانی ایسیا کو دوسری مرتبہ آ رہے تھے تو ان میں سے بہت سے راستے میں قبرس اتر
پڑے، بایں ہمہ ہم یہ فرض کر سکتے ہیں کہ ان کی آمد سے پہلے بھی وہاں یونانی آباد ہوں گے۔
زمانہ مابعد میں قبرسی یونانیوں میں ایک خاص نوع کی تحریر رائج تھی جو اتنی مکمل نہ تھی

نیکہ قبرس کی قدیم یونانی آبادی کے بڑے تھیمو پونپوس، جزو ۱۱۱ھ، میروڈوٹس، ۱۱۳
۹۰۰ (سالامس، ایتھنز، آرکیڈیا، کیتھنوس)؛ انٹر ۱۱۳، ۹۸۱، پوسانیاس
۲، ۵، ۸ (آرکیڈیا)۔ آرکیڈی آباد کاری قابل لحاظ ہے۔

۱۲

جب یونانی حروف تہجی، اسی لیے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ اس کی ابتدا ایشیائی یونانی
تحریر سے پہلے ہی ہوئی ہوگی۔ قبرس کے مختلف شہروں میں علیحدہ علیحدہ رئیس حکمران
تھے، اور چونکہ یہاں کے باشندوں میں چلت پھرت نہ تھی اس لیے وہ کسی نہ کسی
غیر قوم مثلاً ایشیائیوں اور مصریوں کے دست گر رہتے تھے۔ آٹھویں صدی ق م
کے اختتام پر سات قبرسی حکمران اشور کے بادشاہ سارگون کے ماتحت ہو گئے
جس نے خلیج قوم میں اپنا عہدہ نصب کر کر اس پر اپنے کاروائے ممتاز کا درکنار
کرایا۔ اس واقعے سے تقریباً ۱۸۰۰ سال بعد کی ایک فہرست اس وقت تک
موجود ہے جس پر دس حکمرانوں کے نام ہیں جو شہنشاہ اشور بادون کے دربار
تھے، ان میں سے چار یونانی نام نظر آتے ہیں جو پافوس، کوئیوم، ادا الیوم اور
خیتری کے رئیس تھے۔ اس جزیرے کے قدیم یونانی رزمیہ لفظوں میں بھی معتد بہ
جگہ پائی ہے۔ زمانہ حال میں یہ جزیرہ پالمادی چسینولا کے انکشافات کے سبب سے
مستہور ہو گیا ہے جس میں کوئیوم کے ”خزائے“ شہلی مال کی یاد تازہ کر لے ہیں۔
ان انکشافات سے یہ بتا لگتا ہے کہ قبرسی فنون کی حیثیت محض مقامی تھی اور انہی
بنیاد مصری، اشوری اور یونانی نمونوں پر ڈالی گئی تھی۔

۱۸۰۰ (۱۸۰۰) کتاب ”قبرس“ (۲۰۰۰) Engal cyprus میں وہ حقائق
سندرج میں جس کا مقصد میں کو علم تھا۔ اس جزیرے میں حرل یا لٹاوی چسینولا (Palma
di Cesnola کو لونا چکا لڈی (Colonna Ciccaldi) اور لیگ (Lang
Ohnefalsch) کے کھدائیاں کی ہیں، اب برطانوی حکومت اور ہنری فالتس رختز (Richter
کی وساطت سے کھدائیاں کرائی ہے۔ ان سب انکشافات کے نتائج حرل
چسینولا (قبرس) اور چسینولا (مصر) کے تفصیلی نقشے، اُن کے بجائی، اوی چسینولا
A di Cesnola (”سالامینیا“ ۱۸۸۲ء) و بول (Doell) مجموعہ چسینولا
میٹزرگ (۱۸۸۱ء) نیوٹن و کولون (Newton & Colvin) (”قدیمات قبرس“
۱۸۸۱ء) اور اد ہنری فالتس رختز Ohnefalsch Richter کی تصانیف میں ملیں گے۔
حرل چسینولا کی حق پندی پر بہت کچھ شک کیا جاتا ہے، بلکہ یہاں تک شبہ کیا جاتا ہے کہ مستہور

عرض یہ کہ دوریانی حملے کی وجہ سے یونانی بسا طر بہت سی تبدیلیاں ہو گئیں۔
جزیرہ نمائے پہلو یونیز کا تو گویا پلٹ ہو گیا اور یہ خطہ زمانہ وراثتک دور یا نئیوں
کی سرکردگی میں یونان کا سب سے ذی اقتدار حصہ بنا رہا۔ ساتھ ہی ایشیائے کوچک
کے مغربی ساحل پر بھی بہت سے مرفد الحال بلدیات کی بنیاد پڑی جنہیں یورپ کے
سارکان وطن نے آکر آباد کیا تھا۔

ظاہر ہے کہ اس زمانے کی تاریخ کا تعین قطعی طور پر نہیں کیا جاسکتا۔ متقدمین
کے بیانات کی بنا ایسے صغرائے کبرے پر تھی جو خود مشتبہ ہیں؛ اُن کا دعویٰ تھا کہ
وہ اُن تمام پیرامیوں سے واقف ہیں جو دوریانی تحریکات اور اس زمانے کے
درمیان میں تھیں جب بالآخر تاریخ کا مواد جمع کیا جانے لگا، لیکن ہم جانتے ہیں
کہ اُن کا یہ دعویٰ قطعاً غلط ہے۔ ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ جن واقعات کا اظہار
اعادہ کیا گیا ہے وہ تقریباً تئیس فی صد میں پیش آئے ہوتے تھے۔

بقیہ حاشیہ صغرائے کبرے خزانہ کوریم، بالکل ذمی اور معی ہے۔ قبرسی تحریر کے حل کا ہسٹرا
گ، سمیتھ، برانڈس، ویکس، زیگرمینڈ، اورم شمرٹ (Smith, Brandis)
Deeke, Siegmund & M Schmielt کے سر ہے۔ قبرسی قدیمیات
کے دجروں کا میتز حصہ نیویازک، لندن اور بیس میں ہے۔ یہاں کے فنون لطیفہ اور تحفہ

کا مفصل توں بیاں پیر واورتھی پی اے کی سمارچ فنون لطیفہ Perrot et Chipiez

Histoire del'art، بیس سٹھ اے میں طیکار مقابلہ کروپ نگاروں نے:
”ادب جدید“ باب ۶ ”قبرس قدیم“، جس کے مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ باوجود
تمام انکشافات کے ہیں اس جزیرے کے متعلق نہایت ہی کم معلومات حاصل ہیں۔
قبرسی یونانی اور آریکیڈی بولی کے درمیان جو تعلق ہے وہ بہت کچھ قابل لحاظ ہے، اور
یہ عجیب بات ہے کہ اس تعلق سے ایک افسانہ محض کی تائید ہوتی ہے۔

۱۸۵۲ء میں ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ جن واقعات کا اس باب میں اعادہ کیا گیا ہے
وہ متیقن نہیں ہیں۔ جب ہم ان امور پر غور کرتے ہیں کہ (۱) ہیروڈوٹس کے نزدیک
جب دوریانی کوریمس سے آئے تو ان کا نام مقدونی کے بجائے دوریانی تھا

باسیئر دم

ایشیائی یونانیوں کا تمدن

اور

ہومری نظمیں

جو کچھ معلومات اس وقت تک ہم نے میثیں کی ہیں اس کا لب لباب

بقیہ حاشیہ معفرہ گزشتہ - یعنی دوریانی اور مقدونیوں ایک ہی قوم کے دو نام تھے (۲) فلاطون کی رائے میں اکائیوں کا نام ایک رہبر دوریاس کی وجہ سے دوریانی، پر گیا یعنی انکائیائی اور دوریانی ایک ہی قوم کے افراد تھے، (۳) ہیلانیکیوس کہتا ہے کہ دوریاس لسبوس خود آیا اور اُسے دوریانیوں نے انہیں نکالا، گو یا کہ اُس کا خیال ہے کہ ایشیائیوں کی دوریانی آبادی کا دوریانی حلقے سے کوئی تعلق نہ تھا۔ جب ہم ان سب باتوں پر غور کرتے ہیں تو ہم خود آئیہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ پانچویں صدی ق م کے مورخوں کو اس حلقے اور ایشیائے کوچک کی یونانی آبادی کی بابت کوئی قابل وثوق معلومات نہ تھی، یعنی جو کچھ حالات ہمارے سامنے بیان کئے گئے ہیں اور جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے ان میں اصل نہایت تاریک واقعات کے بیان کرنے کا ایک پسندیدہ ہیرایہ اختیار کیا گیا ہے اور بس۔ ہم اس امر سے واقف نہیں کہ یہ ہیرایہ دوسرے ہیرایوں سے زیادہ قرین قیاس ہے یا نہیں۔ - ہیلوئخ (دوریانیوں کا نقل و وطن Beloch Die Dor Wandung) دیگر دلائل سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور دوریانی تھیر سیلیو پونیز سے صاف انکار کرتا ہے۔ یہ دیکھانے میں ضرور کامیاب ہوا ہے کہ قدیم اسناد سے دوریانی حلقے کا ثبوت نہیں ملتا، لیکن اُس کے مصمون سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ واقعہ ممکن یا کم از کم قرین قیاس بھی ہیں، اس کے برعکس یہ

۱۳۱

حیدر الفاظ میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ ہم اس ملک میں یونانیوں کے ورود کا حال بیان کر چکے ہیں جسے انھوں نے اپنا وطن بنالیا، ہم نے ان کے مذہب، ان کے افسانوں اور ان کی ممتاز اقوام کے انتشار اور مختلف اقطاع ملک میں سکونت پذیری کا ذکر کیا ہے؛ لیکن ان امور کے علاوہ دوسرے واقعات کا حال ابھی تک کما حقہ بیان نہیں کیا گیا اس لیے کہ ان کی تہذیب و تمدن کے آثار نہایت کیاب ہیں اور گو ان کی وقت میں شبہ نہیں، با اینہم ان میں سے کوئی خاص نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا۔ ان حالات کے بعد کے واقعے سے گویا ایک انقلابی کیفیت جلوہ گر ہوتی ہے، وہ یہ کہ یونانیوں میں یک بہ یک دو عظیم الشان نظمیں تیار ہوتی ہیں اور گو ان میں کیا باعتبار حیثیت ظاہری اور کیا بلحاظ اندراجات، بہت سے نقائص موجود ہیں پھر بھی ہم انھیں جملہ بیانیہ نظموں میں سب سے مکمل کہنے پر مجبور ہیں۔ الیاڈ اور اوڈیسی میں ایسے انسانوں کا ذکر ہے جس کی تہذیب و تمدن میں ہنوز پچیدگی پیدا نہیں ہوئی، وہ عمدہ باتوں سے خوش ہو جاتے ہیں، ہمارا خیال ہے کہ کسی نے اعلیٰ تخیلات کی اتنی نفیس تصویریں کھینچی جیسی ان کتابوں میں الکیس، پتروکلوس، ہکتور، اندروماخے، پٹیلے لوپے، تیلے ماخوس اور یوایوس کے خدائوں کی تیار کی گئی ہے۔ ان نظموں کا شاعرانہ انداز نہایت نفیس ہے اور اس کا مسدس الارکان وزنی بنی صنف میں بالکل لاثانی ہے۔ ان میں اتنا تنوع پایا جاتا ہے کہ پڑھنے والا ان کے پڑھنے سے تھک نہیں جاتا اور یہ قصے سے اسلوب کے لیے نہایت مناسب ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ مضمون اور طرز بیان دونوں کے اعتبار سے الیاڈ اور اوڈیسی

یکچھ میں بھی آتا ہے، اور تمام تاریخ یونان اس بات کی تائید بھی ہے۔ تاریخی تنقید میں دو مختلف واقعوں کے باہمی فرق کا لحاظ رکھنا چاہیے؛ ایک تریک کہ ایک واقعہ جسے تاریخی بیان کیا جاتا ہے وہ ممکن ہے کہ تاریخی ثابت نہ ہو، اور دوسرے یہ کہ وہ بالکل ناممکن الوقوع ہو۔ اگر ایک واقعہ قطعی طور پر ثابت نہ ہو تو محض اسی بنا پر اس کا انکار کئی لازم نہیں آتا۔ دینہ سنہ ق م سے پیشتر کے حکماء واقعے کا (جس کا تعلق تاریخ تمدن یورپ سے ہو) امکان ہی نہ رہتا۔ دورانی غلط اسی قسم کے واقعات میں سے ایک ہے؛

باسک

بہترین استعارہ بیانہ کے لئے گویا ایک نمونہ قائم کیا گیا ہے؛

اس سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس زمانے میں عام تہذیب و تمدن کی سطح اس درجہ پست تھی اس میں ایسی مکمل اور بے داغ نقصانیت کس طرح مرتب ہوئیں اور ایسی فضائیں ان مضامین کو کس طرح ترتیب دیا گیا؟ افسوس کے ساتھ ہمیں اس کا اقرار کرنا پڑے گا کہ جہاں تک نفس مضمون کا تعلق ہے ہم محض قیاس ہی سے کام لے سکتے ہیں اور پہلے سوال کا جواب دیے کے لئے تو قیاس بھی مدد نہیں دے سکتا۔

ہومر کے اشعار دراصل اس الیولی الیونیا کی تمدن کا ثمرہ ہیں جو خود مختلف النوع اصول کی ترکیب سے نکلا تھا۔ جب یونانی ایشیائے کوچک پہنچے تو انھیں وہاں کے جملہ مالک آباد ملے اس لئے انھیں ان پر بالجو قبضہ کرنا پڑا؛ مثلاً شمال میں انھوں نے تیوکرلوں یا دروانیوں کو جو کہ ایداکے داس میں آباد تھے، اور جنوب میں میزیائیوں، لیبیائیوں اور کاریائیوں کو مغلوب کیا، اور ان سے بجانب شرق وہ افرو جیوں سے دوچار ہوئے۔ ان اقوام میں سے کاریائی قوم کی سیادت کے دن تو حتم ہو چکے تھے اور میزیائیوں اور تیوکرلوں کے حالات سے ہمیں بہت ہی کم واقفیت ہے؛ رہے کاریائی، سو اس میں شبہ نہیں کہ یونانیوں نے ضرور ان سے تہذیب و تمدن کی ظاہری صورت کی بابت بہت سا سبق سیکھا ہو گا لیکن اس سے زیادہ وہ ان کے منت کش بھی نہیں ہوئے۔ ان کے برعکس لیبیائیوں اور افرو جیوں کو ایک خاص قسم کا لشخص حاصل ہے اور دونوں قوموں کا یونانی مافسانوں سے قریب کا تعلق ہے؛ ابتدا میں یونانی لہدیہ والوں کو میونیائیوں کے نام سے مخاطب کرتے تھے۔

لے میونیئے، الیاد ۱۰، ۴۳۱، ۱۸، ۲۹۱۔ تاریخ لہدیہ کے لیے ہیرودوٹس (۱، ۷۷) کا مطالعہ کیا جائے جہاں ہر قلیوں کی ۵۰ سال حکومت کا ذکر ہے۔ وہ (۱، ۱۷۱) کہتا ہے کہ لیبیائیوں، میزیائیوں اور کاریائیوں کا ایک دوسرے سے نسلی تعلق تھا۔ نیز مقابلہ کیا جائے گے، ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳

باب ۱۰

ان پر مانیس دیوتا کا بیٹا آتیس حکمران تھا جو لیدیہ کے خاندان شاہی کا جدِ اعلیٰ تھا۔ آتیس کے دو بیٹے یعنی لیدوس اور تور صیدیوس (یا تیر سے نوس) تھے، جن کے ناموں کی مناسبت سے لیدیائی اور تور صیدیائی اقوام کے نام پڑے۔ اب اٹلی کے تیر سے فی اور لیدیہ کے ان تیر سے فیوں کا باہمی تعلق پیدا کیا گیا اور ایک لیدیائی سبھی غسقلوس کے ذریعے سے جو ملک شام کو ایک سفارت لے کر گیا تھا، غسقلان کی نوآبادی کی بنیاد پڑی۔ اس کے بعد ہم لیدیہ میں یارڈانوس اور انسکی بیٹی یعنی مشہور آفاق اوئمفائے سے دوچار ہوتے ہیں۔ سلطنت سارڈس (لیدیہ) کے قریب کوہ سپی لوس کے دامن میں تنہا لوس کی روایتی سلطنت بتائی جاتی تھی۔ آتیسوں کے بعد ہرقلیوں کا خاندان جو اتکائیوس ولسرقل کی اولاد سے تھا، لیدیہ کے تخت پر نظر آتا ہے اور پانچ سو پانچ سال حکومت کرتا ہے۔ اس قوم کا خاص میمورب الشمس تھا جسے یونانی اپنے الیولو کا مترادف سمجھتے تھے۔ ان کی بہت سی رسموں و رواجوں سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ سامی النسل تھے،

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۷ کے تحت Die Karier in Bezenbergers' Beitrage (جلد ۱۰)؛

رادے کی مفصل تصنیف: "دو لیدیہ و دنیا کے یونان" Radet La Lydie et

le monde greco ۱۸۷۱ء تا ۱۹۲۳ء، ریزے: ایتھانے کوچک کا

تاریخی جغرافیہ: Ramsay Historical Geography of Asia Minor

لندن ۱۹۱۹ء، پ، کارڈوز و الجواب جدید، باب ۲۰

۱۸۷۱ء تا ۱۹۲۳ء، مے۔ (تاریخ قدیم Meyer G d.A ۲۵۶) کی رائے

ہے کہ یہ سفارت دراصل لیدیہ والوں اور خطیوں کی جگہ کا باقی تھی۔ مہرڈوس (۱۹۴۱)

میں تیر سے نوس کے امبریا جانے کا تذکرہ ہے۔

۱۸۷۱ء تا ۱۹۲۳ء، مے۔ (تاریخ قدیم Meyer G d.A ۲۵۶) کی رائے

ہے کہ یہ سفارت دراصل لیدیہ والوں اور خطیوں کی جگہ کا باقی تھی۔ مہرڈوس (۱۹۴۱)

میں تیر سے نوس کے امبریا جانے کا تذکرہ ہے۔

۱۸۷۱ء تا ۱۹۲۳ء، مے۔ (تاریخ قدیم Meyer G d.A ۲۵۶) کی رائے

ہے کہ یہ سفارت دراصل لیدیہ والوں اور خطیوں کی جگہ کا باقی تھی۔ مہرڈوس (۱۹۴۱)

۱۳۱

اور اس مفروضے کی تصدیق توریت شریف کی کتاب سیدائش کے اس بیان سے کہ سام کے بیٹے کا نام لیو تھا، ہوتی ہے ساتھ ہی یہ بھی بیان کر دینا مناسب ہے کہ لہ یہ اور افرو جیہ میں، جہاں آریائی قوم آباد تھی، بہت گہرا تعلق تھا اور کچھ عجیب نہیں کہ لہ یہ میں سامیت کے جو کچھ علامات پائے جاتے ہیں وہ غیر ملکی اثرات کا نتیجہ معلوم ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ یہ اثر خطی قوم کا ہو چکا۔

اندر دنی ایشیائے کوچک میں افرو جیوں کا ملک دریائے بالیس اور وسطی ریگستان سے مغرب کی جانب پھیلا ہوا تھا اور اس کا بہت بڑا حصہ ایک سطح مرتفع پر مشتمل تھا جس میں ہر کو دو بڑے بڑے دریا بہتے تھے یعنی خیال میں دریائے سندھ گاریو اور عرب میں دریائے میاندرہ۔ اکثر متقدمین کا بیان ہے کہ افرو جی قوم کا بڑا حصہ یورپ سے آیا تھا جہاں تھیس کی قوم پر گیکائے سے اس وقت تک اُن کی یاد تازہ ہوتی ہے لیکن زمانہ حال کے مورخ اس رائے سے متفق نہیں ہیں بلکہ ان کا خیال ہے کہ یہ قوم ایشیائے یورپ آئی ہوگی۔ افرو جی زبان کے جو کچھ تھیرے بہت آثار اس وقت تک موجود ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آریائی زبان تھی۔ انکے قومی سورما گوردیوس اور مداس ہیں جن میں سے گوردیوس کا ترجمہ اور اس کی دولت کا قصہ زبان زد عوام تھا۔ مداس کے افسانے میں ایک بولتے ہوئے سرکنڈے کا ذکر ہے جس سے افرو جی مانسری کی یاد تازہ ہوتی ہے اور جس کا مقابلہ یونانیوں کے تیار اور برابط سے کیا جاسکتا ہے۔ ان کے معبودوں میں سب سے بڑا مانیس تھا لیکن اس کی شہرت اتنی نہ تھی جتنی اُن کی سب سے بڑی دیہی کیسے یا فونڈی۔ مینے کی جو یونان میں رھیا کے نام سے مخاطب ہوتی تھی۔ اس میں دیہی کا محبوب جانور تیر تھا اور اُس کا سب سے بڑا بہتہ کہہ بیسی ٹوس میں تھا۔

۵۵ غالباً لہ یہ کے مفروضہ ہرقلی خطی النسل تھے۔ مے ۲۰۰ء

۵۵ مے ۲۵۲ء، ۲۵۳ء - ہر احوال ہے کہ ایشیائے کوچک میں آریہ اقوام سمیت سامی اقوام بھی ہر گز جنہوں نے اول الذکر کے حصے کو توڑ ڈالا بہت سے مصنف ایک تیسرے حوالہ بھی اصرار کرتے ہیں جو آریائی تھا نہ سامی۔ ایشیائے کوچک مذہب کے سرکنڈے کا ذکر مے نے ابھی کیا تھا تاریخ قدیم ۲۵۳ء ۲۵۴ء میں کیا ہے

موجودہ یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ لڈیائی اور افروچی الیولیاٹیوں
ایونیاٹیوں اور دوریانیوں کے دوش بدوش رہتے تھے یہ گمان ایشیائے کوچک
کی ایک اور قوم یعنی لکسیائیوں پر صادق نہیں آتا، لہذا ان کا الیڈ میں تذکرہ ضرور
ہے اس لیے ان کا کسی نہ کسی قسم کا تعلق ان یونانی اقوام سے ضرور رہا ہو گا۔ اس
قوم کا اصلی نام میڑیلیس تھا اور یہ اُس پہاڑی ملک میں رہتی تھی جو جزیرہ میوڈس
سے مشرقی جانب سمندر میں کونکلا تھا ہے۔ افسانوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس کا تعلق کریٹ اور اٹریکا سے تھا جبکہ کریٹ سے ساریدون (شاہکین)
اور اٹریکا سے لیکوس ولد پاندیون آئے تھے۔ یہ بیاں کیا جاتا ہے کہ روئے توس
نے کوثر تھی بیٹے روفون کو خیمائے اسے لڑنے کے لیے لکھیہ روانہ کیا، انہی

۱۰۰ ہیروڈوٹس ۱، ۱۲۲ کہتا ہے کہ گلاؤکوس کی اولاد ایونیہ پر حکمران تھی۔ باخون نے
اپنی کتاب ”قوم لکھیہ“ Bochofen Das by Kische \olk (دراپرگ ۱۸۶۲ء) میں
قدیم تصانیف اور زمانہ حال کے سفرناموں کا تعلق کر کے لکھیہ کے متعلق نہایت مناسب
استنباط کیا ہے۔ انیسویں صدی عیسوی کے سفرناموں پر (مثلاً فیلو Ch Fellows
کا سفرنامہ)، جن کا طبع رٹر کی کتاب ایشیائے کوچک جلد ۲ ۱۱۶ء میں دیا ہوا ہے، لکھیہ
کی مارت ہماری معلومات میں آسٹریا کی تاریخی اہم کی وجہ سے بہت کچھ اضافہ ہوا ہے، جس کے
نتائج کی اولین اطلاع اے بی ڈورف A Benndorf نے روڈ اور آنا قدیمہ جلد ۹
صفحہ ۱۰۰ میں یونانی ایشیائے کوچک میں روڈا سٹری جہات ”تعلق ہوئے ہیں۔

Bendorf Vorl. Bericht Ueber zwei Oesterreiche

nache Kleinasien in archaeolog mitth aus Oesterreich
مین ڈورف، اورلی مال niemann نے ایک مفصل تصنیف کی ابتداء کی ہے (سفرنامہ لکھیہ
دکار یہ ایک جلد، Reisen in Lykien und Karien (۱۸۸۸ء)
پر مقابلہ کیا جائے میر تاریخ قدیم ۲۵۲-۱، و، ٹروئی بر تاریخ اہل لکھیہ، اشتہار کا رٹ ۱۸۸۵ء
Treuber Geschichte der Lykier اور اسکی کتاب نہ تحقیقات تاریخ لکھیائیوں
Beilage zur Geschichte der Lykier جلد ۱، ۲، ٹوبنگن ۱۸۸۸ء؛

دیوتے بینی گلاؤ کو س اور سار پید و لن تھے جو ایک دوسرے کے چمیرے
 بھائی تھے اور انھوں نے جنگ ٹرو آئے کے موقع پر ٹرو یا نیوں کو مدد دی
 اس ملک میں الو لو کی خاص عزت کی جاتی تھی اور یونانیوں کا مقولہ تھا کہ وہ موسم سرما تو
 لکھیہ میں بسر کرتا اور پتیار میں بیٹھ کر پیشگوئی کرتا تھا۔ طس غالب ہے کہ لکھیہ کی ریاں
 آریائی تھی۔ اس قوم کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ ہر شخص کے مادی نسب کا خاص
 خیال رکھا جاتا تھا۔ ان کے بلدیات کے ہر چار طرف نہایت مضبوط شہر یاہ ہوتی
 تھی جس کی تعمیر کو یہاں کے کیکلو پیس کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ ان کے مقبرے
 جو ٹھوس چٹان کو تراش کر بنائے جاتے تھے، شہر یاہ کے اندر ہی ہوتے تھے۔
 زمانہ دراز تک اس قوم کی بہادری اور خوش اخلاقی مشہور آفاق رہی اور طس غالب
 ہے کہ انھوں نے یونانی قوم پر عموماً اور ایشیائی یونانیوں پر خصوصاً بہت زبردست
 اثر ڈالا ہوگا۔

اگر نہ ہب اور مصنوعات لطیفہ کی تاریخ پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ
 مختلف علوم و فنون کے ابتدائی عناصر تو ایشیائی اقوام نے ہیہا کے لیکن ان کے
 مرتب و مہذب کرنے کا سہرا یونانیوں کے ہی سر رہا۔ ہر حال ان علوم و فنون میں
 شاعری کا شمار ذرا مشکل سے ہو سکتا اس لیے کہ ہنوز کوئی ایسی معلومات ہم نہیں
 پہنچیں جس سے ایشیائی اور یونانی شاعری کے مابین کسی قسم کا تعلق ظاہر ہو سکے، اور
 کم از کم اس خاص ضمن میں یونانیوں کی جدت طرازی کا نظریہ ناقابل انکار ہے
 ہومر کے اشعار کا اسلوب اس قدر سادہ ہے کہ ان کی وجہ سے یہ مفروضہ تسلیم
 نہیں کیا جاسکتا کہ اس پر لہ یہ یا افر و جیہ کا اثر پڑا ہوگا، اور لکھیہ کے اثرات کا
 تو پتا بھی نہیں حقیقت یہ ہے کہ ان اشعار کے ماخذ کا مسئلہ ہنوز لایمحل ہے اور
 معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ذریعے سے ایولینائی اور ایونینائی یونانیوں کے خلقی
 ولولوں کی ہی ترجمانی کی گئی ہے۔ ان اشعار کی ترکیب اس قدر مکمل ہے کہ ہم یہ نتیجہ
 نکالنے پر مجبور ہیں کہ بلاد یونان میں عموماً اور ایولوس اور ایونینہ میں خصوصاً فن شاعری
 کا ارتقاء پہلے ہی سے ہو گیا ہوگا۔

ابتدائی نظم پر ایک خاص مدہی رنگ چڑھا ہوا تھا، وہ ایسے مجنوں پر مل تھی

باسک

مناسب معلوم ہوتی ہے :

اسی طرح یہ امر بھی متنازعہ فیہ تھا کہ آخر ہومر کس صدی میں ہوا ہوگا۔ کم از کم ہیرودوٹس کا تو یہ بیان ہے کہ وہ نویں صدی ق م میں تھا۔ اس کی بابت مختلف روایات مثلاً اس کی نامینائی، اُس کی سیاحت دنیا، اور ننھے سے جریرہ یوس میں اس کی قبر کا ہونا، ان سب باتوں کی قصہ کہانی سے زیادہ وقت نہیں دیتے۔

ہومر کی نظم میں یونانی انداز پایا جاتا ہے جہاں تک حالات مابعد سے ایولیا نیوں اور ایونیا نیوں کی قومی خصوصیات کا اندازہ ہو سکتا ہے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اپنے ہمسایوں کی نسبت ایونیا نیوں کا میلان رزمیہ نظم کی طرف دراز زیادہ تھا۔ ایونیا نی رفته رفته دنیا کے ساتھ عملی اور حکمتی تعلقات پیدا کرنے لگے اور جس طرح وہ زمانہ مابعد میں کچھ نہ کچھ سیکھنے کے متمنی رہتے تھے اسی طرح اپنی تاریخ کے ابتدائی دور میں وہ نئے قصے کہانیوں کو سنانے کے مشتاق تھے اور انھیں رزمیہ نظم فطرتاً نہایت دلکش معلوم ہوتی تھی۔ اگر یہ واقعہ ہے کہ اس وقت تک صرف شمالی یونان کے شعرا ہی شعرو شاعر ادا کرتے تھے تو ہم نہایت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ کس طرح ایک ایولیا نی نژاد شخص نے جو ایونیا نیوں میں تھا تھہ از رزمیہ نظم کو اتنے بلند پایے تک پہنچا دیا۔ اسی طرح دونوں نظموں کے لیے حمواد فراہم کیا گیا ہے اُس کی توجیہ شاعر کی سوانح عمری کے مفروضہ حالات سے کیجا سکتی ہے۔ نفس مطلب پر قیاس کر کے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ الیا ڈنے ایولیا نی زمین پر نشوونما پایا ہوگا، اس کتاب میں اکالیا نیوں اور ترویا نیوں کے باہمی جنگ کے حالات بیان کئے گئے ہیں، اور اگر قدیم زمانے میں فی الواقع ایسی کوئی جنگ ہوئی ہوگی تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ ایولیا نی جو ٹرواے کے ضلع میں آباد تھے، انھیں اس جنگ کے افسانہ بنائے جا رہے ہیں۔ اور اگر بالفرض ایسی جنگ کبھی نہیں ہوئی تو بھی ٹرواے ہمیشہ ایولیا نی ملک کے حدود کے اندر ہی رہا ہے اگر ہم اکی لیس اور اگامیم نون کے قصے کی توجیہ کرنا چاہیں تو یہ واقعہ کار آمد ہوگا کہ تمحسا قومی مانگنے میں جینا اکی لیس قائم مقام تھا، اندروں ایشیائے کوچک میں

باسط

اور چونکہ یہ بلا خوف رد کہا جاسکتا ہے کہ موموں میں بہت سے مضامین بالکل روکھے پھیکے ہیں جن کے اندراج کا کوئی خاص مقصد نہیں معلوم ہوتا اور بعض بے سوچے سمجھے درج کر دیے گئے ہیں اس لیے ایسے علما کو ایک حد تک کامیابی بھی ہوئی ہے۔ لایخ مان نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ نظمیں، جن کا ایک دوسرے سے بے تعلق ہونا وہ پہلے ہی ثابت کرچکا تھا، دراصل مختلف اشخاص نے کہی ہوں گی، اور چونکہ ”ہومر“ کے رزمیہ اشعار دراصل محض عامیانا تھے جس میں پیشہ ور شاعروں کا کلام شامل نہ تھا، اس لیے ابتدا ہی سے یہ انفرادی نظمیں گننام ہی تھیں۔ اس نظریے کا ایک مشتبہ پہلو بھی ہے، ہم اس امر سے مطمئن واقع نہیں کہ اتنے بعید زمانے میں عامیانا اور فنی پہلو لیے ہوئے اشعار میں کسی قسم کا فرق تھا۔ بہر حال بالفرض اگر لاجمان کا نظریہ قابل تسلیم نہ ہو پھر بھی ان متبادلات کی اہمیت جن پر یہ نظریہ مبنی ہے، یقیناً باقی رہتی ہے، اس لیے کہ اگر یہ نظمیں ابتدا میں یکدوسرے سے بالکل علیحدہ تھیں تو بہت جلد ان کے ٹکڑے ضرور ہو گئے ہوں گے یہ امر واقعی ہے کہ ان کی اساعت آہستہ یا آواز سے پڑھنے سے نہیں بلکہ حفظ دہرانے سے ہوئی ہوگی، اور عوام الناس بجائے پورا قصہ سننے کے اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے سننا زیادہ پسند کرتے ہوں گے؛ اس لیے اگر بالفرض یہ سب ایک مکمل نظم کے مختلف اجزاء تھے یا انہم ان کے علیحدہ علیحدہ پڑھے جانے سے ان میں ضرور ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی ہوگی جس کی وجہ سے ہر ایک جزو نے اپنی جگہ ایک مستقل نظم کی شکل اختیار کر لی جو بعض اوقات دیگر حصوں سے بالکل بے تعلق ہو گئی، اور جب یہ اشعار ایک دوسرے سے منسلک کئے گئے (جیسے تمثیلاً چھٹی صدی ق م میں فی سسٹر اتوس والی ایٹھن کے حکم سے) تو اس وقت ممکن ہے کہ مختلف اجزائیں یہ فرق قائم نہ رہیں۔ غرض یہ ہے کہ گویا ثوابت کیا جاسکتا ہے کہ الیاڈ میں جوڑ اور پیوند موجود ہیں، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ مختلف ٹکڑے ابتدا ہی سے ایک دوسرے سے بے تعلق تھے؛ بلکہ یہ واقعہ ہے کہ شروع سے آخر تک الیاڈ کا مقصد ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔ دراصل اکی لیس کا غصہ ہی اس کتاب کی اندرونی ہم آہنگی کی گویا کنجی ہے اور یہی وہ مرکز ہے جس سے کتاب کے

جملہ حصے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اسی طرح اوڈیسی ایک مکمل و مہذب تصنیف ہے، اور گو ممکن ہے کہ اس قصے میں بھی وسعت دی گئی ہو لیکن اس کا تخمینہ ضرور ایک ہی شخص کے دماغ سے نکلا ہوگا۔

اگر ہم اسے مان لیں کہ الیاڈ اور اوڈیسی اصلی تصانیف ہیں اور یہ کہ وہ دونوں ایک شخص ہومر کی ہی لکھی ہوئی ہیں، تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ اور ایک ہی نام کے دو شخص نہیں بلکہ ایک ہی شخص تھا، ورنہ پھر ہمیں یہ مشکل پیش آئیگی کہ دونوں شخصوں کے خصائص بہت نمایاں ہوتے جو ایک دوسرے سے آسانی سے مخلوط نہ ہو سکیں گے۔ ایسے دو شاعروں کا حلقہ اجاب و تلاذہ جداگانہ ہوگا، پھر یہ کہاں ممکن ہے کہ ان کا کلام ایک دوسرے سے اس درجہ سے مخلوط ہو گیا ہو؟ ممکن ہے کہ بہت سے بے شمار چھوٹے چھوٹے شاعر گننام مرجائیں لیکن وہ عظیم الشان پائے کے شعرا یقیناً اپنا نام و نشان چھوڑ جاتے ہیں۔ الیاڈ اور اوڈیسی کے اسلوب میں جو فرق ہے وہ دراصل نفس مضمون کے فرق کی وجہ سے پیدا ہوا ہے؛ الیاڈ میں جنگ کے حالات مرقوم ہیں، اوڈیسی میں سفر نامے، مختلف ممالک کے عجیب و غریب قصے، افسانے کے لوگوں کی کہانیاں اور اُس قوم کے حالات بھرے پڑے ہیں جو ایسے مقامات پر رہتی ہے جنہیں بجائے شہروں اور قصبوں کے دیہات کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔

یہ ایچ نکاس "تحقیقات متعلق ہومر" میں فون ولاموڈ و میو لینڈ ورف کوری روٹون کی اس رائے کی تائید کرتا ہے کہ کائے ایک ہومر کے دو شاعر تھے جنہوں نے ہومری لطیف مرث کیوں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ یہ کہتا ہے کہ الیاڈ کے چند اجزاء کو مستثنیٰ کر کے تمام تصانیف مع اوڈیسی اور فرسی "مرکز بید" شعر کے دراصل ایسے رے کی ماسد ہیں جس کے بعد سقف رہو۔ اگر یہ مفروضہ تسلیم کر لیا جائے تو ہومر الیاڈ کے صرف ایک حصے کا مصنف رہ جاتا ہے۔ اس پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے ہمیں اس طرح اُسے صرف ایک جزو کا مصنف قرار دینے کا کیا حق ہے؟ متقدمین تو اُسے تمام مرکز پسند رومیہ لفظوں اور الیاڈ و اوڈیسی کا قائم مقام سمجھتے تھے؛ اور ہمارا خیال ہے کہ یا تو اس کا سرے سے وعدہ ہی نہ تھا

جلد

اس عظیم الشان شاعر کی جائے پیدائش قدیم زمانے میں بابہ النزع تھی اور اس عزت کے لیے سات مختلف بلدیات یعنی سمیرنا، خیسوس، کولوفون، اتھنا کا (کیسے، پیلوس، آرگوس اور ایٹھنز کے درمیان مقابلہ تھا۔ اتھنا کا، پیلوس اور آرگوس کا نام اُن کے سورماؤں کی وجہ سے لیا جاتا تھا اور چونکہ فی تسمیہ اتوس نے کلیات ہومر پر نظر ثانی کرائی تھی اس لیے ایٹھنز بھی میدان میں کود پڑا تھا۔ یہ مشہور تھا کہ ہومر کی ماں کیسے نے اُن تھی اور وہ خود کولوفون اور خیسوس میں رہتا تھا، لیکن اکثر مصنفوں کا یہ خیال تھا کہ وہ سمیرنا میں پیدا ہوا ہوگا۔ دوسرے یہ کہ ہومر کی زبان ایونی اور ایولی بولیوں کا مرکب ہے اس لیے اس سے بھی سمیرنا کا اثر معلوم ہوتا ہے؛ نیز ایولس اور ایونیا کے عین سرحد پر ہونے کی وجہ سے اس کی جغرافی حیثیت بھی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ درہمیں یہ انارٹیکا کہ وہ الیاڈ اور اوڈیسی کے بہترین استعار کا مصنف تھا۔ بہر حال اس کا تو ہمارے پاس مطلق کوئی ثبوت نہیں کہ وہ الیاڈ کے صرف ایک جزو کا دوسرا تھا، اور یہ تو کسی طرح نہیں مانا جاسکتا کہ پہلے توحید اشعار جن لیے جائز اور انھیں صحیح مسمیٰ میں ہومر کی کہا جائے پھر دیگر استعاروں ان شعروں سے ذرا مختلف ہوں گے۔ ہومر کی زمرے سے نکال دیا جائے۔ چونکہ ہم ہومر کی شخصیت سے مطلق واقف نہیں ہیں اس لیے ہم تقطعی طور سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کی تصانیف کی نوعیت آخو کیا تھی، اور اُس کے نام سے صرف ایک مثالی مسمیٰ لینے جاسکتے۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ جو شخص تیلے ماحوس، موزی کا، اور یوڈائیوس کی شخصیتوں کو عدم سے وجود میں لایا اُسے ہومر کہہ جائے جائیگا اتنا ہی حق ہے جتنا اس شخص کو جینے والی لیس اور تیز دلوں کے حالات ایجاد کیے۔ آئیں شہد نہیں کہ مشق میں یا نجوس مدی قن تک میں ان باتوں کو جو ہومر کی نگھی جاتی تھیں ہم سے زیادہ وسیع مسمیٰ مہیا تے تھے۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ وہ احوال جسے مسمیٰ دوسرے کو کبھی زوال نہیں صرف الیاڈ اور اوڈیسی میں ہی ملینگے، اور ایسے وہ ہر مسمیٰ کہ ہومر کی کہ جاسکتے ہیں اور باقی سورماؤں کی بھرتی صرف ان کی تکمیل کیلئے کی گئی ہوگی۔ آخر میں ایک خاص امر پر زور دینا چاہتے ہیں کہ ہم غالباً کبھی کبھی طور پر معلوم ہو گا کہ آیا ہومر فی الواقع تھا یا نہیں یہ کہ وہ کوئی تھا کہ مسمیٰ کے لئے تصنیف کی، لیکن ہر دنیا ان خصوصیات پر تعلق رکھتے ہیں جن میں باتفاق اور ”ہومر“ کا لقب دیا جاسکتا ہے۔

باج

مناسب معلوم ہوتی ہے :

اسی طرح یہ امر بھی متنازعہ فیہ تھا کہ آخر ہومر کس صدی میں ہوا ہوگا۔ کم از کم ہیرودوٹس کا تو یہ بیان ہے کہ وہ نویں صدی ق م میں تھا۔ اس کی بابت مختلف روایات مثلاً اس کی نامینائی، اُس کی سیاحت دنیا، اور نفع سے جریرہ یوس میں اس کی قبر کا ہونا، ان سب باتوں کی قصہ کہانی سے زیادہ وقت نہیں دے۔

ہومر کی نظم میں یونانی انداز پایا جاتا ہے۔ جہاں تک حالات مابعد سے ایولیا نیول اور ایونیا نیول کی قومی خصوصیات کا اندازہ ہو سکتا ہے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اپنے ہمسایوں کی نسبت ایونیا نیول کا میلان رزمیہ نظم کی طرف دراز زیادہ تھا۔ ایونیا نیول رفتہ رفتہ دنیا کے ساتھ عملی اور حکمتی تعلقات پیدا کرنے لگے اور جس طرح وہ زمانہ مابعد میں کچھ نہ کچھ سیکھنے کے متمنی رہتے تھے اسی طرح اپنی تاریخ کے ابتدائی دور میں وہ نئے قصے کہانیوں کو سننے کے مشتاق تھے اور انھیں رزمیہ نظم فطرتاً نہایت دلکش معلوم ہوتی تھی۔ اگر یہ واقعہ ہے کہ اس وقت تک صرف شمالی یونان کے شعرا ہی شعرو شاعر کی کرتے تھے تو ہم نہایت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ کس طرح ایک ایولیا نیول نژاد شخص نے جو ایونیا نیول میں تھا تھہ از رزمیہ نظم کو اتنے بلند پایے تک پہنچا دیا۔ اسی طرح دونوں نظموں کے لیے حمو او فراہم کیا گیا ہے اُس کی توجیہ شاعر کی سوانح عمری کے مفروضہ حالات سے کیجا سکتی ہے۔ نفس مطلب پر قیاس کر کے ہم اس نتیجے پہنچتے ہیں کہ الیا ڈنے ایولیا نیول زمین پر نشوونما پایا ہوگا، اس کتاب میں اکالیا نیول اور ترویا نیول کے باہمی جنگ کے حالات بیان کئے گئے ہیں، اور اگر قدیم زمانے میں فی الواقع ایسی کوئی جنگ ہوئی ہوگی تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ ایولیا نیول جو ٹروا کے کے ضلع میں آباد تھے، انھیں اس جنگ کے افسانہ بنائے جا رہے ہیں۔ اور اگر بالفرض ایسی جنگ کبھی نہیں ہوئی تو بھی ٹروا کے ہمیشہ ایولیا نیول ملک کے حدود کے اندر ہی رہا ہے اگر ہم اکی لیس اور اگامیم نون کے قصے کی توجیہ کرنا چاہیں تو یہ واقعہ کارآمد ہوگا کہ تمحسا قومی مانگنے تیس جنگا اکی لیس قائم مقام تھا، اندروں ایشیائے کوچک میں

اسکے

وہاں تک چلے گئے تھے جہاں کوئی اور یونانی قوم نہیں پہنچی تھی، اور اس کا ثبوت دونوں
 بلدیات کنیشیا کے مواقع سے ملتا ہے۔ اب شاعر صرف یہ کرتا ہے کہ اُن کی قوت
 و جرأت کو اکی تیس کی شکل میں پیش کر دیتا ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے تو گویا الیولیا یونان
 کے ذریعے سے، جنہوں نے ایشیائے کوچک کے ایک مکمل ضلع پر قبضہ کر لیا تھا جنگ
 و فتوحات کی ایک رزمیہ بزم کے لیے مواد فراہم ہو گیا۔ اس کے برعکس اوڈیسی میں
 زمانہ امن کا جو جنگ کے بعد آتا ہے، مرقع تیار کیا گیا ہے اور اس میں یہ دکھایا گیا ہے
 کہ اس دور میں خانہ جنگیاں اور بغاوتیں ہوتی ہیں اور بہت سے لوگ دور و دراز
 مقامات میں سفر کے لیے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس عہد پر الیونیا کی دماغ نے
 ایک خاص اثر ڈالا ہے۔ وہ ایشیائے کوچک کے ساحل تک ہی محدود تھے اور
 اُن کے عقب میں ایسی بڑی بڑی سلطنتیں تھیں جن سے وہ اُن کی اراصی کا کوئی حصہ
 چھیننے پر قادر نہ تھے؛ اس لیے انھوں نے اپنی توجہ از سر نو اس سمندر کی طرف مبذول
 کی جس پر ہو کر وہ ابتدا آئے تھے، ملا شبہ الیونیا کے ساحلی بلدیات میں دور و دراز
 مقامات کے قصص و حکایات سننے کے لیے بہت سے لوگ پیدا ہو گئے ہوں گے
 اور انہیں قصص و حکایات سے دراصل ان افسانوں کا نشو و نما ہوا اوڈیسی
 کی بنیاد تھی؛

پہلے باب

یونانیوں کے قدیم ادارات اور ان کا اسلوب زندگی

جب ایولیا کی اور ایونیا کی ایشیائے کوچک میں آئے تو یہاں کی مختلف اقوام سے تعلقات پیدا ہونے لگے اور وجہ سے ان کی تہذیب و تمدن میں ایک حد تک تبدیلی اور وسعت ضرور پیدا ہو گئی، پھر بھی اُس کی تقریباً وہی حالت رہی جو ترک وطن سے پہلے تھی، اور یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہیے کہ ہومری اسٹار میں تہذیب کے جس پائے کا ذکر ہے اُس میں اور یونانیوں کے اصلی ختم نبھوم کے تمدن میں کوئی خاص تباہی نہ ہو گا۔ بلکہ جب یونانیوں کو ایشیائے کوچک کی دلولہ انگیر سوا لگی تو ان کے فنون لطیفہ میں پہلے سے بھی زیادہ غلو پیدا ہو گیا، لیکن ممکنہ نامے اور اور خو مینوس کے فنون کا پایہ بھی نسبتاً بہت بلند تھا۔ یہ ظاہر ہے کہ پتھو لو نیز کے دور یانی حملے کا ایک بڑا اثر یہ ہوا کہ بعض اقطاع یو ماں میں یونانی قوم کا ارتقار ک کیا اور ان کی بجائے دیگر ممالک میں جاں اکائیائیوں اور ایونیا نیوں نے حکومت اختیار کر لی تھی اس ارتقاء نے ایک نئی شکل اختیار کی؛ اور ان واقعات کا لحاظ کر کے جس کو تاریخ ہی چارے سامنے پیش کرتی ہے یہ خیال کرنا سخت غلطی ہوگی کہ بسبب اس تمدن کے جو دور یانی حملے سے پہلے یو ماں میں رائج تھا یونانی عنصر کا وجود ایشیائے کوچک کے تمدن میں کم تھا۔ بلاشبہ ہم دونوں کے ادبیات اور فنون لطیفہ کا باہم مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن ہم اس امر پر یقیناً غور کر سکتے ہیں کہ ایک طرف تو فنون کی اس خاص کیفیت کو جو دور یانی حملے سے پہلے یورپ میں پائی جاتی تھی، جاری نہیں رکھا گیا جس کی وجہ سے میکے نانی اور خو مینوس کے فنون نے جو شاہراہ ترقی اختیار کی تھی وہ مسدود ہو گئی، دوسری جانب آج بھی ایشیائے کوچک کی قدیم ترین شاعری نے یونانی طرز معیشت کی جیسی مصوری کی اُس کی

بابت

تفصیلی نامکن ہے۔ اور واقعہ تو یہ ہے کہ فنونِ میکیہ نامکے میں، جو یورپ میں پھیلے پھولے تھے، اور مشرقی عنصر بہ نسبت ایشیا کے نشوونما یافتہ ہومر کی نظموں سے زیادہ ہے اس طرح یہ معلوم ہوتا ہے کہ ادبیات کے میدان میں بھی ان ایولیا میوں اور ایونیائیوں نے جو ہجرت کر کے ایشیا کو چلے گئے اپنے ساتھ اپنے وطن مالوف کا انداز اور اسلوب ضرور لے گئے ہوں گے۔

مفصلہ بالا حالات کا صحیح اندازہ کرنے کے بعد ایک اور اہم مسئلے کا تھقیق آسان ہو جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہومر کے اشعار سے دوریانی حملے سے پہلے کے یونانیوں کے حالات معلوم ہوتے ہیں، اور اسی حیثیت سے بہت سے مورخوں نے ان اشعار سے اُس زمانے کے تمدن و تہذیب کی بابت واقفیت حاصل کرنے کے لیے مدد لی ہے۔ لیکن ایسے مورخوں کو ایک بہت بڑی مشکل سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا ہومر گزرے ہوئے عہد کی صحیح تصویر تیار کر سکتا یا نہیں؟ اُس کے زمانے میں علم کا فقدان تھا، اور ماضی اور حال کے احوال میں کسی قسم کی تفریق بالکل نامکن تھی اس لیے اُسے زمانہ ماضیہ کو مجبوراً زمانہ حال کے رنگ میں رنگنا پڑا ہو گا۔ اگر یہ امر واقعی ہے تو پھر ہم اگامیم لون اور ادوی پوس کے عہد کے اُن واقعات پر جو ہومر نے نقل کئے ہیں کمال استدلال کیا جاسکتا ہے؟ اس سوال کا جواب اوپر لکھے ہوئے فقرے سے مل جائے گا، یعنی اگر یہ امر واقعی ہے کہ دسویں صدی ق م کی ایولی ایونیائی تہذیب فی الحقیقت اس تمدن کی ہی ایک کڑی تھی جو دوریانی حملے سے پیشتر یونان میں رائج تھا، تو پھر ہم یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ ہومر کے زمانے کے سمرنا اور خیوس کی حالت اور دو سو سال پیشتر کی میکیہ نامکے اور اوخو مینوس کی حالت میں کچھ زیادہ فرق نہ ہو گا۔ آخر ایونیائی اور ایولیائی تارکان وطن کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ وہ ایشیا کے انداز و خیال بالکل بدل دیتے؟ اس کے برعکس یونانیان کا میلان اسی طرف ہو گا کہ وہ اپنے نئے وطن میں بھی اپنے پرانے جنم بوم کے رسم و رواج قائم رکھیں اور انھیں کوئی امر مان نہ تھا کہ جس سیاسی دستور کے تحت ان کا نشوونما ہوا تھا اسے ایشیا میں جا کر وہ بھجاری کر دیں۔ الغرض ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انداز ہومر کے خصوصیات میں اس زمانے کی ممتاز خصوصیات بھی ملیں گی جیسا

باب

اس میں تذکرہ ہے اور اس سے قدیم یونانی کے حالات کا نقشہ تیار کیا جاسکتا ہے۔ اس نتیجے کو پیش نظر رکھ کر ہم مفصلہ ذیل خاکہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں:۔
 معلوم ہوتا ہے کہ یونانی مملکتوں کا عام طرز حکومت بادشاہی تھی اور اسے یونانی ایک آسمانی کارخانہ سمجھتے تھے، لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بڑے بڑے اعیان و کبار کو بھی بادشاہ، اسی کا لقب دیا جاتا تھا اور محض یہی شاہی اختیار کے محدود کرنے کے لئے کافی ہو گا۔ جی اعیان و اشراف کا رتبہ شاہی رتبے سے قریب تر تھا وہ گویا دستور کے اعیانی اجزا سمجھے جاتے تھے، لیکن یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ عامۃ الناس عذنی کی نظر سے دیکھتے ہوں گے اسلئے بعض فلاسفہ

اگر ہم بعض دیگر ملک کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ان کے متون میں ایسے ملک کی تہذیب نوآبادیوں میں برقرار رکھی ہے، اور اس کی زندہ مثال فرانسیسی کنڈیلوں سے مل سکتی ہے۔ اس باب کے باقی ماندہ حصے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اسکے لئے ستواں کی کتاب ”یونان قدیم“ Schoemann Griech Alterth ۲۰ صفحہ ۲۰۰ میں جو مضمون دیا ہوا ہے اسے دیکھا جائیے، یہ ہومر کے قدیمات پر جن کتابوں کا نام ضرور بر مطالعہ کیا جانا ہے اس سے بھی مدد مل جائے۔ اس زمانے کے تمدن کے ایک خاص شعبہ یرو، ہمیلنگ کی کتاب ”ہومر کا دور اور اس کے تعمیری آثار“ W Helbig Das homersche

Epos aus den Denk maelern erla utert (لائبریری کے مطالعہ) کا مطالعہ سودمند ہو گا۔ یہ مقالہ کیا جائے، نہایت مسائل تاریخ یونان Mahaffy Problems in Greek History صفحہ ۴۶ وغیرہ۔ اس مسئلے پر کہ یونانی فنون لطیفہ کے آثار سے ہومر کے تمدن کا کس حد تک اندازہ ہو سکتا ہے، یہ گارڈنر، ابواب جدید باب میں بحث کی گئی ہے جس طرز کا مواد ہمیں ہومر میں ملتا ہے وہ طرز تو کوثر نعتی ظروف میں پائی جاتی ہے نہ تصنیفی بیانیوں میں بلکہ اسکا تعلق میکے نالی کی تباہی سے صاف ظاہر ہوتا ہے صفحہ ۴۴۱ پر گارڈنر تریز کے کہوں اور اودی سوس کے مکان کی تریز کی بات اور فیلڈ کی رائے سے اتفاق کرتا ہے لیکن ہیری رائے میں قیاس نہیں جاتا کہ تریز کے محل کا یہ حصہ جس زمانہ میں بیان کیا گیا ہے وہ اصل عورتوں کیلئے مختص تھا، اور اگر یہ نظریہ حقیقت سے بھی ہے تو پھر دونوں محلوں کے طرز کا باہمی اختلاف باقی نہیں رہتا۔

معرز خطاہوں سے یاد کئے جاتے تھے اور پاسیوں کے دیوتا یو مالیوس کا نام زبان زد خواص و عام تھا۔ غرض یہ ہے کہ انفرادی اہلیت ہر جگہ قابل قدر سمجھی جاتی تھی اور اعلیٰ اور ادنیٰ کے درمیان جو انسانی رشتہ تھا اُس کی وجہ سے یونانی خصائص میں ایک طرح کی نفاست پیدا ہو گئی تھی۔ کوئی بڑا معاملہ اعیان کے مشورے اور بحث و مباحثے کے بغیر طے نہیں پاتا تھا اور بادشاہ اور کبار کے درمیان یہ بلاخے اکثر دعوتوں میں ہوتے تھے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس زمانے میں مجالس عوام میں وہ باضابطگی نہیں پائی جاتی جو دورِ مابعد میں نظر آتی ہے؛ اُس کا کام صرف یہ تھا کہ وہ بزرگوں کی رائے کی تائید اور توثیق کوں اور اُسے قوت پہنچائیں۔ ان مجالس میں اگر عوام مجلس بزرگان کی رائے کی تائید کر دیتے تو فہما، لیکن اگر کبیر کسی اظہار رائے کے وہ جلسہ گاہ چھوڑ کر چلے جاتے اور ساتھ ہی اپنی ناراضا مندی کا اظہار بھی نہ کرتے تو

اسے اس تصور کا ایک تاریک پہلو بھی ہے، وہ یہ کہ اس دور میں انسانی قربانی سے مطلق پرہیز نہیں کیا جاتا تھا، اور یہ سنگدلی الیاڈ اور اوڈیسی سے لے کر مابعد تک براہِ جاری رہی۔ متقدمین یونان میں ہماری سی انسانیت نام کو بھی نہیں پائی جاتی۔ اسے حال ہی میں بعض مورخوں کو خیال پیدا ہو گیا ہے کہ یہ کم و بیش محمد و ملوکیت جس کا ہومرز میں تذکرہ ہے وہ فی الحقیقت ہومری ملوکیت نہیں ہے اس لیے کہ اسی دور کے استیا (مثلاً طوف میکے نائی) دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ زمانہ ایک نہایت درخشان و تاباں زمانہ تھا اور ایسے زمانے کے لئے ایک زبردست ذی اقدار بادشاہی سلطنت کی ضرورت ہے۔ اس کا جواب اول تو یہ دیا جاسکتا ہے کہ متقدمین کی نگاہ میں الکی نوٹس کے دربار کی جگہ دیک اور اعیان و کبار کے اقتدار میں خود میکے نائی میں بھی کسی قسم کا تضاد نہ تھا؛ دوسرے یونانیوں کی سی ہوشیار اور زیرک قوم کی جھوٹی جھوٹی مملکتوں کی پہلی تاریخی کڑی مطلق العنان ملوکیت نہ ہوگی، بلکہ مجلس بزرگان کو ابتدا ہی سے معاملات سیاسی میں کچھ نہ کچھ دخل ضرور ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ مطلق العنان ملوکیت کا وجود بہ نسبت یونانی دیہات کے بڑی بڑی ذخائر سلطنتوں میں زیادہ قریں قیاس ہے۔

یا

یہی سمجھا جاتا کہ مجلس کو معاملہ زیر بحث سے اختلاف ہے۔ عام طور پر ایسی مجالس میں ہذا عیان ہی تقریر کرتے اور یہ قاعدہ تھا کہ اگر کوئی شخص تقریر کرنے کا خواہاں ہوتا تو نقیب اُس کے ہاتھ میں ایک نہایت گرز دے دیتا۔ قوم کا بڑا قاضی اور بڑا مجتہد خود بادشاہ ہوتا تھا اور وہ قوم کے نام سے بڑی بڑی دعوتوں کے موقع پر قربانی کرتا تھا۔

رواج کے مطابق منصب شاہی موروثی تھا اور یہ امر قابل لحاظ ہے کہ اگر کیوں تک کو تخت نشینی کا حق حاصل تھا۔ شاہی صرف خاص کی جاگیر کو تسمینوں کہتے تھے، اس کے علاوہ اُسی کے خزانے میں محصول اور نذرانے جاتے، اور یہی مال غنیمت اور دعوتوں کے موقع پر حصوں کا مستحق سمجھا جاتا۔ ہم شاہی پورا کا حال نہیں پڑھے، مگر گرز، سووہ علاوہ بادشاہ کے پجاریوں، نقیبوں اور مقررہوں کے ہاتھ میں بھی ہوتا تھا۔ مختلف پجاری مختلف معبودوں کے خدام سمجھے جاتے تھے اور غلاموں کی دو قسمیں تھیں یعنی وہ مویشی مفتوح اور اونٹے کیس یعنی خانگی غلام اور آزاد مزدوری پیشہ لوگ تھے۔ تیس کہلاتے تھے۔ دستکاری ایک معرزی تہ سمجھا جاتا اور کاریگروں، گویوں اور طبیبوں کو مجموعی طور پر دیوی ارگی، یا حدام قوم کہتے تھے۔ حالت یہ تھی کہ حکمرانوں تک کی اولاد کو کچھ نہ کچھ ہر سکھایا جاتا مثلاً ہم پڑھتے ہیں کہ فوزی کا شاہی کپڑے دھونے کے انتظام کی نگرانی کرتی تھی۔

بیش بہا اشیاء کی تجارت فنیقیوں کے ہاتھ میں تھی جو اکثر شہر صور سے

۵۵۰ء راء ابہد میں ایٹھریوں نے معاملات عامہ کی بات قرار دے دیں مرتب کرنے اور انھیں ایک رسمی سانچے میں ڈھالنے سے وہیں کمال حاصل کر لیا تھا۔ جوں جوں تعلیم بے ترقی کی اور علم ان کے حو قانونی تعلیمات تھے انھیں ضبط تحریر میں لانا ممکن ہو گیا۔ ویسے ہی دستور تھی بطور پری لاہباد مردری ہو گئی، لیکن محض اس وجہ سے کہ ان قانونی ضابطوں کا ابتدا میں وجود نہ تھا یہ استدلال کر لینا کہ عوام بالکل بے زور اور بے بس تھے درست نہیں ہو سکتا۔
نیز شاہ انکی نو اُس کی تھی۔

لایک

آئے تھے۔ زمانہ ہومر کے یونانی طویل طویل بحری سفر سے دور بھاگتے تھے، اور ان کے پاس اس کی وجہ بھی کافی تھی، وہ یہ کہ اس زمانے میں نہ صرف یہ کہ سمندر ڈاکوؤں سے بھرے پڑے تھے بلکہ ان سوالوں سے جو غیر ملکوں سے کئے جاتے تھے، یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مینہ مطلق دلیل نہیں سمجھا جاتا تھا۔ دوسرے جو کچھ قانونی تعلقات تھے وہ ایک ملک ہی کے تہریوں کے مابین تھے، غیر ملکی کی حیثیت مہمان کی تھی اس لئے انھیں کوئی گزند نہ پہنچا سکتا تھا۔ دیہات کے ہر حصے کا ایک سردار ہوتا تھا جو غیر ملکوں کی حفاظت کا ذمہ دار تصور کیا جاتا تھا، لیکن سمندر پر کسی کاراج نہ تھا اور وہاں جس کی لالچی اس کی بمینش، والا مسلک روا رکھا جاتا تھا۔

قوانین کا نگہبان زیوس دیوتا تھا۔ لیکن ملک پر یہ فرض عائد نہ تھا کہ کسی جرم (خاص کر قتل) کی سزا دے، بلکہ مقتول تک کے اعزہ و اقربا کا یہ فرض تھا کہ اس کی موت کا بدلہ لیں، اور جب قاتل دیت کے طور پر ایک مخصوص رقم ادا کر دیتا تو عام طور پر وہ خاموش ہو جاتے، اور اس تخفیل کا کہ قاتل کے گناہ کا کفارہ صرف چند مذہبی رسوم کے ادا کرنے سے ہو سکتا ہے، اس وقت تک وجود نہ تھا۔ عام طور پر لوگ ایک ہی بیوی پر قناعت کرتے، قاعدے کے مطابق دھن کے باپ کو خواہ رویہ ورنہ خدات کی شکل میں معاوضہ ملتا اور خود دھن کو بھی مہر ادا کیا جاتا۔ بعض مرتبہ حکمران شاہزادے اپنے بیٹوں کی تعلیم کے لئے معلم نوکر رکھتے جیسے بے سیوس نے فی ٹکس کو اکیلیس کی عام تعلیم کے لئے اور دینیم اسپس، خیرولن کو اسے فن موسیقی سکھانے کے لئے نوکر رکھا۔ ازمنہ و سکا کی طرح اوئے وونی یا گئے شاہی درباروں اور امرا کے قلعوں میں جا کر اپنے حکمانے سے مخطوطات کرتے، موسیقی کے ساتھ ساتھ سوراؤں کی جانبازیوں کے فقہ بیان کئے جاتے جو صرف دل بہلاؤ کا ہی کام نہ دیتے بلکہ ان سے نوجوانوں کو زندگی کے بہترین مقاصد کی تعلیم دی جاتی تھی۔ میلے اہد تہوار سیدھی سادی وضع کے ہوتے، اور سوراؤں اور مردوں کی بوجا کی رسم زمانہ مابعد کی ایجاد معلوم ہوتی ہے۔ واضح ہو کہ ہومیوں انسانی قربانی کا نہیں تذکرہ نہیں ہے بلکہ

دیوتاؤں کے سامنے غنیم سے لیے ہوئے ہتھیاروں کا چڑھا و اچڑھایا جاتا تھا۔
یونانی میں پیشین گو اور کاہن بھی تھے جیسے کالچاس اور پیلےئوس، جنہیں
اشاروں (مثلاً پرندوں کی پرواز، قربانیوں کے امور، خوابوں کی تعبیر) کے
ذریعے سے معبودوں کی مرضی کا علم ہو جاتا اور بعض مرتبہ تو اس معلومات
کے لیے کسی قسم کے اشارات و کنایات کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ ساتھ ہی
ہومر میں دو دونا اور فیشو (دایخی) کا بھی تذکرہ ہے :

یونانیوں کے قبضے میں قلعہ بند شہر بھی تھے۔ ان کی ثروت اور مزا مال کا
کا انحصار اراضی اور اُس کی پیداوار پر تھا اور اس کی قیمت کا معیار مویشی کے
ذریعے سے کیا جاتا تھا۔ ہم انگور کی کاشت اور باغیچوں کا ذکر پڑھتے ہیں اور
یہ بھی دیکھتے ہیں کہ امرشکار کے شوقین تھے لیکن انہیں بھلی بچڑے کا شوق
نہ تھا۔ مکانات کی ترتیب کی بابت ہمیں صرف ستا ہی محلات مثلاً الکی نو اس
اور او دی سیوس کے مساکن کا علم ہے، اور ان کا سب سے اہم حصہ
میلا تھرون یا بیچ کا کمرہ تھا جہاں ازمنہ وسطی کی گراہیوں کے بڑے کمرے
کی طرح میزبان اور ہمان ملاقی ہوتے تھے اور وہیں آتش دان کے قریب
گھر کی مالکہ بیٹھتی تھی۔ واضح ہو کہ الکی نو اس کے محل کے تعبیر آمیز آرام کے

شہ طوسی ویش ۱، ۵، ۶ میں دے دیوار شہروں کا جو ذکر ہے اس سے ہیں متاخذ ہونا
چاہئے۔ میس کی طرف بیاں ہے اور اگر اسکے کوئی معنی لیے جائیں تو بلاشبہ غلط ہے۔ مکانات کی قلعہ بندی
کا مسئلہ بالکل صاف ہے، لوگوں کا قاعدہ ہے کہ ایسے گھروں کی دیواریں یا پتے حتی المقدور
اچھے بناتے ہیں، اور یہ دھنسی اقوام میں بھی پایا جاتا ہے۔ ہیلینک کے ایسی کتاب
(صفحہ ۷۱) میں اس سے انکار کیا ہے کہ سنگیں دیواریں خیالات ہومر کے مطابق ہیں، لیکن میرے
نزدیک اُسے ایسی رائے کا کافی ثبوت نہیں دیا۔ ڈورپ فیلڈ Doerpfeld نے حال
ہی میں یہ دکھایا ہے کہ یونانی ابتدا میں دھوب میں سوکھی ہوئی ایٹوں سے مکانات ساتے تھے

مقالہ تاریخی ولسانیاتی، جہ ارنت گرتیوس کے نام پر مسمون کئے گئے Historische

und philolog. Aufsatz, Ernst Curtius gewid met

بالہ

قصے محض خیالی ہیں۔ قصصوں میں لوگوں کو کوئی خاص کام نہ تھا اس لیے وہ اپنے وقت کا
بیتہ حصہ مٹ کر لوں، مارا روں اور چوکوں میں بسر کرتے، بالکل ایسے ہی جیسے آج بھی چوکی
یورپ کے ممالک میں ہوتا ہے جہاں چوک کی جگہ عیش گاہوں، عطاردوں کی دکانوں
اور تھوہ خانوں میں گپ سب اڑتی ہے۔ اوڈیسی میں مسرت آمیز ایونی رنگ
کا نقشہ کھینچا گیا ہے، اور بھی جدید اُن کے مذہب میں بھی پایا جاتا ہے۔ جہاں
آرلس اور افرو دیت کے قصے میں وہ سرایت کئے ہوئے ہے:

الیا ڈ میں قدیم یونانیوں کی لڑائیوں کا نقشہ ہمارے سامنے آتا ہے۔
حس میں رقصوں کی لڑائی سب سے زیادہ قابلِ لحاظ ہے۔ مصری اور استوری
عمارقوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا میں جنگی رقص مشرق ہی سے آیا تھا اور ان
ممالک کے چوڑے چپکے میدانوں میں یہ ایک ہایت کا آمد آلا حنی تانت ہوا
ہوگا۔ ہم اس سے واقف نہیں کہ خاص یونان میں اس کا کس حد تک استعمال
ہوتا تھا۔ لیکن غالباً ابتدا میں صرف دوڑوں کی خاطر اور پھر لڑائی میں ان کا رواج
پڑا ہوگا۔

الیا ڈ سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ممتاز افراد کے مرنے کے بعد نش کو
ارتھی ریکھ کر جلاتے تھے، اُس کی راکھ ڈبے میں بند کی جاتی جس کا ڈھکنا تھیر
کا ہوتا اور اُسے ایک قبر میں دفن کر کے اس پر مٹی کا تودہ بنا دیا جاتا۔ آج بھی اگر ہم
ضلع ٹروا کے کی سیر کو ہمیں توہین مغرطی شکل کے ٹیلے نظر آئیں گے جسکے تلے
روایت کے مطابق سورماہ فون تھے:

باب پانزدہم

یورپی یونان

اسپارٹا کی رسم و رواج

اور

دستور لیکرگوس

ابتدائی دور کے یونانی معاشرے کی ابتدا تو یورپی یونان میں ہوئی لیکن اس کا نشو و نما ایشیائے کوچک میں ہوا جہاں کے یونانی بلدیات نے اپنے اصلی وطن کی تہذیب و تمدن کو معراج کمال کو پہنچا دیا۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ باوجودیکہ ان ایشیائی یونانیوں نے ابتدا ہی سے اپنی خداداد ذہنی قابلیت کا ثبوت دیا اور زمانہ ماضی میں تجارت اور حکمیات دونوں میں کارہائے نمایاں انجام دیے، لیکن سیاسیات کے میدان میں ان کی ترقی ناقابلِ لحاظ تھی۔ یہیں ان ممالک میں کسی ایسی فوجی قوت کا پتا نہیں چلتا جو مختلف اہراد کے اتحاد پر قائم ہو، نہ ایسی قوم سامنے آتی ہے جس میں سیاسی یا فوجی قوت و اقتدار کا پرتو نظر آئے یہی وجہ تھی کہ مختلف بلدیات پہلے تو لہریہ کے زیرِ اقتدار آگئے اور پھر انھیں ایران نے فتح کر لیا اور حقیقت یہ فخریورپی یونان کو بھی حاصل ہے کہ انھوں نے سیاسی اصول کو ترقی دی اور ان میں سے جس قوم نے میدانِ سیاست میں سب سے آگے قدم بڑھایا وہ دوریانی تھے۔

ہم ان روایات پر بحث کر چکے ہیں جو دوریانی فتح پہلو پونیز کی نسبت ہم تک پہنچی ہیں اور یہ دیکھ چکے ہیں کہ یہ روایات کس قدر غیر متیق ہیں۔

باسیل

قدیم مالک میں جس مملکت کی بابت ہمیں سب سے زیادہ معلومات حاصل ہیں وہ اسپارٹا ہے لیکن ان میں بھی جگہ جگہ تضاد اور تاریخی نظر آتی ہے۔

اس میں ہم حقیقی تاریخ کے مطالعے کی ابتدا کرتے ہیں اور یہ رمانہ اس معنی کو کہ تاریخی ہے کہ ان واقعات کی بابت جس کا اب ذکر کیا جائے گا ہمارے پاس ہم عصر یا کم و بیش ہم عصر نوشتے موجود ہیں۔ اس رمانے میں معاملات عامہ کی مستقل یادداشت رکھنے کیلئے تھور کا استعمال کیا جانے لگا تھا؛ ابتدا میں صرف بادشاہوں، آئزخوں اور پجاریوں کی سرگزشت ہی مرتب کی جاتی تھی، اور فی الحال واقعات، خصوصاً واقعات کی تفصیل کی حفاظت رمانی یاد پر چھوڑ دی جاتی تھی جس کے ابتدائی نظم و نثر دونوں مہوں منت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدا ہی سے سنوئی تسلسل پر بہت زور دیا جائے لگا، لیکن ہارمی بہ قسمتی سے اس عہد کے یونانی کسی ایک سنہ کا استعمال نہ کرتے تھے اس لئے مختلف واقعات کی تاریخوں کا صحیح تعین نہایت دشوار ہے۔ اس کی ہایت عمدہ مثال سسلی کے تسلسل واقعات سے ملتی ہے جسے طومسی ویدیش نے نقل کیا ہے، وہ اس جریرے کی آبادی کی تاریخ کا ایک حود و تصویر پڑاؤ کو ایک حود و نایوں کے جریرے میں آنے سے متاثر کرتا ہے، وہ یونانی ملیات کے اولین استعمار کو جریرہ ناکسوس کے استعمار سے متاثر کرتا ہے، لیکن چونکہ اس واقعے کے لئے بھی وہ کوئی تاریخ نہیں بتاتا اس لئے کسی تاریخ کا بھی تعین نہیں ہو سکتا۔ ارسطاطالیس کے زمانے کے بعد تاریخی تسلسل دریافت کرنے کی متحدہ کوششیں ہو چکی ہیں۔ جن میں سب سے متاثر کوشش اسکندریوں کی ہے، لیکن یہ بھی اکثر دستراہی تاریخ کا آثار تسخیر پڑوائے کی خیالی تاریخ سے کرتے ہیں۔ خود اولیبیاد کا سنہ بھی ترمائیوس کے زمانے سے پہلے عام طور پر استعمال نہ ہوتا تھا؛ اور یہی وجہ ہے کہ سنہ ۴۴۴ ق م سے پہلے کی بہت ہی کم تاریخیں قابل یقین ہیں اور بعض بہت بڑے واقعات مثلاً جنگ مارے مسینیہ، ایتمضر اور میگارا کی باہمی آویز س، کرسیوس کا زوال، نید پو لیکرانیس اور پی سٹراٹوس کے عہد کے تفصیلی واقعات، ان سب امور کی تاریخ مور متنازعہ ہے، اور حوطعی تاریخیں ایو سے یوس و غیرہ نے اپنی تصانیف میں دی ہیں ان میں سے چند دراصل مختلف تاریخوں کو یک جا کرنے سے حاصل ہوئی ہیں اور بعض محض حود ساتھ ہیں۔ Mahaffy مہافے نے اپنی تصنیف مع مسائل، (۲۴۴) میں

الیفورس کہتا ہے کہ یورس تھینس اور پر و کلیس نے لقونہ کو

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ دکھایا ہے کہ اندائی اولمپیا کی بہتیں سب کی سب مشتبہ ہیں، اور اگر ہم واقعات پر جائزہ نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ حاکم کی طرح یہ بھی سربراہ غیر متعین ہیں جس کا موت اس واقعے سے ہوتا ہے کہ خود مقتدی میں لے اسپارٹا، آرگوس، ایتھنز کی جو تارخیں مرتب کی ہیں، ویزرمانہ حال کی تصانیف میں ایک خاص تصاد یا جاتا ہے۔ ارسطاطالیس کی لکھی ہوئی کتاب "دستور ایتھر" جو ابھی حال ہی میں رآمد ہوئی ہے، سکلی کی چمک کی طرح ہماری تاریک ستارہ کو روشن کر دیتی ہے۔ ارسطاطالیس اُس زمانے کے حالات سے ہم سے کہیں زیادہ واقف تھا اسی وجہ سے بہ نسبت اس کے ہم اس معاملے میں مجبور دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے حواحد دریافت ہوئے ہیں اُن سے تیار جلتا ہے کہ کیسی کیسی قیمتی تصانیف مفقود ہو گئی ہیں مثلاً الیفورس جو اس بیان کے لئے جو آجکل بھی مسلمہ سمجھا جاتا ہے استناد کا درجہ رکھتا تھا، خود ارسطاطالیس کے سامنے تمام یونان کی حلقہ الیفات، دیو دوروس کی تصنیف کے حصص ۶ خاتمت، اور نکولاؤس ساکن دمشق، ابن مسعود عظیم الشان اور استفہ اساتذہ کی تصانیف ہماری نظر سے اوچھل جاتی ہیں۔ تصانیف ہمارے پاس تک پہنچی ہیں ان میں سے اہم ترین پلوٹارک کی سوانح عمری لیکرگوس و سوانح عمری مولون، ہیریوڈوٹس کی تاریخ (لیکن اسوس ہے کہ دیونیسیوس ساکن ملی کاراٹو کے قول کے مطابق وہ سنہ ۴۱۱ ق م سے سہ صدی ق م تک کے واقعات مطلق بیان نہیں کرتا) کلیات طلوسی ویدش کے حید اجزاء، پتوسائٹاس، اسٹرابون و دیگر جغرافیہ نویس اور دیو جانس لیونیوس کی کتابیں ہیں، اور ماقی مادہ تصانیف زیادہ بعد کی ہیں۔ اگر ہم سہ صدی ق م سے پہلے کی تاریخ صحت کے ساتھ مرتب کرنا چاہتے ہیں تو مناسب ہو گا کہ ہم اس دور کے حالات کی روایات جمع کریں اس کوڑے میں سے بہترین اجزاء چن لیں اور جس کسی واقعے کا ان سے الطاق نہ ہو سکے اُسے نکال ڈالیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جس قسم کی کوشش تاریخ رومان میں راگناں گئی وہ تاریخ یونان میں کار آور نہیں ہو سکتی اور جس تاریخ رومان سے کام لینا چاہئے (جو اس کتاب کے دیباچے میں مذکور ہیں) جسے رائے مال میں نہایت دیدہ ریزی اور کاوش سے کام لیا گیا ہے۔

بالہ

چھ حصوں میں تقسیم کر کے امپیکلائے ایک اکائیائی سمی فلو نوموس کے حوالے کر دیا جو اپنی قوم کا ساتھ چھوڑ کر دو ریائیوں سے جاملتا تھا۔ ابتدا میں توفان و مفتوح قوم میں بالکل مساوات تھی، لیکن یورس تھنسیس کے بیٹے آگس نے اس اصول کو مسترد کر لیا اور اب مفتوح قوم پر خراج عائد کر دیا گیا، اور جب ہیلوس کے باشندوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کیا اور بغاوت کر دی تو ان پر چڑھائی کی گئی اور انھیں مغلوب کر کے غلام بنالیا گیا۔ اس کے علاوہ فلو مینوس نے لیسوس کے چند باشندوں کو لاکرا امپیکلائے میں آباد کر دیا تھا؛ اب انھیں بھی ملک چھوڑ کر جزیرہ میلوس اور کریٹ کے شہر کورنٹین میں جا کر بوندہ باش اختیار کر گئی بڑی بلکہ ہیر وڈوٹس کہتا ہے کہ انھوں نے جزیرہ فٹھے را میں بھی ایک نوآبادی کی بنیاد ڈالی تھی۔ اسی طرح آرنائوگون کی ایک ٹولی اسپارٹیوں کی اجازت سے کوہ تے گیتوس پر آکر آباد ہو گئی تھی، لیکن اب اسپارٹی ان سے تنگ آ گئے تھے اور کا دمیا کا ایک باشندہ جس کا نام فٹھے را اس تھا اور جو ارسطو دیموس کا عزیز تھا انھیں اور چند اسپارٹیوں کو لے کر جزیرہ کالستے لے گیا جس کی وجہ سے اس کا نام فٹھے را پڑ گیا۔ لیکن اس کا بیٹا اوئے اولیکوس اپنے باپ کے ساتھ نہیں گیا بلکہ خاندان اسے گیوسیائی کا مورث اعلیٰ بنا۔ ان تمام

بقیہ حاشیہ مصنفہ کوشتہ۔ اسپارٹا کی ابتدائی تاریخ کیلئے منجہ دیک کتابوں کے گ، گلبرٹ کی کتاب

مطالعات تاریخ قدیم اسپارٹا G. Gilbert. Studien zur altspartanischen

Handle. der Geschichte کیونٹن کے بعد اور اسی کی تیاض قدیمیات اسپارٹا،

Busolt Die griech Staatsalterthum اور ہوسولٹ کی "تذکرہ لاکہ میڈیانیا"

Lacedaemonier دلائیرگ ۱۸۸۴ء کا مطالعہ کیا جائے۔ آٹھویں صدی ق م کے بعد اسپارٹا

بادشاہوں کی فہرست کھجی جانے لگی، اور اس سے پہلے کے بادشاہوں کے نام جیسے جانا بھروئے گئے۔

لقونیہ کی تفسیر، انٹر ابو ۱۸۶۴ء، مقالہ کیا جائے نکولاؤس و مشقی جزو ۳۶۷ء میناے

قوم کا مینوس سے لقمہ آئیہا ذکر ہوئی آئے نوس ۱۸۶۹ء تحقیقات تاریخ زمان Qn. Gr. ۱۸۶۹ء

تھراکی بنیاد، ہیر وڈوٹس ۱۸۵۰ء جزیرہ ملیکوس کی فتح امپیکلائے و کمپوسانیاس ۴۶۳ء

ماہ

افسوس میں ایک حقیقت مضمر ہے، وہ یہ کہ دور یانیوں کے تسخیر اس پارٹا کے زمانہ دراز کے بعد بھی امپیرکلا کے اکائیائی ہی باوجود اسی واقعے کا خاص طور پر تذکرہ کیا گیا ہے کہ تے لیکلو میں شاہ اس پارٹا نے نویں صدی ق م کے اختتام پر اس تہذیب اکائیائیوں سے چھینا اور اس جنگ میں اسے کیوسی تمومانیوں نے اس پارٹیوں کی خدمت خاص طور پر کی۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ امپیرکلا کے اور اس پارٹا میں کچھ زیادہ فاصلہ نہیں ہے اور جب تک یہ خطہ دور یانیوں کے سربراہ راست ان کی ظمرو میں شامل نہ ہو گیا اس وقت تک ان کو وادی یوروتاس کے جنوبی حصے پر اپنا اقتدار قائم کرنا مشکل تھا بدینہ جوہ یہ امر بالکل صاف ہے کہ لیکلو کوس کے زمانے کے بعد بھی اس پارٹی اس وادی کے مالک نہ تھے۔

تاریخی زمانے میں اس پارٹا پر ہمیشہ دو بادشاہ، جو دو مختلف شاہی خاندانوں یعنی خاندان آگس اور خاندان یورمی یون سے رہتے تھے حکومت کرتے تھے۔ روایت کے مطابق ان دونوں خاندانوں کے مورت اعلیٰ ارسطو دیموس کے دونوں بیٹے یعنی یورس تھینیس اور پیرو کلیس تھے، اور ان کے نام آگس ولد یورس تھینیس اور پیرو کلیس کے پوتے یورمی یون کے نام پر رکھے گئے تھے۔ اندائے قلعہ کے مطابق دونوں بھائی ساتھ ساتھ سربراہان اس سلطنت ہوئے بلکہ چونکہ یورس تھینیس کو بڑا بتایا جاتا ہے اس لئے خاندان آگس کی توقیر نسبتاً زیادہ ہوتی تھی۔ زمانہ حال کے نقادوں کی رائے کے مطابق یہ فرین قیاس نہیں ہے کہ ایک ہی فاتح قوم اقتدار اعلیٰ کو دو مختلف افراد کے سپرد کر دے، اس لئے دو شاہی خاندانوں کی یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ غالباً وہ دو مختلف اقوام کے جدا جدا شاہی خاندان ہوں گے جو امتداد زمانہ سے بالکل مخلوط ہو گئے، اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ جب دور یانیوں نے اکائیائیوں پر فتح پائی تو انھوں نے مفتوح قوم کے ساتھ یہ رعایت کی کہ ان کے حکمران کو اپنے بادشاہ کے دوش بدوش فرما کر تسلیم کر لیا، اور یہ صورت حال مسلسل جاری رہی۔ زمانہ حال میں ہمارے سامنے عجیب و غریب

بار

آتا ہے کہ کلیونیس ایتھنز پہنچا ہے اور اپنے اکائیائی ہونے کا اعلان کرتا ہے اور اس سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ کسی تو اکائیائی اور یورپی یونانی دوریائی ہوں گے؛ یا یہ بھی ممکن ہو کہ اس کا عکس ہی صحت پر مبنی ہو، یعنی صرف سربراہ آدرہ کسی ہی دوریائی النسل ہوں۔ آخر میں یہ بھی بالکل ممکن ہے کہ دونوں بادشاہ دوریائی ہی ہوں اور جب انھوں نے ہر قریبی جامہ پہنا ہوتا ہے آپ کو اکائیائیوں سے منسوب کرنے لگے ہوں۔ لیکن اگر اس مفروضے کو تسلیم نہ کر لیا جائے تو بھی اس کی پوری توجیہ نہیں ہوتی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ شاہی اختیار کو محدود کرنے کے لئے یہ طریقہ رائج کیا گیا ہو؛ کچھ بھی ہو نتیجہ تو یہی نکلا یعنی شاہی اختیار محدود ہو گیا ہے۔

۱۱ اسپارٹا کی دو علی کی اہلیت ہیرودوٹس ۱، ۶، ۱۱ وغیرہ؛ ذکرہ ۲۵۴؛ داخشموت
اسپارٹا میں دو علی Wachsmuth: Ursprung des Doppelk in Sp. جدیدہ سلاو سانیات، ۱۸۹۶ء۔ داخشموت پولی آگے نوس (۱، ۱۰) کے اس طریقے کا اقتباس دیتا ہے کہ دونوں خاندانوں میں کوئی نہ کوئی نسلی فرق ضرور تھا، لیکن اسی اقتباس میں مجھے یوڈرسس شخصی سیوں کا کہیں پتا نہیں ملتا، بلکہ اس کے بالکل برعکس اس میں ہر صرف ہر قریبیوں سے یعنی فاتح دوریائیوں اور یوڈرسس یعنی سیوں سے (جو ہر قریبی کے مقابلیہ کے دائرہ تھے) دو چار ہوتے ہیں۔ شیومان (Schoeman) (۱، ۲۳۸) کی رائے ہے کہ یوڈرسس تھیس اور پریو کلیس دو سوتیلے بھائی تھے جن میں سے ایک دوریائی ماں کے بطن سے پیدا ہوا تھا جو آئی گیوسی خاندان کی عورت تھی؛ اُس کے نزدیک جو کہ آئی گیوسیوں نے دوریائیوں کو مدد دی تھی اس لئے انھیں مواد ضے کے طور پر انتظام سلطنت میں دل دیا گیا۔ گلیکریٹ اور اشٹائن دونوں ایک تیسرے بادشاہ کا اضافہ کرتے ہیں اور مولد کر کا خیال ہے کہ لیکرگوس آخری مینیائی مادشاہ اور آخری آگے گیوسی تھا۔ لیکن مشکل یہ پیش آتی ہے کہ مینیائی اور آئی گیوسی ایک ہی خاندان کے دو نام ہیں اور اگر ہم دو بادشاہوں کے بیک وقت تحت نشینی اسپارٹا ہونے کی توجیہ نہیں کر سکتے تو ایک بادشاہ کے اضلاع سے ہمارے کام میں کسی طرح سہولت پیدا نہیں ہوگی۔

اسیاریائی تاریخ کے ابتدائی حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ یونانی تھیسس کے بعد آگسٹس، ایچسٹر اتوس، لائوناس، دوری ہوس، آگسٹس لائوس، آرنے لائوس اور تے ٹیکلوس تحت پرٹھے؛ اسی طرح پروسکلیس کے بعد سولس، یوزمی پون، پرمی تانس، یونوموس، پولی ویکتوس، اور خاری لائوس اس کے جانشین ہوئے۔ روایت کے بموجب امیں سے ایچسٹر اتوس نے وہ حصہ ملک جو کہ پائرنون اور بحیرہ اکیجین کے درمیان واقع ہے اور جسے کینوریا کہتے ہیں فتح کیا، اور اسی طرح سولس نے ہیلوس کو اپنی قلمرو میں ملایا اور آرکیڈی شہر کلمی طور کے خلاف فوج کشی کی، یوزمی پون نے سین تی نیا کا الحاق کیا، پرمی تانس اور خاری لائوس نے آرگوس کے خلاف جہم سر کی اور اس لڑائی میں موخر الذکر بادشاہ کو نے کیا تیوں نے گرفتار کر لیا اس بیان میں بہت سے واقعات قرین قیاس ہمیں ہیں، مثلاً یہ کہ کب تک

بقیہ حاشیہ سمو گزشتہ کلبٹ کی کتاب مملکت قدیمہ Gildert Staatsalt میں تھے راکی جس لوح کا ذکر ہے اُسے شکل سے تاریخی نوٹسے کا رتہ دیا جاسکتا ہے۔ ت ۱۷۱ یر کتاب انھیں اسایات گیوٹنگن جو ارنسٹ گزیوٹس کے نام پر منوں کی گئی Th Meyer Abt der Soc Phil Gott Fuer E Cuntias گیوٹس

۱۸۶۸ء) کہتا ہے کہ یوزمی پونی اکائیائی تھے۔ بہر وڈولس (۱۸۵۷ء) نے کلمیٹس کا جو قول نقل کیا ہے کہ ”میں دوریانی نہیں بلکہ اکائیائی ہوں، اس سے وہ نظریہ ثابت نہیں ہوتا جسکے ثبوت میں یہ تیس کیا گیا ہے اور اس سے یا سند لال ہیں کیا جاسکتا کہ ایسے ساتھی کے بجائے وہ خود اکائیائی تھا۔ اس اعلان سے صرف یہ مقصد تھا کہ سننے والے (یعنی آئینے دی کی بجا رہی) براثر ڈالاجائے، اور یہ صرف ایک ہی صورت میں مفید ہو سکتا تھا یعنی اگر اس سے ایک مسئلہ واقعے کا اعلان کر دیا جاتا وہ یہ کہ دونوں خاندان ہر قلمی اور اکائیائی تھے۔ اسی کے وہ دونوں مدعی بھی تھے متفقہ میں کا ہرگز یہ خیال نہ تھا کہ ایک حامدان اکائیائی اور ایک دوریانی تھا اور اگر کلمیٹس اس کا اعلان کرتا تو اسکا مطلق اثر نہ ہوتا۔ یونانی میں دو علم کی اور خالیں اسی گیوٹنگن والے رسالے میں ملیں گی۔

باب

کہ اتنے بعید مانے میں اسپارٹیوں اور شہر کلٹی تو ر میں جنگ کے لیے کوئی بہانہ مل گیا ہو۔ حال آگہ یہ تہہ آرکیدیہ کے شمال میں اسپارٹا سے بہت فاصلے پر واقع ہے؛ بلکہ جنگ میں قیاس جانتا ہے اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ سب لڑائیاں دور یا نیوں کے ترک وطن کے وقت ہوئی ہوں گی۔ اس کے برعکس کینوریا کی بابت جس تنازع کا ذکر ہے وہ غالباً واقعات پر مبنی ہے اس لیے کہ یہ ضلع سرحد پر واقع ہے اور سرحدی اضلاع ہمیشہ مختلف زبردست ملکوں میں مابہ التنازع ہوتے ہیں۔

لیکس گوس کے تماشاکاہ یونان پر نمودار ہونے سے تاریخ اسپارٹا میں جس تانبائی کا اظہار ہوتا ہے وہ حقیقی نہیں بلکہ محض ظاہری ہے۔ بلاشبہ اس کی زندگی اور اس کے افعال کے متعلق ہمیں بہت کچھ معلومات حاصل ہیں لیکن ان میں مقدار باہمی اختلاف ہے کہ ہم بعض نہایت ضروری امور کی بابت بھی کسی خاص حد تک نہیں پہنچے۔ اس نے اپنی زندگی ایسے زمانے میں گزاری جو تحریری تاریخ کے

تھ کیلنڈر نے ایک مضمون (Rh Mus ۲۲، ۲۵۹) میں اس رائے سے اتفاق کیا ہے، اور گوٹشمیڈ بھی اسی کا بھ خیال ہے، موزالڈر کا اقتباس ٹوسولٹ نے اپنی کتاب "دولکد مونیان" Busolt: Die Lakedaïmoner جلد ۱ صفحہ ۱۷۳

میں دیا ہے۔
۱۷۳۵ء یونان کی سوانح مہری لیکس گوس میں اس کی بابت معلومات کا مفصل ذخیرہ موجود ہے جس کی بالیفوروس، ارسطا طالیس، ہیرمیپوس، اور سپارٹی ارسطا طالیس کے بیانات ہیں۔ اگر لیکس گوس کو ایک آگہی کی روشنی میں دیکھنا ہو تو ہیرمیپوس ۶۵، ۶۶ء کا مطالعہ کیا جائے؛ ارسطا طالیس: سیاسیات ۴، ۱۰، ۱۱ء اسے "طبقہ متوسط" سے جوتا گیا ہے اس سے اس کے شاہی خاندانوں کا فرد ہونے سے انکار لازم نہیں آتا۔ لیکس گوس اور کریٹ کے باہمی تعلقات کی بابت انشٹرابو ۱۸۲۱ء کا مطالعہ کیا جائے۔ یہاں ان تمام کتابوں کا حوالہ نہیں دے سکتے جس میں لیکس گوس کی بات بحث کی گئی ہے، اور صرف مفصل ذیل تصانیف کے شاریر اکتفا کرتے ہیں کہ، شائیں:

بہت پہلے تھا اس لئے یونانی روایات کو اصل حقیقت کے محو کرنے کا بہت کچھ موقع مل گیا۔
صرف ایک امر ایسا ہے جو متنازع فیہ نہیں اور وہ یہ کہ لیکرگوس ہی تھا جس نے
اسپارٹیوں کے لئے وہ قانون بنائے جو اس مملکت میں تاریخی زمانے میں مروج
تھے۔ اس کی سوانح عمری کے باقی اجزائیں عظیم الشان خلاف و تضاد پایا جاتا ہے،
لیکن ایک اور امر جس پر سب متفق ہیں یہ ہے کہ وہ کس شاہ اسپارٹا کا بزرگ اور
سلطنت کا متولی تھا؛ اس بادشاہ کا نام عام طور پر بخاری لائوس بیان کیا جاتا ہے
جس سے اس کے پوری پونجی مرنے کا تیا لگتا ہے، لیکن ہیر وڈ وٹس اسکا نام
لیو بوٹاس بتاتا ہے جو نسل آگس میں سے کسی فرد کا نام ہوگا۔ اسی طرح عام طور
پر یہ پڑھنے میں آتا ہے کہ لیکرگوس کے دستور کی ابتداء اسے فینٹھی سے ہوئی،
لیکن ہیر وڈ وٹس بیان بھی اس عام افواہ سے مخالفت کر کے خود اسپارٹیوں کا
یہ بیان نقل کرتا ہے کہ یہ کریٹ کے دستور کا چربہ تھا۔ یہ بیان کیا جاتا ہے نفس اسپارٹا
نے کریٹ، مصر اور خیوس میں سیاحت کی اور وہ ان کے دستور کو ان سے ملاتی ہوا مثلاً
کریٹ میں شاعر تھے لائوس سے اور خیوس میں ہو مر سے جس کی لہجہ وہ اپنے ساتھ

حقہ حاشیہ صفحہ گزشتہ تنقید روایات متعلق لیکرگوس K Stain kritik der
Ueberlieferung ueber Lykurg کا ترجمہ، "تحقیقات لسانیات" ۷۷ ص ۷۷
ہو کیسلنگ اور فون دلا سووتر میوٹیلہ ورف کے ریرادارت سانج ہوئی ہیں
das ist der phonologischen Untersuchung der

by Kriessing and von Wilamowitz Moellendorf ۱۹۲۶ ص ۲۸۵

بازین: "لیکرگوس" Bazin De Lykurg ۱۹۱۸ ص ۱۹۱۸، دستور لیکرگوس

• A Meyer Die Lyk verfassung Rh mus vol 41 & 42

Buston Lyk und Die gross Rhetra "لیکرگوس و قانون عظیم"

(نثر نمبر ۱۸۸۸ ص ۱۸۸۸) (جہاں وہ لیکرگوس کی شخصیت تاریخی گرد آتا ہے) نیز سے

تاریخ دستور لائے دیوں، Niese Zur verfassungsgesch Lacedaemons

Histor Zeitsch 26,1 ۱۹۲۶، الوقت تاریخ

باب

اسپارٹا لے آیا۔ الفیوروس کا بیان ہے کہ اُس نے وطن سے دور خود کو
 بھونکا بار کر خود کشی کر لی۔ بعض مورخوں نے یہ دکھایا ہے کہ یونانی روایات
 نے لیکرگوس کی زندگی میں چند ایسے واقعات کا اضافہ کیا ہے جن کی وجہ سے
 اس میں اور سولوں میں بھگانگی پیدا ہو جاتی ہے؛ مثلاً دونوں اطراف ملا دیونان کا
 سفر کرتے ہیں، دونوں ہومری نظموں سے واقف ہیں، دونوں اپنی اپنی زندگی
 کے آخری ایام وطن مالوف سے دور گزارتے ہیں اور جس طرح سولوں کے
 وطن سے گھر کے تعلقات تھے ویسے ہی لیکرگوس کا وطن اور اولمپیا سے
 تعلق ہے جہاں اسے مقدس التوائے جنگ کے مشہور اولمپائی میلے کی بنیاد
 ڈالی۔ ظاہر ہے کہ لیکرگوس کی زندگی کے ایسے امور جو سولوں کی زندگی کے
 واقعات سے ہو ہو مطابقت رکھتے ہوں، کم و بیش غیر متیقن ہیں، اور کیا اچھا
 ہوتا اگر ہم سولوں کی زندگی کے ہی واقعات سے ذرا زیادہ واقف ہو جاتے؟
 ظاہر ہے کہ اگر لیکرگوس کی شخصیت اس درجہ ہم ہے تو ہم اس زمانے کے
 حالات کی بابت کیسے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں؟ کتابوں نے مختلف امور
 سے نتیجہ نکالا تھا کہ وہ نویں صدی ق م کے ابتدائی نصف حصے میں ہو گا، لیکن
 طوسی ویدش کے خیال کے مطابق اسپارٹی دستور کا قیام جنگ پیلوپونیز
 سے چار سو سال قبل عمل میں آیا تھا۔ ان سب باتوں کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا
 ہے کہ لیکرگوس جیسا کوئی مقنن تھا بھی؟ حال میں اس مسئلے پر بہت کچھ شبہ
 ظاہر کیا گیا ہے، لیکن ہم یہ سوال کر سکتے ہیں کہ کیا اسپارٹا کا سامراجی نظام حکومت
 حقیقت میں ایک خاص قانون سازی سے عدم سے وجود میں نہ آیا ہو گا؟ اور
 اس کے لیے یونان کے ملک میں ایک مقنن درکار نہ ہوا ہو گا؟

۱۔ لیکرگوس کی تاریخ کے لیے طوسی ویدش ۱۸۱، لیکن ہیرڈوٹس اُسے اس سے بھی
 قبل بتاتا ہے۔ نیز متعاقب کیا جائے ذکرہ ۱۸۱۔
 ۲۔ لیکرگوس جیسے شخص کے وجود کا انکار کیلنٹر، کلبرٹ، اور فون ولا میروڈ میو لینڈر
 نے کیا ہے

اس کے علاوہ ایک سوال اور بھی پیدا ہوتا ہے، وہ یہ کہ لیکر گوس نے اسپارٹا کے لیے آخر کیا کیا؟ ہیرودوٹس کا بیان ہے کہ اُس نے فوجی رائلوں

عبدہ ماشیہ سفیر کراشتہ (Staat salt 1,15, von W Moellendorf) مگر شامے لکائی اپولو اور فون ولامیو وٹز میولینڈورف سے زیوس لیکامیٹوس خدادیتا ہے۔ وہ مصنف جس کی ہماری طرح یہ رائے ہے کہ ذاتی خصائل کا اثر دیگر حاکم سے زیادہ یونان میں ہوتا تھا وہ اس پینڈے میں ذرا مشکل سے پڑیں گے کہ لیکر گوس کی شخصیت محض فرضی ہے۔ یہ درست ہے کہ یونان کو سوراٹوں کے قلعے دل سے پسند تھے، اور جب اُنھیں سوراٹا نہیں ملتے تھے تو وہ اُنھیں اپنے دہم میں پیدا بھی کر لیتے تھے، لیکن ہم ہر ایک واقعے پر علحدہ علحدہ رائے زنی کرنا چاہیے۔ مقصد لیکر گوس کے خلاف کوئی قطعی دلیل پیش نہیں کی جاسکتی، اور فون ولامیو وٹز کی رائے کی مخالفت میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ (۱) جب وہ ”قوانین“ اور قوانین کو توڑنے کو ایک ہی چیز فرض کر لیتے ہیں (صفحہ ۲۷) وہ ایک خلاف انصاف مفروضہ ہے۔ اپنی دلیل قائم کر لیتا ہے (۲) وہ یہ فرض کر لیتا ہے کہ کسی خاص فرقے میں تشدد و انتقام کی اہمیت مطلق نہیں ہوتی اس لیے یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ جب لیکر گوس سے محض ایک احمانی دستور منسوب کیا جاتا تھا تو محض اس وجہ سے کوئی بھی اُس کا مرہبی نہ ہو لیکس یہ نظریہ درست نہیں ہے اس لیے کہ ”سورایو جا“ کی طرح کے ہر ایک جذبے کا بیج واحد وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے جذبات اور احسانندی میں یکجہانگی پائی جاتی ہو۔ دوسرے یہ بھی قابل غور ہے کہ اگر وہ طبقہ اچھے سردار کی تنظیم و تنظیم کے گناہوں سے اس طبقے کی بنیاد اور بھی زیادہ مستحکم ہو جائے گی۔ (۳) وہ صفحہ ۲۷۹ پر کہتا ہے کہ روایات کے بموجب لیکر گوس اعیانوں کا نہیں بلکہ عدسکریٹ کا قائم مقام تھا، لیکن محض یہ کہہ دینے سے کچھ ثابت نہیں ہوتا اس لیے کہ روایت میں جھدار ادارہ شامی اور جھدار عوام کے درمیان کوئی تاثر نہیں پایا جاتا اس لیے کہ دونوں اپنے اپنے حقوق کی حفاظت میں کمر بستہ اور دونوں ادارے دوش بدوش ہیں۔ میں نے لیکر گوس کو جواہریت دی ہے اس کی مثال وینس کی سیاسیات میں دو جے پی ایٹر و گراوینیکو

اینو متیس اور تریاکا دیس، مسیتیا، ایفورون اور گیر فٹیس کی بنیاد ڈالی اور اس طرح اس کے نزدیک لیکر گوس اسپارٹی دستور کی تقریباً جملہ خصوصیات کا بادی تھا۔ لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اس امر پر متقدمین متفق رائے ہوں گے، اور خود اسطاطالیس اس سے ایک نہایت اہم بات میں اختلاف کرتا ہے یعنی وہ یہ کہتا ہے کہ ایفورون کی ابتدا کا سہرا شاہ تھیو یومپوس کے سر ہے۔ اور متقدمین میں سے اکثر بیشتر ایفورون کے عہد کے لیکر گوس کو بانی نہیں سمجھتے۔ اس تخیل سے اسپارٹی دستور میں تدبیر کی ترقی کا تخیل پیدا ہو جاتا ہے، اور اگر اس تضاد پر غور کیا جائے جو روایات میں پایا جاتا ہے اور اس کا لحاظ رکھا جائے کہ وہ قوانین جو لیکر گوس کے ساتھ منسوب کیے جاتے ہیں اس بعید زمانے میں تحریر میں نہیں لائے گئے ہوں گے تو ہم اس نتیجے پر نہیں آسکتے کہ یہ امتیاز نہایت درجہ مشکل ہے کہ قدیم دور یا نئی رسم و رواج کیا تھے اور لیکر گوس نے کس کس ادارے کی ابتدا کی؟ صرف ایک بات ضرور قابل وثوق ہے، وہ یہ کہ لیکر گوس نے اعمالی جنگجو فترت کو ضرور مستحکم کر دیا ہو گا۔ میں اسباب یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تاریخی زمانے میں

بقیہ حاشیہ ص ۱۵۱ کوئستہ Doge Pietro Gradenigo اور مجلس سنیات کی برعکسگی سے ملتی ہے، اور اس درجے نے بالکل وہی کام کیا جس کے کرنے کی دلاموڈو ترمیولینڈورف کے نزدیک لی کر گوس میں اہلیت نہ تھی۔ ویٹس اور اسپارٹا کی یہی اسطرح کا اصول تھا لیکن یہ ۱۷۹۵ء میں وڈوٹس لیکر گوس کی اصلاحات کا ذکر کرتا ہے (۱۷۹۵ء)، لیکر اسطاطالیس کی رائے (سیاسیات ۱۷۹۵ء) اس کے عکس پر تھیو یومپوس کے دور کیلئے یوسے جوس ۲، ۸۰ء دیکھا جاتے۔ میر وڈوٹس نے (۱۷۹۵ء) یہ کہا ہے کہ لیکر گوس سے پہلے اسپارٹوں کے سورتی قوانین عمدہ نہ تھے، تو اس سے ان کے ہزاروں کا خیال ظہور ہوتا ہے، اور اسٹیرالو (۱۷۹۶ء) میں ہیلانیکوس کے جس فقرے کا اقتباس دیا ہے کہ اسپارٹی دستور کی رئیس تھینیس اور پڑ و کلیس نے عطا کیا تھا، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی ابتدا لکی مات قطعی طور پر کچھ بھی معلوم نہ تھا۔

باید

اسیاری ڈسٹور کی جو شکل تھی اسے بیان کیا جائے اور ساتھ ہی اس رائے پر بھی زور دیا جائے کہ اس میں اس سے پیشتر ہی اندرونی ارتقا ضرور ہوا ہوگا۔ حال کے زمانے میں اس ارتقا کی تفصیل معلوم کرنے اور ہر ایک مفروضہ منزل کے تاریخی اسباب دریافت کرنے کی نہایت تلیع کوشش کی گئی ہے۔ اس قسم کی تصاویر پیش کرنے سے ایک فائدہ ضرور ہوتا ہے وہ یہ کہ پڑھنے والا مضموں میں نہایت گہری دلچسپی لینے لگتا ہے؛ لیکن اس سے بھی زیادہ یہ مناسب ہوگا اور ہمارے مقاصد کے لئے یہ ضروری بھی ہے کہ ان تبدیلیوں کا ذکر کیا جائے جنہیں متقدمین نے بیان کیا

۱۷ (دکڑ ۲۶۳) اس بات کے ثبوت میں کہ یہ دستور کسی حالت میں لیکر گوس کو سن کر قائم کر رہے ہیں، چہ بہت ہی دلچسپی میں کرتا ہے۔ لیکن اس کی بعض راییوں کی بنیاد نہایت کم درجہ ہے مثلاً اسے اس بات کا یقین نہیں تھا کہ اسپارٹا کے دیہاتوں میں لکڑی کی سادگی کو درجہ دے کی کیا ضرورت پڑی تھی، اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ اسپارٹا سے توہیں اکل توڑ کر لیکر گوس لے کر مرتب نہ کیا ہوگا۔ لیکن جب ہم اس امر کو پیش نظر رکھتے ہیں کہ دریا کی جھلوں سے نیچے یونانی کی تہذیب و تمدن کی حالت نہایت درجہ ترقی پا رہی تھی، نیز جب ہم اس سکیلے کا لحاظ کرتے ہیں کہ جب ایک غیر مہذب قوم کسی مہذب ملک کو سلاطین کر لیتی ہے تو وہ اکثر موحذ الذکر کی تہذیب و تمدن کو ایسا بالیتی ہے اور عینہ ہی دتیرہ دور یا یوں نے آگوس میں اختیار کیا، تو ہم مورا ان قوانین کی عمدگی کا اندازہ کر لیتے ہیں اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ وہ لوہی مدی قوم کے ایسے معتن کے دماغ سے نکلتے تھے جو ملک کو آئندہ خطرات سے محفوظ رکھنا چاہتا تھا۔ بلاشبہ تہذیب و تمدن میں لغو سمیر سیکے نامی سے کہیں بھی تھا، لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دونوں میں کسی کا بھی تباہی یا یا جاتا ہو۔ لغو سمیر کے ساتھ ہی زندگی کی بہت سی باتوں سے واقف تھے اور معتن اسپارٹا کا جیسا تھا کہ لغو سمیر اس ملک میں اسکا اتباع ماننا سہوگا۔ ظاہر ہے کہ وہ توہیں اسپارٹا میں رہنے لگے۔ انہیں اسپارٹا میں کے علاوہ کوئی دوسری قوم باوجود ان کے قول میں کر سکتی تھی، اور یہ جہاں ہی معتن نے قائم کیا تھا جہے معتنیں لے لیکر گوس کا لقب دیا تھا، اس سے یہ کہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ لیکر گوس کے قوانین اکل و تہذیب قطعی طور پر حسب حال میرا ہے

باج

اگر ہم نے یہ کیا تو ہم ہم ترین واقعات کی بابت اپنی رائے قائم کر سکتے ہیں۔
اسپارٹی مملکت کی بنیاد شہریوں کی تقسیم پر رکھی گئی تھی۔ ان کی تین

دو ذکر نے اسپارٹی تاریخ کی یہ خیالی تصویر مرتب کرنے میں کمال کیا ہے اور اس کی کتاب میں اس دور کا ذکر جس کی ہم تنقید کر رہے ہیں، ۲۶۸۱۵ میں درج ہے۔ اس کی رسلے یہ ہے کہ اداکل رماہ میں لغونیہ میں دو دوریا فی ملکیتیں ہوں گی، ایک تو دسلی یور وٹاس کی سلطنت جس پر آگس کے خاندان کے افراد تسلط تھے اور دوسرے دہائے اوٹے نوٹس کے کنارے جس پر یوری پونٹی حکمران تھے۔ دراصل یہی وجہ تھی کہ نفاق کے سبب ہے وہ امریکائے کے اکائیائیوں سے کمزور تھے اور آخر کار تنگیا والوں نے یوری پونٹی خاری لادس کو جان سے مار ہی ڈالا (پوسائیناس ۸، ۴، ۸، ۲)۔ اب لیکر گوس تماشاکاہ پر نمودار ہوتا ہے اور یہ دونوں مملکتوں کو ملا کر ایک نئی مملکت کا مرکز اسپارٹا کو بناتا ہے جہاں خود یوری پونٹی بھی پہنچ جاتے ہیں۔ ساتھ ہی ایک مشترکہ گیر و زیا اور جمعیت عوام کی بنیاد رکھ دی جاتی ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ فوجی نادیب، تقسیم ارضی اور وجوہوں کی تعلیم کے قواعد، یہ سب زمانہ مابعد کی قانون سازی کا نتیجہ ہیں، اور اس طرح اولمپائی میلے کے موقع پر اسپارٹا نے جو کام کیا تھا اس کی بنیاد بھی بعد کو ہی پڑی، اور العاصم باتوں کی وجہ سے اسپارٹا کو مہی پایہ حاصل ہو گیا جو مسینے کو حاصل تھا۔ ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ یہ سب مفروضے نہایت ہوشیاری سے مرتب کئے گئے ہیں۔

نہ منعقدین کے نزدیک کریٹ اور اسپارٹا کے دساتیر ایک دوسرے سے بہت کچھ ملے جلتے تھے۔ کریٹ میں کوئی ایک مملکت نہیں بلکہ متعدد جمہوریتیں تھیں جن میں سے ممتاز ترین کنوسوس، گورٹینا، کید و نیا اور لیکٹوس تھیں۔ یہاں پیر پونٹی کے علاوہ سرفون یا نیم غلاموں کی دو قسمیں تھیں جنہیں کلار وٹائے اور افامیوٹائے کہتے تھے اور ہیلوٹوں کے بمشکل ایک اور ذات تھی جن کا منوگے تائے نام تھا۔ اس سب کے برعکس دوریانی ریٹھار اپنی قوت بازو پر فخر کرتا تھا۔ مختلف بلدیات پر دس دس کوڑموگے کے ایک مجلس حکومت کرتی تھی اور پہلے کے گیر و زیا اور جمعیت عمومی کے بھی دیے ہی جھوٹی تھے جیسے اسپارٹا میں لیکن جس شعبے میں دونوں مقاموں کے درمیان سب سے زیادہ

یا علی

شقیں تھیں یعنی (۱) دوریانی شہری جنھیں مکمل حقوق شہریت حاصل تھے، (۲) پیرلویٹیکوئی دوریانوں کے ماتحت تھے اور (۳) ہیلوٹ جو شہریوں کی اراضی پر رہتے تھے۔ ان ہیلوٹوں کا یہ فرض تھا کہ وہ اراضی کی کاشت کریں اور جو کچھ پیداوار ہوا اس میں سے ایک حصہ تو مالک اراضی کو دے دیں اور دوسرا حصہ خود رکھ لیں۔ اگر بالفرض زمانہ حال کے مورخوں نے ہیلوٹوں کی جملہ تعداد میں مبالغہ بھی کیا ہے اور وہ منجملہ چار لاکھ کی آبادی کے دو لاکھ سے کم ہی تھے، یا انھیں ان کی تعداد اس قدر تھی کہ بغیر جبر و تخلیف کے وہ بچلے نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ اس ڈرانے اور دھمکانے کے لیے بہت سے اسپارٹی نوجوان وقتاً فوقتاً دیہات میں ہیلوٹوں کی نگرانی کرنے کے لیے بھیجے جاتے تھے اور انھیں اجازت تھی کہ جہاں کہیں وہ بغاوت کے آثار پائیں فوراً مستتبہ لوگوں کو تہ تیغ کر دیں۔ اس طرح کوکر میا (یا خنیہ خدمت) کہتے تھے۔ ہیلوٹوں کو ذاتی ملک رکھنے کا حق تھا

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ تطابق پایا جاتا تھا وہ مردوں کا عام طرز زندگی تھی۔ یہاں بھی سسیتیا کا رواج تھا جنھیں اندر یا کہتے تھے، اور کوخاؤہ مملکت بھی اس کے ایک حصے کا فیصل ہوتا تھا لیکن ساتھ ہی ہرز و بشر کو اپنی آمدنی کا دسواں حصہ بطور خندے کے دینا پڑتا۔ مقابلہ کیا جائے شیومان Schoemann (۳۱)، ۲۱۲۔ ان تمام مباحثوں کے باوجود اسیارٹی جس قدر نیکنام تھے اتنے ہی کڑی بدنام تھے:

اللہ حکم اس کے بدل لکھا گیا ہے اس کا ایسے مستہو رفاق مصنفین قدیمات سیاسی سے مقابلہ کیا جائے جیسے ہیرمان، شیومان اور گلبرٹ Hermann, Schoemann Gilbert. †

اللہ متقدمین کا خیال تھا کہ لفظ ہیلوٹ کا ماخذ شہر ہیلوس تھا، لیکن اب یہ مان لیا گیا ہے کہ یا تو اس کا ماخذ ماؤہ ”ہیل“ ہے ورنہ ہیلے ہے اور پہلی صورت میں تو اس لفظ کے معنی قیدیوں کے ہو گئے اور دوسری حالت میں اس دلدل سے مراد ہوگی جہاں انکے مساکن واقع تھے †

لقولیک آبادی کے لیے مجسٹریٹس ہرز اور بزرگ Buchsenschuetz

یا

اور بعض خاص خاص مواقع پر وہ اپنی آزادی بھی خرید سکتے تھے، اور چونکہ اُن کا اسپارٹیوں سے نہیں بلکہ اُن کی اراضی سے تعلق تھا اس لیے اُن کے آقا نہ تو انھیں آزاد کر سکتے تھے اور نہ اپنی خوشی خاطر سے غیر ملک میں انھیں فروخت بھی کر سکتے تھے۔ جنگ میں اُن کے سپرد سپرداری یا اگلے ہتھیار والے سپاہیوں کی خدمت سپرد کی جاتی تھی اور حسب ضرورت وہ ہوپ لیتوں کی صفوں میں بھی لڑتے تھے، اور ایسی حالت میں وہ جنگ کے بعد آزادی کے مستحق سمجھے جاتے تھے، گو ملکیت ایسی آزادی کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی تھی۔ ان آزادستہ ہیلوتوں سے نیو دامودیس (پانوشہریوں) کا طبقہ نکلا۔ اگر ہیلوتوں کے بچوں کی پرداخت و جوان اسپارٹیوں کے ساتھ ہوتی تھی، یعنی اگر انھیں مخصوص اسپارٹی طرز کی تعلیم دی جاتی تھی تو بھی انھیں حقوق مدینت حاصل ہو جاتے؛ یہ حق نام نہاد موصو تھا لکس کے ساتھ وابستہ تھا جو دراصل بڑے بڑے اسپارٹیوں کی ناجائز اولاد کا مجموعی نام تھا، اور یہ مشہور تھا کہ لگی لمپس اور لیسانڈر دونوں اسی طبقے کے افراد تھے۔ غرض یہ ہے کہ ہیلوتوں کا وجود

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ Besitz & Crwerb ۱۳۸ و میرہ کا مطالعہ کیا جائے۔

کرپتیا کی بات عام طور سے پلوٹارک کی سوانح عمری لیکر گوس ۲۸ کا اکرز مطا لکھا جاتا ہے۔ میرانسانی دوش (کرپتیا) اور کوتوالی کے نظام کے لیے Plat Legg ۶۲، ۶۷ دیکھا جائے۔

کلیونیس سوم اور ہیلوتوں کے باہمی تعلقات کے لیے پلوٹارک؛ سوانح عمری کلیونیس ہیلوتوں کا حق ملکیت محدود تھا، ایفوریوس جس کا اقتباس اسٹرابو ۳۶

میں دیا ہوا ہے؛

میدان جنگ میں ہیلوتوں کی حیثیت، ہیروڈوٹس ۲۸، ۶۹، طوسی ویش ۴۸، ۴۹، ۹۰، ۹۱۔
ہیلوتوں کا صنوبر ہستی سے مرٹ جانا، طوسی ویش ۸۰، نیو دامودیس ایسا موصو تھا

- Ael. V. H. 12, 43 - ۲۷۱، ۶ Phylarch. in Ath

میر مطالعہ کرو پلوٹارک، لکڈونیان Buselt. Die Lakedenon. جلد ۱/۲۳۱؛

یاہٹ

بہ یک وقت اسپارٹی مملکت کی بنیاد بھی تھی اور اس کے لیے اسے تسلسل
باعث خطرہ بھی تھا۔

مہلو توں سے رتر طبقہ بے رلو کوئی کا تھا۔ یہ طبقہ اسپارٹی
قلمرو کے بیشتر حصے میں پھیلا ہوا تھا اور یہ مشہور تھا کہ اس کے افراد تقریباً
ایک سو گاؤں میں سکونت پذیر تھے۔ دراصل اس ملک کے اصلی باشندے
تھے اور اکائیائیوں، ایونیائیوں، آرکیڈیوں اور دوریائیوں پر
مشتمل تھے جن میں سے ایونیائی کینوریامیں اور دوریائی مسینیامیں
رہتے تھے۔ ان کا پیشہ صنعت و حرفت اور کاشتکاری تھا، اور قوم میں انکا
شمار ہو پ لیتوں یعنی بھاری ہتھیار دالے سپاہیوں میں ہوتا تھا اور وہ گاندار
تک ہو سکتے تھے۔ جن بے رلو کوئی نے قصبات میں بود باش اختیار کر لی تھی
ان کی بھگانی کے لیے اسپارٹی مار موسٹ مامور تھے۔

آخری طبقہ دی اقدار شہریوں یا "سپارٹیائیوں" کا تھا جس میں اولین دورانی
فاتح اور چند ایسے خاندانوں کے افراد شامل تھے جنہیں انھوں نے اپنے طبقے
میں شامل کر لیا تھا۔ ان شہریوں کی تعداد مدت اد زمانہ سے متواتر گھٹتی گئی جبکہ ایران
کے دور میں وہ نو ہزار تک تھے، لیکن جب شاہ آگس سوم تخت نشین ہوا تو
یہ صرف سات سو ہی رہ گئے تھے۔ ان کے دو بیٹے تھے، ایک تو موہوئی روئے
(یا "ساوی المرتیہ") اور دوسرے ہیپو می اونیس (یا کمتر درجے والے)۔ وہ لوگ
جو مخصوص اسپارٹی طرز کی تعلیم سے مستفید نہ ہوتے تھے یا جو سیاسی تیا کا چندہ ادا

۳۵۰ بے رلو کوئی کی قانونی حیثیت میں کمی، ایسٹراطیس، "میں اقصینیا" Isocr

panath ۱۰۸ - طوسی ویش ۲۲۸ میں ایک یہ رلو نیکیوس امبرالو کا تذکرہ ہے اور
طوسی ویش ۴۰۰ء میں کتھیرا کے باشندوں کو، جو سب کے سب دوریائی تھے، بے رلو بھٹی کہا گیا ہے
۳۵۰ اسپارٹیائیوں کی تعداد کے لیے دیکھو ہیروڈوٹس، ۲۳۴، ۲۳۵، پلوٹارک "آگس" ۵۰،
ہومیونیو کے لیے ارسطاطالیس، "سیاسیات" ۱۲۶، ۵۰ اور گلیٹ ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶

باب

کرنے سے قاصر رہے تھے انھیں مذہبیت کے حقوق سے کچھ دست بردار ہونا پڑتا تھا اور اگر ہم ان دو تین باتوں کو نظر انداز کر دیں تو اسپارٹی شہریوں کی باہمی مساوات بالکل مکمل تھی اور اس کی بھی خواہش ظاہر کی جاتی تھی کہ جہاں تک ہو سکے ان کی ذاتی ملک حتی المقدور مساوی ہی ہو۔ لیکن پلوٹارک کا یہ بیان غالباً صحت پر مبنی نہیں ہے کہ لیکرگوس نے اراضی کو از سر نو تقسیم کیا جس کی رو سے نو ہزار حصے اسپارٹائیوں اور تیس ہزار بے ریوٹیکوں کو ملے اس لیے کہ دیگر مورخوں نے اس واقعے کو مطلق بیان نہیں کیا اور دوسری اراضی کی اس قسم کی از سر نو تقسیم فاتحوں کے لیے ہی مناسب معلوم ہوتی ہے۔ اس کے برعکس یہ ایک واقعہ ہے کہ اسپارٹائیں خاندانی ملک کی ہر طرح سے مخالفت کی جاتی تھی؛ نہ صرف اراضی فروخت کرنے میں بے حد کراہیت سمجھی جاتی تھی اور اگر کوئی اراضی شخص قدیم کے زمرے میں آتی تو اس کا فروخت کرنا ممنوع سمجھا جاتا۔ دعاً غالباً ”حصہ قدیم“ سے مراد وہ حصے ہوں گے جو فتح کے موقع پر کسی خاص خاندان کو دیے گئے ہوں گے۔ معمولی حالت کے اعتبار سے اسپارٹائیوں میں امیر و غریب دونوں تھے اور یہ عدم مساوات اُسی وقت قدر تا پیدا ہوئی ہوگی جب کسی شخص کے بہت سی اولاد ہوتی جن میں سے صرف ایک اپنے باپ کا وارث ٹھہرایا جاتا، یا جب جنگ پلوپونیز کے اختتام پر قانون ایپی تادیوس کے مطابق مالکان اراضی کو اجازت دی گئی کہ وہ چار میں تو اپنی اراضی کسی کو ہبہ کر دیں یا اس کی کسی کے نام وصیت بھی کر دیں۔

۵۔ لیکرگوس کی تقسیم اراضی کے لیے پلوٹارک، ”لیکرگوس“ کا مطالعہ کیا جائے۔ گروٹ نے اس نقب کی ہایت سند و مدار و مدگی سے مخالفت کی ہے؛ وہ کہتا ہے کہ مد اصل جو اصلاحات آگس اور کلیو منیس نے کی تھیں ان کی تاریخ کو پلوٹارک نے مذہبیت کو ٹھار دیا ہے اور اس طرح گروٹ نے زمانہ حال کی تنقید کے ایک نہایت مستقل طرز کا اس ضمن میں استعمال کیا ہے۔

اسپارٹائیوں کو ”شہری اراضی“ میں جو حصہ ملتا تھا اس کی بابت مختلف لوگوں کی رائیں مختلف ہیں، اور ان کا اقتباس پوپلی میوس ۶، ۵۴ میں دیا ہوا ہے۔ اراضی کی فروخت کی

باسط

اس طرح ہم یہ فرض کر سکتے ہیں کہ دور یانی جیسے جیسے لقو نوی ملک کو فتح کرتے گئے ویسے ہی اراضی اسپاریوں میں تقسیم ہوتی گئی اور اسی طرح گوامیکلائے اور مسینیا کی فتح کے موقع پر بھی اراضی کی تقسیم کی گئی، با اینہم امیر غریب، بڑوں چھوٹوں سے اسپارٹا بھر ہوا تھا اور اس عدم مساوات کو حقیقی اجتماعیت کے ذریعے سے روکنے کی کوشش نہیں کی گئی:

بمید ترین زمانے سے اسپارٹا کی ملکیت کے سرگروہ دو بادشاہ تھے۔ اس ملکیت کا ہومر کے عہد سے براہ راست تعلق ہے، صرف فرق یہ ہے کہ یہاں کے بادشاہوں کے اختیارات متعین اور نسبتاً محدود تھے، مثلاً وہ مسودہ مل کے حضور میں قوم کے قائم مقام سمجھے جاتے تھے، اور اپنے پیش روں یعنی ہومری بادشاہوں کی طرح انھیں بھی جنگ کرنے کا حق تھا اور انھیں کی طرح انھیں اعیان و کبار کی نسبت پناہ کی ضرورت لاحق ہوتی تھی۔ جب جنگ چھڑ جاتی تو وہ بحیثیت اچے زنیے اور منصب شاہی کے اس کی سپہ سالاری کرتے لیکن زمانہ مابعد میں ان کے ساتھ کام کرنے کے لیے دیگر فوجدار بھی مقرر کئے جانے لگے۔ بہر حال ان بادشاہوں کا اختیار روز بروز محدود ہوتا گیا، لیکن ظاہری تزک و احتشام میں وہ کسی سے کم نہ تھے اور ہیروڈوٹس یہ کہتا ہے کہ ان کے جازے تقریباً اتنے ہی کر دوسرے ساتھ اٹھائے جاتے تھے جتنے ایشیائی مطلق العنان بادشاہوں کے جازے۔ مجلس خاص یعنی گیر فزیا میں دونوں بادشاہ اور اٹھائیس دیگر ارکان نشست کرتے تھے؛ ان کا انتخاب رائے دہندوں کے شور و شر سے ہوتا تھا جبہ اسطاطالیس ایک مغلانہ کارروائی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ مانت، ہرقل ۲، ۷۔ تاوون ایپی تادیوس، پلوٹارک، آگس بتا دے کلبرٹ: تاریخ قدیم Gilb St A. جلد ۱، صفحہ ۱۳، ۱۰، حصہ ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱،

باب

بتاتا ہے۔ اس مجلس کو تحقیقات جرائم کا اختیار حاصل تھا۔ لیکن گوس کے
دو قوانین کے مطابق عوام الناس کے اختیارات کا مرکز اسلایا جمیت عوام
تھی۔ اس خاص دفعہ کے الفاظ یہ تھے کہ ”عوام کو مختلف مسائل کے تصفیہ
کا حق ہو گا، لیکن تصفیہ پو میوس نے جو ترمیمیں کی ہیں ان کی پابندی لازم ہو گی،
یعنی اگر عوام سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو گیر وفتیس (اراکین گیر وزیام) اور
بادشاہ اسے مسترد کر سکیں، حقیقت یہ ہے کہ اسلایا دراصل
اتھا کا، اس جمیعت عوام کی ہر شکل تھی جس کا اوڈیسی میں مذکور ہے۔
عہدہ داران مملکت میں الفیورون کی حیثیت نہایت ممتاز تھی۔
جہاں تک اس عہدے کے آغاز اور اس کی ابتدائی اہمیت کا تعلق ہے خود
متفقہ بین بھی متفق رائے نہ تھے اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کی اسد کا سہرا
لیکر گوس کے سر ہے یا تصفیہ پو میوس کے، یا وہ کلیو منیس سوم کے دعوے
کے مطابق اصل میں بادشاہ کے مقرر کردہ ماتحت عہدہ دار تھے؟ کم از کم
یہ آخر کا نظریہ قویں قیاس نہیں معلوم ہوتا۔ الفیورون کی مجلس کے پانچ اراکین

۱۰۰ مجلس خاص کا انتخاب، ارسطاطالیس: ”سیاسیات“ ۱۶، ۶، ۲، ۱۶۔ اس میں شبہ
نہیں کہ ارسطاطالیس آکل کی مجلس میں ہاتھ اٹھا کر رائے دیے کا حوطہ مرجع ہے
اسے بھی غلطی کا ترددائی تا تلہ ہے۔ اصل یہ ہے کہ اس کے تمام اصول۔ کئے چھٹے تھے۔

۱۰۱ لیکر گوس کے رھیتر (قوانین) اور اس کی اصلاحیں پلوٹارک، لیکر گوس، ۱۰۱۔

۱۰۲ میر وڈوس (۶۵، ۱) کا بیان ہے کہ الفیورون کی بنیاد لیکر گوس نے ڈالی، لیکن
ارسطاطالیس (سیاسیات ۱۰، ۶، ۲، ۱۶) کے مطابق اس ادارے کا بانی تصفیہ پو میوس
تھا اور پلوٹارک (کلیو منیس ۱۰) کہتا ہے کہ اس کا سہرا کلیو منیس کے سر ہے، اور یہی
ایک فقرہ ہے جس میں ان کے اقتدار میں اضافے کو ایک ہی شخص یعنی استیرو پو میوس
کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ دیوجانس (۱، ۳، ۶۸) کے نزدیک ایک مدبر مسمی
خبرہ دن نے انھیں شاہی رتبے تک پہنچا دیا۔ رائے حال کے مصنفین میں سے مفصلہ دیلی
کا مطالعہ مفید ہو گا۔ (۱) شفیق زکریا الفیور

ہوتے تھے اور ان کا انتخاب (جسے ارسطاطالیس "طفیلہ کارروائی کا لقب دیتا ہے) عوام اپنے ہی میں سے کرتے تھے۔ منجملہ دیگر مناصب مملکت کے وہ اسیلا اور گیروز یا دونوں کو طلب کرتے اور دونوں پر صدارت کرتے، خارجی سفرا سے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ ۱۵۶ (۲) درک اسپارٹی ایفورا۔ Frick De Eph spart. شروع ہوئی۔ Dum Entstehung (۳) دیم اسپارٹی ایفوریہ کا آغاز اس کی ترقی und Entwicklung des sparts. Ephorats اور بزرگ شہنشاہ (۴)

گلبرٹ تاریخ قدیم Gilbert St.A جلد ۱، ۱۵، ۵۸۔ آئیکل کے بہت سے مورخ کلیونیس والے نظریے کی طرف مائل نظر آتے ہیں، لیکن ان کی مخالفت میں میں مفصل دلیل دلائل میں کرتا ہوں۔ ۱۔ اول تو اس نظریے کا ثبوت ہی نہیں دیا جاسکتا؛ خود پلوٹارک بھی اس کے ثابت کرنے میں قاصر رہا ہے، اور اس کا مقصد میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایفوروں کا خاتمہ کر کے ان سے احتیارات چھین لے، اور یہ بہت خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے جو عمدہ اور ابتدائی خود بادشاہ مقرر کرتے ہوں ان کے اقتدار میں اس درجہ اضافہ ہو جائے۔ اسکے برعکس ارسطاطالیس "سیاسیات" ۵، ۹، ۱۰ میں جو تذکرہ ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ ان کے عہدے کا منشا ہی یہ تھا کہ وہ بادشاہوں کے کام کی نگرانی کریں؛ تو پھر میں کیا ضرورت پڑی ہے کہ ایک ایسے خلاف قیاس بیان کی تائید کریں جو اس وقت تک منت کس دلیل و استدلال ہے، اور جسے ممکن ہے کہ کلیونیس کے عہد سلطنت سے پہلے ہی ایفوروں کے مخالفوں نے اختراع کر لیا ہو؟ یونانی میں تو یہ قاعدہ عام تھا کہ کسی واقعے کو ثابت کرنے کی ضرورت ہوتی تو اس کے ثبوت کے لئے دیگر واقعات اور آچھانٹ لئے جاتے۔ میری رائے اس میں دیکھا تو اس کی بابت اسی قسم کے بیانات دئے ہیں۔ پلوٹارک "کلیونیس" میں ان رسوم کی بابت جو جائزہ لیتے وقت ادا کی جاتی تھیں ارسطاطالیس کا اقتباس دیا ہوا ہے۔ متعلقہ کیا جائے ہیلینک، "در ہومر" Helbig Homer Epos صفحہ ۲۷۲ اور "در سکی تارے" یا مراسلوں کی بابت پلوٹارک "یکرگوس" (۱۹) پلوٹارک سے معلوم ہوتا ہے کہ ایفور ستارہ شناس بھی سمجھے جاتے تھے

باب

گفت و شنود کرتے، سپہ سالاروں کو ہدایات دیتے، اور اسپارٹا کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے دیگر بلدیات کے معاملات میں مداخلت کرتے۔ نیز مملکت کے نوجوانوں کی نگرانی انھیں کے ذمہ تھی، وہی اپنے ذاتی اختیار سے شہریوں کی ایسی حرکات کا انسداد کرتے جو انھیں غیر موزوں معلوم ہوتیں اور یہ صرف جلد عہدہ داران مملکت بلکہ خود بادشاہ بھی انکی نگرانی میں تھے، اور تیسرے طلب نامے پر بادشاہ ان کے سامنے حاضر ہونے پر مجبور تھے، اور اگر کوئی بادشاہ سامنے رکھ کر گزرتا تو ایفوروں کو اطمینان دینا لازم نہ تھا۔ اگر ہم اسپارٹا کے دستور کا وینس کے دستور سے مقابلہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ وینسچی دو بجے کے اختیارات کم و بیش اسپارٹا کی بادشاہ کی طرح اور ایفوروں کی حیثیت وہاں کے ”عشاریہ“ اور مفتش مملکت کی سی تھی اور وینس کی طرح غالباً اسپارٹا میں بھی ان نظامے مملکت کے اختیارات میں رفتہ رفتہ توسیع ہونے لگی لیکن غالباً وینس کی ”عشاریہ“ کی طرح ابتدا ہی ایفوروں کا کام مملکت کی نگرانی کرنا تھا اور اگر وہ نہ ہوتے تو غالباً اسپارٹا دستور اتنے عرصے تک صحیح و سالم نہ رہتا۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جلد اسپارٹا کی ادارات کا نصب العین بس یہ تھا کہ اتحاد اسکاں تہریوں کو مملکت کی خدمت کے لیے تیار کیا جائے اور اس مقصد کی تکمیل کے لیے اس بات کی ضرورت تھی کہ ہر ایک فرد کو تادیب (”اگورگے“) کی پابندیوں میں جکڑ دیا جائے اور ایسا انتظام کیا جائے جس سے تہریوں کے قوانے جسمانی مضبوط اور طاقتور ہو جائیں۔ بچے کے پیدا ہوتے ہی اسے فیو لے (قبیلے) کے بزرگوں کے سامنے پیش کیا جاتا تاکہ وہ تصفیہ کر سکیں کہ آیا اس کا زندہ رکھنا صحت علی کے موافق ہو گا یا نہیں، اگر اس کی زندگی ہوئی تو اسے سات برس کی عمر تک اناؤں اور ماناؤں کی سہرگی میں رکھا جاتا جس کے بعد مملکت اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرتی، یعنی لڑکوں کو مختلف جاموں میں تقسیم کر دیا جاتا جنکی نگرانی ایک ایک سرگروہ یعنی سٹے دو نو موسا کے سپرد ہوتی۔ مردوں کو درستی کھیلوں میں (جہں میں دوڑ دھوپ، اچھیل کود،

کستی لڑنا، بھاری چیزوں کا پھینکنا اور ناچنا سائل تھا، لیکن گھونٹے بازی سائل نہ تھی) شرکت کی اجازت تھی۔ انھیں کھانا صرف قوت الاموت کے لیے ملتا، اور کسی کو اس سے زیادہ کی خواہش ہوتی تو اس کے لیے سوائے چوری کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا جس کا سواغذہ ہوتا اور سزا ملتی، اور لڑکوں کو سخت جان بنانے کے لیے ان کے بدن پر ارنیمس اور مکیا کی قربان گاہ پر کوڑے لگائے جاتے تھے۔ عام ذہنی تربیت کا دائرہ محدود تھا لیکن موسیقی کی تعلیم کو خاص وقت دیا جاتا تھا اور اس کی تعلیم بھی مملکت ہی کی نگرانی اور انتظام میں ہوتی۔ لڑکوں کو اکثر معمر لوگوں کے طعام خانے میں جاکر ٹھیناڑنا تاکہ وہاں وہ معید و کارآمد باتیں سیکھیں اور فی البدیہہ جواب دیے پر قادر ہو جائیں؛ اسی طرح صاف بیانی پر زور دیا جاتا تھا اور اختصار اور حاضری کو شاید اس سبب سے زیادہ اہم سمجھا جاتا تھا کہ اس میں مشق نہیں کرائی جاتی تھی۔ رومنوں کی طرح اسٹیاریوں کے بھی بہت سے غیر مجسم دیوتا تھے جن میں سے ایک مہنی کا دیوتا گیلوس بھی تھا۔ ایک خاص سن کو پہنچنے پر شہریوں کو بچوں کی تنبیہ کرنے کا اختیار ہو جاتا تھا اور بشرط ضرورت ان کی زد و کوب بھی کی جاسکتی تھی جس کی وجہ سے اسٹیاری بچے ہمیشہ مؤدب و معذب رہتے تھے۔ واضح ہو کہ لڑکیوں کی تعلیم بھی بالکل لڑکوں کی تعلیم کی طرح ہوتی تھی لیکن ان کی تربیت گاہیں بالکل جدا گانہ تھیں اور کبھی انھیں لڑکوں کی ورزشیں دیکھنے اور کبھی لڑکوں کو ان کی ورزشیں دیکھنے کی اجازت مل جاتی تھی۔ انھیں اسباب کی بنا پر اسٹیاری عورتیں اپنی قوت اور حسن میں جملہ ممالک یونان میں سب سے ممتاز سمجھی جاتی تھیں۔

اٹھارہ سال کی عمر میں نوجوان لڑکے اپنی اپنی جماعتوں کو خیر باد کہتے تھے اور اٹھارہ سے بیس سال کی عمر تک انھیں میلینی رینیس کا اور بیس سال کی عمر تک آئی رینیس کا لقب دیا جاتا، معلوم ہو کہ تیس سال کی عمر تک انھیں بچہ کار نہیں سمجھا جاتا تھا اور نہ عام طور پر وہ اپنا نکاح اس عمر تک کرتے تھے لیکن

باب

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہر زمیندار شہری کو نکاح کرنا لازمی تھا اور اگر اولاد نہ ہوتی تو طلاق لازم آتی۔ اسپارٹی شادی سیاہ کو بالکل اسی نظر سے دیکھتے تھے جیسے کوئی کاشتکار اپنے اموشی کی نسل کو دیکھتا ہے۔ مساویانہ تعلیم و تربیت کی وجہ سے عورت اور مرد کا رتبہ دیگر یونانی ممالک کی بہ نسبت مساویانہ تھا، اور یہاں عورتوں کا مملکت پر بہت بڑا اثر تھا جس کی وجہ سے بعض مرتبہ اسپارٹی حکومت کو حکومت تنوریہ یا لہنگا شاہی شاہی حکومت کہتے تھے :

جملہ سیاسی ادارات میں سے جس ادارے میں مملکت کا مفاد سب سے زیادہ مد نظر رکھا جاتا تھا وہ فنی و قیاسی تیار تھا جس میں دراصل فوجی قواعد و قوانین کو زاماد اس کے حالات سے منطبق کیا جاتا تھا لہٰذا اسپارٹی حقوق شہریت صرف اسی وقت کسی شخص کو حاصل ہوتے تھے جب وہ سسٹی تیار میں شامل ہونے اور اپنا مقررہ چندہ ادا کرنے کے لیے تیار ہوتا؛ ان دعوتوں میں ہر شخص کو اختیار تھا کہ جہاں چاہے بیٹھے اور دسترخوان پر جو کھانے چنے جاتے تھے ان میں سے سب سے متاد کھانا مشہور سیاہ شورباتھا۔ اسپارٹیوں کی عام زندگی کی طرح ان کا لباس بھی نہایت ہی سادہ ہوتا تھا، اور صرف میدان جنگ کے لیے ہی وہ اپنی تزیین کرتے تھے۔ ان کے مکان لکڑی کے بنے ہوئے ہوتے تھے جس میں صرف کھانا لکڑی اور آسے سے کام لیا جاسکتا تھا لہٰذا وہ جگہ راستگی سے بالکل پاک تھے۔ اندرونی تجارت کے لیے صرف اتنی سکہ ڈھالا جاتا تھا اور یہ بالکل کافی ہوتا تھا اس لیے کہ پیداوار اراضی سے جملہ ضروریات پوری ہو جاتی تھیں اور چونکہ اسراف ممنوع تھا اس لیے بہت کم اشیاء ایسی ہوتی تھیں

اللہ سب سے تیار یا دعوت عام میں جو لوگ شریک ہوتے انہیں سسٹس کے فوٹے یا ہم خیمہ کہلاتے تھے، اور جب کوئی نیا شخص کسی خاص جماعت میں داخل ہوتا تو اس کی بھنڈی کی کیفیت تھی جس کسی سپاہی کی ہوتی ہے جو اپنے ساتھیوں کی سفارش پر فوجی عہدہ داروں کی طلب میں داخل ہوتا ہے۔ یلوٹارک؛ لیکرگوس ۱۲؛ سیاہ شوربا؛ خاکگی مکانات کی ساخت لیکرگوس کے قانون کے مطابق نہایت سادہ ہوتی تھی، یلوٹارک؛ لیکرگوس ۱۳-۱۲

جن کی پیداوار اراضی کے علاوہ ضرورت باقی رہتی۔ اسپارٹا میں بہت کم غیر ملکی باہر سے آتے تھے اور جن نقاشوں یا فلسفیوں کا گزر ہوتا تھا وہ مملکت کے جہان رہتے تھے، اس لیے کہ اسپارٹا کی فنون لطیفہ کی بابت صرف یہ حکم لگاتے تھے کہ ان کا استعمال صرف ملکی مفاد کے لیے ہونا چاہیے۔ علاوہ سنگ تراشی کے ملکی فنون لطیفہ کا بہت کم ذکر سننے میں آتا ہے اور کوئی کیلکٹائے میں عام پسند مناظر کا خاموش مظاہرہ کیا جاتا تھا لیکن اس سے کس قسم کے ہلک کی بنیاد نہیں پڑی۔ غرض یہ ہے کہ قدیم اسپارٹا کی فنون لطیفہ سے نہایت بیکانہ تھے، اور یہ متقدمین کی تحریریں اور عینی قہادت دونوں سے معلوم ہوتا ہے۔

اسپارٹا کا ذکر طوسی ویدش ۱۰، ۱ میں ہے۔ اسپارٹا اور دیگر مقامات کے ادارات کے بہتکل ہونے کے متعلق ہم مفصلہ دلیل رائے کا اظہار کرتے ہیں؛ اسرطاٹالیس: سیاسیات ۲، ۹، ۷ سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ اطالوس نے سیمیسی تیاکو اوئے نویریوں میں بھی رائج کیا تھا، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شہریوں کی مشترکہ زندگی کے لیے صرف دوریانی قوم ہی ممتاز نہیں بلکہ یہ دیگر اقوام میں بھی پائی جاتی ہے سیمیسی تیا سے حاندالی زندگی کے تخیل کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی، اس سے انسانی کے چھوٹے سے چھوٹے اخلا پر بھی علامہ نگرائی ہونے لگی اور اسپارٹا جیسی مملکت کی تعلیم کا قیام ممکن ہو گیا۔ اب جو بات اسپارٹا کو ان ممالک میں ممتاز کرتی تھی جس میں یہ طریق رائج تھا وہ یہ تھی کہ صدیوں تک عمال عوام الناس کی نگرانی کر سکیں، یہی وجہ ہے کہ جب ہم اسپارٹا اور کرینیکی ادارات کی تنقید کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کی یکسانی محض ظاہری ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی جمہوریتوں کی وہ کونسی خصوصیات تھیں جس کی وجہ سے وہ مخصوص طور پر اسپارٹا کے بہتکل نظر آتی تھیں؟ زرعی غلام تو دیگر ممالک میں بھی موجود تھے، یہ بھی غلام ہے کہ دونوں ممالک میں تعلیم ایک طرح پر دی جاتی تھی اس لیے کہ کریٹ میں آگے لائے کی مفروضہ تعلیم سترہ سال کی عمر تک شروع نہ کی جاتی تھی، اور یہ وہ س ہے جب حقیقی تعلیم عام طور پر ختم ہو جاتی ہے۔ اصل یہ ہے کہ صرف ایک ہی ادارہ تھا جو دونوں میں پایا جاتا تھا، اور وہ یہی مشترکہ طعام خانے تھے۔ دوسرے الفاظ میں، آگن ہم

یا

اسپارٹا ایک عظیم انسان فوجی چھاؤنی تھا اور عام طور پر یہاں کے شہریوں کا صرف ایک ہی فرض منصبی تھا یعنی یہ کہ جب ان کی ضرورت پیش آئے تو وہ سپاہی بن کر لڑیں؛ اور جب ان کے سہیلوں کو یہ دکھانا منظور ہو کہ اسپارٹا سپاہی میں کتنی قوت موجود ہے تو اس نے اس سے فائدہ اٹھایا اور دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے جلیفوں میں سے ہر شخص کا کوئی نہ کوئی پتہ تھا، لیکن اسکے برعکس اسپارٹا میں سب کے سب معزز شرفاہمی تھے۔ عام طور پر میدان جنگ میں تھوڑے ہی نئے اسپارٹا اور بہت سے بے ریلوئیکچی اور سہیلوت ہوتے تھے اور یہ مسلم قاعدہ تھا کہ اسپارٹائیوں کی زندگی زیادہ قیمتی ہے اس لئے جتنے المقدور اسے بچانا چاہیئے جب اسپارٹا جنگ میں شریک ہوتا تو وہ ہمیشہ خلعت ناخوہ اور تیوں کے تاج سے مرصع و منون ہو کر میدان میں قدم رکھتا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ متقدمین کے بیانات کو محض بالائے میزان نہ خیال کریں تو کرٹس میں ایک ترقی یافتہ اجتماعیت مروج تھی، لیکن وہ محض ظاہری پہلوئے ہوئے تھی حال آنکہ اسپارٹا میں اس اجتماعیت کا ظاہری پہلو دبا ہوا تھا (مثلاً یہاں ہر شخص کو خدام ماننے کا چندہ ادا کرنا ہوتا تھا) لیکن اس اجتماعیت کا مقصد یہ تھا کہ ایک بہت بڑے سیاسی اصول کو جس پر صدیوں سے عمل درآمد ہوتا تھا، آئندہ نسلوں تک پہنچایا جائے۔ یہی سبب ہے کہ کرٹسوں نے کوئی اہم کارنامہ انجام نہیں دیا اور ان کا تنزل بہت جلد شروع ہو گیا۔ حال آنکہ اسپارٹائیوں کے کارناموں سے تاریخ بھری پڑی ہوئی ہے، اور ایک طرف تو کرٹس ادارت محض تاریخی نواد میں شمار کئے جاتے ہیں، دوسری جانب اسپارٹا ادارت تاریخ یونان کا ایک اہم جدوہیں۔ بدین سبب ہیں قدام کے اس مسئلے کو اہمیت نہیں دینی چاہئے کہ دونوں میں سے کو سے زیادہ اہم ہیں، اور کم از کم یہ امر تو یقینی ہے کہ اسپارٹا مملکت کے متاثر خیالات کو کرٹس سے نہیں آئے تھے؛ اور قوانین گورٹینا میں جنھیں فالٹز ہیر Halsherr اور فالٹز بکیر Fabricius نے منکشف کیا ہے، اجتماعی مصرف کا کہیں تیا نہیں۔ اس کے برعکس مثال کے لئے دیکھو قدیم جرمانی ادارہ مویدین ملٹ، جسے بنو شلر اور زٹیل مان نے شائع کیا ہے

باب

مملکت اسپارٹا کی بااختیاری مرکزیت پر تھی۔ جن لوگوں کو حلیہ حقوق تہریت حاصل تھے وہ تو شہر اسپارٹا میں رہتے تھے اور اپنا وقت ورزشی کھیلوں، ظرفیہ حکایتوں اور شکاروں میں گزارتے اور شام کو مشترکہ طعام خانے میں کھانا کھاتے لیکن اس میں اس کی کیفیت کبھی بڑی دعوت کی نہ ہوتی؛ اسکے برعکس بے ریویجی اور ہیلوت ملک کے اطراف و حواہب میں پھیلے ہوئے تھے۔ چونکہ یہ خیال تھا کہ ایسی زبردست تنظیم کے مرکز تک دشمن مشکل سے آسکتا ہے اس لیے شہر کے ہر جہاں طرف کوئی تفصیل نہ تھی۔

اسپارٹا ان ممالک کی ایک مثال ہے جن کا صرف یہ مقصد ہو کہ موجودہ ادارات قائم رہیں، اور وہ اس مقصد کو نہایت فراست اور تنہی کے ساتھ پورا کرتی تھیں۔ گو اس تخیل میں مصیبت کا صرف ایک ہی رخ نمودار ہوتا تھا، لیکن اس نے یونان کی بہت کچھ خدمت انجام دی۔ بلاشبہ اسپارٹا میں ان علوم و فنون کا، جنہوں نے یونان کو قیامت تک کے لیے جلوہ آتما زنجست ہے، بہت ہی کم عنصر تھا، لیکن اول تو اختیار یونان سے اسپارٹا کی وجہ سے خوف زدہ رہتے تھے اور دوسرے اسپارٹا یہ کچھ کوشش نہ کرتا تو ورزشی کھیلوں کا یونان میں تباہی نہ ملتا، اسی نے اولمپیا کی کھیلوں میں وہ دلولہ پیدا کیا جو یونان کے لیے نہایت ہی اہم ثابت ہوا، اور یہ کہنا بیدار حقیقت نہیں کہ اگر اولمپیا کی کھیل نہ ہوتے تو شاید یونان میں سنگ تراشی کے فن کا تباہی نہ ملتا۔

ہیں آخری بات یہ کہنی ہے کہ یہ درست ہے کہ اسپارٹا کی تعلیم اور اسپارٹا علوم و فنون کی نوعیت ایک مدرسے کی سی تھی، لیکن اس کے لیے کون سے طریقے اختیار کئے جاتے تھے؟ دراصل جو طریقے بھی اختیار کئے جاتے تھے وہ انسان کے شرفیہ اور کشادہ دلی کی اُمنگ کو ابھارتے، اس میں زندگی کی سادگی، خودداری، فطری اور ماضی بزرگوں کا پاس و لحاظ، اور وسیع ترین معنی میں اعلیٰ قوتوں کے سامنے سر تسلیم خم کرنا سکھا یا جاتا تھا، ان سب باتوں کا رقبہ قانون کا تھا اور ان پر نہایت سختی کے عہدہ آمد ہوتا تھا۔ یہ کہنا مبالونہ ہوگا کہ اسپارٹا نہ ہوتا

باب

تو یونان کی اخلاقی زندگی کی تصویر غیر مکمل رہ جاتی۔ آخری بات یہ ہے کہ یہ یونان کیلئے باعث افتخار ہے کہ اس میں دو ایسی مملکتیں تھیں جو اپنے اپنے زمانہ عروج میں نہایت اعلیٰ و ارفع تھیں اور ماہر جو دیگر دنوں کے خصائص ایک دوسرے سے بالکل متخالف اور متضاد تھے لیکن دونوں میں قومیت کی روح سرایت کئے ہوئے تھی، ہمارا مطلب ایٹھنز اور اسپارٹا سے ہے :-

بائسازدہم

اسپارٹا کی تاریخ ساتویں صدی ق م کے وسط تک؛

جنگ لائے مسینیہ

لیکرگوس کے وضع کردہ دستور کے نفاذ سے ذی اختیار شہریوں کی تعداد حصہ جات اراضی کی گنجائش سے کہیں زیادہ ہو گئی لہذا اس کی ضرورت پیش آئی کہ کسی نہ کسی سمت میں اسپارٹی مقبوضات کا اضافہ کیا جائے اسپارٹیوں کو جار و ناچار ایسے علاقے کے حدود میں توسیع کرنی پڑی۔ ظاہر ہے کہ اگر دورانیوں میں کسی قسم کی قومی یکجہتی ہوتی تو وہ اس توسیع کے لئے آرکیڈیوں پر جو ان کے ہم نسل نہ تھے، حملہ کرتے؛ لیکن جس زمانے کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس وقت یہ نسلی امتیاز بالکل مفقود تھا، بلکہ زمانہ مابعد تک میں اس کا حلیہ محض لفظی تک ہی محدود تھی۔ الغرض آٹھویں صدی کے وسط میں اسپارٹیوں نے بجائے آرکیڈیوں کے اپنے قریب ترین دوریانی ہمسایوں یعنی مسینیوں پر جنگ آزمائی شروع کی، اور ان محاربات میں، جو تقریباً ایک صدی تک یعنی ساتویں صدی ق م کے وسط تک مسلسل جاری رہے، ان کے ساتھ نہایت تشدد آمیز سلوک کیا گیا۔

۱۔ پہلی جنگ مسینیہ کا ذکر پٹوسانیاس ۴، ۴، ۱۳ اور دوسری کامیان ۴، ۴، ۴ میں ہے؛ نیز اس کے لیے استرابون ۷، ۲۵۷؛ دیودوروس ۵، ۶۶؛ جیسل ۳، ۵ کا مطالعہ کیا جائے۔ پہلی جنگ کے واسطے ابتدائی سند میرون ساکن پری اپنی ہے، جو اسپارٹیوں کے مخالف گروہ کا ایک فرد تھا اور جس نے اپنے حذکر کے نظم کی شکل میں چھوڑا ہے۔ متعلقہ کردہ

بالہ

واقعات جنگ کے تواتر و تسلسل کی کوئی یادداشت مرتب نہیں کی گئی۔
 رائے ابجد میں اسپارٹی تو اپنی فتوحات پر فخر و مباہلات کیا کرتے اور مسینومی،

بقیہ ماشیہ صفر گزشتہ۔ میوکر: احرانے تاریخ یونان ۴، ۴۶) Mueller
 (Fr H Gr.) ؛ دوسری جنگ کے واسطے مینا (کریٹ) والے ریحیانوس
 کی تحریر سند کا رتہ رکھتی ہے۔ ظاہر ہے کہ متقدمین کے بیانات میں حوثائیں ہے
 اس کی وجہ سے ہم ان لڑائیوں کی اصل حقیقت سے کا عقد واقف نہیں ہو سکتے۔
 رائے حال میں اسناد کی حوثقید کی گئی ہے اس کے لئے دیکھو، دُند ایکس :
 پہلی اور دوسری جنگ مائے مسین کی تاریخ کی تحقیقات "رسالہ ترقی" چرنوؤسکا
 R Dundaczek. Beiträge Zui Geschichte der Beiden

ersten Mess Krieg Progi., Czernow
 کی تصدیق سالانہ لسانیات قدیمہ ۱۲، ۱۳ وغیرہ
 (Busolt Zu der Quellen der
 Messeniaka des Pausanias" Jahrbuch F Klass Phil

پئوسانیاس کی تحریر کے مطابق پہلی جنگ ۴۶۱ ق م میں اور دوسری ۴۵۸ ق م
 میں ہوئی تھی، لیکن دیگر متقدمین کی تحریروں میں باجم تضاد پایا جاتا ہے۔ ڈنکر ۵، ۴۱ میں
 مختلف بیانات کا توازن کیا گیا ہے اور اس کے نزدیک پہلی جنگ ۴۵۸ ق م سے
 ۴۵۷ ق م تک اور دوسری ۴۵۷ ق م سے ۴۵۶ ق م تک ہوئی تھی۔ اس کے
 استدلال کی مات میں صرف یہ عرض کرنا ہے کہ اس کا یہ بیاں عین یقین کا رتبہ نہیں رکھتا
 جنگ آرگوس جس میں پئوسانیاس کے قول کے مطابق (۵، ۴۵، ۵۷) شاہ تھیوپومپوس
 بھی شریک تھا، وہی جنگ تھی جس کا ذکر پئوسانیاس ۴، ۴۲، ۴۳ میں پایا ہے اور جس کا وہ
 ۵، ۱۱ ق م میں ہونا بیان کرتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈنکر کے دلائل ناقلاً اختلاف
 نہیں ہیں، لیکن اس واقعے سے کہ چونتیسویں اولمپیا میں اولمپیائی کھیل پزائیوں
 کے سپرد تھے، یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مسینہ اور اسپارٹا کے مابین حالت جنگ
 ہوگی۔ استرابو (۸، ۲۶۲) کہتا ہے کہ پزرا پنچالیوں کا قصد (جس کا حال پئوسانیاس
 میں دیا ہوا ہے) دوسری جنگ مسینہ کا واقعہ ہے۔

۱۹۱

حصو صان میں سے وہ افراد جو اپنا اپنا وطن چھوڑ کر دیگر ممالک میں جا کر سکونت پذیر ہو گئے تھے، اپنی شکستوں پر ان سوراٹوں اور جاں بازوں کے قصائد لکھا گا کر آنسو بہایا کرتے جنھوں نے اپنے ملک کی آزادی پر اپنی جانیں نثار کر دیں؛ اور جب آخر کار جو بھی ہمدی قہم میں مسینیہ کو آزادی حاصل ہو گئی تو یہ سب قصے از سر نو جمع کیے گئے اور انھیں اس سے بھی زیادہ جوش و درد کے ساتھ نظم و نثر کے زیور سے آراستہ کیا گیا۔

مسینیہ کا بیشتر حصہ دراصل ایک نہایت زرخیز اور تنیل نامیدان پر مشتمل ہے جس کی ندیوں کا رخ طلحہ مسینیہ کی طرف کو ہے۔ اس میدان کے دو حصے کئے جاسکتے ہیں، ایک مالائی اور ایک نشیبی؛ بالائی حصہ آرکیڈیا کی سرحد پر واقع ہے اور اس قصبے کے نام پر جہاں سب سے پہلا دور یانی فرماں روا آکر رہا۔ اس سطح مرتفع کو مسینی کلاروس کہتے ہیں۔ اس بلند طبقے کو چاروں طرف سے پہاڑوں کی چوٹیاں گھیرے ہوئے ہیں جن میں سے سب سے مغربی چوٹی زیورس دیوتا کی پوجا کے لیے مخصوص تھی اور اسی پر اٹھوڑے کا مشہور و معروف قلعہ بنا ہوا تھا جس کے ہر چہار جانب رفتہ رفتہ تہہ مسینیہ آباد ہو گیا۔ نشیبی میدان میں ہو کر، جو اپنی گونا گوں اور نوع بنوع پیداوار کے لیے نہایت ممتاز ہے، ایک تو دریائے پامی سوس اور لقوقوئی سرحد کی طرف دریائے نیدون بہتا ہے۔ دور یانیوں نے بادشاہ کرئیس فونٹیس کے عہد میں جس کے تعلقات آرکیڈیوں کے ساتھ نہایت عمدہ تھے اور جسے ترائی زوس (طربزون) کے بادشاہ کی بیٹی سے شادی کی، اس حصہ ملک کو مسخر کر کے (ایفوروس) کے قتل کے مطابق) اسے پانچ حصوں میں تقسیم کیا، جیسا کہ اس نے سستے نیکلاروس کو اپنا پائے تخت باکر باقی چار حصوں میں ماتحت مکران مقرر کئے جن کے مستقر پیلوس، رھیوم، مسولا اور میامیا قرار پائے؛ ساتھ ہی اس نے اپنی دور یانی اور اکائیائی رعایا کے حقوق بالکل مساوی کر دیے اس افسانے کی یہ تاویل کی جاسکتی ہے کہ ابتدا میں دور یانیوں نے صرف سستے نیکلاروس پر قبضہ کر کے نشیبی وادی اور

واقع ہے، اور یہی وہ مقام تھا جہاں دونوں قوموں کی باہمی منازعت کی ابتدا ہوئی۔ یہ امر ہنوز متنازعہ فیہ ہے کہ اس جھگڑے کا آغاز کس طرح ہوا کیونکہ دونوں فریقوں کے بیانات ایک دوسرے سے متضاد ہیں؛ صرف اسی بات کا ہیں قطعی طور پر علم ہے کہ ایک اسپارٹی مسمی پولی خالیں اور ایک مسینی یو فیٹوس نامی کے درمیان کوئی جھگڑا ہوا اور اس موقع پر اسپارٹی بادشاہ تیلکلس کام آیا۔ اس کے بعد فریقین نے ایک دوسرے کے پاس نامہ و پیام روانہ کئے اور ایک دوسرے کو قتل کا مرتکب ٹھہرایا۔ اسی اثنا میں شاہ اٹلاکوس کی جگہ جو کسی گفت و شنود پر تیار نہ تھا، اس کا بیٹا یو فائیس تخت نشین ہوا جس پر اسپارٹیوں نے الکامنیس کی سرکردگی میں قلعہ امفییا پر حملہ کر دیا اور باضا بطہ جنگ شروع ہو گئی جس میں پہلے چار سال تو فریقین ایک دوسرے کے ملک پر حملہ آور ہوتے رہے اور پانچویں اور چھٹے سال آخر کار چند فیصل لڑائیوں میں مسینیوں کو مغلوب ہو کر قلعہ اتھوس کی طرف پلٹنا پڑا۔ اب معبود ویلفی نے مسینیوں کو رائے دی کہ وہ کھارے کے طور پر ایک بارہ لڑکی کو قربان کویں؛ یہ سن کر بیدار ارستودیموس نے خود اپنی لڑکی پیش کی، لیکن اس کے منگیتر نے اپنی محبوبہ کو بچانے کی خاطر یہ کہا کہ اس کی بکارۃ زائل ہو چکی ہے جس پر ارستودیموس نے غصے میں بھر کر اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔ جنگ کو پورے بارہ سال گزر چکے تھے کہ شاہ یو فائیس کے انتقال کے بعد مسینیوں نے ارستودیموس کو اپنی حکمرانی کے لیے منتخب کر لیا۔ اٹھارہویں سال میں فریقین نے اپنے حلیفوں کا دائرہ وسیع کرنا شروع کیا، یعنی ایک طرف تو اسپارٹیوں نے کورنتھ سے مدد حاصل کی اور دوسری جانب مسینیوں کا آرکیڈیا، آرگوس، اور سکینون نے ساتھ دیا؛ الفرمن فریقین میں ایک جگہ فیصل ہوئی جس میں مسینیوں کو مغلوب ہوئے۔ اس سے پہلے انھیں معبود ویلفی نے یہ خبر کر دی تھی کہ جو فریق سب نے پہلے اتھوس کے رئیس کی قربان گاہ کے چاروں طرف ایک سو تپائیاں رکھ دیکھا اسی کے سرخ کا سہرا ہو گا۔ یہ خبر کسی طرح اسپارٹا

باب ۱۰

پہنچ گئی اور یہاں کے باشندوں نے فوراً خفیہ طور پر پٹی کی تپائیاں بنا کر قریب نگاہ کے چاروں طرف رکھ دیں۔ اپنے دشمنوں کی اس پتیں بندی کے علاوہ مسینیوں کو اپنے مخالف اور کبھی بہت سے شکون نظر آئے مثلاً ارسطو دیموس نے خواب میں دیکھا کہ اس کی بیٹی اُسے کتنا رہی ہے جس پر ارسطو دیموس نے خود کشی کر لی۔ الغرض جنگ کے بیسویں سال اہالیان مسینیہ نے کامیابی سے بالکل ناامید ہو کر اٹھو مے کا تحلیہ کر دیا اور مسینیہ کا اسپارٹا سے الحاق ہو گیا:

مفصلہً بالا بیان افسانوں کی موہو نقل ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اسپارٹیوں نے اپنے ملک میں اس نہایت عظیم الشان علاقے کا الحاق آٹھویں صدی ق م میں کر لیا اور اس جنگ کے واقعات کا تسلسل افسانوں میں مذکور ہے وہ ایک حد تک صحت پر مبنی ہے۔ مثلاً یہ امر یقینی ہے کہ اسٹ اسپارٹیوں اور ایکس والوں کے باہمی تعلقات خوش آئند تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدم الذکر اولاتالی علاقے کی تسخیر کر چکے ہوں گے، اسکے بعد انھوں نے جنوبی علاقے کی طرف پیش قدمی کی ہوگی۔ اگر ہم اس سلسلہ واقعات کو تسلیم کر لیں تو یہ دونوں سے کہہ سکتے ہیں کہ اٹھو مے جیسا اہم مقام مسینیوں کا آخری مرکز مدافعت رہا ہوگا:

اسپارٹیوں نے فطرتاً راضی کا بہترین حصہ یعنی نشیبی میدان خود اپنے لئے محفوظ رکھا، ان کے حلیفوں یعنی آرگولس سے نکالے ہوئے دریویوں کو مسینیہ کے مغربی ساحل کا ایک حصہ ملا جہاں انھوں نے ایک نیا شہر ازینے آباد کیا، ان مسینیوں کو جنھوں نے اسپارٹیوں سے ملاپ کر لیا تھا، ہیا میا کا صلح دے دیا گیا۔ ان کے علاوہ بہت سے مسینیوں کو ملک چھوڑ کر چلے گئے، ان میں سے بعض تو میلوپونیز میں ہی رہ پڑے اور چند ایسے تھے جو ان مسینیوں میں جا کر مل گئے جنھوں نے خالکدیسلیوں کے ساتھ مل کر جنوبی اہلی کا شہر ہیگیم آباد کیا تھا۔ باقی ان مسینیوں کو بحر پیچھے رہ گئے تھے، ہیلوت بنایا۔ ملک مسینیہ پولی دوروس و لداکاپس

(آگسی) اور تھیو پومیوس ولد نکا ندر (پوری پونتی) کے عہد میں فتح ہوا تھا، اور یہی وہ تھیو پومیوس تھا جس کے عہد کے ساتھ الفیروں کا تقرر اور رخصت (کالون لیکر ٹوس) منسوب کئے جاتے ہیں :

جب جنگ ختم ہوئی تو اسپارٹیوں میں باہمی نزاعات پیدا ہو گئے اور ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا جس کا یہ دعوے تھا کہ تقسیم اراضی کے وقت غیر جانبداری ملحوظ نہیں رکھی گئی۔ اور اس کی سرکردگی کا بیڑا پار تھے نیوں نے اٹھایا۔ یہ نام افسانہ سازوں کے لیے نہایت کارآمد ثابت ہوا اور اس سے متعدد افسانوں کی بنیاد پڑی، لیکن ان سب کا لب لباب یہ ہے کہ پار تھے فی درحقیقت وہ لوگ تھے جو مسینیوں کی جنگوں کے آثار میں پیدا ہوئے تھے، اور اہالیان مسینیہ کا یہ خیال تھا کہ ایسے اشتخاص کو مکمل حقوق نہایت نہیں ملے چاہئیں۔ بہر حال اس گروہ نے ایک شخص فالانتھوس کی رہبری میں یہ سازش کی کہ عید ہینا کی تہنیتیا کے موقع پر جس وقت وہ ایک ٹوپی پہن کر بغاوت کا اشارہ کرے تو مہاجاروں طرف سے حکومت پر حملہ کر دیا جائے۔ لیکن مقتدر فریق کو اس سازش کا علم ہو گیا لہذا انھوں نے ایک فرماں کی رو سے فالانتھوس کو ٹوپی پہننے کی قطعاً ممانعت کر دی اور جب سازشیں نے یہ محسوس کیا کہ حکومت ان کے منصوبے ناکام ہو گئی ہے تو وہ اپنے ارادوں سے باز آ گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مطالبہ یہ تھا کہ مسینیہ کی مفتوحات کا پانچواں حصہ ان کی نذر کیا جائے، لیکن چونکہ ان کا یہ مقصد پورا نہ ہوا اس لیے انھوں نے اپنے ختم ہوم کو چھوڑ کر مغرب کی راہ لی اور جنوبی اٹلی میں شہر تارنٹم کو جا کر آباد کیا۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مجوزہ بغاوت ہینا کی تہنیتیا کی عید پر ہونے والی تھی، جو ایک امیکلیائی اور اکائیائی تہوار تھا، اور ساتھ ہی ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تارنٹم والے بھی اس موقع پر خوشی مناتے تھے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اس تحریک کے بانی مہاجاروں کا اکائیائی ہی ہوں گے۔

لے پار تھے نیوں وغیرہ کے لیے اشتراک ۲۷۹؛ دیودوروس ۶۶، ۱۵؛ ارسطاطالیس

بغاوت ملک کے شمالی حصے میں مقام اندانیا سے شروع ہوئی یہ ایک فطری امر تھا اس لئے کہ اس نواح میں آرکیڈیا کی مسینیہ پشت پناہی کر سکتا تھا؛ لیکن جنوب میں بھی سپامیا کے مسینیوی، پیلوس اور موتھوئے کے اکائیائی، ارستطرقلیس شاہ آرکیڈیا اور پنٹالیون ساکن پیرا بھی باغیوں کے ساتھ مل گئے اور اس متحدہ لشکر نے اسپارٹیوں کو بمقام ستے نیکلاروس شکست فاش دے کر مسینیہ کو اسپارٹا کے جوے سے آزاد کر دیا۔ اب بعض اسپارٹی ایسے بھی تھے جن کی املاک صرف علاقہ مسینیہ میں واقع تھیں، لہذا انھوں نے یہ اعتراض کیا کہ وہ ہرگز اپنے ساتھیوں سے زیادہ نقصان کا بار اٹھانے والے نہیں ہیں۔ انھوں نے یہ مطالبہ پیش کیا کہ بجائے مسینیہ کی اراضی کے انھیں لقونوی سرزمین میں معاوضہ دیا جائے اور اراضی کو از سر نو تقسیم کیا جائے۔ ہمیں اس بات کا علم ہے کہ ۴۲۴ ق م کے اولمپیا کی میلے پر ایتھینوں کے بجائے پیرائیوں کے سرگروہ نے صدارت کی، اور خود اس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اس مجاہدے میں اسپارٹا کے دشمن ہی نے تفوق حاصل کیا ہوگا۔ اس کی ایک تاویل یہ بھی شکی جاسکتی ہے کہ یہ محاصرت گویا میلپو پونیز کے قدیم باشندوں کا دوریانی سیادت کے خلاف ایک مظاہرہ تھا۔

لیکن اس موقع پر بھی ایک شخص کے تدبیر نے اسپارٹیوں کو بچالیا۔ کامینہ دلیفی نے انھیں یہ صلاح دی تھی کہ اگر وہ محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو انھیں کسی شخص کو ایجنڈے سے رہبری کے لئے بلانا چاہیے، لہذا انھوں نے تیرائیوس کو، جو ایتھیکا کے قصبہ افڈرنامے کا باشندہ تھا، بلا بھیجا۔

۴۵۰ ق م دوسری جنگ مسینیہ میں اسپارٹا کی صورت حال، ارستطالیس: سیاسٹ ۲، ۲، ۱۵؛ پٹوسانیاس ۴، ۱۲، ۶، ۴۰، ۱۸، ۳۔ تیرائیوس بحیثیت ایک سپیگمون، (سرदार) کے، ارستطالیس ۲، ۱۵، ۳۶۲؛ فلوسٹر اٹوس ۱۴، ۳۰، ۶ (سترانے لیا)۔ اسے دلیفی کے حکم سے طلب کیا جاتا ہے، پٹوسانیاس ۴، ۱۵، ۶؛

باب ۱۱

متقدمین میں سے بہت سے پتیرائیوس کو غیر ملکی تصور نہیں کرتے تھے لیکن چونکہ خود شاہ پٹو سائیا نے اس کا غیر ملکی ہونا تسلیم کر لیا اس لیے ہمیں اس امر کے باور نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں سمجھ میں آئی کہ اسیا ریوں نے باہر والوں سے مدد حاصل کی ہوگی۔ ساتھ ہی اگر ہم مفصلہ ذیل حالات واقعات کو ملحوظ رکھیں تو ہمیں اس دعوت نامے کی اصلیت سے مزید آگاہی حاصل ہو جائے گی۔ ہمیں اس بات کا علم ہے کہ اسیا ری دیو سکوری کو اپنا محافظ دیوتا تصور کرتے تھے اور ان کی اخذ نامے میں خاص طور سے عبادت کی جاتی تھی۔ نظریات اگر کوئی ایسا شاعر جس نے کچھ نام پیدا کر لیا ہو، اس منہج میں سکونت پذیر تھا، تو یہ ایک قدرتی امر تھا کہ اسے اسیا ری اپنی مصیبت کے وقت بلا بھیجیں، کہ وہ ان دیوتاؤں کو کاغذ خوش ترچھے کی کوشش کر سکے۔ بلاشبہ ہمارے پاس کوئی ایسا کلام نہیں پہنچا پتیرائیوس نے دیو سکوری کے حضور میں پیش کیا ہو، ان کے بجائے اپنی نظموں میں اس نے کوشش کی ہے کہ اسیا ریوں کی ناامیدی کو امید سے بدل دے۔ اس نے اپنے مقصد کے حصول کے لیے مرثیہ آمیز انداز میں ان کے قدیم ورختاں کا زمانہ یاد دلائے اور محنت و حرأت کے انعامات اور بڑی کی ذلت و کمیت سے ان کو آگاہ کیا۔ اس شاعر کی نظمیں سب کی سب نہایت سادہ اور معنی خیز ہیں اور بعض میں فوجی رنگ بھی پایا جاتا ہے۔

آخر الامر اس کی کوشش بار آور ہوئی اور روایات کے بموجب ارسطو کی قیادہ کارروائی کی وجہ سے (جس کی پاداش میں اسے بالآخر آرکڈیوں نے قتل کر دیا) مسینوی مغلوب ہو گئے۔ اب مسینہ کی آزادی کا واقعہ ہو لیا لیکن باوجود اپنی شکست کے وہاں کے بہادر بادشاہ گیارہ سال موثر اپنی آخری جائے پناہ میں برابر مصروف پیکار رہے۔ یہ جائے پناہ ایک قلعہ کوہ مسمی ایبرا تھا جو اقوام کی چلی کی طرح دریائے نید کے معجز پر (جو بحر الوبانیہ میں جا کر فکا لیا کے قریب گرتا ہے) واقع تھا۔ آج بھی اس چلی پر بمبئی بی بی ہوئی فصیلوں کا دوہرا دائرہ نظر آتا ہے جو مختلف

۱۱

سپریمیوں سے گھرا ہوا ہے۔ یہی وہ مقام تھا جہاں ارسطو منیس نے نہایت تنہی اور شد و مد سے غنیم کا مقابلہ کیا۔ لیکن وہ اپنے مقصد میں ناکام ہوا اور آخر کار اسپارٹیوں نے اسے گرفتار کر کے اسپارٹا کے غاروں میں مرنے کے لیے بھینک دیا۔ لیکن وہ ایک عقاب کی نیش پر سوار ہو کر ایک خیابان کے کنارے تک گیا جہاں عقاب نے اسے چھوڑ دیا۔ اب اسے ایک لومڑی نظر آئی جسکی رہبری میں وہ ایک نہایت تنگ راستے سے گزر کر کھلے میدان میں پہنچ گیا۔ العرض محض ایک حادثے کی وجہ سے ائیرا غنیم کے قبضے میں آگیا۔ لیکن اسپارٹیوں نے معذرتوں کو ارسطو منیس کے ساتھ بحفاظت تمام چلے جانے کی اجازت دیدی اور یہ ایسے طریقوں میں پہلوں اور موتیوں کے اکائیائیوں کے ساتھ سمندر پار بھیج دیا۔ چلے گئے۔ ارسطو منیس نے خود رخصت ہو کر اپنی لڑکی کا نکاح بادشاہ یاٹائی سوس سے کر دیا جس کی اولاد میں سے مشہور و معروف دیاغورس ہوا جو اکثر اولمپی کھیلوں میں اول رہا کرتا تھا اور جس کی تعریف و توصیف سے پندار کے استعارے بھرے پڑے ہیں:

جب اسپارٹیوں نے کوہ پارنوس کے مشرقی نشیب اور سمندر کے درمیان کا علاقہ آرگوس سے چھین لیا اور تمام جنوبی پہلو یونیز کے مالک بن گئے تو اس جزیرہ نما میں ان کی ہمسری کوئی مملکت نہ تھی حتیٰ کہ آرگمیدیا اور ایلس تک ان کے زیرِ نگیں تھے۔ یونانی ممالک میں اسپارٹا بیرونی فتوحات اور فاعلی استحفاظی اصول کے لیے ممتاز تھا۔

۱۱ یہ واقعہ ایک اور واقعے سے مستنبط ہو سکتا ہے۔ اسپارٹی مزمار ی نظم کو لیسڈ کرتے تھے اور انھوں نے یولی مزمار کی طرح کو اختیار کر لیا تھا (فون و، د، تحقیقات ہومر: V.W-Mi. Homer. Unters ص ۲۱۸)؛ نیز وہ اس زمانے میں ایسے ہساروں سے کہیں زیادہ من سنگ تراشی کی طرف راغب تھے۔ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے، اسپارٹا نے ادبیات اور فنون لطیفہ میں کوئی خاص ترقی نہیں کی،

باب ۱۱

اور اس میں یونانی قوم کا وہ جنگ جو فرقہ آباد تھا جس نے نہایت خوشی سے
بقیہ اجڑائے یونان کے لئے قومی عظمت کے اس زرخیز میدان کی تخم ریزی
کا کام چھوڑ دیا تھا جو اس قوم کا گویا سرمایہ تھی :

ہمیت عاشقہ صوفیہ مگر مشقہ۔ لیکن وہ دیوتاؤں کے خوش کرنے کے فنون لطیفہ کو اپنی مملکت کی
خاص روش کے مطابق استعمال کرتے تھے۔ اس پارٹی طرز معاشرت پر کوئی تعلق نہ تھا۔ اس
کا اثر بھی بیلین کیا جاتا ہے کہ اس نے کوئی جنگی نالج پیدا کیا تھا، لیکن اس کی شخصیت بھی
کوئی باہری مفید پس کی طرح کچھ کم خفا آئیر نہیں ہے :

باب ہفتم

دیگر پیلوپونیزی ریاستیں، خصوصاً آرگوس؛
فٹی دون، اسپارٹی تعلقات آرگوس،
آرکیڈیا اور ایس سے

آرگوس ریائی بادشاہوں کے شجرے پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہیں عام طور پر ہر قلمیوں کی اولاد میں سمجھا جاتا تھا یعنی ابتدا میں اسپارٹائی بجائے آرگوس ہی پیلوپونیز کی بہت بڑی ریاست خیال کی جاتی تھی۔ آرگوس کے حکمرانوں کو یہ فخر حاصل تھا کہ ان کا مورث اعلیٰ ارسطو مائوس کا ذریعہ تکبر ہے۔ ان کا پائے تخت میکے نامے نہیں بلکہ خاص آرگوس تھا جو قلعہ لاریناس سے مشرقی دامن میں ساحل کے قریب سطح بحر سے نو سو فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ واضح ہو کہ دوریائی آرگوس کے متعلق جو کچھ معلومات ہمیں ماسل میں وہ نہایت غیر مکمل حالت میں ہیں لیکن فی الجملہ اس کا یقین ضرور ہے

۱۔ خٹک ایران تک پیلوپونیزی ریاستوں کے باہمی تعلقات کے لیے دیکھیے، بوسولٹ،
"Lakedaemonier und ihre Bundesgenossen" G. Busolt

۲۔ لاکڈیمنون اور ان کی وفاقت Bundesgenossen لاٹینک شہ نامہ اس کتاب میں آرگوس کے متعلق ص ۶۶
میں ذکر ہے، جہاں مختلف ملکوں، مثلاً آریہ، آڈرائے، زینے وغیرہ کے طرز عمل پر
مفصل بحث کی گئی ہے۔ جزائی تفصیل کے لیے دیکھیے برسیان: "Geographia" ۱۱

Burman: Geog. von Gr. II

کہ اسپارٹا کی طرح یہ ملک مرکز حکومت نہ تھی بلکہ اس کے نظام و قافیہ میں متعدد ریاستیں شامل تھیں جن کا سرگروہ خود آرگوس تھا اور جس کی قلمرو میں ملک کا بیشتر حصہ خصوصاً میداں اناخوس شامل تھا۔ اسپارٹا کی طرح آرگوس میں بھی پیرلویکی اور ہیلوت رہتے تھے جنہیں یہاں کی بولی میں اور نیاتاتے اور گیمینٹیس کہتے تھے۔ ہم اس کا قطعی طور پر جواب نہیں دے سکتے کہ اس وفاقیت میں دو مشہور آفاق بلدیوں یعنی میکے نامی اور تربیز کی کیا حیثیت تھی، اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہاں کے باشندے اکائیالی نسل کے تھے جنہیں ایک حد تک آزادی حاصل تھی جو آرگوس کی قوت اور کمزوری کے ساتھ ہی ساتھ قطعی بڑھتی رہتی تھی۔ اکنے کے مشرقی پہاڑی جزیرہ نما پر ایسی دوروس اور تروئے زمین کے دو بلدیے واقع تھے جن پر آندہ آذرمانہ سے دوریائی رنگ چڑھ گیا تھا، لیکن آرگوس کے ان سے جو تعلقات تھے وہ افسری اور ماتحتی کی بجائے محض محالفانہ تھے۔ انہیں سے ایسی دوروس جزیرہ الی کینا کے بالمقابل ایک پہاڑی جزیرہ نابرو واقع تھا جو زبان کی طرح سمندر میں کونکلا ہوا تھا۔ شہر سے اندرون ملک کی جانب تقریباً دو لیک (دو مہیش سات میل) فاصلے پر حال ہی میں بعض نہایت کارآمد فوشتے برآمد ہوئے ہیں، اور یہی وہ جگہ تھی جہاں اسٹیکلے پیوس کی شہور آفاق تیرتھ کی عارتیں ایک بہت بڑے رقبہ اراضی پر پھیلی ہوئی تھیں۔ اسی ساحل پر ذرا جنوب کی طرف جزیرہ کلوریاس کے روبرو شہر تروئے زمین آباد تھا۔ ان کے علاوہ دو شہروں یعنی ازیمے اور ہرمیونے میں دریوی آباد تھی، ازیمے کے موقع کا قطعی طور پر یقین نہیں کیا جاسکتا، صرف یہ کہا جاسکتا ہے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ آرگوس کا ذکر فیشر تاریخ اجراء کے آرگوس Fischer: Hist.

Argivae Frasin ریز لائوس ۱۸۴۸ء: شاید زورٹ، مودریائی آرگوس

کی سائنس تاریخ Schneiderwirth, Politische Gesch. des dorischen

Argos I & II ہی لیکن خطاط ۱۸۶۵ء و ۱۸۶۶ء :-

باغ

وہ نئو پلیمیا کے قریب وجہ میں کہیں آباد ہو گا، رہا ہرمیو نے، سو وہ جزیرے کے مقابل اس طبع کے وسط میں آباد تھا جہاں آگوسا آگوسا کے چوڑے کونے کے چوڑا ہونے کی وجہ سے بن جاتی ہے۔ ابتدا میں ان سب شہروں نے دور مائیسوں کے سامنے ہتھیار رکھ دیئے؛ اس کے بعد جب اسپارٹا اور آرگوس میں باہمی جنگ چھڑ گئی تو اس موقع کو غنیمت سمجھ کر از نیے نے اپنی آزادی کو از سر نو حاصل کرنا چاہا اور جب تقریباً شش درم میں شاہ نکانڈر نے آرگوس پر حملہ کیا تو از نیے واپس سے مل گئے۔ لیکن انہیں بہت جلد اپنے کرتوت کی سزا مل گئی، بین آرگوس نے از نیے پر قبضہ کر لیا اور اس کے باشندوں کو لقونیشیا تک جانا پڑا۔ اسکے برعکس ہرمیو نے اپنی آزادی کو اس خوبی سے برقرار رکھا کہ جب آرگوسیوں کو اپنے شہر کے قریب شکست پہنچی تو اسے لکڈ موٹی وفاقیت میں شمول کی اجازت مل گئی۔ لیکن نئو پلیمیا کا حشر از نیے کا سا ہوا؛ آرگوسیوں نے اس کے جلد باشندوں کو نکال دیا، اور آخر کار وہ اسپارٹیسوں کی ہربانی اور عنایت سے مسینیہ کے شہر مونتھو نے میں جا کر آباد ہو گئے۔ ذرا جنوب کی طرف ہٹ کر ایمین کے ساحل کے قریب وہ علاقہ جو کہ پارونوں کے مشرقی دامن میں واقع ہے، غالباً دوریانی حملے کے زمانے سے ہی آرگوس کا تھا۔ بہر حال آرگوس نے نہ صرف ان اقطاع ملک کو اپنے زیر اثر کیا، بلکہ شمال و مغرب کی جانب اور خلیج سارون کے ساحلی علاقے کا بیشتر حصہ بھی اس کا فراہ بردار تھا؛ اس کے علاوہ آرگوس، سکیون، فلیوس، کلیونائے اور انی گینا ایک مذہبی لیگ کے اراکین تھے جس کا مرکز آرگوس لا رسا کے دامن میں نیشوی الو لو کا بت کہہ تھا، اور اس لیگ کے اراکین میں باہمیہ قرار دیا ہوئی تھی کہ کسی حالت اور صورت میں باہمی امن میں خلل واقع نہ ہونے میں گئے۔

الغرض دوریانی حملے کے بعد آرگوس نے جزیرہ نما کے اس حصے پر براہ راست یا بالواسطہ تسلط پیدا کر لیا تھا جو شہر اور وقت دونوں کے اعتبار سے

ممتاز تھا، اور اُسے وہ کل اختیار حاصل ہو گیا تھا جو کسی زمانے میں میکے نائی کا ہی حصہ تھا۔ ساتھ ہی، آذگو سیوں نے چند روایتوں کو جو اس صنم کی سیاق و سباق تھیں، جاری رکھا؛ مثلاً اس کا مشرق سے خاص تعلق تھا؛ یہی وہ مقام تھا جہاں سے دوریانیوں نے بلاد مشرق کی جانب قدم بڑھایا تھا، اور چونکہ کریٹ، رھوڈس، کوس، کنیدوس اور مالی کا لونا سوس میں آذگو س ہی سے آخری مستعمرین پہنچے تھے اس لئے ایشیائی ممالک اسی کو اپنا وطن سمجھتے تھے۔ قصہ مختصر بہت سے واقعات کی بنا پر آذگو س یہاں کا تاریخ میں ایک نہایت ممتاز حصہ لینے کے لئے تیار تھا، اور ضرورت صرف اس کی تھی کہ کوئی قابل آدمی اگر مفید مطالب حالات سے کام نکال کر اس شہر کے اثر میں اضافہ کرے؛ آذگو سیوں کو ایسا شخص فچی دون مل گیا: آذگو س کے ابتدائی فرماں رواؤں کے نام علی الزیب تھے، کوس، کئی سوس، میدون، تنفس تیوس، میرولیس، اریطودامید اس اور فچی دون بیان کئے جاتے ہیں، اور اغلب امر یہ ہے کہ فچی دون تقریباً سنہ ۶۰۰ ق م میں تخت پر بیٹھا ہو گا۔ لے الفیوروس کہتا ہے کہ جب فچی دون نے

لے آذگو سی یا و شاہوں کی ہزرتیں تھیو پومپوس سے اخذ کی گئی ہیں (جلد ۳۰) اسکیرکس الفیوروس کے نزدیک جس کا اقتباس اسٹرابو ۸، ۵۴۸ (جلد ۱۵) میں دیا ہوا ہے، فچی دون تھے کوس سے دسواں تھا اور پٹیوسا تیس کہتا ہے کہ وہ آٹھویں اولمپیاڈ میں شاہ آذگو س تھا۔ اب ہیرودوٹس (۶، ۱۲۷) میں ایک فقرہ ہے جس کے مطابق وہ سنہ ۶۰۰ ق م سے بہت پہلے ہو گا؛ نیز یولیوس افریقی کہتا ہے کہ آٹھائیسویں اولمپیاڈ کا میلانیٹوں نے لگایا تھا؛ ان اسباب کی بنا پر بعض محققین لے وینسن بورن Weissenborn بجائے آٹھویں اولمپیاڈ کے آٹھائیسویں اولمپیاڈ کو زیادہ قریب قیاس سمجھتے ہیں۔ لیکن اولمپیاڈ عشاق اگر سستے کے قصے کی سنوئی تحقیقات کے لئے مطلق کوئی اہمیت نہیں ہے، اور ان ماضیوں میں سے کس کے باپ کی تاریخ کے لئے آٹھائیسویں اولمپیاڈ بہترین قبل از ہجرت مکتبہ ہوگی۔ ٹریبر Trieber کی رائے ہے (مضامین برا، یادگار و اعتر

یہاں حکومت اپنے ہاتھ میں لی تو تیسرے نوس کی میراث کسی شخص واحد کے زیرِ حکومت نہ تھی، اور اپنی آبائی جائیداد کو از سر نو یک جا کرنے کا سہرا اسی کے سر پر آتا۔ اس نے اپنی توجہ ان اصلاحات پہلو پوینز کی طرف دوبارہ رجوع کی جو کبھی نہ کبھی ہر قتل کے زیرِ نگین رہ چکے تھے، اور اولمپیا کی میلے کا انتظام جس کی بنیاد اس کے آباؤ اجداد نے ڈالی تھی، خود اپنی نگرانی میں لیا۔ اس نے کورنٹھ کے خلاف سازش کر کے وہاں کے ایک ہزار نوجوانوں کو اس بہانے سے آرگوس طلب کیا کہ وہ اپنی فوجی مہمات میں ان کی امداد کا خواہاں ہے؛ اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ وہ انھیں جان سے مار ڈالے، لیکن اُس کے مقصد علیٰ ابرو لگنے سے اس کا سازش کر دیا اور کورنٹھ کو تھی نوجوانوں نے اپنے گھر کی راہ لی ہیرودوٹس کے بیان کے بموجب فنی دون کا عہد اس لیے بھی ممتاز ہے کہ اس میں تمام جزیرہ غائے پہلو پوینز کے لیے اوزان امداد پیاؤں کا ایک معیار قائم ہوا، اور کہا جاتا ہے کہ یہی وہ شخص تھا جس نے سب سے پہلے یونان میں سکوں پر ٹھپا کرایا تھا۔ اس کے بعد عرصہ دراز تک آرگوس کے قریب ہیرانیوم میں چاندی کی سلاخیں یا اوپے لیسکوئی برآمد ہوتی رہیں جنہیں فنی دون نے ٹھپے دار سکوں کی یادگار میں بنوایا تھا۔ اس کی کھمال جزیرہ الی گینا میں تھی؛

اس میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں کہ یونان میں فنی دون کی ایک خاص وقعت

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - Aufsätze dem Andenken an Waitz

gewidmet، انوفہ (شعاع) کو فنی دون پتیا لیسویں سے اڑتا لیسویں اور لمپیا کے زمانے میں ہوگا۔

فنی دون کے کاموں کے لیے انفوروس جزیرہ اڑجیاں تھے نوس کے مقدمہ کا بھی تذکرہ ہے (صفحہ ۱۲۷) ۱۲۷ کا خط لکھا جائے۔ انفوروس کے قول کے مطابق، جس کا اقتباس اشتراک ۲۷۸ میں دیا ہوا ہے، فنی دون اپنے کے الی گینا میں ٹھہرتا تھا فنی دون بحیثیت ایک خود سرِ عالم کے ہیرودوٹس ۱۲۸ میں اس کا خط لکھا تھا؛ بتایا کہ ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱ کا خط لکھا گیا تھا۔ Unger کا مضمون رسالہ فیلو لوجس میں شائع کیا جائے؛

باریک

حاصل تھی، اور معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے شمالی سیلیو پونیز کے لیے اسی قسم کا کام کرنے کی کوشش کی جو اسپارٹا بالاخر جنوبی سیلیو پونیز میں کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہی نہیں کہ وہ شیعے نوس کی میراث کو از سر نو متحد کرنے میں کامیاب ہو گیا بلکہ اُس نے سکیون میں بھی آرگوس کی حکومت قائم کر دی، اُنی گینیا میں اُس کی بحسال کے قیام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس جزیرے پر بھی قابض تھا؛ اور ہزاروں جو انوں کے قصے سے یہ پایا جاتا ہے کہ وہ کورنٹھیوں کو بھی آرگوسیدوں کے دوش بدوش لڑوانے پر قادر تھا۔ آٹھویں اور تیسری صدیوں میں وہ بحیثیت صدر عید اولمپیا ہمارے سامنے آتا ہے؛ اور اٹلیس کے خلاف پیرائیوں سے محالغہ کر کے اسپارٹا کا مد مقابل میں جاتا ہے۔ ایفوریس کا بیان ہے کہ اسپارٹا کی بجائے وہ سیلیو پونیز یوں کا سردار بن گیا تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ اُسے اسپارٹیوں اور ایتلیسیوں نے مل کر شکست دی، اور اسپارٹیوں کی امداد سے اٹلیس کو پیرائیس اور تری فالکیہ سے اضلاع مل گئے۔ گویا باور کرنا دشوار ہے کہ آٹھویں صدی ق م میں ہی اسپارٹا کو جزیرہ نمائے سیلیو پونیز کی قیادت حاصل ہو گئی تھی، لیکن ہم یہ حال تسلیم کر سکتے ہیں کہ اُسے اس زمانے میں بھی بہت کچھ اقتدار حاصل تھا، بعد میں سبب جو پچھ ایفوریس نے لکھا ہے وہ فی الجملہ غلط نہیں ہے۔

تاریخ یونانی میں سب سے زیادہ جس کام کی وجہ سے فنی دول کو امتیاز حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اُس نے اوزان اور پیمائوں کا ایک معیار اور سکتے یونانی میں (یا بقول ہیرودوٹس، صرف سیلیو پونیز میں) رائج کئے۔ اس وقت ہم صرف سکوں کا ذکر کریں گے۔ ایشیا اور افریقہ کے تمدن ممالک میں عرصہ دراز سے قیمتی معدنیات سے مبادلے کا کام لیا جاتا تھا، لیکن یہ مبادلہ باوزن کے عمل میں نہ آتا تھا، یعنی ہر موقع پر ان دھاتوں کو وزن کرنا پڑتا تھا اس کے بعد ایسے سکہ رائج ہوئے جن کا وزن سرکاری طور پر ٹپسے کے ذریعے سے ظاہر کر دیا جاتا تھا اور ان کو بار بار تولنے کی ضرورت نہ تھی۔ متقدمین کا خیال ہے کہ اس بات کیلئے

ٹھپے کے استعمال کی ابتداء تو وسط ایشیا کے مہذب ممالک میں ہوئی نہ مصر میں بلکہ سب سے پہلے اس کا رواج ایشیائے کوچک میں ہوا، اور بعض کا تو یہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ فنی دون سے بیشتر یہ طریقہ کسی کو معلوم ہی نہ تھا۔ لہذا ہمارے لئے اس نتیجے پر پہنچنا ناگزیر ہے کہ اس نہایت مفید اور کارآمد عمل کا انکشاف ایک ہی جگہ ہوا ہوگا، اور چونکہ تمدن کے ہر شعبے میں عام طور پر ایشیائے کوچک ہی رہبری کرتا تھا اس لئے یونان نے یہ طرز اسی سے اخذ کی ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ ایشیائے کوچک میں سب سے پہلے لہدیہ ہیں سکوں کا رواج ہوا، جہاں کے غیر مصفا زرد سونے یا الکتروں کے بنے ہوئے سکے آج تک موجود ہیں۔ ان کے برعکس میڈونی سکے چاندی کے تھے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس جلیل القدر بادشاہ نے سب سے پہلے اس وجہات کے سکے ڈھلو کر اپنا نام پیدا کیا ہوگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے یہ سکے الی گینی میں بائے جس کے یہ معنی لیے جاسکتے ہیں کہ سکوں کا الی گینی معیار اور الی گینی سکوں کی ساخت دونوں اسی کی طرف منسوب کی جاتی تھیں۔ اس سکوں پر کچھوے کی شکل بھی ہوتی تھی۔ یہ امر طے شدہ نہیں ہے کہ ان میں سے جو ہم تک پہنچے ہیں ان میں سے ایک بھی فنی دون کے عہد کا ہے یا نہیں، اور چونکہ قدیم سکوں پر کسی قسم کا کتبہ نہ ہوتا تھا بلکہ سکہ ساز محض شبیہ پر اکتفا کرتا تھا اس لئے ان کی تاریخ کا صحیح اندازہ کرنا یا یہ یقین کرنا کہ ان میں سے کونسے قدیم تر تھے اور کونسے جدید تر، نہایت دستور امر ہے۔ بہر نوع، خواہ فنی دون نے سکوں کے میدان میں کچھ بھی کیا ہو، اس میں شبہ نہیں کہ اوزان اور بیانیوں کی تنظیم میں اس کا بہت نمایاں حصہ ہے، اور اس نے یونان کو ایک ذی امتیاز ملک بنانے میں بہت کچھ کیا۔

سکہ زمانہ حال میں سکوں کی ابتدا کی تحقیقات پر مستند دھلیں وقف کر دی گئی ہیں، جن میں سے مفصلہ دلی بالتحقیص کا نام ہے۔ ف، لیونورمان، سکجات قدیم Fr Lenormant
La monnaie dans l'antiquité جلد اول، صوفہ ۱۲۵ وغیرہ؛ بار مغلے ہیڈ:

بائبل

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی زمانے میں سپلوپونیز کے دور یانی
فائقوں میں دو مختلف النوع ذہنی تحریکات جاری تھیں۔ اچھے نئے وطن میں

بقیہ حاشیہ مصنف گزشتہ - تہذیب کتاب ہر سکھ جات متقدمین Barclay Head
Introduction to the Coins of ancients؛ یونانی گارڈنر:

Percy Gardner: Types of Coins of the Hellenistic Period

Greek Coins, Historical introduction متقدمین کے نزدیک ان کی

ایجاد کا سہرا یا تو فیکس وول کے سر تعاد و رد لہ یہ والوں کے؛ الفیوروس کامیڈان فنی وول

کی طرف معلوم ہوتا ہے (انٹر الو ۸، ۳۷۶) اور بہت سے مورخوں نے اسی کا اتباع

کیا ہے؛ لیکن ہیرڈوٹس لہرویلوں کا طرز ار ہے بعض قدیم لہرویل کے دستیاب

ہوئے ہیں جو نزدیک تولی سونے یا لکڑی کے بنے ہوئے ہیں؛ نیز بعض قدیم الی لہرویل

کے بھی ملے ہیں جن پر کچھ سے کی شکل بھی ہوئی ہے۔ بلاشبہ ان میں سے قدیم ترین پر بھی

کوئی ایسا نشان نہیں ہے جس کی تاریخ پچاس سال کے اندر اندر کسی تاریخ کا قیام کر سکیں

لیکن بہترین اسناد اس پر متفق ہیں کہ یہ سن ۵۰۰ ق م سے پہلے کے نہیں ہو سکتے۔ اب

فنی وول کا زمانہ (۴۵۰ ق م) صدی ق م کا ہے اس لیے محض ان سکوں سے اس رائے کی

تصدیق نہیں ہوتی تھی اسی نے رائج کئے ہوں گے چنانچہ کسی بادشاہ کا قیام کرنے کے لیے

ہمیں محض اس شہر کے نام پر اکتفا کرنا پڑے گا جہاں یہ ابتدا میں رائج ہوئے۔ ممکن ہے کہ

فنی وول نے مشرقی اوزن اور پانوں کو اپنے ملک میں رواج دیا ہو اور چونکہ سکوں

کی ترویج اس کے بعد چلی ہوگی اس لیے اس کی ایجاد بھی اسی کے سر تعویپ دی گئی ہو۔ اب

صرف لہرویلوں کا سوال باقی رہ جاتا ہے، اور اس مسئلے پر جلد ملکا اتفاق ہے کہ

لہرویل باہری سے لایا ہوگا۔ ہیڈ کتا ہے کہ لہرویلوں نے سب سے پہلے دسات کے نمونوں

پر شباک کے ان سے سکوں کا کام لیا، اور جس قوم کو سکوں پر تصاویر کندہ کرنے کا امتیاز

ماصل ہے، ان کا نام انھوں نے ان پر نام کندہ کرنے شروع کئے وہ ایشیائے کوچک کے

یونانی تھے۔ لیکن اس امر کا کہ لہرویلوں نے ہی سکے کی ایجاد کی اتنا یقین نہیں ہے جتنا بعض

سکھتے ہیں۔ اگر سکہ صرف اس قسمی دسات کے نمونے کا نام ہے جیسے ایک خاص فن کا نمونہ

باب

داخل ہونے کے وقت وہ ایک سیدھی سادی بغیر منڈ، توندر قوم تھی جسکے افراد کی تعداد مفسوہ قوم سے کم تھی، اور جب اُس نے اس مفسوہ ملک میں

بقیہ حاشیہ صغیر گذشتہ - اور استناد کے طور پر لکھا کر دیا گیا ہو، خواہ اس ٹکڑے کی ہندی شکل کچھ ہی کیوں نہ ہو، تو ایسے سکے تو ساتویں صدی ق م کے ابتدا میں قبریں میں بھی موجود تھے، اور کیور یوم میں جو طلالی چھلے لے میں جس برس ساتویں صدی ق م سے ابتدائی حصے کے شاہ ایتھینز کا نام کندہ ہے، وہ غالباً سکوں کے طور پر ہی استعمال ہوتے ہوں گے؛ ان چھلوں کا وزن ۴۹ گرام یا ایک مینا ہے (پیرورٹھی یا Parrot et Chipiez، جلد ۲، ۲۸۹ - ہم اس بار سے واقف ہیں کہ مصر میں چھلے تول کر مبادلے کے لئے استعمال کئے جاتے تھے، اور ملک اشوریہ میں سارگون کے محل میں سونے اور چاندی کے عربی دستیاں ہونے میں ان سے اس ملک کے معیار کا چا چلنے یعنی سونے کے چھلے کا وزن ۱۶ گرام اور چاندی کے چھلے کا وزن ۳۲ گرام؛ اور اگر سونے اور چاندی کا باہمی تناسب ۱:۱۳ رکھا جائے تو سونے کا چھلا ۱۵ مینا کے کاہوا - اس کے بدلے تو نامی اس مینا کا نام "یوبائی معیار" پڑ گیا۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ایتھینز کے طلالی چھلوں پر تو تاریخ کندہ ہے، لیکن لیدوی سکوں پر نہیں ہے تو ہمیں یہ فرض کرنے میں مطلق تامل نہیں ہوتا کہ ہر دار طلالی چھلوں کا استعمال ایتھینز سے پہلے ہی ہوتا تھا، اور ہم ہر حال یہ تسلیم کر سکتے ہیں کہ اگر سکے انگریزی نام ہو سکتا ہے تو سکے ایجاد کرنے کا فخر لیدے والوں کو حاصل نہیں، لیکن اگر سکوں کے لئے دعوت کے ٹکڑے ہر لازمی ہے تو غالباً اس کی ایجاد کا سہرا لیدے ہی کا ہے۔ ہم اس ماننے کو یونان کے معیار سکے جات کی بابت حید مختصر یادداشتوں پر ختم کرتے ہیں جن میں بعض معن کا اقتباس کارڈنر Gardner اور بعض کا امہوف Imhoof اور سس Six کی کتابوں سے کیا گیا ہے۔ ابتداً بیشتر حصہ یونان میں الی گینی معیار رائج تھا جو غالباً فیقیہ میں مقرر کیا گیا تھا۔ سیمیائی معیار کی ابتدا بابل سے ہوئی، اور اس کا رواج اہل تو سامریہ میں ہوا لیکن رفتہ رفتہ اُسے دیگر اقلام ملک نے بھی اختیار کر لیا، اور سولی نے جو تھریا کی مقدار میں ۲۰ فی صدی کی کمی کردی (Seisachtheia) وہ اس کی گینی معیار کا معیار یوبائی معیار کی ترویج تقریباً ایک ہی زمانے کے واقعات میں ماسی فرانے کے قریب کو

باجا

بود و باش اختیار کر لی تو ان کے سامنے دو مختلف النوع شاہراہیں کھلی گئیں مینسترہ قوم کی تہذیب و تمدن اُن کی تہذیب سے بہت اعلیٰ دارف تھا، اور یہ سوال پیدا ہوا کہ ان کا تعلق اُس سے کس قسم کا ہوگا۔ اسپارٹیوں نے تو اس تمدنی سے مطلقاً کنارہ کیا باوجودیکہ آرگوسیلوں اور اُن کے حلیفوں نے اُس کو اپنا بنا لیا، لہذا ہم فی الجملہ یہ حکم لگا سکتے ہیں کہ فاتحوں نے ان مقامات کی تہذیب کو جہاں وہ اگر آباد ہوئے تھے اجزوی طور پر اختیار کر لیا تھا۔ اُس وقت تک لفظ نوی تمدن نے کوئی خاص اعتبار یہاں نہیں کیا تھا اس لیے اغلب امر یہ ہے کہ فاتحوں پر اس کا اثر ذرا کم ہی پڑا ہوگا، برعکس اریں دور یا نیوں کے عہد سے مینسترہ آرگوس یونانی تہذیب و تمدن کا مرکز رہ چکا تھا۔ اگر فنی دون سے پہلے نہیں تو کم سے کم اُس کے عہد حکومت میں، اور خود اُس کی وساطت سے دور یا نی آرگوسیلوں نے وہی حکمت عملی قائم رکھی جو ان سے پہلے اکائیائی آرگوسیلوں کی تھی۔ فنی دون کا نصب العین یہ تھا کہ جریرہ ناپریسیادت حاصل کرے اور اس مقصد کے حصول کے لیے اُس نے اولمپیا کی کھیلوں سے کام نکالا۔ اُس کے تعلقات مشرقی ممالک کے ساتھ نہایت وسیع تھے، اور اس میں آرگوس کی مشرقی نوآبادیوں نے اپنے مادر وطن کی بہت کچھ مدد کی۔ شاید فنی دون نے اوزان اور میانون کی جو تنظیم کی اُس کی اصلی وجہ یہی تعلقات کی وسعت ہو۔ فنی دون کو تخت آرگوس پر بیٹھنے کا قانونی حق حاصل تھا، لیکن اُس کی یہ خواہش نہ تھی کہ دور یا نیوں کے آنے سے پہلے آرگوس کے گزشتہ فرماں رواؤں کی طرح اپنے اختیارات کو

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اور ایتھنز نے بھی یونانی معیار ہی کو اپنے یہاں رواج دیا لیکن اس کی اکائی بھی اتنا تر کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا جیسی طرح اس ابتدائی زمانے میں سلی نے بھی یونانی معیار اختیار کر لیا تھا، لیکن یہ درست نہیں ہے کہ سسلی کے جلدیہ نے ایتھنز کا اتباع کر کے اپنے سٹے ویسے ہی ترتیب دیے یا ایتھنز کے یہاں اختیار کیے بعض کا خیال تھا کہ ایتھنز کا معیار ممالک پر عہد اول میں ہی اثر نہ کیا، اس کی حلق کوئی سند نہیں ہے، اور حقیقت امر یہ ہے کہ سسلی نے ایتھنز کے معیار نہیں بلکہ خود ایتھنز کے یونانی معیار کو اختیار کیا تھا؛

محدود کر دے، بلکہ وہ ایشیائی حکمرانوں کی طرح، جن کے ساتھ اس کے تعلقات نہایت دیرینہ تھے، بالکل مطلق العنان ہونا چاہتا تھا، اسی لئے متقدمین کے نزدیک اس کی حیثیت بالکل کسی خود سر حاکم کی سی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ سیلیوپونیزی دور یا نیوں کے جو دو مختلف النوع مقاصد نظر آتے ہیں ان میں سے ایک کا قائم مقام لیکر گوس اور دوسرے کا فنی دون تھا۔ باوجودیکہ فنی دون کی موت کے بعد کے واقعات کا یقین نہیں کیا جاسکتا، لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ ملکیت مسلسل قائم رہی۔ ہمارے پاس بہت سے ایسے آرگوس یا بادشاہوں کے نام محفوظ ہیں جو بلاشبہ فنی دون کے بعد تخت نشین ہوئے ہوں گے، لیکن چونکہ ہم مختلف واقعات کا سنبھالیے تعین مطلق نہیں کر سکتے اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کس ترتیب سے تخت نشین ہوئے ہوں گے۔ بہر حال یہ امر یقینی ہے کہ آرگوس نے فنی دون کے زمانے سے ترقی کی طرف جو قدم بڑھایا تھا وہ سچھے بٹھے لگا، اور اسے اسپارٹا اور دیگر یونانی ریاستوں کے بالمقابل اپنا وقار قائم رکھنے میں بہت کچھ دشواری پیش آئی، یعنی ایک طرف تو سکیمون اور کورنٹھ کے خود سر ملے دباں کی عنان حکومت اپنے ہاتھوں میں لے لی جس کے باعث جزیرہ نما کے تسالی حصے میں آرگوس کا وقار کم ہو گیا، اور دوسری جانب الی گینار و زبر و زریاد آزادی کی طرف مائل نظر آنے لگا۔ ان ریاستوں کو تو آرگوس نے چھوڑ رکھا تھا،

۱۲۷۶ Nio.Dam حروم سے معلوم ہوتا ہے کہ فنی دون ایک کورنٹھی ہم میں مارا گیا، لیکن میٹر کا خیال ہے کہ یہ فنی دون خود سر آرگوس نہیں بلکہ وہ کورنٹھی مقنن ہے جس کا تذکرہ ارسطو طالیس کی سیاسیات میں آگیا ہے۔ فنی دون کے ورثہ کی بابت زمانہ حال کے مورخوں میں باہمی اختلاف ہے۔ پلاس Plais کے ردیکے بعد دیوکرانی داس تحت نشین ہوا، لیکن بوسولٹ (لاکے دیون ۹۸) کا خیال ہے کہ اسے لاکے داس اور دیوکرانی کے رائے میں ایراتوس سریر آئے حکومت ہوا۔ واضح ہے کہ یہاں ڈیوکرانی و دیوکرانی کا تاریخ کرنا ہے؟

باب

جب پڑا راجس سے آرگوسوں کو اس کی موت کا دھوکا ہوا اور وہ اپنے پڑاؤ
 کی طرف شادیا نے بجائے ہوئے واپس چلے۔ اب اوٹھریا داس نے
 اٹھ کر آرگوس کی مردوں کے ہتھیار اُتارے اور انھیں اسپارٹی پڑاؤ میں
 لے آیا۔ جب آرگوس اور اسپارٹی واپس آئے تو یقین نے فتح کا دعویٰ
 کیا جس پر دونوں میں از سر نو دست بدست لڑائی ہونے لگی اور بالآخر اسپارٹوں
 کا ہی بول بالا رہا، اور ان کا منسلق تھریا پر قبضہ ہو گیا۔ لیکن مشکل یہ پیش آئی کہ
 آرگوس نہ تو اپنے حقوق سے دست بردار ہونے کے لیے آمادہ تھا نہ
 اسپارٹی فتح کو ہی تسلیم کرتا تھا، لہذا وہاں کے باشندوں نے یہ تصفیہ کیا کہ
 تھریا کی یاد تازہ رکھنے کی غرض سے جس وقت تک یہ ضلع فتح نہ ہو جائے
 اُس وقت تک آرگوس مرد اپنے بال نہ کٹوایا کریں اور عورتیں زیورات پہننے سے
 باز رہیں۔

اسپارٹا اور آرگوس کے علاوہ دیگر پیلوپونیزی اضلاع کی ابتدا میں کچھ وقعت
 نہ تھی۔ گورنمنٹ کو کچھ بھی رتبہ حاصل تھا وہ سب اس کی تجارت کی بدولت
 تھا، اس کے علاوہ بعض ریاستوں نے اپنے خود سر حکمرانوں کی ماتحتی میں جو
 کارنامے نمایاں انجام دیئے ان کا بیلن متعاقب کیا جائیگا جزیہ نائے پیلوپونیزی
 کا جزائی مرکز آرکیڈیا ہے، اور یہ ایک ایسا ملک ہے جس کو مختلف ہاتھوں
 کے زنجیرے پہنچیں سے کاٹتے ہوئے دیگر حصص پیلوپونیز سے جدا کرتے
 ہیں۔ شمالی اور مشرقی ہمسایہ حالک سے اس ملک کی صرف چند دروں
 کے ذریعے سے آمد و رفت ممکن ہے۔ جزیرہ نائے پیلوپونیز کے اقطاع سے
 جو راستہ ہے وہ نہایت ڈھلوں اور دشوار گزار ہے اور صرف ایک راستہ
 نسبتاً صاف ہے یعنی وہ جو بحر ایونیہ سے دریائے الفیوس کی وادی میں ہو کر
 گزرتا ہے۔ واضح ہو کہ دور یانی حملہ پیلوپونیز کے وقت آرکیڈیا عمل طور پر

لے آرکیڈیا کے بے شواب، آرکیڈیا، شٹٹگارٹ، Schwab :

Arkadien; Stuttgart. 1932 جغرافیہ یونان، ۱۹۲۷ء، الفیوس، ٹوسون پر

یا

فتح نہ ہو سکا تھا، اس لیے کہ جب ملک کے فاتحوں نے زرخیز وادیوں اور غلیم
سواحل پر قبضہ کر لیا تو پھر بہاڑی علاقوں میں انھیں کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جو
ان کے لیے باعث کشش ہو۔ اس کے علاوہ چونکہ آرکیڈیا میں بہاڑی
اقوام کی جملہ صفات مثلاً ہمت، مردانگی اور جنگجوئی موجود تھی اس لیے دور یانیوں
نے ان کو انھیں کے حال پر چھوڑ دینا مناسب سمجھا یہ بھی یاد رکھا جائے کہ آرکیڈی مملکت
فردی نہ تھی بلکہ اس کا ہر ایک پرگنہ آزاد تھا؛ بعض پرکنے تو ایسے تھے جن میں
صرف گاؤں ہی گاؤں تھے اور کوئی قصبہ ایسا نہ تھا جسے ملک کا حقیقی مرکز
کہا جاسکے۔ یہ بات نہایت عجیب و غریب ہے کہ جملہ آرکیڈی شہراںچہ اندیچہ
بہاڑوں کے قریب میں واقع تھے؛ اگر شمال کی جانب سے ان کا شمار کیا جائے
تو جنوب و مشرق کی طرف مفصلہ ذیل شہر تھے: نسیووس، کلٹی تور،
فے نیوس، ستیم فالوس، اور خونوس، مین فی نیا اور بگمبہ؛
وسطی اور جنوبی آرکیڈیا میں میگالوپولس کی مستعمری تک کوئی اور شہر نہ تھا
لیکن دریائے الفیوس کے جنوب میں، یعنی ملک کے جنوب و مشرق
جانب بعض مقامات ایسے تھے جن کی وقت آرکیڈی افسانوں میں بہت کچھ
پائی جاتی ہے مثلاً لیکو سورا جسے آرکیڈیا کا قدیم ترین بلدیہ شمار کیا جاتا تھا،
اور ترائی ٹروس جس کا ذکر تاریخ مسینیہ کے ضمن میں آچکا ہے۔ بلاشبہ
تاریخ آرکیڈیا میں ایسے واقعات ضرور پیش آئے ہوں گے جن سے ہم
واقف نہیں ہیں۔ عام طور پر اس کے شہروں کی بنیاد نسبتاً زمانہ قریب میں
پڑی ہوگی۔ مثلاً مین تی نیہ کی بابت کہا جاتا ہے کہ اسے دراصل آرگوسوں
نے شاید اسپارٹا کا مد مقابل بنانے کے لیے پانچ گاؤں ملا کر آباد کیا تھا؛
اسی طرح بیان کیا جاتا ہے کہ وٹنیاتی زمانے میں الیوس دلا الفئی داس نے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۳ دیکھو تو Busolt: Die Lake-de-monier (۱۱ وغیرہ)۔

دائم ہو کہ بوسولٹ نے آرکیڈیا کی ابتدائی تاریخ کی بابت حوصلہ قائم کئے ہیں ان پر
نیزے Nieze نے استدلالی اعتراضات کئے ہیں۔

باجا

مختلف پرکوں کو یکجا کر کے تھکیہ آباد کیا تھا، اور اس اتحاد کی نشانی ”آٹھینے الیا“ کا بت خانہ بیان کیا جاتا ہے۔ آرکیڈی ہمیشہ اپنے قدیم آبائی رسم و رواج اور حب موسیقی کی وجہ سے ممتاز تھے اور وہ اپنی جنگجو یا عادات کا مظاہرہ سوئیزرستانوں کی طرح دیگر ممالک کی فوج میں بھرتی ہو کر نہایت شوق سے کرتے تھے۔ سوئیزرستانوں کی طرح آرکیڈیا میں بھی ابتدا ہی سے ہر ایک صنم میں اتحاد کے جراثیم موجود تھے، لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اوائل تاریخ میں اس اتحاد کی شکل کیسی ہوگی۔ تاریخ میں آرکیڈی بادشاہوں کا ذکر سننے میں آتا ہے لیکن یہ امر صاف طور پر عیاں نہیں ہے کہ آیا تمام ملک الی کے دست نگر تھا یا نہیں اور جنگ کیونچھڑا سے پہلے اصول وفالیت کی تلاش بے سود ہے۔

آرکیڈیا کی مخصوص سیاسی حالت کی وجہ سے اسپارٹا جیسے ملک کو اس ریتسلط حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہو گئی، اس کے علاوہ اسپارٹا کا آرکیڈی معاملات میں مداخلت کرنے کا ایک اور سبب بھی تھا، وہ یہ کہ بالائی وادی یوروتاس سے اولمپیا کو جو راستہ سب سے آسان گزرتا تھا وہ اسی ملک میں ہو کر گزرتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لیکرگوس کے ایک رشتہ دار خارجی لاکوس نے ہی یوروتاس اور الفنیوس کی درمیانی اراضی پر جسے آئی لگیس کہتے تھے، قبضہ کر کے خاص تھکیہ پر حملہ کر دیا۔ ہم اس سے پیشتر بتا چکے ہیں کہ اس نوع کے بیانات نہایت مشتبہ ہیں اور اولمپیا میں اسپارٹا کی مسینیا پر قابض ہو چکے تھے، اس لئے وہ ضرور آرکیڈیا کے مغربی حصے پر بھی دانت لگا سکتے تھے اور اب انھوں نے اس کے

۷۷ تہہ بنی تیا کی آبادی انتہا بوا ۱۸، ۳۳۷ برسیان ۲، ۲۰۹ کا خیال ہے کہ یہ اسکے مختلف گھاؤں کا باہمی اتحاد یا پانچویں صدی ق م میں قطعی طور پر عمل میں آ کر ہوگا، لیکن بوسولٹ اسکی بابت اس قدر وثوق سے کوئی رائے قائم نہیں کرتا ”لاکے دویان“ Busolt Lak صفحہ ۱۲۵ (۱۲۵) اور اسکی رائے مجھے زیادہ حائب معلوم ہوتی ہے، تھکیہ کی ابتدا، پوجو سانیا ۱۸، ۴۵۸، ۵۱

۱۰

اقتصاد جنوب و مغرب کو غنے میں مداخلت کر کے نکال لیا پر قبضہ کر لیا؛ لیکن انہیں اس مہم میں کامیاب نہ کیا گیا۔ کیونکہ اورس تھیز یوں غنے آ کر کیڑی قبیلے نے انہیں شکست دیدی۔ دوسری جنگ مسینیہ میں چند قبیلوں نے ارسٹمقراطیس شاہ اور خمینوس کی ماتحتی میں مسینیوں کی مدد کی تھی۔ جس طرح دریائے یوروتاس کے بالائی حصے کے متوازی وادی الفیوس کو ایک راستہ نکلتا ہے بعینہ اسی طرح یوروتاس کے معاون اورے یوس کے ذریعے سے انسان میدانی جنگیہ میں پہنچ جاتا ہے؛ اس صلح میں اسیارمیوں نے آ کر کیڑیوں سے وہ تمام ملک چھین لیا جو بہاڑوں کے جنوبی نشیب پر واقع ہونے کے باعث جغرافی اعتبار سے وادی یوروتاس کا ہی ایک حصہ بن گیا ہے اور جس کے مشرقی حصے کو کوریائے اور مغربی حصے کو سکلی رتس کہتے ہیں۔ یہاں تک پہنچنے کے بعد انہیں اپنا قدم اور آگے بڑھانے کا موقع مل گیا۔ لیونز اور سکلیس کے عہد حکومت میں انہوں نے ولفی کی کاہنہ سے دریافت کیا کہ آیا یہ ممکن ہے یا نہیں کہ وہ تمام ملک آ کر کیڑی پر قبضہ کر لیں؛ اس کا انہیں نفی میں جواب ملا؛ لیکن ساتھ ہی جو اتفاقاً مسعود ولفی نے استعمال کئے اُس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ممکن ہے کہ وہ شہر جنگیہ پر قبضہ کر سکیں اور اُن کے دل اتنے بڑھے ہوئے تھے کہ جب وہ جنگیہ فتح کرنے سے لڑے نکلے تو وہاں کے باشندوں کو گرفتار کرنے کی غرض سے زنجیروں بھی اپنے ساتھ لیتے گئے۔ لیکن اس مہم کا نتیجہ کچھ اور ہی نکلا، یعنی خود انہیں کو ناکامی ہوئی اور بجائے اس کے کہ

۱۔ آ کر کیڑیاں اسپارٹیہات، پٹوسائنا، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳

باب

وہ تنگیاؤں کو گرفتار کر لیں، خود انھیں کی بجائے دوسروں میں جکڑ کر انھیں تنگیاؤں
 نے اپنی اراضی پر کام کرنے کو مجبور کیا۔ اس کے بعد اسکندر نے اس اور
 ارسطون کے عہد حکومت میں اسپارٹیوں کی قسمت جاگ اٹھی، اور جب
 انھوں نے دلفی سے استمراج کیا تو انھیں یہ ہدایت ہوئی کہ اورس تیس
 کی ہڈیاں، جو تنگیہ میں اس مقام پر لیں گی، وہاں ہوا کے تیز جھونکے
 چلتے ہوں اور جہاں سیدھی اٹھی خبریں کو پہنچتی ہوں، فوراً وہاں سے ہٹا لی جائیں۔
 اب ہوا یہ کہ جب ایک مرتبہ تنگیہ اور اسپارٹا میں التوائے جنگ ہوئی تو
 ایک سربراہ اور وہ اسپارٹا کی سسی لیخاس نے تنگیہ کے ایک لہار کی زبانی یہ
 سنا کہ اُسے اپنے کھیت میں ایک تابوت دستیاب ہوا جو تقریباً نو گز طویل
 ہے۔ لیخاس یہ سنے ہی تاؤ گیا کہ ہونہ ہو یہ وہی تابوت ہے اس لئے کہ لہار
 کے اوزاروں میں سے وہی آواز نکلتی ہے جس کا ذکر ہدایت الہامی میں تھا،
 حیاتیہ اُس نے فوراً کھیت پر قبضہ کیا اور تابوت کو اپنے ساتھ اسپارٹا
 لے آیا۔ اس کے بعد ظاہر ہے کہ تنگیہ کو اسپارٹا کے ہاتھوں زک پر زک
 پہنچے گی، اور تنگیہ مغلوب تو نہ ہو سکا لیکن اسپارٹیوں نے اُسے اپنے ساتھ
 ایسا محالہ کرنے پر مجبور کیا جس کی رو سے تنگیہ کی ہمیشہ کے لئے اسپارٹا
 کے نہایت وفادار حلیف بن گئے۔ انھیں ہمیشہ میدان جنگ میں
 اسپارٹی فرج کے میسرے پر رہنے کی اجازت ملتی تھی اور وہ اس اعزاز پر
 فخر کیا کرتے تھے۔ تنگیاؤں کی طرح دیگر آرکیڈیوں نے بھی اسپارٹا کیساتھ
 باہم محالہ کر لیا۔

اب اسپارٹا کے ان تعلقات کا، جو نشیبی القیوس کے ہدایات
 کے ساتھ تھے، تذکرہ کرنا باقی ہے۔ یہاں پیزانیوں کے علاقے میں
 (جس کا غالباً کوئی خاص مرکز تھا) ایک مقام پر اولیمپیا کا سیلا منعقد ہوا کرتا تھا۔
 اس میلے کا تفصیل وار ذکر تو متعاقب کیا جائے گا، جہاں تک اس کی

ماہ

ابتدا کا تعلق ہے ہمیں کوئی معلومات حاصل نہیں۔ ہم سے یہ ضرور کہا گیا ہے کہ لیکر گوس اور ایفنی توس ساکن ایلیس میں یہ قرار دیا ہوا تھا کہ اس میلے کے انعقاد کو ایک خاص معاہدے کے ذریعے سے محفوظ کر دیا جائے اور ایلیس کی اراضی ہمیشہ مامون و مصئون رہے۔ یہ آخری قرار داد قابل یقین معلوم ہوتی ہے، لیکن ساتھ ہی اغلب امر یہ ہے کہ نویں صدی ق م میں ایلیسیوں پیزائیوں پر اپنا اثر ضرور قائم کر لیا ہوگا۔ اولمپیا کے پیزائیوں میں ایک تختی پر ایک نہایت قدیم نوشتہ تھا جس سے یہ استدلال کیا جاتا تھا کہ لیکر گوس (یعنی اسپارٹیوں) نے کسی زمانے میں ایلیسی معاملات میں مداخلت کی ہوگی، لیکن چونکہ اس تختی کی قدامت کی بابت کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکتی اس لئے لیکر گوس (یعنی اسپارٹیوں) کی مداخلت کا قصہ بھی از بس مستحب ہے۔ بائیںہ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آٹھویں صدی ق م میں اسپارٹیوں اور ایلیسیوں کے باہمی تعلقات دوستانہ ہوں گے اور اسپارٹیوں کی موخر الذکر کو اولمپیا کی کھیلوں کے سربراہ کا دیکھتے ہوں گے۔ اب پیزائی اپنے فطری حقوق طلب کرنے سے بے کسی موقع کی تاک میں بیٹھے تھے اور انھیں یہ موقع فنی دون کے عہد میں ہاتھ لگ گیا لیکن ان کی کامیابی محض چند روزہ تھی۔ ایلیسیوں کو میلے کی صدارت نویں اولمپیا جیسے قدیم زمانے میں ملی تھی، چونتیسویں اولمپیا یعنی شکستہ ق م میں پیزائی اپنا اقتدار از سر نو قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے اور پیتالیوں کی سرکردگی میں جو بالآخر میلے کا صدر بنایا گیا، انھوں نے مسینیوں کو مدد دی۔ اس محاربے میں مسینیوں کی شکست کے ساتھ ہی پیزائیوں کو بھی نیا دیکھنا پڑا۔ اٹرنالیسیوں اولمپیا میں پیتالیوں کے بیٹے دیموفون نے پیزاؤادی کی کوشش کی، لیکن ایلیسی فوراً پیزا پر چڑھ دوڑے اور بناوٹ کو فرو کر دیا۔ اس کے بعد ہم خاص طور پر دیموفون کے بمبائی پر جھوس کی بناوٹ، دیس یونیتیوم کی پیزائی ضلع میں مداخلت اور سکی توس اور ماکس توس کی ضلع تری کی حالیہ دست اندازی کے حالات پڑھتے ہیں۔

باب

لیکن اس موقع پر ہی پیزائیوں کو ہی شکست ملی اور دس پونیتیوم کے بیشتر باشندے
اپنی دامنوس اور اپولونیا بھاگ گئے جس سے آکس ٹوس اور سکی ٹوس
کاکٹ ایلیسیوں کے ماتھے آیا۔ ان تمام اضلاع میں صرف لیپر پوم ہی ایسا
تھا جسے تھوڑی بہت آزادی حاصل رہی پہلے

پیلوپونیز میں ریاستوں میں صرف شمالی علاقے کا ذکر باقی ہے، لیکن
ان میں سے بحیثیت ایک ملک کے اکائیہ کاتاریج یونان میں کوئی رتبہ نہیں
ہے۔ یہ قوم سمندر اور پہاڑوں کے درمیانی علاقے میں سکونت پذیر تھی، اور
معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پیدا کرنے میں کار ساز فطرت کا مقتضایہ یہ تھا
کہ وہ ان اقوام کی طرف مطلق التفات ذکر کے جو پہاڑوں کے اُس پار رہتی
تھیں؛ بلکہ بادِ موافق چلنے پر صرف ان ساحلوں کی طرف اپنی کشتی حیات کا
باد بان موڑ دے جہاں اُسے اس مقام سے بہتر اپنی کارگزاری کا موقع ملتا ہو۔
پولی میس کا بیان ہے کہ ابتدا میں اس قوم پر بادِ شام حکمران تھے جن سے
پہلے کا نام تسامینوس اور آخری کا نام گیگیس تھا۔ اُس سے کبھی زمانے میں

نلہ اسپارٹا، اولمپیا، پیزائیوں اور ایلیسیوں کے باہمی تعلقات کیلئے دیکھو، اگر تیس
کا مصنف نے اسپارٹا، اولمپیا، E Curtius: Sparta and Olympia
رسالہ ہرمیس Hermes ۱۴، ۱۳۹ و پیر، اورنگ، ٹوسولٹ "تحقیقات تاریخ یونان"
G Busolt Fo slunges zur grachischen Geschichte

جلد ۱، اور اُس کی کتاب "دکد مونیاں" Lake daemonier جلد ۱۔ پیزائیوں کے
کاروائے نمایاں کا ذکر پیتوسائیناس ۲، ۲۲، ۱۹ میں آتا ہے۔ مقابلہ کردار استرابون ۵، ۵۵۔
پولوس افریقی کا اقتباس، یو سے بیس کے واقع جلد ۱ صفحہ ۱۹ میں دیا ہوا ہے، لیکن شیونے
Schoene اس سے اختلاف کرتا ہے۔ نیز مقابلہ کردارنگر Unger کا مضمون ساؤفلوڈوگوس
جلد ۲۰ ۱۸۶۹ء میں

نلہ پولی میس ۱۴، ۱۲ کے انسانوں سے پہلے کہ تسامینوس اکائیہ زندہ ہیں آتا ہوا جب ہم اس پر
غور کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ معلوم کرتے ہیں کہ طادہ پولی میس کے کئی اور مورخ گیگیس کی بابت

جس کا تعین نہیں کیا جاسکتا، ہر ایک بلدیہ بجائے خود بالکل آزاد ہو گیا اور یہ قاعدہ مقرر ہو گیا کہ اگر کوئی معاملہ ایسا ہو جس کا متعدد بلدیوں سے تعلق ہو تو اس پر الٹی گیم والے زریوس اماریوس کے بت خانے میں مباحثہ ہو کر تصفیہ ہو کرے۔ اکائیہ میں بارہ شہر تھے: یعنی ساحل پر مغرب سے مشرق کی طرف اوپے نوس، پاتراسے، الی گیم، ہسلکے، آلی گائے اور آلی گیرا، ساحل کے قریب دینے، رھی پیس، پور اور سلینے، اور ساحل سے کچھ فاصلے پر فارائے اور ترمی تائیا۔ اس میں توئی شبہ نہیں کہ اکائیہ میں نے یونان کے لیے بہت کچھ کیا۔ لیکن ان کا میدان عمل ہیلو پونیز کے بجائے ان نوآبادیوں میں تھا جو انھوں نے نشیبی اٹلی میں قائم کر لی تھیں:

اب صرف ان ریاستوں کا ذکر باقی ہے جو اکائیہ سے مشرق کی طرف واقع تھیں اور جن میں سے تین خاص طور پر قابل تذکرہ ہیں یعنی سکینوں، کورنٹھ اور میکارا، ان کا بیان اس وقت کیا جائیگا جب ہمارا سلسلہ کلام اس زمانے کے حالات تک پہنچ جائے گا جبکہ خود سر

بقیہ حاتیہ صفحہ گزشتہ۔ ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہیں نکالتا، دیر یہ دیکھتے ہیں کہ (۱) ستر ۴۸ کا اتباع کرتے ہوئے) چونکہ اس کا نام راہد از ضرورت لدوی الاصل معلوم ہوتا ہے اس وجہ سے ”وکی گیس“ کی جگہ بعض مورخ ”وکی گیس“ پڑھتے ہیں اور اس ”وکی گیس“ کی بابت بھی ہیں مطلق کوئی معلومات نہیں، تو پھر گو اس حصہ تاریخ یونان کا ماخذ بولی میس ہی کیوں نہ ہو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اس دور کی دیگر روایات کی طرح یہ حصہ بھی نہایت مستقیم ہے۔ میریڈوش (۱، ۱۲۵) مارہ شہروں کے نام شمار کرتا ہے۔ اماریوس کے لیے (جسے اکثر ہماریوس کے نام سے پکارا جاتا ہے) فوکارٹ کا

مضمون ”درجیدہ آثار یات“ Foucart: Rev. Arch. ۱۸۶۱ء صفحہ ۹۶ دیکھا جائے:

حکمرانوں کے ماتحت ان ممالک کو انتہائی عروج حاصل ہو گیا :
 قبل اس کے کہ ہم اس عہد کے واقعات سمجھائیں ہم یونان کے
 اُس حصے کا ذکر کریں گے جہاں دوریانی قوم آباد نہ تھی، اور ان
 ادارات کا بھی جستہ جستہ بیان کریں گے جو یونانی قوم کے اتحاد کا
 باعث ہوئے :

ماہیہ نروہم

شمالی یونانی مملکتیں، خصوصاً تھسلی اور بیوتیہ؛

ہیسود

ہمارا یہ ارادہ نہیں ہے کہ یہاں ان مالک کا بیان کوں جو تھسلی کے
تسال میں واقع تھے اس لئے کہ رائے ما بعد تک وہ تاریخ یونان
کے لئے کچھ زیادہ اہم ثابت نہیں ہوئے۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ
بعد زمانے میں بھی ان کے باشندے بربریت لئے ہوئے ہوں گے اسلئے
کہ ان کے قدم سکوں پر جو ہم تک پہنچے ہیں، یونانی حروف کندہ ہیں۔ یہ
سکے صرف مقدونیہ کے ہی نہیں بلکہ تھریسی قبیلوں مثلاً بسالتائے
ایڈونیس اور سکی امی کے بھی ہیں، اور موخر الذکر قبیلے کا تو نام تک
اس پر کندہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان سب کا یہ خیال تھا کہ انہیں
اعد یونانیوں میں کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہو گا۔ ظاہر ہے کہ منجملہ دیگر اثرات کے
ان اقوام پر ساحلی یونانی تبدیلات کا بھی اثر پڑا ہو گا۔ بہرہوخ اس عہد میں
جس کا اس وقت ذکر کیا جا رہا ہے، شمالی ممالک میں سے صرف
تھسلی ہی کو تھوڑی بہت وقت حاصل تھی :

فی الجملہ تھسلی کو دریائے بے نیوس کی وادی کہنا بجا نہ ہو گا
اس لئے کہ یہ دریا خوبصورت اور تنگ وادی تھمبے میں ہو کر سمندر
کی جانب بہتا ہے اور اس کی وجہ سے تمام ملک گویا ایک عظیم الشان طاس
بن گیا ہے جس کا نخاس صرف ایک طرف کو ہے اور جس کے ہر جگہ طرف

ابٹ نہایت بلند دیواریں مائل ہیں۔ چونکہ بعض زنجیرے اس میں ہو کر بھی گزرتے ہیں اس لئے یہ ملک متحد قدرتی حصوں میں منقسم ہو گیا ہے۔ اس کے مغرب میں کوہ ہندوس، اور مشرق میں اولمپوس، اوسا اور بے لیون پہاڑ واقع ہیں اور ایک تیسرا زنجیرہ جس کو دریائے بے نیوس کاٹتا ہے اسی دریائے متوازی شمال سے جنوب کی طرف کو جاتا ہے؛ لیکن یہ اس قدر بلند نہیں ہے جتنے مشرقی اور مغربی زنجیرے۔ اس کے مغرب میں مالائی تھسالیوی میدان ہے جس کے دو حصے ہیں؛ شمالی حصے کو تو دریائے بے نیوس سیراب کرتا ہے اور جنوبی حصے میں ہو کر اس کے بڑے بڑے معاون دریا بہتے ہیں جن میں سب سے ممتاز ایچی میوس ہے۔ ابتدائی زمانے سے ہی تھسالی کے چار حصے سمجھے جاتے تھے یعنی ہسٹیا نیوس، تھسالیوس، سیلاسکیوس اور فیتیوس، جن میں رمانہ ماہد میں ایک اور حصے یعنی لگینیٹی ملک کا اضافہ ہوا۔ منجملہ ان کے ہسٹیا نیوس اور ہسایہ پہاڑوں سے تو دریائے بے نیوس نکلتا ہے، تھسالیوس ایچی میوس اور دوسرے دریاؤں کا ضلع ہے جو جنوب سے کل کر دریائے بے نیوس میں کو بہتے ہیں، فیتیوس میں پہاڑی علاقہ (او تھریس) اور تھسالیوس کے جزیری ساحلی علاقے شامل ہیں، اور سیلاسکیوس میں نشیبی بے نیوس کے میدان میں پائے جاتے ہیں جو وسطی زنجیرے کے مشرق میں واقع ہیں اور بے نیوس جھیل کی ماروں طرف کا علاقہ بھی اسی میں شامل ہے۔ رہی میگینیٹی قوم، جو وہ بے لیون اور اوسا کے علاقے میں رہتی تھی۔ ہسٹیا نیوس کے اہم ترین مقامات گو مفسے، اٹھو مے، تریکا تھے (جن میں سے موخر الذکر اس کے مفسے موس کا بیت خانہ واقع تھا)؛ اسی طرح تھسالیوس کے بڑے شہر آرتنے (کے ریوم) اور فارمیلوس، اور سیلاسکیوس کے لاریسا کرانوں، فے رائے اور میگا سائے ہیں۔ واضح ہو کہ فیتیوس اور لگینیٹیاں میں کئی بلوقت شہر تھے۔

تھسالی کی ابتدائی تاریخ کی بابت میں بہت ہی کم واقفیت ہے۔

۱۱۱

تھمسا لویوں نے ملک کے بیشتر حصے کو اس میں تقسیم کر کے ان مفتوح اقوام کو جو ملک میں رہ گئے تھے، غلام بنالیا۔ انھیں پھینستا گئے کہتے تھے اور ان کی حیثیت وہی تھی جو لکھمونی پہلو توں کی تھی۔ انھوں نے اپنی آزادی کو اور مرنے حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن اس میں وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ یہ کوشش سب سے پہلے اُس وقت کی گئی جب تھمسا لوی فنیوٹس کے اکائیائیوں اگنیٹیس اور برہے بی سے لڑ رہے تھے، اور آخر کار فنیوٹس میں اگنت و سفید کی شکل نکل آئی جس کی رو سے انھیں پھینستا گئے نہیں بنایا گیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ فنیوٹس، اگنیٹیس اور برہے بی تینوں قبیلے انجمن ہمسایگان ("امفک تیونی لیک") کے رکن تھے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انھیں تھوڑی بہت آزادی ضرور حاصل ہوگی۔ تھمسا لویوں نے ہاڑی علاقہ ملک کے اصلی باشندوں کے لیے چھوڑ کر زرخیر میدان اپنے لیے مخصوص کر لیا جہاں انھوں نے گھوڑوں کی پرورش اور اُن کی افزائش نسل کے دریچے سے بہت کچھ مال پیدا کر لیا۔ تفصیلی سے اعیان و کبار کی بہادری اور خاطر مدارات ضرب النمل تھیں، اور موقع آنے پر وہ سیکڑوں سواروں کو لیکر خود میلنگ جنگ میں کود پڑنے سے گریز کرتے تھے۔ لیکن محاسن کے ساتھ ان میں امر کے شائبہ بھی موجود تھے اور وہ شراب خواری، قمار بازی اور باہمی خانہ جنگی کی وجہ بھی شہرہ آفاق تھے۔ عرض یہ کہ ان کی زندگی یورپ کے ازمک و وسطی کے امرا و اعیان کی زندگی کے مماثل تھی۔

تفصیلی سے وسطی یونان کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے ہیں پہلے تودہ میں ملیں گی جنھوں نے تھمسا لویوں سے محالہ کر لیا تھا، یعنی کوہ پندوس کے جنوبی و شمال اور او تھریس کی مغربی سمت میں دولوبی و تفصیلی اور ایماٹروس کے درمیان میں شامل تھے؛ ایفیان یا ایتالی جن کا مستقر ابھی پاتا تھا اور جو دیائے سپرخوس کی دادی میں کوہ او تھریس اور کوہ ایتا کے درمیان علاقے میں رہتے تھے؛ اور ماسی جو دریائے سپرخوس کے دہانے اور ایتا کے مشرقی نشیب پر درہ تھرموپلی سے چاروں طرف

۱۵

آباد تھے۔ ان میں سے کسی قبیلے کی بہت زیادہ اہمیت نہ تھی اور یہی ان قوموں کی حالت تھی جنہیں لوکرسی کہتے تھے اور جو کہ ایتا کے جنوب کی طرف اندرون ملک میں اور خلیج ماس سے آبنائے یونیہ کے شمالی حصے تک ساحل یونان پر آباد تھے۔ ان لوکرسیوں کی دو شاخیں تھیں؛ ایک تو وہ جن کا نام ٹھینیس پہاڑ کی وجہ سے ایمپینیمیدی پڑ گیا تھا اور دوسرے وہ جو شہر آولیس کی وجہ سے اولپیتی اسی کہلائے جاتے تھے۔ واضح ہو کہ ان دونوں علاقوں کے درمیان فوکس کی وہ اراضی حائل تھی جس میں سند گاہ واقفوس واقع تھا، اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملک فوکس ایک سمندر سے دوسرے سمندر تک یعنی آبنائے یونیہ سے خلیج کو رنٹھ تک برابر چلا گیا تھا؛ اس کے جنوبی حصے میں کوہ پارناسوس اور کولیفی کا ضلع شامل تھا، لیکن موخر الذکر ضلع کی سیاسی تنظیم اس سے جدا کا نہ تھی، اور خود فوکس بھی ایسی متحد جمہوریوں میں منقسم تھا جن کا مرکز فوکیوم، دولس اور پانولیس کے مغرب میں دلیفی کی سرحد پر واقع تھا۔ اس قطعے کا بہترین حصہ وادی کیفی سوس تھا جس میں فوکس کے مشہور ترین شہر پیلے ہوئے تھے؛ اور چونکہ ان سے چل کر شہر ایلانیا میں ہو کر وہ سرحد گزرتی تھی جو تھرموپلی کو وسطی یونان سے ملاتی تھی اس لیے اس شہر کی ایک خاص حیثیت تھی۔ وادی کیفی سوس کے بالائی حصے میں ملک دورس واقع تھا جو نہ بڑا تھا اور نہ اس قدر زرخیز بلکہ محض فاتحان سلوٹیز کا جنم بھوم ہونے کی وجہ سے وہ نہایت با وقعت شمار کیا جاتا تھا۔ قدیم زمانے میں اس حصہ ملک پر دریویوں کی عملداری تھی، لیکن جب دور یانیوں نے اس پر حملہ کیا تو انھوں نے اسے خیر باد کہہ کر یونیہ میں ستیر اور کارسیٹوس، جریرہ کنیت تھوس اور آرگولس میں ہرمیونے اور ازسے نے قبضہ کر لیا۔ اگر ہم نقشہ اپنے سامنے رکھ کر ان مقامات پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ دریوی خلیج ماس سے چل کر اقلیمی اراضی کو چھوٹے ہوئے بڑے اعظم کے بالکل کونوں پر اور جزائر میں جا کر آباد ہو گئے۔ دورس کے جنوب میں

بابت

اور ولی لوکرلیوں کا ملک پڑتا ہے حوشمال کی جانب نہایت تنگ ہے، لیکن جنوب کی طرف ذرا وسیع ہو کر خلیج کو رتھم کے کنارے کا ایک اہم حصہ ایسے میں شامل کرتا ہوا ننڈیا کتوس تک پھیل جاتا ہے۔ اس ضلع میں سب سے ذی حیثیت شہر امفیسیا تھا جو اندرون ملک میں واقع تھا۔ اور ولی لوکرلیوں سے بحالہ جزیرہ ایتولی آباد تھے جبکہ ملک ایپائیروس کی سرحد سے لے کر بحیرہ یونانیہ تک برابر چلا گیا تھا۔ یونانی افسانوں میں ایتولیہ کے بلدیات پلیورون اور کالیڈون کا ذکر بھی پڑھنے میں آتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ تاریخ یونان کے آخری عہد تک، جب ایتولیوں کو رمانے کے حالات میں ایک نہایت نمایاں کام کرنا پڑا، وہ صدیوں تک کم بیش ایک وختیانہ زندگی بسر کرتے رہے۔ ایتولیہ کے مشہور و معروف شہر ساحل کے قریب آباد تھے لیکن جو تہہ بالا آخر ملک کا مستقر بن گیا، یعنی تھرمون، وہ اندرون ملک میں تھا۔ دریائے آخے لاؤس کے عرب میں آخری یونانی ملک یعنی اکارنانیہ ملیگا جو تہذیب و تمدن میں ایتولیہ کے بالکل دوش بدوش تھا۔

مغرب کا حال بیان کرنے کے بعد مشرقی دیار یونان کا ذکر کرنا باقی ہے؛ اور ان میں سب سے پہلے جس ملک کا تذکرہ مناسب ہے وہ بیوتیہ ہے جو دوریانی حملے سے پیشتر یونانی تمدن کا ایک عظیم الشان مرکز تھا اور گواسے مطعون کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ بالاینہ اسے یونانی تمدن کا مستقر ہونے کا ہمیشہ فخر حاصل رہا۔

بیوتیہ کے دو حصے ہیں جو دوسرے سے بہت کچھ متغائر ہیں؛ شمالی حصے کا مرکز تو کوپائٹس جھیل اور وہ ندیاں جو اسے سیراب کرتی ہیں جن میں سب سے بڑی ندی کیفی سوس ہے۔ اس کے اور پہاڑوں کے مابین ضلع یوری پوس اور جنوبی بیوتیہ حایل ہیں اور مغرب میں یہ کوہ ہیمی کون سے محدود ہے۔ جنوبی بیوتیہ کا ڈھلاؤ دونوں سمتوں کی جانب ہے اور اس کی اوپر اٹیکائی و میگا رسی سرحد پر کوہ کیٹھے رول واقع ہے شمالی بیوتیہ کا

۱۵۱

کوئی اور شہر اور خومینوس کی برابری کی جوأت نہ کر سکتا تھا، اور گولاک کے دونوں حصوں کی مین حد فاصل پر ہی شہر تھنر آیا تھا لیکن چونکہ اس کی ندیاں شمال کی طرف کو بہتی تھیں اس لیے یہی کوٹنا مناسب ہے کہ یہ بھی شمالی علاقے کا ہی حصہ تھا۔ دراصل لیکہ شمالی بیوتیہ جانے کے لیے صرف ایک ہی راستہ ہے یعنی لیوسیر کی طرف سے آنائے خالکس ہو کر جاتا ہے۔ جنوبی بیوتیہ کے تعلقات بیرونی دنیا سے بہ نسبت شمالی بیوتیہ کے بہت زیادہ تھے اس لیے کہ ایک تو اس کے دونوں طرف سمندر تھا اور دوسرے امریکا کا بھی قرب تھا۔ واضح ہو کہ اسمائے ”بیوتیہ“ اور ”لیوسیر“ کا ماخذ ایک ہی ہے۔

بیوتیہ کے فاتح شمال کی طرف سے غالباً وادی کیفی سوس میں میرا کے ہوں گے، اور اغلب امر یہ ہے کہ انھوں نے سب سے پہلے شہر خیر و نیہ پر قبضہ کیا ہوگا۔ اس کے بعد غالباً اور خومینوس کو اپنے بائیں ہاتھ پر چھوڑتے ہوئے وہ کویانس جھیل کے جنوب سے مشرق کی طرف چلے گئے ہوں گے، اور کورونہ کے قریب، جسکے نزدیک ہی تھنساوی اٹھینے ایتونہ کابت خانہ تھا، تھنر پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا ہوگا۔ بہر حال ہم اس امر سے پورے طور پر واقف ہیں کہ میانہ انھوں نے آگے بڑھ کر کوہ کیتھے رون تک تمام ملک پر قبضہ کر لیا۔ افسانوں کے بموجب کسی زمانے میں متحد بیوتی قوم کی حکومت بادشاہوں کے سپرد تھی؛ اور بیان کیا جاتا ہے کہ انھیں اوفلتاس تھنسل سے بیوتیہ لے گیا تھا، ساتھ ہی ہم یہ بھی پڑھتے ہیں کہ اس اوفلتاس کا بیٹا واما سخ تھوں تھنر کے تخت پر بیٹھا۔ ان افسانوں سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ تھنر دوسری پشت تک فتح نہ ہو سکا تھا؛ اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اسی واما سخ تھوں کے بیٹے زانتھوس نے ایک کا پرچہ معافی کی، تو ہم فوراً یہ استدلال کرتے ہیں کہ انھوں نے فتح کی تیسری پشت میں مشرق کی طرف اپنے قدم طے کئے ہوں گے۔ چونکہ اور خومینوس غالباً کم و بیش آزا اور اس لیے اس کی فتح کا زمانہ ہماری حدود سے باہر ہے

جب فاتحوں نے ایک سے زیادہ بلدیات پر قبضہ کر لیا تو ملک کار با سہا اتفاق بھی خاک میں مل گیا، لیکن تبصرہ ہمیشہ سیادت و قیادت کا دعویدار رہا، بلکہ اس کا یہ قول بھی تھا کہ دوسرے بیوتی شہروں اور خود پلاٹینیہ کی بنیاد بھی اسی کے مستعمرین نے ڈالی ہے۔

زمانہ مابعد میں بیوتیہ کی تنظیم ایک نظام وفاقہ کی سی تھی جس کی جماعت کا کرکس میں شہر تبصرہ کی جانب کے دو اور باقی بلدیات کی طرف سے ایک ایک بیوتی تاریخ نشست کرتے تھے۔ ان شہروں میں اہم ترین بلدیات جنوب میں تناکرا، پلاٹینیہ اور کفس لی اسے، وسط میں ہیلڈیا رٹوس، کورونیہ، لبادیا اور خلیرونہ تھے، اور شہر اورخومینوس یا اترخومینوس علاوہ تبصرہ کے باقی تمام بلدیات سے افضل سمجھا جاتا تھا۔ سکون کے مطالبے سے ابتدائی بیوتی تاریخ پر نہایت خوش آئند روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ امر بایہیقت کو پہنچ گیا ہے کہ اولین بیوتی سکے جو غالباً ساتویں صدی ق م کے ہیں، اورخومینوس کے بدو ادبولی، ہیں جو الی گینا کے سکوں کے تقریباً مشابہ ہیں اور بعض سکے تو ان کے بالکل ہی ہمشکل ہیں یہاں تک کہ ان پر جو اورخومینوس کا مخصوص نشان یعنی جو کی بال بنی ہوئی ہے اسے کچھ اس طرح پر کندہ کیا ہے کہ اس کی شکل الی گینا کے کچھ کے کی سی ہو گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بہ نسبت دوسرے بیوتی شہروں کے دیگر ممالک سے

۱۔ بیوتیہ کی ابتدائی تاریخ کے لیے ڈونکر ۲۲۲، جو مصداق دیل تواریخ کا اتباع کرتا ہے، پٹوسانیاس ۱۹، ۲۱، یلوٹمارک، ڈیکسون ۱، یا کوئی کا مجموعہ ۲، ۱ (۲)۔
تبصرہ کے دعویٰ کے لیے طوسی ویش ۳، ۶۶، ۶۱۔ آرکیڈیا، تھسلی اور اکائیہ کے بادشاہوں کی طرح اکائیہ کے حکمرانوں کا ذکر بھی مشتبہ ہے۔

۲۔ بارٹلے و، ہیڈ: بیوتی سکوں کا سوسیٹلس Barlay V. Head. On the Chronological Sequence of the coins of Boeotia

لندن ۱۸۸۱ء، بحریدہ مسکوکیات، Num Chronicle، سلسلہ ۳، جلد ۱ :

باب

اور خمینوس کے تعلقات زیادہ دیرینہ تھے، اور اس کے اورائی گینا کے باہمی مخالفی کی تصدیق اس روایت سے ہوتی ہے جس کے مطابق اور خمینوس کو قدیم کالوری لیک کا ایک رکن بیان کیا جاتا ہے۔ ان اور خمینوسی سکوں کے ساتھ ساتھ کچھ تھوڑے زمانے کے بعد بیوتی وفاقہ کے سکے بننے لگے، ان میں سے بعض ہم تک پہنچے ہیں اور ان پر جو ڈھال بنی ہے اس سے تو بیوتیہ مراد ہے اور حروف کسی نہ کسی شہر مثلاً **تھیر**، **مالیا**، **توس** یا **تناگر** کے ابتدائی حروف ہیں۔

بیوتیہ کو ہی یہ فرض حاصل ہے کہ اس ملک میں اس نظم کو عام مقبولیت کا درجہ حاصل ہوا جس کی بنیاد ایشیائے کوچک میں رکھی گئی تھی، جو اسے بھی شک نہیں کہ یہاں اگر اس کے انداز میں ذرا تبدیلی ہو گئی۔ ہمسیدو ساکن اٹلنگرا بیوتیہ کا ہی رہنے والا تھا اور اسے جو شہرت حاصل ہوئی جو شاید ہو مری شہرت سے کچھ ہی کم ہوگی۔ اس کے اعتبار پر قدیم و ثنیاتی شاعری گویا ختم ہو جاتی ہے اور اس کے زمانے کی زندگی اور ماحول کا ایک مرقع ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔ اس کا خاندان در آل کیے واقع ایشیائے کوچک سے آیا تھا جہاں اس کا باپ صاحب جائداد تھا۔ باپ سے مرنے پر ہمسیدو اور اس کا بھائی پریسیس وارث ٹھہرے، لیکن بے انصاف عادتوں کی مدد سے پریسیس نے ہمسیدو کو نقصان پہنچا کر خود جائداد پر قبضہ کر لیا۔ اس کی بوت کا یہ قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ اسے لو کریمیسی بلدینہ مؤیاکتوس میں کسی نے قتل کر کے سمندر میں پھینک دیا لیکن مچھلیاں اس کی نعش کو کنارے پر لے آئیں۔

معتقدین نے جن اشعار کو ہمسیدو کی طرف منسوب کیا ہے ان میں سے صرف جدید ہی ہم تک پہنچے ہیں، اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس اشعار کے سزائے پر اس کا نام لکھا ہو وہ یقیناً اسی کے ہوں گے۔ اپنی نظم **اعمال و آیام** میں وہ انسانی زندگی کی بابت اپنی رائے ظاہر کرتا ہے اور دو قصوں یعنی **”صندوق یا ندورہ“** اور **”چہارازمہ عالم“** کو بیان کرتے ہوئے (جو قصص قدیمہ میں مشہور و معروف ہونے کی وجہ سے متعارف ہیں) وہ چہار زانی

اور کشتکاری کے قواعد سے ہمیں مستفید کرتا ہے۔ یہ امر قابلِ غور ہے کہ اُس نے ان دونوں پیشوں کا باہمی تعلق دکھایا ہے اور یہ فرض کر لیا ہے کہ جو شخص موسمِ بہار کی ابتدا تک رہیں جو تیکا وہ بالالتزام اس کے بعد کے مہینوں میں تجارتی سفر کر کے ضرور بالضرور دولت کما لینگا، جس سے زرعی اور خمیونس اور جزائر اُنی گھینا و کا لوریا کا باہمی تعلق معلوم ہوتا ہے۔ ایک اور نقطہ جو ہیسود کی طرف منسوب کی جاتی ہے ”افرنیش الہہ“ جسے ہمیں پیدائشِ عالم کے مسائل و رموز حل کرنے اور بڑے بڑے مہبودوں کا باہمی تعلق دکھانے کی کوشش کی گئی ہے اور الہیات عمومی اور انفرادی استدلال کا گویا ایک مرکب تیار کیا ہے۔ ایک تیسری نظم جو اُسی کی بتائی جاتی ہے وہ ”سپر سرقل“ ہے لیکن وہ اس قدر با وقعت نہیں ہے۔ لیکن اس سے زیادہ اہم یہ امر ہے کہ متقدمین چند اور نظموں کو اس کی جانب منسوب کرتے تھے جن میں سورماؤں کے قصے خصوصاً چید خاص خاص عورتوں اور ایویائے کی ہرست تھی اور ان فہرستوں یا اندیس اُن عورتوں کا نام رکھا گیا تھا جن کے بچے مہبودوں سے پیدا ہو کر اپنی زندگی میں مشہور و معروف ہوئے۔ یہی سرومے تھقیوس اور رھاہ سیلین اور اولاد ہیلین یعنی دوروس، ایولوس اور زوٹھیوس (جسے بیٹیوں کا نام اخائیوس اور ایون تھے) قصوں کی ابتداء تھی، حورائے نابھ میں اس قدر زباں زد عام ہو گئے۔

بعض متقدمین کا خیال تھا کہ ہومر اور ہیسود ہی سے یونانی دیوتاؤں کی ابتدا ہوئی ہے، یہ صرف اس حد تک درست ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کے سامنے سب سے پہلے انفرادی مہبودوں کا مرقع پیش کیا اور اس رشتے کو ظاہر کیا جو اُن کے نزدیک اُن مہبودوں کا آپس میں اور انسانوں کے ساتھ تھا۔ ہومر نے ان کا باہمی تعلق دکھایا اور یونانیوں کی نظر میں زریوس کی جگہ وہی تصویر تھی جو ہومر نے اپنی قابلِ یادگار نظموں میں تیار کر دی تھی۔ لیکن جب لوگ انہیں قابلِ لمس ہستیاں تصور کرنے لگے تو ان کی یہ خواہش ہوئی کہ ان کے شجرِ اول اور نسب ناموں سے بھی واقفیت حاصل کریں، اور اس خواہش کو

باجا

ہیسوڈ نے یوراکر کے گویا ہومر کی ایجاد کردہ ہود کو ایک حکمتی جامہ پہنا دیا۔
 لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہومر اور ہیسوڈ نے محض فروعات مذہب مہیا کئے
 اور حق یہ ہے کہ یونانی مذہب کی تخلیق کے ذمہ دار شعرا نہیں ہیں بلکہ یہ مذہب
 دراصل اسی قوم کی جبلت اور خصلت کا ایک جزو تھا جس میں شعرا نے کچھ زیادہ
 تبدیلی نہیں کی۔ یونانی مذہب میں پہلے ہی سے انسانوں کو الہی جامہ پہنانے کا
 مواد موجود تھا اور ہومر اور ہیسوڈ نے یعنی ان تمام شعرا نے جن کی نظمیں ان دو
 شاعروں کی طرف منسوب کی جاتی تھیں، صرف یہی کیا کہ ان کیفیات کو جو پہلے
 ہی سے قوم کی جبلت و فطرت میں موجود تھیں، ترقی دے کر انہیں چلتی پھرتی
 ہمنستی یولٹی شخصیتوں کے سانچے میں ڈھلا دیا۔

باب نوزدہم

یونانیوں کا رشتہ ارتباط باہمی۔

امفک تیونیز، فالگا ہیں، کھیل۔

ہیسوڈ پہلا شخص ہے جس نے اپنی قوم کے جملہ افراد کے ہم نسل ہونے کا اعلان کیا۔ اس نے اتحاد نسلی کا یہ نظریہ اپنے دل سے نہیں گھڑا ہوگا بلکہ امر واقعہ ہوگا کہ اس نے عوام الناس کے حیات اور خدشات کو الفاظ کے سانچے میں ڈھال کر نظم کے پیرایے میں بیان کیا ہوگا، لیکن اس میں شبہ نہیں کہ اس کے بعد عامۃ القوم کا مجموعی نام ہیلینے نہیں پڑ گیا۔ جن مدارج کو عبور کر کے یہ نام تمام یونانی قوم پر حاوی ہو گیا ان کا محض اندازہ ہی ممکن ہے۔ ہومری تصانیف میں ہیلئس کو الکی لیس کا وطن بتایا گیا ہے اور ہیلینے نہیں سے وہ قوم مراد لی گئی ہے جو فیتوتس میں رہتی تھی اور حوالی لیس کے پر وقت تھی۔ اس کے بعد ہم ایک اور قوم یعنی سیلوئی یا ہیلوئی سے دو چار موتے ہیں جو دو دونا کے چاروں طرف آباد تھے اور جسے ارسطاطالیس کے بیان کے بموجب ہیلے تو گری کوئی کہتے تھے لیکن ہم ان کا نام ہیلینے نہیں پڑ گیا۔ ہم پڑھتے ہیں کہ الکی لیس دو دونا کے زیوس کے سامنے دست دعا بلند کرتا ہے، لیکن محض اس واقعے سے ہم سنوی اعتبار سے ذرا نیچے کی طرف ہٹ جاتے ہیں۔ بہر حال ہمیں اس بات کا مطلق

۱۔ ہومر: الیاد، ۱۶، ۵۹۲، ۲، ۶۸۳۔

۲۔ گری کوئی اور ہیلینے نہیں: ارسطاطالیس "ماعد الطبیعیات" ۱، ۳۹۳۔

باب ۱۹

علم نہیں کہ اکی لیس کی قوم کا نام تمام یونان کس طرح حاوی ہو گیا، اور یہیں یہ حوالہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ طوسی ویدش اس قول سے کہ ہیلین اور اس کے بیٹے فیتوئس میں اس قدر طاقتو رہ گئے کہ ہر قوم نے ان سے معاملے کی خواہش ظاہر کی جس کی وجہ سے دیگر اقوام یونان کا لقب بھی رفتہ رفتہ ہیلینس ہی ہو گیا، دراصل اس کی طبع آزمائی اور جدت طراری ظاہر ہوتی ہے اور اس سے کسی خاص تاریخی واقعے کا ثبوت ہم نہیں پہنچتا۔
ہومری تصانیف میں قدیم یونانیوں کو اکائیائی کے نام سے بکارا گیا ہے، مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر ان کا نام ہیلینس کیسے پڑا۔ ہمیں معلوم ہے کہ نسب ناموں کو سب سے پہلے ہسپودوی نے منظم کیا تھا، اور یہ بہت سی تبدیلیوں کے بعد مقبول عوام ہوئے تھے۔ ان نسب ناموں میں امفکائیوں کو ہیلین کا بھائی بتایا گیا ہے، جس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ یونانی امفکائیوں کی لگ (مجلس ہائیکان) اور ہیلینس کے نام کے مابین نہایت قریبی ارتباط و تعلق تصور کرتے تھے۔ اگر ہم یہ فرض کریں کہ منجملہ ان اقوام کے جو ابتداء اس آئین میں شریک تھیں، فیتوئی اکائیائی تو وسط ملک میں رہتے تھے اور جہاں تک ہماری معلومات کی دسترس ہے، انھیں اولین زمانے میں ہیلینس کہتے تھے، تو میر یہ ایک فطری امر ہے کہ چونکہ فیتوئیوں کو ایک خاص قسم کی فوقیت حاصل تھی اس لئے اس آئین کے بانی نامہ ہاراکین ایسے آپ کو ہیلینس کے نام سے مخاطب کرنا پسند کرتے ہوں گے۔ حتیٰ کہ یہ مشترک نام دور یانیوں کے ذریعے سے سیلوینیز میں شائع ہوا، اور جب یونانیوں نے سرزمین ایشیا پر اپنی نوآبادیاں قائم کیں تو وہاں یہ پہلے سے بہت زیادہ عام ہو گیا، میر چونکہ ہیلینس اور ایشیائیوں کے مابین ایک خاص قسم کا تحالف پایا جاتا تھا اسلئے اسے یہاں عام طور پر اختیار کر لیا گیا۔
میر وڈوئس کے نزدیک یونانیوں کی باہمی عزت داری یا سب کا

بال

ایک جدی ہونا، مشترک مذہب اور زمان، اور ایک ہی طرح کے رسم و رواج اور عادات و اطوار، یہی وہ تمام امور ہیں جو یونانیوں میں مشترک کائے جاتے ہیں اور جن کی وجہ سے بالآخر وہ ایک متحد قوم بن گئے۔ اگر ہم ان کے نیچے مٹی ہونے کے مفروضے پر نظر ڈالیں تو ہم اپنے اس خیال کے اظہار کرنے پر مجبور ہوں گے کہ مقدسین کے پاس یہ معلوم کرنے کا کوئی وسیلہ نہ تھا کہ تمام یونانی ایک ہی مورث اعلیٰ کی اولاد سے ہیں، لہذا اگر وحدت نسلی کے لغوی معنی لیے جائیں تو اس کی حیثیت محض ایک مفروضے سے زیادہ نہیں رہتی۔ علاوہ ازیں خود مقدسین بھی صرف، دوریا نیوں، ایونیا نیوں، آکائیائیوں اور ایولیائیوں ہی کو ایک جدی بتاتے تھے، اور ان چار میں سے دو گئے یعنی آکائیائی اور ایولیائی اقوام کے جوحد و دہتا گئے ہیں وہ ہیات درجہ مبہم ہیں۔ مقدسین کے اس خیال کی یہ سب قومیں ہم نسل تھیں، ایک افسانے سے زیادہ حقیقت نہیں سمجھ میں آتی، لیکن اگر ان میں وہ قومیں بھی شامل کر لی جائیں جن کی مادری زبان صرف ایک ہی تھی تو ایسی حالت میں ضروریہ نظریہ کچھ کارآمد ہو جائیگا۔ بہر حال ہم یہ فرض کرنے میں حق بجانب ہیں کہ جن قوموں کو نیچے نویس کا لقب دیا جاتا تھا ان کے افراد ایسی بولیاں بولتے تھے جنہیں خود یونانی ایک دوسرے کا ہم رشتہ تصور کرتے تھے۔ ان تمام اسباب کی ساری ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ میر وڈ وٹس کے پہلے معیار کا ثبوت، یعنی یہ کہ جملہ یونانی ایک ہی مورث اعلیٰ کی اولاد تھے، ان ماحذوں سے نہیں دیا جاسکتا جن تک ہماری دسترس ہے، بلکہ ممکن ہے کہ خود میر وڈ وٹس اور اس کے پیروں کے پاس بھی اس طریقے کا کوئی ثبوت نہ ہو، اور وہ صرف اس عام اثر کو ملحوظ رکھنے پر قناعت کرتے ہوں جو کسی قوم کی زبان اور اس کے رسم و رواج کا ان کے قوائے دہنیہ پر پڑتا ہے۔

میر وڈ وٹس سے وحدت نسلی کے علاوہ جو معیار قائم کئے ہیں وہ مشترک مذہب، یکساں رسم و رواج اور عادات و اطوار پرتعل میں۔ بالمشبہ جہاں تک ان امور کا تعلق ہے ہم ایک حد تک آسانی سے ان اقوام کی بابت رائے قائم

۱۹۱

کر سکتے ہیں جو اپنے آپ کو یونانی سمجھتے تھے، لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ شمالی سرحدی علاقے ایشیائی یونانیوں اور ہمسایہ بربری قوموں کے عادات و اطوار کے مابین امتیاز کرنا تقریباً ناممکن ہے۔

یونانیوں کے مشترک مذہب پر یہاں دو مختلف پہلوؤں سے نظر ڈالنا چاہیے۔ گو مختلف مقامات میں مختلف دیوتاؤں کے صفات میں ضرور کچھ نہ کچھ فرق پیدا ہو جاتا ہو گا، لیکن بلاشبہ جملہ بلا دیونان میں دیوتاؤں کے ایک ہی سلسلے کی پوجا کی جاتی تھی؛ مثلاً ہر یونانی کے نزدیک اولمپیوس میں دیوتاؤں کا وہی سلسلہ آباد تھا اور ان امتیازات کا اثر، جیسا کہ اس سے پیشتر کیا جا چکا ہے (مثلاً ایفی سوس اور ویلیوس کے اریٹیس کے درمیان فرق) عوام الناس کے قوت مخیلہ پر نہیں پڑتا تھا۔ ایک طرف تو ایتھنز کے کسی باشندے کا پولو دیوتا کی بابت تقریباً وہی اعتقاد تھا جو کسی باشندہ اسپارٹا کا تھا۔ دوسری جانب یہ بھی ممکن تھا کہ چند مخصوص بت خانوں کا اثر، جنہیں یونانی خاص وقت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، اس ملک کے حدود کے باہر بھی ہو جن میں وہ قائم تھے، اور اس طرح یہ بت خانے تمام قوم یا کم از کم جو قوم کے لئے باعث ارتباط باہمی بن جاتے تھے، یہ دوسرا امر ہے جس کی طرف ہم ناظرین کرام کی توجہ مبذول کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کڑی جس سے ہمسایہ یونانی اقوام منسلک ہو گئیں ابتدا میں مشترک پوجا پر عموماً اور مخصوص بت خانوں کی خاص خاص قربانیوں پر خصوصاً

۸۷۸ء میں اُن ادارات کا ذکر ہے جو مایوں میں مشترک تھے طوسی وید (۸، ۲) کی رائے ہے کہ ایسا ئیروس می، بربری لی غیر یونانی تھے، لیکن ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اُن کے بعض حکمرانوں کے ام بالکل یونانی وضع قطع کے ہیں۔ ہیرودوٹس کا تارچہ کے پڑھنے والے کے دل پر جو اثرات ہوتے ہیں ان میں سے یونانی اور بربری کا امتیاز بھی ہے؛ اس نے ان دونوں کے افعال کی حلقہ کی کھینچی ہے، اور غیر یونانیوں کے ادارات اور طریقہ معاشرت کا حوالہ بیان کیا ہے اُس سے ہم اس امر کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ باوجود یونانیوں کے حلقہ نقائص کے ان میں ایسی ہمسایہ غیر یونانی اقوام سے کہیں زیادہ انسانیت کا جذبہ بھر ہوا تھا۔

باب

تر لوئی پولو کی پوجا کی غرض سے کنیڈوس کی اس تریوپوم پر اور اشیائے کوچک کے بارہ آئینائی بلدیات کے باشندے پہلی کوئی پوسیدون کی پرستش کے لئے ضلع پر ہی ایسے ہی اس میکا نے پر جمع ہوئے۔ جزیرہ دیلوس میں پولو دیوتا کی پوجا کی جاتی تھی اسے بھی امفک تیونی کا لقب دیا گیا تھا جس کا صدر بلدیہ ایتھنز تھا اور یہاں سے ہر سال ایک جازا پولو کے جنم بھوم کی جاترا کی غرض سے دیلوس جایا کرتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یونانیہ کے شہروں کا بھی ایک مذہبی مرکز ارتیمس امارتھیا کی اس ریارت نگاہ میں تھا جو ایرتیریا میں واقع تھی، اور اسی طرح تری فالیہ کے شہروں کا مرکز سامنیوم کی پہاڑی پر پوسیدون کی عبادت گاہ میں واقع تھا۔ لیکن یونانی قوم کی سب سے اہم مذہبی عہدیت وہ تھی جسے مخصوص طور پر انجمن ہمسنگان یا امفک تیونی لیک کا لقب دیا جاتا تھا، جس کا مرکز پہلے تو انحصیل والے دمیترکابت خانہ تھا جو درہ تھرمولی کے قریب سمندراور ایتھ کی چٹانوں کے درمیان واقع تھا لیکن کچھ زمانہ بعد فریریہ پولو کے اس مشہور بت خانے کو منتقل ہو گیا جس کے لئے ویلفی مشہور ہے۔ اس لیک میں بارہ قومیں شریک تھیں، مینی ماسی، فیتوتی اکائیائی، اسکینیائی یا ایتوئی، دولوپس، ماگنیتیس، برمی، تھسالیوی، لوکرسی، دوریائی، فوکسی، بیوتی اور ایونیائی، اس فہرست کو دیکھنے سے

۱۔ امفک تیونی لیک Absehn ۴ Sohöm ۲۶۴۔ اراکین کی فہرست
پٹوسانیاس ۲۶۸، ۱۔ اور انس خیلوس F. Leg ۱۱۶ سے سائی ماسکتی ہے۔
انجمن کا حلف نامہ انس خیلوس F. Leg ۱۱۵ میں دیا ہوا ہے جہاں حید الفاط سے
خاص طور پر ویلفی مراد ہے۔ تھرمولی کی بابت مہر وڈوش ۲۲۸، ۲۱۳۔ اسپارٹیو
کی تحریک پلوٹارک نسطا کلیس ۲۰ نیلوس اور کیمونوس کے مابین تصدیق و بائسٹرا ریائے
Lebas. Voy. Arch. جلد ۳ ماشیہ ۱۔ اسپارٹیوں پر حمانہ دیو دوروس ۲۳۱، ۱۶،
۲۹۔ سکیروس کے دولوپس پر پوری تفریق کی وجہ سے حمانہ، پلوٹارک، کیمون ۸۔

باب

معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ایسی قومیں شامل تھیں جن کے اقتدار میں زمانہ پانچویں
 کی پیشی پیدا ہوئی، نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس لیگ کی بنیاد اُس وقت
 ڈالی گئی ہوگی جب دو ریائیوں نے جزیرہ نمائے پیلوپونیز کا بیشتر حصہ فتح
 نہیں کیا تھا، اور یہ کہ دراصل ابتداءً اس اتحاد میں کھسلی اور وسطی یونان
 کے ہی باشندے شامل ہوں گے اور وہ ملکیتیں جو اس میں شریک ہوں گی
 سب کی سب پیلوپونیز کے شمال ہی میں واقع ہوں گی۔ مجالس لیگ میں
 جملہ اراکین کا رتبہ بالکل مساویانہ تھا اور ان میں شرکت کی غرض سے مملکت
 کی طرف سے دو دو قائم مقام روانہ کئے جاتے تھے جنہیں سنئے روٹھیوں
 (مگر ان امور مقدمہ) کہتے تھے اور ان کے ساتھ سیلا گورائے بھی ہوتے
 تھے۔ اس مجلس کے جلسے سال میں دو مرتبہ یعنی موسم بہار اور موسم خزاں میں
 انحصیلا اور دلیفی میں منعقد ہوتے تھے۔ اس لیگ کا مقصد صرف یہی نہ
 تھا کہ ان دو مقامات کی قراں نگاہوں پر قربانی کی نگرانی رکھے بلکہ اس کے دریے
 سے جدا ایسے قواعد کی بھی حفاظت کی جاتی تھی جو مختلف اراکین کے باہمی تعلقات
 کا تعین کرنے کے لئے بنائے گئے تھے۔ اگر وہ یہ اصول مدون کرتے کہ طلیف
 ریاستوں کے مابین ہمیشہ امن و امان رہنا چاہیے تو یہ بالکل باعکس العمل ہو جاتا
 لہذا اُس کی بجائے امنوں نے یہ کوتاہی کی کہ اگر جبک جیٹھ جائے تو وہ یقین چند
 ایسے قواعد کی پابندی کرنے پر مجبور ہوں جن کی بنیاد اصول اسانیت پر رکھی گئی ہو۔
 علاوہ ایں لیگ کے سپرد خاص طور پر حرم دلیفی کی حفاظت بھی تھی، اور جب
 ۵۵۵ ق م، ۵۵۰ ق م، ۵۴۵ ق م اور ۵۴۰ ق م میں گریزائیوں کو سیلا
 افسائیوں اور ایتولیوں نے علاقہ دلیفی پر حملہ کر دیا اور وہاں کے
 مجاوروں پر سختیاں کر کے ان سے روپیہ وصول کرنا شروع کیا، تو ان چاروں
 موقعوں پر مجلس انہیں نے حملہ آوروں کے خلاف لڑائی طعان لی اور ان
 محارمات کو تاریخ یونان کی اصطلاح میں ”مقدس جنگوں“ کا لقب دیا گیا ہے
 ”مجلس ہسائیگاں“ کی دیگر قرار دادوں پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مجلس
 نے یونانیوں کے مشترک احساسات کی حفاظت کا، نہ اٹھایا تھا، لیکن

اُن کے اکثر و بیشتر معاملات میں مذہبی رنگ نمایاں ہوتا تھا۔ جب کبھی دلیفی میں وطن پرستی کے کسی شاعر و غلامہ کی یادگار قائم کرنے کا سلسلہ پیش ہوتا تھا تو اراکین انجمن حرم دلیفی سے محافظوں کے جانے میں نظر آتے تھے اور دو امور سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ایک تو تھر موہلی میں عین اس مقام پر یادگار نصب کرنے سے جہاں شہدائے ایہی جانیں ملک کے نذر کی تھیں اور دوسرے غدار اقیانائیس کے اخراج سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ ضلع تھر موہلی دلیفی سے اس سفر کے قریب تھا جو انتھیلا میں واقع تھا لہذا اس پر مجلس ائمہ فک تیون کا خاص اثر تھا۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ جنگ پلاطین کے بعد اسپارٹوں نے یہ تحریک پیش کی کہ وہ یونانی ریاستیں جنہوں نے جنگ ایران میں کوئی حصہ نہیں لیا، اس انجمن ہمسایگان سے نکال دیا جائے، اور اس تحریک کو ہم اس انجمن کے اندرونی کاروبار کی ایک مثال کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ جب جب کمرور ریاستوں کے مابین کوئی تسارع پیدا ہو جاتا تو مجلس انجمن اُن کی بجاپاسی کر دیتی، لیکن اگر دلیفین میں سے کوئی طاقتور ہوتا تو وہ جنگ کو ہی ترجیح دیتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب اسپارٹا نے دھوکا دہر کا دمیہ پر قبضہ کر لیا تو اس پر انجمن والوں نے جرمانہ کر دیا، اور اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ یونانیوں میں بن قومی قانون تو ضرور تھا لیکن اس کا نفاذ صرف چیدہ چیدہ موقعوں پر ہی ممکن تھا۔ اس کے برعکس یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر ڈاکو مال عنیت پر قبضہ رکھے کا اختیار دے دیا جائے تو پھر قومی جرمانہ بالکل بے سود ہو گا۔ ائمہ فک تیونی لیگ کے اقتدار کی بعینہ وہی کیفیت تھی جو اور دوسری وفاتی جمہیتوں کی ہوتی ہے جن کے اقتدار معین نہیں ہوتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب تک معمولی مسائل پیش آتے رہتے ہیں اُس وقت تک یہ اختیارات کم ہوتے ہیں، لیکن غیر معمولی موقعوں پر حوصلہ مند اور طاقتور اراکین اُن سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ان میں اضافہ کر لیتے ہیں :-

یونان کے اتحاد کو ایک اور طرح بھی یعنی فالنگا ہوں کے ذریعے سے تقویت پہنچتی تھی جن میں سب سے مقتدر وہ فالنگا تھی جو دلیفی میں واقع تھی

۱۹

اور جو انھن ہمسایکوں کی نگرانی میں تھی۔ مذہب کا جو اثر اس طرح یونانیوں کی اجتماعی زندگی پر پڑا وہ اصل میں ہومر کے مد شروع ہوا اور ووریانی حلوں اور جنگ لڑنے اور ان کے درمیانی زمانے میں انتہائے عروج کو پہنچا۔ اس اثر کا اصلی سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عہد میں ان بڑے بڑے جرائم کی بابت جو انسان سے سرزد ہوتے رہتے ہیں جیسا کہ نظر سے قائم ہوئے جن کا اثر ان فالگاہوں پر پڑا۔ ابتدا میں اس کا بے قیل ایک ایسا حرم تصور کیا جاتا تھا جس کا تعلق محض خاندان مقتول سے ہو اور اس کی بابت حملہ کار روائی اسی کے سپرد ہوتی تھی۔ یہ خیال کہ مذہب کے ذریعے سے قاتل یا داس جرم کو بیچ سکتا تھا اس وقت تک

۵۵ دیلفی کی مالگاہ کے لیے دیکھو پرلیر Preller کا مضمون پاؤلی کے مجموعے جلد ۲ میں جس کا واحد نقص یہ ہے کہ وہ اسے ضرورت سے زیادہ اہمیت دیتا ہے کیونکہ "نتیجہ" Geotthng Ges Abh جلد ۲، شیو مان Schoemaun جلد ۲، ۴، ۳، ۵، ۱۱ دیلفی کے حزانی حالات، برسیان، "تاریخ یونان" Bursian G von Gr جلد ۱، ۱۰ وغیرہ، سیدیکر۔ ہومر نے فیتوی پولو کے لیے جو حمد لکھی ہے اس میں دیلفی کے نام کی بجائے محض کرسیا کے نام پر اکتفا کیا ہے۔ اس مالگاہ کے ابتدائی قاضیوں کے لیے اس خیلوس کیونیس (ابتدا)۔ ابتدائی زمانہ میں مالیں مرتبہ ماہ میوزیوس یا فیتیوس میں کھلی جاتی تھیں Plut Qu Gr ۹۔ اسپارٹا میں فیتوی بھاری ہیروڈوٹس ۷، ۵، ۶۔ افرو جیم میں دیلفی کا اعرار، میڈاس، ہیروڈوٹس ۱، ۱۴؛ لیدیہ میں سٹی گیس کے عہد میں ہیروڈوٹس ۱، ۱۳، ۱۴؛ الیا تیس ۱، ۱۹؛ کرسیوس کا مکمل نقشہ بھی یہیں دیا ہوا ہے۔ دیلفی کی خالوں کے لیے کیوٹ لنگ: بعد مقالہ تاریخی "۲۲۱۔۲۔ حال میں دیلفی میں عوامی انکشافات ہوئے ہیں ان کی، کرسیوس نے ابتدا کی اور درسیسی ماہر مل حصول دینر Wescher اور فوکارٹ Foucart کے عہد تک اسرار جاری رہی۔ اس سے اس کے عہد کے عہد کی تاریخ کی بابت بہت کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں اور یونانی زندگی پر ہی الجھ بہت کچھ روشنی پڑتی ہے۔ زمانہ سحر وہ میں مراس کی طرف سے دیلفی کی کھدائی کا بہت کچھ کام ہوا ہے۔

ب

کسی کے دماغ میں نہ آیا تھا۔ دوریانی حملے کے زمانے میں یہ خیال عام ہو گیا کہ قتل سے اُس کے مرتکب اور اُس کے اتارب کے ماتحتوں پر گویا کلسنگ کا ٹیکا لگ جاتا ہے جو چند مخصوص رسوم کے بغیر نہیں جھوٹ سکتا؛ اور جو پکڑا یولو دیوتا مجرموں اور قوائے الہیت زریوس یا نہ الالہ کے سج میں بڑک فریقین میں مفاہمت کرانے کا حمار سمجھا جاتا تھا اس لیے یہ رسوم اسی دیوتا کے بجاری خاص خاص مقامات پر ادا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ یولو خدا کے برتر اور انسان کے درمیان ثالث یا شعیب سمجھا جانے لگا لیکن عملاً اُس کی شفاعت محض اس کام آتی تھی کہ وہ مختلف رسومات گزاروں کو اُن کے معید مطلب اطلاعات دیتا اور انہیں وہ طریقے بتا دینے کے ذریعے سے وہ اپنے دلی مقاصد پورے کر سکیں۔ اس کا اہم ترین مستقر دیلفی میں تھا اور اور یہاں اُس کا اور حدائے عزوجل کا تعلق نہایت جہتم بالشان طور سے دکھایا جاتا تھا۔

فیثو کا مقدس حرم کوہ پارنا سوس کے جنوبی دامن میں ایک نالے کے

شہ پولو کے مذہب کا اس حد تک ایک خارجی پہلو تھا کہ وہ نام طور پر جس چپہ مخصوص رسموں کا حوااں رہتا تھا۔ وہ اتھان جس کے احساسات میں عشق اور گہرائی تھی انہوں نے یہ محسوس کر لیا کہ اگر اسان ایسے گناہوں کے ثلوت سے آزاد ہونا چاہے تو اسے چہ خیالات اور عقائد کو اختیار کرنا پڑے گا، اور یہی وہ اسرار یونانی کی ابتدا تھی۔

ایولو کی بوجا کر دیوس بھی تھا جس کو اسکا فز حاصل تھا کہ ایک طرف تو اس کا سیر سے اور دوسری جانب ہمیں پوری یانیوں سے (جو شمال کی طرف ایک ہایت منفی اور یرہہ گار قوم تھی) تعلق ہے۔ مثلاً یہ کیا جائے ہیرو ڈوٹس ہم، پپ؛ اس سلسلے میں ابارس اور ارسطیاس ایولو کے ترجمان کئے جا رہے ہیں ہمارے سامنے آتے ہیں (اری پاسی) پر دو کئے سوس، میتا پوسوم)۔ ایتھر اور دیوس سے اپنی دیر یہ رسل در سائل کا سلسلہ تھا۔ ہیری رائے میں ہمیں پوری یانیوں، کاسکوس، تینوس، دیوس سے واسطے سے ہیں ملطہ، اریتر یا اور لہ تضر کے ابھی حشکو ارتقعات کا بتا جاتا ہے؛

باب ۱۹

کنار سے پر واقع تھا جس کے منبع کے قریب سے مشہور چشمہ کا تسالیا نہایت
 دور و شور سے نکلتا تھا۔ اس بہاؤ کی مغربی چٹان کے دامن پر ایو لو کا
 بت خانہ تھا جس میں او مفالوش نامی نیم بھینوی شکل کا پتھر عین اُس
 مقام پر رکھا تھا جسے ناف دینا کہتے تھے۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں زلوس
 کے فرستادہ دو عقاب ایک مشرق سے اور ایک مغرب سے اُتر گئے
 تھے۔ اور ان عقابوں کے دو طلائی مجسمے اس پتھر کی دونوں جانب بنے
 ہوئے تھے۔ اوٹیوم یا حرم خاص میں زمین کے اندر ایک سنگاف تھا
 جس پر ایک تباہی استادہ تھی، اور اسی تباہی پر فشیہ یا ایو لو کی بجا رہن اپنے
 فیصلے صادر کرتے وقت بیٹھتی تھی۔ ان فیصلوں کو ایک بجا رہی اس کے
 برابر کھڑا ہوا لکھتا جاتا تھا اور اُن کے میں استعار کی شکل میں منطوم کیا جاتا
 تھا؛ اس بجا رہی کو پرونی تیس یا ”ترجمان“ کہتے تھے۔ اس فالگاہ کا تعلق
 پہلے تو گے دی سے تھا، لیکن پھر تھیسس سے ہوا اور بالآخر ایو لو سے ہو گیا
 جس نے فیثو اثر دے کر اسی مقام پر راکھا تھا؛ یہاں کے قریب ہی کے ساحل
 پر وہ ایک جہاز کو لایا تھا جسے کرٹی کہتے رہے تھے، اور یہ وہی کرٹی تھی جسے
 سیرودہ اس عبادت گاہ کی خدمت کرنا جانتے تھے۔ ابتدا میں توفشیہ ایسے
 فیصلے صرف ایک مخصوص مہینے میں صادر کرتی تھی لیکن پھر اس کے لئے
 کوئی دن یا مہینہ مخصوص نہیں رہا۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس فالگاہ
 پر لوگ صرف اپنے خانگی معاملات ہی لے کر نہ جاتے تھے بلکہ یہ مرجع مالک بھی
 تھا جہاں مختلف مملکتیں قائم مقام بھیج کر اپنے مذہبی اور سیاسی معاملات کی
 بابت استفسار کرتی تھیں۔ نتیجتاً اگر قانون سازی کی ضرورت پڑتی یا نوآبادی
 کے قیام کا مسئلہ پیش آتا تو یہ از بس ضروری سمجھا جاتا کہ مجوزہ قانون یا اس
 مقام کی بابت جہاں نوآبادی قائم کرنے کا خیال ہے، دیوتا کا استمنراج
 کر لیا جائے:

بلاشبہ فالگاہ کا جواب اس قسم کا ہوتا تھا کہ اُس کی تاویل میں سائل کی عقل
 ہم دھراست درکار ہوتی تھی، اگر بالفرض ایسی کارروائیوں میں، جسکے کرنے کی

باب ۱۹

ہدایت کی جاتی، ناکامی ہوتی تو اس کو جواب کی غلط تاویل پر محسوس کیا جاتا تھا۔
 با اینہم بہت خانے کے مجاوروں کو معاملات یونان کا وسیع علم بھی درکار تھا
 تاکہ محض معنی کے فقدان کی وجہ سے جوابات لغو نہ سمجھے جائیں۔ دلیفی کے
 پجاریوں کے لیے یہ بسا ضروری تھا کہ انھیں مختلف یونانی مملکتوں کے سیاسی
 حالات و واقعات سے بخوبی واقفیت حاصل ہو، اور چونکہ دلیفی میں مخالف
 بلا دیونان کے باشندے، خواہ بحیثیت قائم مقام کے خواہ اپنے خانگی
 معاملات لے کر آمو جو دیہوتے تھے، اس لیے انھیں دیگر حصہ جات ملک
 کے حالات سے نسبتاً آسانی کے ساتھ معلومات حاصل کرنے کے وسیلے
 موجود تھے، نیز چونکہ بہت خانوں کے چڑھاؤں سے اُن کے خور و نوش
 کا انتظام بھی ہو جاتا تھا اس لیے انھیں مفصلہ بالا امور پر غور کرنے کے لیے
 کافی وقت ملتا تھا۔ یہ خیال نہایت عام ہے کہ بعض مسائل مثلاً آباد کاری
 کے ضمن میں انھوں نے تفصیلات پر پورا عبور حاصل کر لیا تھا یہاں تک کہ
 وہ جغرافیائی معلومات پر حادی ہو کر نوآبادیوں کے لیے خاص خاص موقوف
 کا انتخاب بھی کرنے لگے، اور فی الحقیقت یہ مجاور ہی تھے جنھوں نے نوآبادیوں
 قائم کرنے میں مختلف بلا دیونان کی رہبری کی۔ ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ خیال
 محض غلط فہمی پر مبنی ہے اور اس میں بہت کم شبہ کی گنجائش ہے کہ نوآبادیوں کے
 موقوف کا تعین نا در بلد یا تارکان وطن کے مفاد کو ملحوظ رکھ کر کیا جاتا ہو گا۔
 اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ پجارن نے مقام کا بھی تعین کر دیا، مثلاً اگر اُس نے
 اسپارٹا کو اپنے آباد کار مقام تارنتوم کی طرف یا کورنتھ کو مقام اورٹی کیا
 کی طرف روانہ کرنے کی ہدایت کی تو اس واقعے کی سب سے آسان تاویل یہ
 کی جاسکتی ہے کہ اسپارٹا اور کورنتھ پہلے ہی سے اس نتیجے پر پہنچ گئے
 ہوں گے کہ اُن مقامات پر بہ آسانی نوآبادیاں قائم ہو سکتی ہیں اور انھوں نے
 خال گو سے محض یہ التجا کی ہو گی کہ وہ عوام کو اپنی اجازت سے مطلع
 کر دے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مسائل اور مسئول دونوں کے لیے
 یہی امر مفید مطلب تھا کہ حق اولیت دیوتا ہی کو حاصل ہو، اور یہی اصل مذہب کی

ماہیت کے عین مطابق ہے

۹۰ فال گاہ دلیفی کا عوار یونانی آبادکاری پر تھا اُس کے لیے اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم ہرمان Hermann کی اس رائے کی طرف رجوع ہوں جو اُس نے "مملکت تہیہ" St A ۵، ۵۰ میں ظاہر کی ہے جس کے مطابق آبادکار جماعتوں کو مختلف نوآبادیوں کی طرف، سمجھی جسم و عدم کے ساتھ بھیجا جاتا تھا جس میں دلیفی کا تقسیم بھی شامل ہوتا تھا۔ آجکل عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فال گاہ دلیفی نہ صرف دہمی اور دہمی رہنمائی کرتا تھا بلکہ یونانی آبادکاروں کی رہبری بھی اُسی کے دے تھی۔ فال گاہ کے انفرادی موصول کے علاوہ، جس میں نوآبادیوں کے مقامات کا تعین بھی ہوتا تھا، صرف ایک فقرہ ایسا جس سے اس طریقے کی تائید ہوتی ہے اور وہ سیمرو Divin ۱، ۳۱ میں ہے سیمرو دریافت کرتا ہے کہ نوآبادیاں کس طرح ایولیو، الونیہ، ایشیا، سسلو، اٹلی، لیر دلیفی یا درونیا امون کی اجارت کے بھیجی جاسکتی ہیں ۹۰ اور وہ کوئی سنگ ہے یونانیوں نے لیر دیوتاؤں کے استخراج کے لڑی ہے ۹۰ یہاں سیمرو کے دوسرے سوال سے، جو حگ کے متعلق ہے، پہلے سوال پر روشنی پڑتی ہے۔ نتیجہ اسی طرح جیسے کوئی یونانی ریاست اس وقت تک میدان حگ میں نہیں کوئی تھی جب تک وہ خود ایسے نفع و نقصان کا پورے طور پر اندازہ نہ کرے، اسی طرح مادہ فیکہ موقع آبادکاری پر پورے طور سے غور نہ کیا جاتا تھا اُس وقت تک آبادکار اس مقام پر نہ جاتے تھے، اور محکمہ جس طرح یونانی اور رومانی دونوں جنگ آزمائے سے پہلے دیوتاؤں سے ایک سنگوں لیا کرتے تھے اسی طرح آبادکاری سے پہلے بھی وہ اسی قسم کے فالوں کے حواشکار ہوتے تھے۔ ہیرودوٹس ۴، ۵۹ میں اپولون کی عمارتیں حلیو مایوں کو سر د جانے کی رائے دیتی ہے اُس زمانے میں لوگ بالکل اسی طرح فال گاہ حاکم رائے لیا کرتے تھے جیسے آجکل وہ مختلف معاملات کی نامہ احاروں میں سلسلہ صدائی کرتے ہیں، مثلاً ہیرودوٹس ۴، ۵۹ میں فال گو کی وہی کیفیت ہے جو رمانہ حال کے مبالغہ آمیز لفاظیوں کی ہوتی ہے، اور لوگوں کو گویا یہ انتہار دیا جاتا ہے کہ اگر حلیو درجہ است نہ دو گئے تو آج میں ایوڈ، کا منہ دیکھنا پڑے گا (طوسی ویدش ۲، ۴۱) معلوم ہوا ہے کہ آبادکاروں کی کیفیت متشکر سراپے والی شرتوں کی ایسی تھی، اور کہا جاتا ہے کہ جب سر تو سر آباد کیا گیا تو

خانگی معاملات کی بابت بھی مختلف فالنگاہوں اور خصوصاً دلیفی کی فال گاہ کا

نقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اس سرگت کافی حصہ ایک ایک ٹیٹھی لکیر کے معاوضے میں فروخت کیا گیا) علاوہ اریس سیروس کے العاط سے وہ اہمیت ظاہر نہیں ہوتی جو دلیفی کو بعض مرتبہ دیتی تھی ہے اس لیے کہ اس میں دلیفی، دو دونا اور لیبیہ کا تختہ نشان بالکل ہم پلہ تھا باگبا ہے، اور اگر دو دونا اور آمون کا حاصل وہی تھا جو دلیفی کا، تو پھر ظاہر ہے کہ اس کی کیفیت محض ظاہری سے زائد رہنے لگی۔ نیز یہ بھی یاد رکھا جائے کہ آداد کا سی کے مقامات کی بابت جو کچھ سیروس کے الفاظ سے ثابت نہیں ہوتا وہ فال گو کے انفرادی فیصلوں (مثلاً دیو دوروس ۸) سے بھی ثابت ہونا ناممکن ہے اس لیے کہ یہ اہمیت درجہ نشہ ہے کہ جس واقعات کا ان فیصلوں سے تیا لگتا ہے وہ بالکل بیامان کا بعد میں اختراع کیا گیا ہے۔ یہ امر قرین قیاس نہیں کہ فال گو کے جوابات بہ نسبت دیگر امور کے نوآبادیوں کے متعلق زیادہ صاف اور صریح ہوتے تھے۔ اگر ماہر ص تارنوم کے متعلق جو تفاد ل کیا گیا اس کے حالات صحیح بھی ہوں، با اینہم ہمیں اس کی بابت معصلاً دلیل امور پر غور کرنا پڑیگا۔ انھیں صدی ق م کے یونانی اطالوی ساحل سے آئے ہی واقف ہوں گے جتنے ہم معرعی افریقہ کے ساحل سے واقف ہیں۔ جب فقیہ نے یہ الفاظ اپنی زبان سے نکالے کہ دو کرو توں یا تارنوم میں جا کر آداد ہو یا ان پر اپنا علم آدیناں کر دو، تو ان مقامات کا تین ہایت دستور تھا۔ فالوں اور پیشگوئیوں میں حوالہ اس لفظی ہوتا ہے اس کی حقیقت لما ہر کر باہر اہم مقصود نہیں، جس مقام پر پسینگوئی یوری اترتی نہ رہی ہوتا ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا تھا، اور اگر کوئی نقص رہ جاتا ہے تو اس کی موثر تہادیل کی جاتی ہے کہ مال گو کے الفاظ کی صحیح تعبیر نہیں لگتی۔ لیکن اگر کوئی نوآبادی ایسی مال کے ذریعے سے عمل میں آتی اور فال گو کے الفاظ صریح ہوتے تو اس کی کیفیت بالکل متعارف ہوتی اس لیے کہ محض اس فال کے ذریعے سے یہ ہم دائرہ جواز میں آئی ہوگی جسے سیرج پرب سکے ششم کے حکم کہ یہ ہمپا نوزی اور پنگیری نوآبادیوں کو بہت تقویت پہنچی سکے ششم کے فیصلے سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا لاسکے دربار میں جو یونان علاوہ کلاکٹ رہتا ہوگا، صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس سال کی آباد کاروں کو کسی دہی اجازت کے خواہاں ہونے تھیں اور اس کی کیفیت یونان میں بھی صحیح لگتی ہے۔

ماہنامہ

استراح کیا جاتا تھا؛ مثلاً لیکر کوس لے جب اسپارٹا کے لیے تو اسے بائے تو انھیں منظوری کے لیے دلفی میں پیش کیا؛ اسی طرح فٹیشہ نے سولن کو حکم دیا کہ اتیمضر کی غناں حکومت اپنے ہاتھ میں لے لے، اور اسی حکم سے زالیوکوس نے لوکری ای ریفریٹی کے لیے تو اسے تیار کئے۔ لیکن اس سے کوئی یہ نتیجہ نہیں نکال سکا کہ نفس تو ان میں ہر ایک استدلفی کے مجاوروں نے کی ہوگی، بلکہ یہ بھی بعید از قیاس ہے کہ انھیں یہ علم ہوگا کہ اتیمضر اور لوکری میں کسی سے قانون کی فی الواقع ضرورت نہ ہوگی۔ یا نہیں، یا یہ کہ قانون ساری کے لیے سولن اور زالیوکوس سے بہتر مقس نہیں مل سکتے۔ دلفی کی فالگاہ امور عامہ کے لیے اعلیٰ ترین عدالت مراعہ تھی، لیکن اس کے ساتھ ہی یہ تشریف بھی سمجھنی چاہیے کہ اول تو معاملہ زیر بحث صرف اسی وقت پیش ہو سکتا تھا جب یہاں کے مجاور اس کام میں کرنا مناسب تصور کرتے تھے، اور درخواست گزار کے لیے یہ لازمی نہ تھا کہ وہ فال کے بموجب عمل کرے۔ بہر حال اس کی نوعیت ایک عدالت کی مانند تھی اور اسے قانون سازی کے اعتبارات مطلقاً حاصل نہ تھے، گو اس میں بھی شبہ نہیں کہ بعض مرتبہ وہ ایسے اور میں بھی رائے رنی کرتا تھا جو امر زیر بحث سے غیر متعلق ہوتے تھے۔ مثلاً اسپارٹا

شلہ فیتہ کا فرض تھا کہ اہم امور کی دس میں جاگی معاملات بھی شامل تھے) مدسب کی طرف سے اجارت دے۔ گو یہ اجارت ان الفاظ میں دی جاتی تھی کہ "مال گئے دلفی سے ایسا حکم دیا ہے" لیکن اگر ہم اس فقرے کے لغوی معنی لیں تو یقیناً ہم نہایت حاش عطفی کے مرکب ہوں گے یہی وجہ ہے کہ بریلر Preller نے ایسے اس مصمون میں جس کا ادیر اقتباس دیا گیا ہے، اسی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ کلس تھنپس کے قبیلوں کے نام دلفی کے حکم کے مطابق رکھے گئے تھے (پوسا نیاس ۱۰۱۰) کہتا ہے کہ ان کی توثیق مالی الفاظ کے درپے سے کی جاتی تھی) دراصل لیکر یہ امر بالکل صریح ہے کہ کلس تھنپس کی حکمت عملی کا احتراع جس میں اس کی غیر اہم تدابیر بھی شامل ہیں، اس نے اور اس کے اتیمضر ہی دو سلسلوں نے ہی کیا ہوگا؛ اس واقعے کو متقی اور بر میر گار میر وڈوٹس نے بھی تسلیم کر لیا ہے (۶۶، ۵) ہوا صرح ہو کہ ہر ایک معاملے میں دلفی کے اجارت نامے کی نوعیت بالکل حکم نامے کی سی ہوتی تھی۔۔۔

اور فال گاہ دلیفی کے تعلقات نہایت دیرینہ تھے لہذا اب بھی تنازعات کو دور کرنے کی غرض سے اسرار طائیں ایک خاص عدالت قائم تھی جس میں دو عہدہ دانش ست کرتے تھے جنہیں ”رفیشویاں“ کہتے تھے علاوہ ازیں یونانیوں اور غیر یونانیوں دونوں میں دلیفی کی شہرت تھی مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ میداس اور گئی گیس کے بعد زمانے میں اور ان کے بعد ہرمیناوی خاندان شاہی کے عہد میں افروچی اور لیدوی دونوں قومیں اپنی استعدادیں پیش کرتی ہیں، نیز ہمد خاندان مارکومین میں رومانی بھی اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ الغرض ان تمام باتوں سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ابتدائی زمانے سے ہی یونانی تہذیب و تمدن کا یہرونی اقوام پر مقتدیہ اثر پڑ رہا تھا اور ہر جگہ فال گاہ دلیفی کو یونانی مذہبی خیالات کا ایک وسیع اور مستند قیام مقام سمجھا جاتا تھا۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جب کبھی اس کے فیصلے اخلاقی پہلو لیے ہوئے تھے تو ان کا اثر اعتدال کی طرف مائل ہوتا تھا، اور یہ صفت یونانی ذہنیات کی نمایاں خصوصیات میں سے ہے کہ اس میں انتہا پسندی کا غلبہ کبھی نہیں رہا۔ دلیفی نے یونانی مذہب کی جو نگرانی کی اُس کا یہ نتیجہ نکلا کہ اس کی وجہ سے یہاں کے مسئلہ قومی دیوتا غیر ملکی مسودوں کے حلے سے بچ گئے، اور اُس کی خاص توجہ سے توحید باری تعالیٰ کا اعلیٰ وارفع تخیل محض ارباب رستی کی بدولت تیرہ و تار یک نہیں ہو سکا، یعنی بجائے اس کے کہ یونانی الو لو کو خود مختار معبود تصور کریں وہ اسے لڑکوں کا ہنسنا طعنے اور اس کی مرضی کا تتر جان حقیقی ماننے پر اکتفا کرتے تھے۔ جب موقع ملا تو دلیفی والوں نے بعض اخلاقی مسائل کے شیوع میں خاص حصہ لیا، مثلاً قتل کے کفارے کا طریقہ اور بدلا لینے کی ممانعت دونوں تعزیری مسائل کا

اللہ در انحالیکہ دلیفی میں یونانی اور غیر یونانی دونوں ایسی ایسی اعراض لے کر آتے تھے اولیٰ میں کوئی غیر یونانی گھسنے سمجھ نہ پاتا تھا۔ اسی وجہ سے جس سہی کر کے اولیٰ یونانیوں کے لیے باعث اتحاد و اتفاق تھا، دلیفی نہ تھا لہذا جس وقت ہم دلیفی کی فال گاہ کی تنقید کے لیے بیٹھیں تو یہ امر نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔

۱۹

نفاد اُسی کے احکام کے ذریعے سے ہوا تھا۔ اس کے صدر دروازے پر چند چھوٹے چھوٹے فقرے کندہ تھے جن کا اثر یونانیوں کی اجتماعی زندگی پر پڑتا تھا۔ ان سے ایک فقرہ خود کو بچانے اور دوسرے سے بچانے کو کہتا تھا۔ یہاں سے اس فقرے تو یونان کے سات عقلی طرف اور بعض حصے نئے نئے لوگوں کی طرف منسوب کیے جاتے تھے۔ جن حقیقی خصوصیات قوم کا ان کہاوتوں سے اظہار ہوتا تھا ان میں سے شاید سب سے ممتاز وہ تھی جس میں حد سے تجاوز نہ کرنے کی ہدایت تھی اس لیے کہ دلیفی کی فالوں کا عام رجحان ہمیشہ اعتدال پسندی کی طرف رہتا تھا اور یہ اثر ان کی وجہ سے زندگی کے ہر شعبے پر پڑ گیا۔ انہیں یہ بھی کہنا ہے کہ دلیفی نے آٹھویں، ساتویں اور چھٹی صدی ق م کے تمدن میں معتد بہ اضافہ کیا۔
ان اسباب کی بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ دلیفی کے اثر کا میلان اعتدال کی جانب تھا، یعنی جو امور اُچھلنا پڑے ہوتے یا جن میں تعصبانہ انداز پایا جاتا ان کی ممانعت کی جاتی تھی۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے کہ اس فال گاہ کے ذریعے سے قوم کے دماغوں میں ترقی پذیر خیالات پیدا ہوتے تھے یا اس کے ذریعے سے نئے نئے راستوں کا انکشاف ہوتا تھا بعض مصنفوں نے یہ فرض کر لیا ہے کہ تاریخ یونان کے بعض خاص خاص عہدوں میں دلیفی تقریباً تمام بڑے بڑے اور اہم ترین امور میں رہبری کرتا تھا، یعنی اسی کے ذریعے سے یونانیوں کو انکی جلتیریٰ فن راہ سازی اور دورانی طرز تعمیر سکھایا گیا، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہیں سے

۱۲ کوریتوس ("تاریخ یونان" ۴۱۱-۴۲۰) کہتا ہے کہ چونکہ وہ اپولو کے دربار میں ایک عورت کے ذریعے سے کل کام انجام کو پہنچتا تھا اس وجہ سے طبقہ اموات کی وقعت اور عزت میں بہت کچھ اضافہ ہو گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ اگر اپولو کے اس اثر کو نظر انداز بھی کر دیا جائے تاہم چینیہ لوہے، آئندہ و ماخے، اور نوزی کا آکی خود وقت ہے وہ دورانی ترک وطن کے بعد کی مثبت عورتوں سے زیادہ ہے، چنانچہ وہ دلیفی ترک وطن کے زمانے میں اپولو کا اثر ایسے معراج کمال کو پہنچ چکا تھا کہ کم از کم اس قدر انکی حکایت بڑھے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے اس واقعات کا ثبوت نہیں ملتا جس کا کوریتوس کے معصلاً بالا العاط سے تپا چلتا ہے۔

بالہ

وہ مسائل نکلے تھے جو فیثاغورس کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں۔ اغلب امر یہ ہے کہ دلیفی کے پجاریوں نے اپنا اثر ان امور میں سے بعض پر ضرور ڈالا ہوگا مثلاً انھوں نے یقیناً اپنی توجہ بعض یونانی ریاستوں کے طرز تقویم کی طرف مبذول کی ہوگی اور خود ان کا مفاد اس امر کا مقصد تھا کہ ان کے بت کدے کے قریب جو ان کی سرگرمیوں کا مقام تھا رکھی جائیں۔ لیکن اس اثر کی نوعیت کلیتہً مقامی تھی، اور اس کا نہ تو اس وقت تک کوئی ثبوت دیا گیا اور نہ یہ ظن غالب ہی ہے کہ انھوں نے دوریانی طرز تعمیر کوئی قطعی اثر ڈالا ہو بلکہ ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ انھوں نے یونانی طرز تعمیر میں کونسی خاص دل چسپی لی ہو، اسس کے برعکس دلیفی کے بت خانے کی ضروریات اس درجہ لاثانی اور عجیب و غریب تھیں کہ ان کی وجہ سے وہاں کے پجاریوں کو معمولی مندروں کی طرز تعمیر بان کی صمیم اور متناسب ترتیب میں کوئی دل چسپی پیدا نہ ہوتی ہوگی۔ اس ضمن میں آخری بات یہ کہنی ہے کہ معتزین کے خیال کے بموجب فیثاغورس خدا کے دلیفی کا پیامبر تھا (معاذ اللہ) جس پر اس مبود کے الہام ہوا کرتے تھے، مگر غالباً یہ فیثاغورس کے نام کی ایک محض خیالی تعبیر تھی اور اس کی تائید میں ہم کسی حد واقعے سے واقف نہیں ہیں۔

اب دلیفی کے پجاریوں کے اُس حیطہ اختیار کو لیجئے جس کے تحت ان کی طرف عظیم الشان اور نثر آفزون تخیلات کی تخلیق منسوب کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں دو واقعات کی توجیہ نہایت دشوار ہے۔ دلیفی ایک چھوٹا سا گاؤں تھا، اور اُس کے پجاریوں کا انتخاب بعض مخصوص جماعتوں یا گروہوں کی طرح جملہ مقامات اور جملہ اقوام کے افراد سے نہیں ہوتا تھا بلکہ اُس میں جو کچھ بھی قابلیت یا اہلیت تھی وہ سب موروثی تھی۔ پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ اس جماعت کو اس قدر عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی ہو۔ دوسرے یہ مسئلہ بھی قابل غور ہے کہ ان میں سے ایک شخص بھی انیاداتی اقتدار اور شہرت کو بڑے معائنے کی طرف مائل نہیں ہوا بلکہ اس کے برعکس ہر ایک کے منہ سے یہی صدا مچلتی تھی کہ کم از کم میں نے تولد تخیلات کی

ابتدا کی نہیں۔ دنیا کا قاعدہ سے کہ تخلیق قی قابلیت کسی خاص دیہاتی رقبے کا حصہ نہیں ہوتی، اور جب کوئی قابل شخص تماشگاہ عالم پر نمودار ہوتا ہے تو وہ

۱۱۱۱ء کو تیس (۱۱۱۱ء) لے اں دونوں اعتراضات کو اسی کتاب میں نقل کیا ہے لیکن اں کے خلاف کوئی دلیل نہیں کی۔ اس کتاب میں ہے کہ فال گاہ کے بخاری مشدعی سے اعتراف گاہ کرا لیتے تھے، لیکن جس تقری سے وہ یہ استدلال کرتا ہے اسکا تعلق سناؤ، پھر اسرار سے ہے جس کی نوعیت بالکل مختلف تھی۔ ۱۱۱۱ء سے گزرتیس اُس اثر پر بحث کرتا ہے جو دیلفی کا مختلف اطراف و حوا کے ملک پر تھا۔ یہاں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے معصومہ دیل ملخص کہ وہ بطر رکھ کر ایک امریرہ فردا تخت کی جائے۔ ۱۱۱۱ء سے کہتا ہے کہ یونانی ہمسوں کا تعلق یو لوکی فال گاہ کے دریت سے ہی ہوا تھا، لیکن اس سے زیادہ درست اور صحیح یہاں ہوگا کہ شمشیر اور قری سال میں جو تعادلات تھا اسے دیلفی کے فیصلوں کے دریے سے درست کیا جاتا تھا۔ ۱۱۱۱ء سے کہتا ہے کہ دیلفی نے ہی سب سے پہلے شریکین تعمیر کرائیں۔ ۱۱۱۱ء سے کہتا ہے کہ دیلفیوں نے ”تساہ کس“ بیاطی حتموں کا دور توڑا، جیسے سا سے ازیو ماں میں سب سے پہلے شریکین تعمیر کیں، لیکن ۱۱۱۱ء سے کہتا ہے کہ ریکس اس کا اول ہے کہ مد سطر کوں اور یلوں کے سائے کے میں آئی استدراج سے دریے سے بیاطی حتموں کی قوت ٹوٹ جاتی تھی، دراصل قومی حرم کا ہوں سے کلاما جن میں سب سے ممتاز دیلفی کات حارہ ہے، ہمارے نزدیک اں دونوں نظریوں میں سے کسی کا موت نہیں دیا گیا۔ ”مجموعہ نوستہ جاست یونان“ Corp Ins Gr. جلد ۱، ۱۱۱۱ء کے مطابق ملائمہ یہ مجلس اُمتفک یون کا درس تھا کہ بعض شریکوں اور یلوں کی مگرانی رکھیں، اور اعلیٰ یہ ہے کہ یہ دیلفی کے راستے میں ہوں گے، لیکن اس سے گزرتیس کے نظریے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، اور نہ اسکا یہ خیال ہی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ میلے میں شرکت کے لئے جاتے تھے، خصوصاً جو لوگ رتہ و درجہ میں شریک ہوتے تھے انھیں کارٹیوں کی شرک کی ضرورت رہتی ہوگی۔ اول تو کارٹیوں کی شرک معمولی تجارت اور بیویار کے لئے بھی ضروری تھی، اور دوسرے ہمیں معلوم ہے کہ چھٹی صدی تک دیلفی میں کارٹیوں کی دوز کی ابتدا نہیں ہوئی تھی۔

بہت جلد اپنی قابلیت کو تسلیم کر لیتا ہے۔ اگر یہ صمیم ہے کہ دلیفی کے بحاریوں سے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اس سے پہلے ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ آباد کاری کے میدان
 پر فال گاہ کبھی قسم کی رہبری نہیں کرتی تھی اور نہ اس کے احکام میں کوئی خاص فراست
 پائی جاتی تھی اس لیے کہ گزیتوس کا یہ قول کہ مدہ آباد کاری پر دلیفی کا جواز تھا وہی اس کی
 سب سے بڑی اور سب سے دیر یا خدمت ملک تھی، بالکل بے بنیاد معلوم ہوتا ہے
 چار سالہ عیدوں کی چل چل کے ساتھ تجارتی میلے بھی ہوتے تھے، اس سے گزیتوس
 یہ استدلال کرتا ہے کہ مدہ علاوہ ملطہ اور دلیفی کے حرموں کے ویلیوسی ست خانہ
 ساموسی ہیرائیوم، اور الیفی موس کے ارتقی میٹیرلوم سے دریغ سے یہ دونی تجارت اور
 رسل و رسائل کا مارا رگرم رہتا تھا، (صفحہ ۴۸۸)۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ اس
 قسم کی تجارت کو مدہ سے کوئی تقویت نہیں پہنچی، اور ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ ملطہ
 Ausgangspunkt مدہ سے آؤں سے اصلی مہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ دلیفی کے کیسٹ
 مرقس، جنہو کے کیسٹا، حرمیں اور فلورنس کے کیسٹا، یوٹا کو کوئی ویلیوسی، جنوئیوں
 اور فلورنسائیوں کے تجارت کے موقع پر آئے نہیں تھیں؛ لیکن ہمیں یہ معلوم ہے کہ جہاں کہیں ویلیوسی
 جاتے وہاں وہ بالآخر مرقس کے نام کا ایک گرامیہ اسی طرح تعمیر کرتے جیسے ناگسی
 جہاں کہیں جاتے ضرور دلیفی کے نام کا ایک ست خانہ بناتے، جنھیں اس وجہ سے کہ
 جنو ادال نے ایسی سک کا نام بدست مرقس سک، اور نیلیز والوں نے ایسی سک
 کا نام بدست یعقوب سک، رکھا تھا، یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان ملیات کی تجارت
 کو مدہ ہی احساس کی وجہ سے کوئی تقویت پہنچی ہوگی۔ جب نیپلر کے کیسٹا مدہ القدر
 کی آمد بہت بڑھ گئی تو اس نے ایک سک کی عیاد ڈالی جس سے صرف اسی ہی سک
 عوام کا فائدہ بھی مقصود تھا۔ لیکن یہ یاد رکھا جائے کہ سود کے سوالات حل کر کے
 بحری تجارت میں باقہ ڈالنا کہیں دستور تھی، اور ملطہ سمی کے اور ابھی عرصہ دراز تک
 بحری تجارت کو جاری نہ رکھ سکے۔ ان تمام اسباب کو ملحوظ رکھ کر چار سالہ عید ہے کہ
 دیگر امور کی طرح بحری تجارت کے میدان میں بھی اولو کے بحاریوں نے قوم کی مطلق چہر
 میں کی منسلک ملاشتہ سے بہرہ کم گزیتوس کے اس قول پر (صفحہ ۴۸۸) کوئی اعتراض

وہ تمام افعال سرزد ہوتے تھے جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں، تو پھر ایسا

۱۹

بقیہ حاشیہ ص ۲۹۳ ذکر شدہ ہیں کرتے کہ یونانی بت خالوں میں یس دین کے سلسلے قائم تھے۔
 ص ۲۹۳ یہ وہ تحریر کے استعمال پر بحث کرتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس کی ابتدا صدیوں کا
 کی عرص سے بت خالوں میں ہوئی ہوگی، لیکن یہاں بھی دلیلی کو دیگر مقدس مقامات میں
 کوئی امتیاز حاصل نہ تھا۔ کزیتوس کو اس امر کا اقرار ہے کہ دلیلی کی نہ مرت کردہ تاریخ
 دراصل حقیقی واقعات کی قطع و برید کرنے کے بعد مرتب کی گئی تھی۔ کہا جاتا ہے (ص ۲۹۸)
 کہ ثقافتے اندی کے مسئلہ کی ابتدا دلیلی سے ہی ہوئی، لیکن اس کا کوئی ثبوت پیش
 نہیں کیا جاتا۔ ذکر مقامات سے پہلے ہاں اس کی ابتدا ہوئی ہوگی، اور جو تصویر یو لیکو تو س
 نے کھینچی ہے وہ پانچویں صدی ق م سے دیر تر نہیں ہے۔ کزیتوس کہتا ہے کہ دلیلی
 کی فال نگاہ میں یونان کے سات بڑے بڑے عاقلوں کی گویا کہ ایک اعیانیت جمع ہو گئی
 تھی، اور ان کے اقوال، جو بت خانے کے سردور دان سے پرکندہ تھے، دلیلی
 کی عقلمدی اور فراست کے ممتاز ترین نشانات سمجھے جاتے تھے۔ ہمارا خیال ہے
 کہ اگر بالفرض یہ اقوال انھیں عاقلوں کے تھے جن کی طرف وہ منسوب کیے جاتے تھے
 یا انہیں وہ انھیں کے فکر و تحمل، اور اس عہد کے جلد سیلا مات اور رجحانات کا نتیجہ
 تھا جن کا دلیلی یا اس کی بچارن سے مطلق کوئی تعلق نہ تھا۔ ص ۲۹۵ یہ کزیتوس
 کہتا ہے کہ یو لیکر گوس کی طرح فیتا عورس کی فراست کا ماخذ بھی فیتہ ہی تھی جسکی وجہ
 سے اس فلسفی کا نام فیتا عورس پڑ گیا، اور وہ بیمارن جس کی نسبت ان مسائل کا
 روایت کرنا بیان کیا جاتا ہے اس کا نام شسطا کلیہ تھا، باوجود دیر و ڈوٹس کے میان
 (۶۵، ۱) کے ہمارے نزدیک یو لیکر گوس نے اپنی تلمیذ کا ہیستہ حصہ فیتہ سے اخذ نہیں کیا
 اور مانہ حال کے دیگر مصنفوں کی طرح ہمارے خیال کے بموجب بھی شسطا کلیہ کی بابت
 جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب کا سب خود ساختہ ہے، نیز ہم یہ سمجھنے سے نا صر ہیں کہ
 شسطا کلیہ کی ملاقات سے پہلے ہی فیتا عورس کا یہ نام کیسے تھا، ورنہ ہمیں یہ فرض
 کرنا پڑے گا کہ ابتدا میں اس کا کوئی اور نام ہوگا (جس کا ہمیں علم نہیں)۔ ص ۲۹۵ یہ
 دور یونانی طرز تعمیر کا تعلق بھی دلیلی سے دکھایا گیا ہے لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں دیا گیا،

ب

یونان کے فراں رواستے میں ہرگز دیر نہ لگتی، اور ہم تاریخ یونان میں ایسی مذہبی حکومت کا حال پڑھتے جس کا فی الحقیقت مطلق وجود نہ تھا۔ یہ واقعہ کہ

بقیہ مائیتہ صلوٰۃ کرتے۔ اس کے برعکس بہت سے عناصر ایسے پائے جاتے ہیں جن کی وجہ اس کا تعلق کو رستم سے معلوم ہوتا ہے۔ "عمال مقدس کا حکم تھا کہ دوسری مملکت میں حاجی مکانات کے دروازے اور جیتیں کھلاڑی اور آڑے سے سائے حائل، لیکن اسے لیکر گوس کے تواریخ کا ایک حوالہ دیکھ کر کے محض اس پر اٹنا ایک محد و ذکر دیا گیا ہے۔ ۵۰۰ پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ "دورانی طریقہ کے ارتقا اور توسیع کا یقینی تعلق اس حرم کے ساتھ تھا جس نے دورانی مملکتوں کی بنیاد رکھی، لیکن محض اس بیان سے کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ یہ ایک بالکل نظریہ تھا کہ ہماری مختلف بت مالوں کے باہمی تناسب کا تعلق کریں لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ وہ عام طور پر ہر ایک بت کے لیے کی تعمیر کی گئی کرتے ہوں گے۔

صفحہ ۵۲۷ پر کرتوس کہتا ہے کہ مسیود کے خیالات "محض دیلفی کے مجاریوں کے مختلف پرستش ہیں" اگر ہم ان "مستند معروف اقوال کو نظر انداز کریں جن کا تعلق دراصل رامہا بعد سے تھا، اور جن کا احتراع مجاریوں نے نہیں بلکہ "مجلس ہسپانگیاں" نے کیا تھا، تو ہم مجاریوں کے خیالات کا معلوم کرنا بہایت دستوار ہو گا۔ صفحہ ۵۳۸ پر کرتوس اپنی رائے کا محض بیان کرتا ہے کہ نویں صدی ق م سے یونان نے جو کچھ ترقی کی "خواہ مذہبی اور اخلاقی خیالات اور میدان میں ہو، خواہ موسیقی اور شاعری کے رومے میں یا سیاسیات، تعمیرات اور سنگ تراشی کے شعبوں میں، عرض رہی کہ ہر ایک حکمے میں یونانیوں نے جو کچھ ترقی کی اس کا مدعا اور ماخذ دیلفی کا تعلق حاصر ہی تھا۔ ہم ان امور کے تعلق اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں صفحہ ۵۳۹ پر کرتوس کہتا ہے کہ "کلیں تھیسس جو دوسرے حکمران سکینوں کے عہد سے دیلفی کے طرز عمل میں ایک بدیہی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور اب اس میں موقع و محل کے لحاظ سے حکمت عملی اختیار کی جاتی ہے" لیکن کلیں تھیسس چھٹی صدی ق م کے ابتدائی حصے میں تھا، اور یہ وہی زمانہ ہے جب فال حکماء دیلفی کے دوتے ایک حد تک محض اصولوں کے میدان سے نکل جاتے ہیں اور دیلفی میں بہت عقلائے یونان جمع ہو جاتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ سب محض "حیلہ ساز موتی"، طرز عمل کا نتیجہ تھا؟ مدین و حوہ یہ کہیں زیادہ عجیب ہو گا کہ دیلفی کے

بالہ

دلیفی نے جو حصہ لیا تھا اُس کی کبھی کوئی قابل لحاظ مخالفت نہیں ہوئی جس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اس میں کوئی ممتاز قابلیت نہ تھی۔ جو لوگ ہمیشہ اپنی خدمات دوسروں کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں اُن میں عام طور پر نہایت معمولی قابلیت ہوتی ہے اور ایسے ہی لوگوں کی تعریف و توصیف میں ہر شخص رطب اللسان رہتا ہے۔ دلیفی سے ہر ملک کے تعلقات اچھے تھے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رہبری کرنے کی بجائے فال گوان تمام امور کو مذہبی جامہ پہنانے پر قناعت کرتا تھا جن کی مستدعی خواہش کرتے تھے۔ اگر بعض مرتبہ دلیفی کی جانب سے کسی خاص ملک کی خواہشات کی مخالفت بھی ہوتی تو وہ صرف فال گاہ کا اثر قائم رکھنے کے لیے ہوتی۔ بعض مرتبہ ایسی باہمی سازشوں کا انکشاف ہو جاتا جس کا نتیجہ نام نہاد کلمات ربانی کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا، یا کم از کم لوگوں کو گمان ہوتا کہ ان سازشوں کا انکشاف ہو گیا ہے؛ لیکن ایسے نازک موقعوں سے بچنے کا طریقہ بھی بخاری حوہ بھی طرح جاتے تھے، اور بوقت ضرورت خود ہولید جارج فشیہ تک کو بھی سٹجٹ معاذ یا جاتا۔ لطف یہ ہے کہ حب جنگ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۱۴ پر مشتمل۔ اثرات کے نظریے کو چھوڑ کر اس کے داخلی کاراموں پر نظر ڈالی جائے، اور ہم نے اس کتاب میں ہی کیا ہے۔ کیا ہمارے اس خیال سے کہ یونانیوں کے بڑے بڑے کارنامے مایاں دراصل اُس کے بڑے بڑے مفکروں اور گائیوں نے کئے تھے، اُن کی قابلیت کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا اور کیا یہ نظریہ درست ہے کہ یونان نے دو سو سال تک جو کچھ ترقی کی اسکا سہ ماہی و معین بخاریوں کا ایک گردہ تھا جو ہمیشہ قوم کے نام احکام صادر کیا کرتا اور جو کچھ قوم کرتی اُسے تقویت پہنچا یا کرتا؟ یورپ کے ارمہ وسطیٰ میں بھی اس سے کہیں زیادہ تنوع پایا جاتا ہے۔ ہم ہرگز فال گاہ و ملیہ کے اقتدار کے مسخر نہیں ہیں لیکن ہم یقیناً اس سے انکار کرنا یا ناقص تصور کرنے میں کہ اس کے بخاری ہم وراثت میں اور دوسرے سے الگ تھے اور مختلف معاملات کی ابتدا انھیں سے ہوتی تھی۔ اس مختصر تنقید کی یہاں ایسے ضرورت میں آئی کہ کوئی تیسری گئی نہایت واضح اور چھتہ کتاب کے وہ فقرے جو صفحہ ۵۳۸ سے شروع ہوتے ہیں اگر صحت پر مبنی ہیں تو اُن سے ہماری رائے کی ناکلیہ تکذب ہوتی ہے۔

۱۹

ایران کی ابتدائی فال گاہ والوں نے ایرانیوں سے مل کر آگروسیوں اور کریٹیلوں کو غیر جانبدار رہنے کی ترغیب دی، جو یونانی مفاد کیلئے نہایت درجہ مضرت رساں تھی، اور اس تحفظ کو بھی اٹالی میں شامل ہونے سے باز رکھنے کی کوشش کی تو بھی اُس کی عزت اور وقار میں انجانا کوئی فرق نہیں آیا۔ جنگ کے آخری دور میں اُس نے

علامہ شیعو مان Schoemann فال گاہ پر الزام لگانے سے انکار کرتے ہوئے، کہتا ہے کہ (۲، ۴۷) ایرانیوں کی صریح فوقیت اور برتری کی وجہ سے ان کے سامنے تسلیم خم کرنے سے گریز ممکن نہ تھا، اور یہ یاد دلاتا ہے کہ حب قسمت نے پٹا لکھا یا تو دلفنی نے قوی جھٹا لند کر لے میں مددی۔ لیکن اس سے بیاریوں کے مکرو و مہرب کے علاوہ کچھ ظاہر نہیں ہوتا اور وہ کسی حالت میں احلافاً و منذور نہیں قرار دیئے جاسکتے۔ فال گاہ دلفنی کی جا اور جیا اس قدر تریف کی جاتی ہے، اور لوگوں کی آنکھوں پر کچھ ایسی ٹی سی مدھی ہے کہ عمدہ سے عمدہ تصانیف میں بھی یہ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے قومی مقاصد کی نیت پائی کی، درنحالیکہ بواقد اس کے بالکل برعکس تھا۔ ان اسباب کی تیار پر ہمارے نزدیک اُس کے خلاف جو طریقہ ہے اُس پر ردِ ڈالنے کی بہت ضرورت ہے، اور یہاں ہماری خواہش ہے کہ ایک خاص امر کی جانب خاص توجہ دلائیں۔ رمانہ حال کے خیال کے مطابق جس کا نہایت وقیع مؤید گیوٹلنگ (Goettling) ہے (جو کچھوے اور کھیر کے گوشت کے قحط تک سے جو کریسوس کو دیا گیا تھا، فال گاہ کے عشق اور فطری عقلمدی پر زور دیتا ہے)، بیجاری نہایت عالم و فاضل تھے، اور اگر اُس کا استدلال صحیح ہے تو پھر اُن کی ذہانت اور فطانت کے بعد اُن کا مکرو و مہرب اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اگر یونانیوں کا ہر ایک فعل ان بیجاریوں کے جبرانی اور اعدادی معلومات کا نتیجہ تھا تو پھر یہ کہنا کہ جو کچھ وہ کہتے تھے معبود کی طرف سے ہوتا تھا، بڑا بھاری دھوکا تھا، اگر بیجاری مستعدی کے اشاروں کی بنیاد پر ان ناقابلِ فہم آواروں کو جو فتنہ کی رمان سے نکلتی تھیں، قابلِ ادراک جامہ پہا دیتا تھا، تو اکثر وہ میتر معورتوں میں وہ اپنے آپ کو صحیح سمجھنے میں دیتاؤں کا ملہم علیہ سمجھ سکتا تھا جبکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ انھیں غیر معمولی علم حاصل تھا اس لیے مناسب ہے کہ اسکے فرض کرنے سے اُس کے خصائص میں جو اخلاقی پستی نظر آئے مگھتی ہے اُس سے ہم باز رہیں :-

بالہ

یہ بجا نہیں لیا تھا کہ آخر کار یونانیوں ہی کو فتح ہوگی، اور اب وہ بلا تامل مجبان وطن سے مل گئے۔ اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ خود فال گاہ والوں کو قومی مقاصد سے مطلق دل چسپی نہ تھی، بلکہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر فی الجملہ وہ یونانیوں کی مخصوصی فال گاہ تھی تو بربری اقوام بھی اس سے اسی قدر فائدہ اٹھا سکتی تھیں۔

دلیفی کا تعلق اس زنجیر کی تیسری کڑی سے بھی تھا جو یونانیوں کو ایک رشتہ میں منسلک کرتی تھی، اور یہ قومی کھیل تھے جو تعداد میں چار تھے یعنی اولمپیا، فیستوی، نیبیا، اور خاکنائی۔ ان کے علاوہ دیگر مشہور مقامات پر بھی عیدیں منائی جاتی تھیں لیکن ان کی حیثیت محض مقامی تھی۔ یونانیوں کی زندگی میں یہ کھیل ان کی قومی خصوصیات کی وجہ سے خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ہر یونانی اپنے شہر والوں کی تعریف و تحصیف کر کے کا حوالاں تھا، اور اس کی فطری آرزو اور حوصلے کا بھی تقاضا تھا کہ وہ اپنے آپ کو عامۃ الناس سے ممتاز ثابت کرے اور قوم کی نگاہ میں اسے دوسرے پر فوقیت حاصل ہو۔ اسکے نزدیک اپنے آپ کو بڑھانے کا بہترین طریقہ یہ تھا کہ مقابلہ عامۃ میں وہ دوسروں کو نچا دکھائے۔ ان مقابلوں کو یونانی تہذیب و تمدن کے ارتقا میں جو عظیم نشان رہتہ حاصل تھا اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ نائیک نگار شعرا کے انعامی مقابلوں کی وجہ سے جو اتھنز میں ہوا کرتے تھے، دروید اور سرور یہ کی ترقی میں بہت بڑا بیج پیدا ہوا۔

اولمپیا کی کھیل پیرائیوں کے حرم موسومہ اولمپیا میں منع ہوتے تھے۔

۱۸۲۹ء میں Panegyris کے لئے دیکھو ایسٹنر اطلیس: ”پائے گیرس“

۳۴ دیرہ۔ جرمانوں نے اولمپیا میں ۱۸۲۹ء میں کھدائیاں کی ہیں ان کی وجہ سے وہاں کے مشہور دیوانات برآمد ہوئے ہیں۔ یہ کھدائیاں دراصل اہل گریس کی تحریروں کی وجہ سے مل میں آئیں، ان کھدائیوں اور مختلف انکشافوں کے لئے جملہ معلومات سرکاری و عمائد اولمپیا کی کھدائیاں Ausgrabungen zu Olympia میں ملتی ہیں۔

جرمانی کے جلدوں میں شامل ہوئی ہے۔ مصلحہ ذیل کتاب اسی موضوع پر لکھی تھی

جو دریائے الفیوس پر ساحل سمندر سے خط مستقیم ریسات میل پر اور دریائے کنارے کنارے دس میل کے فاصلے پر اس مقام پر واقع تھا جہاں ایک اور ندی (حس کا نام کلا دیوس تھا) شمال کی طرف سے اگر الفیوس میں مل جاتی ہے۔ بعض یونانیوں کی رائے تھی کہ اس میلے کی ابتدا ہرقل نے کی، بعض کہتے تھے کہ اس کا سہرا ہیلوئس کے سر ہے اور بعض کا خیال تھا کہ پیرا کے موروثی سورما پیروس نے اس کا آغاز کیا ہوگا۔ ان تینوں میں سب سے زیادہ جس شخص کو اولمپیا میں عزت و وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا وہ ہیلوئس تھا؛ اور چونکہ اس کی بابت یہ خیال تھا کہ وہی بیشتر حصہ ہیلوئس کو نیز کے آن حکمرانوں کا مورث اعلیٰ تھا جنہیں ہرقلیوں نے بدل کر دیا تھا اس لئے غالباً اس کا مذہب ہرقل کے مذہب سے قدیم تر ہوگا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اولمپیا کا کوئی حصہ ہرقل کے نام پر وقف نہ تھا اسی لئے زمانہ مابعد تک اولمپیا کے میلے کا سوجہ ہرقل نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ہم یہ فرض کرنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ میلہ لیکرگوس کے اس میں از سر نو روح پھونکنے سے عرصہ دراز پہلے سے قائم ہوگا۔ اسی زمانے میں ایلیس پیرامیوں کے ماتحت تھا اور اس پر الینی توس حکمران تھا جسے فال گاہ کی طرف سے حکم ملا کہ وہ میلے کا احیا کرے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اُس نے لیکرگوس سے

بقیہ محتاج تصویر مگر مشق حسین مختلف معلومات کو نہایت بسیط اور با ترتیب میراے میں جمع کر دیا گیا ہے۔ اولمپیا و اطراف" مع نقشہ جات، مرتبہ کا ڈپرٹ و ڈورب فیلڈ Olympia und Umgegend ریمارکس کویتوس و آڈلر Curtius und Adler رل اشہام حمیدہ اناربات، حوانی "عید اولمپیا اور اس کا رتہ" Olympia, das Fest und seine Staett مصنفہ بیولی شر Boettischer برلن ۱۸۳۸ء میں بہت سی تصاویر اور بہڈیکر Baedeker کا ترتیب دیا ہوا نقشہ بھی بہایت نفیس ہے۔ ہم اس مقام پر ایسے اقتباسات نہیں دے سکتے جس سے وہ بے شمار مسائل مسجد میں آسکیں حوان کھانیوں کی وجہ سے ریمت آگئے ہیں یلیس کا اب تصنیف ہو گیا ہے :-

مل کر یہ طے کیا کہ جب تک عید کی پہل پہل جاری رہے اس وقت تک ان مملکتوں کے باہمی جنگ و جدال بالکل موقوف ہو جائیں جو اس میں حصہ لیں یہ قصہ تو روایات پر مبنی ہے؛ دوسری صدی عیسوی میں سوسانیاس کے زمانے میں ہیراکلیوم کے اور ایک گھیراکھا ہوا تھا جس پر ایفنی کوس اور لیکرگوس کے نام مندرج تھے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ اولمپیا کی کھیلوں کی تقاریر یہودی کے معاملات میں اسرار کا بہت دل چسپی ظاہر کرتا تھا، اور اغلب امر یہ ہے کہ وہ اس کے مخافہ ہونے کی نیم دفتری حیثیت کو سیاسی اغراض کے لیے استعمال کرتا ہوگا۔ زمانہ مابعد میں الیکسی مسلسل امن اور اسے ملک کے محفوظ و مہذب ہونے کا برابر مطالبہ کرتے رہے لیکن ان کی اس آواز پر مطلق توجہ نہ کی گئی، بلکہ اس کے برعکس صرف میلے کے دوران میں امن و امان قائم رہتا اور اگر کوئی شخص ان زائرین کو کچھ نقصان پہنچاتا تو اولمپیا میں اتنے تھے تو اسے قہری جرم مانا اور کرنا ہوتا۔ ابتدا میں تو اس میں صرف ہمسایہ اقوام حصہ لیتی تھیں، لیکن امتداد زمانہ سے ان قوموں کی تعداد جو اس میں شریک ہوتی تھیں، بڑھتی گئی اور رفتہ رفتہ ہر ایک یونانی قوم اس میں حصہ لینے لگی۔

دیگر اہم تہواروں اور عیدوں کی طرح مختلف مملکتیں اپنے وفدا و لمپیا کی میلوں کے موقع پر بھی بھیجتی تھیں۔ یہ میلہ ہر چوتھے سال یوم اطول النہار کے بعد دوسرے بعد کے قریب لگتا تھا، اور ابتدا میں اس میں نہ یوس اور دوسرے دیوتاؤں کے نام کی قربانیوں کو باقی تمام امور سے زیادہ اہمیت دی جاتی تھی، لیکن رفتہ رفتہ ان سے وہ مقابلے کی بازیاب بڑھ گئیں جو دیوتاؤں کے اعزاز میں لگائی جاتی تھیں۔ سب سے قدیم بازی جو عرصہ دراز تک تنہا جاری رہی معمولی میدل آدمیوں کی دوڑ تھی جو دوڑ گاہ میں جس کا طول ۶۰۰ اولمپیا کی قدم تھا) ہوا کرتی تھی؛ جو شخص اس دوڑ میں اول تھا اسی کے نام پر اس مخصوص اولمپیا کا نام رکھا جاتا اور یہی اس سال کے جملہ کھیلوں کا میری قرار پاتا تھا۔ لیکن بہت سی یاد رکھنا چاہیے کہ اولمپیا وہی سنوی شمار اور ان جملہ معلومات کا سلسلہ ہے جو قریب سے پیشتر شروع نہیں ہوا اور یہ وہ سال ہے جب کورونوس

میری تھا، لیکن اولمپیاؤں کو سنوئی تمار کے معیار نٹاے سا سہرا تما میوس
 ساکن تو روئے نیوم کے سرے جس نے تیسری صدی ق م میں اس رواج
 کی ابتدا کی۔ اٹھارھویں اولمپیاؤں میں معمولی پیدل دوڑ میں اس نیچکانہ بازی کا
 اضافہ ہوا جس میں کودنا، دوڑنا، گھیرا پھینکنا، نیزہ بازی، اور کستی گری شامل
 تھی؛ اس کے علاوہ پہلوؤں کا غلطہ ڈنگل بھی ہوئے لگاتار تیسویں اولمپیاؤں
 میں گھوڑوں کی شرف مرغ ہوئی اور پچیسویں میں محض نمائشی اغراض سے
 گاڑی دوڑ کی ابتدا کی گئی جو دوڑ گاہ کے جنوب اسی کے متوازی اسب میدا
 میں منعقد ہوتی تھی۔ پیدل دوڑ سے میری کی تیر قدمی اور نیچکانہ بازی سے اسکل
 قوت اور چلت پھرت کا امتحاں ہوتا تھا، لیکن گاڑیوں کی دوڑ سے صرف
 جتنے والے کی دولت و ثروت کا اندازہ ہوتا تھا اس لئے کہ گاڑی بان کی بجائے
 گاڑی اور گھوڑوں کا مالک جیتتا تھا اور یہ ظاہر ہے کہ چوڑی کے اخراجات
 کے تحمل صرف امیر ہی ہو سکتے ہیں۔ اس دوڑ میں اکثر خود سر حکمران حصہ لیتے تھے
 اور درباری شعرا ان کی تحریف و توصیف کے طومار باندھ دیتے تھے۔ انحصار
 شہرت کا ایک حصہ جو ذاتی جدوجہد کے لئے وقف ہوتا چاہیے، اس شخص کی
 ملک سمجھا جاتا تھا جس کے پاس علامہ دولت کے کچھ نہ ہوتا۔ گاڑی دوڑ
 میں محض میری کی ہی شہرت نہ ہوتی بلکہ اس کی مادر بلد کا بھی حصہ ہوتا، اور بعض
 مرتبہ تو چوڑی کا مالک محض چا پلوئی یا خوشامد کی غرض سے خانہ مالکانہ کے اندر
 کسی اور کا نام اندراج کرا دیتا یا بجائے اپنے شہر کے کسی اور بلدیے کا نام لکھا دیتا۔
 یہ واقعہ ہے کہ ایسی صورت لوگوں کے ذہن سے لوگ اپنے مقصد کے حصول میں
 کامیاب ہو جاتے تھے، اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یونانی نہایت سادہ لوحی
 سے اپنی شہرت پر نہایت مخطوط و سرور ہوتے تھے۔

کھیلوں کے کارکنوں اور عادیوں کو ہیلانود کا کہتے تھے
 جنہیں اٹلیسی نامزد کرتے تھے اور ان مازیوں کو باکرہ لڑکیاں، غیر ملکی باشندے اور
 غلام بھی دیکھ سکتے تھے۔ ان مقابلوں سے جو جرمانے وصول ہوتے تھے انکے
 ذریعے سے زیوس کے مجھے یا زانیس ڈھمال کر حرم کے اندر رکھ دیا جاتا تھا

یا ۱۹

اور میری کو جنگلی زیتوں کے اُس درخت کا ایک گھیرا بطور انعام کے دیا جاتا تھا جسے
ہیرقل نے اولمپیا میں بویا تھا۔ جب میری اپنے وطن بالوف کو واپس جاتا تو
 وہاں اُسے ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا اور اس کی سید عزت کی جاتی۔ وہ ایک گاڑی میں
 بٹھیہ کر، جس میں چار سبزہ گھوڑے بٹھے ہوتے، اپنے دوستوں کے ساتھ شہر
 میں داخل ہوتا، اور اپنا فاتحانہ گھیرا شہر کے افضل ترین حرم پر چڑھا دیتا تھا شاہ کا
 میرا اس کے لیے ایک معزز جگہ مخصوص ہوتی اور اکثر اُس کے بلدیے کی طرف سے
 اُس کے خور و نوش کا انتظام کر دیا جاتا۔ بعض جگہ اُسے رقی انعام بھی دیا جاتا اور
 اسپارٹا میں میدان جنگ کے لیے اُس کے واسطے خود بادشاہ کے قرب میں ایک
 جگہ مختص ہوتی۔ انسٹھویں یا اکٹھویں اولمپیا کے بعد میریوں کو یہ اجازت
 مل گئی کہ اگر چاہیں تو اولمپیا کے محسمے نصب ہوں، لیکن انھیں خود اپنی شبیہ کے
 مجسمے تیار کرانے کی صرف اُس رقت اجازت دی جاتی تھی جب وہ میں مقابلوں
 میں مسلسل اول آتے :-

چونکہ مختلف اطراف و اکناف یونان کے باشندے جوق جوق ان میلوں
 میں جمع ہوتے اس لیے نامہ مابعد میں مصنف اس موقع سے فائدہ اٹھا کر یہاں
 اپنی تصانیف عوام کے سامنے پیش کرتے۔ مثلاً ہیر و ڈوٹس کی بات کہا جاتا
 ہے کہ اُس نے اپنی تاریخ کا ایک حصہ یہاں پڑھ کر سنایا تھا، اور گورگیاس نے
 اپنی اولمپیا کی تقریر اسی موقع پر کی تھی۔ یہی وہ مجمع تھا جہاں اگر خطاب اپنے کمالات
 کے جوہر دکھاتے اور نقاش اپنے بنائے ہوئے مجسمے رکھ کر لوگوں کو محفوظ
 کرتے۔ مسطاکلیس کی طرح حو بادشاہ شہری اولمپیا جاتے تو وہاں عوام الناس
 انھیں نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ خوش آمدید کہتے اور وہ اپنے اس جوشیلے
 استقبال کو اپنی وطن پرستانہ کارروائیوں کا بہترین صلہ تصور کرتے :-

اولمپیا کی میلوں کا یونان کی زندگی کے میدان میں جو رتبہ تھا وہ ہماری
 دانست میں اہم ترین اور عجیب ترین تقایم و کچھ کچھ ہیں کہ بیدل دور میں جو شخص
 اول رہتا وہی میرلی قرار پاتا اس لیے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ محض جسمانی قوت کی بجائے
 تیزی اور پھیر کی کوہی اعزاز و اکرام کا مستحق قرار دیا جاتا تھا۔ یہ بات یونانی قوم کے

خصوصاً اُن میں داخل تھی کہ وہ محض جسمانی قوت سے کبھی متاثر نہ ہوتے تھے۔ یہ بدل ڈر میں کامیابی کے یہ معنی تھے کہ فاتح کی جسمانی بناوٹ میں ایک خاص تناسب ضرور ہو گا۔ کامیاب امیدواروں کی جو عورت کی جاتی تھی اُس کا مذہب سے بھی ایک خاص تعلق تھا اس لیے کہ ورزش کے درپے سے بدن کو مضبوط و طاقتور بنانا محض زلیوں کی عظمت و توقیر کے لیے تھا، اور اس طرح اولمپیا کے واسطے سے مذہب کی خاطر حسن و جمال کی تلاش یونانی تعلیم کا ایک خاص عنصر بن گئی، جس کے اساس میں تناسب اعضا اور خوبصورتی داخل کر لی گئی۔ ساتھ ہی یہ عادی رہے کہ ان کھیلوں سے یونان کے فنون لطیفہ میں سب سے مکمل فن کو براہ راست مدد ملی، وہ اس طرح کہ ان کھیلوں میں رہنہ بدن کی نشاں ہوتی تھی، اور سنگ تراش اسی رنگی کے نمونے تیار کرتے تھے، لہذا یونان کے نقاشوں کو یہ موقع ملا کہ وہ انسان کی فطرت کی بہت اور اُس کے بصورت و نمونہ جسم کی تشکیل کریں۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ انسان کے چہرے کی نقل اتارے میں ذرا کچے تھے، لیکن جو کہ جسم کی تشکیل کی مشق کے ساتھ ہی چہرے کی نقل اتارنے کی مشق تھی لارمی تھی اس لیے اس خامی سے فن پیکر پڑیری کی فوس ابتدائی حالت ہونے کی وجہ سے کچھ زیادہ حرج واقع نہ ہوتا تھا۔

اولمپیا میریوں کے مجسموں کے علاوہ ہر قسم کے چڑھاووں سے بھرا ہوا تھا جن کی ایک خاص فنی حیثیت تھی، اور مختلف مقدس ایوانوں کی تعمیر کے سبب سے فن تعمیر اور مہی اور آرائشی سنگ تراشی کو بہت کچھ تقویت پہنچی تھی۔ الفرس رفتہ رفتہ یہ مقام ایک عظیم الشان عجائب خانے کے قائل ہو گیا۔ زائرین کے ایک جو کچھ معلومات میں حاصل تھیں ان سب کا ماخذ وہ مفصل سفر نامہ تھا جو پٹوسانیاس نے ملا یونان کے سفر کی یادگار کے طور پر چھوڑا تھا، لیکن پچھلے چند سالوں میں ماہرین آثاریات کی دیرینہ آرزو بالآخر پوری ہوئی اور کچھ ایوان کے ذریعے سے اولمپیا کی میلوں کا محل وقوع عیاں کر دیا گیا۔ اس لیے فنی تاریخ اگر کہ فوس کا رس منت ہے جن کے درپے سے جرمانوں نے یہ عظیم انسان کام انجام دیا۔

باب ۱۹

اولیسا کا سب سے اہم حصہ آئس مقدس باغیچہ تھا جسکے مشرق میں اکھاڑے اور میدان متلا دوش گاہ اور آئس میدان واقع تھے آئس کو آئسوس بھی کہتے تھے اور یہ دریائے الفینوس کے شمال اور کلا دیوس ندی کے مشرق میں دونوں کے سنگم پر کروٹوس پہاڑی کے جنوبی دامن میں واقع تھا۔ ابتدا میں اس باغیچے کے درختوں کی ٹھمبیوں پر چڑھاوے لٹکا دیے جاتے تھے، اور اس کے سایہ دار درختوں کے بیچ میں سیدھے سادے بے سسے پتھروں کی قربان گاہیں بنی تھیں، جس پر قربان کردہ جانوروں کی راکھ ڈالی جاتی تھی، لیکن رفتہ رفتہ وہاں ہمیرا، زیوس اور ام الار باب کے نام پر بڑے بڑے مند بھی بن گئے اور ان کے ساتھ ساتھ پیلوپس اور ہپیو دامیا کے نام پر چھوٹے چھوٹے احاطے بھی بنادیے گئے۔ اس مقدس حرم کے عین وسط میں زیوس کی عظیم الشان قربان گاہ تھی، اور شمالی چبوترے پر متعدد خزانے اور چھوٹے چھوٹے حرم تھے جنہیں مختلف بلدیات نے اپنے خیمہ داروں اور پیش کشوں کو محفوظ رکھنے کے لئے تعمیر کیا تھا، ان میں سے ہم سکیمون، سر قوشہ، ایسی دامنوس، ہیرنطہ، سیدارس، ہیرنہ، سلی نوس، میتا پونٹوم، میککارا، اور گیلکے ایوانوں کی شناخت کر سکتے ہیں۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ان دس حزانوں میں سے ہیرنطہ کا خزانہ تو گویا ایک مشرقی نوآبادی کے متعلق تھا، ہیرنہ ایک افریقی تہر تھا، اور اسی طرح ایسی دامنوس الیائی، میتا پونٹوم اور سیدارس اطالوی بلدیات، اور سر قوشہ، سلی نوس اور گیلکے سسلی کی نوآبادیاں تھیں، گویا کہ صرف سکیمون اور میککارا ہی ایسے بلدیات ہیں جو یورپی یونان کے متعلق تھے۔ اس نہایت میں دیار مغربی کو ایک نمایاں فوقیت حاصل ہے اور یونان کیساتھ اکلاہ تھا نہ تعلق تھا وہ اس دلچسپی سے صاف ظاہر ہوتا ہے جو اولمپیا میں پتہ تھے کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ اولمپیا کا منہ مغرب کی طرف کو ہے، الفینوس مغرب کی کو بہتا ہوا گویا کہ سسلی میں دریائے ڈرنی گیلکے شکل میں از سر نو نمودار ہوتا ہے، اور سسلی والوں کو اولمپیائی کھیلوں سے جو دل چسپی تھی وہ اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ان کے سکوں پر چوڑی کی شبیہ کدہ تھی۔ ان تمام باتوں کو ملحوظ رکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اولمپیا اصل ایک زنجیر کے تھا جو یونان کو مغربی نوآبادیوں سے منسلک کرتی تھی۔

۱۵۸

یہ امر بھی خاص طور پر غور کے قابل ہے کہ سیدبارس اور ملیا پونٹوم کے علاوہ جتنے خزانے اولمپیا میں تھے وہ سب دوریائی بلدیات سے متعلق تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اولمپیا اور دوریائی قوم کا باہمی تعلق نہایت خاص قسم کا تھا۔

فیشوی کھیلوں کی وقت اولمپیا کی کھیلوں سے ذرا کم تھی۔ پہلی مقدس جنگ سے قبل ہر آٹھویں سال بریطباروں کا ایک مقابلہ وٹیفی میں ہوا کرتا تھا اور اس میں اولو ویتا کی حمد گائی جاتی تھی۔ جب اس جنگ کی وجہ میدان کرسیا مہر وٹیفی کی ملکیت ہو گیا تو اڑتالیسویں اولمپیا کے تیسرے سال اولمپیا کی طرح درستی مقابلوں کا اضافہ کیا گیا اور یہ مقابلہ ہر آٹھویں سال کی بجائے ہر چوتھے سال میدان میں منعقد ہونے لگا۔ لیکن اس کے بعد بھی اس اجتماع میں سب سے اہم واقعہ فیشوی اولو کی حمد ہی جسے بانسری بچایا جاتا تھا۔ اس مقابلے کے ہیچ کو ”مجلس ہسائیکاں“ مقرر کرتی تھی اور اول انوال کو سدا ہار کا ایک گھیر بطور انعام دیا جاتا تھا۔

رینیا کی کھیل گیمیا نامی ایک سنسان جنگی داری میں منعقد ہوتے تھے جو ایک چھوٹے سے آرگوس گاؤں مسمی کلیمونائے کی اراضی میں واقع تھی۔ ابتداً اس موقع پر سورما آرخے موروس یا اوٹیلٹیس کے اعزاز میں ایک عید منائی جاتی تھی؛ زان بعد اس میں زیوس کی پوجا کا اضافہ کیا گیا اور اکیسویں اولمپیا دسے اس میں درستی کھیل بھی شامل کر دیئے گئے اس عید کا انتظام و قہر اول تو کلیمونائے والوں کے ذمے اور پھر عام طور پر آرگوسیلوں کے

۱۵۸ اعلیٰ خود سر حکمرانوں کے حوصلوں اور آرزوؤں کی وجہ سے ان خزانوں کی ظاہری شان و شوکت میں بہت اضافہ ہو گیا ہو گا۔

۱۵۹ فیشوی کھیلوں کے لئے استرابو ۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵ وغیرہ، تھیو برگ

۶۵، ۶۶ وغیرہ۔

۱۶۰ استرابو ۸، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳

باب ۱۹

سیر دیوگیا، اور یہ چار سال میں دو مرتبہ یعنی ایک مرتبہ موسم گرما میں اور ایک مرتبہ موسم سرما میں منائی جاتی تھی۔ اس میں دیلفی کی طرح جسمانی ورزش، جابک سواری، اور موسیقی میں بازی لگائی جاتی تھی اور جو شخص کامیاب ہوتا اسے اجمود کے پتوں کا ایک گھیرا دیا جاتا تھا۔ علاوہ تین ستونوں کے جو اس وقت تک استاد ہیں، نمیا کے بت خانے کا باقی ماندہ حصہ زمرلوں کی وجہ سے گر گیا ہے اور آج بھی اس کے اُفادہ میل یا بے زمین پر قطار در قطار پڑے دکھائی دیتے ہیں۔

جو تھا عظیم انسان قومی میلا خاکستانی کھیلوں کے زمانے میں لگایا جاتا تھا جو خاکناک کو رنقہ پر اول تو ملی کر تیس اور پھر پوسیدون کے اعزاز میں (جسے تھے سیوس نے یہاں کار کشک دیو مقرر کیا تھا) منقہ ہوتے تھے۔ تاہم یہی زمانے میں ان کھیلوں نے جو صورت اختیار کر لی تھی وہ فیشوی یا تمیائی کھیلوں کے زمانے (یعنی ۷۷۵ ق م یا ۷۵۰ ق م) سے برابر جاری تھی۔ یہ ورزش، جابک سواری، اور موسیقی پر مشتمل تھے اور انعام کے طور پر پہلے تو اجمود کی مالا اور پھر صنوبر کا ٹار دیا جاتا تھا۔ ان کھیلوں میں جو دو دریائی سرزمین منقہ ہوتے تھے، ایتھنز کا خاص طور پر حصہ لیتے تھے اور جو ایتھنز کا اول آتا تھا اسے بلدیہ ایتھنز اپنے خزانے سے ایک سو درہم بطور انعام کے ادا کرتا تھا۔

ان چاروں عیدوں کا خاص اثر یہ پڑا کہ دنیا کے سامنے یونانی اپنے مذہب کی خاطر متحد و متفق اپنے رسم و رواج پر عمل پیرا، اپنی جسمانی اور ذہنی ترقی کے لیے کو شان نظر آئے گئے، اور انہیں یہ خاص بات پیدا ہو گئی کہ انکی باتوں کے درمیان کسی بھی جنگ زرگری کیوں نہ ہو ہو چکا ہو لیکن کم از کم سال سے ایک حصے میں تو وہ ہمسرد و ہوسہ آئیں میں امن و امان قائم کر لیتے۔

۱۹۔ خاکستانی کھیلوں کے لیے پٹو سائناس ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶

باب ستم

یونانی مملکتوں کا ارتقا: ملوکیت، اعیانیہ، مقنن اور خود سر۔

ہم نے انیسویں باب میں ان حالتوں کا شمار کیا ہے جن میں یونانیوں کے باہمی اختلاط و ارتباط کے میلان کی تشکیل ہوئی اور ہم دیکھ چکے ہیں کہ انھوں نے ان ارشہائے اتحاد کو خود ایسی ہی خوشی سے تسلیم کر لیا تھا جیسا کہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ان کی کبھی ایسی سلطنت قائم کرنے کی خواہش نہیں ہوئی جس میں تمام چھوٹی چھوٹی مملکتیں شامل ہو جائیں؛ بلکہ اس کے برعکس ان کا تخیل صرف ایسی مملکت تک محدود تھا جہاں اراضی متعلقہ کا مرکز ایک محدود شہر ہو اور اس میں یا تو جملہ شہری رہتے ہوں ورنہ کم از کم اس میں اتنی گنجائش ہو کہ بیرونی حملے کے وقت وہ تمام شہریوں کے لیے پناہ بن سکے۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یونانی مملکت کی حقیقت ایک نظم و بیش ارتقا شدہ بلدیے سے زیادہ نہ تھی۔ بلکہ ممکن تھا کہ بعض مرتبہ متعدد بلدیات

ایسی حاشیہ صوبہ گوشتہ۔ تھے سیوس ۲۵۱، جہاں لفظ پیر وڈریا (آئندہ رمد ارتی) سے مراد وہیں کہ ایجنٹوں کو باقی ماندہ اشخاص پر کوئی خاص وقت حاصل نہ تھی۔ واقعہ ہے کہ ہر دفعہ کو یہ اختیار حاصل تھا۔ از سر نو تعلیم کی تاریخ کے لیے ڈاکٹر Duncker ۵۷۶ اور شیو مبرگ ۸۷۲ کا مطالعہ کیا جائے۔

جلد ایک کتاب جس میں نہایت شرح و بسط اور غن کے ساتھ اپنے مقصود موضوع پر گویا قبضہ

کے مابین اس قدر تعلق پیدا ہو جائے کہ وہ ایک دوسرے کی حفاظت کو اپنا فرض عین تصور کرنے لگیں؛ مثلاً جب کوئی قبیلہ کسی ملک کو فتح کر کے مفتوحہ اراضی پر جگہ جگہ اپنی نوآبادیاں قائم کر لیتا تھا تو ایسی صورت میں ان نوآبادیوں کا باہمی تعلق ناگزیر ہوتا اور ان کا یہ احساس بھی لائیدی تھا کہ وقت بڑے تو ایک دوسرے کی حفاظت کرنا ان کا فرض ہے؛ مثلاً ہم روایات میں پڑھتے ہیں کہ بیوتیہ کی فاتح قوم میں باہمی اتفاق و اتحاد زمانہ بہت تک قائم رہا اور ان میں بھی اسی قسم کے جذبات پیدا ہو گئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہی کیفیت ان اضلاع کی بھی تھی جن کی فتح کی بابت ہمیں مطلق کچھ معلومات حاصل نہیں ہیں، جیسے امیتولہ، فوکس وغیرہ۔ عام طور پر وہ کڑی جو ایسے اضلاع کو باہم گرہنسلک کرتی تھی بالکل ڈھیلی ہوتی، اور یہ محض تسلی بریکاری ہوگا اگر ہم ان قواعد و قوانین کو دریافت کرنا چاہیں جو ان کے باہمی تعلقات کے تین کے لیے بنائے گئے ہوں گے اور جن کے ذریعے سے ان کے افہام عامۃ کی نگرانی کی جاتی ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس بعید زمانے کی زندگی کے حالات کچھ ایسے تھے کہ ان کے واسطے تحریری قوانین ضروری نہ سمجھے جاتے، اور خانگی امور کی طرح افہام و اقوال عامۃ کے میدان میں بھی قاعدہ سازی سزا دہ تھی۔ ان اسباب کی بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یونان میں

بقیہ حاشیہ صفحہ کوستہ۔ کیا ہے فیوشل دیو کو لائز کی تصنیف *Fustel de Coulanges. La cite antique* (آشیت کوں اشاعت ہے)۔ اس کتاب میں مختلف واقعات کو ایک جدید طریقے کی روشنی میں دکھایا گیا ہے۔ فاولر *Fowler* کی کتاب بھی، جس کا اس سے پہلے حوالہ آیا ہے، دیکھنے کے قابل ہے۔ یہ کتاب اس موضوع پر بہترین تصنیف ہے اور اس میں اس کے مصنف کے طبعیات حیات صاف نظر آتے ہیں۔ تفصیل کے لیے گلیبرٹ *Gilbert. St. Alt* "ملکت قدیم" جلد ۲ کا مطالعہ کیا جائے۔

۳۔ دو مختلف اتحادوں اور لیگوں کے لیے *Schoemann-Gr, Alt* "مکتبہ یونان قدیم"

بانی

مملکت اور بلدیہ دونوں ایک ہی تھے کے دو مختلف نام تھے اور ان دونوں کا اظہار لفظ ”پولیس“ سے کیا جاتا تھا۔ پولیس نہ صرف ”مملکت“ یعنی شہریوں کے مجموعے کا نام تھا بلکہ اس سے قلمبند، فضیل دار شہر بھی مراد لیا جاتا تھا جو نہ صرف مملکت کا مستقیم ہلالہ اسمرکز کے ذریعے سے مملکت کی حفاظت بھی کی جاتی تھی۔ ساتھ ہی ہر مملکت کا دار و مدار کلیتہً خود اپنے وسائل پر تھا، اور اگر اسے اپنے شہریوں کے لئے بیرونی امداد کی ضرورت پڑتی تو دیونانیوں کے زعم میں اس کی خود مختاری اور آزادی میں فرق آجاتا۔ اُس زمانے کی ضروریات زندگی نہایت مختصر تھیں، اور اگر بلدیہ کے متعلق اتنی اراضی ہوتی کہ اُس کے ذریعے سے شہریوں کو معمولی روٹی سالن مل جاتا تو یہ بالکل کافی سمجھا جاتا تھا؛ اسی سبب سے یونانی مملکتوں کا رقبہ نہایت مختصر ہوتا تھا۔ عام طور پر شہری اپنے اپنے مکان اپنے کاشتکاری قطعوں کے قریب ہی بنا لیتے، لیکن چونکہ انھیں لٹیروں کا کھٹکا اور آفات سادی کا خطرہ لگاتا تھا اس لیے وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ ایک دوسرے سے زیادہ فاصلے پر رہیں۔ اسی لیے ہر مملکت میں صدر بلدیہ کے علاوہ ”کوماے“ یا گاؤں بھی ہوتے تھے بعض مرتبہ مستقر مملکت، جو عام طور پر ”پولیس“ کہلاتا تھا، قلمبند شہر ہونے کی بجائے اسرار طام کی طرح متعدد ”پتھو مائے“ کا مجموعہ ہوتا اور اس کی بابت یہ کہا جاتا کہ وہ مختلف ”کوماے“ کے اختلاط سے بنا ہے۔ یہ بھی ممکن تھا کہ کسی ضلع میں صرف گھاؤں ہی گاؤں ہوں اور کوئی ایسا مستقل سیاسی مرکز نہ ہو

بقیہ ماتیہ مصنفہ گوشتہ ۲، ۶، وغیرہ، اور و، فیشر، مکتوبات مختصر W Vischer

Kleine Schriften (جلد ۱، لائپزگ، ۱۸۷۷ء) جہاں مختلف مملکتوں اور لکیوں

کے قیام یا مرکز اور دھاتیہ سازی کی بابت بہت کچھ مواد ہے۔ یونان میں ایسی عہدیتیں بھی

تھیں جی کا کوئی صدر مقام نہ تھا، مثلاً فوکس، لوکرس، اکارنا نیہ، ایتولیا، اور اکائیہ

تھیں۔ ان عظیم الی سب سے زیادہ جو ساتھ تھی، اور بیتہ کا صدر مقام قلمبند شہر

تھیں تھا۔

نائب

جسے تفصیل دار شہر کا لقب دیا جاسکے اور جس کی قلعہ بندی انسان کے ہاتھ سے نہ ہوئی ہو بلکہ ذرائع حفاظت محض قدرتی ہوں؛ ایسی مملکت میں مستقر امور پر بحث و تحقیق کرنے کے لیے کسی مناسب و موزوں مقام کا انتخاب کر لیا جاتا تھا اور اس تمام آبادی کو ”منتشر القری“ کا لقب دیا جاتا تھا۔ اصل یہ ہے کہ یہ کیفیت صرف ان قوموں کی تھی جن کی تہذیب و تمدن کا پایہ زیادہ بلند نہ تھا جیسے آریکڈہ اور اکارنا نیہ۔ ان ممالک میں بھی ان قریوں کو جن میں بیرونی حملہ آور کی مداخلت کی اہلیت نسبتاً زیادہ ہوتی ایک طرح سے بدبلدہ ”کالقب“ دیا جاسکتا تھا اگر مفصلہ بالا تعریفات کے مطالعے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا جائے کہ ان سے بجائے اس کے کہ نفس مضمون پر روشنی پڑے پہلے سے بھی زیادہ تاریکی پیدا ہو گئی ہے، تو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یونانی زندگی کا انحصار حکمتی اصول پر نہ تھا، بلکہ اس کی بجائے ممکن ہے کہ نوع بنوع حقیقت و واقعات کے اظہار کے لیے حکمتی تخیلات اس درجہ غیر موزوں ہوں کہ ایک ہی لفظ کو مختلف معنی پہنائے جاسکیں۔ اس سے زیادہ کوئی بات آسان نہیں کہ مختلف اصطلاحات کی اہمیت حد سے بڑھا دی جائے۔

۱۔ ان امور پر، ا۔ کون کی تصنیف، ”رمانہ قدیمہ میں بلدیات کا قیام“ A Kuhn Ueber

die Entstehung der Staedte der Alten (لائپزگ ۱۸۷۸ء)

کا مطالعہ سودمند ہوگا، لیکن یہ یاد رہے کہ اس تصنیف میں مصنف نے تطبیق و ضرورت سے زیادہ رو بہ دیا ہے۔ اس وقت تک اس امر کا کافی لحاظ نہیں کیا گیا کہ الفاظ ”کالقب“ کا تعلق کسی

سے دو مختلف معنی میں یعنی جب کل قوم کا ذکر ہو تو اس کے ایک سے ہوتے ہیں اور جب صرف ایک ملکہ کے اندر ذکر کیا جائے تو دوسرے معنی لیے جاتے ہیں۔ اگر کسی آبادی کا کوئی

خاص سیاسی مرکز نہیں تو اسے ”منتشر القری“ کا لقب دیا جاتا ہے، لیکن ممکن ہے کہ بعض گاؤں قلعہ بند ہوں، اور ایسی صورت میں وہ صحیح معنی میں بلدیات کہلائے جائے کہ

مستحق ہوں گے۔ مقابلہ کیا جائے طوسی ویدش ۳، ۴، ۳، ۴، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱

ما

ہمارا یہ خیال اصولاً درست معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح یونانیوں کے نزدیک ان کے باہمی ارتباط و اتحاد کا اظہار متشیرک مذہب اور یکساں رسم و رواج کی شکل میں ہوتا تھا اسی طرح وہ بعض خاص قسم کے امور عامۃ کو بھی مختص طور پر یونانی سمجھتے ہوں گے، جیسے دوسرے الفاظ میں یوں ادا کیا جاسکتا ہے کہ یہاں کی مملکتوں کے دستور اس ملک کی قومی خصائص کے مطابق ہوں گے۔ لیکن اس موقع پر بھی ہمیں محض اصولوں پر ضرورت سے زیادہ رور نہ دینا اور الفاظ کو حد سے زیادہ وقیع نہ سمجھنا چاہئے۔ ہم جانتے ہیں کہ یونانیوں کے ذہن میں بلدیہ محض چند افراد کے مجموعے سے زیادہ حقیقت نہ رکھتا تھا جس میں شہرہری مادی طور پر امور عامۃ میں حصہ لے سکتا تھا جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی مملکت کا رقبہ ہر نوع متبدل ہی ہوگا؛ اسی طرح ان کے نزدیک ایک عمدہ دستور کے معنی یہ تھے کہ ہر ایک شہری امور عامۃ کی کارفرمائی میں (ذبات خود) شریک ہو سکے حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں تجملات کا ایک دوسرے سے نہایت قریبی تعلق ہے۔ ایک طرف تو کسی بڑے رقبے والی مملکت میں کسی شخص واحد کی سیادت کا یہ سبب ہو سکتا ہے کہ ایسی مملکت میں عوام الناس کو

بقیہ حاشیہ صوم گزشتہ۔ کہا گیا ہے کہ چونکہ شہر اسیارٹا میں مکانات کے مختلف مجموعے قلعہ بند تھے اس لیے اسے ”مستتر الاحزاء“ (ھکا تا کو ماس) کہتے تھے؛ اور ھک شہر سیرنا کے تفصیل دہنی اُس وقت تک اُسے بھی اسی نام سے دیکھا جاتا تھا۔ میر وڈوٹس (۱۷۰۹) کہتا ہے کہ جب تک ایونیائی قصوں میں کوئی مشترک کمرہ عدلت ہوتا تھا اُس وقت تک وہ ”دیو کے“ ہی میں ظہور ہوتے تھے۔ ہمارا اپنا خیال ہے کہ یونانی لفظ ”دو کو مائے“ (ایونیائی ”دیو کے“) اور پولیس (بلدیات) کو درالچک سے استعمال کرتے تھے؛ اور یہ ممکن ہے کہ ایک مقام کو ایک سے کر کے ”دو کو مے“ کہا جاتا ہو اور دوسرے سے ”پولیس“۔ اسی قسم کی معوی بہت و کشادگی ایک مثال لفظ ”بازی لیس“ سے ملتی ہے جس سے یونانی زبان میں متعدد معنی لیے جاتے تھے؛ اور یہ دراصل رومانی ادبیات سے واقفیت ہی ہے جسکے سبب سے ہم اس لفظ کے معنی میں ضرورت سے زیادہ تطبیق پیدا کر دیتے ہیں :-

نات

امور عامہ پر نظر غائر ڈالنے کا موقع نہیں ملتا، اور چونکہ انہیں پر ملکیت کی حفاظت کا دار و مدار ہے اس لیے یہ ناممکن ہو جاتا ہے کہ تمام شہری مل کر اسکی کماحقہ تنگوائی کریں۔ ساتھ ہی سمجھ جاتے ہیں کہ یونان جیسے ملک میں مطلق العنان ملکیت نہ صرف بے کار بلکہ نقصان رساں بھی ثابت ہوئی۔ یہی وہ اسباب تھے جن کی بنا پر عام قاعدے کے مطابق یونانیوں کی ہر ملکیت میں شہری کو امور عامہ کی بابت رائے دینے کا اختیار حاصل تھا، اور یہ طرز عمل مختلف النوع حکومتوں میں رد اور رکھا جاتا تھا۔ متقدمین کا یہ خاص شبوہ تھا کہ وہ اپنی توجہ حکومت کی ان اقسام پر غور کرنے کی طرف مبذول کرتے رہتے، اور آج کل بھی ملکیت کی جو تقسیم ملکیتوں، اعیانیتوں اور عمومیتوں میں کی جاتی ہے ان کی بنیاد انہیں تنکروں کے نظریوں پر ہے جن کا ستراج ارسطاطالیس تھا۔ یہ موقع اس تقسیم کی حکمتی قیمت کے اندازے اور ان اصطلاحات کی صحیح تعریف کا نہیں ہے، لیکن اس میں شبہ نہیں کہ ملکیت یا شاہی اعیانیت اور عمومیت کے خیالات کی کوئی حد کاہلہ اہمیت نہیں، اور خود متقدمین کی تحریریں بھی ان اصطلاحات کی تعریفوں میں متحد و متفق نہیں ہیں۔ بہر حال یونانی زندگی ان

سبھی وجہ سے کہ ایسا روس اور مقدونیہ میں ملکیت قائم رہ سکی۔ وہ اقوام ہیں اندرونی اتحاد کے احساس کے ساتھ نسبتاً ادنیٰ درجے کا ہوتا اور شہریوں کی تعداد کم ہوتے ہوئے رقبہ وسیع ہوتا وہاں موروثی ملکیت نہایت مناسب تھی۔۔۔

یہ ہر حال اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلا کہ کسی باضابطہ مسلم قوم کو قانون سازی کے اعتباراً بالالترام حاصل ہوں گے خواہ اس میں عمومیت کا رواج ہی کیوں نہ ہو۔ اس ضمن میں ہمارے خیالات کلیتہً رومانی ادارات سے ماخوذ ہیں جو یونانی ادارات سے متضاد تھے۔ یونانی تاریخوں میں اس واسطے یہ کما حقہ زور نہیں ڈالا گیا۔ یونانیوں کو رادی تقریر دیا دوسرے الفاظ میں مساوات حق تقریر بھی محبوب تھی لیکن اس کے ذریعے سے خود سری کی مخالفت کی بجائے اعیانیت کی مخالفت کہا جاتی تھی (پیر وڈوٹس ۵، ۸، ۷)۔

ہمارے نزدیک یہاں صرف یہ یاد رکھنا کافی ہے کہ تھے سیدوس کو ابھری دستور کا

تینوں قسموں میں سے ہر ایک کے مطابق تھی۔ اس کے علاوہ تقریباً ہر ایک یونانی ریاست کے دستور کا ارتقا ایک ہی طرح ہوا، اور جو مستثنیات ہمیں نظر آتی ہیں ان کا فرق صرف ظاہری تھا۔ ہر جگہ ابتدا میں ملوکیت کا دور دورہ تھا، اس کے بعد اعیانیت قائم ہوئی اور آخر میں عمومیت کا رواج ہوا۔ اس سلسلے کے برعکس جب تک اسپارٹا آزاد رہا وہاں مسلسل ملوکیت قائم رہی، لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یونان میں اسپارٹا کی شخصیت اور اس کی ملوکیت کی وضع قطع بالکل جداگانہ نہ تھی، چنانچہ اس کتاب میں بھی اس کی تاریخ پر بالکل علیحدہ بحث کی گئی ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ رگوشٹہ۔ بالی خیال کیا جاتا تھا، باہمہ اس زمانے میں اس ادارے کا جس کا رہنما باہد میں عمومیت نام پڑ گیا وہم دنگان بھی تھا۔ جب لوگ تھے سیوس کی "عمومیت" کا ذکر کرتے تھے تو دراصل لفظ "دیوس" یا "عموم" سے ان کا مطلب ذی اختیار تہریروں کے اس مجموعے سے ہوتا تھا جو اعیانیت کے مائل تھا یا کیا جائے پٹو مارک۔ "تھے سیوس" ۲۵، جہاں تھے سیوس کی عمومیت کا ایسے پیرائے میں ذکر کیا گیا ہے جس سے اسکا اعیانی ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ ہیرودوٹس ۶، ۱۳۱ میں کلس تھینیس کو "عمومیت آفروں" کا لقب دیا گیا ہے۔ درنحالیہ بجائے کسی قسم کے نئے حقوق برتنے کے اس نے صرف "دیوس" کی اس رویت کو کر دیا۔

۱۷ اگر کوئی شخص یونانی سیاسی نظاموں کا ان کے نظری مقاصد کے اعتبار سے مطالعہ کرنا چاہے تو اس کی مدد کے لئے ہمارے نزدیک ارسطو طالیس کی "سیاسیات" سے بہتر کوئی کتاب نہیں ملے گی، اور ہمیں اس کا از حد تا سلف ہے کہ یونان کے دساتیر کے موضوع پر اس کی جو تصنیف تھی وہ مفقود ہو چکی ہے۔ میولر نے ایسی تصنیف جلد ۲ میں اس کے احوال جمع کئے ہیں۔ ہرمان اور شوہمان Hemann & Schoemann کی تصانیف متعلقہ قدیم مالک یونان Gr. Staatsalterthuemer میں یونان کے مختلف دساتیر کی خصوصیات کا جو ذکر کیا ہے اس سے اس وقت بھی رہا ہے حالیہ کے خیالات پر اثر پڑتا ہے۔ مختلف طرز کے حکومت کی عمدہ تنقید کی خواہش ہو تو شیفیلے کی "تعمیمات المیڈیاسیات"۔

سب سے پہلے یونانی مملکتوں میں شاہی طرز کے رواج کامیاں کر گئے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ آرگوس کے پہلے بادشاہ کا نام تھے نوس تھا؟ اسی خاندان شاہی کا آخری فرماں روا ملٹاس ہو جس کے زمانے کا تئیس صحت کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا؛ اس کے بعد ایک اور خاندان تخت پر بیٹھا اور بالآخر شاہی اقتدار محض نام کا رہ گیا۔ کورنتھ میں الی تیس کے وارثوں نے آٹھویں صدی ق م کے وسط تک حکومت کی، پھر اس کی جگہ اعیانی گروہ سر اقتدار ہوا۔ اس صدی میں اوکسی لوس کا بیٹا ایس میں حکمران تھا۔ دوسری جنگ مسینیہ میں ارسطو قراطیس شاہ اور نومیوس کا نام پڑھے میں آتا ہے؛ وہ مسینیوں کے خلاف غداری کرتا ہے اور آخر کار لڑائی میں کام آتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ گودروس کی موت کے بعد ایتھنز میں ملوکیت کا خاتمہ ہو گیا، اسی طرح تھبیز میں بھی روایتی نہ انھوں کے بعد کسی اور بادشاہ کے نام سے دوچار نہیں ہوتے۔ شمالی یونان میں ایبارکوس والوں نے ایاکوسیوں کے خاندان کی حقیقی ملوکیت کو قائم رکھ کر اپنا تعلق قدیم روایات سے جتایا۔ اس کے برعکس تھسلی، جس کی قسمت یونان اور اس کی ترقی کے ساتھ وابستہ تھی۔ ملوکیت اور اعیانیت

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ Schaeffe: Encyklopaedie der Staatslehre

(ڈیوننگن ۱۸۷۸ء) صفحہ ۳۲۶ کا مطالعہ کیا جائے۔ مختلف یونانی مملکتوں میں ملوکیت

کے قیام کے لئے شیو مان جلد ۱ اور گلبرٹ Gilbert ملوکیت خاص طور پر دیکھا جائے۔

۸۰ ق م کے قریب آرگوس میں بادشاہ، ہیرودوس ۱، ۱۲۹ء۔ آرکیڈیا؛ دیکھ

بوسولٹ: لکڈمونیاں "Busolt. Die Lakedaemonier" جلد ۱۔ ہیرود

دو افعال دیام ۱، Hes. Of. et D, (۳۸) میں جن بادشاہوں کا ذکر ہے وہ دراصل

صرف بزرگساں عوام تھے۔ تھسلی میں بادشاہ، ہندار، پیتھیاس Pind. Pyth

ہیرودوس ۱، ۶۷۔ یونانی لہجیات کے بادشاہ، سیاسلسل ۱۱۱ Conn. nar۔ ہیرودوس ۱

Plut mul Virt. ۳۷۔ تارنوم میں، ہیرودوس ۱، ۳۶، ۱۳۶۔

باب

کے درمیان ٹکڑا گیا رہی تھی، اور گو آخر کار اعیانی گردہ کو ہی غلبہ حاصل ہو گیا۔
 بائینہ مختلف بلديات میں شاہی خطاب کی عادت نہیں کی گئی۔ مقدونیہ
 میں سر قلیوں کی ملکیت قائم رہتی ہے۔ ایشیا کی ایولیا کی قوم میں اور میں
 کے خاندان کے حکمران پیمتھی لوس کی اولاد حکمرانی کرتی ہے، اور
 ایونیا کی نوآبادیوں میں نے لیوسی بلاشبہ ابتدا میں سر پر آئے حکومت نظر
 آتے ہیں۔ اریٹھرا کے میں ایک خاندان (مبارزی لیوسیائی) کو
 اختیارات حکمرانی حاصل تھے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے
 اراکین کسی زمانے میں خاندان شاہی سے تعلق رکھتے تھے۔ ساموس
 اور رھیوس میں بھی بادشاہوں کا ذکر سننے میں آتا ہے۔ دودوریائی
 نوآبادیوں یعنی یالی سوس اور ملی کارنا سوس میں بادشاہتیں نظر آتی
 ہیں۔ تھیس میں بھی ملکیت قائم تھی، اور عرصہ دراز تک مصر (سلاوی افریقہ)
 میں (جسے تھیسریوں نے ساتویں صدی ق م میں آباد کیا تھا)، بادشاہ حکومت
 کرتے رہے جن کی بابت تاریخوں میں بہت کچھ معلومات پائی جاتی ہیں، لیکن
 چونکہ وہ ایک حد تک مشرقی طرز حکومت کرتے تھے اس لئے ان تاریخوں
 میں ہمیشہ ان کے موافق مواد نہیں ملتا۔ ہمیں مخری نوآبادیوں کی بابت بہت کم
 کہنا ہے۔ داریوس ہشتم میں کے عہد تک تاریخوں میں ایب بادشاہ کا ذکر نہیں
 آتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سسلی میں عاصب اور خود ساختہ حکمرانوں کو بھی بادشاہ کا لقب
 مل جاتا تھا۔ لیکن انکی حالت قدیم بادشاہوں کی کیفیت سے بالکل متضاد تھی۔ حقیقت یہ ہے
 کہ نوآبادیاں اس وقت قائم ہوئی تھیں جب خود یونان میں ملکیت کو زوال میں لایا تھا۔
 اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ادارہ ملکیت کا سرفہ رفعت کیوں ختم
 ہو گیا۔ چونکہ متقدمین نے اس کے خارجی اسباب پر زور دیا ہے اس لئے
 ہم اندرونی اور خارجی اسباب کے مابین امتیاز کرنا چاہیگا۔ انکے بیان کے مطابق

۵۵ پیروڈوٹس (۴۱۱) کا وہ فقرہ ہایت یہ معلومات ہیں حکم مطابق مین تی تنیہ کا
 دیوینا کس یا توں کوہ اراغی اور ہدی چاریوں پر پورا اقتدار دیتا ہے اور انچی لویوس
 وہ اپنے آواہد کے حقوق کا مطالبہ کرتا ہے:

مانے

ملوکیت اس لیے زوال پذیر ہوئی کہ بادشاہ خود سربراہ کر یا تو عیسیت و آرام میں گر گئے
 ورنہ اپنی رعایا پر جبر و تشدد کرنے لگے۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ بہت سے مواقع پر
 انھیں اسباب کی وجہ سے تہج پیدا ہوا ہو لیکن حقیقی اسباب کہیں زیادہ عمیق تھے۔
 قدیم یونانی بادشاہوں کی حیثیت محض بڑے بھائیوں جیسی تھی اور جب تک
 بادشاہ قناعت سے اپنی زندگی بسر کرتے رہے اُس وقت تک معاملات
 رو بہ راہ رہے۔ لیکن بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ جو کام انھیں تفویض کیا گیا
 اُس تک ان کا اٹھ عمل محدود نہیں رہا، مثلاً اگر بالفرض وہ سپہ سالار اعظم
 نہ مانتے تو جو اہم کئی ہی خوش اسلوبی سے وہ تمام معاملات انجام کو بیٹھتے
 اور مظالم سے گریز کرتے، پھر بھی امر ایسے حقوق کی حفاظت کے لیے متفق رہتے
 ہو جاتے اور ایسے بجاؤ کی خاطر بادشاہ کے عہدے کا ہی خاتمہ کر دیتے۔
 جب ہم ایتھنز کی تاریخ پر غور کریں گے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ بعض مرتبہ ارتقائی
 دور میں اس کا تیس نہایت دستہ ارتقا ہے کہ دستور کی بنیاد ملوکیت پر ہے
 یا اعیانیت پر۔
 اس مسئلے کو کوئی ناواقفیت نہیں ہے کہ اس دور میں شکل کو، جیکے ذریعے سے

۹ ملوکیت کے انحطاط کی حوری وہ پولی جیوس ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷،

ہائے

حدیوں تک نونان بر حکومت ہوتی رہی، اعیانیت کا لقب دیا جائے یا عدیدیت کا، لیکن ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہ عدیدیت تھی تو بھی یہ خراب قسم کی نہ تھی۔ یہ قدرتی بات تھی کہ وہ امرا جن کے ماتھے میں ملوکیت کے زوال کے بعد نجان حکومت آگئی، مضابطہ عامہ کے متعلق چند ایسے قواعد بنائیں جن کا فقدان ان کے نزدیک ملوکیت کے زوال کا باعث ہوا تھا۔ اس طرح ملوکیت کے زوال کے بعد مملکت کی حالت پہلے سے زیادہ مضابطہ اور آئینی ہو گئی لیکن نئے وساتیر کی تفصیل کی بابت ہم رائے زنی ذرا مشکل سے کر سکتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ ہم ان مقامات کا شمار کھن جن میں (متقدمین کے بیانات کے مطابق) اعیانیت کا دور دورہ رہا تھا، لیکن مشکل یہ ہے کہ یہ بیانات محض جو دی حالت میں ہم تک پہنچے ہیں، جن میں نہ تو اعیانیتوں کی ابتدا کا ذکر ہے اور نہ ان کی مدت قیام کا۔ بدین سبب ہمیں اس مقام پر محض عام تبصرے پر قناعت کرنی پڑے گی، اور چونکہ تاریخ اتھینز کا ہمیں زیادہ علم ہے اس لیے ہم تفصیل کے لیے ناظرین کی توجہ اسی طرف مبذول کرتے ہیں:

جن بلدیات میں اعیالی طرز حکومت کی جاتی تھی وہاں جلد سیاسی اختیارات چند ممتاز خاندانوں کے ساتھ وابستہ ہوا کرتے تھے جنہیں نبیل الاصل بھی کہا جاسکتا ہے۔ نبیل ہونے کی شرط یہ تھی کہ کسی قطعہ اراضی پر قدیم زمانے سے قبضہ چلا آتا ہو، اور عام قاعدے کے مطابق ایسے خاندانوں کی ابتدا بڑے بڑے سورتاؤں یا دیوتاؤں سے کی جاتی تھی۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جن ناموں سے یہ خاندان نکھارے جاتے تھے ان کا تعلق بجائے ان مشہور سورتاؤں اور دیوتاؤں کے زمانہ نابہد کے نسبتاً غیر معروف افراد سے ہوتا تھا؛ مثلاً متی لنہ میں منیتی لوسی خاندان تھا جن کا بیان تھا کہ ان کا مورث اعلیٰ منیتی لوس ولد اورش تیس ہے، اسی لیے اگر وہ اپنے آپ کو متی لوسی کہتے تو بھی بجا نہ ہوتا۔ کورینتھ کے بالکھوسی خاندان کے افراد یہ کہتے تھے کہ ان کا مورث اعلیٰ بالکھوس ہرقل کی نسل سے ہے لیکن ان کا نام ہرقل نہیں بلکہ بالکھوس تھا۔ الکیاویس یوری سا کسی قوم کا ایک فرد تھا لیکن خود یوری سا کیس ایاکوس کی اولاد تھا

اس لئے اگر اس قوم کا نام آیا کو کسی موتا تو اس میں اعیانیت کی جھلک ذرا زیادہ پائی جاتی۔ سٹائون اسٹارٹا اپنے آب کو کسی اور یورپی یونانی کہتے تھے، اور زانیہ البعد میں ان کا تعلق یورس پھنیس اور پروکلینس کے ذریعے سے ہرقل کے ساتھ قائم کیا گیا تھا۔ اکثر مشیر خاندانی نام غیر معلوم اشخاص کے ناموں کی مناسبت سے رکھے گئے تھے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ البعد میں میل اور سر آدر وہ خاندانوں کے حوصلہ مند افراد نے اپنے تہجدوں میں مستہور آفاق سوراخوں کے نام اضافہ کر کے اپنے حوصلوں کو پورا کیا۔

ارسطو طالیس کہتا ہے کہ چونکہ فوجی اقتدار کا اردوار سوارے پر بھا اس لئے ملکیت کے زوال کے بعد ابتدا میں سارز طبقے کے افراد ہی برہم حکومت ہو گئے۔ شاید بہت سے مقامات پر یہی ہوا ہو، لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ہر مقام پر بادشاہوں کی جگہ مبارزوں کو سیاسی اقتدار حاصل ہو گیا تھا۔ اول تو گھوڑوں کی پرورش ملک کے ہر حصے میں نہیں ہو سکتی تھی، اور ان مقامات میں بھی جہاں میدان ہونے کی وجہ سے گھوڑے پالے جاتے تھے۔ یہ کچھ ضروری نہ تھا کہ باشندے سوارے کو ہی اہم ترین آلہ فضاہمت بنائیں مثلاً علی العموم دور یانی بیدل فوج پر زیادہ زور دیتے تھے، اور یونان کے عنوان باب کے دور میں اس کی افواج کی قوت وسطوت کامرکز بھاری ہتھیار والے سپاہیوں کی پلٹنیں تھیں بہر حال بہت سے اصلاع ایسے بھی تھے جہاں شہریوں کے ذمی اختیار طبقے کو ”ہیپالش“ یعنی سوار یا مبارز کا لقب دیا جاتا تھا۔ اسکے علاوہ ہم بعض دیگر خطابوں (مثلاً ”اصحاب فرہ“) سے بھی دوچار ہوتے ہیں جو دی اقتدار جماعت کو عوام الناس نے دیئے نیز جب ان کے اقتدار کی بابت جھگڑے پڑنے شروع ہوئے تو وہ خود اپنے آپ کو ایسے اعزازی خطاب دینے لگے جو ان کے مخالفوں کو ناپسند ہوتے، مثلاً ”بہترین“ یا ”اعیان“ (جس سے لفظ ”اعیانیت“ نکلا ہے) ”خو نصورت“ ”یک“ ”معرز“

لہ ارسطو طالیس (سیاسیات، ۴، ۱۰، ۹) کا بیان ہے کہ بیلاعیان حکام مبارہی تھے۔

بابت

دہنامور، (دکنوری موئے) = لاطینی دونوسیلینز)۔ بلاشبہ ایسے خاندانوں کے سرگرمہ مجلس مباحثہ میں شریک ہوتے اور عمال کا تقرر کرتے سہتے پناج کے مختلف عہدوں میں عوام کے طبقوں کی کچھ ایک ہی کیفیت نظر آتی ہے۔ ہر جگہ وہ مختلف قبیلوں میں منقسم تھے جن میں بہت سی برادر یا ایکٹم شامل ہوتے تھے۔ ابتدا میں خاندان ہی نہ ہی اور قانونی مقاصد کے لیے ناقابل تقسیم ادارہ سمجھا جاتا تھا، اور کٹم متعدد خاندانوں کے مجموعے کا نام تھا۔ ہم بہت سے قبیلوں اور ان کی تعداد سے بھی واقف ہیں، مثلاً دوریانول، میاٹلیس، ویماٹیس اور یا مضلیس قبیلوں کے نام سننے میں آتے ہیں۔ بعض دوریائی ریاستوں میں ان سے بھی زیادہ تعداد نظر آتی ہے، مثلاً گورنمنٹ میں ہمیں آٹھ قبیلوں کے نام معلوم ہیں جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی حیثیت محض مقامی تھی۔ یہاں ہمارے سامنے ایک سوال پیدا ہوتا ہے جس کا حل فراشکل ہے؛ وہ یہ کہ جن قبائل کا ہمیں علم ہے ان میں سے کس کس کی حیثیت محض مقامی تھی۔ نسبت دیگر ریاستوں کے ہم انٹرکال تارکج سے زیادہ واقف ہیں، لیکن یہاں بھی یہ مسئلہ ویسا ہی پیچیدہ نظر آتا ہے۔ اس امر کا بھی عام طور سے یقین نہیں کیا جاسکتا کہ ان قبیلوں اور اصول اعیانیت میں کیا خاص تعلق تھا۔ ممکن ہے کہ جملہ قبائل کے حقوق مساویانہ ہوں یا بعض کے حقوق دوسروں سے زیادہ ہوں، یا مختلف قبائل کے افراد کے حقوق میں مساوات نہ پائی جاتی ہو؛ بہر حال اس مسئلے پر ایتھنر کی تاریخ سے مچالے سے بھی ہماری معلومات میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا:

باوجودیکہ اعیانیت ان ممتاز خاندانوں کی حکومت تھی جن کے اراکین عامۃ القوم کے افراد سے تعداد میں کم تھے، لیکن ان اصولوں میں جن کی بنا پر کسی خاندان کو حکومت میں حصہ لینے کا حق حاصل ہو جانا، بہت دکشادگی بہت کچھ گنجائش تھی۔ اس کے لیے عام طور پر خاندانی قدامت اور قبضہ اراضی کافی سمجھے جاتے تھے، لیکن بعض مرتبہ محض قبضہ اراضی سے بھی سیاسی حقوق پیدا ہو جاتے اور اس کے بعد جلد یا بدیر ایسے نسب ناموں کے ذریعے سے، جن کا اختراع کرا

باب

ایسا زیادہ مشکل نہ تھا، نو دود لے قائم ان بھی اپنے صحیح نسب ہونے کا ثبوت فراہم کر لیتے تھے۔ اس طریقے سے تقریباً ہر ایک امیر آدمی یہ دعویٰ کرنے لگا کہ اُسے امور عامہ میں حصہ لینے کا حق حاصل ہے اور جہاں تہاں اعیانیت کی جگہ اماریت (یعنی امیر آدمیوں کی حکومت) قائم ہونے کی وجہ سے اعیانیت میں سقم پیدا ہونے لگا۔ یہ ضروری نہیں کہ دولت، خصوصاً جب اس کی بنیاد تجارت پر ہو، لازماً کسی شخص کے بعد اُس کے ورثا کے پاس ہی رہے، اور جب وہ اخبار کے قیصے میں جانے لگے گی تو مسلسل توریت جائے آد، جو اعیانیت کا جزو لازماً ہے، منفقود ہو جائیگا۔ الغرض امتداد زمانہ سے اعیانیت کا خود بخود خاتمہ ہونے لگا اور اُس کی حالت اس قدر سقیم ہو گئی کہ پہلے ہی حل سے اس کا زوال لگتی ہو گیا۔ اُس کے زوال کے اسباب پر غور کر کے وقت ہمیں چاہیے ہم اندر دینی اور خارجی اسباب کے مابین امتیاز کریں۔ خارجی اسباب میں سے ایک پر زبادہ زور دیا جاتا ہے، وہ یہ کہ رفتہ رفتہ اعیانوں میں تدنّی پیدا ہونے لگا یعنی وہ اپنی ذاتی خواہشات کو قانون کا رتبہ دینے لگے اور دیگر شہریوں کے حقوق کو ٹھکرانے لگے۔ مثلاً مٹی لٹہ کے پتھری لوہیوں کی بابت کہا جاتا تھا کہ وہ ٹکڑوں پر ڈنڈے لیکر نکلتے اور اگر شاہراہ پر انہیں کوئی ایسا شخص ملتا جس کے افعال انہیں ناپسند ہوتے تو وہ بلا تکلف اُس کے ڈنڈا رسید کر دیتے۔ اُس کے علاوہ خود اعیانوں کے باہمی قصیوں سے اُس کے دتمنوں کو تقویت پہنچی اور اُنکے افراد مختلف جنگوں میں بھی کام آئے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگرچہ مفصلہ بالا اسباب سے اُنکے دتمنوں کو غلبہ ضرور حاصل ہوا، مگر اُن کے زوال کا اصلی سبب یہ تھا کہ جن طبقوں کو حکومت میں حصہ لینے کی اجازت نہیں تھی وہ ہمیشہ بھینپی پھیلاتے رہتے تھے، خصوصاً وہ تہری جو دولت و تعلیم میں برسرِ اقتدار فری تھے ہم پر تھے۔ اگر اعیان کے معنی یہ ہیں کہ صرف چدم ہی اشخاص کو سیاسی اختیار حاصل ہوں گئے تو یہ طرز حکومت صرف اسی حالت میں ہی بجا نہیں ہوتا ہے جہاں مختلف طبقوں میں دولت و تعلیم

مات

کا فرق بین ہو، لیکن جہاں تعلیمی مساوات ہوگی وہاں مساوات حقوق بھی لازمی ہے۔ بدیں وجہ جن طبقوں کو کمتر حقوق حاصل ہوتے ہیں ان کی جینی بالکل قانون قدرت کے مطابق ہوتی ہے، اور اگر تعلیم میں (یونان کی طرح) ترقی ہو تو ظاہر ہے کہ اعیانیت کے ساتھ ہی ساتھ اس کے زوال کے جرائم بھی موجود رہتے ہیں۔

ملوکیت اور اعیانیت کے خاتمے پر عمومیت کا دور شروع ہوتا ہے۔ یہ نسبت ملوکیت کے اعیانیت کے ارباب حل و عقد کو مغلوب کرنا زیادہ دشوار ہوتا ہے اس لیے کہ وہ لبنیہ بور سے طور پر جھگڑا کرے ہوئے ہتھیارتیں ڈالتے اور اس جھگڑے کا نتیجہ مختلف مقامات پر یکساں نہیں ہوتا۔ بہر حال ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ دی اقتدار طبقہ کو قطعی طور پر کامیابی حاصل ہونے کی وجہ سے حالت ماضی کے بدستور قائم رہی ہو، ورنہ پھر سیاسی ترقی مسدود ہو جاتا۔ یقینی ہے اور یہ یونان قدیم میں نہایت درجہ دشوار تھا۔ لیکن اس کے یہ معنی نہ لینے چاہئیں کہ عوام کو مصلحت کن غلبہ حاصل ہو جانا ہوگا اور حکومت کی شکل نہایت سہولت کے ساتھ اعیانی سے بدل کر عمومی ہو جاتی ہوگی۔ عام کلمے کے مطابق جنگ ایران سے پہلے یونان کی حالت ایسی نہ تھی کہ عمومیت آسانی سے قائم ہو جائے۔ باہمی جھگڑے کے بعد عام طور پر چند اصلاحات کے ذریعے سے پیچیدہ جماعت کی اشک شولی گزری جاتی تھی لیکن سیاسی عظیم میں کوئی انقلاب نہیں کیا جاتا تھا: اس اصلاح کے کئی طریقے تھے مثلاً قانون سازی کے ذریعے سے تبدیلیاں، خود سرانہ حکومت کا عروج اور نوآبادیوں کا قیام۔

جب کبھی دی اقتدار حکام اور اس جماعت کے مابین جھگڑے پیدا ہو جاتے تھے جو اپنے آپ کو مکمل یا جزوی سیاسی مساوات کا اہل سمجھتے تھے، تو عام طور پر اس کی تالقی ایسے لوگوں کے سپرد کر دی جاتی تھی جو اپنی ذاتی وجاہت و درست کے سبب سے ممتاز سمجھے جاتے تھے۔ یونانی فطرت اور اس زمانے کی خصوصیات کے یہ متفقہ تھا کہ ذاتی اقتدار کے سامنے تسلیم خم کیا جائے، اسی لیے قانون سازی کا کام ہمیشہ ایک شخص واحد کے سپرد کر دیا جاتا اور اس کی تحریکات کو ہمیشہ

باب ۲۱

تسلیم کر لیا جاتا تھا شوخی قسمت سے اس قسم کے قوانین کی بابت ہمیں مفصل معلومات حاصل ہیں، اور اکثر دستیر حالات میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جو تبدیلیاں اس طرح کی کئیوں اُن سے کسی نئے دستور کی ترویج ہوئی یا محض چند نئے قواعد مرتب کرنے پر ہی اکتفا کیا گیا، لیکن یہ امتیازات اگرچہ نظریہ سازی کے میدان میں وقوع ہوں، کم از کم علما ان کی کوئی خاص اہمیت نہیں کہا جاتا ہے کہ پہلے لیکر گوس تھا جس کی بابت ہم اس سے پہلے بہت کچھ بحث کر چکے ہیں؛ اور حو مقنن یونان کی تاریخ میں سب سے اہم شمار کیا جاتا ہے وہ سولن تھا جس کا عقرب بیان کیا جائیگا۔ لیکر سولن کے زمانے سے پہلے بھی بعض مقامات پر مقنن گزرے ہیں، مثلاً لوکرس کا ڈالیو کوس اور کٹانے کا خارونداس اسی طرح فیلولاؤس ساکن کورنٹھ نے تھبزن کے لئے اور دیونناکس ساکن مینتی نیہ نے سمرنہ کے لئے قوانین مرتب کئے تھے تاکہ سولن کے لئے جیسے الی سمجھنے میں یا "مترتب مطلق" کا لقب دیا گیا تھا، سولن کا معاصر تھا۔ یہ خطاب ان لوگوں کو دیا جاتا تھا جنہیں ناہمی نراعات کے زمانے میں اعلیٰ ترین اختیار دیا گیا تھا۔ ان کی بھرپور ویرہ ایک مدت محدود کے لئے دیئے جاتے تھے اور اس دور میں وہ مملکت کے مطلق العنان حاکم تصور کیے جاتے تھے۔ اس مدت کے بعد ان کا طر عمل خود ان کے حالات اور واقعات ماحول پر مبنی

تلاہ لکھنے سے زیادہ غیر ملکی غیر حادار سمجھے جاتے تھے۔ یونانیوں میں یہ خیال تھا کہ اگر کسی ملک کے قوانین وہیں کے افسدے مرتب کریں گے تو وہ لار ماجنداری میں گئے؛ اسی لئے حتی المقدور اس گروہ کو ایسا سبب سمجھا جاتا تھا۔ دراصل یہی حال ہے جسکی بائیرامہ متوسط میں اٹلی کی رائیٹو میں پیرولی حکمران ("ویو دستا") مقرر کئے جاتے تھے، مثلاً فلورنس میں کاتالانو اور لوندیگو داسی، "جہنم" Dante inferno ۲۲۔

۱۵۴ Hermann St A. "ملکت قدیم" کے لئے ہرمان، "ملکت قدیم" Hermann St A. ۱۵۴ Pluss Tyrannis

میں مقامات رالی سے تالی مستقل عہدہ دار تھے

اس نام کی ہنوز کوئی کافی وضاحت نہیں کی گئی؛ جہاں تک ہمیں معلوم ہے سب سے پہلے یہ لفظ یونانی شاعر آرجی لاؤس کی نظموں میں ملتا ہے، جو ساتویں صدی ق م کی ابتدا میں تھا، اور یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ یہ ایشیائے کوچک کی کسی مقامی بولی سے اخذ کیا گیا ہو۔ ارسطاطالیس کی تعریف کے مطابق خود سران فرماں رواؤں کو کہتے تھے جو مفاد عامہ کی بجائے خود اپنی ذاتی اغراض کے لیے اپنا اقتدار کام میں لاتے تھے، اور اپنے افعال کے کسی دوسرے کے سامنے جواب دہ نہ تھے۔ باوجودیکہ یہ تعریف نہایت درست ہے، لیکن بالکل اس سے ہماری مطلب براری ہو جاتی ہے۔ یہ عام قاعدہ ہے کہ جلد دستور اقتدار است پر کسی کسی قسم کی نگرانی ہوتی ہے، اور یہی وہ ذمہ داری ہے جسکی بابت ارسطاطالیاں اپنی کتاب میں ذکر کرتا ہے۔ وہ شخص جو دستور کے فتار کے خلاف اقتدار اعلیٰ اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے، اور محض اپنے مفاد کی غرض سے دستور اقتدار کی تحریب کرتا ہے وہی خود سر ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم یونانی مہمی میں ہم ایسے حاکموں کو خود سر کہتے ہیں جو گواچے قانونی حق کی بنا پر تخت پر بیٹھے ہوں، لیکن جنہوں نے مطلق العنانی سے حکومت کی ہو۔ عام طور پر اس لفظ کا اطلاق ان فرماں رواؤں پر ہی ہو جاتا ہے جو ایسی مملکت میں آمر مطلق بن جائیں جہاں اس سے قبل حکومت کا دار مدار شہریوں کی رائے پر تھا۔ جہاں تک ہماری معلومات کی دسترس ہے یونان میں سب سے پہلا خود سر تقریباً ساتویں صدی ق م کے ابتدا میں بر حکومت ہوا۔ خود سروں کی قوت کا انحصار اس امر پر تھا کہ وہ عوام الناس کے اندل ترین طبقہ کے قائم مقام بن کر اعیانیت کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے۔ عوام الناس حکومت میں حصہ لینے کے اس قدر حاشمندانہ تھے جتنے وہ بے قاعدہ اقتدار کے مخالف تھے؛ گویا وہ انصاف کے خواہاں تھے، حقوق کے خواستگار نہ تھے۔ اگر اشراف مملکت کی دماغ داری برابر جاری رہتی تو اس کی مخالفت کی غرض سے عوام الناس اپنی قوت کا مظاہرہ کرتے اور اس کے واسطے کسی رہنما کی ضرورت پڑتی۔ اگر اس رہنما کو حوصلہ بڑھے ہوئے ہوتے تو وہ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر غیر مجہود و اقتدار غضب کر لیتا، اور اس طرح گویا ایک مضطرب قوم کی اضطراب ہی سے

باب

خود سری کی ابتدا ہوئی۔ اس نے طرز حکومت کے قیام کے بعد حاکم کی ذاتی قابلیت کی وجہ سے خود سری ایک مدت تک قائم رہ سکتی تھی، لیکن امر اپنے حقوق کی حفاظت کرتے اور نیچے طبقے کے افراد پر سمجھے کہ خود سروس ہی نے اُن کو ایذا رسا نوں کے مظالم سے نجات دی ہے۔ امتداد زمانہ سے امر کی خلاف قانونی کارروائیاں لوگوں کے دلوں سے محبوب بھی ہو جاتیں تو پھر خود سروس کی مطلق انسانی ناقابل برداشت ہو جاتی اور عوام اُس کے خاتمے کی دعا مانگنے لگتے۔ اگر خود سر کے دشمن امر کی مستقل پیچینی اور رہبران عوام کے نئے جوش کے مابین اتحاد عمل پیدا کر سکتے تو پھر خود سری حکومت کے دن شمار ہونے لگتے لیکن یہ کسی خود سر خاندان کا بانی اپنی زندگی بھر اپنی مقدر حقیقت قائم رکھتا تھا جس سے دوسری یا تیسری ٹیڑھی تک خود سری قائم رہتی تھی۔ لیکن اگر پہلے فرماں روا کے وارث کی تربیت بحیثیت ایک ولی عہد کے ہوئی تھی، تو عام طور پر وہ اس تنہا ہی اور کاوش سے حکومت نہیں کر سکتا تھا جو خود سری کی بقا کے لیے لازمی تھیں؛ اور اگر بالفرض بیٹا تخت چمکن ہو بھی گیا تو پوتے کا زوال لازمی تھا۔ الغرض سایح یونان کے مطالعے سے ہم کسی مملکت میں ایسی خود سری سے دوچار نہیں ہوتے جو ایک صدی سے زائد قائم رہی ہو۔

وہ خود سر جنھیں حکومت در اثنا نہیں ملی، بلکہ جنھوں نے خود اس کی بنیاد ڈالی کم از کم حیت وچالاک ضرور ہوتے تھے، اور عام طور پر ایسی تو صدی کیساتھ ہی انھیں اپنے عہد کے ترقی یافتہ رجحانات کا صحیح اندازہ بھی ہوتا، یعنی انھیں یہ معلوم ہوتا تھا کہ تجارت کے لیے کون کون سے راستے موزوں ترین ہیں، بیرونی ممالک سے تعلقات قائم رکھنے میں کس قسم کے فوائد مضمر ہیں، اور علوم و فنون کی ترویج سے ملک میں کس طرح ترقی ہو سکتی ہے۔ جب کبھی ان کے ذریعے سے اُن کے غم کو کوئی خاص کامیابی ہوئی تو اس سے اُن کی اور ان کے شہر دونوں کی عزت بڑھتی اور اُن کے اقتدار کی حفاظت کا ایک جدید عصر پیدا ہو جاتا، یہی وجہ تھی جس کے سبب سے خود سرانہ خاندان کا بانی، یا اُس کا دوسرا فرماں روا اپنے دربار اور اپنے شہر دونوں کے لیے ایک خاص اثر پیدا

باب

کر لیتا تھا جس کی مثالیں کورنتھ، ایتھنز اور سرقوسہ کی تاریخ میں ملتی ہیں لیکن چودسویں
کی ظاہری حالت کیسی ہی تھی اسید کیوں نہ ہو ان کی حکومت کی بنیاد جبر و اشتداد
ہی پر تھی جس کی وجہ سے رعایا کی اخلاقی حالت لازماً خراب ہو جاتی، چنانچہ
غریبی اور سیاسی مصلح ہمیشہ خود سری کی مخالفت پر مکر بستہ رہتے تھے۔ کہا جاتا ہے
کہ یونان کا اول ترین خود سر اندریاس یا اورٹاغورس تھا جو ساتویں صدی ق م
میں سکلیوں پر حکومت کرتا تھا۔ ہم رفتہ رفتہ اُس کے خاندان کا حال بیان کریں گے
اور ساتھ ہی کیسی لوسی خود سران کورنتھ، تھیباگنٹیس خود سر میگارا، اپی سستہ اوس
پولیکراٹیس، لیگداموس ساکن، ناکسوس اور تھراسی پولوس خود سر ملطہ کا بھی تذکرہ
کریں گے۔ ان کے علاوہ فلیوس، کرلسیا، خالکس اور مشرقی یونان کے دیگر مقامات
میں بھی خود سروں کا دور دورہ رہا۔ اٹلی اور سلی کے بلدیات میں ابتدائی زمانے
سے ہی خود سرانہ حکومت ہمارے سامنے آتی ہے، لیکن اُن کا ذکر مناسب موقع پر
کیا جائیگا۔

ایمانی سرگروہوں اور حوصلہ مند عوام کے ماہی جھگڑے نوآبادیوں کے قیام
کے ذریعے سے بھی طے ہوتے تھے، لیکن اس سے صرف چند روز کے لیے امن
ہو جاتا تھا۔ اگر رائے تہر کے ایسے طبقے کا کوئی فرد، جسے زیادہ اختیارات حاصل
نہ تھے، کسی نوآبادی کے قیام میں حصہ لیتا، تو وہ نئے شہر کا زمیندار اور امیر بن جاتا
تھا۔ اس طرح اور بلد کو بحیرین محاصرے سے چھٹکارا حاصل ہو جاتا اور ایمانیوں کو موقع
ملتا کہ بجائے ہدف حملہ بننے کے وہ میسویں بلکہ سیکڑوں برس تک نوآبادیاں قائم کر کے
زمام حکومت اپنے ہی ہاتھ میں رہنے دیں:

اب ہم ان عناصر یعنی ایمانیت، مقننوں، خود سروں اور حوصلہ مند عوام
کے اثرات کا، جتنا تاریخ یونان پر درجہ بدرجہ پڑتے رہے، مطالعہ کریں گے۔ یہ
تاریخ دراصل ان یونانی مملکتوں کی تاریخ ہے جس میں تبدیلی کی اہلیت تھی اور جن کا
تمدن ترقی پذیر تھا۔ ہم دیکھیں گے کہ اس سے اسباب کا کوہت ہی کم تعلق ہے:

باب بست و یکم

یونانی نوآبادیوں کا قیام

اس باب میں ہم آباد کاری کے مسئلے پر غور کریں گے اور یہ بتائیں گے کہ یونانی قوم ہفتہ رفتہ ہجیرہ مردم کے واسطے کس طرح پھیل گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ یونانی نوآبادیوں کی ابتدا کا اصلی راز یہاں کی مملکتوں کے اُس اندرونی ارتقاء میں مضمر تھا کہ راول روئیتیت ("یونانی نوآبادیوں کے قیام کی انتہادی تاریخ")

Raoul Rochette Histoire critique de l'établissement

ment des colonies grecques (چار جلد، ۱۸۸۵ء) اصواو

Hermann اور واقعی تاریخ میں کوئی امتیاز نہیں کرتا۔ ہرمان "مملکت قدیمہ"

Staatsalter thuemer (انتہا چارم) اور نوٹسولٹ تاریخ یونان Busolt

Gr. G. جلد ۱ میں یونانی آباد کاری کی انتہادی تاریخ کا اجمالی نقشہ دیا ہوا ہے۔

ا، کرٹیس کے مصنف "انتہا قوم یونانی" (روڈ اداکس علمیہ پر و شیعہ رائے مطابق تاریخ

و فلسفہ "۱۸۸۲ء) E. Curtius Die Griechischen in der Diaspora

Sitzungsber der Koenigl preussr Akad d Wiss. Phil-hist

Kl. 1882 میں یونانی نوآبادی کی تاریخ کی ایک ہیئت عمدہ تمہید دی ہوئی ہے۔ ہرمان نے

اپنی کتاب "مملکت قدیمہ" ۸۶۶ میں مختلف نوآبادیوں کی مرکب آبادی کے مسئلے پر درودیتے ہوئے

طوسی ویدیش، ۲۷ کا اقتباس دیا ہے جس میں اس کو ایکس سرمایہ مستقر کہ سے تسلیہ دی گئی ہے۔ عربی

ملا دیکھئے، ا، میلتر ڈیلتا تاریخ اہل قرطاجہ مملکت اہل ۱۸۸۵ O. Meltzer Geschichte der

Karthager کے قصہ ہریت عمدہ میں محض اختصار کیلئے میں نے اس باب کے حواشی میں مختصر

کی تحریروں سے وہ نقل نہیں کئے جس میں مختلف نوآبادیوں کے قیام کا ذکر ہے۔

جس پر ہم اس کتاب کے ایک باب میں بحث کر چکے ہیں۔ یونانی نوآبادیاں مختلف اطراف و جانب میں صدیوں تک قائم ہوتی رہیں، لیکن آٹھویں صدی ق م کے ابتدائی زمانے سے لے کر چھٹی صدی ق م کے اوسط تک کا زمانہ اس تحریک کا سب سے عمدہ اور شاید ارزمانہ تصور کرنا چاہیئے۔ سب سے پہلے جن بدعات سے وہاں کے باشندے دیگر ممالک میں بھیجے شروع ہوئے وہ ایسے بدعات تھے جو بحیرہ ارمین کے سوا اٹل اور جزائر پر واقع تھے۔ یہاں سے نزدیک ان نوآبادیوں کی دو مختلف نوعیں نکلتیں، یعنی ایک تو وہ بستیاں جو تجارتی شاہراہوں پر آباد ہوئیں اور دوسرے وہ

۱۔ یونان کے بحری ممالک کی تاریخ میں بحری سیادت کی تاریخ بھی شامل ہے جس کی سوئی حد دل زمانہ قدیم کے بعض مورخوں مثلاً کاستور، ایوروس، سوئی میوس (۹) نے تیار کی ہے اور نسکی عقل دیو دورس نے (یو سے یوس کے حوالے سے) اسی تصنیف میں تحت کی ہے، یہ نقشہ ڈنڈورف Dindorf کی "دیو دورس" جلد ۲، صفحہ ۱۱۶ میں ملے گا۔ اس ہرست میں سترہ مملکتوں کے نام دیئے ہوئے ہیں اور اس کی اتنا اجگ ٹروا سے ہوئی ہے، جس کے بعد بحری سیادت کی سرداری کا طرز اختیار لے دیوں، میلانکیوں، پتھریسیوں، رھوٹی ریوں، اور جیلا فیریسیوں، ہیمیٹیوں، اور مصریوں کو حوالہ دے۔ اس طرح ہم تقریباً آٹھویں صدی ق م تک پہنچ جاتے ہیں جس کے وسط سے (اٹھارہ سال تک) اٹلیوں کو بحری سیادت حاصل رہی، پھر یہ درجہ درجہ کارائیوں، لیسوسیوں اور ٹوکیائیوں کو کیے بعد دیگرے پہنچی، چھٹی صدی ق م سے ششہ ق م تک سائوس لکزمونی (ششہ ق م)، ٹاکوس (ششہ ق م)، اریزیائی (ششہ ق م) اور اکیانی (ششہ ق م) سرسرا تھار ہوئے۔ پھر رنہ کسی حاس مملکت کے بحری اقتدار کا حاتمہ اسکی بے ملکن بحری شکست سے جو مانتا ہے۔ درحقیقت یہ ہرست اسی لیے کارآمد ہے کہ اس سے اس قسم کی شکستوں کے حالات معلوم ہوجاتے ہیں، اور یہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں حالس اور کورنٹھ کا ذکر تک نہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ مختلف یونانی مملکتوں کی بحری اہمیت کی تاریخ کے لیے یہ بالکل سیکار ہے۔

ملاحظہ کیا جائے کہ اسی کا مضمون رنہ اداکمن علیہ کیونٹس جلد ۲، نوو. Heyne Nov. Comm Soc Goeting، گڈوین "قدیم اقوام کی سیادت بحری" Goodwin De Potentiae Veterum gentium maritimaе epochis، ۱۸۵۵ء

نات

ان تمام امور کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارا یہ نتیجہ نکالنا بجا اور درست ہے کہ دوسرے
قبائل میں ایک قبیلہ یہاں کے اُن باشندوں کا تھا جو اتر تھیس کے تھالے
کے گرد رہتے تھے۔ ایویائیوں کا مہربانی کرکے یوسیدوں کا مت حانہ تھا جو
راس میکالے پر واقع تھا۔ یوسیدوں کی رستش تو دراصل سیلوپونیز سے ہی
اراج کی گئی تھی، لیکن سب سے مشہور معبود جیسے ایلی سوس کا اتر تھیس، بکاروس
کا ایولو اور ساموسی ہیرا سب کے سب دیسی معبود تھے جنہیں یونانی جام پنا دیا
گیا تھا۔ ایشیائی اور یورپی ایویائی دراصل دیلوسی ایولو کی یو جاکا وجہ سے
باہمدگر منسلک تھے۔ حریرہ دیلوس جہاں کا موسم ہمیشہ معتدل رہتا تھا، سورج
کے دیوتا کے نام پر معنون تھا اور ایویائی ملک کے تقریباً وسط میں واقع تھا، یہی
وہ مقام تھا جہاں لیتو کے لپٹن سے ایولو اور اتر تھیس پیدا ہوئے اور جہاں تھے سوس
نے اُن کو جو ان لڑکوں اور لڑکیوں سے جنہیں وہ کریٹ سے بجا کر لایا تھا، ایولو
کے اعزاز میں قرماں گاہ کے سامنے ناچ نچوایا تھا اور سب سے اچھے رقص
کو مقدس گھور کی ایک تاج بطور انعام کے دی تھی۔ مسود دیلوس کے تعلقات
ایتھنز اور ملطہ کے حدود سے آگے ہمیں یونانی ملک تک پھیلے ہوئے تھے۔
میدان سیاسیات میں ایویائی ملیات کے اندر وہی رد و بدل ہوا
جس کا ذکر مسوس باب میں کیا جا چکا ہے، یہی ملوکیت کی جگہ امرا کی حکومت قائم
ہو گئی۔ واضح ہو کہ مختلف ملیات میں تبدیلی حکومت کی بابت جو کچھ معلومات
ہمیں حال ہیں وہ سب حوی ہیں، اور تسلسل واقعات کے لحاظ سے انکی مطلق کوئی سنوی
میاں دہنہا ہے۔ ملطہ میں ایپی منیس کو از سر نو دستور کے ترتیب دینے کا کام
تقلیف کیا گیا، اس کے بعد کبھی تو رمام حکومت کسی نہ کسی جو دوسرے نام سے
آجاتی اور کبھی عالمہ اقتدار ایک منتخب شدہ بری تانے یا صدر کو تفویض کیا جاتا۔
کولوفون کے امرا ایپی تھسوارہی کے لئے ممتاز تھے اور ان کی ناقابل تحیر قوت

Nic. Dam 54M

Verf. m Con. Narr

ارسطا طالیس: سیاسیات ۴، ۴، ۵

۱۵ کولوفون، اتر الو ۱۴، ۱۳-۶

۱۱

ضرب النمل تھی؛ یہاں ایک ہزار کی ایک مجلس کے ذریعے سے حکومت کی جاتی تھی جس کے اراکین کا انتخاب شہر کے مالکان اراضی کرتے تھے۔ واضح ہو کہ کولونون ہی ایسا بلدیہ نہ تھا جہاں شہسوار ہی امر کی شان تھی بلکہ بعض دیگر بلدیات میں بھی یہی قاعدہ جاری تھا:

یہاں صرف چند چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے جائیں گے۔ ساتویں صدی ق م کے اختتام کے قریب ملطہ میں اعلیٰ ترین اختیارات ایک خود سر مسمیٰ تھراسی بولوس کو حاصل تھے جو امرائے خاندانوں میں سے ایک کارکن تھا اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جب اس کے دوست پر ہی اندرے اس سے دریافت کیا کہ کورنتھ پر حکومت کرے کا بہترین طریقہ کون سا ہے، تو وہ اس کے فرستادہ ایلچی کو ایک ۱۶ ماہ کے کھیت میں لے گیا اور بغیر کچھ کہے ہوئے اپنی چھڑی سے جتنی اونچی اونچی الیاں تھیں سب توڑ ڈالیں۔ اس کے انتقال کے کچھ عرصے کے بعد تک ملطہ میں بد امنی رہی اور امیروں غریبوں کے مابین مناسقتے برپا ہوتے رہے جس میں فریقین نے اپنے اپنے نام ملکوت اور حیر وانیے یا اے نونائے اور گزگوتھائے رکھے۔ ان دونوں فریقوں کے ظلم و ستم کی وجہ سے اتھینہ کا مقدس زیون کا درخت مرجھا گیا جس کے باعث فالگاہ کی طرف سے انھیں کفارے کا حکم ملا۔ اس پر ملطیوں نے جزیرہ پاروس کے باشندوں کو ثالث مقرر کیا۔ پاروسی سفر نے ملطہ آئے ہی اراضی مزروعہ کا دورہ کر کے ان لوگوں کے نام یاد کر لیے جن کے کھیتوں کی حالت عمدہ تھی اور محایہ فیصلہ سنا دیا کہ شہر کا انتظام ان لوگوں کے سپرد کیا جائے جن کی کاشت اچھی ہے، اسلئے

۵۵ تھراسی بولوس، ہیروڈوٹس ۱۶۹۲/۵ - ۱۶۸۵/۵؛ Plut. Qu Gr ۳۲ Ath ۱۲، ۵۲۴ - مشتبہ تسلسل واقعات کے لیے ڈیکر ۲۹۰، ۶۶ - ارسطو طالیس (تشیاسات ۳، ۸، ۳ اور ۷، ۸، ۷) کے نزدیک یہ صلاح پر ہی اندرے تھراسی بولوس کو دی تھی۔ دراصل اس چھوٹے سے قصبے سے خود سرری حکومت کی ماہیت معلوم ہوتی ہے۔ --

کہ جب انہوں نے اپنی ذاتی مملوکات کا انتظام بحسن و خوبی انجام دیا ہے تو یقیناً
ہے کہ وہ شہر کے معاملات بھی اسی عمدگی سے طے کریں گے۔ تاجروں (دے تو تائے)
اور صناعتوں میں جو باہمی تنازعہ چلا آتا تھا اس کا بھی تصفیہ اس طرح ہوا
کہ بجائے اُن کے سیاسی اختیارات ایسے زمینداروں کو مل گئے جو
انہی زمینداری کا انتظام عمدہ طور پر کرتے تھے۔ ان اصلاحات نے ملکہ کی
مرکزہ الحالی میں ایک نئے دور کا آغاز کیا:

اسطرح ساموس میں پچیس صدی ق میں امر اور عوام کے مابین تنازعہ ہو گیا۔ شہر پر نقوس
میکار اور اسکی نوآبادی سر ملکہ کے درمیان عامل تھا لہذا میکار ہی اسے کسی نہ کسی طرح سے
قیضہ کرنے کی کوششیں لگے ہوئے تھے۔ یہ خبر سن کر ساموس کے گورنور وئی
یا حکمران امرانے پر نقوس کی مدد کے لیے تیس سہ طبقہ کستیاں روانہ کیں۔
اور دونوں نے میکاریوں کو شکست دے کر وہاں کے چھ سو باشندوں
کو قید کر لیا۔ لیکن ساموسی ٹرے میں صرف عمومی ہی عمومی تھے، جنہوں نے
اس موقع کو غنیمت سمجھ کر قیدیوں کو انقلاب کے لئے اپنا آلہ کار بنانا چاہا یعنی
انہیں مسلح کر کے ساموس کی جمیعت عوام میں بھیج دیا اور ان کے ذریعے سے
گورنور وئی کا قتل عام کر دیا۔ اس کے بعد عرصہ دراز تک ساموس میں عمومی
طرز کی حکومت ہوتی رہی، لیکن جب یولیکرا میں یہاں خود سر ہوا ہے تو بجائے
عمومیت کے از سر نو اعیانیت قائم ہو چکی تھی:

ایٹلیائی ایولیاہیوں کی قوت و اقتدار کا مرکز جزیرہ لسبوس تھا۔ یہاں
بھی ملوکیت کا خاتمہ ہو گیا، لیکن حکومت کی باگ پنتھی لوسیوں کے ہاتھ ہی میں
رہی۔ ان اعیانوں کی زندگی کے حالات اور ان کے اور عوام کے باہمی
مناقشوں کے متعلق اکثر و بیشتر معلومات اُن کے قومی شاعر الکائیوس کے اشعار
اور ادبی تاریخ سے اخذ کئے گئے تھے۔ یہاں خود سر حکومت قائم کرنے کی کوشش
کی گئی اور جو تنازعہ برپا ہوئے اُن میں چاکوس ساکن مٹی لنہ کا نام نہایت

مابل

ممتاز ہے۔ پٹاکوس کو عوام نے تقریباً سن ۵۹ ق م میں آئی سیمینیس یا کیمون منتخب کیا؛ اُس نے اپنا دور حکومت نہایت عمدگی سے پورا کیا اور سجائے اس کے کہ نئے نئے قوانین جاری کرے صرف چند قواعد بنانے پر ہی اکتفا کیا جن میں سب سے قابل یادگار وہ قانون ہے جس کی رو سے اگر کسی شخص سے فتنے کی حالت میں کوئی جرم سرزد ہوتا تو وہ معمولی حالت سے نسبتاً زیادہ سزا کا مستحق سمجھا جاتا۔ اُس نے ایمپیز سے صلح کرنے کے بعد جن باشندوں کو حلاطین کیا تھا انھیں واپس بلا لیا اور تقریباً دس سال حکومت کر کے اپنے عہد سے مستعفی ہو گیا۔ پٹاکوس فی الواقع عقلائے یونان کے زمرے میں شریک ہونے کا اہل تھا اور اس کا جلالِ ظہن اور عام خصال اسے قابلِ تعریف سمجھے جاتے تھے کہ اس کے استغناء کے بعد کسی شخص نے اُسے کوئی ایذا نہیں پہنچائی۔

بزرگمندی میں جس قدر ایوکیائی تھرتھے اُن میں سب سے ممتاز ستر کیے تھے۔ یہاں ہم آٹھویں صدی ق م میں ایک بادشاہ سیمی اگاسیمون سے دوچار ہوتے ہیں جس کی بیٹی کی شادی میداس شاہ افروجیہ سے ہوئی تھی۔ اس جگہ ابتدائی اعیانی اصول کے مطابق حکومت کی جاتی تھی، لیکن ایک شخص سیمی فنی دون کی تحریک پر ان تمام اشخاص کو جنھیں گھوڑے پر فوجی خدمت بجالانے کی مقدار واستطاعت تھی، شہر ہی حقوق دے دیئے گئے اور اس طرح اماریت قائم ہو گئی۔ بالآخر پدمے نقیوس نے ایک قانون منظور کرایا جس کی رو سے سیاسی اختیارات ایک ہزار آدمیوں کی ایک مجلس کو تفویض کر دیئے گئے۔ اس کے بعد جنگ ایران تک کوئی سیاسی تبدیلی عمل میں نہیں آئی۔

دورانی بلدیات کی تاریخ میں کوئی امر قابلِ تذکرہ نہیں ہے۔ یورپ کی بحری مملکتوں میں سے میگارا اور کورنتھ کا ذکر اس کے بعد کیا جائیگا اور ایمپیز کے تذکرے کے لئے ایک مختص باب کی ضرورت ہوگی۔

۵۹ پٹاکوس سے لے کر باؤلی کی محیط المیہ Pauly's B. Enc. ملاحظہ ہو۔

۵۹۰ کیمے کے لئے ماحول پر Herakl Pont. ملاحظہ کیا جائے۔

باب

ایر تیریا کے محالفے میں شامل تھے؛ جزیرے کا شمالی حصہ خالکس کے زیر اقتدار تھا۔ خالکس اور ایر تیریا دونوں کے عقب میں لیلائتی میدان پھیلا ہوا تھا، اور اسی اراضی کے قبضے کے لیے وہ مشہور جھگڑا شروع ہوا جس میں تقریباً تمام یونان ملوث ہو گیا اور جس کا تذکرہ طوکسی ویدس بھی کرتا ہے۔ اس جنگ میں تھسالوی سوارے، تھریسی نوآبادیوں اور ساموسیوں نے نو خالکسیوں کو مدد دی اور ملطیوں نے ایر تیریا کا ساتھ دیا؛ اگر ہم زیادہ بابت یونانی مملکتوں کے مخالف جمہوریوں پر غور کریں تو ان کو بھی کم و بیش اسی تقسیم کے مطابق پائیں گے۔ بالآخر ایر تیریا مغلوب ہو گیا اور خالکسیوں نے لیلائتی میدان فتح کر لیا۔

اب ہم یونانی آباد کاری کے اصول کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، جو حقیقی اور روشن آباد کاری کے اصول سے مختلف ہے۔ یونانی اپنی قوت و قابلیت محض ایک طرفہ کوشش میں صرف کرنا کبھی پسند نہ کرتے تھے، بلکہ ان کی عیادت ہوتی تھی کہ وہ ایک مملکت کے آزاد تھری ہو جائیں تاکہ ان کی محنت کا ثمر انہیں حاصل ہو جائے اور وہ اپنی زندگی نہایت خوشحالی سے بسر کر سکیں، یعنی وہ یہ جانتے تھے کہ انہیں ایسے قواعد فطری کے ارتقاء کے لیے کافی وسیع میدان مل جائے۔ اگر کسی یونانی کو یہ سب گھر پر میسر نہ ہوتا تو وہ چند ساتھیوں کے ہمراہ ایسے ملک کو نکل جاتا جہاں اس کے لیے کسی قسم کے فائدے کی صورت نکل سکتی

۱۱۱۱ جرائد دور Cycloas کی تاریخ کی ہر ماں قدیم میں بہت کچھ اہمیت ہے، لیکن ہنوز کچھ مصنف نے اس پر کما حقہ بحث نہیں کی۔ ہرسل نے اسی کتاب "جغرافیہ یونان" کی دوسری جلد میں اس کی تحقیقات کے ماحصل پر بحث کی تھی؛ اس کے زمانے سے فرانسیسی خصوصاً ادمول Homolle نے دیلوس کی تحقیقات کی ہے، اور حال کے زمانے میں تھیوڈور بنت Th. Bent نے جرائد مدہریں سے اکثر جہیزوں کے باب میں جس قدر تحقیقات ہوئی اُسے یک جا کر ایسے (تجزیہ مطالعات یونان جلد ۵)۔ متعادل کر دہر سولٹ "مسیح یونان" جلد ۱، ۱۱۱۱۔

مال

بشرطیکہ اُن سے اپنی حفاظت کی طرف سے بھی یوراطلیان ہوتا۔ اس نئی آبادی کے باشندوں کی عموماً یہ آرزو ہو ا کرتی تھی کہ جلد از جلد وہ ایک آزاد مملکت کا رتبہ حاصل کرے۔ اس لیے کہ اگر اپنی تعداد کے اعتبار سے وہ خود اپنی حفاظت کرنے کے قابل ہوتے تو اُن میں خود بخود اس کی خواہش بھی پیدا ہو جاتی کہ انھیں اپنے اوپر حکومت کرنے کا اقتدار حاصل ہو جائے۔ یہی اسباب ہیں جن کی وجہ سے ہر یونانی نوآبادی اکثر خود مختار ہوتی تھی۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیے کہ اُس کا اپنے مادری بلد سے کوئی تعلق ہی باقی نہ رہتا، بلکہ جدائی کے بعد وفاداری کے احساس میں پہلے سے بھی زیادہ قوت پیدا ہو جاتی۔ یونان میں یہ رسم جاری تھی کہ آباد کار اپنے ساتھ اپنے وطن مالوف کے پری تائیوم کے آتش دان سے کچھ انگارے لے جایا کرتے جن سے نئے شہر کے آتش دان عامہ کی آگ سلگائی جاتی تھی اور وہ کبھی سرد نہ کی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ نئی آبادی میں مادری بلد کے خاص صلیب دیوتاؤں کی بھی پوجا کی جاتی اور بڑے بڑے سیلوں کے موقعوں پر مختلف نوآبادیوں سے وفود آتے تھے جن کے اراکین کے لیے معزز مقامات مختص کیے جاتے تھے۔ اسی طرح کسی نوآبادی میں خانگی جھگڑے پیدا ہونے کی شکل میں یہاں کے منفذ کا کوئی ذی اقتدار شخص طلب کیا جاتا کہ وہ ان تنازعات کا تفضیہ کر کے از سر نو امن و امان قائم کر دے۔ نوآبادی اور مادری بلد میں باہمی نزاع بہت ہی کم پیدا ہوتا اور ہوتا بھی تو اس کے واقعات نہایت غیر معمولی ہوتے تھے۔ جب تارکان وطن اپنے قدیم جنم مہوم کو چھوڑتے تو اُن کے دلوں سے اپنے مصائب کی یاد محو ہو جاتی اور انھیں صرف وہی خوشگوار تعلقات یاد رہتے جو اُن کے اور اُن کے وطن مالوف کے مابین رہ چکے تھے۔ لیکن یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ کسی ایک نوآبادی میں ہمیشہ صرف ایک ہی شہر کے تارکان وطن جا کر سکونت اختیار کرتے تھے۔ ہم یونانیانی بلدیات کے ذکر کے آغاز میں کہہ چکے ہیں کہ بعض مرتبہ ایونانیانی اور دوریانی دونوں قومیں مل کر ایک جدید شہر آباد کرتیں، بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ کسی مرکزی مقام پر

باب

غیر ملکوں کے گروہ جمع ہو جاتے اور وہاں سے جو استعماری مہم روانہ ہوتی تھیں وہ حصہ لیتے۔ علاوہ ازیں بعض مرتبہ مختلف بلدیات کے باشندے مل کر کسی نئے شہر کی بنیاد ڈالنے کی کوشش کرتے، لیکن ایسی نوآبادیوں کو اس وقت تک کوئی خاص وقعت حاصل نہ ہوتی جب تک ذرا زیادہ ترک و احتشام کے ساتھ (بعض مرتبہ خال گاہ دیکھی کی خاص اجازت سے) اُسے از سر نو آباد نہ کیا جاتا، اس طرح ابتدائی آباد کاروں اور جدید مستعمروں کے دوش بدوش رہنے کی وجہ سے اس نوآبادی کی حیثیت مرکب ہو جاتی۔ ایسا بہت کم ہوا ہے کہ یونانی نوآبادی کسی غیر آباد مقام پر قائم کی گئی ہو بلکہ بعض مقامات پر تو اصلی باشندوں کو بھی وہیں رہنے دیا گیا جس کی وجہ سے ان مقامات کی نسل دوغلی ہو گئی۔ ظاہر ہے کہ ایسے بلدیات کے باشندے جن میں مختلف مقامات کے لوگ اور قدیم بربری اقوام ایک ساتھ رہتی ہوں، مادر وطن کا صرف ادب ہی ملحوظ رکھ سکتے تھے اور عام طور پر یہ امید کرنا کہ ایسی مرکب آبادی کے افراد اس کا حکم مابین خارج از بحث تھا۔ بلاشبہ اصلی بلدیے کے لیے متعدد نوآبادیوں کا ہونا باعث فخر و مبامات تھا، لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اس سے اگلے لوگوں کی قوت و اقتدار میں شہد بھر اضافہ ہوتا تھا، بلکہ محض اس لیے کہ نوآبادیوں کے قیام سے بلدیے کے بہترین افراد ترک وطن کر کے چلے جاتے تھے، ایتھنز سے شہر کو اصول آباد کاری کبھی پسند نہ آیا۔

یونانی آباد کار ہمیشہ اپنی قومیت پر نازاں رہتے تھے اور گروہ بلاشبہ اپنے نئے وطن کی بہت سی مذہبی اور رسمی خصوصیات اخذ کر لیتے تھے لیکن دل سے وہ ہمیشہ یونانی رہتے۔ نیز چونکہ وہ اقلیم یونان کے بڑے بڑے میلوں میں ہمیشہ دل چسپی لیتے رہے اس لیے اپنے اصلی وطن سے ان کا تعلق برابر قائم رہا۔ آخر میں اس امر کا تذکرہ کرنا بھی ہمارا فرض ہے کہ یونانیوں نے جو نوآبادیاں غیر ممالک میں قائم کیں ان میں سے کبھی کسی نوآبادی میں حقیقی جمہوریت قائم نہیں ہوئی۔ بہت سے بلدیات ایسے تھے جو بربری اقوام کے درمیان یونانی جذبہ تمدن کے مرکز کا کام دیتے تھے اور جی کا اثر اس ملک پر پڑا تھا چنانچہ بحیرہ ایڈریاٹک

۱۷۱

شمالی نوآبادیوں، اسپین کے اکثر حصوں، لیبیہ اور ایشیائے کوچک کے جنوب مغربی ساحل کی جمنسہ یہی کیفیت تھی۔ ہمیں امید ہے کہ اس قسم کی یونانی نوآبادیوں کے متعلق ہمیں مزید معلومات حاصل ہوں گی۔

غالباً پہلی حکمت جس کے ذریعے سے یونانی تمدن کو فروغ ہوا، خاکلس تھی؛ اس کے بعد ایونیہ کی باری آتی ہے، اور چونکہ ہم سب سے پہلے مشرقی بلدیات کا ذکر نامناسب سمجھتے ہیں اس لیے یہاں اسی کے بلدیات کا بیان کیا جائیگا لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ جملہ ایونی بلدیات کے باشندوں کو بحری سم اور دور دراز مقامات پر اپنی بستیاں قائم کرنے کا شوق کیسا تھا سب سے کم جس بلدیے میں حرکت اور ترقی کے آثار پیدا ہوئے وہ ایونیوں تھا؛ اس کے برعکس ایونیہ کے سب سے شمالی اور سب سے جنوبی بلدیات یعنی فکیہ اور ملطہ کو تجارت اور جہاز رانی کی وجہ سے بہت کچھ فروغ حاصل ہوا یہاں تک کہ ان کا مقابلہ جزائر ویش سے کیا جاسکتا ہے۔

ملکہ کی حیثیت پر اس سے قبل بحث کی جا چکی ہے یہاں کے باشندے
قرب و جوار کے اضلاع سے، جہاں بھیڑیں پالی جاتی تھیں، اُوں خریدتے
اور اس کا لیٹر این کر دوسرے مالک کو روانہ کرتے تھے۔ ان کے ملک میں کاشتکار
دستکار، اور تاجر دوش بدوش رہتے۔ گو تہہ کار خ جنوب کی طرف تھا
لیکن یہاں کے باشندے اکثر شمالی مالک کو جاتے، یعنی ہیلیس پوت، پریوٹس
اور بوسفورس ہو کر وہ بحیرہ اسود کو نکل جاتے جس کی خصوصیات یونانی
سواحل سے بالکل متغائر ہیں۔ بحیرہ ایجین میں ہر جگہ راسیں اور جزیرے نظر
آتے ہیں؛ ہر جگہ سے کہیں نہ کہیں کا ساحل قریب ہے، اکثر سواحل پتھر لیے
ہونے کے باوجود ان پر جگہ جگہ نہایت نفیس قدرتی بندرگاہیں پائی جاتی ہیں۔
لیکن بحیرہ اسود دھندلکا ہ سے بھی آگے بڑھ گیا ہے۔ اس سمندر میں جزیرے

۱۷۰ فوکیہ اور حوا ہماڑیوں پر اور رطلہ اور ویمس نشیبی زمین پر آباد کئے گئے۔ اسی طرح دیگر علاقوں کے اعتبار سے بھی مقابلہ ممکن ہے۔

۲۱

نایاب میں اور طوفان روزِ مَرگ کی بات ہے؛ اس کا شمالی ساحل بالکل سطح ہے اور اس میں دل کشی کا کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا۔ اس میں سے ایک اور سمندر کو رستہ نکلتا ہے جس میں ایک عظیم انسان دریا کرتا ہے۔ غرض یہ کہ اس سمندر کے شمال کی طرف قدرت نے بیسیوں طرح کے مناظر پیدا کر دئے ہیں، لیکن ساتھ ہی یہی سب باتیں ایک یونانی مسافر کے لئے باعثِ خوف و ہراس تھیں اسی لئے اس سمندر کو ابتدائیں ”اکسی ٹوس“ یا ”غیر متواضع“ کا لقب دیا گیا تھا۔ لیکن جب تجربے سے یہ ثابت ہو کہ اس کے سواحل کے ساتھ تجارت کرنے میں بڑے بڑے فائدے ہیں تو سوداگروں نے اس کا نام بدل کر ”یوگسی ٹوس“ یا ”مہمان نواز“ رکھ دیا۔ اس کے ساحلوں پر بہت سی کارآمد اشیاء پائی جاتی تھیں، مثلاً خالی مبین، تباہی اور موسمی اقوام جو جنوبی ساحل پر رہتی تھیں، پہاڑوں سے تانبا، چاندی اور سونا اور جوڑے چیلے جنگلوں سے لکڑی بھر کر لاتیں؛ شمالی ساحل پر اسکیٹ قوم رہتی تھی جس کا پیشہ کاشتکاری اور گلہ بانی تھا، علاوہ ازیں اس عظیم الشان حصیل سے بے شمار مچھلیاں لکڑی جاتی تھیں اور اس کے پانی سے نمک برآمد کیا جاتا تھا۔ ملطی باشندے نہایت قدیم زمانے ہی سے ان تمام فوائد کو بھانپ گئے تھے، اسی لئے اس کے سواحل کی اکثر نوآبادیاں ملطہ والوں ہی نے قائم کی تھیں۔ گو ممکن ہے کہ بعض بلدیات کو قدیم عناد کی بنا پر ان مہمات میں شریک ہونے سے منع کر دیا گیا ہو لیکن چونکہ یہاں کی نوآبادیوں میں سے اسی کے قریب ملطہ کی طرف منسوب کیجاتی ہیں اور یہ بغیر ایونی بلدیات کے قبال کے ناکمل تھا اس لئے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ملطی آبادکاروں کیساتھ دیگر ایونی بلدیات کے باشندے بھی ضرور شریک ہو گئے ہوں گے۔

۵ ملطی نوآبادیوں کے لئے دو قلع سکٹوس نم ۷۳ اور استرابو ۶۳۵۱۔ مشرقی نوآبادیوں کے قیام کی تاریخ کے لئے مزید تحقیقات کی ضرورت ہے اور ان کے حالات استرابو، سکٹوس اور سترابون ساکن سیزلہ میں ملتے ہیں۔ ل، میورخس، ملطیوں کی نوآبادیاں ساحل بحرِ اسیویک

L. Buerchner : Die Besiedelung des Pontos Euxinos

باب ۲

سب سے پہلے ملطی پونٹوس کے جنوبی ساحل کی طرف روانہ ہوئے جو مشرقی دھارے کی وجہ سے نسبتاً زیادہ قابل گزار تھا۔ اٹھویں صدی ق م جیسے بعد زمانے میں انھوں نے ایک راس پر جس پر دو عمدہ بندرگاہ تھے، اسٹوف کی نوآبادی قائم کر لی تھی، جہاں کے باشندوں نے زمانہ بائبل میں ایک اور شہر تراپی زوس یا طرابزون کی طرف قائم کیا۔ ساتھ ہی بحیرہ اسود کا سفر پہلے سے زیادہ محفوظ کرنے اور دیگر اہم مقامات پر قبضہ کرنے کی غرض سے انھوں نے ہیلیس پونٹ اور پریو پونٹس پر دیگر نوآبادیاں بھی قائم کیں۔ انھوں نے ابتدائی زمانے میں ان ممالک کو غالباً اس وجہ سے نظر انداز کر دیا تھا کہ وہ سمجھے تھے کہ ایولیاٹی ان کے دعویدار ہیں؛ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ایولیاٹی ملاحوں کی سی زندگی بسر کرنے کے آرزو مند نہ تھے بلکہ راس سکیم کے جنوب کی طرف کی اراضی کو اپنے لیے بالکل کافی سمجھتے تھے۔

الغرض ملطیوں نے ہیلیس پونٹ پر ابی دوس اور پریو پونٹس پر کینز کوس کی نوآبادیاں قائم کیں، جن میں سے پچھلا شہر ایک ایسے جزیرہ نما پر آباد کیا گیا جو اس کے بعد اقلیم ایشیائے بالکل جدا کر دیا گیا۔ کینز کوس ایک خاص قسم کی

بقیہ حاشیہ صفحہ کرشمۃ durch die Milesier حلد اول کیسٹل کیا تھا۔ کیا تھا۔
بھی شامل ہے اور اس پر حاصل نصف نے نہایت محنت کی ہے۔ واضح حکم کارروائیائی پائوس یا پونٹس (بحیرہ اروف) کے قریب رہتے تھے؛ استرابو ۱۱، ۴، ۴۴؛ پلینی ۴، ۷۔

تلا اسٹوف کی آمد کی تاریخ نہایت مشکوک ہے۔ متبادل کیا جائے۔ مشرقی اور راس اسٹوف
Streuber Sinope از ۱۵۵۰ء کے سنس۔ مسائل سنس۔ Sengenbusch Quaest.
Sinopiear Spec. رلی ۱۵۵۰ء۔ اسٹوف کے سکوں کیلئے، سنس۔ "اسٹوف" بحیرہ اسود کی سکونیاں
Six Sinope in numis Chr. ۱۵۵۰ء۔ بیورنر Buerochner (۱۵۵۰ء) اسی کے
حصہ اول میں خاص طور پر طرابزون، کیراسوس، کوٹیر، اور استرابون کی بحث کرتا ہے، یونان کے صرف سال کی نوآبادی کیلئے
ایک واردے پر تاریخ ملکیت پریو پونٹس E Meyer : Geschichte des Koenigr.
Pontos لائبرگ ۱۵۵۰ء۔

خلعہ کیرکوس کے لیے مارکوارٹ، کینز کوس اور اس کی اراضی Marquardt

باب

مچھلی کے لیے مشہور تھا جس کی وجہ سے یہاں کے باشندوں کو بہت کچھ آمدنی ہوتی تھی، اور انھیں یہ مچھلی اس قدر عزیز تھی کہ ان کے سکوں تک پر اس کی شبیہ بنی ہوئی ہے۔ ملطیوں اور پاروسیوں نے مل کر ہیکلیس پونٹ پر پاریم کو آباد کیا۔

جب پونٹوس کا جنوبی ساحل یونانی تجارت کے دائرے میں آگیا تو انھوں نے اس کی رہ گزر پر *تریوس* اور *پوس* یا *تریوس* فرسیدہ باد کے نام سے ایک بت خانہ تعمیر کیا، جس کے بعد ملطیوں نے مغربی اور شمالی سواحل کی طرف جمع کیا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ مگر مشتمل۔ Cyzikus und s Gebiet سربلی ۱۸۳۶ء۔
۱۸۱۵ء یونٹوس یوگسٹوس کے لیے ریکلہ، جو قدیم زمانے میں تجارت اور رسل و رسائل کیلئے بحیرہ اسود کی اہمیت۔ Preller Ueber die Bedeutung des schwarzen Meeres fuer Handels und Verkehrs d alten Welt دور ۱۸۴۲ء۔ ملک روس کے جنوب میں یونانی و آباریوں کے لیے سکر، بحیرہ اسود کا شمالی ساحل Becker die Nordgestate des Pontos Euxinos طبرسبرگ ۱۸۵۶ء؛ میرائلٹ، مسائل قدیمه Muralt Melanges d' Antiquite روبرٹس ۱۸۵۲ء؛ اوواردوف، تحقیقات متعلق جنوب روسیہ Ouvaroff Recherches sur la Russie meridionale

یہ طبرسبرگ ۱۸۵۵ء۔ نوئی مان Neumann: Die Hellenen in Skythenlande دو اسکیتھ میں یونانی ۱۸۵۵ء؛ کیپرٹ، جغرافیہ قدیم Kiepert: Lehrb. d. Alten Geogr. ۳۰ وغیرہ، راؤل روت، کیمیری پونٹوس یونانی آثار Raoul Rochette: Antiquites grecque du Bospore Cimmerien ۱۸۴۲ء؛ کیپرٹ، یونان کے آثار قدیمه Kiepert: Alterthumer an Nordgestate des Pontos واکنا ۱۸۴۲ء؛ کیپرٹ، سیراپس Koehler Serapis طبرسبرگ ۱۸۵۵ء؛ ٹریل، کیمیری بوسفورس کے باقیات Gille: Antiq du Bosp. Cimm ۱۸۵۵ء؛ اشاعت جدیدہ ریرادارات رائٹس Reimach پیرس ۱۸۵۵ء؛ ۱۸۵۶ء

بالک

ساتویں صدی ق م کے وسط کے قریب انھوں نے دہانہ ڈینیوپ کے جنوب میں شہر استروس آباد کیا؛ اس کے بعد کے دہانے (ڈیلٹا) سے ذرا اوپر کی جانب ساحل کی ایک خاص کیفیت ہو جاتی ہے، یعنی چلیج کے متوازی ریگستانی ٹیلوں کا ایک سلسلہ کھاری جھیلوں کو (بالٹک کی جھیلوں کی طرح) گھیرے ہوئے ہے، اور یونانی لفظ "لیمن" یا "بندرگاہ" سے لے کے اس مقام کا نام ہمیشہ کے لیے "لیمان" پڑ گیا ہے۔ اس ساحل پر رفتہ رفتہ بہت سے بڑے بڑے یونانی مہلات مثلاً دینیستر کے لیمان پر تیراس، تیلی غول کے لیمان پر اودیوس اور ذرا شمال کی طرف اس مقام پر جہاں میپانس اور بوریس تھیسس تقریباً ایک ہی مقام پر سمندر میں داخل ہوتے ہیں، (تھیسس ق م میں اولبیا (بوریس تھیسس) آباد کئے گئے تھے اس کے بعد وہ مشرق کی طرف متوجہ ہوئے، اور قریب خرسونیز (کریمیا) میں تھیسس دوسری ادیاسی کا پیوم اور دوسرے کے عین مقابل جزیرہ نمائے نامان پر فاناگوریا آباد کیا۔ واضح ہو کہ آج بھی اُس کے قریب دہلی سواروں کے "تیرگاہان" یا قبروں کے ٹیلوں سے یونانی تمدن کے اثر کا پتا لگتا ہے۔ یونانیوں کے پانٹی کا پیوم اور فاناگوریا کے ذریعے سے بحیرہ اروف کے دروازے یعنی جھیل یا پوتس پر قبضہ کر کے دریائے ٹرون کے کنارے شہر تاناکس آباد کیا، اور پھر اس شہر کی وساطت سے ناڈاریس اور اکیسوپس آباد کئے۔ آخر میں یہ ذکر کرنا باقی ہے کہ وہ تھتاز کی طرف یونانیوں نے فاسس اور دیو شکوروس کی مینا ڈوالی؛

معلوم ہوتا ہے کہ یونانی پونتوس کے شمالی ساحل پر جہاں کے سمندر اور زمین و آسمان میں کوئی یونانی خصوصیت نہیں پائی جاتی تھی محض منافع کے لیے جا کر

جیو جاشیہ مغیرگر شتہ۔ "روداداموریہ آنا ریٹربرگ" Comptes-rendus de la

Commission archaologique de S Peterabourg ۱۸۵۹ء وغیرہ

خاص طور پر ستیفانی Stephani نے ترتیب دیا ہے۔ ہیروڈوٹس ۴ میں ان ملک کا ذکر نہایت

تفصیل سے درج ہے جو بحیرہ اسود کے مشرق میں واقع ہیں۔

باب ۲

آباد ہو گئے ہوں گے۔ یہاں پہنچ کر انھوں نے اپنے ہمسایہ اسکیتوں کو غلبہ کیا اور دور دراز کے قبائل سے اتنے اچھے تعلقات پیدا کئے کہ قافلوں کے گزرنے کے لئے ان کے ملک میں کبھی ٹھکریں نہ پائی گئیں جن میں ہر کوئی تجارتی سامان بحیرہ بالٹک کے سوا حل نہ کر سکتا تھا۔

یونانیوں نے یہ بھی کوشش کی کہ بحیرہ اسود کا اپنے قدیم تاریخی افسانوں سے تعلق پیدا کریں، اور اس مقصد کے لئے انھوں نے آگرگو جہاز کے سفر سے حسب دلخواہ فائدہ اٹھایا۔ انھوں نے یہ فرض کر لیا کہ اے تیس کا وطن بحیرہ اسود کے مشرقی ساحل پر کوکینس میں ہو گا، اور اس قصے کی تاویل اس طرح ہوئی کہ زریں آوں کے افسانے سے اس ملک کی قدرتی مہرہ الحالی مراد ہے۔ ہیملیس پونٹ کے بعد پہلا مقام جہاں جہاز رکا تھا، کینرکوس تھا، یہاں ام الارباب کے نام کا ایک بست خانہ تھا جس کا بانی یاسون بتایا جاتا تھا۔ یونانیوں کے خیال کے بموجب اسٹوف کی آبادی کا سہرا، آگرگو کے ایک ملاح مسمیٰ اوتو لیکوس کے سر تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ الپس تیس کا دلہا اے تیس کو اس کی بہن میدیا نے اپنا دلہا کے قریب مار ڈالا تھا اور بحیرہ اسود کے جنوبی ساحل پر امیزون کا وطن اور شمالی ساحل پر آفائی گینیا کی جانبازیوں کا مقام تھا، کہا جاتا تھا کہ وہ اولس میں قتل نہیں ہوئی بلکہ اے اتر تیس تاؤڈری اٹھا لے گئی، جریونانیوں کے نزدیک کریمیا میں واقع تھا۔ یہاں کے دیسی باشندوں کی یہ عادت تھی وہ اپنی باکرہ دیہی کے نام پر اجنبی سیاحوں کو قربان کیا کرتے تھے، اور یونانیوں کا خیال تھا کہ وہ انھیں کی اتر تیس دیہی تھی۔

مظنیوں کے جذبہ سرور و شجاعت کے لئے جنوب میں بھی ایک حسب دلخواہ میدان کھل آیا۔ مصر میں اخوریوں کو ساتویں صدی ق م کے ابتدائی حصے میں غلبہ حاصل ہو چکا تھا، لیکن انھوں نے اپنی عادت کے مطابق اس ملک پر دیہی

۱۔ بحیرہ اسود سے شمال کی طرف جو راستہ تھا اس پر گیلے نے کائسروپہ کی مسانیا کی کاغذوں (۸۸۳ء) کے سلسلے بحث کی تھی۔

بابت

فرماں رواؤں کو بحال رکھا۔ ان میں سے ایک یعنی بسامطیق حکمران سائنس نے یہ تہنیک کیا کہ وہ اپنے اور مصر کے کندھوں پر سے اشوری اطاعت کا جو آثار کرینیکا دیکھا؛ چنانچہ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے اُس نے گلی گیس والی لدیہ سے خط و کتابت کرنی شروع کی اور وہاں سے یونانی اور کاریائی اجیرسیا ہی اپنی فوج میں بھرتی کرنے کے لئے بلائے جن کی مدد سے بسامطیق بالآخر آزاد ہو گیا۔ اس واقعے کے بعد وہ غیر ملکیوں پر اعتبار و اعتماد کرنے لگا اور ان کے لئے اپنے ملک کے دروازے ایسے کھول دیئے کہ پہلے کبھی نہ کھلے تھے۔ اُس نے دریائے نیل کی شاخ نیلوس نیر، یونانی اور کاریائی اجیرسیا ہیوں کے لئے مستقل خیمہ گاہیں تیار کرائیں، اور ملطیقوں کو شاخ بول بیٹی نیر آباد ہونے کی اجازت دی۔ یونانیوں سے شاہ الاسس کے تعلقات اُن کے پیش رو سے بھی زیادہ گہرے تھے؛ اُس نے یونانیوں اور کاریائیوں کو دریائے نیل کی شاخ سے میمرنس کو منتقل کر دیا تاکہ وہ بجائے سرحدی حفاظت کے اُس کی ذات کی حفاظت کر سکیں اور اس طرح نوکرائس اسے زمانے کا ایک مرض الحال شہر بن گیا؛ یہاں مختلف یونانی بلدیات کے باشندے اپنے اپنے خاندانوں کے چاروں طرف اسی طرح آباد ہو گئے جیسے صلیبی جنگوں کے زمانے میں اطالوی، خصوصاً جنوا اور وینس کے باشندوں نے اپنے اپنے قومی گرجاؤں کو گھیر کر شامی بندرگاہوں میں اپنے اپنے قومی گرجا بنائے تھے اور ان کے گرد اگر د سکونت اختیار کر لی تھی۔ تین یونانی شہروں یعنی تیرس، کلاروسے نامے اور فیکہ نامے ایک مندر تھا۔ کانام پہلے یوم تھا؛ تیس دورانی شہروں یعنی کنیسدوس، مالی کارناسوس

۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱

مال

اُس کے باشندوں کی توجہ لازماً سمندر کی طرف مبذول ہوئی اور اُس نے اپنی پوری قوت مغرب کی طرف صرف کر دی۔ ہیرودوٹس کہتا ہے کہ فوکیہ والوں نے زیادہ مغرب میں بڑے بڑے کارنامے نمایاں انجام دیئے، یونانیوں میں بھی وہ قوم تھی جسے تاریخ میں پہلی مرتبہ طویل بحری سفر اختیار کئے اور جس نے پہلی بازگیرہ ایڈریاٹک، ائزوریہ، اسپین اور تارتے سوس میں جا کر اس پچھلے مقام کے بادشاہ سے ایک مخالفہ کیا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ فوکیہ کے باشندے معمر کی کشتیوں میں نہیں بلکہ یحیاس یحیاس چٹو والے جنگی جہازوں میں سفر کرتے تھے۔ ہیرودوٹس کے اس بیان میں مبالغہ معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ تارتے سوس کی بابت (جو ایک ہسپانوی بندرگاہ تھا) یہ لکھا ہے کہ فوکیہ والوں سے پہلے وہاں ایک ساموسی کشتی اتفاق سے پہنچ گئی تھی۔ نیز یہ بیان کہ انھوں ہی نے ائزوریہ دریافت کیا اس قصہ سے مطابقت نہیں ہوتا کہ یونانیوں میں سب سے پہلے لوگ جو وہاں جا کر آباد ہوئے خالکسی تھے، اور اس طرح بھی یہ امر کہ فوکیہ والے پہلے یونانی تھے جو جزیرہ ایڈریاٹک میں گئے ہوں فی نفسہ قابل یقین نہیں معلوم ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ گوان کی معرزی نوآبادیوں کی اہمیت میں شبہ نہیں ہو سکتا لیکن وہ مدت دراز کے بعد قائم ہوئی تھیں۔

دیگر ایتھائی یونانیوں میں سب سے زیادہ جس بلدی نے فیریری میدان میں ایتھانوس پیدا کیا، وہ ساموس تھا، اور ہم رفتہ رفتہ اُس کی نوآبادیوں کا بیان کریں گے۔ حالانکہ ملطہ اور فوکیہ میں باہمی دوستی تھی، ساموس کی عظمت پر حسد کرتا تھا اور وہ ملطہ اور ایزیریا کے مقابلے میں خالکس کا طرفدار تھا۔ ایزیریا اور کارستوس کے باہمی تعلقات نہایت عمدہ تھے، اور پہلے اُن جزائر کو اپنا مطیع و منقاد کر لیا تھا جو جزیرہ یونانیہ کے جنوب میں واقع تھے، جیسے اندروس، تیرنوس اور کیوس، اس کے برعکس خالکس نے شمالی جزائر

مثلاً سکسیا تھوس، اکوس اور میا ریتھوس کو منسوب کر کے ان مقامات پر اپنی نوآبادیاں قائم کر لیں، اس کے بعد انھوں نے شمالی ممالک کی طرف رخ کیا، اور یہاں دریائے اکیسیوس اور دریائے ستریمون کے دہانوں کے عین وسط میں انھیں ایک پہاڑی خطہ مل گیا جو تین راسوں کی شکل میں سمندر کی طرف نکلا ہوا ہے، اور جہاں (تھریسی ساحل کے برعکس) سمندر اور زمین کے اتصال سے جو کیفیت پیدا ہو گئی ہے اس میں اور یونانی ساحل میں بہت کچھ یکسانی پائی جاتی ہے۔ ان جزیرہ نماؤں پر خالکس والوں نے متعدد بستیوں آباد کیں جن کی وجہ سے انھیں مجموعی طور پر خالکسی بلدیات کہنے لگے اور اس خطے کا نام خالکلیس پڑ گیا۔ ان تین راسوں میں سے سب سے مغربی راس یعنی جزیرہ نما پے نے کی اراضی نہایت زرخیز ہے، اسی لیے ان بلدیات میں جو اس مقام پر آباد تھے زراعت ہوتی تھی۔ یہاں ایک شہر منڈے تھا جسے ایرتیروں نے آباد کیا تھا اور جس کے سگوں پر بالکھوس کی یوگا کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ دوسرا ممتاز شہر سکپو نے تھا جسے پے نے کے اکائیوں نے آباد کیا تھا لیکن تجارتی اعتبار سے ان سب بلدیوں میں ممتاز بلدیہ یونی دیا تھا جسے کورنتھیوں نے اس جزیرہ نما کے عین خالکسے پر آباد کیا تھا۔ وسطی راس یعنی ستھونیا پر کورونے اور سنگوس تھے۔ تیسرے جزیرہ نما کا نام اسکے تھا، اور یہی وہ مقام تھا جہاں کوہ آتھوس واقع ہے، یہاں آٹھ چھوٹے چھوٹے شہر آباد تھے اور آج کل بھی یہ جزیرہ نما خانقاہوں کے لیے مشہور ہے۔ سسٹمق مت تک یہ سب تہہ بالکل آزاد اور خود مختار تھے، لیکن اس سنہ میں پروکاس نے چھوٹے چھوٹے ساحلی خالکسی بلدیات کو صہراؤ لیتھوس کے ساتھ متحد کر دیا۔ ان شہروں کے مشرق کی جانب خلیج دریائے ستریمون پر چند ایوانی نوآبادیاں یعنی آرگیلوس، اکانتھوس، سائے، اور شناکی روس تھیں جنھیں جزائر دور،

۲۲۰ خالکلیس کے لیے ہونمان: "Hoffmann: Descript Chaloidieao"

برومبرگ ۱۸۵۸ء اندروس ایرتیرا کے روال کے بعد اپنی نوآبادی کی بنیاد رکھنا شروع کرتا ہے۔

خصوصاً اندروس کے باشندوں نے آباد کیا تھا۔ آگے بڑھ کر ذرا مشرق کی طرف ہم جدید یونانی بلدیات سے دو چار ہوتے ہیں کیونکہ آٹھویں صدی ق م کے اواخر میں یاروسیوں نے تھاسوس کو آباد کر کے ہمسایہ ساحل پر اپولونیا کا لیوس، اور اوسے سیمے کے بلدیات کی بنیاد ڈال دی تھی۔

یہاں سے مشرق کی طرف کو قدم اٹھائیے تو آپ تھریسی اراضی میں پہنچ جائیں گے۔ ساتویں صدی ق م میں کلازومے نائے کے چند باشندوں نے ابدیرا کی بنیاد رکھنے کی کوشش کی لیکن وہ سیکار ثابت ہوئی۔ تیوسی اسے زیاہ خوش قسمت بھلے اس لیے کہ جب ایرانیوں نے ان کا تاقب کیا تو وہ ان سے بچ کر ابدیرا میں آباد ہو گئے۔ لگ بھگ گھوٹنے کے ضلع میں جس کی شراب ہومر کے زمانے میں مشہور آفاق تھی اور جس کی شہرت آج بھی کچھ کم نہیں ہے، تیوس نے اپنی نوآبادی بمقام مورونیا قائم کی۔ اس کے برعکس اے ٹوس دریا کے بہیروس کے دہانے پر ایک یونانی نوآبادی تھی جسکے سکے ہریس کی خوبصورت شبیہ کے لیے مشہور تھے۔ تین جزیرے جنہیں عام طور پر تھریسی جزائر کا لقب دیا جاتا ہے، یعنی سامو تھریس، امبروس اور

۱۷۵ تھاسوس کے لیے ہاسل ماخ؛ جزیرہ تھاسوس Hasselbach · De

۱۷۶ insula Thaso، ماڈرنگ ۱۳۸۷ء؛ ہیرو؛ زیادہ احتیاط سے حریرہ تھاسوس

۱۷۷ Perrot Mem sur l'île de Thasos پیرس ۱۸۶۵ء، کوڑے

۱۷۸ Conze Reise auf der Ins. d. thr meeres شہزادہ ریمز تھریس

۱۷۹ K Fr Hermann Gesch.، ہرمان؛ مقالہ تاریخی،

۱۸۰ Abh. صفحہ ۹۰ وغیرہ۔ اس کے اندر تیوس دونوں کے سکوں پر ایک خیالی جانور سمی

گرفین کی تصویر کندہ ہے جس سے ان دونوں کا باہمی تعلق ظاہر ہوتا ہے، تھریسی سکوں پر

ابدیرا کا اثر نمایاں ہے۔ بائیں کا میوم کے سکوں پر بھی گریفین نامہو تھا، اور اسی طرح فاکا گریا

کو بھی جو اسکے مقابل واقع تھا، تیوسی نوآبادی سمجھا جاتا تھا

۱۸۱ جزیرہ تھریس کے حذروں کے لیے کوڑے کی تصنیف دیکھنی چاہئے جس کا حاشیہ ۲۵

۲۱

لیمینوس زمانہ اب تک یونانی حیطہ اثر سے باہر ہی رہے۔ بیان کیا جاتا ہے
سامو تھریس (جو خٹونی مجودوں یعنی کاسے کرہی کی پوجا کے لئے مشہور
تھا) ساموس کے باشندوں نے آباد کیا تھا، لیکن غالباً واقعہ یہ ہے کہ یہ تعلق
محض دونوں جزیروں کے ناموں کی یکسانی کی وجہ سے قائم کیا گیا؛ ہم جانتے
ہیں کہ ساموسی کبھی جزیرہ کیفالونیامیں جا کر آباد نہیں ہوئے؛ بالینہما اس کو
بھی سامے کہتے تھے لہذا محض ناموں کی یکسانی سے کوئی استدلال
نہیں کیا جاسکتا۔

اس طویل و تنگ جزیرہ نمائیں جو اس کے مشرق کی طرف واقع ہے
یعنی تھریسی جزیرہ سونیٹین، جہاں دراصل دو کوئی قوم آباد تھی (ایولیاٹیوں
اور ایرینیائیوں نے اپنی اپنی نوآبادیاں قائم کیں۔ ایولیاٹیوں نے تو ملطی
بلدیہ ابی دوس کے بالمقابل ہیلیس پینت کے سب سے تنگ حصے میں
سمتوس آباد کیا؛ تیوسیوں نے اس کے جنوبی کنارے پر ایالیئوس، اور ملطہ و
کلازومینا کے باشندوں نے اس خاکدانے پر جو جزیرہ نما کو تھریسی سونیٹین
سے ملتی ہے، کار دیا کی مشترکہ نوآبادی قائم کی۔ یروپوٹیس میں دو جلیجوں
کے درمیان ایک سیڑی اس پر سے پرتھیس کا شہر نظر آتا ہے جسے ساموسیوں نے
تقریباً ۵۹۹ ق م میں آباد کیا تھا؛ اس کا نام بعد میں ہرقلیہ پڑ گیا۔ اسکے فریب ہی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ حوالہ دیا ہوا ہے۔ سامو تھریس کے لئے گریٹوس کامضمون مانا
رسالہ انجمن علمیہ برلن Monatsher. der Berl Akad (۱۸۵۱ء) میں دیکھا جائے
آشٹرایم اس جزیرے کی علمی تحقیقات کرے سے لئے ہمارے روائے کئے گئے وگرنے (Conze)
ہاؤزر Hauser اور کوئی مان Neumann نے ایک ہمارے نفیس کتاب لکھی جو دیکھا
میں ۱۸۵۷ء اور ۱۸۵۸ء میں طبع ہوئی۔

تھریسی جزیرہ پر کے لئے شلٹر: تھریسی جزیرہ سونیٹین Schultz: De Chers. thr.

برلن ۱۸۵۸ء۔ ادبیت ہے نو: جریمہ مراسلات یونانی، Hauvette-Besnault:

Bull, de Corr hellen.

ما

ایک اور ساموسی نوآبادی بسا تھے تھی۔ لیکن اس نواح میں حوٹہ سب سے زیادہ اہم تھا وہ دوریائی بیرنظہ تھا جسے میگاریوں نے آکر آباد کیا تھا۔^{۱۵۱}
یہ امر نہایت عجیب و غریب ہے کہ میگارا کی ارض یونان میں تو بہت ہی کم وقعت تھی، لیکن یہاں کے باشندوں نے جو نوآبادیاں قائم کیں ان کی اہمیت اور ان کے رتبے میں کسی کو کام نہیں ہو سکتا۔ میگاری ان یونانیوں میں سے تھے جنہوں نے سب سے پہلے مغرب کا رخ کیا تھا، لیکن وہ بہت جلد مشرق کی طرف پلٹ پڑے، اور مشرق میں انھوں نے بوسفورس کے ایشیائی کنارے پر خال خیدون یا خاکلیدون، اور پروپونٹس کے ایک طبع کے ساحل پر استاکوس آباد کیا۔ استاکوس سے ایک میدان اندرون ملک میں چلا جاتا تھا

۱۵۹ میگارا کے لیے رائے کا نوم: ”میگارہ قدیم“ Reinganum. Das alte Megara ملن ۱۸۲۵ء، دوگٹ: دو مقامات میگارا Vogt: De rebus Megarensis مارکوگ ۱۸۵۵ء۔ بیرنظہ کے لیے دیگر تصانیف بروک کے سید اور قابل قدر مضمون کو حوا یا ذی کے مجموعے میں چھپا ہے، ترجیح حاصل ہے (۲، ۲۱)، اس میں جلد قدیم۔ جدید مواد کا لمحصہ دیا ہوا ہے۔ ابتدائی تصانیف میں جس میں ہیریپو بروت کی گئی ہے، مصلحتاً قابل اعتبار ہیں: (۱) دیوولی سیوس، ”مقامات بیرنظہ و بوسفورس“، میوٹر حمرانیہ جلد ۲ Dionysi Byzanti Anapliis Bospori (Mueller's Geog. min) Hammer. Constantinopel und die Bosporus دو حلد، ۱۸۲۲ء (۳) ب۔ گئی کیوس: ”توصیف قسطنطنیہ“ Bosporus P. Gyllius de topographia Const. ۱۵۶۱ء (۴) جی۔ جی۔ ”قدیم بیرنظہ“ ۱۵۶۲ء Heyne: Antiqu. Byzantinae (۵) مٹوئیں: مختار سراج بیرنظہ Schwen Hist Byz ۱۸۵۵ء (۶) یاٹامیس: تحقیقات متعلق بیرنظہ Paspates Byzantinae meletoi ۱۸۵۵ء (۷) دیتیر و مورٹ مان: Dethier und Mordthmand: (مجلس علمیہ و انسا):

Epigr. von Byzantion, Vienna, Ak. 1864

بال

جس کی وجہ سے یہاں سے ایشیائے کوچک کے ساتھ تجارت میں بہت سہولت ہو گئی تھی۔ اُس زمانے میں ایشیا تہذیب و تمدن کا مرکز تھا، اور میکاریوں نے یہ خیال کر کے کہ انی تمدن اقوام سے تعلقات پیدا ہونے کی وجہ سے انھیں صرف کچھ نہ کچھ نفع ہوگا، نتیجہ میں ایک نوآبادی بنام ہرقلیہ قائم کی جس کی متعلقہ اراضی بہت کچھ طویل و عریض تھی۔ یہاں کے باشندوں نے زمانہ نابد میں شمال کی طرف جزیرہ ٹائے تاورک (تھرمیس) میں اس مقام پر ایک شہر آباد کیا جہاں بہت سی تخلیجیں ایک سطح مرتفع کو گھیرے ہوئے ہیں اور اس کا نام خرسونیز یا ہرقلیہ رکھا؛ لیکن چند روز کے بعد اس کا محل وقوع تھوڑا سا مشرق کی طرف اُس جگہ ہٹا دیا گیا جہاں ابکل شہر سائوپول واقع ہے بہر حال خود میکاری بہت جلد یہ محسوس کرنے لگے کہ انھوں نے شمالی ساحل چھوڑ کر جنوبی ساحل کو آنے میں غلطی کی ہے۔ انھوں نے مشرق میں شہر بن لیا۔ اُس مقام پر آباد کیا جو بوسفورس کے دروازے اور اُس تنگ خلیج کے درمیان واقع ہے جسے شاخ زریں کہتے ہیں۔ اس مقام پر

۳۳۰ ہرقلیہ کے لیے پونٹس برز: معاملات ہرقلیہ بہ ساحل پونٹوس Polesberw
De rebus Heraeclae Pontii براندلی رگ، ۳۳۳ء اور اسی کی کتاب
De rebus Chersonesitarum، رگن ۱۹۳۸ء کیو ہے
Koehe Beitr Z Gesch und Archaeologie von Chersonesus in Taurien
Becker De Heracleot Halbinsel، ۱۸۵۶ء
Koehe ریون: مادیات آباد کردہ در تورک خرسونیز
De Civitat quae a Graecis in cherson. Taur. Cond. fuer.
۱۸۵۸ء کیمل، معاملات ہرقلیہ Kaemmel Heracleotica پلاؤٹس
۱۸۶۹ء سٹینے: مدیمہوریہ ہرقلیہ Stiene: De Herakl. Pontic. republ
۱۸۷۸ء شائپلہورٹ، مد ہرقلیہ بہ ساحل پونٹوس Schneidewirth
۱۸۸۲ء و ۱۸۸۳ء Heraklea am Pontos

اس سے قبل بھی متحدہ درتیبہ یونانی اگر آباد ہوئے تھے، اسی لیے نال گوگی اجاڑ
 لارم تھی تاکہ فیض کی قانونی صورت پیدا ہو جائے۔ ہم بار بار دیکھتے ہیں کہ یونانی
 اپنے اپنے دیہات چھوڑ کر بحیرہ روم کے سب سے قریب اور سب سے دور مقامات پر
 چھوٹی بڑی بستیاں قائم کر لیتے ہیں، حالات امید افزا نہیں ہوتے تو وہ اس
 چلے جاتے ہیں، اور جب انھیں مستقبل امید افزا معلوم ہوتا ہے تو اپنے
 اور ساتھیوں کو بلا لیتے ہیں، اگر اُن کی جنگی قوت کم ہوتی ہے تو دوسرے
 بلدیات سے تعامل کرنے میں گریز نہیں کرتے، اور آئندہ جھگڑوں کا استعمال
 کرنے کی عرض سے اُس مملکت کے حق میں اعزاز اولیت سے دست بردار
 ہونے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں جو سب سے زیادہ قربانیاں کرنے پر
 رضامند ہو اور جس نے اپنے حقوق کو دلیقی سے تسلیم کر لیا ہو۔ نیز نطہ والے
 ماہی گیری سے بہت کچھ دیکھتے تھے، ماسوا اس کے تھر کے محل وقوع اور
 مقامی بحری دھاروں کے ذریعے سے شہر والے اُن تمام جہازوں کی آمد و
 کی نگرانی کر سکتے تھے جو بحیرہ اسود کے ساتھ غلے یا کسی اور چیز کی تجارت کرتے
 تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نیز نطہ اور نطہ کے باہمی تعلقات خوشگوار تھے۔ اس
 تھر کے مغرب میں میکارا، تو آبادی سیلیمریا اور بحیرہ اسود سے میسامیریا تک
 واقع تھی جن میں سے موخو الذکر کو نیز نطہ اور خالکیدون والوں نے بسایا تھا۔
 اب مغرب کی طرف رخ کیجئے یہاں کورنتھو اور کورکائیئر کی دونو آبادیاں
 یعنی ایی داسوس اور ایو لونا تھیں جن کی اندرونی تنظیم میں بہت سی ندرتیں
 پائی جاتی ہیں، لیکن اُن کا بیان بعد میں کیا جائیگا۔ زائگہ ناخج میں اس حصے
 کے اندر سرتروسیوں کو بھی ایک حد تک اقتدار حاصل ہو گیا تھا۔ یونانی
 نوآبادیوں کا میلان جنوبی اٹلی اور سسلی کی طرف تھا اور یہاں بھی ہر خطے کے
 یونانی ایک دوسرے کے گویا متقابل بنے ہوئے تھے۔ یہاں سب سے پہلے

اسے ایی داسوس میں مناہوں کو مدیور یونی، کہتے تھے، براہِ مطالعہ ایسٹو سیاسیات

باریک

ایونانی خالکسی پہچے اور بہت سے قدیم مصنفوں کی روایت کے موجب کمیانیا میں شہر کیے گیارھویں صدی ق م میں ہی آباد ہو گیا تھا۔^{۱۳۲} لیکن ہم کو اتنے بید

^{۱۳۲} کے قیام کی تاریخ، Hieron Sch. ۶۲، ۶۱، ۶۸ Abron. ۹۶۸ = ۳۱۱ ق م Vell ۷۷۱ م کے مطابق اس کا قیام ایٹالی ایونانی نوآبادیوں سے مستتر ہوا تھا اور اس حساب سے یہی تاریخ درست معلوم ہوتی ہے۔ ڈوکر (۵۸۵ م) کا خیال ہے کہ اس کچے اور ایٹالی کچے میں التماس ہو گیا ہے؛ اس کے خیال کے مطابق التماس کی ابتدا اس وقت ہوتی ہے جب ورجل نے یہ لکھا کہ سبل نے اسے یاس سے کنوئے میں مٹیں گئی کی تھی حال ہی میں سیلنگ Helbig نے اسی کتاب معہ مری مدور Dashomer. Epos (لایمرگ ۱۳۴۳ء ص ۳۲۱) میں قیام کچے کی تاریخ کا حوالہ دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ باعتبار سموت و تسلسل واقعات کے یہ شہر ان یونانی نوآبادیوں کے قیام کے بعد آباد ہوا جو سسلی کے مشرقی ساحل پر واقع تھیں۔ سب سے پہلے اس میں نو سو گٹ اپنی کتاب مع تاریخ یونان ۱۷۴۱ء صفحہ ۲۴۷ میں اس مسئلے کے اتانے بحث میں لکھا ہے کہ کچے سسلی کی نوآبادیوں سے قدیم تر کرم ارکم اتا ہی قدیم ضرور تھا۔ مستقرین کا یہ خیال تھا کہ شہر واقع ایٹالی کچے نے کمیانیا بلدیہ آباد کرے میں تعامل کیا ہو گا۔ لیکن اب اس رائے کو مطلق معتبر نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کی بجائے ایسے خیال کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شہر نے اس کی آبادی میں مدد دی تو وہ یونانی کچے ہے جس کے آثار مطلقاً ماقبہ میں رہے۔ استراپو (۵۳۷ م) کہتا ہے کہ کچے کو خالکسیوں اور کیٹائیون نے مشترک طور پر آباد کیا، اور اسی کو اٹلی اور سسلی کے بلدیات میں اولیت کا فخر حاصل ہے، میں پھر ایک مرتبہ اس واقعے کی طرف ناظرین کرام کی توجہ مدد کرتا ہوں کہ اس مشرور اور اس گیتا کے درمیانی ساحل سے ریادہ کسی اطالوی ساحل کو قطعی طور پر یونانی کا لقب نہیں دیا جاسکتا۔ کچے کی جٹان ایسی جگہ واقع ہے کہ یہاں سے جہازوں کی آسانی گرانی ممکن ہے اس لیے ہمیں اس رائے پر اعتراض نہیں کہ کچے سسلی کے شہر ناکسوس سے قدیم تر تھا اور ہمیشہ بحری ڈاکوؤں کا حوالان گاہ رہتا تھا۔

کمیانیا کے لیے عام طور پر دیکھو سلونج، کمیانیا کی توصیف تاریخ اور سوانح عمراں مراد قیام غیلزہ

I. Beloch. Campanien, Topograph. Gesch. und Leben d.

Umg. Neapel in Alterthums ۱۷۷۹ء۔ اس کتاب میں ایک نقشہ بھی ہے

زمانے میں اس خطہ زمین پر کسی یونانی بلدیے کے وجود کا مشکل سے یقین آتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ متقدم میں بھی کمبیا نیا میں اکثر مقامات یونانی آباد ہو گئے ہوں گے، اور ہمیں اس میں مطلق کوئی شبہ نہیں کہ یکے نہ صرف دیار معربی کی قدیم ترین نوآبادی تھی بلکہ اُس کی قدامت کو تسلیم بھی کیا جاتا تھا۔ بہر حال اٹالوی کیجیے جسے خالکدیس اور کیجیے کے باشندوں نے آباد کیا تھا، آٹھویں صدی ق م کے بعد تک مشہور نہیں ہوا۔

یونانی تارکان وطن ابتدا میں آتش فشاں جزیرہ اٹے ماریا (اسکیا) میں آباد ہوئے جہاں سے وہ پروتھیتے (ریوچدا) ہو کر قریب کی راس تک پہنچ گئے جس کے جنوب میں طلیج فلگیرا کے واقع ہے۔ اس خلیج کے اس ساحل پر جسکا رخ شمال کی جانب ہے انھوں نے ایک علیحدہ اور محفوظ جٹاں پر کیجیے کی بنا ڈالی، اور ایک ایسے عہد میں جس کا ہم اپنی معلومات کی کمی کی وجہ سے یقین نہیں کر سکتے، کیجیے والوں نے شہر فیلز آباد کیا۔ اسٹرابو بتاتا ہے کہ نیپلز رھوڈز کی نوآبادی تھی جو پہلی اولمپیاڈ سے پیشتر قائم ہوئی تھی، اور چونکہ اس مقام کے

بقیہ کا شیعہ صفحہ گزشتہ حص میں مقامی کتابوں کے اقتباسات دیئے ہوئے ہیں۔ اس مسئلے کے آثار پر ہیروڈوٹس پر سلوج کافی بحث ہے، کرتا، ف، فوئی، دوں Fr von Duhn نے بحث کیہ تیسری لسانیاتی کانفرنس کی رودادیں Verh der trier Philologenvers. شہر نیپلز کی توصیف کیلئے بہترین مدد دلا یا سو مایولی اور یالی مایولی کے محفل وقوع B. Capasso Sull' antio Sito de Napoli e Palepoli میل

۱۸۵۵ء

۳۳ رھوڈز والوں کے سمروں کے لئے اسٹرابو ۱۴۷ء ۵۶ کا مطالعہ کیا جائے۔ اس کے قول کے مطابق انھوں نے اٹیبرا میں شہر رھوڈز آباد کیا، اسی طرح اٹیبرا کی قوم کے ملک میں بار تھے نوپے اور داؤنیائی قوم کے ملک میں کوائیوں کے قہال سے اٹلیا کے قائم ہوا۔ اسٹرابو کہتا ہے کہ بعض مورخوں کے قول کے مطابق ٹروا کے سے واپس آئے پر انھوں نے گیمنے ریا یا جزائر سیلیا ریا آباد کئے؟

۱۱

نواح میں ایک سیرن یا ریری کی قبر نظر آئی اس لئے اُس کی مناسبت سے شہر کا نام پار تھے نوپے رکھا گیا یہیں معلوم ہے کہ جزیرہ نمائے سورنٹو اور اُس کے قرب و جوار کے مواضع میں سیرن کی پوجا کی جاتی تھی؛ اور جب ہم اس امر پر غور کرتے ہیں کہ سورنٹو اور کایری عین اس موقع کے مقابل جہاں نیا یوس آباد کیا گیا تھا چند ٹیلوں اور ایک جھوٹے سے بندرگاہ کے درمیان (حواب بھر گیا ہے)، واقع ہیں، تو ہم آسانی سمجھ سکتے ہیں کہ باشندگان کایری کو یہ خواہش ضرور ہوئی ہوگی کہ اس زرخیز خطے میں اگر آباد ہو جائیں۔ درحقیقت ہم پڑھتے ہیں کہ تیلے بوائی قوم، جو دراصل مغربی یونان میں رہتی تھی، نہایت لمبی زمانے میں کابڑ یا سے میں آکر آباد ہو گئی۔ اس سے دراصل ایک واقعے کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر متقدمین کی تصانیف میں تو کہیں پایا نہیں جاتا لیکن جس کے سمجھنے میں مطلق کوئی وقت محسوس نہ ہوگی۔ مغربی یونان اور اٹلی کے مابین اس قدر قرب تھا کہ یونانیوں کو اٹلی جانے کی خود بخود خواہش پیدا ہوئی ہوگی، اور جب وہ اٹلی کے قریب ترین حصے یعنی کالابریا پہنچے ہوں گے تو انھیں ساحل کے قریب ہو کر مغربی حصے کو پہنچنے کا شوق پیدا ہو گا۔ چونکہ خلیج نیپلز جملہ اطالوی ظیلجوں سے زیادہ ملک کے اندرونی حصے میں داخل ہو جاتی ہے اور اُس کے مقابل نہایت خوبصورت اور پرفضا جزائر ہیں اس لئے اُس کی ظاہری شکل اقلیم یونان کی سی ہو گئی ہے، ایسے یونانیوں کے اس نہایت خوبصورت مقام تک پہنچنے آسے ہمیں مطلق تعجب نہ ہونا چاہیئے۔ اس دور کی تاریخ کے متعلق ہمارے پاس بہت ہی کم مواد ہے، اور اس کمی کا سبب معلوم کرنے کے لئے زیادہ غور و فکر درکار نہیں۔ طوسی ویدیش کا بیان ہے کہ کیمے کے بحری قزاقوں نے زائیکلے مسانا کی بنیاد ڈالی، اور ظاہر ہے کہ بحری قزاقوں کی نوآبادی کی بابت کسی کو مواد ہم پہنچانے کی غرض ہی کیا ہوگی؟ ہم کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خواہ تیلے بوائی قوم خلیج نیپلز آباد کرنے میں شریک ہوئی یا نہیں، اس میں مطلق شبہ نہیں کہ کیمے والوں نے ضرور نیپلز میں اپنی نوآبادی قائم کی۔ واضح ہو کہ ابتدا میں کیمے کا ڈنکا اس تمام حصہ ملک میں بجا تھا۔ دکائے آخیا

۱۱۷۷ کے آگے ہاتھوں نیپلز کی آبادی Lul Cat مردے۔ اس امر کا ہنور یونانی نہیں لیا جاتا

جو کیے اور نیپلر کے درمیان واقع ہے، اور جو دراصل کیے ہی کا ایک قلعہ تھا، اس وقت تک خود غماز نہیں ہوا جب تک (چھٹی صدی میں) ساموسی وہاں نہیں پہنچے۔
جنوبی اٹلی کے بعد دیار مغربی میں جس ملک پر یونانیوں کی نظر پڑی تھی وہ سسلی تھا۔ یہ ایک ایسا جزیرہ تھا جسے قدرت کی طرف سے بہت کچھ ملا تھا،

بقیہ حاشیہ در صفحہ ۳۷۴ کے نیپلر کے قریب یالوپوس کہاں واقع تھا، اس کا ذکر صرف رومان دور میں سے آتا ہے اور یہ امر قیسی ہے کہ تقریباً ۳۲۸ ق م میں اس کی حیثیت بالکل حد کا ہو گئی۔ لیوی ۸، ۲۲ کے Fasti Triumph a. u ۳۲۷۔

۳۵ء حریرہ سسلی اور اس کی آباد کاری کی بات حلد مسائل پر اڈولف ہرلم نے اپنی کتاب تاریخ سسلی رمانہ قدیمہ Ad Holm Geschichte Siciliens in Alterthum (دو جلد مع نقشہ جات، لایپزگ ۱۸۵۷ء) میں بحث کی ہے، اور اس میں حلد کتابوں کا، چکی کچھ بھی اہمیت ہے، اقتباس دیا ہوا ہے۔ ان تصانیف میں اہم ترین مصلحہ دہل ہیں: طالس ماسیلی:

Thom Fazelli De rebus Siculis ۱۵۵۷ء، Amico decades duae ۱۵۵۷ء، Lexicon topogial phicum Siculum ۱۵۵۹ء، Houel D'Orville Sicula ۱۷۶۲ء، اوئیل، دو سمر دکتس ۱۷۸۲ء، Voyage pittoresque ۱۷۸۲ء، سیرادی فالکو دو قدیمیات سسلی، Serradifalco Antichita di Sicilia ۱۷۸۲ء، طالع تصاویر، ڈلیس "بریسازان سسلی" Dennis Handbook for travellers in Sicily لندن، ۱۸۶۷ء۔

سکے، سیلیناس کی تصانیف اور عجائب حادہ رطانیہ کی فہرستیں مسمواں دو سسلی، سر قوسہ کے سکوں کے لیے خاص طور پر بنیاد: و تاریخ سکے حات سر قوسہ، Head

History of the Coinage of Syracuse، لندن ۱۸۵۷ء، محمود روستہ تالاطی

Corpus Inscip. Latin. ایلیپوں، سکائیوں اور صفالیوں کے لیے ہولم

Holm Gesch. Sicilia سسلی کی آباد کاری اور اس کے

جس کی آب و ہوا اور پیداوار نہایت اعلیٰ درجے کی تھیں، اور جس کا محل وقوع تجارت اور جہاز رانی کے لئے بے مثل تھا۔ سسلی میں جو غیر یونانی اقوام آباد تھیں

بصیرۂ حاشیہ مصنفہ رگروشتہ آنے سے پہلے کی مستیوں کا حال طوسی ویش ۱۲ و غیرہ میں دیکھنا چاہیے، نیز دیکھو استرابو کتاب ۶؛ دیودوروس ۲، ۵ و غیرہ؛ دیونیسیوس ساکن ہائی کاناس ۲۲، ۱ وغیرہ۔

سسلی اور نشینی ٹالی کی آباد کاری کی تاریخ ابھی تک باریتین کو نہیں پہنچی، اس کے لئے گ، بوسولٹ کا مصون Rhein mus. ۱۸۸۵ میں دیکھنا چاہیے۔

کتابت کے لئے اڈولف ہولم، "کتابت قدیمہ" Ad Holm Das alte Catania (لیک ۱۸۷۳ء) کا مطالعہ کیا جائے جس میں نشتے بھی دیئے ہوئے ہیں۔

لیون تی لی کے لئے شوئرنگ، "مطالعات سسلی" جریدہ تاریخ برائے مطالعہ جبرائیل

Schubring: Sicelische Studien, Zeitschr. d. Ges. fuer

Erdekunde جلد ۹:

زائیکل کے معاملات، ایل "معاملات زائیکل مسانا" Ebel, De

Siefert Zanolensium Mess. rebus مل ۱۸۷۲ء، ریمٹ، "معاملات مسانا" Siefert

Zancle Messana الزوناس ۱۸۷۵ء۔

سرقوسہ؛ اڈولف ہولم و کا دالاری، "سرقوسہ کا جغرافیہ باعزت مار آتا قدیمہ"

Ad. Holm e Cr. Cavallari: (مصنف حسب الحکم وزارت تعلیمات اطالیہ)

Topographia archeologica di Siracusa eseguita per ordine

del Min. della P. Istr یا رگروشتہ ۱۸۸۴ء، ۴۴ جلد ۵۱ تصاویر۔ اس کتاب میں

کتاب ہذا کے مصنف نے سرقوسہ کی مکمل تاریخی توصیف رومن سلطنت کے دوستک دی ہے اور ساتھ ہی شوئرنگ اور دیگر اوقات مصنفوں کے اقتباسات دیئے ہیں۔

گورنمنٹ کے تجارتی اور حاجی تعلقات؛ اے گرتیس؛ مطالعات تاریخ کو رستم

H. Curtius Studien zur Geschichte von Corinth رسالہ

Hermes جلد ۱۰۔ بحری امن کے لئے کورنتیوں نے حد وجہ کی اسکے لئے طوسی ویش

باب

ان میں سے الیمی اور سکاکی جزیرے کے مغرب میں رہتے تھے۔ پہلی
یومی الیمی قوم کی بابت یہ خیال تھا کہ وہ ٹروا کے سے بھاگ کر یہاں آئے۔
خالدیہ ایشیائی نسل سے ہوں گے اس لئے ان کے قومی نام الیمی (ایلام)
ان کے صدر مقام کے نام، ایرگیس (ایرج) اور ایریکینیائی (افروڈیت کی
پوجا سے ان کا ایشیائی نسل سے ہونا ظاہر کرتا ہے۔ اسکاکی بھی غالباً شمالی
ہی کی نسل سے تھے جو جزیرے کے مشرقی حصے میں رہتے تھے، اور آسمیں
شبہ نہیں کہ اصل میں یہ قوم اٹلی ہی سے آئی ہوگی۔ اغلب امر یہ ہے کہ ابتدائی
زمانے سے ہی یونانی اس جزیرے میں آنے جانے لگے ہوں گے اور یہاں
زمانہ مابعد میں متعدد صنعتی نوآبادیاں بھی قائم ہوئی ہوگی، لیکن یونانیوں کو اس میں
اپنی مستقل نوآبادیاں قائم کرنے کا فخر (جن کی منظوری دیکھنی کی
فال گاہ سے بھی مل گئی) آٹھویں صدی ق م کے نصف آخر تک نہیں حاصل
ہوا۔ سب سے پہلے خالکیدیوں نے کوہ ایٹنا کے شمال میں آبنائے کے قریب
ایو لو کی ایک قربان گاہ کے محاذ پر شہر ناکسوس آباد کیا، اور زمانہ مابعد میں یہ
قاعدہ ہو گیا کہ جو مدہبی سفرا (تھیوروی) جاتے تو وہ یہاں بالائرم قربانی کرتے۔
اس شہر میں باکھوس دیوتا کی پوجا کی جاتی، اور اس امر سے، دینہ شہر سے نام سے
یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حریرہ ناکسوس کے باشندوں نے اس کے آباد
کرنے میں قابل اختیار شرکت کی ہوگی، گو الیہوروس کہتا ہے کہ آباد کاروں کا
سرگروہ ایک اتھنزئی تھیوکلیمس نام تھا۔ رفتہ رفتہ خالکسی بہت جلد جزیرے
کے مشرقی ساحل پر پھیل گئے اور ناکسوس کو اپنا مرکز قرار دے کر انھوں نے
تقریباً ۲۹۹ ق م میں ذرا جنوب کی طرف کٹانا اور لیون یعنی آباد کئے جہیں سے
گو اول نیبی کٹانا کوہ ایٹنا کے دامن میں واقع تھا اور اسے ہمیشہ آتش فشانی کا

تھیوکلیمس کہتے ۱۳۷۱۔ سر قوسی نوآبادیات میں سے صرف کٹانا کو فروغ حاصل ہوا۔ مقابلہ
شہر برگ۔ کا اریا، رسالہ "طلو کوگوس" جلد ۳۲، ۳، Schubring: Camarina.

۱۱

خطرہ نگار ہوتا تھا، لیکن سمندر کے ساحل سے قریب ہونے کی وجہ سے اُس کی آبادی اور دولت میں کسی قسم کی کمی نہیں رہی۔ اس کے برعکس لیونینی سمندر کے کنارے سے دُرادور آباد تھا لہذا اس میں بہت جلد زوال شروع ہو گیا۔ یہ دونوں شہر کوہ اٹینا کے جنوبی زرخیز میدان میں واقع تھے یعنی کثافتاً تو اسی پہاڑ کے نشیبی ڈھال پر اور لیون تہمی اس میدان میں آباد تھا جسے دریائے سیپائے تھوس سیراب کرتا ہے۔ ان شہروں کی آباد کاری کے بعد خالکسیوں نے زائیکلے آباد کیا (جسے اب مسینا کہتے ہیں) اور اس کے بعد رھے کیوم کی اُس جگہ بنیاد پڑی جہاں ساحل کی شکل بدلتی ہو گئی ہے۔ اس آبائے کے نقشے پر غور کروں تو ہم دیکھیں گے کہ سسلی کے ساحل میں سے ایک ہلالی جزیرہ نما ایک بیک بیک کر ایک عمیق بندرگاہ کو بحفاظت تمام گھیر لیتا ہے خالکسیوں کے آنے سے پیشتر کیا ہی گئے کے بحری قزاق یہاں آکر آباد ہو گئے تھے، اور اب خالکس والوں نے اپنے ہم وطن پرری رینز اور ایک شخص سسی کراتی مینس کی سرکردگی میں (جو کہتے ہیں "اساموس کا باشندہ تھا) ایک مستقل نوآبادی کے لیے منتخب کیا، جو بالآخر بعض مفرد مسینیوں کی مدد سے قائم ہوئی چونکہ آباد کار اپو لودیون کو اپنا محافظ تصور کرتے تھے اس لیے یہ قرار پایا کہ یہاں کے باشندوں کا دسواں حصہ ہمیشہ اپو لودیون کی خدمت کے لیے گویا وقف رہے گا۔ وضع ہو کہ زائیکلے اور رھیکلیوم غالباً شوعہ ق م کے بعد آباد ہوئے تھے۔

زائیکلے (مستانا) کے بعد سسلی کی نوآبادیوں میں سب سے اہم بلدیہ جو دیارِ مغربی میں یونانیوں کی سب سے بڑی اور سب سے طاقتور مملکت ہو گیا، ایک کونٹینی نوآبادی یعنی سر قوسہ تھا۔ مدت دراز سے کونٹیم پر الیتیس کے خاندان کے بادشاہ حکمرانی کرتے چلے آئے تھے لیکن آٹھویں صدی ق م میں ملوکیت کو ردال ہو کر اعیانی حکومت اُس کے مقام پر قائم ہوئی، اور سنئے دستور کے ماتحت یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ ہر سال تمام اعیان و اکابر باکھوسی خاندان کے کسی کن کو پری تائنس یاہ صدر مملکت "منتخب کر لیں گے۔ کونٹیم کے بہت سے شہریوں نے اُن تبدیلیوں سے متاثر ہو کر اپنا وطن چھوڑ دیا جو اعیانیت کے عروج

۱۲

کی وجہ سے بلدیے کے دستور میں رونما ہوئیں، لیکن ہم اس امر کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے کہ آٹھویں صدی ق م میں بلا دینان کے اکثر شہروں کی قوت و مرد الحالی میں جو اضافہ ہوا اُس کی وجہ سے بھی بہت سے باشندوں نے اپنے وطن بالف کو چھوڑنا پسند کیا، اور یہی صدی ملطہ، خالکس، کورنتھ، میگارا اور اراکلیہ کی نوآبادیوں کی تاریخ کا سب سے درخشاں زمانہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جن بلدیات نے نوآبادیاں قائم کیں اُن میں دسویں صدی ق م سے دو ڈھائی سو سال بیتیر سے بادشاہ حکمران تھے، اور چونکہ اُن کی مفرہ الحالی میں معتبرہ اضافہ ہو گیا تھا اور اعیان و اکابر کا اقتدار بہت وسیع ہو گیا تھا اس لیے تقریباً سلسلہ ق م میں اُن کے دستوروں کی از سر نو ترتیب و تنظیم عمل میں آئی، یعنی اعیان نے بادشاہوں کو تخت سے علمدہ کر دیا مگر ہمارا مفروضہ درست ہے اور ان بلدیات کے نئے فرماں رواؤں نے عوام الناس سے اتنی ہمدردی کا اظہار نہیں کیا جتنا اُن کے پیش رو بادشاہ کرتے تھے، تو ایسی صورت میں وہ طبقے جنہیں نسبتاً کم حقوق حاصل تھے ترک وطن کرنے پر مجبور ہوئے ہوں گے، اور انہیں خود طبقہ اعیان میں سے ہی ایسے افراد مل گئے ہوں گے جو ان تارکان وطن کے رہبر بن کر خود بھی کہیں اور آباد ہو جانا چاہتے ہوں۔ جیسے ہی صورت کو رنتمہ کی بھی تھی۔

ہم اس امر سے واقف ہیں کہ اس شہر کا محل وقوع تجارت کے لیے نہایت موزوں تھا۔ اس کے تین بندرگاہ تھے، یعنی مشرق کی جانب فلیم سارون میں کنکریاے اور سکونے نوس اور مغرب کی طرف چلیج کو رتھیں لینیا یونوم۔ کو رنتھی طرف گلی اور جہاز سازی کے لیے نہایت مشہور تھے اور انہوں نے بحری قزاقی کے استیصال میں جو شرکت کی تھی اس سے یونان میں اکھانام بہت عزت سے لیا جاتا تھا۔ انہوں نے خالکس میں ایک نہایت مناسب مقام پر قبضہ کر لیا؛ مغرب میں اُن کی نوآبادیاں متعدد مقامات پر پھیل چکی تھیں، مثلاً ایڈلیہ میں خالکس اور مولیکریہ، اکازناہ میں اناکتور یونوم اور شمال کی جانب امبرسیہ، اولونہ اور اپی دامنوس؛ لیکن حملہ کو رنتھی

نوا بادیوں میں سب سے عمدہ کورکارا اور سر قوسہ تھے جو اس سہری ابتدائی نوآبادیوں میں سے تھے۔ ہم اس موقع پر انھیں دو کا ذکر کریں گے:

کہا جاتا ہے کہ کورکارا میں، جو جزائر یونانیہ میں سب سے شمالی جزیرہ ہے، کسی زمانے میں خایا کی قوم آباد تھی؛ لیکن جب یونانی ایرتیرائی سب سے پہلے یہاں آئے تو اُس وقت یہاں کے باشندے ایرتیرائی لبرنائی تھے۔ ایرتیرائیوں کے بعد روایت کے بموجب سر قوسہ کی آباد کاری کے سال یعنی ۳۲۵ ق م میں، یہاں کو رنتھی آکر بس گئے۔

جزیرہ نہایت خوبصورت اور زرخیز ہے؛ اور شہر ایک راس پر آباد ہے جس میں دو نہایت نفیس بندرگاہیں گئے ہیں۔ کورکارا کی دولت اور مرزہ الحال بہت جلد بڑھ گئی۔ اس کے سکوں سے یہ بتا جاتا ہے کہ یہاں کے باشندے اپنا تعلق بہ نسبت کو رنتھ کے ایرتیرا اور کارستوس سے زیادہ تصور کرتے تھے، اور چونکہ کو رنتھ کے تعلقات ایرتیرا کے مقابل میں خالکس کے ساتھ نہایت خوشگوار تھے اس لیے کورکارا والوں کو کو رنتھ سے بہت ہی کم ہمدردی تھی۔ ان دونوں کے باہمی عناد کی وجہ سے اوائل زمانہ تاریخ میں ہی ان دونوں میں جنگ چھڑ گئی جس میں تاریخ یونان کی پہلی بحری لڑائی طوسی دیوش کے

۵۳۶ کورکارا کی دائمی شکل کے لیے استرابو، ۶۶۹، ۲۶۹ Schol. Ap Rh. ۱۲۱۶۴
 میں نمایوں کا اقتباس دیا ہوا ہے۔ مستو کسی دی: مدرفات کورکارا ۱۸
 Delle cose Corciresi Illustrazione Corciresi ۱۸۱۱ء۔ اسی مصنف کی کتاب
 Mueller. cose Corciresi جلد ۱، کو رنتھ ۱۸۳۵ء؛ میولر: "جمہوریہ کورکارا" ۱۸۱۳
 Janske. De Corcyraeor. repub گیمونگن ۱۸۳۵ء؛ یاسکے: "معارف کورکارا" ۱۸۳۵
 De rebus Corcys ریرلاد ۱۸۴۹ء؛ ریمان: "در جزائر یونانیہ کے تعلق تاریخی
 تحقیقات Ruemann. Rech. arch. sur les iles Ion. (رومانو عمارتیں)
 داتھر Bibl. des ecoles de Rome et d'Athe nes ۱۸۴۹ء (۱۸۸۰ء)
 کو رنتھیوں اور کورکارائیوں کی بحری لڑائی کا ذکر طوسی دیوش ۱۳ میں ملے گا۔

۲۱

قول کے مطابق جنگ یلیوپولیز سے ۲۶۰ سال قبل ہوئی:۔
 آرخیاں ساکن کو رستمہ جور وایت کے بموجب تھے لوس کی دسویں
 پشت میں تھا، بہت سے تارکاں وطن کو ہمراہ لے کر چلا۔ ان لوگوں کو
 آباد کاری کے لئے بہترین موقع جزیرہ اورٹی نکیا میں ملا جس میں ایک محفوظ
 خلیج کے وسط میں واقع ہونے کی وجہ سے (جس میں دریا ئے آناپوس
 گرتا ہے)، ایک عمدہ بندرگاہ بن گیا ہے۔ اس جزیرے میں ایک بہت بڑا
 چشمہ تھا جس کا نام خالکس کے چتھے کی طرح ارے تھوڑا تھا، لیکن
 چونکہ لوگوں کا خیال تھا کہ یلیوپولیز دریا ئے الفیوس سسلی کے
 ارے تھوڑا کی شکل میں از سر نو نمودار ہوتا ہے اسلئے بہت سی ہنہام چتھے
 کے یہ زیادہ مشہور تھا۔ گو مختلف سوراؤں کے ناموں اور ان افسانوں
 کے مطالعے سے، جو ان کے ساتھ واسطہ ہیں، یہ معلوم ہوتا ہے کہ خالکس
 کے یونانی اور غالباً ایلس کے یونانی یہاں آکر کسی زمانے میں آباد ہوئے
 ہوں گے۔ لیکن کو رستمیوں نے دیلفی کے فالگو سے رائے حاصل کر کے
 اس مقام پر مستقل قبضہ کر لیا۔ اس شہر کی خوبی بہت جلد دوچند ہو گئی اور
 یہ قریب کی اقلیمی اراضی پر پہلے تو ایک نسبتی میدان میں اور پھر اس سے
 بھی آگے ایک وسیع سطح مرتفع تک پھیل گیا جہاں آہرا دینا کا محلہ آباد ہوا جو
 سرقوسہ میں اور ٹی گیا کے بعد سب سے اہم مقام سمجھا جانے لگا۔ ان دونوں
 مقاموں کے درمیان ایک چھوٹا سا بندرگاہ بھی تھا۔ سرقوسوں نے خواہ
 براہ راست یا بالواسطہ سسلی کے جنوب و مشرقی حصے پر قبضہ کر کے وہاں
 ۶۶۴ ق م میں اگراے (حالیہ یا اتسولو)، ۶۶۴ ق م میں کا ز مینائے
 اور ۵۹۹ ق م میں کامارینا آباد کئے، لیکن ان میں سے پچھلایمی کامارینا ہی
 سرقوسہ سے ذرا فاصلے پر آباد تھا، اس لئے ان تینوں میں سے صرف اسی کو
 آزادی حاصل تھی۔
 میکاری بھی تقریباً اسی زمانے میں سسلی گئے۔ چونکہ ال کا بھی ایک بندرگاہ
 پیگائے خلیج کو رستمہ پر تھا لہذا وہ بھی کو رستمیوں کی طرح مشرق اور مغرب

۱۷

دونوں طرف نہایت آسانی سے سفر کر سکتے تھے۔ سسلی پہنچ کر انھوں نے سب سے پہلے سرقوسہ سے آگے شمال کی طرف جزیرہ نمائے تھابوس (مگنسی) پر قبضہ کیا اور پھر ذرا شمال کی طرف قدم بڑھا کر اسی خلیج کے ساحل پر (جسے اب خلیج اوگٹسا کہتے ہیں) ایک مقام میں اپنی نوآبادی قائم کی جسے ہیملون نے، جو صقلی قوم پر حکومت کرتا تھا، انھیں دیدیا تھا۔ اس نوآبادی کا نام پہلے محض ہیبیلار رکھا گیا لیکن بعد میں اُسے میگارا ہیبیلایا کہنے لگے، اور یہ مقام شہر کی پیداوار کے لیے نہایت مشہور ہو گیا۔

اب بحیرہ اٹلی کی طرف نگاہ اٹھائیے۔ یہاں بھی آٹھویں صدی ق م کے دور آخر میں (مشرقی سسلی کے بلدیات سے ذرا بعد) حید مہتم بالشان یونانی نوآبادیاں قائم ہوئیں۔ اگر ہم اٹلی کے نقشے پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ جنوب کی طرف اس جزیرہ نما کے دو حصے ہو جاتے ہیں، جن میں سے مغربی حصے میں لوکوہ ایے نین کا سلسلہ چلا جاتا ہے اور مشرقی حصہ ایک وسیع سطح مرتفع ہے۔ ان دونوں حصوں کو، خصوصاً جزیرہ نما کے انتہا کے قریب صرف حید چھوٹی چھوٹی ندیاں سیراب کرتی ہیں، لیکن ان کے مابین جو میدان واقع ہے اس میں ہو کر وہ دریا بہتے ہیں جو کہ ایے نین سے نکل کر خلیج تارنٹوم میں (جو صدیوں جزیرہ نماؤں کو جدا کرتا ہے) جا گرتے ہیں۔ ان اضلاع کے مشرقی حصے میں مسالی، سلین، تینی اور کالائری قومیں آباد تھیں جن میں سے پھیلوں کے نام پر اس خطے کا نام کالا بریا رکھا گیا جو پھر ہر شخص کو معلوم ہے، آجکل کالا بریا اٹلی کے بالکل مختلف خطے کو کہتے ہیں، وسطی اور مغربی حصے میں اطالوی صقلی، خونیس اور اوسے لوتری قومیں مقیم تھیں۔ یہ تمام اقوام ہیو ان کے اسی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں جن سے

۳۵ میگارا ہیبیلایا کے لیے مقابلہ کر دیا تو برگ: "سفر نامہ خلیج میگارا موقوعہ حریرہ سسلی"

فون جروایا عالم سلسلہ حدیکہ Schubring: Umwanderung des Megarischen

Meerbusens in Sicilien; D Ztschr F. allgem Erdk, Neue F

مالیہ

در اصل رومانی اور یونانی پیدا ہوئے تھے اور ان میں سے مساتی تو غالباً شمالی یونانیوں کے، اور باقی تانڈہ رومن قوم کے ہم نسل تھے۔ اس تمام ملک میں جسے اب ارض اوترانتو، بازی لی کاٹا اور کالابریا کہتے ہیں یونانی اگر آباد ہو گئے اور اس خطے کو اس حد تک یونانی اطوار و اوضاع سے متاثر کر دیا کہ اُس کا نام ہی ”یونان کبیر“ پڑ گیا۔ چونکہ یہاں کے بلدیات کی آباد کاری کی تاریخ کالینین قطعی طور پر نہیں کیا جاسکتا اُس لئے مذکورہ ذیل بیان میں ہم سنوی تسلسل قائم نہیں رکھ سکیں گے۔

۳۸ ”یونان کبیر“ ان الفاظ کا معہوم مختلف کتابوں میں مختلف ہے۔ اگر صحیح معہوم لیا جائے تو اس میں تاریخوں سے لوگرس تک جملہ بلدیات شامل تصور کرنا چاہئیں (دیکھیں یلینی ۳، ۹۵)۔ پولی بیوس (۲، ۳۹) کہتا ہے کہ یہ الفاظ قیٹاغورس کے زمانے میں بھی رائج تھے۔ Athen ۵۲۳، ۱۲ کے مطابق اس میں وہ جملہ مواصلات شامل تھے جہاں یونانی حاکم آباد ہو گئے، اور آسٹرابو کے نزدیک اس میں سسلی بھی شامل تھی۔

دیویوں کبیر“ پر جو تندرے لکھے گئے ہیں ان میں ہیلامنیف، لیورٹان کی کتاب ”دیویوں کبیر“ F Lenormant La Grande Grece (۳ جلد) میں (۱۸۸۷ء) اور سفرنامہ ایولیا و لوکانیا، A travers l' Apulie et Lucanie (۲ جلد پیرس ۱۸۸۷ء) دیکھنا چاہئے جس میں بہت سی جدید اور عمدہ معلومات ملیں گی، انیسویں صدی کے اس کتاب کی روش سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض یادداشت کا مار لکھی گئی ہے اور اس میں کسی تحریر سے مدد نہیں لی گئی۔ ان کے علاوہ معصلہ ذیل تصانیف سے بھی بہت کچھ مواد دستیاب ہو سکتا ہے: ”کلوورز: دو اطالیہ قدیمہ“ Cluvers Italia antiqua - رومانیسی۔ ”سلطنت میلان کی قدیم تاریخ تو صبی“ Romanelli Antica topografia storica del regno di Napoli ۳ جلد، میلن ۱۸۷۸ء، ”ف، گروتے میڈیٹ: تاریخ و جغرافیہ اطالیہ قدیمہ“ G F Grotefend Zur Geographie und Gesch. Von Alt Italien ۵ جلد، ہانوفر

”یونان کبیر“ کا سب سے قدیم تہر غالباً سپارٹا تھا جسے اکائیائیوں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸۳ پر رات گیز۔ یونان کبیر و حدیث غور سے
Rathgeber Grossgriechen land und Pythagoras، گوتا ۱۸۶۶ء
مجموعہ نو ستہ ما کے لاطینی کے رومانی نوشتے، کریلی و سانیوں؛ ”تحقیقات
Carelli et Sambon Recherches“ متعلق سکے حریرہ ما کے اطالیہ
sur les monnaies de la presq' ile italique میلز ۱۸۶۰ء
عجائب حاکمِ برطانیہ کے اطالوی سکوں کی فہرست :-

میں متقدمین کے تذکرہ میں ہر شہر کے متعلق جو بیانات ہیں ان کا یہاں
درآمد و محصول دینے سے قاصر ہوں۔ عام بیانات کے لئے دیکھو ایشیائی سکینوس
یلی یوس (۳)، لیکو فرانس، اسکندرہ مع تفسیر، دیو دوروس کا مشیر حصہ اور
ہئے رومبوس میں واقعات کے سینیں مختلف شہروں پر زمانہ حال میں جو تصانیف
مرتب کی گئی ہیں ان میں سب سے پہلے مارکو لایستویا Marincola Pistoja
کا نام لینا چاہیئے جس نے سپارٹا (میلز ۱۸۴۵ء) میں دو سیامیٹے لیا، سکی لیریو
(سکی لینیون)، کاڈونیا، میضا، اپونیو، تیسسا کے موضوع پر سولے لکھے ہیں جو
کاتانزارو Catanzaro میں ۱۸۶۶ء اور ۱۸۶۳ء کے درمیان خالق ہوئے ہیں :-
Ulrich Rerum Sybarit. سیبارٹس پر اگرچہ معاملات سیبارٹس
رلن ۱۸۳۳ء :-

کردتوں، گرگر، سرنایک و قدیمیات لڈیکر دتوں Grosser Geschichte
und Alterthemer der Stadt Croton، شٹڈن ۱۸۶۷ء۔

لورسٹرنے ان حملہ معلومات کو اپنے مقالوں میں جمع کر دیا ہے جو تاریخوں کے
متعلق متقدمین کی تصانیف کے ذریعے سے ہم تک پہنچی ہیں۔ ۱۸۱۰ء کے تاریخوں میں

De orig. Tar رلن ۱۸۲۶ء، بلڈیکر تاریخوں میں De civitate Tar ۱۸۳۳ء

معاملات غریبی و منوں De rebus sacris et artibus ۱۸۳۶ء؛

”معاملات طے شدہ“ Res gestae ایڈمز ۱۸۳۸ء؛ اس کے توصیفی معاملات کیلئے

باب

اور تروٹے زینون نے آباد کیا تھا، لیکن تقریباً ۲۰۰ ق م میں خود نہیں نشیبی

نقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ ل، دیولا L Viola کی تحقیقات کا حصہ کامیاں Notizie
d So ۱۸۸۱ء میں دیا ہوا ہے۔ یولی میوس (۱۱۰ء) کی رائے ہے کہ ہجرت تارنٹوم
بریں تے میون سے قدیم تر ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ آیا یولی میوس کا یہ خیال درست
بھی ہے؟

دو کیونٹیں اور دو ناک نے اپنی کتاب "میتا پونٹوم" میں اس شہر ریخت کی
De Luynes et Debao Metaponte (پیرس ۱۸۳۷ء) اور اسی
Hollaender De rebus Metapontinorum (گریٹنگس ۱۸۵۸ء)۔

سیرس اور ہرقلیہ سے لے کر تروٹے کا مضمون R. G. Tar حلاً ۱۶ اور
Raccardi Viaggio alla Sirtide (میلن ۱۸۷۵ء)۔

رجیگیوم "موری سانی" نوشتہ حات رصیا Morisani · Inscrp.
Reginae نیپلز ۱۸۵۸ء؛ تسانڈے دیں "دیانا فائلیس" Schneidewin
Diana Phacelitis گریٹنگس ۱۸۵۲ء۔ اس خطے کی بات جسے آج کل کالا بریا
کالقب دیا جاتا ہے ماری کی ابتدائی تصانیف (Barri)، روما ۱۸۵۸ء؛ مارامون
(Marafioti) نیپلز ۱۸۵۸ء؛ گرمالدی "مطالعات آثاریات کالاریا" Stud
Aroheol sulla Cal دو جلد، نیپلز ۱۸۵۴ء۔ موجودہ کتاب کے مصنف نے
بھی اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہے جو برسیان کے سالیانے Busran's
Jabresberichte میں چھپا ہے۔

یونان کیر "کی رائے اولیس سے رائے حال تک کی مجموعی تاریخ سسلی کی تاریخ سے
زیادہ ناقص طور پر جمع کی گئی ہے۔ اس کے دو سبب ہیں؛ یونان کیر کے مادیات میں
ایک بھی ایسا مورخ پیدا نہیں ہوا جہاں دوسرے مصنفوں میں امتیاز حاصل ہو، دراصل ایک
سسلی میں ایسے مورخ کمزرت تھے یہی وجہ ہے کہ کو غیر ملکی مصنفوں نے کہیں کہیں یونان کیر

۲۱

کرا تھس کے باشندوں نے نکال باہر کیا۔ سیبارس کے قبضے میں کوئی بندرگاہ نہ تھی اس لیے اُس کے بحری میدان میں مطلق کوئی اہمیت نہ تھی، لیکن اُس کا ملک بہت زرخیز تھا جس کی وجہ سے اس کی دولت ضرب المثل ہو گئی۔ لاکھ لاکھ لوگوں نے کروٹوں کو بھی اس لکینیوم کے جنوبی حصے کے قریب آباد کیا، جو اپنے عام خصال کے اعتبار سے سیبارس سے بالکل متضاد تھا۔ دراصل لیکہ ہم سیبارس کے کسی مخصوص دیوتا سے واقف نہیں، کروٹوں میں پولوؤ اس لکینیوم والی ہیرا، اور ہیرل کی پوجا ہوتی تھی چن چن میں سے پھیلے کے باب میں مشہور تھا کہ وہ قدیم زمانے میں یہاں آکر مدت تک مقیم رہا تھا۔

لیکن ان اطالوی تہوں کی واقعی تاریخ سے پہلے ہم دمشق یونان کے بلدیات

بقیہ حاشیہ صفحہ مگر شتہ تاریخ بر نظر ڈالی ہے لیکن انہیں اس خط سے کبھی کوئی حال لگتی نہیں ہوئی۔

علاوہ تہائیوس سے یونان کیر کی تاریخ پر بہت کچھ توجہ کی، لیکن اول تو وہ خود سسلی کا متدہ تھا اس لیے اُس کا فطری میلان اپنے وطن مالوف کی طرف تھا، دوسرے اس کا رجحان یہ تھا کہ قدیم روایات کو یک جا کرے، اسی لیے ہمارے پاس ان روایات کا ایک بڑا اور دل چسپ دمجہ موجود ہے۔ لیکن جب ہم تاریخی زمانے کی طرف نظر کرتے ہیں تو ہمیں اس دور کی بات بہت ہی کم مواد ملتا ہے۔ دوسرا نقص یہ ہے کہ یونان کیر میں سسلی کی طرح چار سو سال تک دوسرے حکام نے حکومت نہیں کی لہذا اُسکی سیاسی اہمیت نسبتاً کم رہی اور ساتھ ہی اس میں کسی قسم کی جغرافی، سیاسی اور دینی کیسانی نہیں یا کی گئی۔

یہی وجہ ہے کہ قدیم مورخ بہت کم اس کے تہذیب کی تاریخ کا حوالہ دینے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں، لیکن سرتوسہ کی تاریخ پر انہیں محسوس رجوع کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں اس صص میں آخری بات یہ کہنی ہے کہ ترتیب تاریخ پر قیٹاغورس کے عقائد کا بہت کچھ اثر پڑا۔ قیٹاغورس کے نام کیساتھ اتنے افسانے وابستہ ہوئے ہیں کہ ہم اس امر کا مشکل سے امدارہ کر سکتے ہیں کہ قیٹاغورس کیسے یونان کیر کی چھٹی صدی ق م کی تاریخ کو کس نہ تک مدد کر دیا تھا۔ عرصہ یہ ہے کہ کچھ مواد ہم تک پہنچا ہے وہ یا تو ابتدائی افسانوں کا ہے ورنہ چھٹی صدی ق م کے نئے کہانیوں پر مشتمل ہے، اور جب ہم پانچویں صدی ق م پر آتے ہیں تو ہمیں یونان کیر کا نہ دال نظر آنے لگتا ہے۔

۱۲

کیطرح) ایسے افسانوں کا حال پڑھتے ہیں، جن سے اٹلی اور یونان کے مابین نہایت قدیم تعلقات کا پتہ چلتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یونانی نوآبادیاں سورماؤں اور نیم مہبودوں کے عہد میں قائم ہوئیں، اور اگر گوئے ملاحوں نے جو کارمائے نمایاں مشرق میں انجام دیئے تھے اُن ہی کے ماثل مغرب میں ہرقل اور اس سورماؤں کے کام، جو جنگ ٹروائے کے بعد واپس آئے تھے نہایت ممتاز ہیں۔ ان افسانوں کی بنیاد دراصل اس واقعے سے ہے کہ یونان اور تیشی اٹلی کے مابین تعلقات نہایت قدیم زمانے میں بھی قائم تھے، اور ابتدائی عہد ہی میں یونانی وقتاً فوقتاً جنوبی اٹلی کے ساحل پر آباد ہو گئے تھے۔ اس طرح اگر وہم افسانوں کا اتباع کریں تو ہم یہ تسلیم کریں گے کہ ایک اور اکائیائی تہہ یعنی متائیو قوم، جو طلیج تارنقوم کے شمال و مشرق میں واقع تھا، جنگ ٹروائے کے زمانے میں ہی آباد ہوا ہوگا؛ یہ اس سمت میں اکائیائی اراضی کی گویا سرحد پر واقع تھا اور اپنے زرخیز میدانوں کے لئے شہرہ آفاق تھا۔ ہم متائیو قوم کے قیام کی واقعی تاریخ کا پتہ نہیں کر سکتے؛ اب دور یونانی شہر تارنقوم کو لیجئے جسے اسیارٹی نوآبادی ہونے کا دعوے تھا۔ لیکر گوئے عہد کے بعد بھی اسیارٹا میں ایسے واقعات پیش آئے تھے جن کی وجہ سے اُن تہہ یوں میں یحییٰ پیدا ہو گئی جہیں نسبتاً کم سیاسی حقوق حاصل تھے، اور خود اسیارٹی قوم کا وجود بھی معرض خطر میں آگیا۔ اس خطرے کا ازالہ محض ایک استعماری مہم روانہ کر کے ہی ممکن تھا اور جب فال گوئے رجوع کیا گیا تو اس نے آباد کاری کے واسطے مقام تاراس کو ترجیح دی۔ طلیج تاراس کے شمالی حصے میں ایک اور چھوٹی سی طلیج ہے جس کا مکمل سمندر سے ایک تنگ آبناے میں ہو کر تعلق ہے، اور نیا بلدیہ اُس راس پر جو طلیج کو سمندر سے جدا کرتی ہے، ایک نہایت خوبصورت اور زرخیز مقام پر مشتمل ہے۔ اُس میں آباد کیا گیا۔ اس کی مصنوعات بہت جلد چار دانگ عالم میں مشہور ہو گئیں جن میں اہم ترین رنگ ریزی، پارچہ بانی اور ظروف سازی تھی، اور تاراس کا سیاسی اثر تمام جزیرہ نمائے کالا بریا پر مسلم ہو گیا، جہاں اُس کے

باب ۲

باشندوں نے کالی پولس (غالی پولی) اور میدروس (اوترانتوم) آباد کئے۔
شہر بریں تیسیون (برنڈزی)، جو بحیرہ ایڈریاتک کا سب سے متاثرہ بندرگاہ
تھا، مسالی قوم کا صدر مقام تھا جنہوں نے متاختم کا کامیابی کے ساتھ
مقابلہ کیا۔ بحیرہ ایڈریاتک پر اس کوہ کاڑھ کاؤس تک نشیبی ملک کا نام
پایا گیا یا اولیا تھا، اور یہ خطہ بھی تارنوم کے سیاسی اثر سے نہیں تو
کم از کم تمدنی اثر سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا۔

جیٹا پونوم اور سیبارس کی اراضی کے درمیان ایک غیر مفتوحہ علاقہ
واقع تھا جس پر غالباً ساتویں صدی ق م کے ابتدائی حصے میں ایشیائے کوچک
کے اولیائیوں نے اپنی نوآبادیاں قائم کیں۔ تقریباً سولہ ق م میں لیدیہ کے
بادشاہ گیگس نے یونانی تھرکولوفون پر قبضہ کر لیا، چنانچہ بہت سے
کولوفونی اپنا گھر چھوڑ کر اٹلی آ گئے اور یہاں میتا پونوم اور سیبارس کے
درمیانی میدان میں پولی امیون یا سپرس آباد کیا۔ لیکن اس شہر کی آزادی
دوسو برس بھی قائم نہیں ہوئی، اس لئے کہ چھٹی صدی ق م میں اس کے ہمسایہ
اکائیائیوں نے اسے برباد کر دیا۔ تقریباً اسی زمانے میں لوکرسیوں نے متالیوں
کے ملک میں یعنی اٹلی کے سب سے جنوبی حصے میں اس زیرفریوم کے قریب
ایک شہر آباد کر کے اس کا نام لوکری ایپی زیرفری رکھا۔ اس شہر کے باشندوں
کا ہمیشہ عام طور پر زراعت تھا، اور اس کے مشہور مقنن زالیوکوس کے
باعث بلا دیونان میں اس کا نام مشہور ہو گیا۔

۵۹۹ لوکری کے باب میں متقدمین میں بہت کچھ ناہمی اختلاف تھا، مثلاً کیا جارج پولی پوس
۵۱۲ء و غیرہ۔ لیکن تو اس کا بانی اردلی لوکرسیوں کو تاتے تھے اور بعض ادیبی لوکرسیوں
کو؛ استرابو اول طریقے کا اتباع کرتا ہے (۲۵۹، ۶)۔ ارسطاطالیس کے نزدیک
اس کے پہلے آباد کار غلام اور بیخ ذات کے مرد تھے جس کے ساتھ شریف عورتیں آگئی
تھیں وہ بھی وجہ ہے کہ اس شہر میں حق و رات عورتوں کے ذریعے سے حاصل ہوتا تھا۔
اس مسئلے پر باخوفن نے اپنی کتاب حقوق ادری Bachofen Das Mutterrecht

سلسلہ

کروتون اور لوکری کے درمیانی ساحل کا اکثر و بیشتر حصہ کروتون ہی کے زیر اثر تھا، اور یہاں دو شہر یعنی سکی لے تیون (سکونی لاکے) اور کاؤلونا آباد تھے جن میں سے کچھ قطعاً قطعی طور پر کروتون کی نوآبادی تھی :-

اب جہاں تک یونان کی یعنی اس نصف دائرے کا تعلق ہے خلیج تارنتوم کے ساحل پر واقع ہے، ہم کافی بحث کر چکے ہیں، لیکن اگر اس اصطلاح کے معنی کو ذرا وسعت دی جائے تو اس میں وہ سب نوآبادیاں بھی شامل قرار دی جاسکتی ہیں جو یہاں کے مغربی شہروں سے نکل کر بحیرہ ترہینیہ تک پھیل گئی تھیں۔ ان شہروں میں سے سب سے پہلے سیرس کا ذکر کرنا مناسب ہے اور یہ بھی بیان کر دینا چاہیے کہ اس شہر اور پیکوس کے باہمی تعلقات نہایت عمدہ تھے۔ یہ آباد کاری میں شہر سیبارس نے خلیج سالرنو کے ایک نشیبی میدان پر سمندر کے ساحل کے قریب شہر پوسکیدونیا (پوسکیدوم) آباد کر کے بہت نام پیدا کیا، یہ شہر نکاب کے بھولوں کے لئے نہایت مشہور تھا اور آج بھی اسے مندروں کے عظیم الشان باقی ماندہ آثار کی وجہ سے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸۸ (شکل کارٹ ۱۸۶۱ء صفحہ ۳۰۹ وغیرہ) میں بحث کی ہے۔
تائیوس ابتدائی آبادکاروں کے حج دات ہونے سے منکر ہے۔ نجیب الطرمس لوکریوں کی اس نوآبادی میں شریک نہ ہونے کی وجہ اس روایت کی طرف منسوب کی جاتی ہے کہ میں اس استعمار کے موقع پر وہ اسپارٹیوں کو مسیمیوں کے خلاف مدد دیر ہے تھے، اور اسی نظریے کو ارسطو طالیس بھی تسلیم کرتا ہے۔ نیو سائیس (۱۳۲) کی رائے میں اسپارٹیوں نے شاہ یولی دوروس کے عہد میں لوکری اور کروتون کی بنیاد ڈالی :-

لیورماں نے سکی لے تیون پر خصوصاً اسکے محل وقوع پر نہایت مفصل بحث کی ہے۔
(یونان کی) Lenormant La Grande Grece جلد ۲، ۳۲۹ء وغیرہ) :-
سیرس اور پیکوس کے باہمی تعلقات کیلئے پریسکاگاردنر "انواع" Percy Gardner. Types ص ۱۳۱، "سکہات قدیم" Coins of the Ancients ج ۱، ص ۱۲۱ :-

باب

شہرہ آفاق ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یکسوس کو (جسے آجکل پولی کاسٹرو کہتے ہیں) سیپارس ہی نے آباد کیا ہوگا۔ کروٹون کو مغربی سمندر تک پہنچنے کیلئے بہت زیادہ مسافت طے کرنا پڑتا تھا، یہاں اُس نے تیمیسیا یا تیمیسیا اور نیرنیا آباد کئے۔ جن میں سے تیرنیا کے سکے نہایت خوشنما ہونے لگی وجہ سے زبان زد خلالت تھے۔ اسی طرح لوکری نے بھی میدا اور ہونیوں تک (جسے بعد میں دیپو کہتے لگے) اور جوا جکل کے موستے کیونے کے قریب ہی واقع تھا، اپنے لیے راستہ بنا لیا۔ ہم ایلیا کا عنقریب ذکر کریں گے۔

اب ذرا شمالی واپس آئیے۔ اس کے شمالی ساحل پر زانتھ کے ایونیائی اور بعض دوریائیوں نے سولہ قہم میں ہمارے بنیاد ڈالی جس میں ایونیائی عنصر غالب تھا۔ چونکہ فنیقی قوم شمالی ساحل کے مغرب میں آباد تھی اس لیے یونانی ہمرا سے آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔ ابتدا میں ساحل پر چھنے جریے اور اس تھے ان سب پر فنیقیوں کا قبضہ تھا، لیکن جب یونانی پہنچے تو فنیقی تین ایسے مقامات کو

۱۴ یوسکینڈونیا، استرابو ۶، ۲۵۱۔ اُس کے اقیات کی جانچ کامل طور پر اٹھارویں صدی عری کے وسط تک نہیں ہوئی۔ اس کے باب میں حکماء میں شائع ہوئی ہیں وہ مفصلہ دل میں: Souflet Sei vedute di Pesto نیپلز ۱۷۵۷ء سو فلو: دو نقشے، دیگر Meyer Suite de Plans etc پیرس ۱۷۷۸ء، تھیر: ”باقیات میسٹوم“ Meyer The Ruins of Paestum ۱۷۸۸ء۔ دو لاکار ویت۔ ”باقیات میسٹوم“ Delagardette Les ruines de Paestum پیرس ۱۷۹۹ء، ص ۸۹۸ Crosse Comm qua in وعزہ: ”گروس: میسٹوم کے ابتدا کا مفصل حال“ Paesti origg etc ۱۸۱۷ء، لے ۱۷۹۶ء، لایروسٹ: ”میسٹوم کے مد“ تجرید علم ارتقاء ۱۸۱۷ء مجلس علمیہ و اس مقام روما) Labrouste Temples de Paestum in Restaur des monum anciens par les archit - de l' Acad de France Rome پیرس ۱۸۳۰ء ۲۱ تصویریں اور نقشے۔ لنورمان: ”سفر ماہولہ“ Lenormant A travers l'Aquitie جلد ۲ ۱۷۴ میں نہایت عمدہ عمدہ نقشے دیئے ہوئے ہیں۔

۱۲

ہٹ گئے جہاں سے اُن کے مستقل مقبوضات یعنی ہسپانیہ اور لیبیہ سے آسانی کیساتھ
 رسل در سائل ممکن تھی، یعنی سولوس یا پوزنوس (جو زمانہ حال کے پارمو کے وسطی
 حصے کے مقام پر واقع تھا) اور موتیہ رسل کے مغربی کنارے کے قریب)۔
 یونانی جنوبی ساحل کی طرف بھی بڑھے جسے فنیقیوں نے عمدہ بندرگاہ نہ ہونے
 کی وجہ سے چھوڑ رکھا تھا۔ ۸۹ ق م میں چند کرہٹیوں اور جریرہ رھوڈز کے
 حیدلند وسیلوں نے آکر سمند راور دریا کے گیلکس کے درمیان میں ایک
 ہاٹھی پر جہاں سے ایک زرخیزمیدان نظر آتا تھا، شہر گلیا (تیرانودا) آباد کیا۔
 ۸۸ ق م میں میگارا ہسٹایا اور یونانی میگارا نے متفقہ طور پر جریرہ کے
 مغربی کنارے اور سمندر کے ساحل کے قریب شہر سلیکوس کی عیاڈ ڈالی، اور
 جیسا اُس کے ست خانوں کے عظیم انسان آمار باقیہ سے معلوم ہوتا ہے، یہ بہت جلد
 ایک وسیع اور ذی اقتدار شہر بن گیا۔ گلیا اور سلیکوس کے مابین ایک طویل ساحلی
 علاقہ حائل تھا؛ ۸۷ ق م میں گلیائیوں نے اُس کے ایک نہایت اہم مقام پر
 قبضہ کر لیا جس کی شکل بیانے سے متماثل تھی اور جو ساحل سے دو تیس میل کے
 فاصلے پر تقریباً... افٹ سمندر کی سطح سے ملندی رہتا تھا، یہاں شہر اکرگاس کی
 ایک وسیع بیانیے پر داغ بیل ڈالی گئی اور بہت جلد اس جدید آبادی کا اقتدار
 اور مرزہ الحالی میں مستندہ اضافہ ہو گیا۔ تقریباً اسی زمانے میں رھوڈزیوں اور
 کنیدوسیوں نے جزائر اولیائی یا لیاریائی کے سب سے بڑے جریرہ لیارا
 پر ایک شہر آباد کیا جو بہت جلد بحیرہ ترصینیہ کے قراقرق کی مدافعت کے لئے ایک
 نہایت مستحکم مقام بن گیا۔ ۵۴۲

۵۴۲ ہمارے لئے دیکھو کالاماسی، مدہرا کی ترقی، Canallari Avanzi

جریرہ آثاریات سسلی d'Imera, Bull d Comm d. arch. di. Sicil

نمبر ۲، اور ہولم، مدہرا کی سسلی Holm Gesch Sic جلد ۱ صفحہ ۳۴۳-۳۴۴

تیموں فنیقی شہروں یعنی سولوس، پالورموس اور موتیہ کے لئے ہولم، مدہرا کی سسلی

جلد ۱ ص ۳۴۱-۳۴۲ کلور Cluver کے اتناع میں میں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ

باب ۲

مغربی بحیرہ روم میں جملہ قوت و اقتدار اٹھوریوں، فینیقیوں اور قرطاجینیوں کا حصہ تھا جس کی وجہ سے یونانیوں کی بحری ترقی رک گئی۔ لیکن ان کی مجموعی طاقت کے باوجود دویکیہ والوں نے سلسلہ قیام کے قریب ایک نہایت اہم نوآبادی بمقام مسالییا قائم کی جس کی وجہ سے اس علاقے کا ایک وسیع ضلع ان اقوام کے دست برد سے آزاد ہو گیا۔ افسانے کی رو سے اس نوآبادی کے قیام میں اس لئے اور بھی سہولت پیدا ہو گئی کہ ایک ایونینی رہبر نے وہاں کے بادشاہ کی لڑکی سے (جو ایک لیگوری قبیلے مسمی سالی ایو پر حکومت کرتا تھا) شادی کر لی تھی لیکن بہت جلد یونانیوں اور دیسی باشندوں میں جھگڑے پیدا ہونے شروع ہوئے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹۱ پر مستند۔ یا اٹھو کو دراصل یو ایوں کے منتشر مجموعوں نے آباد کیا تھا۔
(مطالعات تاریخ یا اٹھو Studi di Storia palermitana کاغذات تاریخ صلی
Arch. Stor. Sic. ۱۸۸۵ء)۔

موتیہ کے لئے دیکھو، کوئی تورے "موتیہ" کاغذات تاریخ صلی
I. Coglitore Mozia, Arch. Stor. Sic. ۱۸۸۵ء۔

گیلا کے چلے سٹو برگ: "قدیم صلی کا تاریخی حزامہ"
Schubring Histor geogr Studien ueber Alt-Sicilien, Rh Mus N F. 28
سلی نوس کے لئے رائے کا کام، "سلی نوس داراضی متعلقہ"
Reinganum Selinus und sein Gebiet لائبرگ ۱۸۸۵ء، "سٹو برگ، توصیف صلی نوس"
Schubring Topographie von Selinus, Goett Ges d Wiss.
Bull d Comm d گیتون کی اکھن علیہ ۱۸۸۵ء، "ہوٹم مؤرخہ معاملات صلی قدرہ"
antich di Sic ۱۸۸۵ء، "سلی نوس کی مورثی تختیاں"
Benndorf Die Metopen von Selinunt ۱۸۸۵ء۔

اکراگاس کے لئے تعریف اکراگاس داراضی متعلقہ"
Siefert: Akragas und sein Gebiet ہامبرگ ۱۸۸۵ء، "سٹو برگ، اکراگاس کی تاریخی توصیف"
Schubring Histor Topographie von Akragas

مسالیہ والوں کو ایک دیسی عورت اور یونانی نوجوان کے باہمی عشق و عاشقی کے واقعے نے سجالیا۔
 فوکیہ والوں نے اپنے نئے شہر کیلئے ایک نفیس مقام تجویز کیا جہاں ایک قدرتی بندرگاہ کو جو... گز
 طویل اور ۳۰ گز عریض ہے ایک نہایت تنگ گورگاہ (جوتھیرلی راسوں کو یہ سے محفوظ ہو گیا)۔
 سمندر سے ملا دیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس مقام کو فوکیہ کے جلاوطنوں نے اپنے شہر کی نمائندگی کی
 وجہ سے منتخب کیا ہوگا، اور ہم دیکھتے ہیں کہ فوکیہ، ویلیا اور مسالیہ
 یہ سب تھیرلی راسوں پر واقع ہے جو ملاحوں کی ایک بہادر قوم کے لئے سب سے
 اچھی فرو دگاہیں تھیں۔ مسالیہ نے اپنا اثر مشرق اور مغرب دونوں طرف پھیلا یا
 چنانچہ اُس نے مشرق میں لقیہ (فیس) اور مونوئے کوس (موناکو) کے مقام
 پر اور مغرب میں ساحل ابریاری ایم یوریائے (امیور یا س) اور ررموڈے
 (روڈاس) نامی نوآبادیاں قائم کیں۔ جس طرح لطلی نوآبادیوں کے ذریعے سے
 بحیرہ اسود کے شمالی ساحل کے راستے تجارت کے لئے کھل گئے اسی طرح مسالیہ
 کے ذریعے سے شمالی ملکوں کے ساتھ تجارت ہونے لگی، اور اپنے مقوم
 دیگر یونانی بلدیات کی طرح یہاں کے باشندوں نے مالک غیر میں سفر کر کے
 تجسس کی قابلیت کا ثبوت دیا؛ مثلاً چوتھی صدی کا ایک مشہور یونانی ستیا
 نی تھیاس یہیں کا باشندہ تھا۔

۳۷۴ مسالیہ کے لئے ارسطو فائیس "عوساں" ۲۳۹؛ جسٹس ۳۳، ۳۴، طوسی دیوش
 ۱۳، ۱۴؛ ہیروڈوٹس ۱، ۱۶۵، ۱۶۶۔ ہیروڈوٹس کی رائے ہے کہ بحری جنگ سے تقریباً
 پچیس سال بیتنے والیہ کی میاد پڑی تھی، اور فوکیہ کے معرود باشندے یا پانچ سال تک
 الالہ میں مقیم رہے تھے۔ غالباً مسالیہ کے محل وقوع پر اس کے قبل مینیقیوں کا شہر آباد
 تھا؛ یوٹانس؛ "معالمات مسالیہ قدیمہ" Johansen vet Mass res
 کیل ۱۸۸۷ء، ردکر وڈرو؛ "تاریخ جمہوریہ مسالیہ" Bruckner und
 Ternaux Hist reip Massil گیونگس ۱۸۲۶؛ کلیس کا مصرون یا ڈلی
 کی محیط المحيط میں Cless in Pauly's R Enc IV گلی سوو "جمہوریہ مسالیہ"
 Geisow De Mass rep. ۱۸۶۵ء میولن ہوف "قدیمات الماسیہ"

طوسی ویدیش کامیان سے کہ جب فوکیہ والوں نے مسالیہ پر قابض ہونا چاہا تو انھیں قرطاجینوں سے لڑنا پڑا اور اس معرکے میں قرطاجینوں کو شکست ہوئی۔ یہ امر بعد ازیں قیاس نہیں کہ جب یونانیوں نے مغربی بحیرہ روم میں آباد ہونا چاہا تو ان میں اور ان اقوام میں جو وہاں ان سے پہلے سے موجود تھیں، ضرور جھگڑا ہوا ہوگا۔ فوکیہ والوں نے ۵۶۶ ق م میں جزیرہ کوزس پر کامیاب شہر اٹالیا آباد کر کے اتر دریوں کے مقبوضات پر گویا نیا قدم چلایا تھا۔ لیکن یہ نوآبادی زیادہ دن تک قائم نہیں رہی، گو جب ایرانیوں نے شہر فوکیہ پر قبضہ کیا تو وہاں کے بہت سے مفرد باشندے بھاگ کر یہاں آ گئے۔ قرطاجینوں اور اتر دریوں نے ان یونانیوں کا مقابلہ کرنے کی غرض سے انہیں میں اتحاد کر لیا، اور ایک بحری معرکے میں، جس میں ساٹھ یونانی سہ طبقہ کشتیوں نے ایک سو بیس قرطاجی اور اتر دری کشتیوں کا (یونانیوں کے قول کے مطابق) کامیابی سے مقابلہ کیا۔ اس لڑائی میں فاتح اور مستوح دونوں کو نقصان کثیر ہوا، اور یونانیوں نے اٹالیا کو چھوڑ کر رومے کی گوم جاکر اپنے خالکسی دوستوں کے ساتھ صلاح و مشورہ کرنا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹۳ کے تحت Muellenhof Deutsche alter thumskunde

جلد ۱، صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱

۱۲ شروع کیا۔ انھیں اُن سے یہ معلوم ہوا کہ پوسیدونیا کے جنوب میں اطالوی ساحل کے ایک راس پر ایک مقام اوسکاٹنی قوم کے قبضے میں ہے جو نوآبادی کے لئے نہایت مناسب ہے لہذا اُس پر قبضہ کر کے انھوں نے سنہ ۴۸۰ ق م میں ایک شہر آباد کیا جو تیسری اٹلی کے شہروں میں بہت جلد نہایت ممتاز ہو گیا؛ اس کا نام پینڈے یا ایلیا تھا، اور یہ وہی شہر ہے جسے رومن ویلیا کہتے تھے ۛ

اس واقعے سے ایک صدی پیشتر شمالی افریقہ میں ایک نوآبادی قائم ہونے کی وجہ سے بحیرہ روم کی یونانی نوآبادیوں کا دائرہ مکمل ہو گیا۔ مصر کے مغرب کی جانب صحرا کے شمالی کنارے پر ایک مدور سطح مرتفع سمندر جی کو نکل جاتی ہے جہاں قدرتی چشموں اور بارش کی وجہ سے پانی کی کمی نہیں ہے؛ یہاں ساڈس صدی ق م (یعنی تقریباً سنہ ۴۸۰ ق م) میں سیلوپونیزی دوریائون کے باتوس کی سرکردگی میں ایک نوآبادی کی بنیاد ڈالی جس کا نام سیرنہ یا سیرنہ جو ایسے مقام پر واقع تھی جہاں سے اندرون ملک کو بخوبی تجارت ہو سکتی تھی، انھوں نے ساتھ ہی دیگر خطوں، مثلاً برقتہ پر بھی قبضہ کر لیا اور سیرنہ کی مناسبت سے تمام ملک سیرنیکا (یا سیرستان) مشہور ہو گیا۔ لیکن یہاں کے آبادکاروں نے بہت جلد ایسے نئے وطن کے رسم و رواج کو اختیار کر لیا اور خود نیم بربری ہو گئے اور باتوس اور اُس کے وارثوں نے ایسی پورتنی حکومت قائم کر لی جسے خود سری کہنا بجا نہ ہوگا۔ اس خود سری حکومت کے جو نتائج نکلے وہ تاریخ یونان میں لاشافی ہیں۔

I Pind Pyth

۴۴۴ سیرنہ کے لئے میروڈاٹس ۴۱۳۵ء

Thirge Historia Cyrenes ۱۶۷ء یو سے موس۔ متعلقہ کردہ تھریکے۔ تاریخ

۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳

لا

الغرض چھٹی صدی ق م کے دور آخر میں ہمیں یونانی یورپ میں تو ان مذہبی مرکزوں کے چاروں طرف اکٹھے ملتے ہیں جو تمام یونانی قوم کے لئے گویا جبل التین کا کام دیتے تھے؛ ایشیائے کوچک میں ان کی آبادیاں صرف مغربی ساحل پر ہی محدود ہیں، لیکن نشیبی اُلمی اور سسلی کی طرح یہ اضلاع بھی خطۂ یونان ہی بن گئے ہیں، اور یہ مشرقی اور وسطی بحیرہ روم کے ہر ایک ساحل پر

اقتیہ حاشیہ مصریگزشتہ Smith & Porcher Hitory of the recent

discovers at Cyrene ۸۶۴ء، ہیرودوٹس پر نشان Stein کے

حواشی؛ ڈکمر، ۲۶۰ء و غیرہ؛ ڈیوولٹ "تاریخ یونان" Busolt Gr. G. جلد ۱،

۲۴۳ء و غیرہ میں اس شہر کے قیام کی تاریخ اور افسانہ نامے متعلق بحث کی گئی ہے۔

سکوں کے لئے، ل، میوکر؛ "سکہ حات اسرقتہ قدیمہ" L. Mueller.

Numismatique de l'ancienne Afrique جلد ۱، کیون مانگس ۱۸۸۶ء

مشرقی حاص بیدار سلفیون کا درخت تھا جس کی شکل یہاں کے سکوں پر بھی پائی

جاتی ہے؛ ہر ایک ظرف پر ایک مشہور تصویر آؤ کے سوا لاؤس کی سی ہوئی ہے

جہاں وہ سلفیون کے وزن کی گرا لی کرتا ہوا نظر آتا ہے (Mon. d Inst. T. tav. ۴۷)

متقدمین سلفیون کو دوا کی طور پر استعمال کرتے تھے، لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے

کہ اس وقت تک یہ فطری طور پر معلوم نہیں ہوا کہ اس لفظ کے صحیح معنی کیا ہیں۔ میرمنہ اور

ساموس کے مابین، رستی، ہیرودوٹس ۴/۱۵۲-۱۱ دونوں ملکوں کے ماہمی مخالف

کوسکوں کے درمیان سے ثابت کیا گیا ہے، بپتہ، تاریخ سکہ حات، "Head. Hist.

Num ص ۷۷- سکوں پر میرمنہ کے خاص نمود لیجی ریوس عمان کی شیعہ بھی ملتی ہے

جس کے سر پر میٹھے کے سے سینگ بے ہوئے ہیں۔ واضح ہو کہ اس دینا کا اصلی وطن مصری

تھرتھا، جہاں سے وہ گویا بحیثیت ایک خال کو مسود کے محلات سیاہیور کرتا ہوا برترہ ہوتا ہے۔

دیکھو کہ، میر کا مضمون روتھر کی لت میں Meyer in Roscher's Lexicon.

(د ۲۸ و غیرہ) لکھد ملی دو ریوس چھٹی صدی ق م کے اعتقاد پر صلح تری ریوس پر قصہ کرے کہ کیا

ہو ۱- فیثاغورس ریائیس ریائیس ہے۔ لکھد ریودوٹس ۴/۱۹۸ میں اسے تمام ملک لیبیہ کے رجزر طوقہ بتایا گیا ہے

پہلے ہوئے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یونانی ویسی باتندوں کے رسم و رواج سے واقفیت حاصل کر لیتے ہیں، ایسے نئے وطن کی پیداوار کو تجارت میں لگاتے ہیں اور نئے نئے خیالات اور طرح طرح کے مطالب کا اضافہ کر کے یونانی ذہنیت میں پہلے سے بھی زیادہ تنوع پیدا کر دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بحیثیت قوم کے تاریخ عالم میں ان کا تانی منہا ہایت دستور ہے :-

باب بست و دوم

کورنتھ، سیکیون اور میگاریا میں غریبوں کی حکومت

یونانی نوآبادیوں کو چھوڑ کر اب ہم پھر اس قوم کے کائی یا اختیار کردہ وطن کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یونانی قوم کے افراد کی حیثیت دی اختیار شہریوں کی مانند تھی، یعنی اس قوم کا فرد واحد جب کوئی کام کرتا تھا تو اُس کی حیثیت شہریوں کی جماعت کے ایک رکن کی طرح سمجھی جاتی تھی، یہی وجہ اُن کی سیاسی زندگی کی اہمیت کی تھی جس پر وہ اپنی تمام تر ذہنی قوت صرف کر دیتے تھے۔ ہمارے اس قول سے یہ مطلب نہ نکالنا چاہیے کہ ان میں کسی قسم کے وسیع تر تعلیمات پیدا ہی نہیں ہوئے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ایسے تعلیمات ابتدا میں تو اُن کے ادبیات میں کہیں کہیں ملتے ہیں، پھر رفتہ رفتہ ان میں حکمی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو بالآخر ایک عملی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یونانی قوم کی قسمت پر اس کے ماحول اور اُن اقوام کے حالات کا بھی بہت ببردست اثر پڑا جن کی ہمسائیگی میں وہ رہتے تھے۔ یہ تینوں عناصر یعنی اندرونی معاملات، ذہنی حوصلہ مندیاں اور غیر ملکی اثرات سب آپس میں ایک دوسرے سے ملے جلتے ہیں۔ پچھلے باب میں ہم نے اُن واقعات پر بحث کی ہے جن کی بنیاد تقریباً آٹھویں صدی ق م میں پڑی اور جو رابرٹو سو برس تک جاری رہی: اب ہم اہم ترین یونانی مملکتوں کے اندرونی سیاسیات کی طرف ناظرین کرام کی توجہ منداول کرتے ہیں۔ ہمارا تعلق اب اُس دور سے ہے جس کی ابتدا تقریباً سنہ ۱۰۰۰ ق م میں ہوئی، جس کا سلسلہ سترہ صدی ق م سے بھی آگے تک چلا گیا اور جس کے عین وسط میں ہمیں چھ بڑے بڑے طاقتور

۲۲

سیرولی ممالک کے بردست اثرات سے سابقہ پڑے گا جو برابر جاری رہتا ہے۔
اس دور کے واقعات جنگ ایران تک مفصلہ ذیل ترتیب سے بیان
کریں گے۔ سب سے پہلے تو وسطی یونان کے خود سر حکمرانوں کا ذکر کیا جائیگا،
اس کے بعد ہم اُن تبدیلیوں کا حال لکھیں گے جو ایشیائے کوچک کے واقعات
نے مشرق میں رونما کر دیئے، بعد ازاں یونانی کیر کے تمدن اور ارتقا
پر غور کرتے ہوئے آخر میں اتھنز کی تاریخ کا بیان اس کی ابتدا سے
آغاز جنگ یونان تک کریں گے۔

یونان میں خود سرانہ حکومت کا مرکز وہ ضلع تھا جو کانائے کورنتھ
کی ہر جہا طرف واقع تھا۔ اس حصہ ملک میں قدیم رہانے سے ایونی قوم آباد
تھی جس پر مشرق اور مغرب کے مابین رسل و رسائل کا بہت بڑا اثر پڑا۔
اگر سیکیران اور کورنتھ کا باہمی مقابلہ کیا جائے تو ممکن ہے کہ ہم اس نتیجے پر
پہنچیں کہ اول الذکر مقام کے اور تانغورسی خاندان کی حکومت کورنتھ کے
کریپ سے لوسیلوں کی خود سری سے پہلے قائم ہوئی تھی، لیکن چونکہ علم یونان
کے لئے فی الجملہ کورنتھ اور کریپ سے لوسی کہیں زیادہ با وقعت ہیں لہذا
ہم اُن ہی کا ذکر سب سے پہلے کریں گے۔

کورنتھ کو جو رتبہ قدیم زمانے کی تجارت میں حاصل تھا اُس سے ہم
اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔ کوہ الڈو کورنتھوس کی چوٹی جو اندازاً ۸۰۰۰ فٹ
بلند ہوگی چشمرے سے رہنے کے باعث (جس کا ریگاسوس کی ایک لات سے

لے اُن تین شہروں میں جو خود سرانہ حکومتیں قائم ہوئیں اُن کے خصائص کا اندازہ لوسولڈ
نے اپنی کتاب *Die Lakedaemonier* Busolt . Die Lakedaemonier میں
ہمایہ سوچ سمجھ کر کیا ہے۔ تاریخ یونان میں دیگر مسائل سے زیادہ خصوصیت کے ساتھ
خود سروں کے مابین مختلف اسنادیں بہت کچھ تباہ یا یا جا چکا ہے، لیکن ان میں جو
مبالغہ آمیز حکایہ کیفیت ہے وہ محسوس تو ہوتی ہے لیکن اس کا ثبوت اتنی آسانی سے
نہیں دیا جاسکتا۔

سید اہو ناسیان کیا جاتا تھا) تقریباً قابل تسخیر ہو گئی تھی، اور یہ نہ صرف خلیج سارون اور خلیج کورنتھ کے درمیانی راستے کا بلکہ وسطی اور جنوبی یونان کی شاہراہ کا سب سے بڑا مقام تھا۔ ایک زمانہ مدید تک کورنتھ یونان کے سب سے باوقعت تجارتی بلدیات میں شمار کیا جاتا تھا، اور جیسا اس سے قبل بیان کیا جا چکا ہے، وہ صنعت و حرفت میں جملہ یونانی شہروں سے سبقت لے گیا تھا۔ ہم اُس کی نوآبادیوں کا ذکر بھی کر چکے ہیں، اور اُس کے اور کورکائرا کی باہمی محاصرت اور دونوں کی بحری جنگ کا حال بھی دیکھ چکے ہیں، جس میں کورنتھ کو شکست ہوئی۔ کورنتھ میں اس سے پہلے بالکھیا دی خاندان کے افراد برسرِ اقتدار تھے، لیکن اس شکست کے بعد ایک شخص مسمیٰ کپ سے لوس نے جو نہایت چالاک اور بہادر تھا، عنانِ حکومت اس خاندان سے چھین لی۔

کورنتھی خود سری کے لئے مقابلہ کروڈس، کورنتھ کی اندرونی تاریخ کی حقیقتات

Wilisch · Beiträge zur Innere Geschichte der alten Korinth

تسیناؤ ۱۸۸۸ء؛ کاپ "خاندان کپ سی لپی" Knapp Kypsiliden
 ٹیوننگ ۱۸۸۸ء۔ بنیادی اسنادیں ہیں دو مختلف روایتیں ملتی ہیں، ایک کا قارئین مقام
 ہیرودوٹس اور دوسرے کائکولاؤس دمشقی ہے۔ کپ سے لوس کے لئے ہیرودوٹس
 ۹۲، ۹۳ ارسطاطالیس، سیاسیات ۲۲، ۹، ۲۵، کولاؤس دمشقی، جرد ۵۸ (میکول
 ۳)، ۱، متوژنگ "کپ سے لوس"، گیونگس ۱۸۹۲ء۔ ماکھیاوائے کی حلاطی
 کے باب میں یولی آئے لوس ۱، ۳۱، ۱؛ Plat. Lys. ۱، دیونی میڈوس ساکن ہائی کارامہ
 ۳، ۲۵، لیوی ۱، ۳۲۔ ارسطاطالیس (سیاسیات ۲۲، ۹، ۲۵) کی رائے ہے کہ
 کپ سے لوسی خاندان کورنتھ پر ۳۷ سال برسرِ اقتدار رہے جس میں سے خود مانی خاندان
 نے ۳ سال تک حکمرانی کی۔ Diog. L. ۹۸، ۱ کے موجب پری اور چالیس سال جو دوسرے
 رائے مقابلہ کروڈس سولٹ، "تاریخ یونان" ۱، ۲۶۱ میں جو حاصل انتہا دیا ہے، اس کے مطابق
 کپ سے لوس نے ۵۷۵ ق م میں عنانِ حکومت ایسے ہاتھوں میں منتقل کیا۔

بالکل

کیپ سے لوس کے حسب و نسب کے باب میں بہت سے افسانے زبان رد مخلوق تھے، اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ اُسے اور اُس کے بیٹے کو اپنی زندگی میں بڑی بڑی کامیابیاں حاصل ہوئیں تو ان افسانوں کا مخرج و ماخذ ہماری سمجھ میں آ جاتا ہے۔ بیاں کیا جاتا ہے کہ بالکھیا دائے خاندان کے ایک فرد امبیون کی ایک بیٹی لایہ انا می تھی جس کا نکاح لاپچی کاٹے نیوس کے ایک جانشین اٹے تیون کے ساتھ ہوا۔ بعد ازاں فیثہ نے یہ پیش گوئی کی کہ لایہ انا اور اٹے تیون کے بیٹے کا اقتدار کورنٹھ میں بہت بڑھ جائے گا لہذا بالکھیا دی خاندان کے لوگوں نے یہ سن کر اُسے قتل کرنے کی سازش کی۔ لیکن جن جلا دوں کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا انھیں اس بجے پر رحم آیا اور قبل اس کے کہ اس پر کوئی آج آئے اس کی ماں نے اُسے ایک صندوق میں بند کر دیا۔ خود لھط کیپ سے لوس کے مے صندوق کے ہیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ اُس اٹے باپ نے اُس کا یہ نام محض اسی واقعے کی مناسبت سے رکھا تھا۔ الغرض یہ شخص تقریباً ۳۵ سالہ ق م میں کورنٹھ کے عمومی رہبر کی حیثیت سے وہاں کا سب سے زیادہ ذی اقتدار شہری ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے اکثر بالکھیا دیوں کو جلاوطن کر دیا؛ جس میں سے بعض تو آسیارٹا چلے گئے؛ (روایت کے بموجب) کورنٹھ کا امیر و امارتیوس ایروزیہ بھاگ گیا، اور اسی کا بیٹا مار کوئی لوس پر سکوس بالا خر و ما کی گدی پر بیٹھا؛ بہت سے کورکارٹرا چلے گئے، اور بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں سے ایک کی اولاد نے کوہ پیدوس کے لینکستی خاندان کی بنیاد رکھی۔ کیپ سے لوس نے جب یہ دیکھا کہ اُس کی مملکت کے حیطہ اقتدار سے کورکارٹرا نکل گیا ہے تو اُس نے مغرب میں متعدد نوآبادیاں امبرالک، اناکتوریوم اور کیوکاس آباد کیں۔ کورنٹھ کے اقتدار کی

۳۵ امبرالک، اناکتوریوں اور کیوکاس کی نوآبادیوں کی بنیاد کیپ سے لوس ہی کے عہد میں پڑی تھی، ایسٹرو، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴۔ یوٹارک "Ser Miao Vind"

باب

یہ توسیع دیکھ کر کورکاٹر اولوں کو بھی نوآبادیاں قائم کرنے کا خیال پیدا ہوا، لہذا انھوں نے کورنٹیوں سے مل کر اس آکروکیر و نیہ اور دائرہ دریائے آؤنس کے شمال میں ایولونہ (سیدر گاہ اولون) اور ذرا شمال کی طرف الیرائی قصبہ دیرانیوم (حال دورانتو) کے قریب ایپی داموس آباد کیا، لیکن رفتہ رفتہ اس کا نام بدل کر اسے دیرانیوم ہی کہنے لگے :-

کہا جاتا ہے کہ گریپ سے لوس ایک ظالم حکمراں تھا، لیکن ساتھ ہی اس کا عہد کو رستمہ کی تاریخ سے سب سے درخشاں زمانوں میں شمار کیا جاتا ہے اور بہت سی مالی اصلاحیں (جن میں سے بعض کی بنیاد محض افسانوں پر تھی) اس کی طرف منسوب کی جاتی تھیں۔ یہ بالکل فطری امر تھا کہ اعیالی اُس کے عہد حکومت کی تخریب کریں۔ اُس نے دیلفی میں کورنٹی چڑھا دوں کے محفوظ رکھنے کے لئے ایک خاص ایوان تعمیر کرایا جو غالباً ان جزاؤں میں سب سے پہلا خزانہ تھا جو اس مقدس حرم کو زینت دیتے تھے؛ اولمپیا کے لئے اُس نے

بقیہ حالت یہ بھی مگر ششہ ایولونہ، اناکتوریوم اور لیوکاس کے سلسلے میں یہی اندر کا نام لیتا ہے، لیکن وہ یہ نہیں کہتا کہ ان مقامات کو اسی خود سر حکمراں نے آباد کیا تھا۔ ایپی داموس اور ایولونہ کے لئے طوسی ویدش ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵

بلکہ بحیثیت تہذیب و تمدن کے سرپرست کے بھی اُس کی تہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔ گورکار اُکو منسوب کر کے اُس نے گویا ایک شاندار سیاسی مہم سر کی اور وہاں اپنے بیٹے نیکولاؤس کو اپنا نائب بنا کر روانہ کیا۔ اس کے بعد اُس نے اپنی توجہ دیارِ مشرق کی طرف مبذول کی، یعنی اپنے دوسرے بیٹے ایواغورس کی ماتحتی میں آباد کاروں کا ایک گروہ خانگندہ سی راسوں میں سے ایک یعنی پے لے لے کو روانہ کر کے یونانی دیار کی بنیاد ڈالی، جو بہت جلد اس نواح میں ایک باوقفت یونانی شہر بن گیا۔ دراصل ایک مغربی گورتنہی نوآبادیوں میں ایولو دیوتا کی پوجا کی جاتی تھی، لیکن شہر یونانی دیا کے نام سے پوسیدہ دن کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے، اور ممکن ہے کہ اس خاکنائے سے، جس پر یہ شہر آباد کیا گیا تھا، آباد کاروں کو خود اپنے وطن مالوف یعنی گورتنہ کی یاد تازہ ہوتی ہو پری اندر نے گورتنہ کے قرب میں تہریبی دوروس کو منسوب کر کے (جہاں اُس کا خسر پروکلیس حکومت کرتا تھا) اپنا اثر بڑھایا، چنانچہ ممکن ہے کہ جزیرہ الیگینیا بھی، جو ابتداء ایسی دوروس کا ماتحت تھا، اسی طرح گورتنہ کے زیر اقتدار ہو گیا ہو۔ ان تمام واقعات کے سبب سے پری اندر کا نام ہر جہاں طرف پھیل گیا، یہاں تک کہ ایک معاملے میں ایتھنز اور متی لنہ نے اسے ثالث مقرر کیا ہو یا کہ ایتھنز یوں نے ہیلیس پونٹ کے دہانے پر مقام سی گیوم پر قبضہ کر لیا تھا، لیکن متی لنہ والوں کا اقتدار ضلع ٹردائے میں سب سے زیادہ تھا لہذا انھوں نے ایتھنز یوں کو اس سرزمین سے بے دخل کرنے کی کوشش کی اور اُن کے کاٹ کی غرض سے سی گیوم کے قریب ایک قلعہ اکی لایوم تعمیر کیا۔ اس پر دونوں میں باہمی جنگ و جدال کی نوبت پہنچی لیکن اس کا کوئی قطعی نتیجہ نہیں نکلا۔ اب متی لنہ کے سب سے زیادہ سربراہ اور وہ شخص تیاکوس اور ایتھنز یوں نے مل کر یہ طے کیا کہ معاملے کا آخری تصفیہ کرنے کے لئے پری اندر کو ثالث مقرر کیا جائے۔ پری اندر نے یہ تجویز سنائی کہ حالت موجودہ بدستور جاری رہنی چاہیے، یعنی ایتھنز سی گیوم پر اور متی لنہ آکی لایوم پر قابض رہیں۔ پری اندر کے تھراسی بولوس خود سرملطہ کے ساتھ بھی تعلقات خوشگوار تھے۔

باب ۲۲

ہمیں افسانوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح پری اندر نے
 قہر اسی بولوس کو فال گو کی ایک پیش گوئی کی اطلاع دی جس سے ملطہ کا
 دشمن الیا تیس واقف ہو گیا تھا، اور اس کی وجہ سے کس طرح قہر اسی بولوس
 نے لیدیہ والوں کے خلاف حسن تدبیر سے ملطہ کو بجالیا۔ پری اندر کے
 بھتیجے کا نام بسا مطلق تھا جس سے ہم یہ نتیجہ کمال سکتے ہیں کہ اس کے
 عہد میں کورنتھ اور مصر کے باہمی تعلقات بھی نہایت عمدہ تھے۔ چونکہ
 اس کی یہ خواہش تھی کہ فنون لطیفہ کے ذریعے سے اس کا نام باقی رہے
 اس لیے اس نے (مایئوسائٹاس کے قول کے مطابق کپ سے لوسیوں
 میں سے کسی نے) اولمپیا کو ایک نہایت نفیس صند وق تعمیرا جس پر
 سو ماؤں کے قصوں کی مثالیں منبت کی ہوئی تھیں۔ متقدمین کا خیال تھا
 کہ یہ وہی صند وق تھا جس میں بند ہو کر اس کے باپ کے ایام طفولیت میں
 جان بچی تھی، اور غالباً اسی مناسبت سے اسے ”صند وق کپ سے لوس“
 کہتے تھے۔

اس میں مطلق کوئی شبہ نہیں کہ پری اندر نے دیونی سوس کی پوجا کو رواج
 دیا تھا، اور اگر بعض مورخوں کے خیال کے بموجب اس نے حالکائی اٹھیلوں
 کا بھی احیا کیا تو اس کی وجہ سے کورنتھ کے مذہبی اثر میں یقیناً بہت کچھ اضافہ
 ہو گیا ہوگا۔ اس کام میں اس کی مدد آریوں ساکن میہینا نے کی، جو تریاندر
 ساکن انتیس کے جانشین کی حیثیت رکھتا تھا، وہ ایک شہور آفاق بربط نواز
 تھا اور جس نے اب ایسی غزلیں کہنی شروع کی تھیں جن کو تاشا گاہ میں
 ساگ بن کر گاتے تھے۔ واضح ہو کہ عرصہ دراز سے بحیرہ ایجیس کے جزیروں
 میں دیونی سوس کے اعزاز میں بھی گائے جاتے تھے جنہیں دیتھرامپ
 کہتے تھے، ان بھیموں کو آریوں نے غزلوں کی صورت میں کر دیا تھا جن کے
 مختلف حصوں کو دیونی سوس کی قربان گاہ کے ہر دو جانب کھڑے ہو کر ساگی
 باری باری سے گاتے تھے۔ لیکن ہمیں آریوں کے نام سے جو واقعت
 ہے وہ اس کی غزلوں کی وجہ سے نہیں، جو سب کی سب مفقود ہو گئی ہیں،

بلکہ اس وجہ سے ہے کہ اُسے ایک مچھلی نے موت کے منہ سے بچا لیا تھا، ہوبہو کہ جب وہ تارنٹوم سے گورنٹھ جارہا تھا تو اُسے ملاحوں نے پکڑ کر سمندر میں پھینک دیا، لیکن ایک مچھلی اُس کی جان بچا کر اسے اس تے تاروم لے آئی۔ اریون نے اپنے بچنے کی یادگار کے طور پر اسی مقام پر ایک مرد کا بت تیار کرایا جو ایک مچھلی پر بیٹھا ہوا نظر آتا تھا۔ واضح ہو کہ یانی پر کھلتی ہوئی دو لٹنی مچھلیاں ابودوٹا کی نسبت سے مقدس سمجھی جاتی تھیں؛ اور تارنٹوم اور میتھمتا کے سکوں پر ایک شخص کی شبیہ کندہ ہے جو ایک دو لٹنی کی نیش پر بیٹھا ہوا ہے اور جس کا نام تاراس تھا، ان امور کو مد نظر رکھ کر ہم اریون کے قصے کی ابتدا کا اندازہ کر سکتے ہیں :-

دوسرے خود سروں کی طرح پرسی اندر کے عہد حکومت کے بارے میں کم و بیش مشکوک قصے ہم تک پہنچے ہیں بعض قصوں میں تو قتل و غارت کی گراگزی ایک عظیم الشان محافظ دستے کا استقلال، عورتوں کے زیوروں کی ضبطی اور اسی نوع کے دیگر واقعات کا حال پڑھنے میں آتا ہے؛ اور بعض مورخ اس کے دور کو گویا اخلاق مجسم تصور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اپنی رعایا سے کسی قسم کا محصول نہ لیتا تھا، دلالہ عورتوں کا مطلق روادار نہ تھا، غلاموں کی خرید و فروخت اور سامان عیش و نشاط کی اُس نے مانعت کر دی تھی اور گورنٹھ کے شہریوں کو آمدنی سے زیادہ خرچ نہ کرنے دیتا تھا۔ اگر ہم یہ یاد رکھیں کہ ایک قدیم روایت کے بموجب سولن اور پتاکوس کے ساتھ وہ بھی ہفت عقلائے یونان میں سے ایک شمار کیا جاتا تھا تو ہم غالباً اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ وہ محض اندرونی اقتدار یا بیرونی اثر کے سبب سے انہیں بلکہ اپنے مخصوص انداز حکومت کی بدولت بھی نہایت ممتاز تھا۔ چنانچہ وہ طرح طرح سے گورنٹھی شہریوں کی خوشی و مسرت میں مزید اضافہ کرنے میں کامیاب ہوا۔ لیکن کوئی یہ حکم نہیں لگا سکتا کہ ان مبالغہ آمیز قصوں میں کتنا رطب ہے اور کتنا یابس :-

۵۰۰ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی خود سر کس طرح ایک طرف تو نیکی اور جرہی کی تعلیم دے سکتا ہے اور

باب

یری اندر کے خصائص اور اُس کے عہد حکومت میں ہمیں ایک خاص قسم کی سنجیدگی محسوس ہوتی ہے جو اُس کی زندگی کے خاتمے کے افسانوں میں اُدا سہی سے بدل جاتی ہے۔ جب اُس نے اپنی بیوی طلیسا کو جان سے مار ڈالا تو اس کے خسر یر و ظلیس نے ایسے نو انسوں کو اُس واقعہ فاجعہ کی اطلاع دی۔ یری اندر کا بڑا بیٹا کیپ سے لوس تو ذرا کم عقل تھا، اُس کے دوسرے بیٹے یعنی لیکو فون کو یہ خبر سن کر اپنے باپ سے دلی نفرت پیدا ہو گئی۔ یری اندر نے اُس کے ساتھ پہلے تو نہایت سختی کا برتاؤ کیا، اور اُسے کور کا کڑا بھیج دیا؛ لیکن اس کے بعد اُسی کو اپنا جانیس مقرر کر دیا۔ مگر لیکو فون کو کور کا کڑا والوں نے قتل کر دیا، جس کی یاد اس میں تین سو کور کا کڑی نوجوانوں کو لہدیہ جلا وطن کر دیا گیا، لیکن جب انکا جہاز جزیرہ ساموس پہنچا تو یہ سب کے سب رہا کر دیئے گئے۔ لیکو فون دمشقی نے جو قصے جمع کئے تھے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یری اندر کی زندگی میں ہی اُس کے بیٹوں نے وفات پائی لہذا اُس کے انتقال پر اُس کا بھتیجا بسا مطلق کو رشتہ کے تحت پر بیٹھا۔ خود اپنے ہی محل میں تنہائی کا احساس، جن کاموں کی ابتدا ہوئی تھی ان کے انجام کے متعلق تردد، غالباً اپنے خلاف انصاف حرکات کا تاثر ہے، یہ وہ جذبات تھے جن سے اس قابل رستاک حکمران کے آخری ایام تاریک ہو گئے تھے۔ بسا مطلق صرف تین سال حکمران رہا جس کے بعد اُسے بعض کور بیٹیوں نے

لغیہ حاشیہ مصعور گزشتہ دوری حالت دیونی سوس دیونائی یو حالکی سر برستی کر سکتا ہے۔ اگر اسے واقف دالہ عورتوں کو سمندر میں بیکٹو ادا یا تو اس کا مقصد صرف یہ ہو گا کہ کو رشتی دیمنوں کے مستقل سچاروں کو اپنے کارومار میں خانگی مقابلے سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح اُچکل بعض مملکتیں خانگی لوٹری کی ممانعت کر دیتی ہیں، لیکن اس لئے ہمیں کہ لوٹری فی نفسہ محرب اخلاق سے مکمل اس لئے کہ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ رعایا کی قمار بازی کے خصائص کو نفع ہو وہ سرکاری خزانے میں جائے۔

۲۱۲

قتل کر دیا۔ اُس کے بھائی کو بھی جس کا نام پری اندرا ہی تھا، معزول کر دیا گیا۔
 خود سری حکومت کے زوال کی وجہ سے کورنتھ کے اقتدار میں گونہ
 کمی واقع ہوئی، یعنی گو مشرق میں یونانی دیا براہ کورنتھ کے حکم کا تابع رہا، لیکن
 مغرب میں کورکا راز اسے نو خود مختار ہو گیا۔ بہر حال معلوم ہوتا ہے کہ کورنتھی
 اعیانوں نے نہایت عمدہ طرز حکومت کی، اور اگرچہ وہ اسپارٹی محلّے
 میں شریک ہو گئے، لیکن بجائے اسپارٹی مفاد پر اپنا معاہدہ قربان کر دینے کے
 وہ توازن قائم رکھنے کی غرض سے ایتھنز کے عرصہ میں مدد و معاون ہوئے۔
 باوجودیکہ نساہوں نے سکیون کے بادشاہوں کی ایک طویل فہرست
 مرتب کی ہے، لیکن یہ مملکت کبھی کورنتھ کے ہمسرد ہمتہ نہیں ہوئی، اور حقیقت
 یہ ہے کہ سکیون کا محل وقوع ہی اس کا سند راہ ہوا۔ بہر حال چونکہ شہر سکیون
 پہلے سولہ نام لے اور دریا ئے آسوپوس کے درمیان (جس کا افسانوں
 میں بار بار ذکر آتا ہے) ایک سطح مرتفع پر واقع تھا اس لیے وہ نہ صرف عام
 تندرستی اور حفظان صحت کے اعتبار سے اچھا تھا بلکہ محفوظ دامن بھی تھا۔
 جب دوریانی فاتحوں نے اس بلدیے کی تنظیم کی تو انھوں نے تین قبیلوں
 یعنی ہیلیس، دیٹانائیس اور یا مینی لی کے علاوہ ایک اور قبیلے یعنی الی گیلی
 کو بھی شریک کر لیا جس میں غالباً اس ملک کے ابتدائی باشندوں کی اولاد
 شامل تھی۔ ایسے زمانے میں جب ہر جگہ اعیانوں کے خلاف بے چینی
 پھیلی ہوئی تھی ایک الی گیلی جس کا نام اور شاغورس تھا اعیانی حکومت کا
 خاتمہ کرنے اور خود سر بن بیٹھنے میں کامیاب ہوا۔ اور شاغورس کے بعد

۵۸۵ (۵۸۵) میں صریح طور پر یہ بیان نہیں کیا گیا۔ آئی گیلیوں کا قبیلہ یونانی اہل
 تھا، لیکن اس کے نام اور تسلسل بیان سے ہم یہ استدلال کرنے میں حق پر ہیں۔
 ۵۸۵ (سیاسیات ۵، ۹، ۲۱) کے مطابق اور شاغورس اور اُس کے
 جانشینوں کی خود سری ایک صدی تک قائم رہی۔ دیودوروس (جزو ۸، ۲۴) میں مذکور
 ہے کہ سکیون کی خود سری کا بانی غالباً ایک بورچی سسی اندریاس تھا، لیکن اور شاغورس ہی پر

۲۲۱

اُس کا بیٹا میرون خود سری حکومت کی مسند پر بیٹھا۔ یہ میرون ۳۸۵ ق م میں اولمپیا کی رتھ دوڑ میں اول آیا اور بطور یادگار کے اُس نے آلتیس میں ایک ایوان تعمیر کرایا؛ یو سانیاس کہتا ہے کہ اس ایوان میں دو کمرے تھے جنہیں سے ایک دوریائی اور دوسرا ایونیائی طرز پر آراستہ کیا گیا تھا۔^{۵۸}

میرون کے بعد سکیون کے تخت پر جو فرماں روا بیٹھے اُن کی ترتیب کا صحیح تعین اس وقت تک نہیں کیا جاسکتا ہے۔ بہر پنج اس خاندان کے سب سے باوقار حکمران کا نام کلس تھیس تھا جسے تقریباً ۳۶۵ ق م میں حکومت کرنی شروع کی۔^{۵۹} وہ ایک نہایت مستعد اور کارگر زار فرماں روا تھا، اور اُسے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰۸ پر چوتھا ہے (رائس کے Reiske صفحہ ۲۵۱)؛ یہی وجہ ہے کہ اور تانخو سری خاندان کے فرماں رواؤں کی ترتیب کا صحیح تعین نہیں کیا جاسکتا۔ مقابلہ کرو ڈاکر کے ہایت دور رس حالات (۶، ۷، ۸) یو سانیاس (۶، ۱۹، ۲۱) کہتا ہے کہ میرون تیسویں اولمپیا دہائی ۳۵۵ ق م میں اولمپیا گیا تھا۔

۵۸ اولمپیا میں جو کھدائیاں ہوئی ہیں اُن سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ خراے کے ایوان کی عمارت دوریائی اصول پر سائی گئی تھی، اس لیے غالباً یہ کمرے (تھالاموس) اس ایوان کے اندر علحدہ سے ہوں گے، اس کا حصہ نہ ہوں گے۔

۵۹ کلس تھیس کے لیے مقابلہ کرو ہیروڈوٹس ۵، ۶۷۔ چونکہ ہومر اور ہد دور ہومری میں ہر جگہ آرگوس کا ذکر تھا اس لیے سکیون میں کوئی شخص اُسے بہ آواز بلند نہیں پڑھ سکتا تھا۔ کلس تھیس کے مسند پر بیٹھے کے واقعے کے لیے مکولاؤس دمشق جو ۶۱ (میل ۳) دیکھا جائے۔

ہیروڈوٹس ۶، ۱۲۶ میں آگارتھ کے نکاح کا قصہ مذکور ہے؛ اس کے اور کلس تھیس کے متعلق دیگر امور کی بابت سٹیونکے Zuehlke نے ایسی کتاب De Agaristis nuptus میں بحث کی ہے (انسٹروک

۸۸۸)۔ کلس تھیس کے پہلی جنگ مقدس میں شریک ہونے اور ۳۵۵ ق م کے عیتوی کھیلوں میں شریک ہونے کی وجہ سے اس کی صحیح تاریخ کا تعین کیا جاسکتا ہے (یو سانیاس ۱۰، ۷، ۳)۔ ہم یہ فرض کرنے میں حق پر ہیں کہ میکا کلیس نے آگارتھ سے ۳۵۵ ق م میں پہلے

اپنی قابلیت کے جوہر دکھانے کا بہت جلد موقع مل گیا۔ وہ اس طرح کہ دیلفی والوں نے انجمن ہمسایگان میں یہ شکایت پیش کی کہ کریسا کے باشندوں نے دیلفی کے جاتریوں پر بہت سی سختیاں عائد کی ہیں اور ان پر ہر طرح کا

لہجہ حاشیہ صلیحہ کنستہ نکاح کیا ہوگا۔ اگر راستہ کے عاصقوں کے ناموں کی صحت کا کوئی ثبوت نہیں، کیونکہ جو کچھ مواد ان میں سے چند کی نسبت دستیاب ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم بعض تو کسی حالت میں شہ ق م میں اگر راستہ سے نکاح کے حتمی نہیں ہو سکتے تھے۔ لیکن یہ تعید اریاس نہیں کہ ان امیدواروں میں سے ایک ہرپوکلئی دیس بھی تھا۔ اصل میں مقابلہ اس کے اور میگاکلیس کے امین تھا، اور ان دونوں کے علاوہ دوسرے نام نہایت آسانی سے احتراع کیے جاسکتے ہیں یہیں یقین ہے کہ اس قصے کی بنیاد واقعات پر ہے، اور عاصقوں کے ایک جاہلے میں کوئی امر تعید از قیاس نہیں ہے۔ اس واقعے سے کہ ان یونانی ریاستوں میں جہاں سے امیدوار ازواج کے آئے تھے، ہمیں ساموس، حالکس وغیرہ کے مجموعے میں سے کسی ریاست کا نام نہیں ملتا، بلکہ صرف ان مملکتوں کے نام ملتے ہیں جو ان کے مخالف گروہ، ایرتیریا، لمطہ وغیرہ میں شامل تھے (جس میں ایپی دامبوس بھی شریک تھا) بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس قصے میں حقیقت کے کچھ عناصر موجود ہیں۔ میں نے اس سے اپنے رائے تازہ و طولی Lange Fehde میں بحث کی ہے۔ اس قصے میں اس زمانے کے حادثات و اطوار کی ایک عمدہ تصویر لپڑائی ہے، لیکن ساتھ ہی اس کی عام روش کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ اس عرصے کے قدیم قصوں میں ایک دلچسپ نیاں ظاہر ہوتا ہے، جو ہیکل اور میے لو پے کے عاصقوں کے قصوں کی طرح ہمیشہ قتل و عارت، جنگ و فساد پر ختم ہوتے ہیں۔

مؤرخانہ یہاں سے اس رائے کا اظہار کرتا ہے کہ اگر گوس نے اڈراسٹوس کو سیانی کیسیوں کے موقع پر کسی مرد کی کا معاوضہ دیا تھا۔ دیونی سوس کی برہا کو ترجیح دی گئی وہ یہی اندر کے طرمل کے ماضی جوئیکی وجہ سے قابل لحاظ ہے۔ سیاں کیا جاتا ہے کہ کلس نہیں نے کیسیوں کی فہرست میں سے وہ سب نام غور کر کے جو کیسیوں کی آزادی کے طریقے کے مطابق تھے، اور زمانہ حال کی تحقیق و تدقیق کے ذریعے سے یہ نتیجہ پایہ ثبوت کو بھی پہنچ گیا ہے۔ تاریخ کے قطع و برید کی یہ ایک اور مثال ہے۔ مقابلہ کروڈوسولٹ، تاریخ یونان

۱۱۱

ظلم و ستم روا رکھتے ہیں۔ اس انجمن میں ایٹھنز کا قائم مقام سولس تھا لہذا اپنے شہر کی جانب سے اُس نے دِلِثنی کی حفاظت کے لیے ایک تحریک میں کی۔ ایٹھنز کے علاوہ سکیون اور قسلی دونوں نے مداخلت کے لیے آمادگی ظاہر کی؛ لیکن اس جنگ میں جو تقریباً ۹۰ ق م میں ہوئی، باوجود ان طریقوں کی جرأت و ہمت کے حسبِ دلخواہ کامیابی نہیں ہوئی، لہذا انھوں نے ایک تدبیر ایسی نکالی جو عام طور پر جنگ میں مسوع سمجھی جاتی تھی یعنی دشمن کا پانی بند کر دیا۔ کریسیا کی اراضی ایولو، اتریس، لیسو اور ایولو پر دونوں کے نام پر حصوں تھی، لہذا دیلی کے بھارتی بین قومی قانون کے ماتحت ایک کلیائی مملکت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ کلس تھینس نے مال غنیمت کے اُس حصے سے جو اُسے ملا تھا، سکیون میں مستند دیوان اور مجسمے تعمیر کئے، اور اسی لیے یہ تھیرونیائی فنونِ لطیفہ کے میدان میں باوقفت شمار ہونے لگا۔

اس خود سر کی یہ آرزو تھی کہ اپنے چھوٹے سے شہر کو آرگوس کا (جو شمال و مسترقی یلیوپونیز یوں کا سرگروہ تھا) مقابلہ بادے یونانیوں میں یہ قاعدہ جاری تھا کہ حالات موجودہ کو افسانہ بنائے ماضیہ کی مناسبت سے قرونِ انصاف ٹھہرایا جاتا تھا، لہذا اسی اصول کا اتباع کرتے ہوئے آرگوسیوں نے یہ دعوے کیا کہ اڈراستوس نے آرگوس پر حکمرانی کے زمانے میں سکیون پر بھی حکومت کی تھی۔ اس کے برخلاف کلس تھینس یہ کہہ سکتا تھا کہ اڈراستوس نے دراصل آرگوس کو سکیون کے فرماں روا کی حیثیت سے فتح کیا تھا، اور اسی نوع کے دوسرے افسانوں کی طرح اس کی تاویل بھی کچھ مشکل نہ ہوتی؛ لیکن اس قسم کے دل خوش کن استدلال سے کلس تھینس کو اطمینان قلبی حاصل نہیں ہو سکتا تھا، لہذا اُس نے یہ کوشش کی کہ اڈراستوس کے جسم سے گویا سکیونی سورا کا جامہ ہی اتار کر پھینک دے۔ رسب سے پہلے تو اُس نے فنیہ کی رائے لی، لیکن اس کا جواب حسبِ دلخواہ نہیں ملا۔ اس کے بعد اُس نے ایک طعنازد طریق پر عمل کیا، یعنی اُس نے تھینریوں سے یہ استدلال کیا کہ وہ اپنے سورا میلانی پوس کو (جس نے اڈراستوس کے

جملے کے موقع پر تھینوں نہایت جانفشانی اور تندہی سے دشمن کی مدافعت کی تھی) سکلیوں کے نام منقل کر دیں۔ تھینوں کو اس کی یہ چالو بھی نہایت پسند آئی اور اور اس کی خواہش کے مطابق عمل کیا۔ اس پر تھین تھینس نے میلانی پوس کے نام پر بری تانیوم میں ایک تیر تھہ بنایا، اور جوا عراز اور استوس کا کیا جاتا تھا اس کا ایک حصہ اس کے لئے وقف کر دیا؛ ساتھ ہی سانگی گیتوں میں اس کے نام کی بجائے دیونی سوس کا نام شامل کر دیا۔ ان تمام باتوں کے باوجود بھی اسے حسب دلخواہ اطمینان نہیں ہوا، (بلکہ ہیر وڈوٹس کے سان کے بموجب) اس نے سکلیوں کے چار قبیلوں کے دوریانی ناموں کی بجائے توہین آمیز لقب مقرر کر دیئے اور خود اپنے قبیلے کے لئے ایک معزز نام لینی آر خے لوی ("حکام قوم") تجویز کیا؛ ہی لیس اب سیاناے (مد سور بجے) دیا تاہیں خوریاناے (خریر) اور پامغنی لی اونیا تاے (مد بجے خرہ) ہو گئے ہیر وڈوٹس یہ نہیں کہتا کہ ان تین ذیل قبیلوں کے سیاسی اختیارات سلب کر لئے گئے یا نہیں، لیکن اس میں شبہ نہیں کہ اس دلت آمیز سلوک کیساتھ ان کے شہری حقوق میں بھی ضرور کمی ہو گئی ہوگی۔ واضح ہو کہ تھینس کے انتقال کے ساٹھ سال کے بعد تک یہ نئے نام مروج رہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ تھینس تھینس کے کوئی اولاد ذرینہ موجود نہ تھی بلکہ صرف ایک لڑکی اکا رشتہ نامی تھی جس کے لئے اسے ایک ممتاز شہر کی تلامش تھی۔ تھینس کی دولت مملکت یونان میں مشہور ہونے کی وجہ سے اس رشتے کے لئے میل اور شریف خاندانوں کے امیدواروں کی کچھ کمی نہ تھی۔ ہم اس امر سے واقف نہیں ہیں کہ اولمپیا کی دوڑ میں اول آئے تھے کتنے عرصے کے بعد اس نے ان امیدواروں کو سکپون آنے کی دعوت دی، لیکن ہمیں ان امیدواروں کے نام معلوم ہیں جو تھینس کے دروازہ پر حاضر ہوئے؛ یہ مفصلہ ذیل تھے: سمندرید اس ساکن سپارس، جو اپنے زمانے کا سب سے عیش پرست شخص تھا؛ دانا سوس ساکن سپرس، جو سکر امیرس کا بیٹا تھا؛ امفمنس توس ساکن ایپی دامنوس؛ مالیس ساکن ایتولہ جو مشہور

۲۲

ہیلوان توڑ موس کا بھائی تھا، امیا موس ساکن طرابزون (ملک آرمینیا) لا فانیس ساکن ازانہ؛ ادونا ستوس ساکن ایس؛ لیورکدیس ولد فنی دون ساکن آرگوس؛ دیاکتوریداس ساکن کراٹون، ملک تھسلی؛ الگون ساکن ملک مولوسی؛ لیسانیاس ساکن ایرتیریا؛ اور اتھنز کے دشمن علیجانان فوجوان یعنی ہپوکلیمی دیس اور الیکیمونی میگاکلیس۔ کلس تھیس کو یہ دونوں اتھنزری بانی سب امید واروں سے زیادہ پسند آئے، ادران دونوں میں سے اُس نے ہپوکلیمی دیس کو ترجیح دی۔ لیکن عین انتخاب کے دن ایک نیا شگوفہ کھلا۔ یہ قرار پایا تھا کہ ایک دعوت کے موقع پر جملہ امید وار اپنے اپنے معاشری اوصاف کی نمائش کریں گے۔ ان میں سے ہپوکلیمی دیس نے فن رقص میں کمال دکھایا؛ گو کلس تھیس کی لطیفی وہ یوراپھس اُترا۔ لیکن جب اُس نے میز کے وسط میں سر کے بل کھڑے ہو کر اپنے پاؤں ایک دوسرے سے مارنے شروع کئے تو کلس تھیس سے رہا نہ گیا اور اُس نے فوراً میگاکلیس کے نام کا اعلان کر دیا۔ یہ خبر سنتے ہی ہپوکلیمی دیس کی زبان سے نکلا کہ ”ہپوکلیمی دیس کو کیا پروا“ اور یہ فقرہ یونانی زبان میں ضرب المثل ہو گیا۔ مقابلے کے اختتام پر کلس تھیس نے ہر امید وار کو ایک ایک ٹالنت بطور انعام کے مندر کیا :-

کلس تھیس کا بھی تاریخ میں ایک خاص رتبہ ہے لیکن وہ یری اندر سے بالکل مختلف ہستی تھا۔ یری اندر کے اندر میں اُدا سی اور پستی پائی جاتی ہے، لیکن کلس تھیس ہمیشہ ہنستا بولتا نظر آتا ہے۔ کلس تھیس جو کرتا ہے سمجھ کے کرتا ہے، اپنے ہمعصروں کو پورے طور پر بھانپ لیتا ہے اور انکا اور ان کے مہبودوں کا مذاق اُڑاتا ہے۔ جب اورا ستوس کا جانی دشمن میلانی پوس ایک دروازے سے داخل ہوتا ہے تو اورا ستوس کو دوسرے دروازے سے نکل جانا پڑتا ہے، اور قدیم شریف خاندانوں میں سے

✽ ایک ٹالنت = تقریباً ۱۰۰ روپے۔

۲۲۱

ایک ایک فرد کو سرکاری خطاب "بچہ خنزیر" کے سامنے تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ اگر راستہ کے عاشقین کے فتنے کے انجام کی بنا پر بلاشبہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ کلیس تھینیس نے ہیوکلیمی دپس کے بھگتانے کے لئے ایک جال بھیلایا تھا جس میں وہ بے دھڑک بھنسن گیا۔ میگاکلیس کے جانشینوں نے کلیس تھینیس خود سرسکیون کی طرح انسانوں کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے میں عیاری اور چالاکي سے کام لیا۔ ظاہر ہے کہ کلیس تھینیس نے نہایت پوشیاری سے حکومت کی ہوگی ورنہ اس کی اصلاحیں اتنی دیرپا ثابت نہ ہوتیں، اور جب ان اصلاحات سے گریز کیا گیا تو سکیون کو اسیا رٹا کا تحت ہو جانا پڑا۔

شمال و مغربی یلیوینیز کے خود سرول میں سے ہم اس سے قبل ہی پروکلیس والی ایپی دور دوس سے واقف ہو چکے ہیں، جو پیری انڈر کا خیر اور اورخوینوس نے ایک امیر کا داماد تھا۔ پروکلیس کے دھوکا دیکے مسی نیوں سے جا ملنے کی وجہ سے آرکیڈیوں نے اُسے قتل کر دیا۔ میگاکر اکا خود سر تھیاگنیس پروکلیس سے کہیں زیادہ طاقتور تھا۔ یہ تھرسمندر سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر دو پہاڑی قلعوں کے دامن میں جن کے درمیان ایک گھاٹی تھی، واقع تھا، جن میں سے مشرقی قلعے کا نام کاریا تھا۔ یہ ایک ترقی پذیر تجارتی قصبہ تھا اور جیسا ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں، یہاں سے متعدد نوآبادیاں دوسرے ملک میں جا کر قائم ہوئیں۔ غالباً سلیٹوس کی آباد کاری (شلتیڈم) کے بعد ہی تھیاگنیس طبقہ ادنیٰ کی مدد سے یہاں کا حکمران بن بیٹھا۔ ہمیں اس کے شہری کارناموں کے بارے میں بہت کم معلومات حاصل ہیں؛ مگر سیاسی

شلتیڈم عابلاً اس خنیں بیان کا آخری خود سر تھا De Malign Herod ۲۱ پ۔

۱۱ تھیاگنیس کے لئے ارسطاطالین، دو سیاسیات، ۵، ۴، ۵، ۵، طوسی ویدیش

۱۲۶، ۱؛ یوسانیاس ۱، ۲۸، ۱، ۴، ۴، ۱، ۴، ۴، ۱، ۲، ۲، ۱۸ Plut Qu Gr.

مقابلہ کیا جائے پلاس Plass جلد ۱، ۱۶۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳

باب ہست و سوم

ایشیائے کوچک کے یونانی اور لیدیہ اور ایران کے ساتھ اُن کے جھگڑے

دوریائی حملے کی وجہ سے یورپ میں تو یونانی تہذیب و تمدن کی ترقی رُک گئی، لیکن سرزمین ایشیا میں اس کو بہت کچھ فروغ حاصل ہوا۔ قدرت نے ایشیائی یونانیوں میں سرفروشی کی قابلیت اور مہمات سر کر سکی جرأت و بہمت و دلیت رکھی تھی، جس کی وجہ سے وہ دور دراز ممالک میں سفر کرنے سے ذرا نہ جھجکتے تھے؛ یہی سبب تھا جس کے باعث اُنھوں نے دور و دراز ساحلوں پر نو آبادیاں قائم کیں اور یونان کا نام بحیرہ اسود کے ساحلی ممالک، لیبیہ اور اٹلی میں زبان زد خواص و عوام ہو گیا۔ لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایشیائے کوچک کے یونانیوں کی قومی ہستی جنھوں نے اپنی قوم کا نام روشن کر دیا تھا، ہرگز محفوظ نہ تھی۔ وہ بڑا عظم ایشیا کے کنارے پر رہتے تھے جس کے اندرونی حصے میں ایسی بڑی اور طاقتور سلطنتیں قائم تھیں جن کی مادی قوت و سطوت یونان سے چند در چند زیادہ تھی اور جن کی تہذیب و تمدن یونان کی تہذیب سے کہیں قدیم تر اور بہت سے حالات کے اعتبار سے بہت ارفع و اعلیٰ تھی۔ ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے یونانیوں کے اتنے عرصے تک اپنی خود مختاری اور آزادی قائم رکھنے کے بہت سے بیرونی اسباب تھے، جن میں امتداد زمانہ سے تبدیلی پیدا ہو گئی؛ لیکن سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اُن کی ہمسایہ اقلیمی سلطنتوں کی نگاہ میں ساحلِ بحر کی کوئی

باب

خاص وقت نہ تھی، لہذا انھوں نے کاسیائیوں اور دیگر آبادکاروں کو اپنے اپنے حال پر چھوڑ رکھا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ اس روش میں ایک خاص تبدیلی پیدا ہو گئی، یعنی اندرون ملک میں سمندر سے قریب ہی ایک ایسی عظیم الشان سلطنت قائم ہوئی جس کے حکمران ساحل تک پہنچنے کو نہایت ضروری سمجھنے لگے، اور جب انھیں یونانی بندرگاہوں کی روز افزائی ترقی کا علم ہوا تو انھیں اُن پر قبضہ کرنے کی خواہش پیدا ہو گئی۔ دریائے ہلیس کے مغرب میں جو دو قومیں، لیدویا اور افروجی، رہتی تھیں، ان میں سے افروجی کہیں زیادہ قدم بڑھانے کے شوقین اور اُن کی خواہش صرف تجارتی فوائد ہی تک محدود نہ تھی بلکہ وہ اپنے آبائی ملک کی سرحدوں سے باہر اپنا حلقہ اقتدار وسیع کرنے کے بھی خواہاں تھے۔ یہ دونوں ملوکیتیں عرصہ دراز تک دوش بدوش قائم رہیں، یہاں تک کہ غالباً ساتویں صدی ق م کے اختتام پر لیدیہ والوں نے افروجیہ کا اپنے ملک میں الحاق کر لیا۔ ان کے اور یونانیوں کے مابین مذہبی معاملات اور عام تہذیب و تمدن میں کوئی خاص تباہی نظر نہیں آتا؛ مثلاً ایک طرف تو گوردیوس اور میداس کی حیثیت تقریباً یونانیوں کی سی ہے، اور دوسری جانب ایفے سوسی ازتیس اور اسے زنون کو یونانی مذہب کے زمرے میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ اسی طرح جہاں تک افسانوں کا تعلق ہے، پیلوپس کو مشکل سے کوئی یونانی اعلیٰ تصور کرتا ہوگا، اور ہم ساتویں صدی ق م میں ایسارٹا میں ایک مزار کی شاعر الکسان کا نام پڑھتے ہیں جو شہر سارڈس سے پانزویں ایسارٹا لایا گیا تھا۔ ہم اسے بہ آواز بلند فخریہ انداز سے کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ وہ کوئی مقدس لوی یا اکاذباتی نہیں بلکہ مشہور آفاق شہر سارڈس کا باشندہ ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے گمان میں یونان کی سب سے بڑی مملکت کی شہریت ایک مقدس لوی کی بہ نسبت ایک لیدوی کے لیے زیادہ موزوں و مناسب تھی۔ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے کہ ایشیائے کوچک کے یونانیوں میں سب سے ترقی یافتہ جو قوم تھی اسکا ساتھ

اندھوں ملک کی سب سے زیادہ اقبال مند قوم سے ہوا، اور دونوں نے ایک دوسرے پر نہایت گہرا اثر ڈالا۔ ایولیا کی تو اس حصہ ایشیا کے شمال میں اور دوریائی جنوب میں آباد تھے، لہذا انھیں اندرون ملک کے باشندوں سے زیادہ خطرہ نہ تھا؛ اس کے برعکس ایونیا میں ہرموس، کیستر اور میانڈر کی ندیوں کے کناروں پر آباد تھے جو ملک لیدیہ کو سیراب کرتی تھیں، چنانچہ لیدیہ کے باشندوں کو خود بخود ان بلدیات میں جو ان ندیوں کے دھانوں پر آباد تھے، یعنی فوکیہ، سمیرنا، ایفیسوس اور ملطہ میں فطری دلچسپی پیدا ہو گئی۔ ظاہر ہے کہ جس وقت لیدیوں نے اپنے ایکو ایونیا میں سے زیادہ طاقتور تصور کرنا شروع کیا، فوراً ان دونوں میں باہمی تنازعہ بالکل ناگزیر ہو گیا:

یہ جھگڑا اُس خاندان کے دور حکومت میں پیش آیا جسے افسانوں میں لیریوی قوم کا تیسرا خاندان شاہی شمار کیا گیا ہے۔ لیدیہ کے تخت پر اولاد آپس کے بعد ہر قل کی اولاد بیٹھی، جس کی بابت طرح طرح کے افسانے مستہور تھے۔ شاہ ادیا تیس کے بعد اُس کے بیٹے کادیس اور آردیس تخت نشین ہوئے؛ ان میں سے کادیس نے تو صرف قلیل مدت تک حکومت کر کے وفات پائی، اور آردیس کو جلاوطن کر دیا گیا۔ آردیس نے ساردیس سے کیچے جا کر پہیہ سازی کی ایک دکان کھولی اور جتنک کہ اُسے اپنا آبائی ملک واپس نہ مل گیا برابر یہی کام کرتا رہا۔ سادیا تیس ولد آردیس خنہ طور پر ایک مڑنادی مسمی واسکی لوس کے ساتھ فرار ہو گیا تھا۔ اب سیلیس اور میرسوس کے بعد سادیا تیس (جسے ہیرودوٹس کاندولوس کے نام سے مخاطب کرتا ہے) تخت پر بیٹھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مڑنادی خاندان کے افراد اپنے دشمنوں کے ظلم و ستم سے تنگ آ کے ملک چھوڑ کر چلے گئے تھے، اور اب سادیا تیس کے عہد حکومت میں واسکی لوس کے پوتے گے گیس نے اپنی جلاوطنی سے واپس آکر پہلے تو دربار شاہی میں رسوخ پیدا کیا،

باب ۳

اور پھر بادشاہ کو قفل کر کے خود تخت پر بیٹھ گیا۔ اس طرح ہرقلی خاندان شاہی کا خاتمہ ہو کر اب مرمنادی خاندان کے دور کی ابتدا ہوئی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ انقلاب سہولت اور آسانی سے انجام کو نہیں پہنچا، اس لیے کہ یہ کے باشندے اپنے قدیم حکمرانوں کے خاندان کو بغیر جھگڑے کے سنبھالنے سے مٹانے کے لیے تیار نہ تھے۔ لہذا لگی گیس نے فائدہ دینے سے استفسار کیا، اور وہاں سے اسی کے حق میں فیصلہ صادر ہوا۔ ہیرودوٹس کہتا ہے کہ لگی گیس نے دلیفی والوں کو چھ طلائی پالے جن میں سے ہر پالیس تانت وزن کا تھا بھیجے، بلاتر۔ اس نے اس تحفے کا وعدہ پیستریہ سے کر لیا ہوگا اور اس سے مقدس رازیوں نے نہایت شکریہ و امتنان کے ساتھ قبول کیا ہوگا:

لگی گیس نے یہ تصفیہ کر لیا تھا کہ وہ ایسے ملک کے قدرتی بدرگاہوں پر اپنا تسلط و رقاہ برپا کرے، جب اس نے یونانی بلدیات پر حملہ کیا تو

۱۸ ہیرودوٹس ۸، ۱۰ وغیرہ، مکولاؤس دستقی حر و ۲۹ (میوکر) جس نے غالباً ایاسیان راہتوس سے احد کیا ہوگا، Plut Q Gr ۲۵۔ متقدیم کے بیانات میں آخری ہرقلیوں کے ناموں اور ترتیب حاسینی کی رابت بہت کچھ اختلاف ہے۔ لگی گیس کی اکثری کے متعلق Plut Rep ۳۵۹، ۲، امیں جو مقدمہ بیان کیا گیا ہے وہ بالکل درمی معلوم ہوتا ہے۔ سٹوٹ تاریخ لوک لیدیہ "Kaenige R Schubert Geschichte der on Lydier 1884 رارے لیدیہ" Radet La Lydie بیرس ۱۸۹۳۔

راہتوس اور ہیرودوٹس کے ہاں کے مطابق تسلسل میں مصلہ۔ یل ہے

لگی گیس کی تحت نشینی ۶۹۹ ق م

الیائیس سوم (اردیس) ۶۶۳ ق م

سادیا تیس دوم ۶۲۵ ق م

الیائیس چہارم ۶۱۰ ق م

کریسوس ۶۰۱ ق م ظاہر ۶۰۱ ق م

یونانیوں نے اُس کی خفیف مدافعت پر اکتفا کیا اور اُس پر اتنی قوت صرف نہ کی کہ اُسے شکست ہو جاتی۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں باہمی کوئی سیاسی ربط نہ تھا؛ تمام ایشیائے کوچک کے یونانی توکجا، ایک قبیلے کے افراد بھی باہم متحد و متفق نہ تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ گگی گیس نے سب سے پہلے گنیشیا پر حملہ کیا، جو ساردس کی طرح دریائے ہرموس کی وادی میں کوہ سیلوس کے شمالی ڈھال پر آباد تھا، اور وہ بہ نسبت پایہ تخت لیدیہ کے سمندر سے قریب تر واقع تھا؛ مگر چونکہ ساحل سے ذرا دور تھا اس لیے اسے اندرونی شہر تصور کیا جاتا تھا۔ ساحل سے بُد کی وجہ سے یہ ممکن تھا کہ بیرونی حملات

۲ گنیشیا کے حلاف جو ہم سر کی گئی اُس کے لیے مقابلہ کروں گولاؤس دستقی جو ۶۲۰ (میولر)۔ گولاؤس یہ ہیں کہتا کہ یہ گنیشیا اس نام کا تعلق تہر تھا۔ رماہ حال کے مورخوں کے نزدیک تغیر گنیشیا محض قصہ کہانی سے زیادہ ہیں ہے۔ گگی گیس کے عہد کے واقعات، مؤثرنادی خاندان کے عروج، اس کے اسباب اور تسلسل واقعات کے لیے دیکھو گیلٹزر، "عہد گگی گیس" Geltzer Das Zeitalter des Gyges;

Rh mus 30 & 35 کرادے، "لیدیہ" Radet. La Lydie ص ۱۵۱
۱۸۶ رادے کے نزدیک گگی گیس نے سکے ایجاد کئے۔ وہ کہتا ہے کہ گگی گیس کی حواہش تھی کہ یورپی یونانیوں کے ساتھ مخالفہ کرے اور ایشیائی یونانیوں پر جمعہ قائم کرے۔ کیمیریائیوں نے جب آخری متوحات کئے ہیں تو ان کا قائد لیکداس تھا، جس کے نام سے اس کا لید دی الامل ہو یا معلوم ہوتا ہے۔ رادے صفحہ ۱۸۰۔

اسٹوری ہال کے لیے اہمیت، متاریخ اسٹوری ہال "Smith: History of
Assurbanipal صفحہ ۶ وغیرہ اور رالنسن: "د مغربی ایشیا کے میکیلی وشنے
Rawlinson: Cuneiform Inscriptions of Western Asia ۹۵۱۲۸
Meyer: G. d A. عام حالات کے لیے مطالعہ کروئے: "د تاریخ قدیمات
۲۴ وغیرہ۔ "د دیگر مصنفوں کے ساتھ اسے قرین قیاس سمجھتا ہے کہ کیمیریائی
ایشیائے کوچک کے مشرق کی طرف ہو کر نہیں بلکہ تھریس سے راستے سے آئے ہوں، اور

۳۳

اُس کے رسل و رسائل منقطع کر دیے جائیں، چنانچہ غالباً گئیس نے اُسے اپنا مطیع کرنے کا یہی طریقہ اختیار کیا۔ جب اُس نے شہر سمرنا پر حملہ کیا تو ادا ل تو یہاں کے باشندے میدان جنگ میں ناکام ہوئے اور لیدوی لشکر نے انھیں شہر کی طرف بھگا دیا، لیکن بالآخر کامیابی کا سہرا انھیں کے سر رہا۔ اسی طرح جب اُس نے ملطہ پر فوج کشی کی تو یہ بھی بیکار ثابت ہوئی۔ یہاں سے وہ کولوفون آیا، اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے شہر کو فتح کر لیا، جس سے یہ نتیجہ نکالنا بجا نہ ہو گا کہ وہ قلعے کو مغلوب نہ کر سکا۔ انجام کار حملہ آورا در محصورین میں ایک مخالفہ ہو گیا، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف تو گئیس نے اپنے دعوے کو کر دیے اور دوسری جانب اس کے معاوضے کے طور پر شہر والوں کو چند رعایتیں حاصل ہو گئیں۔ بہر حال اس میں شبہ نہیں کہ گئیس کے عہد میں لیدیہ نے عظیم الشان ترقی کی، لیکن اُس کی زندگی کا انجام اچھا نہ ہوا۔ بحیرہ اسود کے شمالی ساحل پر ایک قوم کیمیریائی آباد تھی، جسے اسکیثیوں نے اپنا وطن مالوف چھوڑنے پر مجبور کیا تھا، اور اب وہ جوق جوق ان ممالک میں داخل ہونا شروع ہو گئے جو اس بحیرے کے جنوب میں واقع تھے۔ اس قوم کے جو منتشر حالات ہم تک پہنچے ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ساتویں صدی ق م کے وسط میں انھوں نے مغربی ایشیاء کو چاک پر جو حملہ کیا تھا وہ اپنی نوع کا پہلا حملہ تھا، بلکہ اس سے قبل بھی یعنی آٹھویں صدی ق م میں ہی وہ اپنے آبائی وطن کو ترک کر کے ان ممالک میں نمودار ہو چکے تھے۔ اسٹروجنی پال کے نوشتوں سے (جو غالباً ۶۶۹ ق م میں تخت استوریہ پر بیٹھا) یہ معلوم ہوتا ہے کہ گئیس ان کیمیریائیوں سے کسی لڑائی میں مارا گیا۔ وہ کہتا ہے کہ

بقیہ حاشیہ منورہ گوشتہ یہاں سے انھوں نے اپنے ساتھ تریس کو لیا۔ ہیرودوٹس ۱۵۶۶۹ میں بیان کرتا ہے کہ آردیس کے زمانے میں کیمیریائیوں نے ساردس کو فتح کر لیا تھا نیز مقالہ کروہیر وڈوٹس ۱۲۱۴ اور شٹائس کے حواشی۔

۱۱۱

گی گیس نے جو ملک لیدیہ کا حکمران تھا اپنے سفرِ استاءِ استوریہ کے پاس
اظهارِ وفاستاری و عہدِ تندی کے لیے روانہ کئے۔ اس واقعے کے بعد ہی
فرماں روا نے لیدیہ کو کیمیریائیوں سے جنگ آزما ہونا پڑا جس میں اُسے
فتح ہوئی اور اُس نے اُس کے دوسرے داروں کو پابجولاں نیمواہ بھیج دیا۔
لیکن استوریہ پال کے قول کے مطابق گی گیس نے اپنے عہدِ دہیاں کو توڑ
دیا، اور اس کی بجائے اُس نے بسا ملکی (بسا مطیق) والی مھر کو جس نے
استوریہ کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا تھا، مدد بھیجی۔ اس پر استوریہ پال نے
اپنے محبوبوں یعنی استور اور استار سے دعا مانگی کہ وہ اپنے اثر سے
گی گیس کی لاش اُس کے دستمنوں کے سامنے پھینکوا دیں۔ گی گیس نے
بعینہ اسی طرح سے اپنی جان دی یعنی کیمیریائیوں سے لڑتے لڑتے مارا
گیا، اور اُس کے جانشینوں نے بالآخر شاہِ استوریہ کی فرماں روا کی تسلیم
کر لی۔ کیمیریائیوں نے گی گیس کا خاتمہ کرنے کے بعد ایفے سوی ازمیس
کابت خانہ جلا کر خاکستر کر دیا، ہیر و ڈوٹس کا بیان ہے کہ وہ اسکے جانشین
آردیس کے عہد میں لیدیہ واپس آئے، اور علاوہ قلعے کے شہر ساردس
پر قبضہ کر کے ایونی بلدیات کو تاخت و تاراج کیا۔ رمتہ رفتہ اُن کی قوت
واقفہ میں زوال آنا شروع ہوا، اور آردیس کے عہدِ حکومت کے
اختتام پر لیدیہ کو اُن کی طرف سے زیادہ خطرہ باقی نہیں رہا یہی کیفیت
اُس کے جانشین سادیاتیس کے عہد کی تھی؛ اس کے بعد آلیاتیس نے
جس نے سلاطینِ ق م سے ۱۱۵ ق م تک حکومت کی، انھیں شکست دیکر
ان کا خاتمہ کر دیا۔

لیدیہ کے ان بادشاہوں کے یونانی بلدیات سے جو تعلقات تھے
اُن سے ہمیں بہت ہی کم واقفیت ہے۔ ہیر و ڈوٹس کہتا ہے کہ آردیس
نے ملطہ پر حملہ کیا، لیکن اُنہیں اُسے کامیابی نہیں ہوئی۔ بہر حال آردیس نے پری اپنے
پر قبضہ کر لیا اور سادیاتیس نے سمیرنا پر ایک فہم کو روانہ کیا اور ملطہ پر
۱۱۵ ق م ساریاتیس کی سرحدوں کیلئے ہیر و ڈوٹس ۱۸۱۲ ق م کو لائوس ساکن ہنق، حمود ۶۳ دیوکس :-

قبضہ کرنے کی کوشش کی جس کا خود سر حکمراں تھراسی بولوس تھا۔ وہ اور اُس کے جانشین دونوں نے یہ شیوہ اختیار کیا کہ ہر سال ملطہ کی طرف جاتے اور شہر کے چاروں طرف کی اراضی کو تباہ و برباد کر کے چلے آتے۔ ملطی اس سے نہایت پریشان ہوئے لیکن علاوہ خوسیلوں کے کسی اور بلدے کے باشندوں نے ان کا ساتھ دینا نیت نہ کیا۔ بالآخر ایک خاص واقعے نے صورت حال کو نازک کر دیا۔ ہوا یہ کہ الیاٹیس نے بلا سوچے سمجھے ملطہ کے قریب اسے سوس کابٹ خانہ جلا دیا، جس کے کفارے کے طور پر اسے اسے فرو تہمیر کرنا لازم ہوا جو نبیہ التوائے جنگ کے ناممکن تھا۔ بری اندر نے تھراسی بولوس کو یہ اطلاع دی کہ الیاٹیس ضرور التوائے جنگ کی درخواست کرے گا، لہذا جب لیدیہ کے سفر اٹھراسی بولوس کے پائے تخت پہنچے تو اُس نے حکم دیا کہ ملطی نہایت فراح اور بلند حوصلگی سے دعوتوں اور خوشی و مسرت کے جلسوں میں شریک ہوں تاکہ سفیروں پر یہ اثر پڑے کہ تھراسی بولوس یا اُس کے ہم وطنوں کو جنگ کی وجہ سے مطلق تردد و دہنیں نہ ہوں۔ جب سفیروں نے صورت حال کی خبر الیاٹیس کو دی تو اُس نے فوراً صلح کر کے ملطہ کے ساتھ محالف کر لیا۔ سمترنا اور ساردیس کے قرب کی وجہ سے ان میں جو باہمی رقابت تھی وہ اُن کے لیے قطعاً ناقابل برداشت تھی لہذا الیاٹیس نے اس شہر قبضہ کر لیا۔ اسٹرابو کہتا ہے کہ اس تسخیر کے بعد سمترنا کے باشندے صدیوں تک اس غیر مستحکم تہذیب رہائے۔ یہ ہر گز

اُس نے کلازومے نامے پر حملہ کیا، لیکن یہاں اُسے شکست فاش اٹھانی پڑی۔ لیدیہ والوں کے قبضے میں اب سمیرنا اور کولوفون ایسے نفیس بند گاہ تھے، اور چونکہ اُنہوں نے لعلیوں سے محالفہ کر لیا تھا اس لیے لعلہ کا بندر شاہ بھی اُن کے حیطہ اقتدار میں آگیا تھا۔ رہا الینی سوس، سو اُس کے اور لیدیہ کے باہمی تعلقات دیرینہ تھے، چنانچہ اس کے حکمران خاندان شاہی اور لیدیہ کے مرمنادی خاندان میں باہمی عزیز داری ہونے کی وجہ سے لیدیہ والوں کو اُس کی طرف سے مطلق اندیشہ نہ تھا۔ شمال کی طرف لیدیہ والوں کے قبضے میں اڈرامیتیم اور داسکی لیوم تھے الیاٹس نے اپنے پائے تخت کی مشرقی سرحد کو مفصلہ ذیل طریقے سے محفوظ کر لیا، اس سمت میں استوریوں کی سلطنت کی جگہ مید ویوں اور بابلیوں کی سلطنتیں قائم ہو گئی تھیں۔ ان میں سے مید ویوں نے اسکیتی حملہ آوروں کو اپنے ملک واپس جانے پر مجبور کیا تھا، اور اب وہ اپنے ملک کی سرحد کو شمال و مغرب کی طرف بڑھانے کے آرزو مند تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ الیاٹس اور مید ویوں میں باہمی جنگ ہوئی جو سالہائے دراز تک برابر جاری رہی۔ اس جنگ کے اثنائیں ایکروز سورج گز بن پڑ گیا (جس کے باب میں کہا جاتا تھا کہ اسکی طالبس نے میش گوئی کی تھی)، اور چونکہ فریقین دوستی کے معبود کی پوجا کرتے تھے لہذا وہ دونوں انجام کے غور و فکر میں پڑ گئے آخر کار بابل کے بادشاہ اور کیلیکیہ کے سس نے سس نے بیچ میں پڑا کہ لیدیہ اور میدیہ کے مابین صلح کرادی، بس کے مطابق دریائے ٹالیس دونوں ملکوں کی درمیانی سرحد قرار پایا اور الیاٹس کی بیٹی کا عقد سیا کزار (سیاوش) کے بیٹے اشتیاز (افراسیاب) کے ساتھ ہو گیا۔ الیاٹس نے کاریہ والوں کو بھی

بہ کیلیکیہ کے دریاں روا کو سس نے سس کہتے تھے (متروم اردو)۔

۱۔ سس کے نزدیک لیدیہ ویوں اور مید ویوں کے درمیان لڑائیاں سالہائے دراز میں ہوئی

۱۳۲

مغلوب کر لیا اور اس طرح وہ دریائے پالپس کے مغرب اور جبل طاروس کے شمال میں جلد مالک کا فرماں روا ہو گیا۔ اپنی زندگی میں اُس نے بے شمار دولت پس انداز کی جس کی نمائش اُس کے مرنے کے بعد کریوس نے کی۔ الیاٹس کا مقبرہ عرصہ دراز تک چار دانگ عالم میں مشہور رہا اور خود ہیرودوٹس اُس کے بیان میں لکھتا ہے کہ مصری اور بابلی مقبروں کے بعد اسی کا نمبر آتا ہے۔ اس کے نشیبی حصے کا محیط چھ ستادیا اور دو یلتھرا (یعنی تقریباً ۱۲۸۰ گز) تھا، جس میں بڑے بڑے پتھر لگائے گئے تھے، اور اس کا بالائی حصہ مٹی کا تھا جس کے بنانے میں تاجروں، دوکانداروں، صناعتوں، مزدوروں اور بازاری عورتوں نے مدد دی تھی۔ ہیرودوٹس کہتا ہے کہ اُس نے خود اپنی آنکھ سے پانچ پل پائے دیکھے جن کے بالائی حصوں میں ہر قسم کے معماروں کے کام کی مقدّمات اور نوعیت کندہ تھی، اور اُس کے مطابق اُسے یہ معلوم ہوا کہ جملہ عمارتوں میں بازاری عورتیں سبقت لے گئی تھیں۔ اگر یہ واقعہ صحت پر مبنی ہے تو لیدوی قوم اپنے اخلاق کی طرف سے یقیناً مطمئن ہوگی۔ آج بھی لیدوی بادشاہوں اور امرا کی قبروں کے تودے دریائے ہرموس کی دوسری جانب سارڈس کے شمال میں نظر آتے ہیں، اور معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سب سے بڑا، جس کا محیط اس وقت ۱۱۶۰ گز سے زیادہ ہے، الیاٹس کا ہی مقبرہ ہوگا۔

الیاٹس نے ۶۷۵ ق م میں وفات پائی۔ منجملہ دیگر اولاد کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ (دیکھو ذکر ۳۳۹)؛ لیکن بعض مورخ ۶۷۵ ق م کا تین کرتے ہیں اور یہی قیاس حقیقت پر مبنی معلوم ہوتا ہے؛ دیکھو میر Meyer ۴۸۶ جہاں تاریخ ۲۸ مئی سنائی گئی ہے۔

۶۷۵ کریوس کے عہد حکومت کو میر (تاریخ قدیمہ Meyer G. d A. صفحہ ۵۸) ۶۷۵ ق م سے ۶۷۵ ق م تک ہونا بتاتا ہے۔ واقعات ہیرودوٹس

یا ۳۱۷

اس کے دو بیٹے کرسپوس اور پتالیون تھے جن میں سے دوسرے کی ماں یونانی تھی اور گودربار میں ایک فریق ایسا بھی تھا جو پتالیون کو تخت پر بیٹھانا چاہتا تھا، لیکن بالآخر کرسپوس ہی تخت نشین ہوا۔ تخت نشینی کے وقت اس کی عمر پینتیس سال کی تھی، اس کی سلطنت مرہ الحال تھی، صیغہ مالیات نہایت عمدہ حالت میں تھا، اور اس کی فوج کی تحفہ و تذلیل کی کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی۔ اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے منصوبوں کو پیش نظر رکھیں گے یعنی ساحلی یونانی بلدیات کو اپنا مطیع کر لیں گے۔ اگر یہ شہر متحد و متفق ہو کر جوش و خروش اور پوری قوت سے غنیم کے حملے کی مدافعت کرتے تو ممکن ہے کہ ان کی آزادی قائم رہتی اور شاہ لیدیہ کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا، لیکن اس کے بعض کو تو کچھ پچھلے پیش تھا اور بعض کو آزادی کی مطلق پروا نہ تھی۔ غلطی کے باشندے اپنے اس محالفے پر قائم رہے جو انھوں نے لیدیہ کیساتھ کیا تھا، اور کرسپوس نے ملٹی ایولو کو دیون کے برابر نہ رہنے بھیج کر یہ دکھا دیا کہ اس کے دل میں دونوں کی مساوی وقعت ہے۔ دیگر بلدیات میں سب سے افضل ایونی سوس تھا، جس کے حکمران کا کرسپوس سے کچھ جھگڑا ہو گیا جب اس نے ہتھیار رکھنے سے انکار کیا تو کرسپوس نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ منجیقوں کے ذریعے سے شہر پر حملہ کریں۔ ان سپاہیوں نے شہر نہایت آگاہی کا ایک برج گرا دیا، اور جب شہر والوں کو خیال ہوا کہ مبادا انھیں مملوب ہونا پڑے تو ایسے نازک وقت وہ یہ چال چلے کہ شہر نہایت اور اتر پینس کے بیت کہ کے کو (جن کے مابین سات سا دیا یعنی تقریباً یون میل کا فصل تھا) ایک رسی سے منسلک کر کے شہر کو بھی بیت خانے کی طرح مامون و مصنون کر دیں۔ اس تدبیر کا اصل مقصد یہ تھا کہ

بقیہ ماشیہ صفحہ ۴۲۷ میں مذکور ہیں۔ کرسپوس کے عہد حکومت کا بہترین حال رادے، ولیدیہ Radet La Lydie میں ملے گا۔

باسک

کرسیوس سے رحم و کرم کی درخواست کی جائے، اور اس میں انھیں کامیابی ہوئی۔ اُس نے اُس مندر کے لیے پتھر کے ترشے ہوئے پیل پائے جن کی اُسے بہت کچھ ضرورت تھی تحفہ بھیجے، اور اڑتیس دیہی پر سونا چڑھایا۔ ایلی سوس کے بعد بہت سے یونانی تہرجن میں ایونیائی اور ایولیائی بلدیات شامل تھے، مستحضر ہوئے، اور کرسیوس نے اپنی خواہش کے مطابق اُن پر خراج قائم کیا۔ جب اُس نے ساحلی بلدیات فتح کر لیے تو اُس کی نظر یونانی جزائر پر پڑی، لیکن سیر و ڈوٹس کہتا ہے کہ اُس زمانے کے معکر بیاس سے مشورہ کرنے کے بعد وہ اپنے ارادے سے باز آیا۔ جب کرسیوس نے بیاس سے دریافت کیا کہ یونانی کیا کیا کارروائیاں کر رہے ہیں تو بیاس نے اُسے فوراً یہ جواب دیا کہ جزیروں کے باشندے سواروں کو جمع کر کے تہر سار دس پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ کرسیوس نے یہ سنکر فوراً کہا کہ اس سے زیادہ کوئی امر اُس کے لیے باعث مسرت نہیں، اس لیے کہ ایسی حالت میں وہ اپنے دشمنوں کو بہ آسانی مغلوب کر لیکر۔ اس پر بیاس بولا کہ اگر اُس نے جزائر پر جہازوں کے ذریعے سے حملہ کیا تو انھیں بھی بے چینہ اتنی ہی مسرت حاصل ہوگی۔ یہ سن کر شاہ لہدیہ اپنے ارادے سے باز آ گیا۔

کرسیوس کی خواہش تھی کہ یونانیوں کے ساتھ عمدہ تعلقات قائم کرے، اور اس مقصد کے حصول کے لیے اُس نے نہ صرف ساحلی یونانی بلدیات کو اُن کے اندرونی معاملات میں بالکل آراہ چھوڑ دیا اور اُن سے کسی قسم کی فوجی کمک کا مطالبہ نہیں کیا، بلکہ وہ ہمیشہ یونانی حرموں اور ممتاز اشخاص کا اعزاز و احترام کرنے کے خیال میں لگا رہتا تھا۔ اُس نے ایولو کے ملطہ، تبیز اور درلفی والے بت خانوں اور امفیار اؤس کی تعبیر گاہ کو تحفہ تحائف سے مالامال کر دیا۔ جب اسپارٹیوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ کوہ بقور ناکس پر ایولو کا ایک طلائی مجسمہ نصیب کرنا چاہتے ہیں تو کرسیوس نے انھیں جس قدر سونا مطلوب تھا بالکل مفت

باب ۲

نذر کر دیا۔ اسی طرح ایچی سوس کے ایک یونانی کو، جس نے اسکی تخت نشینی سے پہلے اُس سے کچھ رقم قرض لی تھی، اُس نے ایک گاڑی بھر سونا دیدیا۔ ایچیز میں ایک شخص آکیمیون نامی تھا، جس نے کرسیوس کے سفیروں کی دلیغی جاتے وقت دعوت کی تھی، لہذا اب کرسیوس نے اُسکو اجازت دے دی کہ وہ خزانے سے جس قدر سونا چاہے لے جائے۔ گو اُس کا دعویٰ تھا کہ وہ دستور کی ادلا دیں سے ہے، لیکن اُس نے اسکیشیوں کے طرز کے مطابق ڈھیلے ڈھالے کپڑے اور چوڑا چٹکا جوتا پہننے میں مطلق کسر نشان نہیں سمجھی۔ اُن میں اُس نے جتنا ہوسکا بھرا، طلائی خاک اپنے بالوں میں جھپٹکی، اور منہ میں جس قدر سونا بھر سکا، بھر لیا۔ کرسیوس اس شدیدے کو دیکھ کر نہایت محظوظ ہوا اور اس مسخرے کو اتنا ہی اور عطا کر دیا۔ کرسیوس پر سولن کے برابر کسی کا اثر نہیں پڑا۔ جب

۵ کرسیوس اور الگ میون کا قصہ ہیرودوٹس ۶، ۱۲۵ میں مذکور ہے اور کرسیوس اور سولن کی ملاقات کے قصے کی طرح یہ بھی تاریخی حقیقت سے ماقابل اعتبار ہے۔ ہیرودوٹس ۱، ۳۳؛ مقابلہ کرومیر: "تاریخ قدیمہ" Meyer G d A. ۴۸۸۔ یہ کہنے سے کچھ فائدہ نہیں کہ ضرورت کے وقت سولن، طالیس اور الگ میون کی باہمی ملاقات میں مضائقہ نہیں۔ درحقیقت اس قسم کے قصوں کی ایک مخصوص نوعی اہمیت ہے، اور اسی لیے ان کا اعادہ نامناسب نہیں، یہی خیال رادے ("گدیہ" Radet: La Lydie ص ۲۴) کا بھی ہے، گو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے میری کتاب کا مطالعہ نہیں کیا۔ کرسیوس سے گفت و شنود کے دوران میں طالیس فلسفہ یونان اور سولن فہم و ادراک یونان کی قدر و قیمت بتاتا ہے، اور الگ میون یونانی خصائص کے ایک کمزور نمونہ کا ذکر کرتا ہے، عروج و منت سے بار بار ہمارے سامنے ہوتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یونانی قوم کے افراد اپنی ذاتی منفعت پر کسی چیز کو مشکل سے وقیت دیتے تھے۔ اس کے برعکس کرسیوس مال دار بربری حکمرانوں کا گویا قائم مقام ہے، لہذا جو کچھ اُس کے بارے میں لکھا گیا ہے وہ نہایت مناسب ہے۔

۱۳۱

(افسانوں کے مطابق) وہ اپنی سیاحتوں کے دوران میں ساؤدس گیا تو کرسپوس نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ اُس کی طرح سرائی کرے؛ لہذا اُس نے دریافت کیا کہ تو دنیا میں کس کو سب سے زیادہ خوش و خرم سمجھتا ہے۔ سولن نے سب سے پہلے تو ایک اتھنزئی نیلوس کا نام لیا جس نے اپنی زندگی نہایت عزت و وقار سے ختم کر کے اپنے ملک کیلئے اپنی جان دی تھی۔ اس کے بعد اُس نے دو بھائیوں یعنی کلیونیس اور مینون کا ذکر کیا، جنہوں نے اپنے اوپر تکلیف اٹھا کر اپنی ماں کو، جو ایک پجارن تھی، اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کا موقع دیا، اور بالآخر بلا جاں کنی کی تکلیف کے موت کا جام نوش کیا۔ جب کرسپوس کو صبر نہ آیا اور اُس نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ آخر سولن اُسے کیوں دنیا میں سب سے زیادہ خوش و خرم انسان تصور نہیں کرتا، تو اُس نے جواب دیا کہ حقیقی خوشی دولت سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ دولت کے زوال سے انسان ضرورتاً رنجیدہ و مغموم رہتا ہے بلکہ درحقیقت موت سے پہلے کسی کو شاید کام کہنا ہرگز مستطاب نہیں۔ اس قصے سے یونانی خصائص کی سب سے ممتاز صفت کا اظہار ہوتا ہے، وہ یہ کہ یہ قوم غلو اور افراط و تفریط کو ہمیشہ ناپسند کرتی تھی؛ یہ صفت یونانیوں میں سب سے زیادہ، اور اتھنزئیوں میں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ نمائندہ میں اس نے بھی ہی روپ بدلا۔ ہم یہ حکم لگانے میں حق پر ہیں کہ اگر یہ قصے صحیح نہیں تو کم از کم اُن کے موجد نے نہایت عقل و فراست سے کام لیا ہے۔ ہیرودوٹس کے بیان کی بلذریعہ وازی منجملہ اور امور کے اس امر سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ وہ یونانی خصائص کو رمانہ حال کے مورخوں سے زیادہ سادگی سے بیان کرتا ہے، لیکن دراصل لیکہ اکثر بیشتر مادی مفاد پر بہت کچھ منحصر ہوتا تھا، آجکل کے معصنف ہر چیز کو خیالات کی عینک سے دیکھتے ہیں۔ یہ تحمل بھی نہایت دل خوش کن ہے کہ کرسپوس کی باقی ائمہ زندگی دربار ایران میں بسر جی جہاں اُس نے یونانی فہم و ادراک کی قائم مقامی کے فرائض انجام دیئے۔۔

باسی

ماشندوں کے عادات سیدھے سادے اور بدن خوبصورت اور ورزشی تھا، لیکن دیگر مشرقی اقوام کی طرح ان میں بھی قوت و اقتدار اور دولت کی وجہ سے نسائیت کا غلبہ ہو گیا، اور ہم دیکھتے ہیں کہ خود ایرانیوں کا بھی بالآخر یہی حشر ہوا۔ مشرق میں ہمیشہ سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے کہ اکبر اور جبری قوم ہمیشہ تہذیب اور نسائیت پر غالب آتی ہے، اسی طرح ایرانی غالب اور میدوی مغلوب ہو گئے۔ علاوہ ازیں مشرقی طاغوتوں میں ایک اور عنصر بھی ہے جو سلطنتوں کی قوت کا فیصلہ کر دیتا ہے، وہ یہ کہ جن سلطنتوں کا قریب نہایت وسیع ہوتا ہے اور جن پر اعلیٰ اصولی حکومت کی جاتی ہے، انہیں مد اطواری کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عیش و عشرت اور تنحصری خزاں روایتی دونوں مل کر قوموں کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ ہم انساہوں میں پڑھتے ہیں کہ کورش اور استاتز (افراسیاب) دونوں میں مامی عمر داری تھی، لیکن اس امر کی تصدیق بالفعل ناممکن ہے؛ اور ممکن ہے کہ مفتوح میدویوں نے یہ قصہ محض اپنی شکست کی مذمت مٹانے کے لیے اختراع کر لیا ہو۔ یہ امر حال ہی میں بائبل نوستوں کے ذریعے سے پایہ ثبوت کو پہنچا ہے کہ کورش انسان کا حکمران تھا، جو ایام کا ایک حصہ تھا۔ ان نوستوں سے ایک اور

۹۱۔ لوستہ ماؤر، پیچیر Pinches کا مضمون دو روداداجمن آساریات انجیلیہ

Transac. S. B. A. Proe Soc. Bibl. Arch. ویشا، فیروڈاداجمن مذکورہ

۱۳۹۰ء۔ کورش کے مامہاد استوائی، کہہ ریش کے اعرار میں بائبل پجاریوں کے لوستے،

رائسن، مد مری الیشا کے یکالی لوستے، Rawlinson. Cuneif. Insc. of

Journ. R. Asiat. Soc. West. Asia. ۳۵، ۳۶، اور حیدہ شاہی مجلس الیشائی

۱۸۹۰ء۔ مقابلہ کرو ایورز، دو کورس کے عہد میں ایران کا عروج، Evers.

Das Empor Kommen der pers. Macht unter Cyrus

روڈاداجمن شاہی برلین ۱۸۸۴ Proe Koenigst. Realg. Berl. ۱۸۸۴ اینوں

کے کورس کے اسالوں کوئے سانچے میں ڈھالے کے لیے دیکھو ماؤر، اضافہ کورس،

بابت

حیرت انگیز واقعے کا انکشاف ہوا ہے، وہ یہ کہ کورنٹس ایرایوں کے خالص مذہبی عقائد کی مطلق پروانہ کرتا تھا، اس لیے کہ جب وہ بائبل آیا تو اس نے فوراً اعلان کر دیا کہ وہ اس شہر کے دیسی مسبودوں کے پوجنے کیلئے آمادہ ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ Bauer Kyrossage مجلس علمیہ و انجمن Wiener Akad ۱۸۸۲ء۔ انجمن اس امر پر یقین کیا جاتا ہے کہ انسان اور سوسیانہ ایک ہی مقام کے نام ہیں۔

نہ کورنٹس کے خصائص کی ہے نے اپنی کتاب "تاریخ قدیمہ" Meyer G. d. A. ۵۰۶ میں بہت قریب کی ہے، لیکن ہم اس رائے سے متفق نہیں ہیں کورنٹس کی عظمت میں کسی کو شبہ کی گنجائش نہیں، اور ایرالی حواس کی تعریف و توصیف کرتے تھے وہ بالکل حقیقت ہے (ہیرودوٹس ۳، ۱۶۰)۔ نپولین اول بھی ایک عظیم انسان فرما رہا تھا، اور جہاں تک اس کی قابلیت اور جدت دہن کا تعلق ہے، ان دونوں حکمرانوں کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن علاوہ عظمت کے ایک اور خصوصیت میں بھی دونوں متساوی ہیں۔ جس طرح کورنٹس نے مائل بیچ کر مازدوک اور نابوک سے رستار ہونے کا اعلان کیا اور یہودیوں کو رستار کرے اور ان پر ای ہر بایوں اور عنایات کی بوجھا کرے سے اُس نے اُن پر غالباً یہ اثر پیدا کیا کہ وہ حدائے اسرائیل کو ایسا مسبود تصور کرتا ہے، اسی طرح میں نے مصر پر بھی کر مسلمانوں کا رویہ مہر؛ العزم ان دونوں کی ترکیب اور حکمت عملی صاف عیاں ہو جاتی ہے۔ باوجود ان تمام باتوں کے ہے یہ کہتا ہے کہ کورنٹس نہایت خلوص اور سچائی سے اپور امر داک کی عبادت کرتا تھا حالانکہ اپنے خیال کا مطلق کوئی ثبوت نہیں دے سکتا مگر قرائن اس کے خلاف ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ اپور امر داک کا دیسا ہی پرستار ہو جیسا نپولیس اعظم ایک پرستار کہتے ہوئے تھا، لیکن اس مفروضے کے بعد اس کا اتفاقاً بالکل لایمی ہوا جاتا ہے۔ اگر ہمیں اس بات کا یقین ہو جائے کہ جو طرز عمل اُس نے مذہبی معاملات میں اختیار کیا وہ محض تدبیر کل پر مبنی نہ تھا یا یہ کہ وہ محض ازید کرے کا حامل تھا تو ہم ضرور اُس کے اتفاقاً اور پرستار گاری کا یقین کر لیں گے۔ ہیرودوٹس (۳، ۸۹) کورنٹس کو سلیم الطبع بتاتا ہے؛ یہ ظاہر ہے کہ محض حکمت عملی کی

۱۳۱

دو سلطنتیں یعنی بابل اور لیدیہ ایسی تھیں جن پر نئی سلطنت ایران کے خلاف اپنا بجا و گونا گویا فرض تھا، لہذا مجبور ہو کر انھوں نے باہمی مخالفہ کر لیا۔ بابل میں مشہور آفاق اور قوی شوکت شاہ بخت نصر کے بعد جلد نہایت غیر اہم اور کمزور بادشاہ تخت پر بیٹھے، جن میں سے آخری فرماں روا کا نام نابوناہد تھا۔ چونکہ اس سے قبل ہی گیس نے مصر سے گفت و سنود شروع کر دی تھی اس لئے یہ ممکن تھا کہ اس محلہ میں مصر کو بھی شامل کر لیا جائے۔ اس ملک پر بجائے ماسطیق کی اولاد کے ایک شخص مسیحی اسمس نے حکومت کو غضب کر لیا تھا، اور یہ بادشاہ اپنے پیشروؤں سے بھی زیادہ یونانی تہذیب و تمدن کا گردیدہ ہو گیا تھا۔ ہر حال کریسوس ہم کو تنہا سر کرنا ہی اپنے حق میں بہتر سمجھا۔ ہیرودوٹس افسانوں کا اتباع کرتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ سب سے پہلے اُس نے فالگاہوں کی حاجی سے اطمینان کر لیا کہ صرف دلیفی والے ہی اس امر سے واقف ہیں کہ دور در مقامات پر کیا کیا واقعات پیش آرہے ہیں، لہذا اُس نے مستقبل کی بابت ایسا کئی اعتماد اس فالگاہ کے ساتھ وابستہ کر کے ایسی فوکلشی کے باب میں فالیں نکلوائیں۔ اُسے یہاں سے یہ جواب ملا کہ اگر اُس نے دریائے ہالیس کو عبور کر لیا تو ایک عظیم الشان سلطنت مطلوب ہو جائے گی، اور طاہرہ سے کہ اس سلطنت سے اُس نے سلطنت ایران ہی مراد لی۔ اس طرح جب اُسے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ مایاں اس کا سلیم الطبع بن جانا ممکن تھا، اگر ہم مانتے ہیں کہ موقع محل کے اعتبار سے نیولیں کی طبیعت میں سلامت روی پیدا ہو جاتی تھی۔ ان دونوں بادشاہوں کے مقاصد کی شباهت محض خارجی ہیں، لیکن یہاں اس پر ہم صرف سرسری نظر ڈالے یہ اتنا کرتے ہیں۔ رادے (Radet La Lydie) ص ۲۵۶) کہتا ہے کہ اندائی ایرانی حکمرانوں کو کبھی کبھی ارماب رستی سے بھی شمع پیدا ہو جاتا تھا، اور طیشیا کے نوٹے کا حوالہ دیتے ہوئے دکھاتا ہے کہ داریوش اپنے آبا و اجداد کی طرح ایولوکی رست سے بھی گزرتا تھا (حیدرہ مراسلات یونان Bull Corr Hell ۱۸۸۹ء ص ۳۰۹)۔

ماہیت

ایک اور مرتبہ رجوع کیا تو اُسے یہ جواب ملا کہ جب تک منہ دی کسی خیر کو اپنا بادشاہ نہ بنالیں گے اُس وقت تک اُسے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں، اور چونکہ یہ بالکل ناممکن معلوم ہوا اس لیے کرپسوس پوری طور پر مطمئن ہو گیا۔ یہاں پہلے ہی اُسے یہ صلاح بھی دی گئی کہ وہ سب سے طاقتور اور ذی اقتدار یونانی مملکت کو اپنے ساتھ شامل کر لے تو اُس کے حق میں بہتر ہو گا۔ کرپسوس نے

الف ذکر یہ کہتا ہے کہ دو سلطنت عظیمہ سے مال گاہ کی حقیقی مراد سلطنت کورنش سے تھی۔ (۴۴، ۱۲، ۱۳۱۱) اس لیے کہ جب اُس نے اسیاترٹیوں سے مخالف کرنے کی صلاح دی تھی تو اُسے مغلوب دیکھنا کیمونکرگوارا ہو سکتا تھا۔ لیکن دلیعی کے بحاری حواہ کہتے ہیں عمدہ جغرافیہ داں کیوں نہ ہوں، اُنہیں یہ ہرگز معلوم نہیں تھا کہ کورنش کی سلطنت کس قدر عظیم الشان اور وسیع ہے، لہذا جب وہ اسیاترٹیوں کو اس جنگ میں گویا کشاں کشاں لارہے تھے تو وہ دراصل اُن کے لیے بہت سے خطرات پیدا کر رہے تھے۔ تین سب اگر ہم یہ کہیں کہ اُنہوں نے جاں بوجھ کر ہم سا حواہ دیا تھا تو یہ کوئی ناانصافی نہ ہوگی۔ ساتھ ہی یہ امر بھی بعید از قیاس نہیں ہے کہ وہ اسیاترٹیوں کی دوستی بولہ یہ کے سونے کو ترجیح دیتے تھے، اس لیے کہ ہم واقف ہیں کہ جب ایران دیوان میں جنگ ہوئی تو انہوں نے عیسہ اسی قسم کا طرز عمل رد کر رکھا۔ جہاں تک کرپسوس کے پہلے سوال کا تعلق ہے کہ وہ ایک مخصوص دن کیا کر رہا تھا (ہیرودوٹس ۱، ۴۷)، مال گاہ دلیعی کے زمانہ ماعدہ کے حامی مختلف دلائل استعمال کرتے ہیں۔ گیونلنگ کو (مغالہ جات) Goettling Abh (۶۶، ۶۷) اس کے حواہ میں ایک عمیق مسمی نظر آتے ہیں۔ ہنکر (۴۴، ۱۲، ۱۳۱۱) کا یہ خیال ہے کہ مال گونے اس قسم کے سوالات کا جواب دیے سے قطعی انکار کر دیا ہو گا؛ لیکن اگر (ڈونکر کی رائے کے موجب) خود دیکھا وی ہے ہی یہ سوال ایسا ذکر لیا تھا، تو میرا اُس کے حسب حال نہ ہونے کی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ بہر حال سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ہم کسی مال گونے کے حواہ میں قدیم زمانے کے متقی اور پرہیزگار اصحاب سے بھی زیادہ (جن کا قائم مقام ہیرودوٹس تھا)، عمیق مسمی دعوہ لے میں حق پر ہوں گے ہیرودوٹس کا خیال ہے کہ مال گونے کا بنی نوع انسان سے ہمیشہ عیاری اور چالاک کی صفت میں

باسک

اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ ہونہ ہویہ اشارہ اسپارٹا کی طرف ہے (اور یہی امر واقع بھی تھا)، لہذا اُس نے اس یونانی مملکت کے ساتھ معاملہ کر لیا۔ اس کے بعد اُس نے اپنی فوج کو ساتھ لے کر، جس میں اکثر و بیشتر اجیسر سپاہی تھے، دریائے ہالیس کو عبور کیا، اور پتے رے پر قبضہ کر تا ہوا کا یادوسیر چلا آ رہا ہوا، جہاں اس کی کورنش سے ٹکریٹ ہوئی۔ لیکن یہ لڑائی فیصلہ کن ثابت نہ ہوئی، اس لیے کورنشوں نے مناسب سمجھا کہ آئندہ سال تک جنگ کو ملتوی کر دیا جائے تاکہ سال بھر کے بعد وہ سپاہیوں کی زیادہ تعداد کو ساتھ لے کر ایرانیوں کا مقابلہ کرے۔ لہذا اُس نے ساؤدس واپس آ کر لاسس شاہ مصر، نابوناید (لابی نیتوس) شاہ بابل اور لکدونیوں سے مدد طلب کی، اور یہ خیال کر کے کہ کورنش بھی موسم بہار تک تامل کرے گا، اُس نے ایسے اجیسر سپاہیوں کو برخاست کر دیا۔ اب کورنش نے نہایت تیزی سے سارڈس کی طرف قدم بڑھانے شروع کئے، اور گو کورنش کے پاس اس حملے کی مدافعت کے لئے صرف مٹھی بھر سپاہی تھے، کورنش نے یہ لڑائی محض ایک چال چل کر جیتی۔ اُسے یہ معلوم تھا کہ گھوڑوں کو اونٹ کی بو سے نفرت ہوتی ہے، لہذا اُس نے اپنی فوج کے مقدمہ الجیش کے طور پر سانڈنی سوار متین کئے جنھیں دیکھتے ہی لہجہ دی سواروں کو اُن کے گھوڑے میدان سے بھگالے گئے، اور گواپنے گھوڑوں کی پیٹھ پر سے کود کر دست بدست لڑنے لگے، لیکن بالآخر انھیں شکست ہوئی اور کورنشوں قلعے میں محصور ہو گیا جہاں اُس نے تقوڑی سی مدافعت کے بعد ہتھیار رکھ دیئے۔ شاہ لیدیہ کو ایرانی باجوواں کشاکش پاٹے تخت ایران لے گئے جہاں اُس کے زندہ جلادئے جانے کا حکم صادر ہوا۔ جب اُس کے لئے چتاتار کر لی گئی اور اُسے اُس پر بٹا دیا گیا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ گیا مقابلہ نہ کیا تھا، اور ہمارے لیے یہ قول رامہ مال کے ملح نظر سے کہیں زیادہ قابل لحاظ ہے۔

واضح ہو کہ کورنشوں کو معلوم تھا کہ بلاد یونانی میں سب سے قوی مملکت اسپارٹا کی ہی ہے۔

بالک

تو اُسے وہ گفتگو یاد آئی جو اس کے اور سولن کے درمیان ہوئی تھی چنانچہ اُس نے سولن کا نام بہ آواز بلند بیکار ا۔ شاہ ایران کے استفسار پر اُسے تمام و کمال قصہ دہرایا پڑا، جس پر کورٹش نے یہ خیال کر کے کہ انسانی عظمت و جبروت کی بنیاد محض ناپائیدار ہے، فوراً اُس کی جان بخشی کر دی۔ لیکن آگ کی لیٹ اس قدر بلند ہو گئی تھی کہ اُس کا پیچھا چھڑانا قطعاً ناممکن تھا؛ اگر ایوڈوڈور (دوراند) اُس کی آہ و بیکاسن کر فوراً بارش نہ کر دیتا تو یقیناً کرسوس جل کے خاکستر ہو جاتا۔ اس واقعے کے بعد شہنشاہ ایران کے دربار میں کرسوس کا بہت کچھ رسوخ ہو گیا۔ جب اُس نے دلیفی کے فال گو سے اس کی دھوکہ بازی کی شکایت کی تو دیوتا کی طرف سے یہ جواب ملا کہ وہی تھا کہ جو کرسوس کا زوال مسلسل تین سال تک ملتوی کرتا رہا اور آخر کار اس کی جان تیار بچا دی۔ فال گاہ کی طرف سے اُسے یہ پیغام ملا کہ کرسوس نے خیر کا صحیح مطلب نہیں سمجھا اس لیے کہ خود کو ریش نیم میدوی اور نیم ایرانی ہونے کی وجہ سے گویا خیر کے ممال کے ممال تھا؛ اسی طرح عبور بالیس کے معنی بھی اُسکی سمجھ میں نہیں آئے، اور حقیقت تو یہ ہے کہ اُس نے فی الواقع ایک عظیم الشان سلطنت کا خاتمہ کر دیا تھا۔ ہیرودوٹس کا بیان ہے کہ کرسوس کو یہ جواب سن کر ایک حد تک اطمینان ہو گیا، لیکن ہم جانتے ہیں کہ اس نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہو گا: ۵۷۷

اللہ نوال سلطنت لیدیہ کے لیے بہترین مقام ہیرودوٹس کا بیان (۱۷۴، ۴۶ وغیرہ) ہے، حیرانم العوروس (جرو ۱۰۰) اور دیودوروس (Exc Vat 26 vrr) کا اضافہ کر سکتے ہیں جس میں سے موخر الذکر یوری باتیس کی غذاری کے قصہ کا احادہ کرتا ہے نیز نکولاؤس دمشقی نے حیا کا قصہ نہایت دردناک انداز سے بیان کیا ہے۔ کتے سیاست کا بیان ان مباحثات سے بالکل مختلف ہے۔ ریوون ہیرودوٹس کی نقل نہایت آزادانہ انداز سے کرتا ہے، درنحالیہ جہتیں ۱۱ اور پورے اکتے ۶، ۶ کے واقعات کا احادہ ہیرودوٹس اور زینوفون میں۔ جلد سات کا معصل احادہ ٹوٹکر ۴ (۳)، ۲۹۸ وغیرہ میں کیا گیا ہے اور ان پر انتقاد کیا گیا ہے۔ کرسوس کا چار پر جلایا جانا

سلطنت لیدیہ کی فتح کے بعد اب ساحلی یونانیوں کی باری تھی۔^{۱۳} وہ کریسوس کی رعایا ضرور تھے، لیکن اُن پر فوجی خدمت لازم نہ تھی، اور جب کوروش نے اُن سے کریسوس کے خلاف مخالفے میں شامل ہونے کو کہا تو انھوں نے صاف انکار کر دیا۔ وہ اس انکار میں بالکل حق کی جانب تھے اس لیے کہ لیدیہ کی ماتحتی میں وہ کم و بیش امن چین سے رہتے تھے، اور کوروش سے حوصلہ مند فاتح سے، جو اتنے دور و دراز مقام پر حلیف تلاش کر رہا تھا، وہ کسی بھی خواہی کی امید نہ کر سکتے تھے۔ اس پر کریسوس نے اُن سے مدد چاہی، اور ہماری رائے میں اگر وہ اُس کی مدد کرتے تو ممکن ہے کہ ساردس کی تسخیر میں کچھ دیر لگ جاتی، مصر، بابل اور اسپارٹا سے کمک آ جانے کی وجہ سے جنگ کا پانسہ بلبٹ جاتا اور انھیں اس سے فائدہ پہنچتا۔ لیکن ان بلیات نے دور اندیشی کا ثبوت نہیں دیا اور وہ کوئی بات بروقت طے نہ کر سکے جس کی انھیں سزا مل گئی۔ جب کوروش کو لیدیہ پر غلبہ حاصل ہو گیا تو وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ انھیں اس موقع پر کچھ نہ کچھ

لغیہ حاشیہ مصنفہ گزرتہ۔ ایرانی رسم رواج کے مطابق لہذا معلوم ہوتا ہے کہ اسے حواری حواریس کے مطابق ای قوم سے قائم مقام کی حیثیت سے مل جانے کی حواریس ظاہر کی ہوگی۔ بہر حال راوے نہایت انصاف کے ساتھ کہتا ہے (”رکھیدہ۔ Radet. La Lydie صفحہ ۲۵۶) کہ منتر کا خالص مذہب یورے طور پر سلطنت ایران میں داخل نہیں ہوا تھا۔

مقابلہ کروئے۔ تصانیح قدیمہ Meyer G d Alt ۵۰۲ ۵۰۳ میں اس سے اور شانس (دعوتی ہیرودوٹس Stem Notes to Herodotus) سے متعلق ہو کر کریسوس کے رد وال کی تاریخ ۵۴۶ ق م قرار دی ہے۔ زمانہ حال میں تاریخی مسائل متعلق سین بہ بہت سے مورخوں نے، جن میں بیوڈنگر Buedinger اور انگر Unger بھی ہیں، مصلحت کی ہے۔ سلاہ ایرانیوں کا ایشیائے کوچک کے یونانیوں کو فتح کرنا، ہیرودوٹس ۱، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴

اس

ضرور کرنا چاہیے، لہذا انھوں نے شاہ ایران کے سامنے سرطاعت اس
 شرط پر غم کیا کہ انھیں وہی مراعات حاصل ہوں جو کرسیوس کے عہد حکومت
 میں حاصل تھیں، یعنی وہ صرف خراج ادا کیا کریں۔ کورش کے لئے یہ
 بالکل ناکافی تھا، چنانچہ اس نے علاوہ ملطہ کے باقی ماندہ بلدیات کی
 شرائط کو مطلقاً مسترد کر دیا، اور صرف ملطہ کے ساتھ یہ رعایت کی گئی کہ
 جو عہد نامہ اس شہر کے اور کرسیوس کے مابین تھا اس کی بحسبہ تجدید کر دی
 جائے، اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ مدت دراز سے ملطیوں نے یہ طے
 کر لیا تھا کہ ان کی تجارتی ترقی کے لئے یہ امر لابدی ہے کہ ایشیائی
 سیاسیات کے ساتھ ان کا کم سے کم تعلق رہے۔ چونکہ خود ایونیائی بلدیات
 نے بھی اپنے آئندہ طرز عمل کے بارے میں کوئی بات طے نہیں کی تھی۔
 اس لئے ایونیائی سفر کا میکالے آکر یہ اعلان کرنا کہ وہ اپنے ایونیائی
 بھائیوں کا ساتھ دیں گے، بالکل بے سود تھا۔ آخر یہ طے پایا کہ جن شہروں
 کی فضیلتیں لہدیہ والوں نے مسما کر دی ہیں ان کی مرمت ہونی چاہیے اور
 جن بلدیات کی آبادی امتداد زمانہ سے شہر نہاد سے آگے بڑھ گئی
 ہے ان کی فصیلوں کو مکمل کرنا چاہیے، اور اسپارٹا کے سامنے دستا بستہ
 پھیلانا چاہیے۔ چنانچہ ایونیائیوں اور ایونیائیوں نے ایک مشترک
 سفارت پی تھرموس ساکن فوکیہ کی سرکردگی میں اسپارٹا روانہ کی،
 لیکن اس سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ ابتدائیں
 اسپارٹیوں نے کرسیوس کو مدد دینے کا تہیہ کر لیا تھا، اور ان کی کشتیاں
 فرج کو ایشیائے جانے کے لئے بالکل تیار تھیں لیکن کرسیوس کی شکست
 کی خبر پہنچنے کے باعث انتظام وہیں کا وہیں رہ گیا۔ یہ بالکل ممکن تھا کہ وہ
 ایسے نازک وقت میں اپنے یونانی بھائیوں کی مدد کر کے انھیں بچا لیتے لیکن
 وہ کسی قسم کے ایثار کے لئے تیار نہ تھے۔ اسپارٹیوں نے صرف اس پر
 اکتفا کیا کہ انھوں نے ایک شخص سسی لاکرزی نہیں کو پچاس چوبہ والی ایک
 کشتی میں بٹھا کر فوکیہ کے راستے سے ساژڈس بھیجا جہاں کو رہن موجود تھا،

۲۳۱

اور اُس نے وہاں پر پہنچ کر اسپارٹا کے قائم مقام کی حیثیت سے کورنش سے مطالبہ کیا کہ اگر سرزمین یونان کے کسی شہر کو اُس کے ہاتھ سے نقصان پہنچا تو اسپارٹا کے لئے اُس کا یہ فعل قطعاً ناقابل برداشت ہو گا۔ کورنش نے اس کی طرف التفات نہیں کیا، اور ادھر اسپارٹائیوں نے بھی مرقد بانی جمع و خرچ پر اکتفا کیا۔ خود کورنش بھی مغربی ایشیائے کوچک کے بلدیات کی فتح کی تکمیل نہ کر سکا اس لئے کہ اُسے اندرون ملک کے واقعات کے سبب سے واپس چلا جانا پڑا۔ اپنے پیچھے اُس نے ایک ایرانی مسمی تابالوس کو لہدیہ کا صوبہ دار اور ایک لہدیہ دہی مسمی پالکتیاس کو اُس کا مددگار مقرر کر دیا۔ جوں ہی کورنش کی بیٹھہ مڑی، فوراً پالکتیاس نے بغاوت کر دی؛ غالباً اس کے پاس بہت کچھ روپیہ تھا اس لئے بہت سے یونانی بھی اُس کے شریک حال ہو گئے اور انھوں نے تابالوس کو ساڑ دس کھ قلعے میں محصور کر لیا۔ اس پر شہنشاہ اہمان نے مازاریس کو اپنے صوبہ دار کی مدد کے لئے روانہ کیا جس نے پہنچتے ہی بغاوت کو فرو کر دیا۔ پالکتیاس کہتے بھاگ گیا جہاں کے باشندوں کو نکلنے والوں کی طرف سے ایرانیوں کو حوالے کرنے کا حکم ملا؛ لیکن کہتے والوں نے اُس کی تعمیل کرنیکی بجائے اُسے خیس فرار ہونے دیا۔ اب مازاریس یونانی بلدیات کے خلاف بلیٹ پڑا، اور پہلے تو پری ایسے اور پھر دریائے میاندرا کے گھنٹیشا کو تسخیر کر کے دونوں شہروں کے باشندوں کو غلام بنالیا۔ ان کامیابیوں کے تقوڑے ہی عرصے کے بعد مازاریس کا انتقال ہو گیا لہذا کورنش نے اُس کی جگہ سپدیہ ہی کے ایک باشندے مسمی ہاریاکوس کا تقرر کیا جس نے جائزہ لیتے ہی فونیکہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ غالباً فونیکہ ایونانی بلدیات میں سب سے اہم اور بڑا شہر تھا، اور گو اُس کی تجارت اور تمدن کا پایہ ملطہ کے برابر بلند نہ تھا، لیکن اُس کے باشندوں میں ملطہ والوں سے زیادہ کارکنی کی قابلیت موجود تھی۔ اسکے اور ایرانی تارتے سوس کے درمیان (جس کا راستہ ساموسیوں نے کھول دیا تھا) جو تجارت کا

۳۳

سلسلہ تھا وہ سب خود اُس کے ہی باشندوں کے قبضے میں تھا۔ جب ایرانیوں نے فوکیہ والوں کو بہت دیا تو آگاہان تھیبونیوس شاہ تارتے سوس نے اُنہیں اپنے ملک میں آباد ہونے کی اجازت دے دی، اور جب اُنہوں نے شکرے کے ساتھ انکار کر دیا تو جدید قلعے تعمیر کرنے کے لیے اُن کے پاس رویہ بھیج دیا۔ اب ہاریاگوس نے شہر کا محاصرہ کر لیا جس کی نو تعمیر فیصل تاب نہ لاسکی۔ جب وہ شہر پر قبضہ کرنے کے بالکل قریب ہو گیا اُس وقت یکا یک اُس نے اعلان کیا کہ اگر محمد رہا شد سے نشان اطاعت کے طور پر ایک برج مسمار کر دیں گے اور شہر کا ایک مکان خالی کر دیں گے تو وہ آئندہ طے سے باز آئیگا، لیکن فوکیہ والوں نے اس شرط کو قبول نہ کیا، بلکہ اُسکی بجائے ایک دن کی مہلت کی درخواست کرتے ہوئے یہ استدعا کی کہ اس روز ہاریاگوس اپنی فوج شہر سے معذہ فاصلے پر رکھے، اور گو ہاریاگوس اس التوائے جنگ کی اصلی غایت سے واقف ہو گیا تھا لیکن اُس نے فوکیہ کی استدعا کو قبول کر لیا۔ جنگ ملتوی ہوتے ہی شہر کے باشندے جلدی جلدی اپنا مال و متاع لے کر جازوں پر بیٹھ جزیرہ خیس چلے گئے، جہاں انکا خیال تھا کہ جزائر اوٹے میائے خرید کر آباد ہو جائیں۔ لیکن خیسویوں نے اس خوف سے کہ کہیں ایسے چالاک سوداگروں کی وجہ سے اُنہیں کچھ نقصان نہ پہنچے جزیرہ مذکورہ بالا فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ اب فوکیہ والے ایک بیک اپنے وطن الوف کو واپس آگئے اور ایرانی لشکر کا خاتمہ کر دیا۔ اُنہوں نے لوہے کا ایک ٹکڑا سمندر میں یعیٹک کر قسم کھائی کہ جب تک کہ وہ ٹکڑا سطح آب پر واپس نہ آئیگا اُس وقت تک وہ واپس نہ آئیں گے اور جازوں پر بیٹھ بیٹھ جزیرہ کو بندھنے کی راہ لی جہاں بیس سال پیشتر اُنہوں نے شہر الالیا کی بنیاد ڈالی تھی۔ ہاریاگوس نے فوکیہ کو جلا کر خاکستر کر دیا، اور تیس ہزار فوج کشی کر کے اُس کو بھی مسخر کر لیا، جسکے باشندوں نے تقریبی ساحل پر جا کر شہر ایتدیرا آباد کیا۔ اسی طرح دوسرے ایولیا کی اور ایونیا کی شہروں کو بھی منسوب کر کے وہاں کے باشندوں کو لشکر ایرانی میں بھرتی ہونے پر مجبور کر لیا۔ یہ دور یانی، چونکہ اب لہدیہ کا سونا ایرانیوں کے

۱۲

قبضہ میں آگیا تھا اس لئے اُن کی تسخیر میں فال گاہ دلیفی نے مدد دی۔ کیندوس کے باشندوں نے یہ کوشش کی کہ وہ اُس خاکنائے کے وار پار، جو اُن کے شہر کو اقلیم ایشیا سے ملاتی تھی، ایک خندق کھود کر اُسے ایک جزیرے کی شکل میں تبدیل کر دیں، لیکن جب اس کام میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی اور اُنھوں نے فال گاہ دلیفی کی رائے طلب کی تو وہاں سے یہ جواب ملا کہ نہ تو خاکنائے کا مزید استحکام کرنا چاہیے اور نہ کوئی خندق بنانا چاہیے، اس لئے کہ اگر زیوس چاہتا تو وہ اس مقام کو خود ایک جزیرہ بنا دیتا، یہ سن کر کیندوسلوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ کاریہ کے شہر پیداسوس نے حملہ آوروں کی نہایت سختی سے مدافعت کی، لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ لیکلیہ والے اپنے جذبہ حریت کی وجہ سے مشہور تھے لہذا اُنھوں نے نہایت جرأت اور بہادری سے ایرانیوں کا مقابلہ کیا، جب وہ زانتوس میں محصور ہو گئے تو پہلے تو اُنھوں نے اپنی بیویاں، بچے، مال و اسباب سب جمع کر کے اُن میں آگ دیدی، پھر وہ دشمن پر جاڑے اور ایک ایک کر کے سب اپنی جانیں قربان کر دیں۔ گوجوسی اور لسبوسی اپنی جنریت کی وجہ سے ایرانی حملے سے محفوظ تھے، اور گویا ایرانیوں کے پاس جہازوں کا اثر نہ تھا، لیکن چونکہ وہ سرزمین ایشیا پر اپنے ملکات کو محفوظ رکھنا چاہتے تھے اس لئے اُنھوں نے بھی آخر کار ہتھیار ڈال دیئے۔

کورنٹس نے ملوک، ملدات و اصلاح کو دو صوبوں میں تقسیم کیا، جس میں سے صوبہ شمال و مشرق میں افرودھیہ شمال تھا جس کا مستقر واسکی لیان (بحیرہ مارمورا کے قریب) تھا، اور دوسرے صوبہ جنوب و مشرق میں منجلہ دیگر مقامات کے لیدیہ بھی واقع تھا جس کا مستقر سارڈس تھا۔ یونانی بلدیات کو اپنے اندرونی معاملات میں خود مختاری حاصل تھی، وہ حسب سابق شہنشاہ کی خدمت میں خراج ادا کرتے اور ضرورت کے وقت سپاہی ہتیا کرتے تھے، نیز چونکہ ایرانیوں کے پاس یونانی معبودوں پر اعتقاد کرنے سے اسباب موجود تھے، لہذا اُن کے مذہب میں بھی مداخلت نہیں کی گئی۔ اسی طرح

نائب

پہلے کے طریقے کے مطابق ایونیائیوں کو کوہ میکالے پر ملا روک ٹوک ملے جلنے کی اجازت دی گئی، چنانچہ جب انھوں نے ایران پر قبضے کے بعد پہلی مرتبہ اس مقام پر ملاقات کی تو تیس نے تحریک پیش کی کہ حسب اتباع فوکیہ اور تیس انھیں فوراً ایسی جگہ چلا جانا چاہیے جہاں فائدے کی صورت پیدا ہو، اور اُس نے کہا کہ ایسا مقام جزیرہ سارڈینیا ہے جہاں بیچ کے وہ متفقہ طور پر ایک شہر آباد کرے گا۔ لیکن اول تو یہ تحریک مقبول عام نہ ہوئی، دوسرے غلبہ امر ہے کہ اگر بالفرض لوگ جانے کے لیے تیار ہوتے جب بھی یہ ناممکن تھا کہ انسانوں کا اتنا بڑا مجموعہ عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ایک ہی کام کر لے اور اس کے علاوہ جزیرہ سارڈینیا کی آب و ہوا آباد کاری کے لئے موزوں نہ تھی۔ انھیں یونانی ایشیائے کوچک ہی میں مقیم رہے، اور چونکہ اُن کی تہذیب و تمدن کے وہ یادگار تھے اس حیثیت سے وہ اپنے ملک کی خدمت کرتے رہے۔ اسمیں شبہ نہیں کہ اس سرزمین میں حریت و آزادی کا مستقبل زیادہ تابان و درخشاں نہ رہا، اس لئے کہ کورنٹس نے اپنی حکومت پہلے سے زیادہ مستحکم کرنے کی یہ تدبیر نکالی کہ یونانی بلدیات کے اختیارات ایک جدید ملر حکومت قائم کر کے پہلے سے محدود کر دئے جائیں۔ چونکہ وہ مختلف بلدیات کی مرضہ الحالی کو قائم رکھنا اپنے لئے مفید سمجھتا تھا، اور اُس کا یہ بھی خیال تھا کہ غیر ملکی عمال کی سحتیوں سے اُن کی ثروت و دولت میں کمی ہو جائیگی، اس وجہ سے اُس نے یہ طے کیا کہ ہر شہر میں اپنا ایک ایک قائم مقام رکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ اُن کی جگہ اُس نے ملک کے دیسی باشندوں پر اعتبار کر کے انھیں میں سے خود حکمران مقرر کر دیئے۔ چونکہ ان حکمرانوں کا دار و مدار سلطنت ایران ہی پر تھا اس لئے انھوں نے فائدہ اسی میں تھا کہ وہ شہنشاہ ایران کے احکام کی تعمیل کریں۔ واقعات نے

۱۴۵ھ عیسوی تا ۱۴۶ھ قریب یونانی سارڈینیائی تہذیب و توصیف میں صورت سے زائد طلب اللہ
تھے؛ پیر و ڈوٹس ۱۶۰۱ء ۱۶۰۵ء ۱۶۰۶ء ۱۶۰۷ء۔ یہ دراصل اس سالہ امیزی کی ایک بدیع مثال
ہے جس سے ہم آباد کاری کے حوس و حروش کے عہد میں دوچار ہوتے ہیں :-

۲۳۱

کورش کی دوراندیشی کا ثبوت دیا، یعنی یونانی بلدیات اور اُن کے خود سر
 حکمراں اُس وقت تک ایران کے وفادار رہے جب تک پچاس سال بعد
 چند نئے حالات نے انھیں نبادت پر آمادہ نہ کر دیا۔ کچھ عرصے تک ایرانی
 تمام تر ایشیائے کوچک کے مالک بن رہے۔ ہیرودوٹس کہتا ہے کہ ایرانیوں
 نے لیدیہ والوں کو مردانہ پیشوں میں شرکت کی ممانعت کر کے اُسکی بجائے
 اُن کے لیے عیش و عشرت کے سامان بہم پہنچائے اور رفتہ رفتہ اسکا عادی
 کر دیا جس کی وجہ سے اُن کی قوت و اقتدار کا بالکل خاتمہ ہو گیا۔ واقعہ یہ
 ہے کہ اس طریقے کا موجد خود کرسیوس ہی تھا، جس نے اسکا اختراع اپنے
 ہم قوموں کو غلامی کے خطرے سے محفوظ کرنے کے لیے کیا تھا۔ بہر حال خواہ
 کورش نے لیدیہ والوں کو نامرد بنانے کے کیسے ہی وسائل اختیار نہ کئے
 ہوں (اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے وہ زیادہ تر کمبیس نہیں چلا) اگرچہ عیش
 اور حسبِ زردوہوں خصال لیدیوں کی گویا گھٹی میں ہی نہ رہے ہوتے تو
 اس کی کامیابی ممکن تھی۔ ان کی اُس کمزوری کا ثبوت سکوں کی ایجاد اور
 الیائیس کے مقبرے کی تعمیر کے قصے سے بھی چل سکتا ہے۔

باب بست و چہارم

ایشیائے کوچک میں یونانی فلسفہ، ادبیات
وفنون لطیفہ کی ابتدا؛ اور سرزمین یونان کا
فن تعمیر اور سنگتراشی کے میدان میں پہلا قدم

اس سے قبل کے ابواب میں ہم یہ دکھا چکے ہیں کہ ایشیائے کوچک کے
بلدیات نے اندرون ملک کی سلطنتوں کے مقابلے کے لئے کس انداز سے
مراعت کی اور انہیں کہاں تک کامیابی ہوئی، اور ان کے باب میں ہم یہ حکم
لگا سکتے ہیں کہ گوانفرادی طور پر بعض بلدیات کا گویا خاتمہ ہو گیا، لیکن جو باقی
رہ گئے تھے انہوں نے اپنے قومی خصائص کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا حقیقت
یہ ہے کہ ایشیائے کوچک اور جزائر کے یونانی بھٹی صدی ق م تک ایسے مغربی
بھائیوں کے دوش بدوش یونانی ذہنی ترقی کا مقدمۃ الجہش بنے رہے اور
انہوں نے ایک ایسے تاریخی عہد میں جس میں جیتے جاگتے انسان رہتے تھے،
اُس شاہراہ پر قدم بڑھایا جسے کسی زمانے میں ہومر کی سی تاریک شخصیت عبور کر چکی
تھی۔ اسی حصہ ایشیائے اُن مہینوں کا ایک سلسلہ شروع ہوتا ہے جنہوں نے
نہ صرف ہومری نظموں کے پڑھنے اور سنانے کا پیشہ اختیار کیا بلکہ انہیں مکمل

سہ اس باب کے مواد کیلئے ناظرین کرام کو ادبیات، فلسفہ وفنون لطیفہ یونان کے متعلق اُن
مکتوبوں کا مطالعہ کرنا چاہیے جنکا حوالہ اس کتاب کی تمہید میں دے چکا ہوں:-

کرنے کا بھی تہیہ کر لیا تھا، اور یہ کام ایسے قصہ خوانوں نے جاری رکھا جن کی کوئی خاص تاریخی اہمیت نہیں ہے۔ لیکن ہومر کی درخشاں مثال سے اس کے علاوہ دوسرے نتائج بھی برآمد ہوئے، مثلاً ایسے شاعروں نے جنہیں خدا داد قابلیت تھی، افسانہ جنگ ٹرواے کے دوسرے اجزا کو رزمیہ انداز میں بیان کیا۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ جنگ ٹرواے کا مضموع ہی ایسا تھا جس کی طرف اکثر و بیشتر شعرا کی توجہ مبذول ہوئی اور ایسے شاعروں نے جن کے ناموں کے متعلق ہمیں حسبِ دلخواہ معلومات حاصل نہیں، الیاڈ سے پہلے اور بعد کے واقعات کو نظم کیا یعنی انہوں نے شہر ٹرواے کی بربادی اور سوراؤں کی واپسی کا حال بیان کیا۔ اس کے علاوہ اور بھی رزمیہ نظمیں ہیں جن کے نام عقیدباؤس، اوسے دی یوڈیا اور ایپی گولی ہیں :-

علاوہ انہیں ہرقل کے قصے سے بھی بیانیہ نظموں کے لئے بہت کچھ مواد فراہم ہو گیا۔ ہرقل کی زندگی کا ایک مختصر سا کارنامہ یہ بھی تھا کہ اُسے اوتے خالیا پر قبضہ کر لیا، اور یوریتوس کو قتل کر کے اُس کی بیٹی یولے کو بھگالے گیا، نیز ظن غالب یہ ہے کہ اسی سلسلے میں اُس کی زندگی کے آخری حصے کے واقعات بھی بیان کئے گئے ہوں گے۔ بی سائڈرساکن کامنی روس نے ساتویں صدی ق م میں ہرقل کے پورے حالات اپنے خاص اہداز میں بیان کئے، یو میکلس نے کورنتھی افسانوں کا اعادہ کیا اور یہ وہی شاعر تھا جو تقریباً ۱۱۰ ق م میں شہر سرجوسہ کی آباد کاری میں شریک ہو رہا تھا۔ متقدمین کی رائے میں یہ سب نظمیں ہومری نظموں یعنی الیاڈ اور اوڈیسی سے کم تر درجے کی تھیں، اور گو بعینہ ان کے الفاظ تو مفقود ہو چکے ہیں، لیکن مضامین یونانی سوراؤں کے افسانوں کی شکل میں ہم تک پہنچے ہیں :-

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یونان میں سب سے پہلے اشعار ان پر مشتمل ہوں گے جو شاعروں نے اپنے معبودوں کے بھیجنوں میں مرتب کئے، لیکن ان میں سے اب کوئی نظم باقی نہیں رہی۔ بہر حال جب بیانیہ نظم کا دور دورہ شروع ہوا تو ہمیں ایک خاص سانچے میں ڈھالے گئے، یعنی معبود اور دیوتاؤں کے

باب

انسان کی شکل اختیار کر لی اور مجنوں میں ان کے سرفروشیوں کے حالات کا تذکرہ کیا جانے لگا۔ جو بھین ہومر کے ساتھ منسوب کئے جاتے ہیں ان میں سے متعدد اس وقت تک موجود ہیں، اور گمان غالب یہ ہے کہ وہ ایونیہ اور بحیرہ ایجین کے ایونی جزائر میں نظم کئے گئے ہوں گے۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ یونان میں رزمیہ شاعری کا زمانہ اور ملوکیت کا دور ایک ساتھ تھا، اور چونکہ رزمیہ نظموں میں سے اکثر اس وقت مرتب کی گئی تھیں جب ملک پر بادشاہ حکومت کرتے تھے، لہذا ان میں فی الجملہ اسی عہد کے ادارات اور طرز زندگی کا نقشہ کھینچا گیا ہے، لیکن اعیانیت کے غلبے کے ساتھ ہی ایک اور طرز کی نظم، جسے »مزماری« کا لقب دیا جاتا ہے، تماشاکاہ ادبیات پر نمودار ہوتی ہے۔ برخلاف ملوکیت کے اعیانیت کی بنیاد اس تخیل پر ہے کہ صرف وہی شخص اعزاز کا مستحق نہیں ہے جو مملکت کے سب سے اعلیٰ فرائض انجام دیتا ہے، بلکہ قوم کے دیگر ذی اقتدار ہر فرد کو بھی قائم رکھنا چاہیے جس طرح اعیانی دستور میں ضروی عنصر نہایت نمایاں ہوتا ہے، بحسنہ اسی طرح یہ عنصر مزماری نظم کی گویا جان ہے، اور جس طرح اعیانیت نے ملوکیت کی جگہ دفعۃً اور یک بیک نہیں لے لی، اسی طرح جب رزمیہ شاعری پر پشوردگی اور زوال کا عالم آتا ہے تو اس کے اور مزماری نظم کے درمیان ایک کڑی نمودار ہوتی ہے جس سے صاف طور پر ایک ارتقا کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ یہ کڑی مرثیہ نما نظم ہے جس میں قدیم رزمیہ ہیج رکنی مصرع پر ایک جدید پیش رکنی مصرع کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ سب سے پہلا ممتاز مرثیہ نویس کالی نویس ساکن الینی سوس تھا، جب بحیرہ اسود کے شمالی ساحل والے کیمیر یا کیوں نے ایونیہ کے ساحلی شہروں پر حملہ کیا تو اسی شاعر نے اپنے ہموطنوں میں دشمن کے خلاف بہادرانہ اور سرفروشانہ مدافعت کے لیے جوش پیدا کیا۔ دیگر مرثیہ کہنے والوں کا تذکرہ یا تو ہم اس سے پہلے ہی کر چکے ہیں، ورنہ آئندہ کریں گے، اس وقت ہم اپنی پوری توجہ کے پہلے اور سب سے بڑے مزمار شاعر

۱۳۱

یعنی آرجی لوخوس کی طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں جسے مقدسین ہومر کا تقریباً
 ہم رتبہ تصور کرتے تھے؛ لیکن افسوس ہے کہ اُس کے کلام کے صرف چند مختصر
 اجزاء اس وقت موجود ہیں جو زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ وہ خود جزیرہ یاروس
 کا باشندہ اور ایک شخص سمی تیلے سکلیس کا بیٹا تھا جو دیو تھرٹس موفوروس
 کا پجاری تھا اور جس کی تحریک سے جزیرہ تھا سوس میں نوآبادی کی ابتدا کی گئی
 تھی۔ بہر حال معلوم ہوتا ہے کہ آرجی لوخوس اس جزیرے میں بود و باش اختیار
 کرنے کی غرض سے روانہ نہیں ہوا، لیکن اس میں شہر ہیں کہ جب کو لوخونیوں
 نے طبع تارنٹوم پر شہر سیرس کی بنیاد ڈالی تو اس نوآبادی میں اس نے ضرر
 شرکت کی ہوگی۔ تارنٹوم سے وہ تھا سوس گیا جہاں وہ آباد کاروں کے
 ساحلی دسمنوں کی خانہ جنگیوں میں شریک ہوا؛ لیکن اُس کی نظموں سے
 یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس جزیرے میں رہنے سے خوش نہیں تھا، کیونکہ
 وہ اُس مقام کے مناقشوں کا ذکر کچھ ایسے پیرائے میں کرتا ہے گویا کہ وہ
 ایک عالی مرتبہ شخص ہے جو خود اُن میں شریک ہونا پسند نہیں کرتا۔ اسکے
 کلام میں لڑائیوں کا ذکر ہے، لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ
 اپنے فرض منصبی کو بجالانے وقت وہ کبھی کبھی شراب کا جام چٹکانے سے
 بھی باز نہیں رہتا۔ وہ اپنے رہبروں کی شکل و شباهت اور عام انداز پر
 تکتہ چینی کرتا ہے، اور جب اُس کی سپہر جاتی رہتی ہے تو وہ اس خیال سے
 اپنے دل کو تسکین دیتا ہے کہ اب اُسے اس سے بہتر سیر مل جائے گی۔ یاروس
 کے واقعات کی مدد سے اس نے اپنی سب سے مشہور نظمیں مرتب کیں اور
 اُن میں اُس نے وزن ادتادی کا استعمال کیا۔ ان ہجویہ نظموں میں اس نے
 لی کامیسس کو ہدف ملامت بنالیا ہے، جس نے پہلے تو شاعر کے ساتھ اپنی بیٹی
 نیوبولے کے بیاہنے کا وعدہ کر لیا، لیکن جب اُسے ایک اور شخص مل گیا جو
 آرجی لاخوس سے زیادہ مالدار تھا تو اُس کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی؛
 لیکن بالآخر شاعر کے بے در پے حلوں سے تنگ آکر باپ بیٹی دونوں زندگی
 سے عاجز ہو گئے اور خود اپنے گلوں میں پچھانسی لگا کر جان دیدی تقریباً ۱۱۶ ق م میں

بابت

جنگ ناکسوس کے دوران میں ایک شخص مسیحی کا لو قداس نے آرنجی لوخوس کو قتل کر دیا، لیکن اُسے فتنہ کی طرف سے یہ حکم ملا کہ چونکہ مقتول شاعر سے دیوتا بے حد خوش تھے اس لیے اُسے چاہیے کہ ایسی تدبیریں اختیار کرے جس سے مقتول کی روح اُس سے راضی ہو جائے۔

گو آرنجی لوخوس بھجن بھی لکھتا تھا، لیکن اس فن میں جس قوم نے کمال حاصل کیا وہ لیبوس کے یولیائی تھے، یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ان بھجنوں میں اور ہونے کے بھجنوں میں بہت کچھ فرق تھا، اس لیے کہ اُن کا انداز رزم نہ تھا بلکہ اُن میں دیوتاؤں کی حمد و ثنائیر انحصار رہا۔ ان یولیائیوں میں سب سے پہلا شخص جس نے بھجن لکھے تر یاندر تھا جس کا زمانہ ساتویں صدی ق م ہے۔ ایک مرتبہ جب اسپارٹیوں میں مناقشات برپا تھے تو دیونی کے خال گونے انھیں یہ حکم دیا کہ تر یاندر کا ربط بجا لیں، یہ طریقہ کامیاب ہوا اور مقدس نغمے سے جملہ مناقشے ختم ہو گئے۔ اُس نے ایک نئی طرز کا سنگتی گیت بھی ایجاد کیا جس میں متحرک سیرام یا "دور" ہوتے۔ واضح ہو کہ اسپارٹا میں یولیو کی تقریب میں ایک میلا جس کا نام "کا دنیا" تھا اگست کے مہینے میں جمع ہوتا تھا جس میں شاعرے ہوا کرتے اور جن کا کلام اچھا ہوتا تھا اُن شاعروں کو انعام بھی دیا جاتا تھا۔ ایسے میلوں میں سنگتی گیتوں کے لکھنے والوں کو انیا جوہر دکھانے کے لیے اچھا موقع ملتا تھا، اور جب اُن میں تر یاندر کی نظمیں پڑھی گئیں تو اُس کو بھی انعام ملا۔ اُس کی نظموں کا سامین کے دل پر اتنا گہرا اثر پڑا کہ ہر سال جب کبھی متاعہ ہوتا تو پہلے یہ دریافت کر لیا جاتا کہ حاضرین میں کوئی لیبوسی شاعر تو نہیں ہے تاکہ اُس کو اوروں پر سبقت دی جائے اور وہ ایسا کلام بنا کر سب کو محظوظ کرے۔ تر یاندر کے بعد آریون کا زمانہ آتا ہے جو شہر متھینا کا باشندہ تھا یعنی اپنے پیشرو کا ہم وطن تھا اس لیے سنگتی گیت کو سب سے پہلے دیونی سوس دیوتا کی حمد و ثنائی کے لیے کام میں لایا گیا اور اسے ہمعصروں میں یہ دیتھرامب یا مستانہ طرز کی نظم کا استاد مشہور ہو گیا۔ اس کی نظموں کی شہرت یونان میں ہر طرف پھیل گئی، اور چونکہ ان میں

باب ۲۳

خوشی و مسرت کے جذبات بھرے ہوئے تھے اس لیے وہ کورنٹیوں میں
 جہاں کی خلقت عیش پرست تھی بے حد مقبول ہوئیں۔ اسی زمانے سے خود سر
 حکمرانوں کے درباروں میں بھی شعر شاعری کا چرچا شروع ہو جاتا ہے۔
 خالص مضمونی طرز کی مزماری نظم کا رواج بہ نسبت اور مقامات کے
 جزیرہ لیبوس میں زیادہ رہا، جہاں دو مشہور شعرا یعنی الکاکیوس اور عاشق مزاج
 عشرت پسند عورت سافو کا نام سنانے میں آتا ہے۔ الکاکیوس ایک
 عالی شان اعیانی خاندان سے تھا، اور ان شریف سیاسی رہبروں کا
 بھائی تھا جنہوں نے تقریباً ستر سالہ ق م میں تیاکوس کی مدد سے
 خود سر متی لنہ کو مغلوب کر کے جان سے مار ڈالا۔ اور اسی کی سرکردگی
 میں وہ قلعہ انچی لائیوم کے بچانے کی غرض سے ایٹھنز یوں کے مقابل
 ہیلیس پونٹیر پر لڑا جس کو آخر کار تیاکوس نے ادلمبی میری فری فون
 کو دست بدست لڑائی میں قتل کر کے بالآخر بچا لیا۔ جب الکاکیوس
 میدان جنگ سے فرار ہو رہا تھا تو اس نے (اپنا بوجھ ہلکا کرنے کی غرض
 سے) اپنی سپر ہینک دی، لہذا وہ آرحی لوبوس کی طرح اپنے اس
 نقصان کا مستخرج کر کے اسی اثنا میں عقلمند اور بہادر تیاکوس کی تصفیک
 کرتا ہے۔ الکاکیوس کی قابلیت خداداد تھی، اور وہ اپنے اشعار میں
 عشق و عاشقی، شراب و کباب پر اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے
 کہتا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ سب درختوں سے پہلے انگوری بیل
 لگاے۔ زمانہ نابعد میں لاطینی شاعر ہورس نے اپنے اشعار میں اسکی
 بہت سی خصوصیات کا اتباع کیا جن میں سے ڈیال کا پھینکنا اور
 اور انگوری بیل کا لگانا بھی ہیں۔ یہ امر کچھ عجیب لگتا ہے کہ الکاکیوس
 تیاکوس سے ہنص و عناد رکھتا تھا، اس لیے کہ تیاکوس ہی وہ حکمران
 تھا جس نے حکم صادر کر دیا کہ جس شخص سے نشے کی حالت میں کوئی جرم
 سرزد ہو جائے اُسے دُہری سزا دی جائے۔
 جب مزماری نظموں کے مقابلے کا وقت آیا تو سافو کا نہ متی لنہ نے

۱۲۱

الکائیوس کے مقابلے میں انعام کا دعویٰ کیا۔ سافو خود ایک شریف خاندان کی عورت تھی، لیکن اُس نے ایک خاص طرز کی نظموں میں جس کا موضوع عشق و عاشقی تھا، اور جس میں اُس کے ذاتی جذبات و احساسات کو بہت کچھ دھل تھا، نام پیدا کیا اور اپنی تہرت برابر قائم رکھی۔ قدیم زمانے میں ایک قصہ زباں زردوام تھا کہ جب فائون سے اُس کی محبت بالکل بے اثر ثابت ہوئی تو اُس نے گوہ کیو کا سر پر سے سمندر میں کود کر اپنی جان دیدی۔ جو تہرت سافو کے کلام کو حاصل ہوئی اُس سے ہم اُس رتبے کا اندازہ کر سکتے ہیں جو یونان کے بعض حصوں میں عورتوں کو حاصل تھا۔

اگر ہم نظم نویسی کے مزید ارتقا پر غور کرنے کے لیے پہلے ایونیا اور اُس کے مریئے کے انداز کی شاعری کی طرف رجوع کریں تو ہم کو معلوم ہو کہ گو کالیئوس اور آخری لوخوس میں اب بھی زندگی کو ہمیشی خوشی سے بسر کرنا میلان اور اُس کا بہت کچھ زور پایا جاتا ہے، لیکن یہ آخری عنصر (یعنی زور) رفتہ رفتہ شاعری سے مفقود ہو چلا ہے۔ سموئیس ساکن ساموس اس نتیجے پر پہنچا کہ انسان کو ایسی قسمت پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ لہذا اُسے نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ زمانہ آمدہ کا منظر رہنا چاہیئے۔ یہ شاعر عورتوں کی جھگوئی کے لیے بھی مشہور ہے۔ ٹمنزئوس ساکن کولوفون اپنے ہم وطنوں کی قدیم بہادری کو یاد کر کے لیدیہ والوں کا مقابلہ کرنے کے لیے نہایت زبردست الفاظ میں اُن کا دل بڑھاتا ہے، لیکن اُس کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوتی ہیں اس لیے کہ ایونیا والے اپنی آزادی قائم نہیں رکھ سکتے، اور ٹمنزئوس کے کلام سے جو اجزا ہم تک پہنچے ہیں وہ زندگی کو ہمیشی خوشی بسر کرنے کی تعریف سے بھرے ہوئے ہیں۔ فوکی لیدیئس ساکن ملطہ کا زمانہ ذرا بعد کا ہے اس کے اشعار میں نامحمانہ انداز پایا جاتا ہے اور وہ اُن میں اعتدال کو جو خالص یونانی اصل تھا پیش کرتا ہے۔ ہیونائکس ساکن الینیئوس، ایک جھگو شاعر تھا اور نہایت اخلاص کی حالت میں کلاز وینائے میں رہتا تھا، بد صورت ہو چکی وجہ سے ہسائے اُنکی ہمیشی اڑاتے تھے لیکن وہ بھی انھیں ترکی بہ ترکی جواب دینے میں کسی سے

۱۲۲

کم نہیں تھا۔ اسے جب کبھی بھوک، یاس اور سردی کی وجہ سے زیادہ تکلیف پہنچتی تھی تو وہ اپنے اشعار میں فوراً مرنے الحال اور فارغ البال امر کو مخاطب کر کے ان سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہتا تھا۔

چھٹی صدی ق م میں ایک نیا دور شروع ہونا ہے، یعنی شعرا اپنے اشعار میں اخلاقی مسائل پیش کرنے لگتے ہیں، اور شاعری میں ایک تعلیمی اور نصیحت آمیز عنصر پیدا ہو جاتا ہے، بلکہ محض بیانیہ نظم کو بھی کچھ اس طرح مرتب کرتے ہیں جس سے پڑھنے والے کے دل و دماغ پر ضرور اخلاقی اثر پڑتا ہے۔ اُس زمانے میں تقسیم مقاصد کا مطلق تیانہ تھا بلکہ ہر ایک فن کا مقصد خدمتِ بنی نوع انسان تھا خواہ وہ کسی طرح سے بھی ادا کی جائے لہذا ہر فن کے ذریعے اخلاقی اثر ڈالنا مقصود ہوتا تھا، اس خصوصیت میں ہیسود کی نظموں نے بہت ترقی کی۔ لیکن زمانہ ابجد میں شاعری کے ہر مسلک کا جگہ کا نہ مقصد ہو گیا، مثلاً رزمی اور مزماری اشعار اس قدر پید آئیں کہ جتنے وہ اشعار جن کی ظاہری شکل مرثیے کی سی تھی اور جن میں عشق و عاشقی کے جذبات کا اظہار کیا جاتا۔ یونان میں یہ قاعدہ چلا آتا تھا جب سید و نصاح کو عملی نفع کی غرض سے بیان کرتے تھے تو ہمیشہ الفاظ میں بے حد اختصار سے کام لیا جاتا تھا؛ یونانی انھیں Gnomoi کہتے تھے، اور چونکہ شعر کی صورت میں یہ ایجاز آسانی سے پیدا ہو سکتا تھا اس لیے ابتدا میں اسی کو ترجیح دیکھتی تھی۔ لیکن جب شعر کے محدود دائرے کی وجہ سے الفاظ کے معانی میں غیر ضروری پیچیدگی پیدا ہونے لگی تو اس لیے نظم کے عوض نثر کو اختیار کیا گیا علاوہ اسکے عوام کو ایسے اشخاص کے افعال میں عقلمندائی کے اصول نظر آنے لگے جو ظاہری تشکیل الفاظ کی پروا کرنے کے بدلے اپنی زندگی کو اصول فلسفہ سے متاثر کرتے تھے۔

واقعہ یہ ہے کہ انسان کے سب سے اعلیٰ حوصلوں اور آرزوؤں پر بھی بعض ایسے میلان اور رجحان اثر ڈالتے ہیں جن کو اُس عہد کے رسم و رواج سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ سترہ ق م سے قریب زمانے میں تمام یونان کے اندر

اس امر کی تعلیم کی خواہش کا غوغا اٹھ کھڑا ہوا کہ کون کون سی باتیں اچھی ہیں اور کون کون سی مناسب حال ہیں۔ واضح ہو کہ یونانی مذہب میں عقیدے کو زیادہ دخل نہ تھا، بلکہ لوگ مذہبی رسوم کی یا بندی صرف دیوتاؤں کو رام کرنے کی عرض سے کیا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ لوگوں میں یہ خیال پیدا ہونے لگا کہ حقیقی خوشی اور مسرت کے حصول کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ زندگی صحیح اصول پر ترتیب دی جائے، اور اس طریقے پر کار بند ہونے سے انسان کے اصلی نصب العین کا حصول یہ نسبت محض دیوتاؤں کو خوش کرنے کی کوشش سے زیادہ آسان ہو جائے گا۔ اس اصول کو سرسری طور پر سب محسوس کرتے تھے، اور بہت سوں کو اس سے کما حقہ واقفیت حاصل تھی، لیکن ایسے لوگ بہت کم تھے جو اس مسلمہ اصول کے اظہار کے لئے کوئی چھوٹا سا فقرہ اختراع کر سکیں، اور ان کا قول بھی صرف اُسی وقت مستند سمجھا جاتا تھا جب خود ان کے افعال سے ان کے اصول کی حقیقت ظاہر ہو۔ ایسے اشخاص کی تعداد منسلکہ ق م میں کچھ کم نہ تھی، انہیں "عقلا" یا "علما" کا خطاب دیا جاتا تھا، اور چونکہ ایسے لفظ کے ساتھ کوئی معین عدد نہایت خوبی سے چسپاں ہو سکتا ہے اس لئے ان کا نام "عقلائے سبعہ" پڑ گیا۔ ظاہر ہے کہ ان سات میں سے صرف چنڈی ایسے تھے جن پر "عقل" یا "حکیم" کے لفظ کا بالکل یہ اطلاق ہو سکتا ہو، اور جس طرح ہر ایک دیکھنے والے کے لئے اول درجے کے ستاروں میں ایک خاص امتیازی کیفیت نمایاں ہوتی ہے، اور نیچے درجے کے ستاروں کی حیثیت اُس کو کم و بیش مادی نظر آتی ہے، ایسے ہی علاوہ جوئی کے حکما کے (جن کی برتری کو ہر شخص تسلیم کرتا تھا) بعض کے نزدیک ایک حکیم ان سات میں شامل تھا، اور بعض کے نزدیک دوسرا۔ زمانہ مابعد میں ان کے لئے ایک نیا اخلاقی میار قائم ہو گیا جس کی وجہ سے قدیم رائے میں گونہ تبدیلی پیدا ہو گئی۔ چونکہ فال گاہ دلفنی کا مقصد عام یہ تھا کہ عملی زندگی پر مذہب کا اثر پڑنے لگے اور عرصہ دراز سے اُس کی خاص تعلیم تھی کہ عوام میں غور و فکر اور اعتدال کے خواص پیدا ہو جائیں اس لئے ابتدا ہی سے (جہاں تک اخلاقی اثرات کا تعلق تھا)

باب ۱۲

اُس نے اپنے آپ کو رائے عام کا قائم مقام بنا لیا تھا۔ بہرِ پنج ہر شخص اس امر پر متفق تھا کہ سات ناموں کی اس فہرست میں سب سے پہلا نام تالیس Thales کا ہی ہونا چاہیے۔ عام طور پر تالیس کے بعد تیا کوس کا منبر آتا تھا اور اسکے بعد بیاس ساکن پری ایجنے کا نام لیا جاتا تھا جس نے میدانِ سیاسیات میں بہت کچھ حلیتِ بھرت اور تیزی دکھائی تھی اور جو اپنے اصول کو نہایت مختصر الفاظ میں بیان کرنے میں بالکل عظیم المثال ثابت ہوا تھا۔ اسکی بہت سی کہاوتیں مشہور ہیں، مثلاً "عقل خدا کی بہترین دین ہے"۔ "کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے خوب سوچ سمجھ لے اور پھر اُس پر سختی سے ثابت قدم رہ"۔ "جو شخص بد قسمتی کو برداشت نہیں کر سکتا، خود بد قسمت ہے"۔ "جب تو کوئی نیکی کرے تو ہمیشہ اُسے اپنے محبوب کی طرف منسوب کر"۔ وغیرہ وغیرہ۔ بیاس کے بعد سولس ساکن ایتھنز اور اس کے بعد قدیم مسلمہ اصول کے بموجب کلیو بولس ساکن لنڈوس کا نام لیا جاتا تھا جو اپنے شہر پر بحیثیت بادشاہ یا خود سر حکمران کے حکومت کرتا تھا؛ یہی وہ شخص تھا جس نے لنڈوس میں ایتھنز پر بت خانے کو از سر نو تعمیر کیا، اُسٹار کے اور پہلیاں بنائیں۔ چھٹا حکیم تھے لون ساکن اسپارٹا تھا، جس نے اسپارٹا کی مملکت کی بہت کچھ خدمت کی تھی، اور ساتواں پری انڈر جو دوسرے کو تھ کا تھا جو کہ حکیم افلاطون پری انڈر کو اس عالمگیر اعزاز کا مستحق نہیں سمجھتا تھا اس لیے اُسے اسکی جگہ ایک نسبتاً غیر معروف باشندہ جزیرہ مالوس مسمی میزون کا نام رکھ دیا جسے محمود دیلفی نے کسی زمانے میں "اعقل الرجال" کا لقب دیا تھا۔

مختلہ دیگر اشخاص کے جن کا شمار عقلائے سب سے کیا جاتا تھا، فیروے کیدیس ساکن سپروس (جو حکیم فیناغورس کا استاد تھا)، ارٹو دیروس ساکن اسپارٹا، مشہور حکیم ایپی میدیس ساکن کریٹ، اور ایک اسکینی سسی اناخارسیس تھے۔ ان عقلائے سب سے کو اس طرح پر تقسیم کیا گیا ہے کہ ان میں سے دو ایونیہ کے، ایک ایولیہ کا، ایک دوریائی جزیرہ رموڈوس کا، اور تین یونان کے تینوں بڑے بڑے شہروں یعنی اسپارٹا، ایتھنز اور

۱۵۱

کو رنٹھ کے باتندے تھے؛ اس فہرست پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ انہیں سے اکثر مشرقی یونان کے ہی رہنے والے تھے، اور ایک بھی ایسا نام نہیں پایا جاتا جس کا تعلق مغربی یونان سے ہو، جس سے یہ تیا چلتا ہے کہ اس خطہ یورپ نے ابھی تک اپنے عقلا کو شناخت نہیں کیا ہوگا۔ غالباً چونکہ کو رنٹھ میں بری تانہ سے قابل کوئی شخص پیدا نہیں ہوا اس لیے اس کا نام بھی مجبوراً اس ممتاز فہرست میں شامل کر لیا گیا۔ عقلا کا یہ مجموعہ دراصل اس تاباں و درخشاں جماعت کا کو یا جواب تھا جو سکیون میں کلس تھینس کے مکان پر جمع ہوا کرتی تھی۔ یہ امر ضرور قابل لحاظ ہے کہ اینتھر کے اندر ایک طرف تو ادبی لطافت کے میدان میں فلاویوسی اور الکسیڈینی افراد نے کمال حاصل کیا، اور دوسری جانب نیکوسی خاندان کے ایک رکن یعنی سولن نے عقل و فراست میں بیشل شہرت پیدا کی۔

لیکن اسی زمانے میں جب یونانی قوم اُن لوگوں کے اعزاز و احترام میں مصروف تھی جو اپنی عقل و فراست کو شہری زندگی کے لیے کارآمد بنا رہے تھے، ایسے لوگ بھی پائے جاتے تھے جو نظری علوم میں کیتائے روزگار تھے۔ خالص نظری حکمیات کا موجودہ مکتشف حکیم تالیس تھا، جو بہ اتفاق رائے نہ صرف تمام عقلا و حکما کا سرتاج (» سوفوس «) تھا، بلکہ اسی کے سر یونان کے پہلے فلسفی (» فلوسوفوس «) ہوئے کا سہرا تھا۔ وہ ایک شخص مسمیٰ ہگز امیوس کا بیٹا تھا، جو خود تھے لوسیوں کے شریف خاندان کا فرد تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تالیس ۶۲۵ ق م میں پیدا ہوا اور اس نے ۵۴۷ ق م میں وفات پائی۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ اُس نے طبیعیات کی تعلیم مصر میں پائی، اور چونکہ مصر اور ملطہ کے مابین نہایت عمدہ تعلقات تھے اس لیے ہمیں اس کے باور نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ اس نے

۵۴۷ ق م میں یہ معلوم ہوا یا ہے کہ چھٹی صدی ق م میں یونانی تہذیب و تمدن پر مشرق کا کچھ کم اثر نہیں پڑا۔ یونانی ہمیشہ علم کی جستجو میں منہمک رہتے تھے، اور حکمیات کی مختلف شاخوں میں

باب

اہرام مصر یہ کی بلندی سائے کے ذریعے معلوم کی، اجرام فلکی کی اضافی جسامت اور ان کی رفتار کا مطالعہ کیا، اور وہی پہلا شخص ہے جس نے یونانیوں کو یہ بتایا کہ چاند اپنی روشنی سورج سے اقتباس کرتا ہے اور اسی نے سورج گرہن کے اصلی سبب سے مطلع کیا۔ ایک مخصوص سال کے چاند گرہن کی پیشین گوئی اُس کی طرف منسوب کی جاتی ہے، اور جہاں تک ہمیں علم ہے یہ گرہن ۵۸۵ء میں لید ویول اور منیڈ ویول کے باہمی جنگ کے دوران میں پڑا تھا۔ تالیس کی معلومات کی شہرت ایک قصے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جب اُس نے علامات فلکی کے ذریعے سے یہ معلوم کر لیا کہ آئندہ فصل نہایت زرخیز ہوگی تو فوراً ملطہ اور جیوس کے تمام تیل کے بیج کرائے پر لے گئے، اور جب اُن کی لانگ بہت زیادہ بڑھی تو انہیں صرف یہ ثابت کرنے کے لیے بڑے کرائے پر دے ڈالا کہ اگر کوئی فلسفی چاہے تو نہایت آسانی اور سہولت سے روپیہ کما سکتا ہے۔ تالیس نے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵۴ کو مستند۔ مشرقی یونانیوں سے کہیں آگے بڑھا ہوا تھا۔ یونانی تر علم کے ساحل پر آیا دتھے، در انحالیکہ اندرس ملک میں اُن سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ اقوام آباد تھیں۔ مگر براں اس میں شہہ کرنے کی کہاں گمانت ہے کہ انہوں نے اس تمدن سے واقفیت حاصل کرنے کی کاحقہ کوشش کی۔ ہر ملک کے در و دار سے اہر الو کے لیے بندہ تھے (مثلاً مصر نے اپنے در و دار سے چھٹی صدی ق م میں ہی کھول دیئے تھے)، لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے، جو مالک دریائے فرات کے کناروں پر آباد تھے انہوں نے اُس وقت تک ایسے ملک میں غیر اقوام کے داخلے کے لیے برابر قیود قائم رکھی تھیں۔ بلاشبہ ہمارے یاس یونانیوں کے متحر و اہل کے سفر نامے موجود نہیں ہیں، لیکن اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ عام باشندگان یونان تو درکنار، اہم اور باوقار افراد کی سوانح عمری سے بھی ہم واقف نہیں اس لیے کہ اول تو اس زمانے کے بہت ہی کم نوشتے ہم تک پہنچے ہیں، اور دوسرے اُن دنوں میں اس قسم کے حالات ضبط تحریر میں لانے کا رواج نہ تھا۔

صرف ایسے آثار قدرت کی ماہیت کے بتانے پر اکتفا نہیں کیا جن میں کوئی باہمی ربط و اتحاد نہ تھا بلکہ ایک قدم آگے بڑھا کر تکوین عالم کا ایک نظریہ پیش کیا جسکی وجہ سے ہم اسے مخصوص معنی میں یونان کا پہلا فلسفی کہہ سکتے ہیں؛ اسے اس خاص قسم کی عقل و دانش کا ابوالآبیا کہا جاسکتا ہے، جس کے حصول کی ہم سب کو خواہش ہوتی ہے، اور جس کے لیے ہم سب کوشش کرتے ہیں لیکن جو ہمیں کبھی حاصل نہیں ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ وہی پہلا شخص تھا جس نے بعید الفہم امور کو الفاظ کے ذریعے سے بیان کیا کسی چیز کو سمجھانے سے مراد اس کے علل و اسباب بیان کرنا بھی اس کے ابتدائی حالات سمجھانا ہے؛ اسی طرح تالیس نے مبداء کائنات، خصوصاً آفرینش زمین کی تحقیقات کی، اور یہ نظریہ پیش کیا کہ ہر چیز کا آغاز پانی سے ہوتا ہے۔ اس اصول کو پیش کرنے میں اس نے کسی ایسے عقیدے کی تردید نہیں کی جو یونانیوں کے نزدیک مسلمہ تھا، اس لیے کہ اس سے پہلے جو شر اگر بے تھے، انھوں نے اوقیانوس کو سب سے قدیم مخلوقات میں شمار کیا تھا اور اسی کو جملہ اشیا کا مبداء و ماخذ قرار دیا تھا۔ تالیس کہتا ہے کہ کرہ زمین پانی پر استادہ ہے، جس کی وجہ سے زلزلے آتے ہیں؛ اور یہاں بھی اس کا تخیل یونانیوں کے اس عام عقیدے کے مطابق ہے جس کی رو سے زمین کو پوسیدون دیوتا ہلاتا ہے۔

تالیس نے جو کوشش فطرت کے پوشیدہ اسرار کی تحقیقات میں کی وہ اس کے ہم عصر اور ہم ملک اناکسی ماندر نے جاری رکھی۔ یہ فلسفی ہندسی تجربوں میں منہمک ہو گیا؛ اسی نے یونان میں پہلی مرتبہ بائبل طرز کی دھوپ گھڑی بنائی اور تختی پر ساحل زمین کا خاکہ کھینچا۔ اس کی رائے تھی کہ زمین مرکز کائنات پر ہے جس و حرکت رکھی ہوئی ہے، اور سیارے اپنے اپنے دائروں سمیت زمین کے گرد حرکت کرتے ہیں۔ اس کے نزدیک پانی کا ابتدائی عناصر میں شمار نہ تھا، بلکہ بجائے اس کے وہ کائنات کے جوئے نجات کی طرف از سر نو رجعت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اسی حالت سے

بابت

سب سے پہلے سردی اور گرمی پیدا ہوئی اور ان کے امتزاج باہمی سے سیلان ہوا۔ جس سے آگ کا تفاعل شامل ہو کر ہوا، پانی اور زمین پیدا ہوئی۔ یہ سیلان ابتدا میں ایک قسم کی ٹٹی تھی جس سے جلد زندہ جانور بنائے گئے، جن کی پہلی وضع جھلی کی سی تھی۔ اناسی مائڈریونان میں پہلا شخص تھا جس نے اپنے اُن خیالات کو جو کائنات کی ہیئت کے متعلق تھے، ایک رسالے کی صورت میں شائع کیا۔

ان دو فلسفیوں کے بعد اناسی منیس کا نمبر آتا ہے جو تقریباً ۵۰۰ ق م میں پیدا ہوا تھا اور اناسی مائڈر کی طرح لمبے کا باشندہ تھا۔ اس کی اور اسکے پیش روؤں کی تعلیم میں سب سے بڑا فرق یہ تھا کہ جہاں کائنات کی ابتدا اور اُس کے وجہ پر جہاں ارتقا کا بیان تالیس اور اناسی مائڈر کے فلسفے کا محض یک جز تھا، ان کی تحقیق و تفتیش اناسی منیس کا موضوع خاص تھا۔ وہ اپنے پیش روؤں کے نکالے ہوئے نتائج سے مطلق مطمئن نہ تھا، بلکہ اس کا خیال تھا کہ ہوا ہی زندگی کے جملہ کرشموں کی گویا بنیاد ہے۔ اناسی منیس ایونی فلسفیوں میں سب سے آخری تھا، اور گوزمانہ مابعد میں ہر قلیطوس اُن کے قدم بہ قدم چلا، لیکن یہ اُن سے کہیں آگے بڑھ گیا۔

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ایوسہ خنرافسہ اور تاج کا مولد تھا۔ ہکاتایوس ساکن لمبے نے نہ صرف اناسی مائڈر کے لہجے میں اضافے کئے، بلکہ ایک رسالہ زمین، اُس کے سمندروں، دریاؤں، پیداوار، آبادی، مقبوضات، شہروں کے موضوع پر لکھا اور اس کا نام "سفر نامہ زمین" رکھا۔ تاریخ کی ابتدا و قائع نگاروں نے کی، جنہوں نے ملکوں، قوموں، اور شہروں کی قدیم تاریخ کے شاعرانہ اور عامیانہ روشنتوں کو جمع کر کے انہیں نثر میں بیان کیا۔ ان سے پیشتر ہی ہیئودی مسلک کے شعرا نے اپنے کلام میں نسب ناموں سے مطابقت کا خاص لحاظ رکھا تھا، اور یو میلوں (سائن کورنٹھ) جیسے شاعروں نے مقامی اضافوں کو بھی بیان کرنا شروع کر دیا تھا۔ بعد ازاں ہزنرموس نے کوہولون اور سمرنائیوں کی اُن سرفروشیوں کا ذکر جو انہوں نے کی تھیں کے مقابلے میں

باجلہ

کی تھیں، صرف اس مقصد سے بیان کرتا ہے کہ اس سے بجائے محض افراد کے ذکر کے بلدیات کا بل مالا ہو، اور آباد کاری کو کوٹون کے تذکرے کے طرح جو زینوفانیس نے لکھا تھا اُس نے اپنے موضوع پر تقریباً تاریخی انداز سے بحث کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حقیقی تاریخ نویسی کی بنیاد ایک ملطی مسمی کا دموس نے رکھی جس نے چھٹی صدی ق م کے قریب قریب اپنے بلدیے اور بعض دیگر اونی شہروں کی تاریخ کے موضوع پر تصنیف و تالیف کی تھی۔ اس کے بعد جن لوگوں نے تاریخ پر خاصہ فرسائی کی اُن کے ذریعے ہم اُن سنوی حدود سے ذرا مائل مل جاتے ہیں جو ہم نے اس باب کے لیے مقرر کی ہیں، اس لیے کہ ان کے بعد کے وقائع نگاروں کا زمانہ خواہ کتنا ہی غیر معین اور مبہم کیوں نہ ہو، اس میں شبہ نہیں کہ یہ جنگ ایران تک برابر لکھتے رہے تھے۔ فارڈن نے ایک کتاب اپنے وطن لیتساکوس کی تاریخ پر لکھی، اور اُس میں دیونی سوس ساکن ملطہ کی طرح ایران کے حالات پر بھی بحث کی؛ اسی طرح زانتھوس نے اپنے وطن مالوف لیدیہ کو اپنا موضوع تحریر قرار دیا۔ مورخوں میں اکوٹزی لاؤس خالص یونانی تھا، لیکن مغربی مورخوں کی فہرست میں سب سے پہلا نام ہیسیس ساکن رھے گیوم کا آتا ہے۔ بہر حال دقلنگاروں میں جس شخص کی تصانیف کی اہمیت اور وقعت میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا وہ ہیکٹائیوس ساکن ملطہ ہے، جس کے مختصر حالات کا ہم جغرافیہ نویسی کے ضمن میں ذکر کر چکے ہیں، اور جس نے بناوٹ ایونیہ کے دوران میں سیاسیات میں معتد بہ شرکت کی تھی۔ وہ اپنی کتاب کی ابتدا، جس کا نام اُس نے کتاب الانساب رکھا ہے، دیو کالیوں اور ہیلین سے کرنے سے گویا ایناتہ کرتا ہے کہ وہ ہیسود کے مسلک کا نہایت وفادار معتدی اور پیرو ہے۔ اسکے بعد وہ غالباً اپنے ذاتی تخیلات سے کام لے کر اپنی تصنیف کے پہلے حصے میں دیو کالیوں کی اولاد کا ذکر کرتا ہے، اسی طرح دوسرے حصے میں ہرقل کی اولاد کا، تیسرے میں بیلو پونیز کے سوراؤں اور جو تھے میں ایشیائے کوچک کے یونانیوں کا ذکر کرتا ہے۔ گو ہیکٹائیوس کا دعویٰ تھا کہ وہ (سپدرعوں پشت میں) دیوتاؤں کی اولاد سے ہے، لیکن اُس نے اُن تمام باتوں کو باور کرنے میں، جو اُس سے قدیم

سورماؤں کے متعلق کہی گئی تھیں، بہت کچھ تامل کیا، اور اس طرح اس عقلی تحریک کا آغاز کیا جو زمانہ بابلی میں یوہریت کے نام سے مشہور ہوئی۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ واقعات کی تحقیقات و تفتیش کی ابتدا یونانیوں اور سفسطائیوں نے کی، بعض کو اس کے مبادی ہیروڈوٹس کی تحریرات میں نظر آتے ہیں۔ لیکن نکلتا یونان نے واقعات باقاعدہ تصنیف کر کے جلا دینا شروع کر دیا، اور واقعہ یہ ہے کہ اُس سے پہلے بھی یونان میں ایسے لوگوں کا تیا چلتا ہے جنہوں نے اپنے زمانے میں اس کام کا ذمہ لیا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تفتیش واقعات یونانی حصال کا ایک جزو اعظم تھی، اور اگر اس قوم میں تجسس، انتقاد اور استدلال کا مادہ نہ ہوتا تو وہ سرگردا اپنے مقاصد میں اس حد تک کامیاب نہ ہوتی۔ آخری دفاع نگار یعنی ہیلائینکوس ساکن متی لکنہ نے اپنے مارج حیات و دعوات کلبیتہ یا انجوس صدی ق م میں طے کئے ہیں اور یہ دراصل قدیم اور جدید طرز تحریر کے درمیان (جس کی ابتدا ہیروڈوٹس سے ہوتی ہے) گویا ایک واسطہ ہے۔ ہمیں کتنی ہی ہمدردی فوکیہ والوں کے ساتھ کیوں نہ ہو جنہوں نے ایرانیوں کی حمایت میں خود اپنے آبائی وطن میں رہنے سے گھر چھوڑ کر دیگر ممالک کو چلا جانا پسند کیا، لیکن ہم اس پسند اور صابر و شاکر اٹالیان ملتہ کے ساتھ بھی انصاف کے بغیر نہیں رہ سکتے جن کا تمدن بہ نسبت فوکیائی تہذیب کے یقیناً زیادہ جامع تھا۔ یہ ثابت کرنے کے بعد کہ ان میں جنگ آزمائی کا مادہ بھی موجود تھا، ملتویوں نے مناسب شرائط پر ایرانیوں کے ساتھ صلح کر لی جسکی زمانہ نابعد میں ایرانی بار بار توثیق کرتے رہے۔ اُن کے اس فعل کا اصل باعث یہ تھا کہ وہ اپنی تجارت پر اپنی تمام تر قوت کو صرف کر دینا چاہتے تھے، جس کی وسعت میں کسی قسم کے مبالغے کی مطلق گنجائش نہیں ہے۔ ہم اس امر سے واقف ہیں کہ بہت سے ملتہ والوں کے دوست و احباب اور اعزاء و اقربا کریمیہ، اسفوف اور مصر میں رہتے تھے، اور یہاں ایسے شہری بھی آباد تھے جو خود ان مقامات کی سیر کر آئے تھے۔ ساتھ ہی ہم جانتے ہیں کہ وہ نہ صرف ان مشرقی ممالک سے واقف تھے بلکہ اُن کے تعلقات مغربی ملکوں سے بھی نہایت قدیم تھے، یہاں تک کہ تھر سیدائس اُن کے لیے گویا وطن ثانیہ کا رتبہ رکھتا تھا، اور وہ سپارسی

باب ۱۲

اور اتروری سوداگروں کے ساتھ بحیرہ ترہینیہ کے ساحلوں تک جاتے تھے، جس کی وجہ سے وہ قرطاجیوں، لگوریائیوں، کلپوں، ایلیریوں، بلکہ شاید غیر معروف رومنوں سے بھی ملتے رہتے تھے، جب حالت یہ تھی تو ہمیں اس امر سے ہرگز متعجب نہیں ہونا چاہیے کہ ان دور دراز ممالک اور مختلف اقوام سے ربط و ضبط رکھنے کی وجہ سے ان کے دل و دماغ پر عظیم الشان اثر پڑا ہوگا جس میں پہلے ہی سے حکمی تجسس کا مادہ بھرا ہوا تھا، نہ ہمیں یہ معلوم کر کے ذرا بھی تعجب کرنا چاہیے کہ ملٹھ ہی وہ شہر تھا جو اپنے تعلقات کی بنا پر یونانی بلدیات میں ممتاز تھا، اور جو یونانی جغرافیہ، تاریخ اور فلسفہ کا بیلا وطن تھا۔ بہر حال ہم ملٹھی قوم اور ملٹھی حکومت کی درحسکان و تاباں کا مباحثی سمجھتے ہیں کہ انھوں نے اس ادنیٰ ترقی میں ایک خاص قسم کا جوش پیدا کرنے میں مدد دی رہیں شک نہیں کہ ملٹھی تجارت کو کسی ایک ضعیفی شہر سے وہی مناسبت تھی جو تمام یونانی تجارت کو تمام ضعیفی تجارت سے تھی، لیکن ملٹھ نے ذہنی ترقی کی جو خدمت انجام دی وہ کسی ضعیفی شہر نے نہیں دی، اور حقیقت یہ ہے کہ جنگ ایران سے پہلے ملٹھ کا مجسمہ وہی رہتا تھا جو اس جنگ کے بعد ایتھنز کا تھا۔ اب ہمیں یونانی فنون لطیفہ کی طرف از سر نو پھر توجہ کرنا چاہیے، اور انکی تاریخ ان غیر معین مدارج سے بیان کرنی چاہیے جہاں ہم نے ان کو ہومری اور دوریائی عہدوں سے پہلے چھوڑا تھا۔ اگر ہم ظروف کلی کے حید نہایت قدیم نمونوں اور ادلی روایات کو، جن میں ناموں کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا، بالفعل نظر انداز کر دیں تو ہم فنون لطیفہ کے مطالعے کے لئے ساتویں صدی ق م تک مطلق کچھ مواد نہ پائیں گے؛ اُس وقت البتہ یہ فنون پھرت خانوں کے کھنڈروں، مجسموں اور برتنوں کے نقش و نگار کی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ گوان میں سے بہت سی اشیاء کا تعلق عالم یونانی کے نصف مغربی سے ہے، جس کی سیاسی تاریخ کا ہم نے ہنوز مطالعہ نہیں کیا، لیکن مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس مضمون کے اجزائیں، جن میں باہمی ربط پایا جاتا ہے تفریق نہ کریں، بلکہ اسی مقام پر جو کچھ ہمیں پانچویں صدی ق م سے پہلے کے

باب

تھوڑے بہت حالات بیان کرنے ہیں، بیان کریں :-

یہ بالکل صاف ظاہر ہے کہ یونانی فنون لطیفہ میں مشرقی ممالک کے اثرات کی وجہ سے خوش پیدا ہوا، لیکن ساتھ ہی اس میں بھی شہہ کی گنجائش ہیں کہ نہایت لمبید زمانے ہی میں مٹی اعتبار سے یونان خود استقلال پیدا کر چکا تھا جس کے بعد اُسے ہی اصول پر ترقی کرنی اختیار کی اور ایسے ہی اختراعی طریقوں کو استعمال کرنا شروع کیا۔ اس خوش کی ابتدا کچھ تو فنیقیہ سے اور کچھ ایشیائے کوچک سے ہوتی ہے، لیکن چونکہ یونان کا ایشیائے کوچک سے نہایت گہرا تعلق تھا اس لئے یونان پر اس کا اثر نسبتاً زیادہ اہم تھا۔ اگر ہم ایشیائی فنی ترکیب اور یونانی مصوٰطرز کا باہمی تعلق دیکھنا چاہیں تو ہمیں ظروف گلی کی نقاشی اور مجسمہ سازی کا عور سے مطالعہ کرنا پڑے گا، لیکن اس ارتقا کا کوئی اثر یونانی فن تعمیر میں نہیں پایا جاتا، بلکہ یونانی فن تعمیر یونانی اشعار کی طرح ہمارے سامنے یک بہ یک اس طور سے آ جاتا ہے جیسے کوئی دیہی (تصویر یا بت کی صورت میں) دفعۃً کسی نقاش کے دماغ سے نکل کر ہمارے سامنے آکھڑی ہو۔

ایشیائی فنون لطیفہ کا یونانی فنون پر جو اثر پڑا ہے وہ سب سے زیادہ ظروف گلی کے نقش و نگار سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نقاشی سے اہم فن کے میدان میں ان ظروف کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہا۔ ہم اس سے پیشتر ہی میکے نائی کے باقیات پر بحث کرتے ہوئے ان برتنوں کا حوالہ دے چکے ہیں جو اس تہہ کی مناسبت سے میکے ناوی ظروف کہلاتے ہیں، اور ان برتنوں کا بھی ذکر کر چکے ہیں جن پر ہندسی شکلیں بنی ہوئی ہیں۔ ان کے علاوہ حال ہی میں علمائے تاریخ و فنون کی توجہ خانکھسی اور میلوسی برتنوں کی طرف منعطف ہوئی ہے، لیکن یہ کورنٹھی اور ایشیائی ظروف کے برابر اہم نہیں، اور ان کی نقاشی و آرائش کا اسلوب براہ راست ان ممالک سے اخذ کیا گیا ہے جو دریائے فرات کے قریب واقع تھے۔ ان پر گلکاری کے ذریعے عجیب و غریب خیالی جانوروں

ماہ

اور پر دار انسانوں کی جو شکلیں بنی ہیں، اُن سے استوریہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، اور بڑے بڑے رتن انسانوں یا جانوروں کے مجموعوں اور دنیائی موضوعوں کی تصاویر اور نقشوں سے مزین ہیں۔ ان کی زمین عام طور پر زرد ہے، اور اُس پر مختلف رنگوں کی شکلیں بنی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد چھٹی صدی ق م میں ظروف کی سرخ زمین پر سیاہ شکلیں بننے لگیں اور انھیں دیونی سوس، ہرقل، تھےسپوس اور جنگ گردائے کے افسانوں کی تصاویر سے آراستہ کرنے لگے۔ وہ دودستے والی صراحیوں جو پہلے تختیاں کے تھوار کے ساتھ منسوب کی جاتی ہیں، دراصل اسی قسم کی ہیں۔ چھٹی صدی ق م کے اختتام پر ایسے رتن بنائے جانے لگے جن کی زمین تو سیاہ تھی اور اس پر جو تصاویر بنی تھیں اُن کا رنگ سرخ تھا۔ واضح ہو کہ بعض سیاہ تصویر دالے ظروف فنی اعتبار سے بالکل لاشافی ہیں، جیسے فلورنس والی «فرانسوائی»، صراحی جسے ازگوتیس اور کلی تیاس نے بنایا تھا۔

یونانی فن سکر سازی کی تاریخ روایتی دئے دالوس سے شروع ہوتی ہے، جو ایچنر کا باشندہ سمجھا جاتا تھا، اور جس نے فن سنگ تراشی کے بہت سے نمونے نہ صرف یونان میں بلکہ یونان سے باہر بھی چھوڑے۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے مجسموں میں ہاتھ پاؤں کا امتیاز کر کے ان میں گویا جان ڈال دی۔ اُس کے مجسموں سے اس فن کے ابتدائی مدارج کا پتا چلتا ہے، جبکہ مورت محض ایک پیل پائے کے شکل کی ہوتی تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ یہ مڑوک ہوئے اور ایسے مجسمے بننے لگے جو کم و بیش انسان کی شکل سے ہوتے تھے۔ ہم ساتویں صدی ق م کے نصف دوم میں جھیرے ساموس اور ریخوس میں فنون الطیفہ کے متعدد ماہروں سے دوچار

ہم ابھی کے اگر دیوس پر ایریاں کے حلقے سے برابر جو کوڑا کھڑا ہوا تھا اس کی کھدائی کی وجہ سے ہیں، «نقاشی ظروف» کے ابتدائی طرز کے باب میں بہت کچھ اقصیت حاصل ہو گئی ہے۔

۲۴۵

ہوتے ہیں؛ ساموس میں رہوئے کوس اور اُس کے بیٹے تھیودوروس نے میر تمیر کی حیثیت سے شہرت حاصل کی، اور روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ تاناڈھا نے کافن بھی ایجاد کیا؛ جیوس میں ماہران فن کے بہت سے نام پڑھنے میں آتے ہیں، مثلاً میلاس اور اُس کی اولاد یعنی میٹا ملیا دیس، پوتا آرخزموس، اور دوپروپوئے یعنی پوپالس اور اتھے تیس سب کے سب سنگ تراش تھے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اسی جزیرے کے باشندے یعنی گلاؤ کوس نے لوسے پر طانکا لگانے کا فن ایجاد کیا تھا۔ جس دور کا ہم ذکر کر رہے ہیں اُس میں جزیرہ کریٹ کو فنون لطیفہ سے خاص لگاؤ تھا، اور اُس میں دو مشہور سنگ تراش سگلی لس اور دیوے کوس پیدا ہوئے، لیکن وہ نقل و نقل کر کے سیلوپونیز چلے گئے اور شہر سکیون میں جا کر آباد ہو گئے۔ جزیرہ نمائے سیلوپونیز میں بھی فنون لطیفہ کو بہت کچھ فروغ حاصل ہوا۔ مثلاً ہم دو لوقوئی سنگ تراشوں یعنی دوناس اور دو پیکائیوس کا نام سنتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سیلوپونیز میں سنگ تراشی کو خصوصاً اس وجہ سے ترقی ہوئی کہ وہاں کے رواج کے بموجب جو شخص اولمپیا کے ورزشی کھیلوں میں اول آتا اُس کا مجسمہ نصب کیا جاتا؛ ابتدا میں تو قدیم موروثی طرح ان میں بہت کچھ سختی اور کڑھکی ہوتی تھی، لیکن رفتہ رفتہ ان میں نرمی اور نزاکت آگئی اور ان کی صورت بتدریج اصل کے مثل ہونے لگی۔ زمانہ زیر بحث میں نہ تو سکیونی، آرگوسی اور ایگینوی مسالک کا پتا ہے اور نہ فنی اعتبار سے آیتھنز کی وہ حیثیت ہے جو آگے چل کر پانچویں صدی ق م میں ہو گئی؛ بہر حال ہم اس امر سے واقف ہیں کہ ہیکلاس نے آیتھنز کے چلے جانے کے بعد وہاں کے آزاد شہریوں نے دونوں خود سرکشوں یعنی ہارمودیوس اور ارستوگونی لون کے بت اٹھتے نور سے بڑا کر قلعے میں نصب کرائے، اور یہ وہی بت تھے جنہیں جنگ ایران کے زمانے میں شہنشاہ زرتکشن اپنے ساتھ ایران لے گیا۔ چھٹی صدی ق م کے نمایاں اور ممتاز اشیا میں اولمپیا والے کپسے کوس کے صندوق اور دوسرے

باشہ کلپس ساکن گنیشیا (یہ دریائے میاندر) کے بنائے ہوئے منقش و مزین تخت اپولو کا ذکر بھی لازم ہے۔

لیکن خوش قسمتی سے فن پیکر سازی کی تاریخ محض ان ناموں کے شمار پر ہی مشتمل نہیں ہے، بلکہ ہمارے پاس بہت سی ایسی اشیاء موجود ہیں جو یقیناً دورِ زریہ بحث میں بانی گئی ہوں گی اور جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہنشاہی سے پیشتر کے یونانی کیا کر سکتے تھے۔ انیس سے بعض اشیاء کا علم تو مدتِ دراز سے چلا آتا ہے اور بعض (خصوصاً وہ جنکا ارض یونان سے تعلق ہے) حال ہی میں برآمد ہوئی ہیں مثلاً ہم تقریباً ساٹھ برس سے سلی نوس کے سقفی ماسٹروں سے واقف ہیں جن میں سے وہ حواستی جو سب سے قدیم بت خانہ (»ج«) پر بنے ہوئے ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے تراشتے والے کو جسم کے اعضا کی صحیح مناسبت کا کماحقہ احساس تھا، اور بت کہ وہ »د« سے سنگ مرمر کے آئی گئی ہوئی بتوں کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ بعض مینت کاریاں جو ان کے بعد اسپارٹا میں برآمد ہوئی ہیں اسی قسم کی ہیں جیسے سلی نوس کے حاشیے، لیکن وہ اتنی اہم نہیں ہیں؛ مثلاً ان میں برہنہ نوجوان لڑکوں کا ایک مجموعہ سیلوپونیزی مسلک کے اصول کو نمایاں کرتا ہے جس پر سکیلس اور دیوئے نوس نے اپنا اثر ڈالا تھا؛ ممکن ہے کہ آئرنو مینوس اور تھے پراکے بتوں کی طرح، جو اب ایتھنز میں ہیں، یا اس مجسمے کی طرح جو اب میونخ میں رکھا ہوا ہے، یہ شکلیں بھی اپولو ہی کی ہوں۔ ان مجسموں میں جو حال ہی میں جزیرہ دیوس میں نکلے ہیں، ازیمیس کا ایک نہایت ہی قدیم بت ہے، جس سے مقدس چوٹی مورتیوں کی یاد تازہ ہوتی ہے؛ ساتھ ہی انیس ایک پر دار دروڑتی ہوئی عورت کا بھی مجسمہ ہے جو شاید فتح مند ایتھینا کا بت ہو گا اور جو ہمارے لئے اس واسطے اور بھی نہایت دلچسپ ہے کہ غالباً اسے اسی آئرنو مینوس نے بنایا تھا جس نے فتح مند ایتھینا کا سب سے پہلا بت فی الواقع تراشا تھا۔ آئیس کے حاشیے والی شبیہ میں اور اس رائے کے نشہ مجسمے جو ملطہ سے برانچی دائے کو جاتا ہے (جو آئیس ہے کہ امتداد زمانہ سے نہایت خراب ہو گئے ہیں) فنونِ قدیمہ کی یادگار کی حیثیت سے نہایت ہی قابلِ قدر ہیں۔ لیکن

بلا

جو محسوس وغیرہ لٹیکائیں ملے ہیں یعنی قبروں کی لوهیں جن پر مردوں کی تشبیہیں ہی ہوئی ہیں، مجسمے اور منبت کاریاں (خصوصاً گناوہ مجسمے جو آگینے پولیس میں لے گئے ہیں)، خاص طور پر دلچسپ ہیں؛ منجملہ ان کے سب سے زیادہ قابل لحاظ ارسطو کلپس کا بنایا ہوا ارسطوین کا وہ لوحی بت ہے جو اس وقت تک تھے ہیوم میں محفوظ ہے۔ ان سب شکلوں کے چہروں پر ایٹمی کمپوزیشن کا ساتھ سمایا جاتا ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یونانیوں نے چہروں کو حتی الامکان زندہ انسان کے چہرے سے مشابہ کرنے کی کوشش شروع کر دی تھی۔ یہاں ہم بحث مٹی کی ان اشیاء کا محض تذکرہ کرنے پر اکتفا کریں گے جو یونان کے مختلف حصوں میں ملی ہیں اور جن میں چہرے کے احساسات ایک مخصوص انداز سے ظاہر کئے گئے ہیں؛ ہمیں یقین ہے کہ لیکو لے کی کتابوں سے اس مسلک کے متعلق مزید معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ اس موقع پر فنی میدان میں سکوں کے باوجود اثرات کا ذکر بھی خارج از بحث ہے، بلکہ یہاں صرف یہ معلوم کرنا کافی ہے کہ خوبصورت سکے بنانے میں مغربی یونان مشرقی یا وسطی یونان کے کہیں آگے بڑھ جاتا ہے۔

العرصہ شہد ق م تک یونان سنگ تراشی کے ذریعے پر قدم رکھ چکا تھا اور پانچویں صدی ق م میں جنگ ایران و یونان کے سبب سے جو حب وطنی کے جذبات موج زن ہوئے ان کی بدولت اس فن کو بالآخر انتہائی عروج حاصل ہو گیا۔

ہمیں یونانی فن تعمیر کے بارے میں جو معلومات حاصل ہیں ان کی حیثیت کچھ عجیب و غریب ہے۔ اگرچہ فن تعمیر کی تدبیر ترقی کا خاکہ بالکل ابتدائی حالت سے مہتابے کمال تک کھینچنے پر قادر بھی ہو جائیں تو یہ تاریخی زاویہ نگاہ سے فن سیکر سازی کی درجہ بہ درجہ ترقی کے ذکر سے بھی زیادہ مفید ہوگا، لیکن انیسویں صدی کے اس کے لیے ہمارے پاس کافی مواد موجود نہیں ہے۔ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ جہاں فن سیکر سازی ایک محض تقلیدی فن ہے، وہاں فن تعمیر میں اختراعی عنصر زیادہ نمایاں ہے، اور اس کے موضوعات زیادہ تر کچھ اسی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر ان موضوعات تک فن تعمیر استاد

کیونکہ پہنچے۔ واقعہ یہ ہے کہ جس وقت ہم یونانی فن تعمیر کے مختلف طریقوں سے واقف ہوتے ہیں، فوراً ہمیں یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ ہمیں انکی پہلی حالت کا علم نہیں بلکہ ہمارے سامنے جو عمارتیں ہیں ان سے پہلے ہی اس فن میں بہت کچھ ترقی ہو چکی ہے۔ بالہنہ یونانی فن تعمیر کا اصول بنیاد خوبی اور عمدگی سے سمجھ میں آسکتا ہے، ان کی سب سے ممتاز چیز پیل یا یہ ہے، اور جہاں تک ظاہری شکل کا تعلق ہے، اس کی دو قسمیں یعنی دوریائی اور ایونیائی کی جاتی ہیں، اور تیسرے طرز یعنی کورنٹھی دراصل ایونیائی طرز کی ہی ایک بدلی ہوئی شکل ہے۔ دوریائی پیل پائے کی کرسی کے مقدان اور سر پائے کی سادگی کی وجہ سے اس میں ایک خاص امتیاز پایا جاتا ہے، اس کے برعکس ایونیائی عمارت کہیں زیادہ خوبصورت ہوتی ہے اسلئے کورنٹھی نازک کرسی کی شکل میں ایک خاص انداز اور سر پائے میں تزئین و زیبائش کا پہلو نمایاں ہوتا ہے، لیکن کوتیل پایوں کے حاشے میں نسبتاً زیادہ تنوع پایا جاتا ہے، لیکن اس میں خوبصورت تزئین اور مستطقی حاشے اس میں ہوتے۔ یہ نسبت ایونیائی کے دوریائی طرز میں کہیں زیادہ دل گرفتگی اور نرم حالی سے ہے، یعنی جہاں ایونیائی عمارت میں نزاکت نمایاں ہے وہاں دوریائی عمارت مردانہ خشنوت کا پہلو لیے ہوئے ہے اسی لئے یہ گمان کیا جاتا ہے کہ دوریائی طرز پر مصری اثرات اور ایونیائی پر ایشیائی اثرات غالب ہوں گے۔

اس مسئلہ کو ہم میں دوریائی کا لقب دیتے ہیں اسی قسم کے ستون مصر میں بھی پائے جاتے ہیں ایونیائی طرز پر ایک قسم کی «لولی» بھی بنی ہوئی ہے جس کا طرز نہایت قدیم ہے اور جو کہیں تو کھری اکھری دہری ہے لیکن یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ «لولی» مغربی طرز پیل پائے کے ساتھ مخصوص ہوگی، مثلاً کھری مغربی خزانہ اور خوبوس کی چھت میں جسے شبلی مان نے برآمد کیا ہے اور دوسری میکے نامی کے طلائی سیالوں میں پائی جاتی ہے، لیکن یونانیوں نے اس مشہور طرز آرائش کو پیل یا یون کے ساتھ کچھ اس طرح منطبق کر دیا کہ اس کا خاص ہی مصرف تھا، اور اس یونانی فنون کی اختراعی قابلیت کا پتا لگتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ بعض نظریہ سازوں نے

۱۱۱ اپنے نزدیک یہ قطعی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ یہ طرز آرائش فی الواقع ستونوں ہی کے لئے ایجاد کیا گیا تھا۔

اب ہم ان مسائل کی طرف رجوع کرتے ہیں جو اگرچہ زمانہ دراز سے زیر بحث ہیں لیکن بجا ہونے کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ پہلا سوال یہ ہے کہ کیا یہ سب طریقے ابتدا میں چوبی مکانات کے لئے ایجاد ہوئے تھے یا نہیں؟ یہ واضح ہے کہ متعدد یونانی بیت خانوں کے ملاحظہ کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں لکڑی کے ایوانوں کی نقل کی گئی ہے، لیکن بہت سے ایسے امور ہیں جو اس نظریے سے مطابقت نہیں رکھتے، اور نہ ان کا کوئی ثبوت دیا جاسکتا ہے۔ اب سے اخیر عہد کی تحقیقات سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ غالباً بت خانوں کی دیواریں ایسی اینٹوں سے بنائی جاتی ہوں گی جن کو یکانے کے عوض محض دھوپ میں خشک کر لیتے تھے۔ دوسرے مسئلے کا تعلق اُس عہد سے ہے جس کے باقیات ہنوز موجود ہیں، اور وہ سنونی درجہ بندی کا مسئلہ ہے۔ سیپر Sempet کے زمانے سے بہت سے مورخوں نے دوریانی طرز تعمیر کی تقسیم مختلف عہدوں میں کی ہے، مثلاً یہ کہ سب سے قدیم طرز کے ایوان کا زمانہ آتا ہے جن میں کوئی خاص اصول مد نظر نہ تھا اس کے بعد ان کی تعمیر چند مخصوص اصول کی بنیاد پر ہونے لگتی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ شوئی قسمت سے اس طریقے کی بنیاد ضرورت سے زیادہ

۱۱۲ ایوانی سرایہ "کیلئے" لکھو "مختصات" سرایہ ایویہ "Puchstein Das ionische Kapitell رلن ۱۸۸۷ء۔ میرا خیال ہے کہ سرایے کی ابتدائی حالت میں ایک عجیب و غریب آراستہ پیل یا ئے کی تصویریں لطافتی ہے جو قدیم مصری شہنشاہی عہد کے ایک مقبرے میں ملی ہے۔ یہ پروڈوشی پی اے Perrot et Chipiez جلد ۱، تصویر نمبر ۱۸۱ اس سے بھی زیادہ جس حیرت انگیز ایوانی سرایہ سے ہے وہ ۱۸۲۲ء ق م کی ایک یادگاری عمارت کا ایک سرایہ ہے جو ایوانی سرایہ سے دیکھو پوئل: تاریخ بابل و آشوریہ Hommel Gesch. Babylon Assyrien رلن ۱۸۸۵ء (جسکے صفحہ ۵۹۹ پر تصویر دی ہوئی ہے)۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس سے ستونوں کی کرسی کا کام لیا گیا ہے اور یہ یونانی فنون کی ہم آہنگی سے بہت دور جا رہا ہے۔

باب ۱۲

نامعلوم حالات پر ہے، جس کا یہ نتیجہ ہے کہ واقعات کے اعتبار سے جس حد تک تقسیم ممکن ہے اُس سے زیادہ مکمل تقسیم کر دی جاتی ہے، اور جو کچھ کم و بیش عمارتیں اُس وقت تک موجود ہیں اُن کے باب میں صحیح خیال قائم کرنے کیلئے ہمیں اس نظریے سے بہت ہی کم مدد ملتی ہے۔

اُس عہد کے بت خانوں کے کھنڈ جس کا اس وقت ذکر کیا جا رہا ہے، دور یانی طرز کے ہیں؛ ممکن ہے کہ اس کا اصلی سبب یہ ہو کہ بنسبت ایونی طرز کے اس عہد میں دور یانی طرز تعمیر زیادہ مقبول عام تھا، اور کم از کم اس میں تو سہمہ نہیں کہ ریا مغزی میں لوگ دور یانی طرز ہی کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایونی طرز سب سے پہلے چھٹی صدی ق م میں ایونی سوس کے بت کہہ اوتیس کی توجہ و مرمت کے وقت رائج ہوا، لیکن اس میں مطلق کوئی شک نہیں کہ اس طرز کی عمارتیں اس سے قبل بھی بنائی جاتی تھیں۔ یہ امر تعجب انگیز ہے کہ بتخانہ ایونی سوس کے میر تعمیر دو کرچی، یعنی خزرہ سفرون ساکن کنوسوس اور اُس کا بیٹا میتا کیس تھے۔ اس بت خانے کا رقبہ نہایت وسیع تھا، یعنی وہ چار سو قدم سے زیادہ طویل اور دو سو قدم سے زیادہ عرض تھا؛ اس کے دو بازو تھے جن میں سے ہر ایک میں ستونوں کی دو دو قطاریں تھیں۔ جو باقیات حال میں برآمد ہوئی ہیں وہ دراصل اس مرمت کی ہیں جو سکندر اعظم کے زمانہ ولادت کی مشہور آتش روگی کے بعد ہوئی تھی اور غالباً ابتدا میں ایونیا لیوں نے مصری عمارتوں میں اس قسم کے عظیم الشان ستونوں کو دیکھ کر اُن کی نقل اُتارنی چاہی ہوگی۔ ساموس کا بتخانہ میرا بھی اُتنا ہی عظیم الشان تھا؛ اُس کی تعمیر رھوئے کوس ساکن ساموس نے شروع کی اور پولیکراتیس نے اختتام کو پہنچایا۔ اُسی زمانے کے بت خانے بت خانے کلاروس، فوکیہ اور برانچی داٹے میں بھی تھے۔ بات یہ ہے کہ لوگ چاہتے تھے کہ ایشیائے کوچک کے ممتاز مسبودوں کی فرد گاہ نہایت نفیس اور عالی شان ہونی چاہیئے، اور انھیں کی دیکھا دیکھی پی سسٹر اٹوس نے بھی اپنی اٹھینا دیہی کے لیے ایتھنز میں ایک بت خانہ تعمیر کیا۔ مغربی ممالک میں مندروں کی تعمیر کا بہت کم ثبوت فراہم ہوا ہے، لیکن بعض عالی شان دور یانی طرز کے باقیات

ایسے مقاموں میں دریافت ہوئے ہیں جن کی اہمیت قدیم زمانے میں ہی کم ہو چکی تھی اور جو آج بالکل ویرانی کی حالت میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے دو عجائزوں کے کھنڈر بیتا پوتوم کے دلدلوں اور تین کے پیٹسٹوم (یوسٹیدوینا) میں ہیں جو سب کے سب نہایت عمدہ حالت میں ہیں، اور ان کا محل وقوع ایک ایسا میدان ہے جو سمندر اور پہاڑوں کے درمیان ہونے کی وجہ سے دیکھنے والے کے دل و دماغ کو تازہ کرتا ہے۔ سر قوسہ میں بھی تین مندروں کے کچھ آثار ہمنور باقی ہیں، انہوں سے کہ ان میں سے دو سے بالکل ملحق ایسی عمارتیں بنا دی گئیں کہ جس کی وجہ سے یہ بالکل یوٹیدہ ہو گئے ہیں اور تیسرے مندر کے حرمیدان میں کھڑا ہے صرف دو ستون باقی رہ گئے ہیں۔ ان تمام آثار باقیہ سے زیادہ وسیع سلیٹس کے کھنڈر ہیں، جنہوں نے تاریخ فنون لطیفہ میں اپنی اہمیت کا گویا سکہ ٹھکانا دیا ہے، لیکن تعمیری زاویہ نگاہ سے ان پر ہمو ز کافی غور نہیں کیا گیا۔ مورخوں کا خیال ہے کہ موجودہ عمارات میں سب سے قدیم دور یانی مندر وہ ہیں جن کے کھنڈر آج تک کو رنور اور کو رنٹھ میں استادہ ہیں۔

باب سبست و پنجم

یونان کبیری اور سلی کے سیاسی حالات

اور تمدنی ترقی

یونانی تہذیب و تمدن کی درجہ بہ درجہ ترقی کا حال حتم کرنے سے پہلے اس کی ضرورت ہے کہ ہم عالم یونان کے مغربی حصوں کی طرف اپنی توجہ مبذول کریں۔

جزیرہ نمائے اطالیہ میں یونانی زندگی کے دو مرکز بن گئے تھے یعنی طے میلنز اور طے تارنٹوم، ساتھ ہی اگر ہم یونانی آباد کاروں کی بابت مکمل معلومات حاصل کرنی چاہیں تو ہمیں ایک اور مرکز یعنی اُس حصے کا اضافہ کرنا پڑے گا جو اب کالا بریا کہلاتا ہے لیکن بہ نسبت اٹلی کی دوسری نوآبادیوں کے اُس کا تعلق سلی سے زیادہ تھا۔ یاہنہ دوسرے مجموعے جس میں تارنٹوم، میتا یونٹوم، سیباریس اور گرودنا شامل تھے، اور تیسرے مجموعے کے مابین جس کے متنازعہ بلدیات تو کوری اور رے گیم تھے، بہت رابطہ و ضبط تھا، لیکن کپے اور ٹیلنز بالکل علیحدہ رہنا پسند کرتے تھے، اور میدان سیاسیات میں ان کا رشتہ نہ تو طے تارنٹوم کے بلدیات سے تھا، اور نہ جزیرہ نما کے انصائے جنوب سے۔ اُن کی اس بے تعلقی کا اصل باعث اس حصے کی جغرافیائی ترکیب تھی؛ اگر ہم نقشے پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھیں گے کہ یہاں کنیائیا کے مشرق میں چاروں طرف سے چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں مل کر ایک اچھے خاصے سلسلہ کوہی کی شکل میں نمودار ہوئی ہیں اور اس طرح کنیائیا کو میدان ابولیا سے جدا کر دیتی ہیں، یہی وہ مقام ہے جہاں کے باشندوں نے باخترانی سیادت شیبی اٹلی کے یونانیوں سے تسلیم کرالی۔ اگر ہم اس مسئلے پر غور کریں کہ آخر وہ کس قسم کے اثرات تھے جن کی بنا پر یونانیوں نے ان تین خطوں کو ہی اپنی

آباد کاری کے لئے منتخب کیا تو اُس کے دو جواب ملیں گے، یعنی اول تو اس حصہ ملک کی
 جغرافیائی حالت اور دوسرے اُس کے اصلی باشندوں کی کیفیات و خصوصیات، ایک طرف
 تو یونانیوں نے ملک کی قدرتی حالت کو اپنے مزاج کے مطابق پایا اور دوسرے جو
 قومیں یہاں آباد تھیں انھوں نے نوواردوں کی زیادہ مخالفت نہ کی ہوگی یا وہ بد
 نسبتہ آسانی سے منسوب ہو گئی ہوں گی۔ واقعہ یہ ہے کہ صرف ان ہی تین مقامات پر
 یہ دونوں شرطیں پائی جاتی تھیں۔ یونانی ملاحوں کے لئے تین چیزیں لازمی تھیں، جزیرہ
 اور جزیرہ نما، نہایت لازمی اور ضروری تھیں؛ یہ کہنا چاہیے بدرجہ اتم اور دوسرے
 درجے پر خلیج مارنٹوم کے ساحل پر ملتی تھیں، اور اُس صلیح کا ساحل جسے اب کالا تریا کہتے
 ہیں، چھوٹی چھوٹی راسوں اور خلیجوں کی وجہ سے تھوڑا بہت یونانی ساحل کی وضع کا ہو گیا
 تھا اس ملک میں جو قومیں یونانیوں کو ملیں ان میں سے مسابلی خاصے جنگ حوٹے لیکن
 ان کے اور یونانیوں کی تہذیب و تمدن اور رسم و رواج میں کچھ زیادہ بُد نہ تھا، لہذا
 انھوں نے نوواردوں کی تہذیب رفتہ رفتہ بلا تکلف اختیار کر لی۔ ان سے درا
 مغرب کی طرف خوئیس، اوئے فوٹری اور صقلی مسابیوں کے برابر جنگ جو دتھے
 لہذا وہ یونانیوں کے راستے میں زیادہ حائل نہیں ہوئے۔ رہے کیا نیا کے اوٹسکائی
 سو انھوں نے یونانیوں کے تجارتی تعلقات سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا، لیکن ساتھ ہی
 ان آباد کاروں کا سیاسی دباؤ کسی طرح اپنے اوپر نہیں پڑنے دیا، لیکن کئے اونٹیلز
 نے اندرون ملک کے اصلی باشندوں سے بہت کچھ دوستانہ تعلقات پیدا کر لئے۔
 چونکہ بحیرہ ترصینیہ کے شمال کی طرف جو ضلع تھا اس میں یہ دونوں شرطیں پوری نہیں
 ہوتی تھیں، یعنی نہ تو وہ یونانی استعمار کے لئے مناسب تھا اور نہ وہاں کے باشندے
 آسانی سے منسوب ہو سکتے تھے، اس لئے یونانی آباد کاروں نے اسی طرف رخ نہیں
 کیا۔ اس حصہ اہلی میں اوڑنی تیلو اور پیوم مینو کے درمیان جو ساحل ہے اُس میں
 دو راسیں آگے کو سمندر میں نکلی ہوئی ہیں علاوہ اس کے دو جزیرے یعنی جیلیو اور
 ایلیا اس خوبصورت جھک کو زیادہ خوبصورت کر دیتے ہیں؛ اسے دیکھ کر انسان کو
 معاً جلیج غیلز اور اسکلیا کی یاد تازہ ہوتی ہے، اور یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جس طرح قدرت
 نے اسکلیا کو یونانی استعمار کے لئے گویا منتخب کر لیا تھا اسی طرح یہ حصہ بھی اسکے واسطے

نہایت مناسب ہوتا، لیکن اس میں اثر دوسری قوم آباد تھی، اور وہ ہرگز اس کا روادار نہ ہوتی کہ غیر ملکی سودا گروں کا ایک گروہ آکر ان کے ملک میں چھند خود مختار بلدیات آباد کرے۔ اسی لئے لوگ ملک میں ایک بھی ایسی نوآبادی قائم نہیں کی گئی جسے حقیقی معنی میں یونانی بلدیے کا لقب دیا جاسکتا، لیکن بلاشبہ اس حصے میں بہت سے یونانی قریے اور چھوٹی چھوٹی نوآبادیاں پھیلی ہوئی تھیں جن کی تعداد کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔

یونانیوں نے جزیرہ سسلی کے مشرقی جنوبی حصوں پر خاص طور سے قبضہ کر لیا تھا۔ اس جزیرے کے مشرقی حصے میں تو چند عمدہ عمدہ بندرگاہیں پائی جاتی ہیں لیکن جنوبی حصے میں کوئی قدرتی بندرگاہ نہ ہونے کے باوجود انھوں نے گیلیا، اگزی گنتوم اور سلی نوس سے عالی شان اور ذی اقتدار بلدیات آباد کئے۔ سسلی کے شمالی ساحل پر صرف چند ہی یونانی بستیاں تھیں، لیکن مغربی ساحل تک یونانیوں کی مطلق رسانی یہ تھی اسلئے کہ شمال و مغرب میں فینیقیوں نے اپنا پڑاؤ ڈال رکھا تھا، اور ان کے قریب ہی دوسری ایشیائی قوم یعنی اہلی جی عرصہ دراز سے آزادانہ زندگی بسر کرتی تھی۔ ان کے قبضے میں تین نسبتاً اہم مقامات یعنی ایگریس، شہر سگستا اور قصہ ایہ تیلہ تھے جن میں سے پہلا افرو دیت کی پوجا کے لئے مشہور تھا، اور سگستا کے آثار باقیہ آج تک اُس کے آباد کاروں کی یاد تازہ مگر ہے ہیں۔ فینیقیوں اور اہلی میوں کے علاوہ سسلی میں دو باوقعت اطالوی قومیں یعنی مغرب میں توسکانی اور مشرق میں قحالی آباد تھے، لیکن یونانیوں نے جزیرے میں قدم رکھتے ہی ان کو مجبور کیا کہ بیشتر ساحلی علاقہ ان کے حوالے کر دیں، وہ خود مدت دراز تک اندرون ملک میں آزادانہ طور پر بود و باتس کرتے رہے، لیکن یونانی تہذیب و تمدن سے متاثر ہونا ممکن تھا۔ اس بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہلی اور سسلی کے یونانیوں کی حالت ایشیائے کوچک کے یونانیوں سے کچھ ملتی ہوئی تھی، گو جہاں تک ملک کے قدیم باشندوں اور ان غیر ملکیوں کا تعلق ہے جو باہر سے آکر یہاں آباد

ہو گئے تھے، سسلی اور اٹلی کے یونانیوں کی حالت ایشیائی یونانیوں سے ذرا بہتر تھی؛
یعنی ایک طرف تو دونوں ملکوں میں انھیں اپنے ہمسایوں کے مقابلے میں اپنی
حیثیت اور اقتدار کو قائم رکھنا پڑتا تھا، دوسری جانب اٹلی اور سسلی کے فزق و خفا
کے پست و نیاہ بننے کے لیے کوئی زیر دست سلطنت موجود نہ تھی اور نہ یونانیوں
کی ترغیب و تحریص کے لیے کوئی قدیم تمدن رائج تھا۔ اس واقعے میں اعتراض کی
گنجائش نہیں کہ مغربی یونان یعنی اٹلی اور خصوصاً سسلی میں مشرقی یونان سے نہیں زیادہ
تعداد میں برادریاںست داں لوگوں کی گزری ہے :-

سب سے پہلے ہم طلیج فیلڈ کی نوآبادیوں کا تذکرہ کریں گے۔ واقعہ یہ ہے کہ
چھٹی صدی ق م کے اختتام سے پیشتر اُن کی سیاسی تاریخ کے باب میں ہمیں نہایت ہی
کم حالات معلوم ہوئے ہیں، اور اس کے بارے میں صرف ایک ہی امر وثوق سے
سبان کیا جاسکتا ہے، وہ یہ ہے کہ اس عہد میں نیا پولس مطلقاً کوئی چیز نہ تھا بلکہ ہر
اعتبار سے اس نواح میں کچھ ہی کو حقوق حاصل تھا۔ ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہیے
کہ کیمے کا طرز عمل نہایت اسی ہندسی تھی، مثلاً یہاں کے باشندوں نے خواہ براہ راست
خواہ بالواسطہ اپنے ہمسایوں یعنی اونسکانیوں، انبریاٹیوں، ایٹوریوں اور سامیوں
کو حروف ہجاء کی تعلیم دی، اور اسی شہر کے ذریعے سے یونانی ظروف نگلی وسطی اطالیہ
میں جانے لگے۔ کیا کیا کے مقبروں میں تانبے کی بعض نہایت خوبصورت اشیاء
برآمد ہوئی ہیں جو غالباً خالکس سے کچھ ہو کر وہاں پہنچے ہوں گے۔ واضح ہو کہ
اس شہر سے متعدد شاہراہیں نکلا، سوسٹو لا اور کایا ہو کر اندرون ملک کو جاتی
تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کیمے والوں کے سیاسی حوصلے پست ہونے کی وجہ سے
اُن کے تجارتی تعلقات ایٹوریہ والوں کے ساتھ بہت عمدہ تھے، جو غالباً نویں
صدی ق م میں جبراً کیا نیا میں گھس آئے تھے :-

عہ کچھ سے اتر کے لیے، کیخوف، فون ڈرن "خصوصیات تاریخ کیا نیا" F von Duhn

Grundzuege emer Gesch. Camp. (Verh d. Philol Vers

in Trier, 1879)

۲۵

کچے کا اوسکائیوں اور اتر ڈوریوں پر جو اتر تھا اس کا عکس اس اتر میں نظر آتا ہے جو تارنوم نے جنوب و مشرقی اقوام یعنی مساپیوں، سامن کی نیوں اور کالابریوں پر اور ذرا شمال کی طرف ہٹ کر پائی کیون پر ڈالا۔ واضح ہو کہ پائی کی قوم شمال میں پہاڑی راس گارگاٹوس تک پھیلی ہوئی تھی اور اس کی دو شاخیں میوکیوتی اور دینیائی تھیں جنہیں اوسکائی مجموعی طور پر ایوکیوں کے نام سے مخاطب کرتے تھے۔ وہ پانچویں صدی ق۔ م تک برابر اٹالیاں تارنوم کے حملوں کی مدافعت کرنا اپنا فرض تصور کرتے رہے، لیکن ان کی لڑائیوں کا ثبوت خود شہر تارنوم کے مالی خالانٹوس کے عہد تک ملتا ہے، جبکہ یہاں کے باشندوں نے اپنی کامیابی کے موقع پر دینیائی کی قربان گاہ پر چڑھاوے چڑھانے کے لئے تحفے بھیجے تھے۔ باوجود ان تمام مناقشوں کے ان اقوام پر تارنوم کا نہایت زبردست اثر پڑا، یہاں تک کہ زمانہ ابھد میں یہ دعوے کیا گیا کہ دراصل یہ سب قومیں آرگیکائی نسل سے ہیں اور امن کے مورث یعنی یاٹکس، داڈٹوس اور پوکسے تیوس، لی کاڈوں کے بیٹے تھے۔ اس کے بعد اور بھی بہت سے یونانی سوراگیا ان کی نذر کر دیئے گئے، جیسے ادو سے نیوس، پودالٹی ریوس اور دیو میدیس، جس نے دونیائیوں کی سرزمین میں شہر آرگی رہے آباد کیا، یہ غالباً ہی شہر ہے جس کا نام ابھد میں آرگوس ہیپیوم پر لگایا۔ چونکہ تارنوم کا بندر گاہ اس طبع کے جملہ بندر گاہوں میں سب سے عمدہ تھا اس لئے اس کا محل وقوع تجارت کے لئے خاص طور پر مناسب تھا۔ اس طے میں جہاز حتمی المقدور ساحل کے قریب ہی راکرتے تھے اس لئے جو جہاز ادھر سے ہو کر گورتادہ یہاں ضرور رکتا تھا۔ اور اس طرح اس شہر کی تجارت کی روز افزائی ترقی میں مدد و معاون ہوتا۔

ہم بالفعل طبع تارنوم کے سرے والے بلربات کو نظر انداز کر کے جنوب مغرب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جہاں کے ادارات و واقعات سنین اعتبار سے سپارس اور کرکوتون کے سب سے اہم حالات سے پہلے وقوع پذیر ہو چکے تھے۔ بلدیات بروتیوم کے وساتیر کے مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سسلی کے شہروں سے ان کے نہایت قریبی تعلقات تھے، مثلاً لوکری اور کتانے دونوں میں

۲۵

قدیم صحت تو اس کی مثالیں ملتی ہیں جب لوگری میں اندرونی پد امنی پھیل رہی تھی تو فال گاہ دلفی سے معاملات رجوع کرنے پر یہ حکم ملا کہ انھیں اپنے شہر کے لئے نئے قوانین مرتب کرنے چاہئیں، لہذا انھوں نے یہ اہم کام ایک شخص مسمیٰ زالیوکوس کے سپرد کیا جس پر (نعوذ باللہ) اتھینا دیہی کی جانب سے الہام ہوا کرتا تھا۔ یہ جدید قوانین تقریباً سترہ ق۔ م میں لکھے گئے جو یونان میں تحریری قوانین کی سب سے پہلی مثال ہے۔ ایوروس کہتا ہے کہ یہ کچی اسباب تھیں اور اریو یا کوسی دینی اتھینا قوانین سے اخذ کئے گئے تھے، اور ان میں یہ حدت کی گئی تھی کہ اگرچہ پہلے تو انھیں کوسز کے تئیں کا کلی اختیار تھا، لیکن اب ہر ایک جرم کے لئے بیش از بیش سزا مقرر کر دی گئی قدیم رواج کے مطابق ان قوانین کے استقلال پر بہت زور دیا جاتا تھا، چنانچہ اگر کسی شخص کی ترمیم نامعلوم ہو جاتی تو اسے سزائے موت کا مستوجب گردانا جاتا۔ زالیوکوس کے متعلق یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ جب اس کا بیٹا کسی عورت سے زنا کا مرتکب ہوا تو قانون کے مطابق اس کی دوہوں آنکھیں نکلوا دیئے گئیں، حکم صادر ہوا، لیکن جب باپ نے یہ سنا تو اس نے اس کے قصاص میں ایک آنکھ اپنی اور ایک اپنے بیٹے کی نکلوا دی، اور ہم یہ رائے قائم کرنے پر مجبور ہیں کہ باپ کی حبشیت سے اس کا یہ فعل خواہ کتنا ہی قابلِ تحسین کیوں نہ ہو مگر فتن کی حیثیت سے اس میں بہت کچھ سمایا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ لوگری کا انتظام ایک ہزار اراکین کی

۱۰ رالیوکوس یہ Schol Pind Ol (۱۱) میں ارسطو طالیس کا اقتباس دیا ہوا ہے (میٹرکس ۲۳)۔ ایوروس کا اقتباس انشرا ۶۰، ۲۶۰ میں، دیوس مہیسس و متورکاپس ۱۳۹ وغیرہ۔ اکثر متقدمین رالیوکوس اور قاروند اس میں حلاوت کر دیئے ہیں۔ مقابلہ کرو Herm St A (۸۸ و ۸۹)۔ کوئی میس کہتا ہے کہ اس کا زمانہ آنتیسواں اولمپیا تھا، لیکن چونکہ یہ بھی معمول کے مطابق مختلف سس کے از سر نو ترتیب دیئے کا نتیجہ ہے اور زالیوکوس کو دراکوسے چالیس سال پہلے رکھ دیا گیا ہے اس لئے اس پر زیادہ حصر نہیں کیا جاسکتا۔ جہاں تک رالیوکوس کا تعلق ہے بہترین بیان نو سولٹ کی تاریخ یوں Busolt: G. G. (جلد ۱ صفحہ ۲۷۶) میں دیا ہوا ہے :

باب ۲

ایک مجلس کے سپرد تھا جس کے صدر کو زموپولس کہتے تھے :-
 خارونداس نے کٹانہ کی اسی طرح خدمت کی جیسے زالیوکوس نے کوکزی
 کی کی تھی۔ خارونداس عمر میں زالیوکوس سے چھوٹا تھا، بلکہ بیان کیا جاتا ہے
 کہ وہ اس کا شاگرد بھی تھا۔ ارسطاطالیس کہتا ہے کہ اس کے نائے ہوئے قوانین
 قطعی و معین ہونے کی وجہ سے بہت قابل تعریف تھے۔ دیودوروس کے قول
 کے مطابق اس نے یہ قانون بنایا کہ اگر کسی شخص کی بیوی قضائے الہی سے فوت
 ہو جائے اور وہ دوسرا ازدواج کرے تو اس کے جملہ حقوق شہریت سلب ہو جائیں
 نیز اس نے متولیدوں کے فرائض اور دوسرے ضروری امور کے لیے بھی جدید قوانین
 نافذ کئے؛ لیکن چونکہ دیودوروس یہ کہتا ہے کہ یہ سب قوانین شہر تھورائی کے لیے
 مرقون کئے گئے تھے، اس لیے اس کے اس قول کو کہ انھیں خارونداس ہی نے
 بنایا تھا، باور نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے زیادہ موثق یہ امر ہے کہ اس کے ایک
 قانون کے مطابق اگر کوئی امیر آدمی عادلانہ فرائض کی انجام دہی سے انکاری ہوتا تو
 اسے غریب آدمی سے زیادہ مزد دی جاتی، اور اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ
 کٹانہ میں حکومت اکابر کا اصول رائج تھا۔ خارونداس کے قوانین سسلی کے
 خانہ کیمبی بلدیات میں بھی نافذ کئے گئے، لیکن ہر ایک بلدیے میں ان کا مساوی
 اثر نہ تھا، اس لیے کہ ہمارے علم میں پانے تیوس لیونٹی نے کاخو سر حکمران تھا
 اور یہ سسلی کی تاریخ میں خود سر حکمرانی کی پہلی مثال ہے۔ پانے تیوس نے پہلے تو
 طبقہ ادنیٰ کے افراد سے یہ کہہ دیا کہ جنگ سے امیروں کو ہی سب سے زیادہ فائدہ
 پہنچ رہا ہے، اور جب وہ ایک مرتبہ فوج کا جائزہ لیتے وقت سپہ سالاری کے
 فرائض انجام دے رہا تھا تو یکایک اس نے موجودہ امر کے گھوڑے اور ہتھیار
 ضبط کر کے انھیں طبقہ ادنیٰ کے افراد کے ہاتھوں مرداؤالا۔ اس تھے سے یہ

سہ خارونداس کے لیے ہولم، تاریخ سسلی زمانہ قدیم " Holm: Gesch Sic. im

Alterth جلد ۱، صفحہ ۱۵۳-۱۵۴۔

سہ پانے تیوس کے لیے ہولم، تاریخ سسلی، جلد ۱، صفحہ ۱۵۳-۱۵۴۔

یہ معلوم ہوتا ہے کہ گوسون تہائی کے باشندوں میں کچھ ہی سماج سیاسی احساس نہ تھا لیکن
خارونداس کے دستور کے سبب سے یہاں بھی حکومت پر ایک خاص طبقے کا
اثر پڑ گیا تھا۔

دور پائی تہہ اگر کاس کے آباد کاری کے کچھ ہی عرصے کے بعد یہاں
ایسی خود سرانہ حکومت قائم ہوئی جس کی مثال ملتا دشوار ہے یہاں کے باشندے
زیوس پولی ایوس کے نام پر قبیلہ کے قلعے میں ایک عالی شان بت خانہ بنوا چکا ہے
تھے، اور انھوں نے اس کام کی نگرانی کے لئے ایک متمول شہری مسمی فالارس
کو مقرر کیا۔ اسی طرح فالارس کے پاس روپے کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا
اور تہہ کے مزدوروں پر اس کا اثر قائم ہو گیا، اب اُس نے یہ ظاہر کیا کہ چونکہ بہت سی
اشیا جو اس نے بت خانے کی تعمیر کے لئے جمع کی تھیں جو پری گئیں ہیں لہذا قلعے کی جاریوں
طرف ایک اور دیوار بنانے کی ضرورت پیش آئے گی۔ اس کی اجازت ملنے کے بعد
اُس نے اپنے وفادار مزدوروں سے تھیں مو فور یا عید کے موقع پر عوام پر حملہ
کرنے کا حکم دیا اور انھیں تسکست دے کر خود شہر کا فرماں روا بن بیٹھا۔ اس نے
اپنے سولہ سال کے عہد حکومت میں یعنی (تسکست م سے تسکست م) تک کہ
زمانے میں) جزیرے کے اس قدر حصے پر اپنا اثر سید کر لیا کہ بعض مرتبہ اُسے
سلسلی کے خود سر کا لقب دیا جاتا ہے۔ وہ اپنے ظلم و ستم کی وجہ سے نہایت مذنا
تھا، اور بیاں کیا جاتا ہے کہ جب ایک شخص نے اُس کی خوشنودی کے لئے ایک
آہنی سیل تیار کیا تاکہ اُس میں وہ اپنے مخالفوں کو زندہ جلوایا کرے، تو اُس نے
سب سے پہلے اس آلہ جبر و ظلم کے موچہ کو ہی اُس میں بند کر کے جلا دیا۔ معلوم
ہوتا ہے کہ فالارس ان سپہ سالاروں میں سب سے پہلا سپہ سالار تھا جنہوں نے
صدیوں تک جزیرے کے یونانی اور دیسی باشندوں کو سماجی اقوام سے محفوظ
رکھا اس لئے کہ ہمیں بہت سے واقعات ایسے ملتے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ اُس نے ضعیفوں اور قرطاجینوں کی مدافعت کے لئے گویا ایک مرکز قائم

کر لیا تھا، اور یہ کام اُس وقت تک انجام کو نہ پہنچا جب تک رومنوں نے اُس کی تکمیل کا بیڑا نہ اٹھایا۔ بالآخر فالارس کے خلاف اُسی کے شہر والے اُلٹے کھڑے ہوئے اور اُس کے روال کا باعث ہوئے۔ نیند آرکتا ہے کہ اس کے قابل نفرت افعال کے مقابلے میں کرپسوس کی شرافت میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا، اور اُسی زمانے سے اُسے خود سمرانہ فرماں روائی کا بدترین نمونہ تصور کیا جاتا ہے :-

چھٹی صدی ق م میں ایشیائے کوچک کے یونانیوں پر جو مصائب نازل ہو رہے تھے اُن سے اُلی کو بہت کچھ فائدہ حاصل ہوا۔ یونانی مشرق بعید اور مغرب اقصیٰ کے باہمی تعلقات نہایت عمدہ تھے، لہذا جب ایشیائی زندگی میں جذب کا مادہ نہیں رہا تو یہاں کے یونانیوں کا خیال سب سے پہلے مغرب کی طرف منتقل ہوا، اور چونکہ نیشیبی اُلی کی آب و ہوا معتدل اور ارضی زرخیز تھی، اور ساتویں اس حصہ ملک میں کوئی ایسا قوی بادشاہ نہ تھا جو اُن کی مخالفت کرتا اس لیے اُنھوں نے اسی خطے کو ترجیح دی۔ اگر ہم سوچیں تو اُس زمانے میں نیشیبی اُلی کا وہی رستہ تھا جو زمانہ ماہد میں امریکہ کا ہو گیا۔ چنانچہ ساتویں صدی ق م کے نصف اول سے بعد عہد میں جدید کولونیوں نے فلج تارموت پر شہر ہیرس کی بنیاد ڈالی، اور اسی طرح چھٹی صدی ق م میں فوکیہ کے باشندوں نے جزیرہ کورسیکا میں الالیہ اور فلج سالز نو اور فلج پولی کا شہر کے امین بنے لے یا الییا کے بلدیات آباد کئے جب پولیکراتیس نے جزیرہ ساموس کی حکومت کو اسے قبضے میں کر لیا تو وہاں کے بہت سے آرا دی پسند باشندوں نے آکر فلج فیلزیر ایک شہر آباد کیا، جس کا نام اپنے مقاصد کی اشاعت کی غرض سے دیکھے آرخایا "حکومت صحیحہ" رکھا جیسے آجکل پوشو ولی کہتے ہیں۔ ساحل کے اس حصے پر کچھ والے قابض تھے، لیکن چونکہ فالکس اور ساموس کے باہمی تعلقات نہایت عمدہ تھے اور غالباً ساموسیوں نے کچھ والوں کی اجازت سے پہلے سے حاصل کر لی تھی اس لیے انھوں یونانیوں کے اقتدار میں یہ مزید اضافہ ضرور خوش آئند معلوم ہوا ہو گا۔ ہم اسکے بعد کے کسی باب میں کچھ کے خود سرارسطو دیوس الاکوس کا حال بیان کریں گے :-

چھٹی صدی ق م کے وسط میں نیشیبی اُلی کے سب سے باوقفت شہر

۱۵۱

سیپارس اور کروتون تھے، اور ان دونوں میں سے سیپارس سب سے اہم شمار کیا جاتا تھا گو اُس کے قبضے میں کوئی عمدہ بندرگاہ نہ تھا۔ اس کے اور ملکہ کے تعلقات نہایت عمدہ تھے اور ملکی جہاز برابر سیپارس آتے جاتے تھے۔ وہ مال و اسباب جو ملکہ کے جہاز سیپارس لاتے اگر شہر یا اُس کے نواح میں فروغ نہ ہو سکتا، تو اُن سے خشکی کے راستے بحیرہ ترصینیہ کے اُن ساحلی مقامات کو بھیج دیتے جہاں اُس کی ملک ہوتی۔ اس مال کا بازار خصوصیت کے ساتھ اتروریہ میں تھا جہاں کے سوداگر اپنے ملک کی پیداوار اُسی راستے سیپارس کو ملکہ کے جہازوں پر بار کرانے کی غرض سے روانہ کر دیتے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نہ تو ملکی بحیرہ ترصینیہ میں جانے کی جرأت کرتے اور نہ اتروریہ کبھی تشریف کی طرف جاتے، بلکہ ملکہ اور اتروریہ کے عظیم الشان تجارتی اور بحری ملکوں کے درمیان جو کچھ تجارت ہوتی وہ سب کی سب شہر سیپارس میں ہو کر گزرتی جس کے سبب سے اس شہر کی مراد المالی میں بہت کچھ ترقی ہو گئی۔ یہی وجہ تھی کہ ان شاہراہوں کو محفوظ کرنے کی غرض سے جو اس شہر اور بحیرہ ترصینیہ کے درمیان واقع تھیں انھیں اپنے اقتدار کے بڑھانے کی فکر ہوئی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ بارادے نو تری قبیلے جو یکسویں قصبوں میں پھیلے ہوئے تھے، سیپارس کا حکم مانتے تھے۔ اس نواح میں سب سے قریب مقام لائیس تھا، جو اسی نام کے ایک دریا کے دبانے پر واقع تھا، اور وہ مدتوں اٹلی کی شمالی سرحد تصور کیا جاتا تھا، اس کے شمال میں یکسوس (بگرنیوم) تھا جسے آجکل بولیکا شرو کہتے ہیں، اس شہر کے پوسٹوینا سے بھی نہایت اچھے تعلقات تھے۔ گوان دونوں شہروں کے درمیان براہ راست خشکی کے راستے سے رسل و رسائل کا طریقہ قائم تھا، تاہم تاجروں کو بڑے چکر سے عالمبا دریا کے نپکرو یا کالورے کی وادی سے گزر کر اتر و بیشتر اُسی راستے سے جانا پڑتا تھا جس پر ہو کر رومی عہد میں شاہراہ یولی لیا نیا کی گئی چھٹی صدی ق م کے وسط میں سیپارس کی وسعت، اُس کی آبادی اور اُس کی دولت بہت بڑھی ہوئی تھی، اور لکھا ہے کہ شہر کا محیط پچاس ستاویس یعنی تقریباً چھ میل، اور اُس کی آبادی ایک لاکھ تھی، اس کے علاوہ شہر میں پانچ ہزار سوار رہتے تھے جو سیلوں

۱۵۱

اور تہواروں کے موقع پر جلوس میں شریک ہوتے تھے۔ اس کی مرضی الحالی اور ان تعلقات کی وجہ سے جو ملکہ کے عیش پرست نہریوں کے ساتھ اُس کے قائم تھے، اُس کی عیاشی بڑھتے بڑھتے ضرب النثل ہو گئی، اور اس کے باشندوں پر نسیئت کا اس قدر غلبہ ہوا کہ وہ تھوڑی سی تکلیف کو بھی برداشت نہ کر سکتے تھے اور اپنی اس نار کی پر فرم کرتے تھے۔ اس شہر کے اس قدر جلدروال پذیر ہونے سے بھی بھی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ یہاں کے لوگوں میں وعائب اور نقص موجود تھے جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے تھے، لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ابتدا میں جو قصے ان کی طرف منسوب تھے وہ سب ربانی بیان کئے جاتے تھے، اور ہم جانتے ہیں کہ زبانی جمع خراج میں کس قدر مبالغہ ممکن ہے، لہذا یہ سمجھنا درست نہیں کہ وہ سب کے سب حقیقت پر مبنی ہوں گے۔ لیکن ساتھ ہی ہم کو یہ کہنا پڑتا ہے کہ اگر خود سیار سیوں کی طرز زندگی قابل انگشت نمائی نہ ہوتی اور اگر وہ جاہل و جاہلین کے ساتھ اپنی رذالت پر فخر نہ کرتے تو ان میں سے ایک قصہ بھی اُن کے ساتھ منسوب نہ ہوتا۔

کردوتون اور سیارس کے مابین بعد المشرقین نظر آتا ہے چھٹی صدی ق م میں علاوہ اسیاٹا کے کسی اور شہر نے درزشی کھیلوں میں کردوتون کے برابر ترقی نہیں کی۔ اُس کے باشندوں کی اولمپیا میں ۸۵۰ ق م سے کامیابیاں شروع ہوئیں اور یہ مدت دراز تک مسلسل جاری رہی، جس دن میں دیکھائے لوکار تھے، وہ کشتی کا فن تھا، اور پہلوؤں میں سب سے مشہور شخص منلو تھا، جو پہلے تو جواہروں کے کھلاڑے میں اول آتا رہا، اور پھر چیمپ مرٹب اولمپیاڈ کے میلوں میں یعنی ۳۲۰ ق م سے ۳۱۰ ق م تک مسلسل کشتی میں اقام حاصل کرتا رہا جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اٹالیاں کردوتون نے یونانی کھیلوں میں کشتی کا میلابی حاصل کی،

۱۵ سیارس اور ملکہ کے قصوں کا اندازہ تقریباً ایک سا ہے۔ لیکن سیارس کی قصوں میں ظرافت کا پہلو نمایاں ہے۔ اس میں سے بہت حکایات سے رمانہ حال کی کہانیوں کی یاد تازہ ہوتی ہے جہاں ایک قصہ گرد و سرے پر سقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔

۱۵۲

اول تو اُس نے اپنی کوئی تصنیف نہیں چھوڑی بلکہ اُس کی تعلیم کے مقاصد میں سے ایک یہی تھا کہ عوام الناس سے بعض خاص قسم کے علوم مخفی رکھے جائیں؛ دوسرے اُس کے ملک میں ایسے ہر عصر مورخ نہ تھے جو اُس کی زندگی کے واقعات ضبط تحریر میں لانے کی زحمت گوارا کرتے، بسبب سے بڑی وجہ اُس کے حالات سے کا حقہ واقف نہ ہونے کی یہ ہے کہ زمانہ ابعد میں فتیلا غورس کے معرِفوں نے اُس کے افعال میں جو چاہا بڑھا دیا۔ یہ ایک عام کلیہ ہے کہ جس قدر اقتدار کسی شخص کا ہوتا ہے اتنا ہی روایات اور افسانوں کے ذریعے سے اُس کی زندگی کے حالات میں اضافہ اور تبدیلی کر دی جاتی ہے، لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ افسانے عام طور پر عوام الناس ہی کے خیالات کا اتباع کرتے ہیں۔ اگر ہمارا یہ خیال صحت پر مبنی ہے تو ایسی حالت میں مذہبی روایات کی وہی حیثیت ہوگی جو کسی تصویر میں تیر گہرے رنگوں کی ہوتی ہے جن کے بغیر تصویر اتنی صاف نظر نہیں آتی۔ بہر حال جہاں تک فتیلا غورس کا تعلق ہے ہم صرف انہیں اثرات کو بیان کر سکتے ہیں جو اس عجیب و غریب انسان نے اپنی مفاہیم کے مذہبی سے اپنے ہم عصر میں پر ڈالے۔ ہمیں یہ قطعی طور پر نہیں معلوم کہ کس سال میں پیدا ہوا اور کس سال میں وفات پائی، لیکن ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کم و بیش چار سو اور بائیس اور لمپ یاد کے درمیان یعنی سنہ ۶۱۵ ق م سے ۶۱۵ ق م تک کسی سال میں پیدا ہوا ہوگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ فیروز کیدس ساکن سیروس کا شاگرد تھا جو نثر نویسی میں بچھائے روزگار سمجھا جاتا تھا، اس کے علاوہ دوسرے اہل فکر اور حکماء تھاکیس، بیاس، اور اناسی ماندر بھی اُس کے استاد بیان کئے جاتے ہیں، بلکہ ہم یہی کہنا بولیں پڑتے ہیں کہ خود نفعیہ دیہی نے اُسے تعلیم دی تھی۔ اُسے بہت سے ملک میں سفر کیا اور ہمیں اس کے باور نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ وہ کبھی ہوا یا تھا، اس لیے کہ ساموسیوں کے لیے مصر چلانا کوئی غیر معمولی بات نہ تھی، کیا پانچوہ اسپین سے دور دراز جزیرہ ماکو بھی جاتے اور مصر میں اپنی چھوٹی عورتوں کو آبادیاں قائم کرتے تھے۔ ممکن ہے کہ بابل کے سفر کا حال اُس کے معرِفوں نے ایجاد کیا ہو، لیکن اس میں بھی کوئی بات خلاف قیاس نہیں معلوم ہوتی۔ لکھا ہے کہ وہ چالیس برس کی عمر میں اٹلی چلا گیا، لیکن یہ نہیں معلوم کہ اُس کے جانے کا مقصد کیا تھا۔

ہر حال میں مختلف امور سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ جس طرح بہت سے ایشیائی یونانیوں نے اپنا وطن چھوڑ کر اٹلی کا راستہ صرف اس لئے اختیار کیا کہ ان کے میدانِ عمل میں توسیع ہو، اسی مقصد کے حصول کے لئے فیتاغورس نے بھی اپنا دیس چھوڑ کر دیار مغربی کی راہ اختیار کر لی ہوگی۔ اُس وقت تک کسی کو اس امر کا شبہ بھی نہ تھا کہ بعض اطالوی قوموں کی قوت اور ان کا اقتدار ایرانیوں اور لیبیوں سے بہت قوموں سے بھی بڑھ جائے گا۔ اُس نے شہر کروٹون کو غالباً اسیلئے اپنے قیام کے لئے منتخب کیا کہ ایک طرف تو اس شہر اور ساموس کے باہمی تعلقات دوستانہ تھے اور دوسرے خود اس شہر کے عام میلان بھی فیتاغورس کے حسبِ دلخواہ تھے، یعنی اس میں ایسے اعیان و اتراف ہر اقتدار تھے جن میں جسمانی قوت اور قابلیت کے ذریعے سے ممتاز ہونا قابلِ فخر و مباهات سمجھا جاتا تھا، لہذا فیتاغورس نے کوٹس کی کہ ان لوگوں میں اس سے بھی بلند تر مقام یعنی ذہنی ترقی کے بام پر پہنچنے کی خواہش پیدا کی جائے اور وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوا۔ اس نے تین طریقوں سے ذہنی بحیثیت مدرس کے بحیثیت ایک معلم کے اور بحیثیت ایک ستیاس کے اپنے ہمعصروں پر اپنا اثر ڈالا، لیکس جیسے اُس نے مذہبی رسوم کا انشا کرنے کے عوض موجودہ مذہبی عقائد پر ہی رو رہا اور انھیں اخلاقی زندگی کے اصول سے مطبق کرنا کافی سمجھا اس لئے ہم اسے مذہبی مصلح نہیں کہہ سکتے۔ اس کا نصب العین یہ نہ تھا کہ اپنے عقائد پر ایک شخص کے سامنے ایک ہی طرح پیش کرے بلکہ وہ تعلیم دیتا اور ان بڑے لوگوں کے درمیان امتیاز کر کے فہم و ادراک کی تدریجی تعلیم دیا جاتا تھا۔ فیتاغورس کے طریق کا ایک اہم جزو کہ انسان کا ایک فرضیہ عورتوں کی عزت و وقار کو قائم رکھنا بھی ہے۔ ایوانی فلسفیوں نے یہ سکھایا تھا کہ دنیا کا انتظام اسی اصول پر چلتا ہے؛ فیتاغورس نے اس کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے اُس کی جگہ ایک تصوری اصول پیش کیا ہے جس کی بنیاد اُس نے اعداد یعنی ترتیب پر رکھی۔ ایک طرف تو اُس نے ریاضی کا مطالعہ کیا جس میں اُسے بہت کچھ کامیابی ہوئی اور دوسری جانب مسئلہ فضیلت اعداد کو اخلاقیات پر منطبق کر کے اپنا خاص

اصول اعتدال و یک رنگی کا پیش کیا۔ اس طرح وہ یونانی خیالات مروجہ کا گویا ترجمان بن گیا اور ساتھ ہی اُن بڑے بڑے علمی کارگرداروں کا ہم آہنگ ہو گیا جنہوں نے اُس سے پہلے کی لشت میں عقلائے سب سے نام سے ایسے رائے کے یونانیوں پر عظیم الشان اثر ڈالا تھا۔ یونانی مذہب میں صرف ظاہری عبادت پر زور دیا جاتا تھا، لیکن فیثاغورس نے یہ اصول پیش کر کے کہ ظاہری عبادت کے ساتھ باطنی صفائی عبادت کا جو دلائلک ہے، اس مذہب میں گویا ایک قسم کا اضافہ کر دیا اس کے ماورایونانی مذہب میں اور بھی بہت سی خامیاں تھیں، جیسے کہ اُس نے مسئلہ مواد کے باب میں مطلقاً کوئی تعلیم نہ دی تھی، جس کے معلوم کرے کہ صرف عقل کو جستجو تھی بلکہ عوام بھی حواسِ شہوانی تھے۔ انسان کی روح جس دل جمعی اور اطمینان کو تلاش کرتی تھی اُس کے حصول کی عرص سے حکمِ حنفیہ انجیسی اور پویشیدہ رسوم رائج ہو گئے تھے، اور اب فیثاغورس نے انہیں مستقل اور بلند رتبہ دینا چاہا۔ بلاشبہ اُس کی تعلیم پر مشرقی فلسفے کا صرور اثر پڑا ہو گا؛ اس سے پتہ چلتا ہے کہ روحانی کے اصول کی تعلیم غیر کے کید نہیں ساکن سیروس دے چکا تھا، نیز مصری مذہب کے عقائد سے ایک عقیدہ یہ بھی تھا کہ موت کے بعد ہر شخص کا انصاف میں کے نیچے کے طبقے میں ہو گا۔ اب حکیم فیثاغورس نے یہ اصول تسلیم کر کے اُس برآد اگون یا ناسخ کے اصول کو بڑھا دیا، جس کا ماحصل یہ تھا کہ جو روح پاک ہیں ہوتی وہ موت کے بعد کسی اور جسم میں داخل ہو جانے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ زمانہِ ماضی میں یہ قصہ بیان کیا، یا تھا کہ خود حکیم سوسوف کا اپنے بارے میں یہ قول تھا کہ اس نے یانجیں مرہ سال کے قالم میں جنم لیا ہے بلکہ بعض روایات کے مطابق اسکا یہ دعویٰ بھی تھا کہ وہ اُس دُحال کو پہچانتا ہے جو اُس نے یونان بوس کے چولے میں جنگ لڑوائے کے وقت اپنے ہاتھ میں لی تھی۔ اُس کے مخالفوں نے پھر استہزا کرنے کی عرص سے یہ مشہور کر دیا تھا کہ ایک مرتبہ ایک کتے کے بھونکنے کی آواز اُس کو رو بول اٹھایا اور اُس نے ایک وہ دوست کی پیشکش۔

نہ کفر مبروں کی یہ رائے ہے کہ اس حکیم پر مشرقی فلسفے کا اثر پڑا، لیکن یہ اگر کسی ایک مشرقی ملک

کپسوس کے معاملے کی یادگار میں ڈھالے گئے تھے اس سے بتا جاتا ہے کہ سپہرس
 نے ایسے مقامات میں مداخلت کرنی شروع کر دی تھی جن کے معاملات کو سپہارس
 اپنے خاکی حیطہ اقتدار میں تصور کرتا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس سے کروٹوں کو تلخ نظر
 نہ تھا، لیکن یہ ممکن ہے کہ اس زمانے میں اُس سپہارس کا اثر موسیٰ بہر حال اُسے
 بہت جلد اس جنگ میں شریک ہونے کی سزا جھکتی پڑی۔ چونکہ اس طرانی میں
 لوگری نے سپہرس کا ساتھ دیا تھا اس لیے اب اُس کے اور کروٹوں کے مابین
 جنگ جھڑپ گئی جس میں رستے گیوم نے دوسرے کا ساتھ دیا۔ اس جنگ میں ان
 حلیفوں کے سپاہیوں کی تعداد دشمن کے سپاہیوں سے کہیں زیادہ تھی لیکن
 باوجود اس تفوق کے کروٹوں ہی کو فتح نصیب ہوئی۔ اس کی پہلی وجہ یہ بیان
 کی جاتی ہے کہ اُن سوراؤں نے جن کی عزت و وقعت شہر کے باشندے خاص
 طور پر کرتے تھے (یعنی ایاکس ولد ادے لیوس اور دیونکوری نے) جنگ میں انکا
 ساتھ دے کر انھیں کو قوی پخت کر دیا بلکہ بہت سے لوگوں کا بیان تھا کہ ہم نے خود
 ان سوراؤں کو عین میدان جنگ میں سرخ چنے پہنے سبز گھوڑوں پر سوار
 دیکھا تھا۔ لیکن بہت جلد ثابت ہو گیا کہ اس شکست سے کروٹوں کا خاتمہ نہیں
 ہوا بلکہ محض ایک وقت تک اُس کے اقتدار میں کمی ہو گئی۔

اسی دوران میں سپہارس کی حکومت سجائے ایک ہزار اراکین کی مجلس
 کے ایک شخص واحد سیمی تیلیس کے قبضے میں آگئی تھی جس نے اپنے آپ کو
 خود سر حکمران بنا کر اپنی سوتلیف سپہاریوں کو جلا وطن کر دیا تھا۔ یہاں سے یہ
 بیچارے سیدھے کروٹوں گئے اور وہاں کے بازار کی قرباں گاہ پر کھڑے ہو کر
 نہایت لجاجت سے امداد کے لیے استدعا کی۔ تے پس کو اپنے دشمنوں کے ساتھ
 کروٹوں کا یہ سلوک مطلق پسند نہ آیا لہذا اُس نے فوراً کروٹوں کی حکومت سے اُن کی
 واپسی کا دعویٰ کیا اور یہ دھمکی دی کہ اگر اُن کی اس سے زیادہ پستی نیکی تو وہ لالچیر دیکھا۔

۹۹ اگر یہ خود اس کی حکم دیا ہے ساگر اس کے زمانے میں ہی لکھی گئی ہے تو یہ لڑائی یقیناً
 ۱۰۰۰ م سے پہلے ہوئی ہوگی (تاریخ ہستی، جلد ۱، ۱۶۷)۔

اس نازک رانے میں کفرال کردتوں چاہتے تھے کہ وہ واپس بھیج دیئے جائیں، اور اگر یقیناً غورس اُن کا ساتھ نہ دیتا تو یقیناً اُن کا انجام بہت ہی بُرا ہوتا۔ بہر حال کردوتیوں نے انھیں واپس نہیں کیا اور لاشہ قسَم میں دونوں بلدیوں کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی۔ جہاں تک محض تعداد کا تعلق ہے، سپارس کو قوت حاصل تھی، اس لئے کہ اُس کی تین لاکھ فوج کے مقابلے کے لئے کردوتوں کے صرف ایک لاکھ نفوس میدان جنگ میں آ سکے، لیکن جبکہ سپارس کے سپاہیوں بزدلی کے آثار نمایاں تھے، کردوتوں کی فوج کا سب سے اچھا حصہ جو سپاہیوں کے زیرِ حکم لڑا تھا، اتنا ہی جبری و متزندقہ تھا۔ فریقین دریا نے تیرا اُس جگہ آڑ ہوئے اور جگہ جنگوں سپاریوں کے اس قدر مخالف تھے کہ اُن کی فوج کا مجموعی یعنی کالیاس ساکن ایس اُن کا ساتھ چھوڑ کر دشمن سے جالما۔ بہر حال انھیں پوری شکست ہوئی جس کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ جب کردوتیوں نے مین لڑائی کے وقت باجہ بجا نا شروع کیا تو سپاریوں کی فوج کے گھوڑے، جنھیں ناچ سکایا گیا تھا، بیخود ہو کر ناچنے لگے اور خود اپنی صفیں تتر بتر کر دیں۔ فاتحوں نے مفتوحوں کا اُن کے شہر کے دروازے تک تعاقب کیا۔ اب شہر میں ببادت ہو گئی چنانچہ باغیوں نے اپنے حکمرانوں کے سپس کو قتل کر کے خود دشمن کی مدافعت کرنی شروع کر دی اور شہر روز تک برابر لڑتے رہے۔ بہر پنج کردوتیوں نے سپارس پر قبضہ کر کے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور محض اس غرض سے کہ اُس کی تعمیر دوبارہ ناممکن ہو جائے اُنھوں نے دریا کے گرا تھیس کا دھارا بدل کے اُس کا ایک نیا راستہ کھول دیا۔ یہاں سے باشندگان سپارس بحیرہ ترصینیہ کی سپاری نوآبادیوں مثلاً لاؤس، سکدروس اور پوسید دنیا چلے گئے۔ اس انقلاب کا اُن تمام شہروں پر اثر پڑا جن کے

لے کردوتیوں نے سپارس کی مکمل بربادی کے لئے شہر کو پانی سے ڈوبنے کے حال کے لئے

دیکھ سارا لاری کا مضمون "کھدائیوں کے حالات" Cavallari. Notizie degli

Scavi (Lincei) روما، ۱۸۸۷ء۔

سپارس سے تعلقات تھے، لیکن سب سے زیادہ جس کا نقصان ہوا وہ لفظ تھا۔
 کروٹوں نے سپارس کے ساتھ جو ظالمانہ سلوک کیا وہ ناقابلِ معافی ہے، اور
 اُس کا اصلی سبب یہی ہو سکتا ہے کہ اس میں سپارس کے خلاف عرصہ دراز سے
 مخالفت اور عناد کی آگ بھڑک رہی تھی، نیز بلا شبہ تجارتی مخالفت اور ساتھ ہی
 ایک طرف تو سپارس و لفظ اور دوسری جانب کروٹوں اور ساموس کے باہمی
 گہرے تعلقات کا بھی اُس پر ضرور اثر پڑا ہو گا۔ بہر حال اس سے کروٹوں کا کچھ
 بدلہ نہ ہوا، اس لیے کہ بہت جلد نیچے کے طبقے کے لوگوں میں بھیجی پھیل گئی
 اور چونکہ انھوں نے پھیلی لڑائی کی فتح میں خوبی شرکت کی تھی لہذا وہ اپنے آپ کو
 سیاسی پہلو سے ترقی کا مستحق تصور کرتے تھے اور انھوں نے گویا یہ طے کر لیا
 تھا کہ اپنی تکمیل اعیانوں کے ہاتھ میں ہرگز نہ دیں گے۔ لیکن اعیانی بھی نہایت
 سخت تھے اور کسی طرح اپنی شکست تسلیم کرنا نہ چاہتے تھے چنانچہ انھوں نے
 محض اپنی عقل و فراست پر بھروسہ کر کے اُس راستے کے اختیار کرنے سے انکار
 کر دیا جو انھیں عملی تدبیر کے طور پر اختیار کرنا چاہیے تھا۔ الزرض ایک شخص مسمی
 کیلون نے اپنے آپ کو اس بے چین گروہ کا سرگروہ بنا یا جو شہر کے ستون
 میں تبدیلی کے غماز تھے اور چاہتے تھے کہ مجلس خاص کے انتخاب کو اہل اناس
 کو حق حاصل ہو جائے، عہدہ دار ذمہ دار گردانے جائیں اور سپارس کی اراچی
 جملہ باشندوں میں تقسیم کر دی جائے۔ لیکن مجلس نے ان تمام تحریکات کو مسترد کر دیا۔
 نتیجہ یہ ہوا کہ بنیاد کا علم بلند کر دیا گیا اور چونکہ اعیانوں میں سے سب سے ممتاز اشخاص
 قضا غورس کے پیرو تھے اس لیے اس گروہ کا مقصد اُن کا خاتمہ کرنا تھا۔ بیان کیا جاتا
 ہے کہ اس مسلک کے جملہ اشخاص پہلو کے مکان پر جمع ہوئے، جہاں اُن کا مزار
 کر کے بہت سول کو تہ تیغ کر دیا گیا۔ لیکن خود قضا غورس بچ کر میتا پو ترم بھاگ گیا
 اور عرصے تک بھی مقام اُس کے پیروں کا خاص مستقر رہا۔ لیکن یہاں کے باشندے
 بھی ان نو واردوں کے خلاف ہو گئے، چنانچہ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ کئی اہل اس جہاں
 قضا غورسی انجمنیں تھیں وہاں اُن کے دفاتر مل دیئے گئے جن میں میتا پو ترم کا صدر دفتر
 بھی شامل تھا، یہاں تک کہ اُس میں سے صرف دو نو جوان بچ کر نکل سکے۔ یہ بھی

ب

معلوم ہوتا ہے کہ فرقی تنازعات کی وجہ سے ان شہروں میں قتل و غارت کا بازار گرم رہا۔ لیکن کروٹون کی حکومت کی باگ عرصہ دراز تک عموم کے ماتحت میں رہی ہوگی اس لیے کہ یہاں کے اعیان نے بہت جلد از سر نو میدان ہو کر عمومی فریق کے اراکین کو جلا وطن کر دیا؛ اس کے بعد ایک شخص مسیحی کلیمی نیاس عمومی فریق اور مسلح غلاموں کی مدد سے خود سر بن گیا اور اس نے سربراہ اور وہ اعیان کو یا تو قتل کر دیا یا شہر سے نکال دیا۔ ان تمام واقعات کی تاریخ کا صحیح یقین بالکل ناممکن ہے، اور ہمارا خیال ہے کہ جس قدر تاریخ یونان کبیر کے اس دور پر چھائی ہوئی ہے اتنی تاریخی زمانہ تاریخ میں یونان کے کسی اہم واقعے کو پوشیدہ کئے ہوئے نہیں ہے۔ کروٹون اب بھی برابر و زشتی کھیلوں میں دلچسپی لیتا تھا، لیکن اس کے اقتدار اور رتبے میں تبدیلیچ زوال کے آثار نمایاں ہونے لگے۔

کروٹون میں فلسفے کے ذریعے سے عام زندگی پر اثر ڈالنے کی کوشش کی گئی تھی، لیکن مخالف عناصر کی قوت و سطوت کے سبب سے اس میں ناکامی ہوئی۔ بہر حال یہ شدید رد عمل جو اس اصول کے خلاف برپا تھا ان کونپلوں کو بھان کرنے کے ناقابل ثبات ہوا جو بعد میں خلی کر عمدہ اور تندرست نوجوانوں کی صورت میں جلوہ نما ہوئے۔ فیثا غورس کا مذہب برابر ترقی کرتا رہا، اور اقتداء تو اس کی حیثیت محض فلسفے کے ایک مسلک کی جیسی تھی، لیکن بہت جلد اس کا اثر زندگی کے اصول پر پڑنے لگا اور بالآخر عملی سیاسیات کا میدان بھی اس سے متھوڑا بہت متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ فیثا غورس کی تعلیم کا عملی اثر چوتھی صدی ق م میں نمایاں ہوتا ہے جب اس کے پیرو دیونی سوس کے مخالف نظر آتے ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا ایک پیرو لی سس ایپامونڈاس کا استاد تھا اور دوسرے پیرو آرخیناس نے مدت دراز تک تاریخ منورم پر حکومت کر کے ہر شخص کو اپنا گردیدہ بنا لیا۔ ہمارا خیال ہے

کہ افلاطون کے فلسفے سے بھی زیادہ اس فلسفے کی بدولت ہونہار افراد قابل اور تہمند شہری ہو گئے، لیکن اس سے ایسا سیاسی مسلک قائم نہ ہو سکا جس میں مداخلت کی مستقل قابلیت ہو۔

دوسرا یونانی فلسفی جس نے چھٹی صدی ق۔ م میں یونان کیمبر کو اپنا مسکن بنایا، زینوفانس ساکن کوکوفون تھا۔ اس کی اور فیتا غریس کی عالی شان شخصیت میں بہت ہی بڑا تباہ کن نظر آتا ہے۔ ہمیں اس کی زندگی کے باب میں بہت ہی کم معلومات حاصل ہیں، لیکن ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس شخص کے مثل، جس کا دار و مدار کسی مخصوص پیشے سے ہو، جگہ جگہ سفر کرتا پھرتا تھا۔ وہ شاعر ضرور تھا، لیکن اس کی نظمیں دل خوش کرنے کے لیے نہیں بلکہ تعلیم و تدریس کی غرض سے منظوم کی جاتی تھیں۔ وہ پانچویں صدی ق۔ م تک سسلی کے مختلف مقامات میں سکونت پذیر رہا، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اسے ایتلیا کو بہ نسبت دیگر بلدیات کے زیادہ پسند تھا۔

زینوفانس نے جو ایتلیائی مسلک کا بانی ہے، مرثیے کی سی بحر میں عمومی خیالات کے مثالوں اور تفانیوں کو پیش کیا۔ اس کے فلسفیانہ نظریے اس کی ایک نظم میں پائے جاتے ہیں جس میں وہ کہتا ہے کہ ذات خداوندی ایک ہے اور اس میں اور مخلوق میں مطلق کوئی امتیاز نہیں کیا جاسکتا۔ ساتھ ہی اس نے مطلق فطرت کو بھی نہیں چھوڑا بلکہ صد فی باقیات اور آتش فشاں پہاڑوں کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ لیکن ان تمام امور سے زیادہ جس چیز کا اس کے مہر و دل پریشاں اثر پڑا وہ خیالات عامہ کے اعتقاد کی وجہ سے تھا۔ وہ کہتا تھا کہ انسان خود اپنے تخیل میں دیوتاؤں کا اختراع کرتا ہے، اسے یہ ناپسند تھا کہ محض جسمانی ورزش کو نیکی اور دانشمندی پر اس قدر زیادہ ترجیح دی جائے، اور گو علم انسان کی صحت پر وہ مطلق اعتماد نہیں کرتا تھا، لیکن اس کا خیال تھا کہ انسان کی موجودہ حالت سے ترقی ممکن ہے۔ وہ عہد پرست و ثقافت پرست

کے برعکس خالص نقاد نظر آتا ہے، اور دونوں کی شخصیتوں میں جدت کا پہلو نمایاں ہے۔ ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں یونان کبیر کے باشندوں کو علم کی نئی اور اہم شاخوں میں ترقی کرنے اور غیر ملکی علماء فضلاء سے تعلقات پیدا کرنے کے لئے بہت سے موقعے حاصل تھے۔

نظم کا پہلا مقصد سبائے تعلیم و تدریس کے خوبصورتی اور حسن ہوتا ہے، اور اس فن میں یہ نسبت اٹلیا کے یا ان شہروں کے جہاں مہیبہ کر فیتا غورس نے تعلیم دی، ان بلدیات نے زیادہ امتیاز پیدا کیا جو آبنائے مسینا کے چاروں طرف واقع تھے۔ ان میں وہ شہر شامل تھے جو سسلی میں تو ہمارے کتنا تک اور سیسیلی میں رہیگیوم کی دہمبی جانب لوکری سے لے کر اُسکی بائیں طرف اسی شہر کی نوآبادیوں تک پھیلے ہوئے تھے، اور یہیں مقامات تھے جو خارجہ ذند اس اور زالیو کو اس سے حکما کا وطن ہونے پر مقرر کرتے تھے۔ لوکری کی ایک نوآبادی کا نام اپنا وروس تھا جو بحیرہ ترصیبہ پر واقع تھی، اسی مقام سے ہمارے شاعر ستے سی خوروس کے آباد اجداد آئے اور خود اسے سترق م میں پیدا ہو کر لاشعق م میں وفات پائی۔ وہ مزاری بحریں رزمیہ اشار کرتا تھا، اور اس نے وقفے اور جوانی وقفے میں ایک ٹیپ کے بدکا امانہ کر کے قصیدے کو کامل کر دیا۔ ایک نظم میں یلیٹا پر حملہ کرنے کی وجہ سے اُسکی بیانی سلب کر لی گئی، اور اُس وقت تک اُس کی آنکھوں میں روشنی واپس نہ ہوئی جب تک اُس نے ایسے گناہ کا اعتراف کر کے توبہ نہ کر لی۔ اس کے اشار میں عاشقانہ انداز میں پایا جاتا ہے جس کا اتناغ اُس کے بانٹیں الی کو اس ساکن رہیگیوم نے کیا، لیکن وہ بہ نسبت اپنے اشار کے اس وجہ سے زیادہ مستہور ہے کہ وہ ڈاکوؤں کے ہاتھ سے مارا گیا تھا۔

واضح ہو کہ ہم اس سے بہتر کے باب میں مغربی فنون لطیفہ کا ذکر کر چکے ہیں۔

باب بست و ششم

ایتھنز کے حالات سولون کے عہد تک؛

قوانین سولون

یونان کے مختلف اطراف و اکناف میں پھرتے پھرتے ہم آخر کار ایتھنز پہنچ جاتے ہیں۔ ہم مطالعہ کر چکے ہیں کہ اولین عہد الاوثان کے بعد جس کے مطلق کوئی آثار علاوہ چند باقیات فنون لطیفہ کے، موجود نہیں ہیں، سرزمین ایشیا پر پوری طور کی

سلف تاریخی زاویہ نگاہ سے ہمارے نزدیک ایتھنز اور یہاں مترادف الفاظ ہیں، جیسا کہ علاوہ محض توصیف البلد ان اور مزاحیہ کے ایتھنز کی تاریخ کا بالکل غلطہ مدوں کر با خارج از بحث ہے۔ لیکن چونکہ متقدمین ایسے متفرق واقعات کی مصامیں رہتے تھے جو ہمیں مسلسل اور متعلق بطور آئے ہیں اس لئے وہ ایتھنز کی مائے حود مکمل تاریخ درست کر دے یہ قادر تھے۔ بہت سے قدیم مورخوں نے اس قسم کی کمائیں چھڑی ہیں جن میں انہوں نے محض تفصیلی واقعات کو بہت کچھ اہمیت دی ہے۔

میرٹر کے "اخراج تاریخ یونان" Mueller's Fragments of Greek History

میں ایتھنز اور اٹیکا کی تواریخ و قدیمیات کی ان تالیفوں کی ہر سست دی ہوئی ہے جس کے احوا یا حوالے اس وقت تک محدود ہیں۔ اس میں سب سے پہلے تو اس مورخوں کے نام لکھ آتے ہیں جنہوں نے کوئی "آئینہ" (یا اٹیکا کی زبان میں تاریخ) لکھی تھی، اور اسی زمرے میں ایسے قدیم مورخ بھی شامل کر دیئے ہیں جیسے ایتھنز کے کیرکس اور ہیلانیکوس، آکسیگن، مینوفیل اور اسٹراٹون، اس عہد کے علمائے ہیں جنہوں نے لفظ طالیس کے بعد اپنی کتابیں لکھی ہیں اور ایس کونی، دیوس، مائو دیوس، دیموئی، اندرونوں، انٹرووس شامل ہیں۔ اس زمرے میں سب سے ممتاز نام بلوچوروس کا ہے

شکل میں حقیقی یونانی تمدن ترقی پذیر ہوتا ہے۔ یورپ میں اسپارٹا کے شدید ادب و سنت

بابت

نئے مائے صفحہ گرستہ جس نے اپنی کتاب کی تلخیص بھی مرتب کی اور اٹیکا کی موصوعات پر بھی رسالے لکھے۔ ایتھنز کے دستور کا بیان ارسطاطالیس، ہرقلی دسیر اور فوکس آرخوس کی تصانیف میں ملتا ہے (میوکر، جلد ۲)

کتاب «دستور ایتھنز» کے انکشاف سے، حوصلہ شکنہ وہی کتاب ہے جسے متعقدیں ارسطاطالیس کے ساتھ منسوب کرتے تھے، ایتھنز کی تاریخ اور دستور کے مطالعے میں ایک خاص ترجیح دیا گیا ہے۔ (اس کی پہلی مرتبہ کیبی ان Kenyon کے زیر ادارت ۱۹۰۷ء میں لندن میں اشاعت ہوئی اور دوسری مرتبہ سینڈیر Sandys نے حمایت معیہ اور کارآرہ حراشی کا اسامہ کر کے ۱۹۲۳ء میں شائع کیا)۔ اس مجموعہ رعبے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں انکا ذکر نہیں کیا جا سکتا، یہاں صرف یہ کہنا کافی معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مورخ اس کا معضف ارسطاطالیس کو بھی تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس خیال کے مخالفین بھی ہیں جن میں سب سے ممتاز راکھل Rueland کاؤٹر Cauer اور شو ازتر Schwarz ہیں۔ ہر حال ہر ایک اس امر پر متفق ہے کہ مابیسویں اب سے آج تک یہ کتاب تاریخ قدیم کے مطالعے کیلئے بالکل بے حل ہے، لیکن جو کچھ ابتدائی تاریخی حصے میں بہت سے ایسے واقعات مندرج ہیں جن کی بابت آئیں دیگر معلومات حاصل نہیں ہیں اس لئے انھیں تسلیم کرنے سے پیشتر ان کا پورا اطمینان کر لینا مناسب ہے۔ ظاہر ہے کہ ہمیں اس کتاب کی تعیند سے محض ارسطاطالیس کے نام کی وجہ سے نہیں جھکنا چاہیے، لیکن یہاں ہم صرف ایسے نکات بیان کریں گے جن میں یہ کتاب اور اس سے پہلے کی حامل کردہ تعانیف میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

مصلحہ اہم ترین الیغات کے ایک تالیف مقدونی کرانے روس کی تھی جس کا نام «محمود قرائن» ایتھنز تھا۔ ان مرحلوں میں سے مختلف مقامات میں جا کر وہاں کے قابل لحاظ واقعات کو لکھتے اور انھیں سمجھاتے، اس سے قطع دیوہ و روس اور یوہوسوں تھے جن میں سے سابقہ ذکر کے باباات سلسلہ تک محدود ہیں)۔ خوش قسمتی سے ہمارے پاس بڑے سا ذخیرہ کا سفر نامہ اس وقت تک موجود ہے جو دوسری صدی عیسوی میں لکھا گیا ہے۔ داملع ہو کر یونان کے تھے سب سے اور سولون کی جو سوانح عمریاں لکھی ہیں ان کے اکثر واقعات محض ثانوی معلومات

نظام حکومت کی ترقیوں کا حال ہم اچھی طرح بیان کر چکے ہیں، اور ساتھ ہی ہم نے

نقدیہ ماثیہ منقولہ گزشتہ پر مبنی ہیں۔

رمانہ حال کے مورخ ابتدائی ایتھری تاریخ کو تین مختلف پہلوؤں سے دیکھتے ہیں، اور اور امر واقعہ بھی یہی ہے کہ اس کے واقعات میں ہی راویہ ہائے نگاہ سے بھی تو حراول اور افسانوں کی حقیقتات، قدیم تاریخ، ستوری کا مطالعہ اور توصیف البلدان اور حراولے کی مدد سے بیان کئے جاسکتے ہیں۔ ان تینوں امور میں سب سے پہلے (یعنی حراول اور افسانوں) کی حقیقت محض تاوی ہے، اور مسلسل بیانات میں کبھی دوسرے اور کبھی تیسرے راویہ نگاہ پر زور دیتے ہوئے پہلے سے مدد لی جاتی ہے۔ رمانہ حال میں ایتھری تاریخ کی ستوری پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا ذکر دلیل میں کیا جائے گا، بالکل ہم صرف اس ترقی کا تذکرہ کر سکتے ہیں جو رمانہ حال میں ایتھری تاریخ کے مضمون میں ہوئی ہے۔ بلکہ Leake کی تصانیف کے بعد (توصیف ایتھری) Topography of athens (۱۸۲۸ء و ۱۸۲۹ء) گزرتوس

Curtius کا مرتبہ ہے، اس کی تصانیف مفصلہ دیں ہیں (۱) مطالعاتیہ Attu studies حیدر اکمل طبعیوگلک Schriftend Goett Ges d Wiss مطالعاتیہ (۲) ایتھری کے سات توصیفی نقشوں کی تفسیر (۳) ایتھری کے حراولے کی مطالعات میں وہ اضافہ جو اس کی اور کاؤپرٹ Karten von Attica کے ذریعے سے Kaupert کی کتاب بدعتہ مات ایتھری Bursian کے اس وقت تک صرف میں حصے متعلق ہوئے ہیں۔ برسیان Bursian نے

اپنی کتاب "جرمانیہ رمانی" Geographie von Griechenland میں ایتھری توصیف پر بحث کی ہے، یٹرائس نے پاؤلی کے مجموعے Pauly's R. Enc. اور ہرستس ہومر Milchhofer نے "یونان قدیم کی" یادگار ہائے مقدسین Baumister's Denkmaler des Alterthums میں مضامین لکھے ہیں۔ واٹسنوٹ کی کتاب

Wool smith, Die Stadt Athen in Alterthums بدعتہ ایتھری زمانہ قدیم " (۱) اولیہ لائبریری شہداء علم و ادب کے لائبررگ (۱۸۹۸ء) نہایت صحت کے ساتھ لکھی گئی ہے، اس میں علم اکستاتات پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دو کتابیں قابل ذکر ہیں، یعنی "گزیس"۔ "تاریخ قدیم ایتھری" Curtius Die staatgeschichte von Athen رمانہ ۱۸۹۸ء اور ۱۸۹۹ء

یہ بھی دیکھا کہ باقی ماندہ ممالک یونان میں جو سیاسی ارتقا ہوا، وہ اسپارٹا سے کہیں زیادہ
 فرانین قدرت کے مطابق تھا، یعنی وہاں کے دساتیر ابتدا میں تو سپر سے سادے
 اور سختی لیے ہوئے تھے، لیکن باوجود دوسرے حکومت کے سدراہ ہونے کے
 امتداد زمانہ سے وہ پہلے سے زیادہ دقیق اور ترقی یافتہ ہو گئے۔ ہم اس کا بھی مطالعہ
 کر چکے ہیں کہ مہد ہوتے کے بعد بھی ایشیا ہی تہذیب و تمدن کا گہوارہ رہا، لیکن یونانی
 قوم مشرقی اور وسطی بحیرہ روم کے تقریباً ہر ایک ساحل پر پھیل گئی اور آخر کار جب
 یونانیت کو ایشیا میں مختلف قسم کے خطرات کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے پہلے سے
 بھی زیادہ دیار مغربی کے استعمار کی طرف اپنی توجہ مبذول کر دی، چنانچہ یہ ممالک
 اب ماڈی اور ذہنی شعبہ جات زندگی میں ایشیائے کوچک کے گویا متقابل بن گئے
 لیکن ان سب امور سے واقف ہونے کے بعد بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ نئے یونان قدیم
 کے میدان کو تمام و کمال عبور کر لیا ہے، اس لیے کہ ہم نے ابھی تک آئینہ نظر نہیں
 دوڑائی، اور یہی وہ شہر ہے جس نے تمام شہر ہر اپنے تمدنی اثرات چھوڑے ہیں اور
 جو پچھلی صدی ق۔م میں بھی اپنے فطری خصوصیات و امتیازات کے باعث کسی
 دوسرے یونانی بلد لیے سے کم نظر نہیں آتا۔

ہمیں جس قدر واقفیت آرگوس اور بونہ کے ابتدائی حالات سے ہے
 اُس سے کچھ بڑی زیادہ معلومات ایٹیکا کے ابتدائی واقعات سے حاصل ہیں، ہمیں
 یہ یاد رکھنا چاہیے کہ پیکر دہس، ایریتھیویس، پانڈیون، ایٹےگیوس اور تھیستیس

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ دیزال "دنیات و عمارات آئینہ" Harrison & Verrall

Mythology and Monuments of Athens لندن ششم، لیکن برخلاف
 میں اکثر ڈاکٹر ڈیوئیپ فیلڈ Dr. Doerpfeld کی تحقیقات کی حوالہ جمل کے مطالعے تو بعد آئینہ
 میں سب سے ممتاز ہیں، قتل کر دی گئی ہیں۔ اس تمام کتابوں میں مصنفوں نے آئینہ کی قدیم ترین
 تاریخ پر بحث کرنے میں بڑی دوسری اور معلومات سے کام لیا ہے، اور اس کتاب میں گنناش
 ہستی قسم بہت سے احوال پر بحث کرتے اور جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں، نکلا ذکر کرتے۔ واضح ہو کہ لیگل
 نوشتوں کی اہمیت دورِ رومز پر زیادہ محسوس ہوتی جا رہی ہے۔

۱۲

افسانوں کو اتنی ہی تاریخی اہمیت حاصل ہے جتنی داناؤس، ہرقل، پرسپوس، یا اے دیوس کو ہے، بلکہ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ سابق الذکر افسانوں کی اتنی بھی تاریخی اہمیت نہیں اس لئے کہ ان کی ابتدا ایسے ملک میں ہوئی جس نے دیگر ممالک سے زیادہ ادبیات میں کمال حاصل کیا۔ ہر یونانی کا محبوب توین فٹل ہے یہ تھا کہ اپنے وطن اٹون کا نام چار دانگ عالم میں روشن کرے، اور ظاہر ہے کہ وہی یونانی قوم جسے بہ نسبت دیگر اقوام کے ادبیات سے زیادہ گناؤ ہو گا، اس قسم کے بیانات کو جن کے باعث اُس کا تہہ متہر ہو جائے نسبت آزادی کے ساتھ اعتراض کرے گی۔ لیکن ایٹنز یوں کے دو بیانون کی، جن کا ایک دوسرے سے تعلق تھا، ایک خاص تاریخی وقت ہے، یعنی ایک تو یہ کہ وہ ملک کے مصلی باشندے تھے، اور دوسرے یہ کہ انھیں کبھی بیرونی قوم نے مغلوب نہیں کیا بلکہ جب دیگر ممالک کے باشندوں نے اٹیکا میں آباد ہونا چاہا تو یہاں والوں نے نہایت فراخ دلی سے انھیں خوش آمدید کہا۔ اسکی بہت سی مثالیں دی جاتی ہیں مثلاً اے دیوس سے ہرقلیوں کی طرح اٹیکا میں بیاہ لی، اور اسی ملک میں اورس تپس نے اپنے گناہ کا کفارہ ادا کیا۔ ان سوراؤں نے اٹیکا میں اپنے وارث نہیں چھوڑے بلکہ اُن کی بجائے دیگر اشخاص نے اس ملک کو اپنا وطن قرار دے کر یہاں اپنے اپنے خاندانوں کی بنیاد ڈالی، جن میں نے لیوس کی اولاد کا خیمیت کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ انھیں میں سے ایک میلانتھوس تھا جو برادر بطور کا نگر پوتا اور کوڈروس کا باپ تھا، اس کے خاندان کے چند اراکین ایٹنز میں رہ گئے، باقی چند نفوس یونانیوں کو ساتھ لے کر ایشیا میں بس گئے۔

۱۱۔ اٹیکا میں غیر ملکیوں کی جرتر اضع کی جاتی تھی اس کا ذکر طوسی و پیتش ۲۱ میں ہے۔ یہ امر قابل غماز ہے کہ ابتدا میں ایلپوس اور سالاس کا تعلق اٹیکا سے تھا، لیکن یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ دونوں نہروں پر اٹیکا کی رنگ کب سے چڑھا؟ ہم اس کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ ساتھ ہی ہمیں ان کی خود بخاری میں مبالغہ آمیزی سے کام نہیں لینا چاہیے، ادکم اسکم ایلپوس کو تو غامضی مبالغہ میں کسی قسم کے اختیار مال ہے۔

بنا

اسی طرح پائیونیوں کے آباد اجداد کی بابت مشہور تھا کہ وہ اسی لوہوس کی اولاد سے تھے جو خود دستور کا فرزند اکبر تھا۔ تیسرا ممتاز خاندان الگسینیوں کا تھا جو پلوئی سورما کے دوسرے بیٹے تھے اسی پلوئی کی نسل سے تھے۔ اسی طرح خود ستر اوس کی بابت یہ بیان کیا جاتا تھا کہ وہ دستور کے چھوٹے بیٹے کی اولاد سے ہے جس کا نام بھی اسی کی طرح پی ستر اوس ہی تھا۔ ظاہر ہے کہ چند نسلوں کے امتیاز آ کر آباد ہونے سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ لوگ ضرور پلوئس سے امتیاز آئے ہوں گے، لیکن ہم عام طور پر یہ حکم نکال سکتے ہیں کہ غالباً بہت سے غیر ملکی نہایت ابتدائی زمانے میں آ کر اٹیکا میں رہ پڑے ہوں گے۔ بلاشبہ اٹیکا سرزمین یونان کے ایک کونے میں واقع ہے، اور اس کی زمین کے بہاڑی ہونے کی وجہ سے باہر سے آنے والوں کو یہاں آباد ہونے کے لئے کوئی امر باعث ترغیب نہیں ہے خصوصاً جب اس کے قریب ہی ایسے اضلاع موجود ہیں جو مختلف اعتبار سے اس سے بہتر ہیں؛ لیکن یونان کے ایک کونے میں واقع ہونے کے باعث وہ بڑی بڑی شاہراہوں سے بالکل علیحدہ تھا لہذا انسانوں کی ان ٹولیوں کے لئے جنہیں اسے ملک کو چھوڑنا پڑا وہ ایک بہترین جائے نیاہ بن گیا۔ علاوہ ان کے اگر ہم غور کریں تو اٹیکا میں حاکم و محکوم کے مابین اتنا امتیاز نہیں پایا جاتا جتنا سیکلوپونیز کے ایک بہت بڑے حصے اور مقدونی میں ملتا ہے اور اسی لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس اعتبار سے مقدونی، آرگوس، اسپارٹا اور سپیٹیا پر غیروں کا تسلط ہو گیا اسی طرح اٹیکا کو کبھی کسی غیر قوم نے فتح نہیں کیا، بلکہ ان کے برعکس مختلف اوقات میں یہاں ایسی بیرونی اقوام آ کر آباد ہو گئیں جن کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہ تھا اور جو امتداد زمانہ سے بالآخر باہم متحد و متعلق ہو گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایتھنزی نہایت وثوق سے کہتے تھے کہ ان کے آباد اجداد نہ فاتح تھے نہ مغتوح، بلکہ وہ بینر کسی مدید جنگ و جدال کے ملک میں آ کر تسلط ہو گئے تھے، نیز چونکہ وہ خود ابتدائے غیر ملکی تھے اس لئے ان کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ انھوں نے ہمیشہ غیر ملکیوں کو خوش آمدید کہا۔

الغرض یہ امر ناقابل قبول نہیں کہ بعض ایتھنزی ان اقوام کی اولاد سے تھے

۱۰

جو دور یا نیوں کی آمد کی پیدہ جزیرہ تھائے پیلوپونیز سے فرار ہو گئے۔ یونانی یونان میں ایٹنز ایونی قوم کی گویا بد رجہ اتم قائم مقامی کرتا تھا۔ اٹیکا میں بہت کم زرغیر میدان ہیں، ان میں سے مشرق میں اراکٹون، مغرب میں ایلینوس اور نیسرا خود ایٹنز کا میدان ہے؛ اسی مناسبت سے اراکٹون میں ہرقل کی ایلینوس سس میں دیمتر کی، اور ایٹنز میں بالاس استیٹھ کی پوجا ہوتی تھی۔

مؤخر الذکر مقام میں ایک وادی ہے جس کے شمالی حصے کو دریائے لیسی سوس اور جنوبی کو الی سوس دی سیراب کرتی ہے؛ اس وادی کے کنارے پر ایک اونچی پہاڑی اکروپولس ہے جو شہر ایٹنز کی گویا ناف ہے۔ کوہ اکروپولس شمال و مشرق سے جنوب و مغرب کی طرف کو جاتا ہے اور ایک مقام پر جسے فلورنٹینا بیٹوس کہتے ہیں، وہ شہر سے ۹۰ فٹ بلند ہو جاتا ہے۔ یہ سلسلہ اکروپولس کے جنوب و مغرب میں ایک نشیبی نیلے کی شکل میں آگے کو بڑھ گیا ہے جس کی سب سے اہم چوٹی کو متقدین موزیون کہتے تھے۔ یہی وہ چوٹی ہے جس کے اوپر اونچے دونوں طرف چھوٹے چھوٹے نالوں کے کناروں پر نہایت قدیم آبادی کے آثار پائے گئے ہیں؛ لیکن تاریخی اعتبار سے ان کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں ہے؛ اور اس پر اکروپولس کی آبادی کو بدرجہا فوقیت حاصل ہے، جو سطح سمندر سے

۳۵ بعض مورخ، جن میں سب سے ممتاز ہرمان (St. A. Hermann) "مملکت قدیمہ"

(۹۵) ہے ایون کی تخت بیٹی کا یہ مطلب سمجھئے ہیں کہ اس کے ساتھ ایک جنگجو طبقے اٹیکا کی رہبری کے فرائض انجام دینے لگا۔ ہرمان کا یہ میلان بلاشبہ حق بجانب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تعلق کسی بیرونی حملے سے تھا۔ لیکن ہمارا یہ خیال ہے کہ اس نظریے کی جو بنیاد قرار دی جاتی ہے (یہی ایون کی تخت بیٹی) اس کی کوئی تاریخی وقعت نہیں ہے۔ لکائیہ قصہ صرف قوم کے نام کی اصل قائم کرنے کے لئے ایجاد کر لیا گیا ہے۔ یہ تاہم ہے کہ جب شان حکومت کسی فوجی طبقے کے قبضہ میں آجاتی ہے تو عام طور پر اس کے مدیے سے وہ رہنما برہم و شرم مٹاتے ہیں؛ لیکن اٹیکا میں اس ظلم کا پتہ بھی نہیں ملتا۔ ہمارے نزدیک جس ایونی انقلاب کا ہرمان نے ذکر کیا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں دیا جاسکتا۔

الب

یاج سو فٹ بلندی پر ایک ایسے موقع پر واقع تھی جو دیگر بیڑیوں سے بالکل علیحدہ ہونے کی وجہ سے حفاظت کے لئے بہترین مقام تھا۔ اس مقام کو نہایت قدیم زمانے سے ہی اٹیکا کی اقوام میں سے ایک نے اپنا سکس بنا لیا تھا، اور یہ رماڈ قبل تاریخ ہی میں اٹیکا کی سیاسی زندگی کا گویا محور و مرکز بن گیا تھا۔ اس اتحاد و اتفاق کو تھے سیوس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، اور جو تبدیلی اس موقع پر ہوئی اُس کا ہو بہو حال طوسی ویدش نے بیان کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ابتدا میں ہر ایک اٹیکا کی بلکہ یہ بالکل یہ خود مختار تھا، بلکہ بعض بلدیات کے حکمران تو ایک دوسرے سے برسرِ پیکار رہتے تھے جیسے ایرینتھیوس ساکن ایٹھنز اور پومولپوس ساکن الیوس۔ تھے سیوس نے ہر قوم کی علیحدہ علیحدہ مجالس کو برخاست کر کے صرف ایٹھنز کی مجلس اور پری تانیوم کو باقی رہنے دیا جہاں ہر بلدیے کے مسائل حل ہونے لگے۔ متقدمین تھے سیوس کی اس تدبیر کو سیونوئے کزموس یا "اختلاط اٹیکا" کہتے تھے، اور طوسی ویدش کے بیان کے مطابق یہیں سے عید "سی نوئے کیا" کی ابتدا ہوتی ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا تھا کہ پری تانیوم خاص قلعے کے اندر واقع تھا، اسی زمانے میں میں اسے نیا کی قربانی کی ابتدا ہوئی اور اُس رقبے کو جو طوسی ویدش کے قول کے مطابق قلعے کے جنوب میں پھیلا ہوا تھا، اچھے نامے "یا ایٹھنز" کا لقب دیا گیا ہے۔

لہ طوسی ویدش (۱۵، ۲۶) کہتا ہے کہ

زمانہ معدیں لوگوں کا یہ قول تھا کہ لیکر دیس بے بارہ شہروں کو "مخلوط" کیا، لیکن یہ اختلاط تھے سیوس کے اختلاطِ ملیات سے بھی زیادہ فرض ہے۔ ان میں سے گارہ بلدیات کے نام تو اسیرا کو، ۳۹ میں اور ایک فلو فورس میں دے ہوئے ہیں۔ مقالہ کو دیوٹاژک "تھے سیوس" ۴۲ کا رزل، اختلاط تھے سیوس، Kansel : De Thesei Synoikismo باربرگ کے مترجم۔
حقیقت یہ ہے کہ قدرتی حروف ہی کے پیچھے ایرینتھیوس اور پیکر وپس سے قصے استخراج کئے گئے ہیں۔ یومولپوس اور ایرینتھیوس کے نام جو چھوٹے ہو اُس سے اصل مراد ایٹھنز اور الیوس کے نام ہی خارج سے ہے۔ ظاہر ہے کہ ان نام کا کوئی شخص کسی شاخ و طالع پر مودار

یہ امر ضرور قابل لحاظ ہے کہ قدیم ترین عہد سے کوئی یونانی ریاست ایسی نہ تھی جس کا رقبہ اس قدر وسیع ہو یا اتنی متحد ہو جتنی مملکت اٹیکا تھی۔ اسپارٹا ضرور دستخطیات سے ہے، لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اسپارٹا کی راج کی بنیاد پر تھی و تشدد پر بھی برخلاف اسکے اتھنز کی حکومت کی بنیاد جبر و تشدد پر نہیں تھی تاہم یونان میں اپنی قسم کی مملکتوں میں سے وہی ایسی تھی کہ اگر دشمن حملہ کرتا تو اس کے جملہ باشندے دو گھنٹے کے اندر اندر شہر یاہ میں یک جا نہیں ہو سکتے تھے اور اتھنز ہی ایسا شہر تھا جس سے متعلق ایک بڑا خطہ اراضی بھی تھا۔ اس کا اور دیگر بلاد یونان کا یہ خاص فرق ہمیشہ ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ اہل آئیکہ بھی اس شہر کی آئندہ عظمت و سطوت کا اصل باعث تھا۔ شہر کی اس خصوصیت سے اس کے باشندوں میں اندائی زمانے ہی سے سیاسی معاملات میں ایک قسم کا اطمینان ہو گیا جس کی وجہ سے باہر میں انھیں اس امر کا احساس ہونے لگا کہ وہ ایک عظیم الشان مملکت کے شہری ہیں۔ اٹیکا کے دیگر ملیات میں صرف ایک مینی ایٹیمس ہی ایسا تھا جسے اندرونی معاملات میں اتھنز کا مد مقابل بننے کی اہلیت تھی،

نقیہ حاتیہ صلیفہ گزشتہ ہمیں ہوا، لیکن چونکہ ایونائیوں کو ایک جدا عہد کی ضرورت تھی اسلئے حسب معمول اسے کسی غیر ملک میں تلاش کیا گیا اور اس کا نام ایون رکھا گیا۔ اور چونکہ وہ ایک سادہ و شخص و رستخوار کاٹھا تھا لہذا وہ حکومت اتھنز کا مستحق نہ لگایا۔ لیکن بہت سے اتھنز کے شہری اس کی ولدیت کو اپنے وطن الوف کے لئے تو زمین آمیز خیال کرتے تھے، چنانچہ انھوں نے اسے اپنا اور اپنا محقق کی بیٹی کر پورا کا بیٹا سادیا۔ اس فیض سے قدیم مسبودوں کا انصراف ظاہر ہوتا ہے، اس لئے کہ علاوہ یوسیدون کے ایونائی ایون کو کی بھی پرستش کرتے تھے۔ اسی طرح یہ بالکل ممکن ہے کہ یاودیون کے بیٹوں میں اے کیوس، پلاس، نسوس اور لیکوس کے افسانوں سے تاریخی استخراج کیا جاسکے، اس لئے کہ نسوس اور لیکوس کا اٹیکا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کا نام صرف ترمیمی کل خاطر لیا گیا ہے جس سے غالباً صرف اس اثر کا اظہار کیا گیا ہے جو اٹیکا کا میگا را اور لیکوہ پر پڑا تھا حقیقت یہ ہے کہ پلاس کی اولاد کی وقعت معض غرائی دلیوں سے زیادہ نہیں ہے، اور آئے کیوس دراصل مص یوسیدون ہی ہے جسے انسانی جامہ پہنا لیا ہے۔

ماہنامہ

اور اسی لئے اُسے خاص رتبہ حاصل تھا۔ وہ بغیر لڑنے سے ایتھنز کا ماتحت نہیں بنا، لیکن زمانہ بالبدین مذہبی دُنیا کے اندر اُس کی وقت اس قدر بڑھ گئی کہ سیاسی لُہو و جھٹکاری کے نہ ہونے کی وجہ سے اُس کے اعزاز میں جو کئی ہو گئی تھی وہ پوری ہو گئی۔ ایتھنز کو دیگر مقامات اٹیکا پر ایسے جغرافی محل وقوع کی وجہ سے جو سیادت حاصل ہوئی اُس کا اصل سبب یہ تھا کہ وہی ایسا بلدیہ تھا جس کا موقع محفوظ اور ارضی نسبت زرخیز اور مقام ساحل سے قریب تھا۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اٹیکا کے باشندوں کو ان فوائد کا ہمیشہ اندازہ رہتا ہو گا، اور یہ بالکل ممکن تھا کہ کسی مناسب وقت پر اس احساس اور عام جغرافی حالات سے فائدہ اٹھا کر کوئی دور رس رہبر کسی مناسب وقت پر ایتھنز کو ملک کا صدر مستقر بنانے میں کامیاب ہو جائے۔ الغرض نہایت بعید زمانے میں ہی بغیر زیادہ جبر و اکراہ کے ایک ایسی مملکت قائم ہو گئی جس کا ارض لیوان میں کوئی تانی نہ تھا، اور جو ملک کے رقبہ کے اعتبار سے خاص بڑی کبھی جاسکتی تھی اس کے قیام سے اسپارٹا کی سیاسی مالی شان فوجی مملکت کا ایتھنز سے مقابل بن گیا۔ اسی مقابلے کی وجہ سے بعد میں ایتھنز پر دھمی حلیفوں کے ساتھ جبر کرنے پر مجبور ہوا، اور یہی اُس کے روال کا اصلی باعث ہوا۔

ظاہر ہے کہ بغضِ دیم مورخوں کے اس بیان کے کہ اٹیکا کے حملہ بازوں نے تھہر کی چار دیواری میں آجاتے تھے، ظاہری منہی نہیں لینے چاہئیں۔ ایتھنز میں صرف

۱۰۰۰ ماہ حال میں یہ مسئلہ بہت کچھ برکت رہا ہے کہ تھہر ایتھنز اتنا میں ایسے حصوں پر مشتمل تھا جو ہمسایہ ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ تھے، اس کی اہم خصوصیت

کے ساتھ واشٹونٹ کی کتاب "Wachsmuth · Die Stadt Athen" ملاحظہ کیجئے۔

کا مطالعہ کیا جائے جس کا اور اقتباس دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف حملے کے بیلا سکی حضرت، حولی حصے کی تقریبی آبادی تھلے کے مشرق میں ایوانی بستیوں اور تھلیوں اور دوسرے غیر تھلیوں کے کھنڈے والی جائے قیام کے مابین امتیاز کرتا ہے۔ ہمارے نزدیک تھلیوں اور تھلیوں کا قیام بہت مشتبہ ہے، اور بیلا سکیوں کا نام صحت پر مبنی نہیں ہے، یہ ہر دو ہم اس امر سے متفق ہیں کہ تھہر کی آبادی کا ایک حصہ جو تھلے پر قابض تھا اور ایتھنز دیہی کا راستہ تھا

متمول شہریوں کے مکانات ہوں گے جن میں دو کبھی کبھی اگر قیام کرتے تھے، ایسے عمارتوں
 ان دیہات کے باشندے بھی خہر پناہ کے اندر رہتے تھے جو اب بلدیہ ایٹھن میں
 شامل ہو گئے تھے۔ باوجود اس کے بعض مورخوں کا بیان ہے کہ ایٹھن میں
 ہر ایک کائی کے لئے محلہ لیتھائے میں جلسہ گاہیں بنی ہوئی تھیں جن کی تعداد تین سو
 ساٹھ بیان کی جاتی ہے۔ اس تعداد کے تین کی یہ وجہ معلوم ہوئی ہے کہ نساؤ دراز
 سے تمام ایٹھنری آبادی چار فیو لوں یا کٹھوں میں منقسم تھی جن میں سے ہر ایک میں
 تین تین مرازیایاں یا برادریاں تھیں اور ہر برادری میں تیس تیس قبیلے شامل
 تھے، صرف اسی تقسیم پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ کسی زمانے میں ہر قبیلے کے گھرانوں کی
 تعداد بھی تیس ہی مقرر تھی۔ اس تقسیم و تقسیم کی اصلی جہت معلوم کرنا کوئی آسان کام نہیں
 ہم ان چار لائی کٹھوں کے نام سے واقف ہیں جو دوسرے یونانی خہر میں
 بھی پائے جاتے تھے، یہ وہ تھے لیون تیس، ہوپ لیتیس، آئی کی کورس اور آگادیس
 ان میں سے ہوپ لیتیس کے معنی زرہ پوش کے، آئی کی کورس کے معنی نگہبان
 کے اور آگادیس کے معنی دستکار کے ہیں، اور ممکن ہے کہ آئی کیون تیس سے بھی
 کسی ایسے میتے کا اظہار ہوتا ہو جو زمین (- گئے) سے مسوب ہو۔ لیکن یہ بالکل ناممکن
 معلوم ہوتا ہے کہ ان کٹھوں کا کسی درن یا ذات سے کوئی تعلق ہو، اور سوال یہ پیدا
 ہوتا ہے کہ آیا ان طبقوں کی حیثیت محض مقامی تھی مشکل یہ ہے کہ نہ تو ہم ان الفاظ
 کے اصلی مفہوم سے واقف ہیں نہ یہ جانتے ہیں کہ زائٹا بعد میں ان کے مابین کیا فرق
 یہ اس وقت یہ بھی متوقع ہے کہ ان کٹھوں کا قدیم ایٹیکائی طبقوں یعنی
 حقینہ حاشیہ صغیر گزشتہ۔ ایک دوسرے حصے سے جسے ہم ایون کہہ سکتے ہیں، غیر تھا۔ واضح ہو کہ

کوریوس اپنی "تاریخ ملدیہ" میں اس سے درامطاف کرتا ہے (Curtius Stadtgeschichte)

ص ۲۳)۔

Etym, magna کے مطابق پراوتہ نہیں رہتے تھے۔

Procl ad Hes E ۴۹۲۔ معلوم کرنا کوئی آسان کام نہیں کہ ان ۲۶۰ قبیلوں

سے کس طرح تہر کے اندر کی اراضی پر قبضہ کر لیا۔

ایٹیکائی کٹھوں کے لئے ناظرین کرام کہ قدیم تاریخ دستوری کے کتابچوں کا مطالعہ سود مند ہے۔

یو پاتردائے گیومور دئی، یا گیورگی اور دیمیورگی سے جو تھے سیوس کی طرف منسوب
کئے جاتے ہیں، کیا قطن تھا؟ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ہر ایک کٹم میں یہ تینوں
طبع پائے جاتے تھے، نیز آیا ہر کٹم کی تینوں برادریوں میں ان تینوں طبعوں کے
افراد شامل تھے یا صرف ایوئی کٹم میں صرف یو پاترد ہی پائے جاتے تھے۔
اغلب امر یہ ہے کہ جو لوگ اعیان و کبار میں شامل نہ ہوتے تھے وہ کسی نہ کسی کٹم
کے رکن ضرور ہوتے ہوں گے۔

تاریخ اتھنز کے دوران میں اس کے سیاسی دستہ یعنی طرز حکومت میں بہت
ہی کم تبدیلی ہوئی، اور جو ہوئی وہ بھی نہایت آہستہ آہستہ اور بتدریج ہوئی۔ بلاشبہ
روایات کے مطابق یہاں کی تاریخ دستوری کو مختلف عہدوں میں تقسیم کیا گیا ہے،
تلا کو دروس کی وفات تک ملوکیت قائم رہتی ہے، اس کے بعد تقریباً ۱۰۹۹ ق م
میں جمہوریت قائم ہو کر حال اعظم کے عہد سے پریمائے بادشاہ کے ایک "آرخن"
عمر بھر کے لئے خاندان کو دروس ہی میں سے مقرر کیا جاتا ہے۔ ۸۸۵ ق م
میں آرخنوں کی مدت حکومت دس سال کے لئے محدود ہو جاتی ہے، اور میدانچی
خاندان کے افراد کو خود اپنے ہی میں سے آرخن عہدے کے پُر کرنے کا جو اختیار
مائل تھا وہ منسوخ میں سلب کر لیا جاتا ہے جس کے بعد جملہ یو پاترد اس اعزاز
کے مستحق سمجھے جانے لگتے ہیں۔ جہاں تک موجودہ بیانات کا تعلق ہے، مشرق ق م
میں ایک اہم تبدیلی یہ کی جاتی ہے کہ بجائے ایک کے نو آرخن صرف ایک ایک سال
کے لئے مقرر ہونے لگتے ہیں۔ ارسطو تالیس کا جو رسالہ مل ہی میں دستیاب
ہوا ہے اس کے مطابق آرخنوں کی تعداد میں بتدریج تبدیلی ہوئی یعنی باڑی لیوس
کے بعد پولیباخ اور پھر چھتیس موٹھے تالی مقرر ہوئے گئے۔ حال میں بعض محققین

بقیہ ماشیہ صوفیہ گزشتہ ہمارے نزدیک پتیس کی یہ رائے درست مسلم ہوتی ہے کہ اس امر کا تعلق
یار کو شک دیتا ہوں اور بی لپی دیوس ہجائیوس، یوستیدول اور ا۔ تھینے سے ہے (انگلی کٹر کی

Petersen : Quest de hist. Gent Attic

یہ خلف مسائل ریخت

شانہ سرگشتہ اور۔

باب

یہ خیال پتہ کیا ہے کہ میدون کے زمانے میں جمہوریہ قائم نہیں ہوئی بلکہ وہ سالہ
 آرنی دور میں بھی ملوکی سلسلہ برابر جاری رہا، یہ مصنف اپنے نظریے کی تصدیق
 کے لیے بعض قدیم مورخوں کے بیانات نقل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کو
 آرخنوں میں سے جو سال بسال منتخب ہوتے تھے دوسرے آرخن کا لقب برابر
 بازی کیوس ہی رہا۔ روایات اور استدلال کے درمیان یہ فرق جو پایا جاتا ہے
 اُس کی حقیقت سے ہم قدیم تاریخ یونان پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے واقف ہوتے
 ہیں اور اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ جو دقت ہے وہ صرف ناموں کی وجہ سے
 ہے جس کے حل کے بعد یہ جملہ واقعات گویا آئینہ ہو جاتے ہیں۔ متقدمین کو اسکا
 یقین تھا کہ کوروس کی موت اور میدون کی تخت نشینی سے دستورِ ایتھنز کی تاریخ
 میں ایک نئے باب کا آغاز ہوتا ہے اس لیے کہ میدون اور اُس کے جانشین
 اعیانی طبقہ کی نسبت اپنے اجداد کے کہیں زیادہ دستِ گرتے حقیقت یہ ہے
 کہ یہ نظریہ جس کے مطابق فرض کیا جاسکتا ہے کہ بادشاہ کا لقب برابر جاری رہا،
 ساتویں صدی ق۔ م تک کی تاریخ اٹیکا سے بالکل مطابق ہے۔ اس اثنا میں ملک
 میں اس درجہ سکون تھا کہ وقائع بالکل ساکت ہیں، جس سے یہ پتا چلتا ہے کہ ملک پر
 زمینداروں اور اعیانیوں کی حکومت ہوگی جو اپنی اراضیات کے گھرانہ پر نہایت
 چین سے زندگی بسر کرتے ہوں گے اور جیسے بیرونی جھگڑوں میں پڑنے کی مطلق
 آرزو نہ ہوگی۔ اس عہد میں مملکت کا سردار خواہ اسے بادشاہ کہیے یا نہیں، ان
 اعیانیوں کا آلہ کار بنا ہوا تھا، اور نقلی ملوکیت اور اعیانیت کے امین وہ تازعات
 جن سے درمیان دور صراٹا ہے بالکل مفقود ہو گئے تھے، اعیانیوں کی قطعی کامیابی
 کے بعد اب ملوکیت محض برائے نام باقی رہ گئی اور اعیانیوں نے مملکت کے عاملِ اعظم
 کے لیے بادشاہ کا خطاب برقرار رکھنے میں کوئی خاص ہرج و مرج نہ سمجھا۔ ہمارے پاس

۱۔ ۵۰۴ ق م قیام جمہوریہ کیلئے قائلہ کرو پتہ مایاس ۴۵، ۱۰، ۲، ۱ اور ۳، ۲، ۱ میں وہ کہنا ہے کہ دال کوٹ
 را تاہم ۵۰۴ ق م میں مقرر ہوا۔ مختلف مورخوں نے، جس میں تو گئے بل سب سے متاثر ہے

(۱) Germania Jahrb. f. class Philolog. Suppl. ق م ۵۰۴

۲۶۱

تاریخ ایٹیکا کی صدیوں کے حالات موجود ہیں، لہذا ہم ملک کے سرور آور وہ خانہ اولوں کے ناموں سے واقف ہیں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے یہ خاندان اعیانی کہلائے جانے کے کس حد تک مستحق تھے۔ مثلاً دسٹے والو سیوں کا خاندان اعلیٰ ایریمقیوس تھا، اور نوٹا داسٹے، جن کے سپرد ایریمقیوس کی نگہداشت تھی (اور جن میں سے ایک فرد جو یقینی صدی ق۔ م والا لی کرگوس تھا) ایریمقیوس کے ایک بھائی کی اولاد سے تھے، پورے لگی، جو ایک سورامسمی پورے کیس کے وارث ہی تھے جن میں مشہور مدبر فائولیس کا گھرانہ شامل تھا اور ان کے نام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں ایک خاص رسم ادا کرنے کے لیے بل جلاتا پڑتا تھا۔ فیثا لوسی دیرس مٹی لچھیس سے پیباری تھے اور ان کا مورث اعلیٰ ایک سورافٹا لوس نامی تھا جس نے دیمٹر کی منیافت کی تھی

بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ ۵، ۳۹۰ دیمٹر) نظریہ مدت قیام ملکیت سے اختلاف کیا ہے پڑسا یا س ۱۰، ۱۰ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملکیت کے افسر اعلیٰ اور مملکت کے قائم مقام اعیانیوں کے مابین حوصلات تھے ان میں ضرورت تبدیلی ہوئی ہوگی۔ یہ تبدیلی ممالک یونان کے عام دستوری ارتقا کے ماکل مطابق ہے۔ وہ یہ کہ ایک خاص مہم میں ملکیت کے اعلیٰ ترین عہدہ دار سب سے زیادہ مگرانی فائدہ کرسی ماتی ہے، خواہ اس کا خطاب بادشاہ رہے خواہ وہ کسی اور نام سے پکارا جائے۔ بہر حال ہم اس مگرانی کے طریقے سے واقف نہیں ہیں۔ یہ بحث کہ ۶۶۰ ق۔ م سے ۳۳۰ ق۔ م تک ایٹمنیوں بادشاہ حکومت کرتے تھے یا آخر، محض ناموں کی بحث ہے، اور اس کی اہمیت صرف اتنی ہے جتنی کسی محقق دقت کے تعین کی ہو سکتی ہے۔ ہم یہ توقع سے کہہ سکتے ہیں کہ محض خطاب سے اصول حکومت برکئی اتھیں پڑا یہم جاتے ہیں کہ یونستان میں صدیوں تک سیاسی انتظام کی کیا حالت رہی اور اس امر بحث کرنا اس کا دستور ملکی تھا یا جمہوری محض لا طائل معلوم ہوتا ہے۔

۱۰۰۰ء ایٹیکا "Meier De"

gentilitate Att G. Peterson الے، سٹاک ہولم، بیرس، مسائل قائل ایٹیکا

Quaestiones de historia gentium Atticarum سٹاک ہولم، ۱۸۰۰ء

Toepffer: Attische Genealogie سٹاک ہولم، ۱۸۰۰ء

۱۱۱

سجاریوں کے خاندان جو کسی دکنی ایسے شخص کی اولاد سے تھے جس کی ہستی پر ایک تاریک پردہ پڑا ہوا ہے، ان میں لیکو میدی، مہی کیدی اور کٹریادی بھی شامل تھے، جن میں سے موخر الذکر کے نام سے ان کی اصل ظاہر ہوتی ہے یعنی ان کا فرض تھا کہ وہ لیبائی عید کے موقع پر وہ اپنی آنکس یا "کیتوں" سے ایک بل کو قربان کیا کہ ان کی طرف ہلکتے تھے۔ ظاہر ہے کہ گیری کیس (جن میں سے دو نمند مہیاس اور پریٹیکس کے نام ممتاز ہیں) اور دادوخی (جن کے نام سے ان کا دیتر کی خدمت میں نقیب اور مہیچ ہونا ظاہر ہوتا ہے) نقیبوں کے معبود یعنی ہر میں کی اولاد سے تھے، اور ان کی اُمّ الاہات کیکرویس کی بیٹی اگلاؤروس تھی۔ الیڈیوس کے خاندانوں میں یومولیوسی خاندان بھی تھا جس کے افراد بیض کے نزدیک شاہ یومولیوس کی اور بیض کی رائے کے مطابق تریپولیوس کی اولاد سے تھے۔ دو خاندان یعنی پوری سکیدی اور فلائیوسی ایکس ولتلامون کے واسطے سے تریوس کی اولاد سے تھے جن میں سے پہلے خاندان کا تو اگلیادیس رکن تھا، اور دوسرے خاندان سے ملتیادیس اور پریٹیکس کا تعلق تھا جو سکلیوں میں اگاریستہ کے ماتحتوں کے زمرے میں نظر آتا ہے۔ گوریویدی اور تریخو مجیدی تفصیلی کے مشہور لایمی تھون کے خلاف تھے۔ گیسیر بائی خاندان، جس سے ہارمودیس اور ارسطو گئی لون کا تعلق تھا، دراصل تھیز سے آیا تھا اور کاموسی الاصل تھا، لیکن ہیرودوش کہتا ہے کہ وہ خود اپنا ابرتیریا سے آبا بیان کرتے تھے۔ اب صرف میدوخی خاندان (جس کے رکن مولون اور کریاس تھے) اگلیوینی خاندان اور پیٹسٹراوسی خاندان رہ گئے اور یہ تھول پیکوسی الاصل تھے۔

ملکت ایٹین میں صرف یو پاتر دول ہی کو حقوق شہریت حاصل تھے، اور جملہ عہدہ داروں خصوصاً آرخنوں کا ان ہی میں سے انتخاب ہوتا تھا جن میں سے

۱۱۱۔ ص ۱۱۱ میں سورج کا بیان ہے کہ قطاب اندوکی دیس خاندان کری کیس کا ایک رکن تھا، لیکن بعض کا قول ہے کہ وہ تیلے ماخوس کی اولاد سے تھا جس نے توری کاٹھا سے بکھل کر کیا تھا۔

بات

دارسلاطالیس کے قول کے مطابق آرخنوں کے عہد میں کو مجلس اریو پاکوس پر کرتی تھی۔ ابتدائیں اسی گروہ کے افراد ماہران قانون تھے، یہی قانون کی تامل کرتے تھے اور یہی مذہبی رسوم کے خادم تھے، اور چونکہ صرف اعیان ہی قانون کی ماہیت سے واقف تھے اس لیے دیگر طبقات آبادی ان کے دست نگر ہو گئے تھے۔ جملہ اقتدار مملکت، نو آرخنوں کے ساتھ وابستہ ہونے کے بعد آرخن اول یا آرخن پرموس کا فرض صرف یہ رہ گیا تھا کہ وہ مجلس آرخنی کی صدارت کرتا اور دادگری کرتا، اب قدیم بادشاہوں کے فرائض میں سے دو فرض باقی رہ گئے تھے (مہا پوجا اور سپہ سالاری) جن کو آرخن ازلی لبوس اور پوکیماج کے سپرد کر دیا کہ باقی ماندہ چھ آرخنوں کو نفس موٹھے تائے یا منتن کہتے تھے، اور انھیں عوام الناس کے قدیم حقوق کی حد تک اختیارات حاصل تھے۔ ہم اس سے مطلق واقف نہیں کہ ان آرخنوں کی نگرانی امر اس طرح کرتے تھے یعنی آریو پاکو کی مجلس سنیاست یا مجلس مملکت ان کی دیکھ بھال کے لیے قائم تھی یا نہیں، لیکن اغلب امر یہ ہے کہ اس نگرانی کا کام مجلس اریو پاکوس ہی کے سپرد ہو گا۔ ایٹھن کی بعض موجوداری عدالتیں نہایت قدیم تھیں۔ مجلس اریو پاکوس قتل عمد کے مقدمات کی سماعت کرتی تھی، لیکن باقی ماندہ قتل کے معاملات یا لادوم، دلیکی نیوم، فریاتو یا پری تانوم

سکھ ہمارے نزدیک لفظ "نفس موٹھے نیس" سے مراد "امیر" یا "حاکم" سے ہے، اور یہ ہی محفل ہے جس پر روس "عالم" کے اختیارات بھی تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ نالی قانونی طاقت ابھی بہت کچھ تشریح و توضیح کا محتاج ہے۔۔۔

۱۱۰۰ سالہ ارسلاطالیس "۱۱۰۰" سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایٹھن میں ایک مجلس مملکت تھی جسے سولن نے قائم رکھا تھا، لیکن ارسلاطالیس کے وہ فقرے پڑھے جائیں جو اس سے پہلے لکھے ہیں تو اس کا اشارہ اریو پاکوس کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ پلٹارک، "سولن" ۱۲ کے مطابق میگاکلیس کا سالہ میں سوا اعیان کے سامنے پیش ہوا تھا۔ ڈیکو کہتا ہے کہ یہ تین سو دراصل اعیانوں کی ایک مستقل مجلس کے اراکین تھے۔

کے سامنے پیش کئے جاتے تھے۔ صرف مقتول کے عزیزوں کو ہی مستحیث کی حیثیت سے عدالت میں جانے کی اجازت تھی، لیکن اُس کے اہل برادری "کامیہ فرض تھا کہ وہ اُس کی نیت یا نہی کو پسند کرے؛ اور اس طرح تہریروں کے باہمی تعلقات میں مزید یکجہنگی پیدا ہو گئی۔۔

عہدہ آرخنی کے تدبیرچی ارتقا سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ تبدیلی دستور کی کوشش ہمیشہ جاری رہی ہوگی لیکن عہد زیر بحث میں نہ تحریک صرف اعیانہ طبع ہی میں عام طور سے پائی جاتی تھی ایٹھس کی آمدہ تاریخ میں ایک ایسا دور بھی آیا جب عموم اپنی قوت کو محسوس کر کے حکومت میں دخل دیے کے دعویدار بن گئے۔ لیکن یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ عموم کو یہ سیاسی احساس سب سے پہلی مرتبہ سولون کے عہد میں ہوا ہوگا، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ساتویں صدی ق م کے جیسے بیدرانے میں بھی عمومی عینیتی کا حال پڑھنے میں آتا ہے جبکہ بغاوت کے نتیجے کے طور پر خود سری حکومت قائم ہو گئی۔ اس تحریک کا سربراہ کار ایک روحان شخص مسمیٰ کیلون تھا جو تھیاگنیس خود سریریکار کا داماد تھا اور اولمپیا کی دوڑ میں اول آیا تھا۔ غنیہ کے ایک فرمان کے درپے اُسے مذہبی سرپرستی بھی حاصل ہو گئی تھی۔ اس فرمان میں یہ مرقوم تھا کہ فسادات کے لیے بہتر میں موقع دیو تا کی سب سے بڑی عید ہے لہذا امید اولمپیا کی طرف اشارہ سمجھ کر اُس سے تقریباً سن ۷۰۰ ق م میں ایسے خسر کی موج کی مدد سے آکروپولس پر قبضہ کر لیا۔ حالانکہ ان میگاری سپاہیوں کی موجودگی کے سبب سے ایٹھس شہر کی کیلون کے خود سریرے کی اس کوشش سے سخت متغیر ہو گئے (جس میں بالآخر فی ستر اٹوس کامیاب ہوا) چنانچہ انھوں نے قلعے کی ناکہ بندی کر لی۔ ایٹھس کے آرحن اعظم یعنی المکیون میگاکلیس نے اس ناکہ بندی کو اور راہ سخت کر دیا جس کی وجہ سے کیلون آپسے ساتھیوں کو بھجوا کر

۷۰۰ کیلون کے لیے ہیرودوٹس ۵، ۷۱، طوسی و پٹش ۱۲۶، ۱، یولڈازک، "سولون"

۱۲، ارسطو طالیس، "دستور ایٹھس" ابتدا۔ نیرراٹھ، کیلون کی صحیح تاریخ : Wright

The : Date of Cylon's Revolt : ۴۷۵ء

۱۲۱

فرار ہونے پر مجبور ہو گیا، اُس کی فرج کے سپاہی آخر کار اٹھنے کے بت خانے میں چلے گئے جہاں انھیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا تھا۔ اب ان کے دشمنوں نے ان سے یہ وعدہ کیا کہ اگر وہ نکلنا چاہیں تو کوئی ان کا مال بیکار نہ کرے گا لیکن جب وہ انہی جاتے یاہ سے نکلے تو میکا کلیس نے ان میں سے ایک ایک کو مروا ڈالا یہاں تک ان کو بھی نہ چھوڑا جو (اپے زعم میں) مقدس دیہوں یعنی یوین میں کے بت خانے میں یاہ گزین تھے جب کیلون کی اس بغاوت کا یہ انجام ہوا تو اُس کے ہمنواؤں سے فتنہ پر اعتراض کیا جتا پنچہ فال نگاہ دیکھی اسے یہ جواب ملا کہ کیلون نے فرمان کا مطلب نہیں سمجھا تھا اس لیے کہ مسبود کا اصل مقصد عید اوکلیا سے نہیں بلکہ عید دیاسیا سے تھا ابہر حال اس سازش کا تو خاتمہ ہو گیا لیکن اس قتل عام سے اٹھنریوں کے ماتھے پر گویا ہمیشہ کے لئے کلنگ کا ٹیٹا لگ گیا جسے آخر کار اپی سنہیں ساکن کریت نے ایک حد تک دور کیا۔ کیلون کے زوال کی وجہ سے اٹھنری اور میگارا کے مابین جھگڑا پیدا ہو گیا، لیکن اس سے پہلے ہی لوگوں کو اس امر کا احساس ہونے لگا کہ قانون میں حسب دلخواہ صراحت نہیں ہے لہذا اس کی ضرورت ہے کہ کم از کم تحریری قانون کو ایک ضابطے کی شکل میں مرتب کر دیا جائے۔ بالآخر اس وقت میں آرخن دراکو نے یہ کام انجام کو پہنچایا قدیم

۱۸۵۹ء اور ۱۸۶۰ء میں کہتا ہے کہ ”گودہ قوانین جو اُس کے نام کے ساتھ منسوب ہیں اُسی کے مدون کئے ہوئے تھے، لیکن اس نے انھیں قدیم دستور کے ساتھ مطبق کر دیا، ک، ف، ہران، ”مقن دراکو“ K. Fr. Hermann De Draconis legumlatore Ind Sch. Goett.

۱۸۵۹ء اور ۱۸۶۰ء

اپنے نام کے یا عدالتائے مجسمہ اری کے متعلق لائے سولن جیسے پہلے موجود اری کی عدالتیں اور اریو پاکوس Lange Die Spheze und der Areopag vor Solon برلن ستمبر ۱۸۶۹ء دیرہ فلی آریو پاکوس عدالتائے مجسمہ اری

باب ۲

تانون اٹیکا ہایت سمت تھا، لہذا جب وہ قلمبند کیا گیا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ سخت معلوم ہونے لگا۔ یہی سبب ہے کہ ہمیں جو کچھ معلومات قوانین ڈراکو کے متعلق حاصل ہیں اُن سے اُس کی سختی عیاں ہو جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ خون سے لکھا گیا تھا۔ دراکو کے ضوابط کا ایفہ تانے نامی اہ عادلوں کے

بقیہ حاشیہ صحیحہ مگر شستہ Phippi Der Areopag und die Spheten برلن ۱۸۴۸ء۔ ارسطاطالیس: "دستور ایٹنز کے مطابق جو کچھ دراکو نے ایٹنز کے لئے کیا اُسے میں لیکٹل Br Keil (مہنت دار رسالہ لسانیات برلن Berl. Philol. Wochen) کے الفاظ میں ادا کرنا ہوں: "دراکو نے وہ اختیارات حواس وقت تک ایانیوں اور مالدار لوگوں کی ذاتی ملک سمجھے جاتے تھے اُن سب لوگوں کو دے دیئے جن میں اپنے آپ کو مسلح کرنے کی اہلیت تھی۔ اگر خفیہ اور خزانے کے عدلوں کے لئے صرف وہ شخص سختی سمجھے جاتے تھے حواس امر کا ثبوت دے سکتے کہ اُن کے پاس غیر مستغرق جائداد قدر دس مینائے (تقریباً چھ سو روپے) کے ہے، اور جو شخص سترائی گون یا سپارخ بیا جاتا اُسے چھ ہزار روپے کی جائداد اور دس سال سے زیادہ کی عمر کی اولاد رکھالی ہوتی۔ بچے درجے کے عدلے مسلح تہریوں کے لئے کھلے ہوئے تھے۔ دراکو نے ایک مجلس جمی ہوئے مئی قائم کی جس میں چار سو ایک رکن ہوتے جن کا انتخاب قرعے کے دریچے سے وہ سب لوگ کرتے تھے جنہیں سیاسی حقوق حاصل تھے۔ اب ادنے درجے کے عدلہ داروں کا بھی انتخاب ہوئے لگا۔ اعلیٰ ترین عدلہ دار مثلاً آرن لایاتی عدلہ دار سترائے کی اور سپارخ حیثیت و تو یا مبی دست شماری کے دریچے سے منتخب ہوتے تھے۔ اُس وقت تک اریو یا گوس کو ان تمام عدلوں کے بزرگے کا اختیار تھا، لکس اب اسمیں مستند کسی ہو گئی۔ باعتبار مدارج حاصلات قوم یا حصوں میں مقسم تھی یعنی بڑا کو زیو بدیمی، ہپاش، زیو گیتائے اور تھے میس، لیکن یہ نہیں معلوم کہ یہ جملے دراکو کے رملے کے ہیں یا اس سے پہلے سے موجود تھے۔ بالکل وہ عرب شہری جنہیں خود اپنے المیزین کی قابلیت و تہی سیاسی حقوق سے متنبی سمجھے جاتے تھے اور ترض کے سن تاروں کے عرب حاکم وقت رائج تانہ صد اجبر مالہ لوگوں کے تمام سادہ پٹائے تھے، حقیقت یہ ہے کہ دراکو نے اس قانون میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی۔

نیام سے بھی کچھ تعلق تھا، جنہیں موت و زبیت کا اختیار حاصل تھا، لیکن ہم یہ و توفیق
 سے نہیں کہہ سکتے کہ آیا یہ عادل دراکو سے پہلے موجود تھے یا نہیں :-
 یہ قوانین بھی جن پر ارسطو کا تیس کے دستور ایتھنز سے بالکل نئی وضع کی
 روشنی پڑتی ہے، ملک کی عام تشویش کا انسداد کرنے کے لئے ناکافی ثابت ہوئے
 چونکہ لوگوں کو یہ محسوس ہونے لگا کہ آئندہ جو شخص کسی دوسرے کی صرف جان
 ہی نہیں بلکہ مال کی طرف بھی محض نظر بد سے دیکھے گا اُسے سزائے موت کا مستوجب
 گردانا جائے گا، لہذا ان قوانین کی تدوین سے تشویش پہلے سے بھی زیادہ بڑھ
 گئی۔ اس کا اصلی سبب یہ تھا کہ ایتھنز یوں کی غربت حد سے بڑھ گئی تھی، اور
 ساتھ ہی مملکت کو خارجی معاملات میں بھی خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو رہی تھی۔
 بلاشبہ اسی زمانے میں، یا اس کے درابعد انہیں ایک معاملے میں ضرور کامیابی
 ہوئی، جس کا یہاں ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ تقریباً تیس ق۔ م میں انہوں
 نے سسی گیوم پر جرجہیلیس پونت کی ایک راس پر داق تھا، قبضہ کر لیا، لیکن چونکہ
 یہ اراضی ایولیا کی تھی اس لئے تھی لہ والوں نے اپنا فرض سمجھا کہ وہ اس فاصعہ
 قبضے کے روادار نہ ہوں، اور وہ اسی نواح میں ایک جدید قلعہ انی لیوم تعمیر کر کے
 ایتھنز کے مقابلے کے لئے تیار ہو گئے۔ اب فریٹس میں ایک طویل تسارع شروع
 ہوا جس میں کبھی ایک کو اور کبھی دوسرے کو کامیابی ہوئے لگی یہاں تک کہ آخر کار
 پر ہی اندرے سچ میں پڑ کر یہ طے کیا کہ حالت سابقہ قائم رہے جس کے بعد ایتھنز
 سسی گیوم پر مستقل قابض ہو گیا۔ اس قلعے کی ابتدا کی بابت بعض امور قابل غور
 ہیں۔ سسی گیوم کی نوعیت معمولی یونانی نوآبادی کی مانند نہ تھی، یعنی بجائے اس کے
 وہ اچھی اصل مادر بلد سے بے تعلق ہو جائے، وہ رومن نوآبادیوں کی طرح
 ایک غیر ملک میں گویا ایتھنز کی قلعے کا کام دیتا تھا۔ یہ قلعہ ایتھنز سے ٹھیک ناک
 کی سیدہ تقریباً ایک سو اسی میل پر داق تھا، یعنی اُس میں اور ایتھنز میں اتنا ہی
 فاصلہ تھا جتنا ایتھنز اور جزیرہ کریٹ کے درمیان۔ ہمارا خیال ہے کہ کسی اور یونانی

باب

بلد بڑے کے قبضے میں اس قدر مسافت پر کوئی ایسا قلعہ نہ تھا جس کے نواح میں اُس کی حفاظت کے لئے مضابطہ نوآبادیاں موجود نہ ہوں۔ یہ امر نہایت درجہ قابل توجہ ہے کہ نہ صرف اُس کے قریب میں کوئی ایٹھنزی نوآبادی موجود نہ تھی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کسی مقام پر ایٹھنزی نے کوئی ایسا شہر آباد نہیں کیا جسے ہم یونانی معنی میں نوآبادی کا لقب دے سکیں۔ اس پر یہ اعتراض ممکن ہے کہ ایشیا کے ایونی شہروں کا جن میں ملطہ کو خاص امتیاز حاصل تھا، ایک اعتبار سے ایٹھنزی نوآبادیوں میں شمار کیا جاسکتا ہے، لیکن اس سے کوئی مطلب براری نہیں ہوتی اس لئے کہ ایٹھنزی اور ان مقامات کے مابین جو تعلقات بیان کئے جاتے ہیں اُن کی بنا محض اضافوں پر ہے جس وقت کورنٹھ، میککارا، رھوڈز اور ملطہ جگہ جگہ اپنی اپنی نوآبادیاں قائم کر رہے تھے اُس وقت ایٹھنزی نے اس تحریک میں مطلق کوئی حصہ نہیں لیا، بلکہ اُنکی بجائے ایک دور دراز مقام پر قلعہ سی کیوم تعمیر کیا اور اس کے نواح میں جو طاقتور دشمن رہتے تھے اُن کی دست برد سے برابر اس کی حفاظت کرتا رہا۔ واقعہ یہ ہے کہ ایٹھنزی اپنی قوت ایک مرکز پر جمع کرنا چاہتے تھے، لیکن نوآبادیاں قائم کرنے والی مملکتوں کی قوت میں انتشار پیدا ہو جاتا تھا۔ ایٹھنزی کا ارادہ تھا کہ اپنی قوت میں اضافہ کر کے بعید ترین مقامات پر بھی ایسا سکہ جما لے، چنانچہ اُس نے کسی ایسی تحریک میں حصہ لینے سے قطعاً انکار کر دیا جس سے اُس کی قوت و اقتدار میں کمی ہونے کا اندیشہ تھا۔ اپنے مقصد کی تکمیل میں اسے جو سہولت اور آسانی حاصل ہو گئی اُس کے دو سبب تھے، یعنی ایک تو اُس کے رقبے کی حیثیت یونانی ممالک میں ممتاز ترین تھی اور دوسرے اُس کی آبادی ایسے طبقے میں منقسم نہ تھی جس میں سے ایک دوسرے پر عادتاً ظلم و ستم کیا کرتا ہو سکا ہے کہ میکلیس پونت پر اپنی قوت و اقتدار کے ساتھ پہنچنے کے لئے اس کی ضرورت تھی کہ ایٹھنزی کا نہ صرف ایک قوی بیڑا ہو بلکہ اُس کے نواح میں اس بیڑے کے لئے ایک مرکز عمل بھی ہو، اور یہ اُس قوی متعلق کی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے جو اُس کے اور ملطہ کے ساتھ تھا جب

بال

ہم یہ دیکھتے ہیں کہ لٹھ سے حسب معمول ایسی حمیت اور وفاداری کا ثبوت دیا تو یہ ہماری سمجھ میں آ سکتا ہے کہ کس طرح ایک سواستی میل کی مسافت طے کر کے ایٹھنر ہیلیس یونٹ کو اس قدر فوج روانہ کر سکا کہ مٹی لٹھ، جو بڑا عظیم سے صرف دس میل کے فاصلے پر واقع تھا، اُس سے ہٹانے میں کامیاب نہیں ہوا۔ الغرض ایٹھنر ان ابتدائی ایام ہی میں اس تیاری کی ابتدا کرتا ہے جس کے باعث اُس نے پانچویں اور چوتھی صدی ق۔ م میں ایک عہدیت کا افسر اعلیٰ بن کر اپنی دستور گزار اور درختاں تاریخ میں چار چاند لگا دیئے۔

لیکن وطن سے قرب و جوار ایٹھنریوں کو زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی، یعنی انھیں جزیرہ سالاس پر سے قبضہ اٹھالینا پڑا۔ گو یہ جریرہ بہ نسبت ایٹھنر کے میکار اسے قریب تر تھا، لیکن چونکہ اٹیکا کے ایک اہم حصے کا تجارتی مال اس میں ہو کر گزرتا تھا اس لئے ایٹھنر سے اُسکا ایک خاص رشتہ تھا، چنانچہ اُس کے نکل جانے کی وجہ سے اس کی عظمت و سطوت میں بڑی فرق پیدا ہو گیا۔ جب اس کی واپسی کی کوششوں میں بار بار ناکامی ہوئی تو ایٹھنری

۱۱۱۱ ہم ہیلیس یونٹ اتھنر کے وسیع کارناموں میں سب سے پہلا کارنامہ ہے اور اس میں دو ایسی اول درجے کی بحری قوت کا ثبوت دیا ہے۔ مقالہ کروئیوب فرانسس بی سترٹوپیہ

Toepffer Quaestiones Pisistratae دیورپ میٹروپولس ۱۸۵۷ء ص ۳۰ وغیرہ

محض اس سبب کہ ہمیں اتھنر کی تیاریوں کی بات بہت ہی کم معلومات حاصل ہیں، ہم انگریزی سے اٹھا رہیں کر سکتے۔ حالانکہ زمیندار ادعیاں جو صدیوں سے اتھنر پر برسرِ اقتدار تھے اسے عظیم انسان خارجی ہمت سمجھنے کے موافق نہ تھے، چنانچہ اس مہم سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف کوئی نہ کوئی ایسا اندرونی بیجان پیدا ہوا ہو گا جس میں عمومی فرین کو خارجی معاملات پر اثر ڈالنے کا موقع مل گیا ہو گا۔ واضح ہو کہ ساتویں صدی ق۔ م میں بھی اتھنر کی تجارت کا ایک خاص رتبہ جس میں تیل اور مٹی کے رتنوں کو خاص اقدار حاصل تھا، نیز یہ بھی ممکن ہے کہ اسی عہد میں یونان کی کھانوں سے چاندی نکالنے کی ابتدا آئی ہو جس سے شہر کی مدد محفوظ نہیں رہی تھی۔

باب

سیاسی رہبروں نے بالآخر ایس ہو کر یہ قاعدہ مقرر کر دیا کہ جو شخص سالاس کی دایسی کی تحریک میں کسی کا وہ سرائے موت کا مستحق سمجھا جائے گا۔ اس حکم سے مملکت کی جو قومیں تیز لیل ہوئی اُس کا احساس مید وئی خاندان کے ایک رکن یعنی سولون دلائیے تھی جس سے زیادہ کسی اور کو نہ تھا۔ ایک روز وہ جمعیت عوام میں سر اٹھا کر ہوئے کچھ اس انداز سے آیا کہ گویا وہ کسی سفر سے واپس آ رہا ہے اور آتے ہی اُس نے مرثیہ بنا کر میں ایک نظم پڑھی جس میں اُس نے اپنے کو سالاس کا نقیب ظاہر کیا اور کہا کہ ایتھری اب یہ ذلت گوارا نہیں کر سکتے کہ اُن کے ملک کی حیثیت سلی نوں اور یونے گذرے جسے چھوٹے چھوٹے جزیروں کی طرح گئی گوری ہو جائے اس کے بعد یہ ایتھنز میں کو مخاطب کر کے چلا اٹھا کہ اے ایتھنز ناسیو، اٹھو اور سالاس کو اسر نوں فتح کر لو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اُس نے ایسی حالت دیوانوں کی سی

جنگ سالاس کی بابت جو حالات ہم تواریخ قدیم میں پڑھتے ہیں انہیں اور زائر حال کے خیالات میں فرق پایا جاتا ہے۔ پلوٹارک "سولون" ۱۲ کے مطابق میکاریوں نے سالاس پر دومرتبہ قبضہ کیا۔ بی سسٹر اٹس نے جنگ میں میگارا کے خلاف جو حصہ لیا اُس کے حالات میں بھی اختلاف ہے۔ ہیروڈوٹس (۱۹۵) کہتا ہے کہ بلاشبہ بی سسٹر اٹس نے اپنی خود سرانہ حکومت کی ابتدا سے دراصل سید سالار اولح ایتھر کی حیثیت سے نسیا پر قبضہ کر لیا۔ پلوٹارک "سولون" ۱۸ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رائہ ماہد کے مورخوں نے یہ واقعہ بیان کرے میں غلطی کی کہ اُس نے سولون کی مہم میں بھی حصہ لیا تھا۔ اس اسباب کی بنا پر اغلب امر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلی مرتبہ صرف سولون نے اور دوبارہ محض بی سسٹر اٹس نے جزیرہ سالاس پر قبضہ کیا ہوگا۔ لیکن حال ہی میں بہت سے مورخ اس نتیجے پر پہنچیں کہ ایک قصہ دوسرے کی منسک نقل ہے لہذا سولون کی فتح کی وقت ایک انسانے سے زائد نہیں رہ جاتی۔ مقابلہ کرو ماس ہو لڈ۔ معاملات سالاس Meinhold : De rebus Salamafin کیونکر برگ ۱۸۹۹ء

ڈاکٹر ۱۹۰۶ء اور میٹرسن "تاریخ اقوام اٹیکا" Historia gent Atticae میٹرسن

صفحہ ۱۰۱ء وغیرہ۔

۲۶

اس لئے بنالی تھی کہ وہ سر اٹے موت سے بچ جائے، لیکن یہ دیوار بن بالکل نشیب کی کسی بجارن کا ساتھ تھا۔ انھیں ایٹھ سو بیس سالوں سے پانچ سو رصا کا رول کو سالامین جانے کی اجازت دے دی، جنھوں نے ہایت سرعت و تدبیر کے ساتھ جریرے پر قبضہ کر کے اُسے مسخر کر لیا۔ یہ واقعہ سلسلہ قہم کا ہے، اور اگر اسی اثنا میں ایٹھ سو ہلیسیپوت پر بھی نہایت شان و شوکت کے ساتھ نمودار ہوئے، تو ہم اسے اس خیال کے اظہار سے باز نہیں رہ سکتے کہ میکا را سے اُس کے جو تعلقات تھے انکی نامحض بایوسی رہیں مگر عقلمندی و تدبیر پر تھی۔

لیکن اس کے راستے میں طرح طرح کی مشکلات حاصل تھیں۔ میکا کلیس کے حکیمانک فعل سے ایٹھ سو کے سر قتل کا عظیم الشان الزام عائد ہو گیا تھا اور قربانی کے خشکوں برابر مخالف ہی نکلے رہتے تھے۔ میکا کلیس کو جاپیئے تھا کہ اسے قصور کی پاداش برداشت کرنا لیکن اُس نے اس سے قطعی انکار کر دیا۔ آخر کار معاملات کو رد براہ کرنے کی عرض سے سولون طلب کیا گیا، اور اُس نے آتے ہی میکا کلیس کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ تین سو اعیانوں کے فیصلے کے سامنے تسلیم خم کر دے۔ ان کا فیصلہ بہت کچھ ملامت تھا۔ اول تو جن آرجوں سے حرکت متنبہ سرزد ہوئی تھی انھیں دیس سکالادیہ یا گیا۔ اس کے مدیہ سوال یہ ہوا کہ بت خانوگی جو بے دینی کی گئی ہے اور ملک سے جو گناہ سرزد ہوا ہے اس کا کھارہ کیا ہو گا۔ اس گتھی کے سلجھانے کے لئے ایٹھ سو بیس نے کریمچی ایپی منیدیس کو طلب کیا جسے ان معاملات میں یہ طولی حاصل تھا۔ اُس نے فوراً حکم دیا کہ ایریسیس کی قربان کلموں کی از مرئ تقدیس کی جائے، نیز اریو یا گوس سے بہت سے جانور مختلف حصص ملک کی طرف چھوڑ دیئے جائیں اور جس جس مقام پر وہ بیٹھیں وہیں اُن کی قربانی کر دی جائے۔ اس کے احکام پر جرد صرف عمل کیا گیا جن کا اثر حسب دلخواہ ہوا اور عوام الناس میں امن و امان قائم ہو گیا۔ اس کا رنایاں کے ساوٹھے میں ایپی منیدیس کو ایک نفرتی ثالث (یعنی تقریباً ۵۱۵ سال) بطور انعام کے دیا تو جو یہ ہوا لیکن اُس نے اس کے

باب

لینے سے انکار کر دیا اور مقدس زمینوں کی ایک ڈالی کے علاوہ اسے ساتھ کچھ نہیں لے گیا تھا۔

عوام الناس میں امن و امان تو قائم ہو گیا تھا، لیکن ملک کی ماستری حالت خراب ہونے کی وجہ سے حقیقی اطمینان ہنوز مفقود تھا۔ چونکہ کاروباری ترقی کے ساتھ ساتھ قانون میں تبدیلی نہیں کی گئی تھی اس لیے قانون میں بہت سے نقائص باقی رہ گئے جن کا غریبوں کے طبقے پر نہایت بُرا اثر پڑا اور ان کی حالت بد سے بدتر ہوتی گئی۔ قانون قرضہ نہایت سخت تھا اور ملک کے اعیان و کبار اس کا نفاذ بلا رعایت کرتے تھے۔ بیچارے غریبوں کے پاس بعض مرتبہ تخم ریزی کے لیے بھی اناج نہ ہوتا تھا لہذا انھیں روپے کی ضرورت پڑتی جس کے لیے وہ اپنی اراضی کو ساہوکار کے پاس رہن رکھ دیتے۔ اس قرضے کی ادائی کوئی آسان کام نہ تھا، اس لیے کہ اول تو سود کی مقدار دس فی صدی سے کم نہ ہوتی، پھر حساب سود بالائے سود پر لگایا جاتا، جس کے باعث ساہوکار بہت جلد اراضی کا مالک بن جاتا تھا۔ اسکے بعد یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اکثر بے دخل شدہ کاشتکار بھی کو اس سیر کا انتظام سپرد کر دیا جاتا ہے لیکن اسکے شرائط بھی نہایت درجہ سخت ہوتے تھے۔ ان قواعد ہی پر کاشتکار نہیں کیا گیا بلکہ

۱۵۴۰ء یان کیا جاتا ہے کہ ایہی میدیس شاولوں میں تک ایک غار میں سوتا رہا اور اس مدت میں اس کی عدم غفلت اور سوسن پرستل تھی۔ ڈونکو نے اسے دلع برور ڈال کر اور اسے قیاس کو کام میں لا کر اس کی سکوت اس بارٹا کے حالات میاں کئے ہیں۔ اس کے عکس پرزے Niese اور رودے Rohde اس کے حالات کو قصہ کہانی سے زیادہ وقت نہیں دیتے۔

اور لیکھے Loescheke رسالہ "ترقی عامہ و ریات" Dorpater Universitaetsprog

(دسمبر سنہ ۱۸۸۶ء) میں حکیم ملاطون کی کتاب "الوایس" Plat leg ۱۸۸۶ء کا جابج کرتے ہوئے اس کا زائدہ سنہ ۱۸۸۶ء میں لکھتا ہے۔ میں نے اسکی بات اپنی رائے کے مطابق فرہم دی ہے۔ ۱۵۴۰ء تبصریوں کا مقصد ہونا، کیونکہ ۱۵۳۰ء-۱۵۴۰ء کہا جاتا ہے کہ یکے بعد دیگرے اس کا چٹا حصہ ادا کرتے تھے یا اپنے پاس رکھتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسے اپنے ہی پاس رہنے دیتے تھے۔

سنی زامیا کیلئے دیکھو ہر ماں تو نور Hermann-Thumser کا لکھنا ۱۸۶۶ء۔

باب

جند دیگر قوانین بھی جو اپنی سختی میں بہت بڑھے ہوئے تھے، نافذ کئے گئے، مثلاً یہ کہ کسی دیوالیے کا جسم اُس کے قرضے کی ضمانت تھا لہذا قرض خواہ اُس سے بطور غلام کے کام لے سکتا یا کسی غیر ملک میں فروخت کر سکتا تھا۔ ہمارے لئے یہ صورت حال دو اعتبار سے سبق آموز ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس سے ہمیں اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ اُس زمانے میں ایٹیکا میں ایسے طبقے مثلاً زمیندار یا پے ایوٹھی نہ تھے جنکو دیگر طبقوں سے زیادہ حقوق حاصل ہوں اس لئے کہ یہ عام قاعدہ ہے کہ جس ملک میں نظام جاگیر رائج ہو وہاں کے امرا عادیانہ طور پر کی دولت سلب کرنے کے در پے نہیں رہتے، دوسرے یہ کہ نوآبادیوں کے نہ ہونے کا ایک بد مایہ یہ تھا کہ دوسری مملکتوں کی طرح انھیں آزادی آبادی کا وہ حصہ جو اس طرح گویا نظم معاشرت سے نکال دیا گیا تھا، کسی نوآبادی میں نہیں بھیج سکتا تھا۔

ان خرابیوں پر غور کر کے سوچوں کو اصلاح کی خواہش پیدا ہوئی، اور ساتھ ہی ساتھ عوام الناس کو یہ خیال ہو کہ ممکن ہے کہ وہی انھیں نجات کا باعث نہ ہو۔ جو کچھ اُس وقت تک اُس نے کیا تھا اس سے یہ صاف ظاہر تھا کہ نہ صرف وہ ملک کی بہتری کا خواہاں تھا بلکہ قدرت نے اُسے لوگوں کو اپنا طرفدار بنانے کی بھی قابلیت عطا کی تھی۔ تریف النسل ہونے کے باوجود وہ دولت مند تھا، اور شاید سوداگر کی حیثیت سے اُس نے اپنی نوعمری کے زمانے میں مختلف ممالک کا سفر بھی کیا تھا۔ ان اسباب کی بنا پر وہ شہر کے مختلف گروہوں اور فریقوں سے بالاتر سمجھا جاتا تھا، بلکہ بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ اُسے کسی نہ کسی شکل میں مملکت کا حاکم اعلیٰ بنا دیا جائے تو بہتر ہی ہوگا اس کے لئے انھوں نے دلیفی سے استفسار کیا، اور جس حد تک اس فال گاہ کے امرا کان میں صاف گوئی تھی، وہاں سے یہ جواب ملا کہ اُسے عنان خود سری فوراً اپنے ہاتھ میں لے لینی چاہئے۔ اس موقع پر دو وجہوں سے خود اعیانہ گروہ شاید اسکی مخالفت نہ کرتا، یعنی ایک تو سوکون کے غالباً کوئی اولاد نہ تھی، اور دوسرے اسکی

سے بڑا ملک (سوکون) کا بیان ہے کہ سوکون سے ایک نیا تھا، لیکن اس میں اس کے بیات عام طور پر ناقابلِ وثوق ہیں۔

بابت

ذاتی وجاہت اور سیرت کی وجہ سے ہر شخص کا خیال تھا کہ وہ شہر کی مختلف شقیوں کے مابین امتیاز نہ کرے گا۔ لیکن خود سولوں کو خود سر بننے کی خواہش نہ تھی، لہذا اُس نے یہ اعلان کر دیا کہ ملک کے لئے صرف جدید قوانین کی ضرورت ہے جیسا کہ ۱۹۲۶ء (۱۳۴۶ھ) میں اُس کو خاص اس مقصد کے لئے آئینِ اعظم منتخب کیا گیا کہ وہ مختلف گروہوں میں مفاہمت کی صورت پیدا کرے اور نئے قانون ترتیب دے۔ یہ امر ظاہر تھا کہ مفاہمت کی شکل صرف اس وقت ممکن تھی کہ قرضداروں کے ساتھ رعایت کی جائے اور ان کی دات کی ضمانت کے اصول کو منسوخ کر دیا جائے یعنی دوسرے الفاظ میں قرضے کی وجہ سے قرضدار کے گھلے سے طوق غلامی نکال کر بھینک دیا جائے۔

بہر حال قدیم مصنف ان اصلاحات کی تفصیل کی اہمیت متفق رائے نہیں ہیں۔ بعض بیانات کے بموجب جملہ قرضہ جات زر منسوخ کر دیئے گئے، بعض کہتے ہیں کہ محض سود میں کمی کر دی گئی اور ساتھ ہی درراج الوقت کی قیمت میں بھی تبدیلی کر دی گئی اس طرح کہ ایک مہینے میں بجائے ایک سو درہم کے صرف ۷۳ درہم کافی مقرر کر دیئے گئے جس کی وجہ سے ہر ساہوکار کو گویا ۷۳ فی صدی کا نقصان اٹھانا پڑا۔ ظاہر ہے کہ ان اصلاحات کے ہوتے ہوئے کسی نے اس کے کی ضرورت نہ پڑی ہوگی، لیکن یہ امر قابلِ لحاظ ہے کہ ۱۱۰۰ اور ۷۳ کی باہمی مناسبت اتنی گہنا

۱۵۲۵ء اولیاد ۱۳۴۶ء میں سولوں کی آرمی، دیو جانتس لیرتس ۱۵۰۲ء اولیاد مارک (سولوں ۱۶۰۳ء) کہتا ہے کہ سولوں دو مرتبہ لوموتھے میں مقرر ہوا، لیکن مقررے کی عام روش سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دوسری مرتبہ خود کر ہے وہ پہلے میں شامل ہے (یعنی سولوں دراصل صرف ایک ہی مرتبہ منتخب ہوا تھا۔ بہر حال ذکر اس رائے سے متفق نہیں ہے۔

ساتی ذاتیایا قرضوں سے سبکدوشی کا بیان پلو مارک ۱۵۰۲ء میں ہے جس کا اجماع کرتے ہوئے اکثر مورخ (جس میں Phot Sund مطابق ملو خوردس بھی شامل ہے) اُس قانون کو ۱۹۰۲ء سے رد جملہ قرضہ مات "کا مترادف تصور کرتے ہیں، لیکن اندر وین کہتا ہے کہ اسکے ذریعے سے شرح سود میں کمی کر دی گئی اور زر کی قیمت میں اضافہ کر دیا گیا۔

اور یونانیہ کے معیار کی باہمی مناسبت کے تقریباً مساوی ہے، لہذا یہ فرض کر سکتے ہیں کہ ^{۱۲۸}سولون ہی نے ایجنٹری میں یکساں الی گنتی معیار کے یونانی معیار رائج کیا، جسے بعد میں کورنتھ نے اور پھر دوسرے ہلدیات نے بھی اختیار کر لیا۔ سولون نے زمینداری اصول میں کوئی تبدیلی نہیں کی بلکہ اراضی کی از سر نو تقسیم کی ضرورت بھی نہیں سمجھی۔ خود اُس نے پانچ مائید ندرہ تالنت، جو مختلف لوگوں کو قرض دیئے تھے، معاف کر دیئے۔ ساتھ ہی اُس نے یہ حکم نافذ کیا کہ کوئی شخص ایک خاص مقدار اراضی سے زیادہ کا مالک نہیں بن سکتا، لیکن انصوں ہے کہ ہمیں اس حد کی بابت مطلق کوئی معلومات حاصل نہیں۔ ان تمام قوانین (جسے شرح سود اور قرضے کی تعداد میں کمی، قرضے کی وجہ سے اصول طلقہ بگوشی کی تسبیح اور مقدار اراضی ملکہ کی تحدید) کو ایجنٹری سسٹی نے اختیار کیا، گلو طاصی "کہتے تھے۔ یہاں یہ امر ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ ان کا لہذا محض موجودہ حراہوں کے دوری انسداد کے لئے کیا گیا تھا، اور آئندہ نقائص کو رنج کرنے کے لئے بالکل جدید قوانین کی تدوین لازمی تھی۔

قوانین سولون کی بنائے جانے کے اس سیاسی نظریے پر مبنی کہ بہترین طریقہ حکومت وہ اعلیٰ نیت ہے جس کے اختیارات محدود ہوں، اور گوانگیر سیاسی مسادات کا اصول تسلیم نہیں کیا جاتا تھا لیکن محض ملحقہ ادنیٰ کا فرد ہونے سے سیاسی حقوق کا فقدان لازم نہ آتا تھا۔ اُس زمانے کا رائج الوقت خیال یہ تھا کہ سیاسی حقوق کیلئے تنہا معیار ذاتی املاک ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اصول کبار یہ "کانھا وقابل الطینان

^{۱۲۹} یہ بھی گارڈنر، Percy Gardnes Types سولون کے زمانے کے ایجنٹری سکول کی مات ہماری معاونات انہی ہی قابل وثوق نہیں ہیں جتنا آکل کے مرتب کر رہے کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

^{۱۳۰} بلوٹاٹک، سولون، ۵۱ میں سولون کے دوستوں کا ذکر ہے جو اُس کی تدبیروں سے واقف ہونے کی وجہ سے رینڈاریوں اور دیگر کفالتوں میں انار دویہ لگاتے تھے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ترکیبیں سائہ حال ہی میں ایجاد نہیں کی گئیں۔

پانچ سو دہائی (تقریباً ص ۱۵۵ من) جو یا تھی ہی شراب پیدا ہوتی، چنانچہ ان کا نام

بقیہ حاشیہ مصنف اگر مستند سمجھی ہے۔

یار سوار ایکس کی نوکے کے لئے یلوٹارک "سولون" ۱۹۔

صحیت عوام کے اختیارات، ارسطو طالئیس "سیاسیات" ۲، ۱۹، ۴ "سولون" کی مابت بعض لوگوں کی رائے ہے کہ وہ ایک نہایت اعلیٰ پایے کا مقس تھا جس سے حدیث کی علامت کی کامتہ کیا، عوم کو آراہی دی، قدیم اتھیری عومیت کا رسرزوا چاء کیا اور مختلف عاصہ مملکت کو ایک دوسرے سے ہم آہنگ کر دیا۔

ارسطو طالئیس "سیاسیات" میں ہیلیا کی مابت یہ فقرہ درج ہے کہ "اُس نے قانونی عدالتوں میں تمام تہہ لوں کو مثال کر کے عومیت کی میاڈالی" (۲، ۲۹)۔ ہیلیا کے لئے مقابلہ کردہ ریٹیکل "ایٹھنیز میں حیوری کی عدالتیں" Fraenkel Die attischen Geschworrenen geschichte

لوگزاروں کے لئے "لوگزاریا" اور گٹرٹ "مملکت قدیم" یلوٹارک "سولون" ۲۱ کے مطابق سولوں نے "ایوگ" Euxodos Gynaikon کا قانون رائج کیا۔ ڈوکر ۲، فصل ۱۲، محضہ ۱۳ میں سولوں کے قوانین عامہ وقوامین خاکی دونوں کو ہایت تفصیل سے بیان کرتا ہے۔

مملکت یا مدور تھیتوں والے قوانین کے لئے یلوٹارک "سولون" ۲۵ اور ہرمان "مملکت قدیم" Hermann St A ۱۰، ۵، جس میں در تفصیل کے ساتھ ان کا تذکرہ لگایا ہے۔ قانون حرکت، یلوٹارک "سولون" ۲۔ ہرمان "مملکت قدیم" ۱۰۶ میں سولوں کے حالات زندگی اور کام کی مابت بعض قدیم مورخوں کے اقتباسات اور راہ مال کے مصنفوں کی کتابوں سے لئے گئے ہیں۔ مقابلہ کردہ بوسولٹ "تاریخ یونان" ۱۴، ۵۱۹ وغیرہ۔ سولوں کا سب سے حوشیا مؤثر نوکر ہے جو اسے راہ قدیم کا فہم ترین سیاست دان "کالقب دیا ہے (۶، ۱۹۸)۔ اس کا خیال ہے (۶، ۱۹۷) کہ اُس نے ایٹیکائی کاتسکاروں کی حفاظت کر کے انھیں قوم کا پست ویاہ نادیا۔ لیکن جو دہ نوکر تسلیم کرتا ہے کہ یہ تجربہ محض جزوی طور پر کامیاب ثابت ہوا۔ ہمیں اس امر میں شبہ ہے کہ سانی راجحیاتی وجہ سے سولوں راہ قدیم کا سب سے معتقد سیاست دان بن گیا۔

پنجا کو زیو مدنی رکھا گیا۔ دوسرے طبقے کو ”سبارز“ کہتے تھے اور ان میں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ چاہئے تھا کہ اس کے دستور کے نفاذ کے بعد دوسری حکومت بالکل ناممکن ہو جاتی، لیکن ایسا نہیں ہوا اور خاندان پی سستراتوس کے روال کے بعد کلس تھیس کو بھولی تبدیلیاں کرنی پڑیں۔ الغرض دستور سولوں کے نفاذ سے صرف چالیس سال بعد اس کی وقعت قطعاً یارینہ سے زیادہ نہیں رہی۔

ارسطا طالیس بھی اپنی کتاب دستور ایتھنز باب ۲۳ میں اسی قسم کی رائے کا اظہار کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سولوں کی شخصیت ہمیشہ کے لئے نہایت دلچسپ ہے اور تاریخ یونان میں جن اشخاص نے کارہائے مایاں انجام کو پہنچائے ہیں انہی میں یہی کیفیت ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی خاص سیاسی تحریک یا کام ہو جائے۔ لیکن اس کے باوجود محرک کی تنومندی اور بدت کی بابت ہر شخص رطس اللسان پیٹھ فاضل محقق اصل حقیقت کو پہنچنے کے بغیر یونانیوں کے ایسے کارناموں کے دور رس اور عقلندی کی تعریف و توصیف کرنے لگتے ہیں حتیٰ بات مذہب کہا جاسکتا ہے کہ ان کے معرکوں کا مقصد اعلیٰ تھا۔ اس طر عمل سے ایک رحمت تہنری لازم آتی ہے اور بعض مورخ یونانیوں کو اتنا بھی نہیں بڑھاتے جتنے کے وہ مستحق ہیں۔

(مقابلہ کردہ شوارتز کی نہایت عمدہ کتاب ”عمومیت“ Schwarcz Die Demokratie لائپزک ۱۸۸۲ء)۔ گو مجلس اریو پاگوس کی بابت دستور ایتھنز

میں بہت کچھ واقفیت ہو گئی ہے تاہم ہماری معلومات میں ابھی بہت کچھ ابہام یا جا تا ہے اس امر پر ہر شخص متفق الرائے ہے کہ عصر قدیم کا سب سے بڑا مقنن سولوں اور سب سے عالی شان عدالت اریو پاگوس تھی، اور اگر پانچویں صدی ق م میں سولوں کے دستور کا بہت ہی کم اثر باقی رہ گیا تھا، اور اریو پاگوس کا اقتدار بھی کچھ زیادہ قابل لحاظ نہ تھا، تاہم اچھے ایتھنز شہری ان دونوں کو ہمیشہ اپنے سامنے بطور ایسی مثالوں کے رکھتے تھے جو اپنی نوع کی مکمل مثالیں تھیں، اور یہی تحصیل قدیم ہندوستان کے لئے عموماً اور ایتھنز کے لئے خصوصاً نہایت درجہ کارآمد تھا۔

وہ لوگ شامل تھے جن کی آمدنی تین سو مدنی (= تقریباً ساٹھ من) ہوتی اور تیسرے طبقے میں وہ لوگ تھے جن کی سالانہ آمدنی دو سو مدنی (= تقریباً ساٹھ من) ہوتی تھی اور جنہیں زیو گے ثانی کا لقب اس لئے دیا گیا تھا کہ وہ صرف ایک جوٹل سے زمین جوتے تھے۔ چوتھے طبقے یعنی تھیس میں وہ لوگ شامل تھے جن کی آمدنی اس سے کم تھی یا جو کسی اراضی کے مالک نہ تھے۔ محصولات محض املاک کی مناسبت سے عائد کئے جاتے تھے، لیکن یہ محاصل املاک (یا ایس فوراً) عام طور سے وصول نہیں کئے جاتے تھے اور انہیں مستثنیات سے سمجھے جاتے تھے۔ سیاسی حقوق کی بنا بھی یہی تھی مثلاً نہ تو طبقہ چہارم یا کوئی محصول عائد کیا جاتا اور نہ اس کا کوئی فرد مملکت کے کسی عہدے کی امیدواری کر سکتا تھا، بلکہ اُسے صرف یہی ایک سیاسی حق حاصل تھا کہ عمومی عدالتوں کی کارروائی میں حصہ لے۔ اُس کے برعکس صرف طبقہ اولے کے افراد ہی ارخنی کے امیدوار ہو سکتے تھے۔ سولون نے مجلس اریوپاگوس کی ایرانی غفلت کو اس سر نو قائم کر دیا، اُس کی یہ رائے تھی کہ اس مجلس کو مملکت کے جملہ انتظامات کی نگرانی کرنی چاہئے، لیکن سوال یہ ہے کہ اس نگرانی کا طریقہ کیا تھا، یعنی وہ اپنے حق امتناع کو کس موقع پر کام میں لاتی تھی اور آیا ان کا یہ حق مملکت کے علمہ فیصلہ جات پر ممتوی تھا یا نہیں ہم ان سوالوں کا جواب دینے سے قاصر ہیں، بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ خود ایتھنز ہی بھی زمانہ مابعد میں اُس سوالات کا جواب نہیں دے سکتے تھے۔ الغرض چونکہ مجلس اریوپاگوس کے اختیارات مبہم تھے اور وہ انہیں بہت کم کام میں لاتی تھی اس لئے اس کے اقتدار میں رفتہ رفتہ بہت کچھ کمی ہوئی۔ بہرینج اس کا عام اثر ایسا درخشاں تھا کہ اُس کے باعث تفصیلی اختیارات بالکل ماند معلوم ہوتے ہیں۔ جہاں تک ترکیب کا تعلق ہے اس مجلس اور رومن مجلس سینات میں بظاہر ایک خاص مناسبت معلوم ہوتی ہے، لیکن سولون نے اُس کے علاوہ ایک اور مجلس قائم کر دی اسلئے، یہ مناسبت محض سطحی رہ جاتی ہے۔ اُس نے حکم دیا کہ چاروں کلمٹون میں سے سو سوار اکین

منتخب ہوں اور جمیعت عموم میں پیش ہونے سے پہلے جملہ تحریکات پر اس مجلس میں بحث مباحثہ ہوا کرے۔ ارسطو طالیس کہتا ہے کہ ڈراکو نے چار سو ایک اراکین کی ایک مجلس قائم کی تھی، اور اس کے نزدیک جمیعت عموم کو عہدہ داروں کے انتخاب اور ان کی کارگزاری کی بابت مختلف مسائل تصفیہ کرنے کا اختیار حاصل تھا، لیکن ہمارے خیال میں اسے جنگ و صلح کے سے معاملات پر بھی رائے زنی کا حق حاصل ہوگا۔

سولون نے عمومی عدالتیں قائم کر کے عوام الناس کے حقوق کو بہت کچھ وسیع کر دیا۔ ان عدالتوں کو بیل یا کہتے تھے اور ہر ایک ایتھنز جو ایک خاص عمر کو پہنچ گیا ہو ان کا رکن سمجھا جاتا تھا۔ اس کے حدود اختیارات نہایت وسیع تھے یہاں تک کہ خود آرضوں کی بعض تجاویز کا اس میں مرادفہ ہو سکتا تھا اس کے زمانے سے پہلے یہ قاعدہ رائج تھا کہ اگر کوئی شخص بے اولاد مر جائے تو قریب ترین اعز و وارث سمجھے جائیں۔ سولون نے ایسے لوگوں کو وصیت کرنے کا حق دیدیا۔ اس نے بہت سے احکام اس مقصد سے جاری کئے کہ ان سے عام قومی قوت مرتب و منظم ہو جائے وہ چاہتا تھا کہ لوگوں کے اطلاق میں بہتری کی صورت پیدا ہو جائے، لہذا اس کے مقاصد قدیم مسنون مثلاً زالیو کوس، خارونداس جیسے تھے۔ ہمیں بعض جرائم کی سزاؤں کی بابت بہت کچھ معلومات حاصل ہیں اور ہم اس سے واقف ہیں کہ سولون کے تعزیری قانون میں سزائیں جرائموں، ضبطی جائداد، دیس نکالے، سلب حقوق، بد نیت اور موت پر مشتمل تھیں۔ اس نے لوگوں کے کھانے پینے کے متعلق بھی چند قوانین نافذ کئے گو ہم یہ نہیں پڑھتے کہ اس نے کسی قانون کے ذریعے سے مردانہ لباس کے حد سے بڑھے ہوئے اخراجات کم کر دیے ہوں، لیکن کم از کم عورتوں کو اس نے یہ حکم دیا کہ گھر سے باہر نکلنے کے وقت وہ تین کپڑوں سے زیادہ نہ پہنیں ہاتھیں ایک لٹا لٹائی سے زیادہ نہ ڈکری نہ رکھیں جیسے ایک ادبول (یعنی ابر) سے زیادہ کا کھانا پانی نہ ہو یا انھیں رات کے وقت صرف گاڑی میں بیٹھ کر نکلنے کی اجازت تھی انھیں حکم تھا کہ جب وہ نکلیں تو مستعد و مشعلیوں کو اپنے ساتھ لے لیں

اس کے اخلاقی قوانین نہایت سخت ہیں جن سے ایتھنز یوں کی عام اخلاقی کیفیت پر کوئی خوش آمد نہ روشنی نہیں پڑتی بعض قوانین اس قسم کے نافذ کئے گئے کہ اس کے ذریعے سے خاص خاص حالات میں اولاد سے والدین کی فرمانبرداری اور اس کے حقوق کی تعمیل جبراً کرائی جاتی۔ اس کا اصول یہ تھا کہ جہاں تک ہو سکے جائیداد گھر کی گھر ہی میں رہے چنانچہ اگر کوئی شخص خاندانی املاک کو بجا طور پر صرف کرتا تو اس پر عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا جاتا۔ باپ کو یہ حق حاصل ہو گیا کہ وہ وصیت نامے کے ذریعے سے اپنی بیٹیوں کی سنگنی کر دے اور اگر باپ صرف ایک ہی بیٹی چھوڑ مرتا تو جائیداد کو تلف ہونے سے بچانے کے لئے قریب ترین عزیز کو اس سے نکاح کر لینے کا حق حاصل تھا۔ بلکہ اگر کوئی دوسرا شخص اپنے آپ کو پیش نہ کرتا تو اسے مجبوراً اس لڑکی سے شادی کرنی پڑتی ورنہ اپنے شایان شان ایک رقم خیر بطور جہیز کے لڑکی کے بیاہ پر دینی پڑتی۔ سولون نے حدود اراضی کی حفاظت، جدید نصب کردہ درختوں کی نگہداشت اور ایسی اشیاء کی برآمد روکنے کے لئے جو خود ایتھنز یوں کے واسطے کار آمد ہوں نہایت مستقل قواعد منضبط کئے، اور ہر ایتھنزی کو اتنی سختی سے کام کرنے کی ہدایت کی کہ یہ مشہور ہو گیا کہ اس نے کاہلی اور سستی کی پاداش سزا موت تجویز کی ہے اس کا یہ قول تھا کہ اگر باوجود اراضی کے پتھر ملی ہونے کے ایتھنز یوں کو ترقی کرنے کی خواہش ہے تو تنازع للبقائیں انھیں اپنی پوری قوت صنعت و حرفت اور تجارت میں صرف کر دینی پڑیگی، چنانچہ اس کا خیال تھا کہ ہر ایک دستکار کی عزت کرنی چاہئے۔ اس میں شک نہیں کہ ایتھنز میں ہمیشہ سے اسی قسم کے خیالات رائج تھے، اور ممکن ہے کہ سولون جیسے شخص نے ملک کی عام روش میں ایک خاص جوش پیدا کر دیا ہو، لیکن وہ بھی ایتھنز یوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کرنے پر قادر نہ تھا۔ یہی حال قیلم کا تھا، اور اس شعبہ میں بھی اس نے ملک کے عام معانات میں ایک خاص کیفیت پیدا کر دی۔ اس نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا کہ نحوی لکھنا پڑھنا سکھائیں، ربط ساز موسیقی کا سبق دیں، جس میں اخلاقی اور مذہبی پیرایہ بھی ہو، اور ورزش کما ہوں میں انسان کی عام تندرستی کے

ارتقا پر زور دیا جائے۔ اس کے قواعد کے مطابق سن بلوغ کو پہنچنے پر اٹھارہ سال سے بیس سال کی عمر تک ہر ایک نوجوان کو دیہات میں کو توالی اور سرحد کی حفاظت کا کام انجام دینا پڑتا تھا اور اس سے پہلے اس کا شمار قوم اور شہری فوج میں نہیں ہوتا تھا۔ سولوں نے ایک عجیب و غریب قانون یہ مدون کیا کہ جو شخص تنازعات عامہ میں کسی فریق کا طرفدار نہ ہو، اس کے جملہ شہری حقوق سلب کر لئے جائیں۔ بلاشبہ اس قانون سے ایک صحیح اصول کا اظہار ہوتا ہے وہ یہ کہ مملکت کو احساس عامہ کے فقدان سے زیادہ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی لیکن چونکہ اس قسم کا قانون عملاً ناقابل نفاذ تھا، اور واقعاً بھی اس کا نفاذ کبھی نہیں ہوا۔ اس لئے یہ اپنی طرز کا باکسل (نوکھا قانون ہے) اگر سولوں کے جملہ قوانین کو عملی پہلو سے دیکھا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دریغ سے شہریوں کو دولت مند طبقے کے ظلم و ستم سے نجات مل گئی، اور جیساکہ قانون وراثت سے ظاہر ہوتا ہے ان سے خاندانی تعلقات میں ایک قسم کی حد بندی کر دی گئی۔ ہم ان امور سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اس کا اثر بہ نسبت سیاسیات کے ملک کی معاشری حالت پر زیادہ پڑا۔ اس کی اصلاحات کا ایک سطحی پہلو یہ ہے کہ ان سے چھٹی صدی ق م کے تعلیم یافتہ طبقے کے بہترین حوصلوں اور آرزوؤں کا اظہار ہوتا ہے ان لوگوں نے اپنا یہ نصب العین قرار دیا تھا کہ وہ اپنے شہر والوں کی بہتری کے لئے کوتاہ ہو گئے اور ایمان داری اور تزکیہ نفس کے ساتھ اپنی زندگی بسر کریں گے۔ نیز انھیں اس کی امید بھی تھی کہ اگر دولت مند غریب پر ملائمت اور ماضی بگلی سے حکومت کریں تو ان تخیلات کے حصول میں نسبتاً آسانی اور سہولت پیدا ہو جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ قوانین عہد عفا ثئے سب سے کے شایان شان تھے اور ہم یہ فرض کر سکتے ہیں کہ جن اصول پر وہ بنی تھے ان کا عمدہ اثر اس زمانے میں بھی برابر پڑتا رہا جب پیسٹراتوس اور اس کے بیٹوں کے عہد میں دستور سولوں کی حیثیت محض خواب خیال سے زیادہ نہ رہی تھی۔ جیسا اکثر ہوا کرتا ہے، یہاں بھی وہ جماعتیں بالکل بے کار ثابت ہوئیں جنہیں نہایت ہوشیاری سے مرتب و منظم کیا گیا تھا لیکن جن اصول پر وہ بنی تھیں وہ بھی سیاسی ادارات کو متاثر کئے بغیر نہ رہے۔ یہی وجہ تھی کہ

سولون کو یونانی ہمیشہ عزت و محبت کی نظر سے دیکھتے تھے، اور چونکہ وہ شاعر و فیلسوف بھی تھا اس لئے ان کو اس کی شخصیت اور بھی مکمل نظر آتی تھی اس کے اشعار سے جو مرثیہ نما بحر میں ہیں اس کے سیاسی اور معاشری خیالات ظاہر ہوتے ہیں اور ان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر زندگی کا لطف کما حقہ اٹھاتا ہے لیکن اسے اس کی اصلی ماییت کی بابت مطلق کوئی دھوکا نہیں اس لئے کہ وہ ہر قسم کی سبالفہائیزی سے احتراز کرتا ہے۔ وہ قدیم نظم کا بہت معرف نظر آتا ہے چنانچہ اس نے حکم دیا کہ مختلف مواقع پر ہومری نظمیں نہ آواز بلند پڑھی جائیں لیکن یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ناملک کو جو اس کی ضعیف العمری میں رولن پارہا تھا، مطلق پسند کرنا تھا۔

ان جدید قوانین کے نفاذ میں متعدد سال لگ گئے ہونگے جن میں اتھنز کو خارجی معاملات پر توجہ کرنے کی بھی ضرورت پڑی۔ ہم اس سے قبل پڑھ چکے ہیں کہ سولون کے کہنے سے اتھنز جنگ مقدس میں شامل ہوا تھا۔ اور اسی کے اشارے سے اس نے ہیلیس پوسٹ پر اپنا اقتدار قائم رکھا تھا۔ ساتھ ہی مسئلہ سالاس کے وجہ سے اتھنز اور میگارا میں ہمیشہ جھگڑے رہتے تھے سالاس پر

(۲۹) جنگ مقدس کے لئے Schol Pind. Pyth Arg. استرابو ۹، ۱۸، ۱۴، ۱۱، پرساناس ۲، ۹، ۶، ۱۰، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱

ایٹھنزى قبضہ ہونے کے بعد میگارا نے پھر اسے فتح کر لیا۔ بالآخر پیستراتوس کی ایک چال کے ذریعے سے ایٹھنز کا اُس پر قبضہ ہو گیا۔ ہوا یہ کہ اُس نے میگارا کے بندرگاہ ناسیہ پر ایٹھنزى لشکر اتار دیا، اور اس طرح ایٹھنزىوں کو سالامس کے معاوضہ میں گویا ایک یرغمال ملک یا میگارا زنج ہو کر اس پر رضامند ہو گیا کہ اسپارٹا فریقین کے جھگڑے کا تصفیہ کر دے۔ سولون نے اسپارٹا کے سامنے ایٹھنزى دعویٰ کو ٹھیسٹ یونانی انداز سے پیش کرتے ہوئے فالگاہ دلیبی کے احکام نقل کئے جن میں جزیرہ سالامس کو ایونی اراضی بتایا گیا تھا، اُس نے یہ دلیل بھی پیش کی کہ آیا کس کے بیٹوں یعنی فلائیوس اور یوری ساکس نے سالامس ایٹھنزىوں کے حوالہ کر دیا تھا، اور اس جزیرہ میں مردے بالکل اٹیکائی طرز پر دفن کئے جاتے ہیں۔ فریقین کے بیانات شکر اسپارٹا نے یہ فیصلہ کیا کہ ایٹھنزى ناسیہ کو میگارا کے حوالہ کر دے اور اُس کے معاوضہ میں جزیرہ سالامس پر قبضہ کر لے۔

باب ۲۷

پلی سٹراتوس اور اسکے بیٹوں کے عہد میں ایتھنز کی حالت

سولون نے بعض روایات کے مطابق دس سال اور بعض کے مطابق ایک صدی کی مدت اس لئے مقرر کر دی تھی کہ اس زمانہ میں اُس کے موعودہ قوانین میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کی جائے یا ان دونوں روایات کا موازنہ کیا جائے تو ایک صدی کی مدت تو بالکل لغو و بے فائدہ ہوئی ہے، لیکن یہ آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ اُس نے اپنے قوانین کی آزمائش کے لئے دس برس کا زمانہ مقرر کیا ہو تو بعد از قیاس نہیں ہے۔ سولون اپنے قوانین کو نافذ کر کے فوراً ایتھنز سے چلا گیا، لیکن اُسکی غیاب میں مختلف فریقوں کے درمیان اس قدر نزاع بڑھ گئی کہ اُنکے باعث اُس کے بانی کے پانچویں اور دسویں سال آرخن عظم کا انتخاب نہ ہو سکا چنانچہ داماسیاس کے دو سال متواتر آرخن رہنے کی وجہ سے آئندہ سال نو کی جگہ دس آرخن مقرر کرنے پڑے۔ شہر میں رائے نام نہان قائم ہونے پر تین سیاسی گروہ بن گئے جن میں سے ہر ایک کی رہبری فرانض ایک ایک سرگروہ و شہری کے سرپرستی۔ ان میں سے ایک گروہ دیارگری کا تھا جنہیں پلوٹارک عمومی گروہ کا لقب دیا گیا۔ دوسرا گروہ پے دیانوں کا تھا جس میں عیدی شامل تھے۔ اور تیسرے پارالی یا اعتدال پسند تھے۔ پے دیانوں کا سرگروہ لیتادیس تھا جو مقامی خاندان کا تعلق تھا۔ اور اسکے بعد بوتائوی خاندان کا ایک تکرلی کرگوس اسکا جانشین ہوا۔ اسی طرح پارالیوں کا رہبر ایک الکسیونی بیگم کلیس اور دیارگون کا پلی سٹراتوس تھا جو سطور کی نسل سے اور جس نے نسیائہ کو فتح کر کے اپنی قابلیت کا سکھ

لے داماسیاس کے لئے مقابلہ کرو " دستور ایتھنز، ۱۳ اور اُن کتابوں کا جن کا اس سے پہلے کئی مرتبہ حوالہ دیا جا چکا ہے۔

جمادیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایٹھنر میں عام پچینی پھیلی ہوئی تھی اور ملک کی حالت ایسی ہوتی جیسی کسی بڑی اصلاح کے بعد ہوتی ہے۔ اعیان تو یہ سمجھتے تھے کہ اُن کے بہت سے حقوق سلب کر لئے گئے، لیکن عوام الناس کا یہ خیال تھا کہ جو کچھ انھیں ملا ہے وہ کافی نہیں ہے، رہے غفلت گرد ہوں کے رہے تو وہ بھی اس پچینی اور کشاکش سے فائدہ اٹھا کر اپنے ذاتی مقاصد پورے کر چکی کو شش کر رہے تھے۔ سولون نے موجودہ صورت حال کا خوب اچھی طرح سے اندازہ کر کے پہلے تو اپنی نظموں اور پھر اپنی تعزیروں کے ذریعے سے سب کی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی، لیکن اس میں اسے مطلق کامیابی نہ ہوئی۔ یہ عجیب بات ہے کہ جب اپنی نوعمری میں (سالامیس کے معاملے میں) اس نے ایک احمق کا روپ بھرا تھا تو لوگ اُسے حمد عقیل دہم سمجھنے لگے تھے، اب جب کہ اُس کی گفتگو عاقلانہ باتوں سے رہتی تو وہ اُسے طفلانہ کہتے اور جو کچھ اُسکی زبان سے نکلتا اُسکی طرف مطلق توجہ نہ کرتے تھے۔ بہر حال سولون کی میشیکونی من و عن لوری ہوئی۔ ایک روز پیستراتوس خون سے لہرا ہوا ایک گاڑی میں بیٹھ کر جمعیت عوام میں آیا اور مجمع کے زور و بیان کیا کہ لوگوں نے اُس پر حملہ کر کے اُسے زخمی کر دیا ہے، چنانچہ ارسطون کی تحریک پر عوام نے مجلس کی اجازت سے یہ قرار داد منظور کی کہ اسے اپنی ذات کی حفاظت کے لئے یہ پاس مسلح آدمیوں کا ایک دستہ رکھنے کی اجازت دی جائے۔ پیستراتوس نے انکی تعداد میں از خود اضافہ کر کے فوراً قلعے پر قبضہ کر لیا اور اس طرح جرات کیلون انجام کو نہ پہنچا سکا تھا وہ کہہ کر دکھائی یعنی ایٹھنر کا خود سر بن گیا۔ سولون نے

۱۷ استاد وید پیستراتوس، ہیروڈوٹس، ۵۹، پلوٹارک: "سولون"، ۲۹، ۳۰؛

Marm par. ارسطالیس "سیاسیات"، ۵، ۶، ۷۳ کے مطابق

۵۶۱ ق. م سے ۵۲۵ ق. م تک کے ۳۶ سال میں پیستراتوس نے صرف ۱۷ برس حکومت کی، اس لئے کہ وہ پہلی مرتبہ پانچ سال کے لئے اور دوسری بار ۱۱ سال (ہیروڈوٹس ۶۲، ۱) کیلئے بھلا وطن کیا گیا۔ جیسل نشین کے لئے ذکر ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶،

اس تحریک کی آخر تک مخالفت کی تھی لیکن اوائل زمانہ میں اس میں جو قوت تھی وہ ذرا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - پہلی خود سری ۶۰۰ ق۔ م تا ۵۵۰ ق۔ م - جلاوطنی ۵۵۰ ق۔ م تا ۵۰۰ ق۔ م - دوسری خود سری ۵۵۰ ق۔ م تا ۵۰۰ ق۔ م - جلاوطنی ۵۰۰ ق۔ م تا ۴۵۰ ق۔ م - ارسطاطالیس کے "دستور ایٹھنز" میں جو تسلسل واقعات مدیج میں وہ اسکی کتاب "سیاسیات" کے تسلسل سے مختلف ہے، جسکی وجہ سے اس خود سر کے حالات کی سنویت کی بابت پہلے سے ہی زیادہ مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ ایٹھنز کی دستور کے محبت پر مختلف کتابوں کا مقابلہ کرو۔ جکا حوالہ دیا جائیگا ہے، نیز نیویئر کی کتاب "سائل بی ستر اتویس" Toeffler Quaestiones peisistrateae - (ڈیوب فبلد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۸۵ء)؛

کانز: سبکارا اور ایٹھنز میں سیاسی فریق مندی اور سیاسیات کی حالت Caner
parteien und potliker in megara und Athen (ایونگن ۱۸۸۰ء)۔

پی ستر اتویس کی حکومت، ہیروڈوٹس ۶.۱ وغیرہ؛ "دستور ایٹھنز" ۱۳، ۶.۹، ہیروڈوٹس ۶.۴، ۶.۵ وغیرہ۔ اسکی حکومت کے خصوصیات، طوسی دیش ۶، ۵؛ ارسطاطالیس؛ "سیاسیات" ۵، ۲۱، ۹، ۵ - بانی اولیمپیم، ارسطاطالیس؛ "سیاسیات" ۵، ۹، ۴، ۵؛ بانی لیٹیویوم Suid؛ "لیٹیویوم"؛ بانی لیڈیوم، لیٹیویومس، جسکا اقتباس Harpocr کی "لیڈیوم" میں دیا گیا ہے۔ ایٹھنز کی مزید تزئین کے لئے طوسی دیش ۲، ۱۵؛ ہیروسیاس ۱، ۴، ۱؛ اس کا کتاب خانہ؛ "دستور ایٹھنز" ۱، ۴ (الف) ہومری نظموں کی نظر تانی کیلئے فون دلا مو وٹنز
von willamowitz-moellendorf Homerische Untersuchungen Schol Aristid 323 Dind

پی ستر اتویس کی تشبیہ علویس کی ابتدائی میدیجیوں سے دی جاسکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نسبت ظاہری خود سری کے ملک کو پوشیدہ خود سری سے کہیں زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔

سیاس کے عہد حکومت اور پیارفوس کے قتل کیلئے طوسی دیش ۲۰، ۱، ۴، ۵، ۵۹-۵۰، ہیروڈوٹس ۵۵، ۵۵، ۶۲-۶۵ - ارسطاطالیس کی کتاب "دستور ایٹھنز" میں تھاموس برادر پیارفوس و پیارفوس کی طرف وہ انحال منسوب کئے گئے ہیں جو اس سے پہلے کے بیانات پیارفوس کے ساتھ منسوب کرتے تھے، لیکن اسکے پڑھنے سے اسکی سچائی کا یقین نہیں ہوتا۔

ہموچکی تھی۔ اس نے یہ دکھانیکے لئے کہ اب وہ بالکل بے پناہ ہے، اپنے ہتھیار اپنے دروازے سے باہر نکال کر رکھ دئے، لیکن بی سستراتوس کی رعایا نے اس سے انکار کر دیا، بلکہ اسکی بجائے وہ ایٹھنر چھوڑ کر قبر میں چلا گیا جہاں آخر کار اسکا انتقال ہو گیا۔ اور ایک روایت کے بموجب اپنے مرنے سے پہلے اس نے یہ وصیت کی کہ اسکی راکھ کو سالاس لیجا کر وہاں اڑا دیا جائے۔ اسکے قدم قدم دیگر سر آردہ ہنٹھیں بھی ایٹھنر چھوڑ کر دیگر مالک کو چلے گئے۔ ان میں سے ملتیادیس کی اہمیت یہ تصدیق کیا جاتا ہے کہ تقریبی خرسونیز کی دولوکی قوم کے بعض افراد اپنے ہمسائوں کی دستوں کے خلاف دست اہمیت اچھلائی غرض سے ایٹھنر آئے، اور جب وہ شہر میں ہو کر نکل رہے تھے تو ملتیادیس نے جو اپنے دروازے کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، انھیں انے گھر میں لا کر مہمان رکھا۔ اس سے پہلے ہی انھیں فالگو سے یہ معلوم ہوا تھا کہ اس بار ان کو نالے کو وہ اپنی قوم کا تاج شاہی پیش کریں چنانچہ انھوں نے ملتیادیس کو اپنا حکمراں بنالیا اور جب وہ ایٹھنر سے خرسونیز کو چلا تو سب سے ایٹھنری اس کے ہمراہ ہوئے اپنی نئی سلطنت میں پہنچ کر نہ صرف وہ دولوکیوں کا بادشاہ بن گیا بلکہ جویونانی شہر ساحل پر واقع تھے انکی عثمان خود سری بھی ہاتھ میں لے لی۔ یہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ایٹھنر کے ان سیاسی جھگڑوں کی بنیاد کسی اصول پر نہ تھی بلکہ لوگ ان میں صرف اپنی ذاتی قوت و اقتدار بڑھانے کی غرض سے حصہ لیتے تھے، اور اگر بی سستراتوس میں ایٹھنر کا خود سر بننے کی اہمیت تھی تو ملتیادیس بھی اپنے آپ کو خرسونیز کا حکمراں بننے کے قابل سمجھتا تھا، خود بی سستراتوس بھی اپنی حکومت کے استحکام کے لئے اس امر کو ایک فال بنیک تصور کرتا تھا کہ اسکے مخالف اسکی راجدھانی کو چھوڑ چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں۔ علاوہ ان میں خرسونیز کے قبضے کی ایک وجہ اور بھی تھی ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ ایٹھنر کسی قوم پر قابض اور تقریبی خرسونیز ہیلیس پونت کے عین سرے پر برعکس یوپ میں واقع ہونے باعث اس حصہ ملک پر خاص اثر پڑتا ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ ایٹھنر سے چلے جانے پر بھی ملتیادیس اور اسکے ساتھی اپنے آپ کو ایٹھنری ہی تصور کرتے تھے اور اپنے نئے وطن میں بھی اپنے قدیم بلدیے کے مفاد کے ہی درپے رہتے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ دولوکیوں کا ملتیادیس کو اپنا بادشاہ منتخب کرنا صرف کسی فالگو کے حکم پر نہ تھا بلکہ زمین میں

یقیناً پہلے سے بھی باہمی تعلقات ہوں گے اور دونوں ایک دوسرے کے مقاصد سے واقف ہونگے۔

ایتھنز کی خود سرانہ حکومت زیادہ دن تک قائم نہیں رہی اس لئے کہ جب اعیانوں کے سرگروہ کی کرگوس اور میگاکلیس نے آپس میں اتحاد کر لیا تو پی سستراتوس نے تسلیمِ خم کرنا ہی مناسب سمجھا۔ اسکے خارج البلد ہونیکے بعد اسکی اہلک قنبطر کے نیلام کر دی گئی چنانچہ اسے ایک داد و خوش (مشعل بردار بیماری) اسمی کالیاس نے خرید لیا۔ لیکن کامیاب فریقوں کے مابین جو بھجوتا ہوا تھا وہ زیادہ دن تک نہیں رہا بلکہ میگاکلیس نے جسے سیاسی دوراندیشی کی بہت کم قابلیت حاصل تھی پی سستراتوس سے اس شرط پر ملاپ کر لیا کہ اگر موخر الذکر اس کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دے تو وہ اس کی مخالفت سے باز آ جائیگا جھگڑے سے بچنے کیلئے یہ چال چلی گئی کہ دیے پائیا کی ایک عورت فی اے نامی کو ایتھنیا دیسی کے کپڑے پہنا کر ایک نگاری میں پی سستراتوس کے ساتھ بٹھا دیا گیا اور یہ نگاری لوگوں کی دور و بہ صفوں میں ہوتی ہوئی اگر پولس چلی گئی۔ لیکن میگاکلیس بہت جلد اس امر کو محسوس کرنے لگا کہ اسکا درجہ اپنے داماد پی سستراتوس کے درجہ سے کمتر ہے، لہذا وہ از سر نو اعیانوں سے جاملہ جیکے باعث پی سستراتوس کو صرف ایک سال حکومت کرنیکے بعد ایتھنز کو پھر سیر باد کہنا پڑا۔ وہ ایتھنز فوراً واپس نہیں آیا۔ لیکن جب آیا تو بصد تنگ و اشتام اور بصد قوت و سطوت آیا۔ اسی جلاوطنی کے زمانہ میں اس نے آرگوس، تھسلی اور ایرتیریا سے حلف کر لئے تھے اور ساتھ ہی اس نے ناکسوس کے ایک سرفروش تارک وطن لیگداموس سے مدد کا وعدہ کر لیا تھا۔ اتر کار ۳۳۵ ق۔ م میں وہ ایک فوج سمیت ایچکا کی اراضی پر یہ مقام ماراقون نمودار ہوا جسکے قرب و جوار کے پہاڑوں میں اسکے بہت سے قدیم ساتھی یعنی دیاکری رہا کرتے تھے۔ اسکے برخلاف اسکے مخالف یعنی ایتھنز کے برسرِ اقتدار فریق اطال کیلئے کماتھتیا نہیں تھے۔ بہر حال فریقین کی افواج کوہ پٹے لبکون کے جنوب مشرقی ڈھال پر یہ مقام پے لینے

جنگ آزما ہوئیں، اور جب ایٹھنزی لشکر دو پہر کا کھانا کھا نیکی بعد قیلولہ کر رہا تھا تو اس وقت پی سستراتوس نے اُن جہاز کے انھیں فرار ہونے پر مجبور کر دیا اس نے بیکار کسٹ و خون کرنے سے پرہیز کیا اور مفتوح فوج کو لیکر فاختانہ انداز سے ایٹھنزیں داخل ہو گیا جس پر فریق ثانی میں سے بعض اعیانی شہر چھوڑ کر چلے گئے اور جو باقی رہے انھیں فاختوں کو پرغال حوالہ کرنے پڑے۔ پی سستراتوس نے ٹینوں اعلیٰ ترین سولولی طبقوں کے افراد پر انجی سالانہ آمدنی کے بیسویں حصے کے بقدر براہ راست محصول عائد کیا، اور چونکہ چوتھا درجہ اس سے مستثنیٰ کر دیا گیا تھا اور اسی پر پی سستراتوس کا ایک حد تک انحصار بھی تھا۔ اس لئے اُنہی ذات کے لوگوں کو اس کا یہ طرز عمل ناپسند نہیں ہوا۔ یہ خود سوائے غیر ملکی دوستوں سے کام نہ لکھنا خوب جانتا تھا۔ اس نے لیکدیموس کو کاسوس کا حاکم اعلیٰ بنا کر اسکے سپرد تمام اجنٹری پرغال کے طور پر کر دئے۔ اُدھر لیکدیموس کی مدد سے پولیکراتیس ساموس کا خود سربن گیا، اور ساحل و جزائر کے اس اہم خطے پر جو یورپ سے ایشیا تک بحیرہ ایجین کے وادیاں چلا جاتا ہے، ایونی نسل کے تین خود سرب قابض ہو گئے تھے ان میں سے خود پی سستراتوس دریا کے ستیری مون کے دہانے کے ایک اہم مقام پر قابض تھا اور اُس نے قلعہ سی گیوم پر جو سبوسیوں اور ایرانیوں کے قبضے میں آ گیا تھا، از سر نو قبضہ کر کے اُس پر اپنی تیسری یوی کے بیٹے ہیگستراتوس کو والی مقرر کر دیا وہ مذہبی معاملات میں بھی ذوق رکھتا تھا چنانچہ اُس نے بحیرہ ایجین کے مذہبی مرکز یعنی سبزیڑہ دیگوس کی تعمیر، اور ساتھ ہی جیسلم دیا کہ اپولو کے بت خانہ کے نواح میں جتنی قبریں ہوں وہ وہاں سے ہٹا دی جائیں۔

پی سستراتوس نے دستور ایٹھنزی کا ڈھانچا برابر پیلری کی طرح قائم رکھا اور صرف یہی شرط لگانے پر اکتفا کیا کہ مجلس اخنی میں اسکے خاندان کی نمائندگی ہونی چاہئے۔ اس نے اپنی تدبیر و تدبیر سے مجلس اور جماعت دونوں کی کثرت رائے اپنی طرف کر لی، اور اپنی شخصیت کو عوام الناس کے معیار تک اس حد تک نیچا کر دیا کہ ایک مرتبہ وہ اریوپاگوس کے سامنے بحیثیت ایک مدنی علیہ کے حاضر ہوا گو اثنائے سماعت میں اس شخصیت نے خوف زدہ ہو کر حاضر ہی سے گریز کیا۔ تمام مصلحت مند خود سروں کی طرح وہ ہمیشہ لوگوں کی بہتری اور خوشنودی کی کوشش کرتا رہتا تھا۔ لی کیوم میں دوزنگاہ کے قیام۔

چشمہ کالی دھوئے میں (جسکا نام بدل کر اینیا کروئوس یا "لوچشمہ" رکھ دیا گیا) نل کا لگانا، دریائے الی سوس کے کنارے پرست کدہ اپولو کی تعمیر تھیں پارٹھنون کی تکمیل، ان سب امور سے پی سسترتوس کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ اس نے دریائے الی سوس کے کنارے پرزیوس کے بت خانہ کی بھی بنیاد ڈالی تھی، لیکن وہ مکمل نہیں ہو سکا، اسکا خیال تھا کہ اس ایوان کی چھت میں میں گز طویل اور ایک سو بیس پیل یا یوں پر قائم ہو، چنانچہ مکمل ہونے پر یہ انہی عظمت کے امتبار سے ایونیا کے بت خانوں کا مد مقابل ہوتا۔

پی سسترتوس نے عبادت عام کی ترمین کی تحریک میں معتد بہ اہتمام کیا بلکہ کہا جاتا ہے کہ اُس نے چار سالہ بین اتھے نیا کے میلے کی بنیاد ڈالی اس میلے کے موقع پر ایک جلوس لگا لاجاتا تھا جس کے بعد اہج کی بال اور ایک تصویر دار سنخ عبا جسے باکرہ لڑکیاں منتی تھیں، اتھنے پولیاس پر چڑھائی جاتی تھی۔ پارتھے نون کے مقفی حاشیہ پر اس جلوس کا ایک عام نقشہ بنا ہوا ہے۔ اس تہوار کے موقع پر ہی اولمپیا کی طرح مقابلے ہوتے تھے جن میں درخت زیتون کی ایک شاخ اور تیل کا ایک مرتبان بطور انعام دئے جاتے تھے۔ ان مرتبانوں میں سے چند مرتبان اُس وقت تک محفوظ ہیں جن پر مبارز دیسی اتھنے یا دوڑتے ہوئے آدمیوں کی سیاہ تصویریں بنی ہوئی ہیں اور جن پر الفاظ "میں اتھنز کے حاصل کردہ انعامات میں سے ہوں" منقوش ہیں۔

اسی عہد میں بعض دیگر معبودوں خصوصاً دیو لی موس کی پوجا میں وسعت دی گئی۔ زمانہ قدیم سے ہی اٹیکا میں اس معبود خمر کے اعزاز میں منعقد ویلے ہوا کرتے تھے جن میں سے شاید سب سے اہم میلہ آخری زمانہ خزاں کے ماہ پوسیدون میں لگتا تھا جسے دیہاتی دیو لی سیا کہتے تھے۔ اس میلہ میں دیہاتی لوگوں کو محفوظ کرینگی غرض سے قربانیاں کی جاتیں، اور جلسے اور نارج منعقد ہوتے تھے، جن میں سے اُس نارج سے لوگ از حد سرور ہوتے تھے جو خزاں کی کھالوں پر نارجا جاتا تھا۔ اسی طرح لینا یا اعیہ بالکھوس سے چٹھتے بعد یعنی ماہ گائے لیون میں اگر دیوئس کے جنوبی سمت میں منائی جاتی تھی اور اٹھس تیریا کا تہوار فروری میں درختوں کے گلے بھوٹنے کے وقت منعقد ہوتا تھا ان میں سے آخری میلہ

دیوولی سیا عظمیٰ کا تھا جو نقطہ اعتدال برسی کے موقع پر منعقد ہوتا تھا اور جسکی شان و شوکت میں روز افزوں ترقی ہو رہی تھی حقیقت یہ ہے کہ چھٹی صدی ق۔م میں ناک کے فن کا آغاز دیوولی سوس کے ان سیلوں سے ہی ہوا۔ اس معبود کی سرفروشیوں کے اعزاز میں مختلف قصائد گائے جاتے تھے جن میں سے ایک سنگیت مختلف واقعات بیان کرتا جس پر دوسرے سنگیت اپنی رائے کا اظہار کرتے تھے۔ مذہب دیوولی سوس کا مخصوص وطن ضلع انکارا تھا اور یہ وہی جگہ تھی جہاں دیوولی سوس نے اپنے ساتھی اکاریوس کو انگوڑ کی کاشت کا طریقہ بتایا تھا جس پر گنواروں نے اُسے جان سے مار ڈالا اور اسکی بیٹی ایبری گونے نے اپنے بھانسی لگالی۔ یونانی قصے میں کو اول ترین حزنہ نویس سمجھے جاتے تھے اور یہ بھی اسی ضلع میں پیدا ہوا تھا۔ اس قسم کے کھیل تماشے دیوولی سوس نے شہری سیلوں، خصوصاً آٹا اور بڑے دیوولی سیا کی طرف منتقل کر دئے گئے لیکن یہ نہ بھگنا چاہئے کہ ان میں صرف دیوولی سوس کی جانبازوں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہو گا بلکہ دوسرے سوریائوں کی سرفروشیوں کے تماشے بھی کئے جاتے تھے۔ ان سیلوں پر سنگیت مختلف ناٹکوں میں روپ بھرتے تھے، اور جو سنگیت سب سے اچھا تصور کیا جاتا اُسے ایک تباہی انعام میں ملتی تھی لیکن جو لوگ ان تباہیوں کو جیتنے نہ دے انھیں اپنے پاس رکھنے کی بجائے کسی ہلکے موقع پر رکھ دیتے تھے تاکہ ان مقابلوں کی مستقل یادگار قائم ہو جائے۔

لیکن ایسا کا تعلق صرف ایتھینے اور دیوولی سوس ہی سے نہیں بلکہ دمیتر اور پرسی فونی سے بھی تھا، اور اس مناسبت سے ارض یونان کا کوئی مقام شہر ایلیوسس کا مد مقابل بننے کی اہلیت نہیں رکھتا تھا۔ اسی مقام کو دمیتر اپنی بیٹی کی تلاش میں آئی تھی، یہیں اُس نے کئیوں کے مکان میں ملازمت کر نیکی کوشش کی تھی کہ اس کے بیٹے دیوفون کو حیات ابدی حاصل ہو جائے۔ اسکے بعد اُس نے اپنی اہلیت ظاہر کر کے لوگوں سے اپنی بوجا کرانی چاہی، اور جب اُسکا غصہ دنا فرو ہوا تو اُس نے ایلیوسس کے فریاد والے بیٹی پر یونانیوں، دیوکیس اور کئیوں کو اپنے مقدس اسرار کی حقیقت سے آگاہ کیا جنھیں اصطلاح میں "حالت مدوشی"، کا لقب دیا جاتا تھا، اور یہ قاعدہ مقرر کر دیا کہ صرف وہی لوگ اس سے آگاہ ہونگے اہل سمجھے جائیں جنکا داخلہ بامناہل میں آچکا ہو۔

اسکی تعلیم کے اصول پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسکے یہی معنی نکلیں گے کہ جس طرح پرسی قوم نے دنیا کے زیریں سے اپنی ماں کے پاس واپس آگئی اسی طرح سے صرف بویا ہوا سچ ہی زندگ آئیگا بلکہ انسان بھی آخر کار موت پر غلبہ پا جائیگا۔

دیمتر اور بارکہ (پرسی قوم) کے خزانے کے ساتھ ہی ایک اور خزانے کا ذکر پڑھنے میں آتا ہے، وہ یہ کہ زیوس اور پرسی قوم کے ایک بیٹا دیونی سوس تھا جسے تیتانوں نے اسی طرح پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا جسے طیفون نے اوسیرس کو اور اسی کی طرح وہ بھی از سر نو زندہ کر دیا گیا۔ ایتھنز میں اس دیونی سوس کو یاگھوس کا لقب دیا جاتا تھا، اور ایلیوس میں وہ دیمتر اور بارکہ دی کا ہم نشین تھا۔ ان ہی اسباب ہی بنا پر عید ایلیوسی یا ایک ایسا تہوار بن گئی جسکا تعلق مخصوص طور پر دنیا کے زیریں سے تھا۔ یہ عید ماہ بونے درمیون میں آخرین بازیلیوس کے زیر اہتمام اور یوسولیمیون، دادونیون اور کیکیون کی موجودگی میں منائی جاتی تھی، اور اسی مہینے کی ایفسوس تاریخ کو ہزاروں آدمی یاگھوس کے بت کے ہمراہ ایتھنز سے ایلیوس کو جلتے تھے۔ یہاں پہنچ کر سب سے پہلے قورات کے وقت اون لوگوں کا ناچ کرایا جاتا تھا جنہیں اسرار عبادت باضابطہ طور پر بتائے گئے ہوں، اور اس کے بعد عید کی مخصوص رسوم انجام دی جاتی تھیں جن میں سب سے اہم یہ تھی کہ اول تو سب غٹ غٹ زراب کے خم چڑھا جانے اور پھر چند اشیاء الماری سے نکال کر ٹوکریں اور ٹوکریں سے نکال کر الماری میں رکھتے۔ ان لوگوں کا یہ گمان تھا کہ اگر تاہی میں کوئی تیز شعاع نمودار ہو تو یہ نو آموزوں کے لئے ایک نہایت عمدہ شگون ہے۔ ان اسرار کی شہرت تمام دیار یونان میں پھیل گئی۔ اور چھٹی صدی ق۔ م میں فلسفی شعرا نے انکے تشبیہی معنی کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ ان میں سے ایک شاعر اونو مارکیٹوس تھا جس نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اپنی نوع انسان کو تیتان کی خشونت سے نکل کر دیونی سوس کی روحانیت کی طرف جانا چاہئے، اسکے نزدیک اوریفوس اور دیلی سوس کا انجام ایک ہی طرح پر ہوا، چنانچہ اونو مارکیٹوس نے پیٹری نکلیں اوریفوس کے نام پر رسوم کی ہیں۔ انکے علاوہ دوسری نکلیں بھی رائج تھیں، جو قدیم سحاط موزائیوس کی طرف منسوب کی جاتی تھیں۔ ان سب باتوں کو عوام الناس نہایت پسند کرتے تھے یا اپنے قدیم مذہب کے

لقائن کا احساس ہوئی وجہ سے ہر شخص اس کمی کو اپنی ضروریات کے مطابق ان نئے اسرارِ عبادت کے رسوم سے، یا فلسفیانہ علم الہیات سے ورنہ دونوں کے ذریعے سے پورا کرنے لگا، اور یونان میں نیم مذہبیانہ، نیم فلسفیانہ مسالک پیدا ہونے لگے؛ مثلاً اور فیسوی مذہب والے بنسبت فلسفے کے مذہب پر زیادہ زور دیتے تھے لیکن فیثاغوری بنسبت مذہب کے فلسفے کو اہم تر گردانتے تھے۔ سرکاری مذہب میں اضافے کے یہ طریقے ہمہ دست پرستی کے اختتام تک مسلسل جاری رہے، اور گوتھائیں ان کی بنا واپسی کے جذبات پر مبنی ہوئی، لیکن امتدادِ زمانہ سے ان میں خشو وز واد مستزاد کر دئے گئے، اور رفتہ رفتہ ان ہی کا اثر غالب ہو گیا۔ مثلاً دہلوی سوس الی سس، میتھرا اور افرا جی ام اللہ یعنی دیستہ کے حرکات کو جو معنی پہنچائے گئے ان سے حقیقی مذہبی جذبہ کا انکشاف ہوا تھا، لیکن ان ہی کو جھوٹے دعویداروں نے اپنے ذاتی اغراض کے حصول کے واسطے استعمال کیا۔ لیکن پی سستہ آئوس مذہبی معاملات میں اتنا منہمک نہیں تھا کہ وہ شعر و شاعری کو بھول جاتا، چنانچہ ایک طرف تو وہ اولو مارکیتوس کا سر پرست تھا، اور دوسری طرف اُس نے نظم و نثر دیا کہ میں اتنے نیا کی عید کے موقع پر ہومری نظمیں بہ آواز بلند پڑھی جایا کریں، روایت کے بموجب اس نے ایک مامور بھی مقرر کی جسکے اراکین اولو مارکیتوس، اور فیسوس ساکن گروتونا اور یوپی روس ساکن ہرقلیم بنے، اور اسے ہومری نظموں پر نظر ثانی کرنا حکم دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس موقع پر ہومری نظموں میں بعض اشعار ایتھنز کی تعریف و توصیف میں بڑھادئے گئے۔

پی سستہ آئوس نے سترہ ق۔ م میں وفات پائی جبکہ بعد اسکی پہلی بیوی کے بیٹے سپیاس اور ہپارخوس تخت پر بیٹھے۔ انھوں نے بھی اپنے باپ کے اصول حکومت کو برقرار رکھا اور اُسی کی طرح وہ بھی ملک کی دماغی ترقی کے خواہاں رہے، چنانچہ لاسوس ساکن ہرمیونی بھی دیگر شعرا کی طرح دربار میں بلایا گیا۔ اس شاعر نے آتے ہی یہ ثابت کر دیا کہ جب پی سستہ آئوس کے حکم سے اولو مارکیتوس نے مونا آئوس کے اشعار کو کہا تھا تو اس نے ان میں جینہ اشعار کا اضافہ کر دیا تھا، اس کے بعد سے لاسوس کا ستارہ عروج پر آگیا اور اولو مارکیتوس کا زوال شروع ہونے لگا۔

انکے علاوہ دو شاعر اور یعنی سمونڈیس ساکن کیوس جو اس ہمد کے بعد بہت کچھ مشہور
 ہوا، اور اناکریون ساکن تیوس جو ایٹنز آنے سے پیشتر پولیکراٹیس خود سر
 ساموس کے دربار کا ایک رکن تھا، ہبارخوس کی سرپرستی میں ایٹنز رہنے لگے۔
 ہبارخوس کا حکم مشہور ہے کہ عید میں اٹھنے نیا کے موقع پر ہومری نظمیں ترتیب
 اور سلسلے کے لحاظ سے پڑھی جایا کریں، اور اسی نے اٹیکا کے مختلف مقامات پر
 ہرمیس کے بت رکھوائے۔ ظاہر ہے کہ ہر سراقدر خاندانوں کے مخالفوں کی بھی
 کچھ کمی نہ تھی، اور فلائیوسیوں کے ساتھ ان کے تعلقات تھے ان میں دو جزر کی کیفیت
 نمایاں تھی۔ مثلاً ۲۸ ق۔ م میں کمون کو، جو ملتیاڈیس کے رشتہ کا ایک بھائی تھا،
 اس لئے ایٹنز واپس آنکی اجازت مل گئی اس نے اولمپیا کی ایک دوڑ میں
 اول آکر اپنے بھائی پیستراتوس کا نام کامیاب شدہ امیدواروں کی فہرست
 میں لکھوا دیا تھا۔ لیکن جب وہ ۲۲ ق۔ م میں پھر اول آیا اور میر کی حیثیت سے
 خود اسکا نام پکارا گیا تو ہیمپاس نے اسے جان سے مروا ڈالا، لیکن ساتھ ہی مقتول کے
 چھوٹے بیٹے کو اسکی تھڑ سی جاگیر پر قابض رہنے دیا، اور یہی وہ شخص تھا جس نے آخر کار
 مالاکھون کی جنگ کے موقع پر اپنا نام ہمیشہ کے لئے صفحہ تاریخ پر آب زر سے لکھوا دیا۔
 خاندان پیستراتوس اور فلائیوسیوں کے باہمی تعلقات بس بے ربطی اس لئے معلوم
 ہوتی ہے کہ خود سروں کے نزدیک الگ کوئی اپنی ہمت، شجاعت اور مردانہ حالی کی
 وجہ سے ان سے کہیں زیادہ خطرناک تھے۔ ساتھ ہی وہ روپیہ خرچ کرنے کے
 موقع و محل کو خوب سمجھتے تھے، اور یہ صفت ایسے دہمتند خاندانوں میں شاد ہے جو یہاں
 اقتدار حاصل کر چکے خواہاں ہوں۔ مثال کی طور پر یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ مینی
 کے بت خانے پر انھوں نے تین سو مالنت خرچ کر نیکا ڈر لیا۔ لیکن جب انھوں نے
 اس میں ٹخنیں سے زیادہ سنگ مرمر لگایا تو اس سے انکی اور انکے وطن یعنی ایٹنز کی
 شہرت میں چار چاند لگ گئے اور ساتھ ہی دینٹنی کے بجاری بھی گویا ان ہی کا کلمہ
 پڑھنے لگے۔ پیستراتوس کو ۲۲ ق۔ م میں اسپارٹا اور کورنتھ میں لیکر اموس
 کی شکست اور پولیکراٹیس ساکن ساموس کی موت کے باعث بہت نقصان پہنچا، لیکر
 اس سے بھی زیادہ ناقابل تلافی وہ نقصان تھا جو اس گروہ کو ہبارخوس کی موت سے پیش آیا۔

ہوا یہ کہ دونیلوں یعنی ہارودیوس اور ارسطو کی لون کو کسی خانگی سبب کی بنا پر انتقام کی خواہش ہوئی، چنانچہ انھوں نے ایک سازش کی جس میں انھوں نے یہ طے کیا کہ بین اٹھے ناکے موقع پر دونوں خود سروں کا خاتمہ کر دیا جائے۔ لیکن انھیں یہ ناکہ خنری کہ ہسپاس کو انکی سازش کا علم ہو گیا ہے، چنانچہ انھوں نے صرف ہسپاس پر وار کر کے اسے قتل کر دیا۔ پہلے کے موقع پر تمام شہری اپنے اپنے ہاتھوں میں نیزے لئے ہوئے تھے، اور ہسپاس نے نہایت دور اندیشی کے ساتھ ان سب کے نیزے رکھوائے تاکہ خود اسکی جان محفوظ ہو جائے، اور اپنے باقی ماندہ عہد میں مالیات اور دیگر شعبہ جات حکومت میں منتظمی کر کے اپنی خود سری میں پہلے سے بھی زیادہ تشدد کی کیفیت پیدا کر دی۔ غالباً اسی زمانہ میں الکیوبولی کلس تھیس نے بزنجیر پارنیز کے خوب بس لیپ سدریوں پر قبضہ کر کے کوشش کی، لیکن اس میں وہ ناکام ہوا اور اسے بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ ہسپاس نے غیر مالک سے جو تعلقات قائم کر لئے تھے انکے باعث ہارودیوس اسوں اور ناکسوں نفل جانے سے اس کے ان میں کچھ زیادہ کمی نہیں ہوئی تھی۔ مثلاً شمال میں تھسا لوی حکمرانوں

۳۵۔ اس نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا کہ جو شخص اپنے مکانوں میں سر راہ برساتیاں یا پیش طاق بنانا چاہے اسے ایک رقم دیکر اسکی باضابطہ اجازت لینا چاہئے۔ ساتھ ہی ان سکوں کی قیام میں اضافہ ہو گیا جو خزانے میں واپس آگئے تھے۔ اور یہ قاعدہ مقرر کر دیا گیا کہ ایک مفرد رقم داخل کرنے ر خدمت عامہ معاف کر دی جائے۔

۳۶۔ جس طرح بی ستر تویسوں کی خود سری سے ابتدائی میسجیوں کی یاد تازہ ہوئی ہے اسی طرح ہارودیوس اور ارسطو کی قوں کی سازش سے گردہ پاتسی کی سازش یاد آتی ہے جس میں ہسپاس کی طرح کورنترو نے اپنے حواس قائم رکھ کر اپنی جان بچائی تھی۔ ادھر اتھیر میں تو ایک بڑے تہوار کے موقع پر ہسپاس مارا جا رہا ہے، ادھر فلورنس میں قتل کے لئے بڑے گرجا میں عید نماز کا موقع غائب کیا جاتا ہے۔ لیکن زمانہ ابد میں دونوں سازشوں پر جو رائے قائم کی گئی ہے وہ ایک دوسرے سے مختلف ہے، اور لکواس ہیت کے جو اتھیری سازشوں کو بچاتی ہے اسباب سمجھیں آسکتے ہیں لیکن اس میں شبہ نہیں کہ وہ ضرورت سے زیادہ بڑھا دی گئی ہے۔

۳۷۔ تیسرے ڈوٹس ۶۲، ۵ -

اور شاہ مقدونیہ سے اسکے تعلقات نہایت دوستانہ تھے، اسکا بھائی میگیس تراٹوس اب بھی سیکیوم کا نائب تھا۔ علاوہ ازیں مہوکلوس خود سرلمپسا کوں رشتے میں اس کا سمدھی تھا، اور چونکہ اُس کے ایران سے نہایت خوشگوار تعلقات تھے اس لئے سپیاس کو یہ امید بندھ گئی کہ وہ انکے ساتھ دوستی پیدا کر کے خود اپنی حیثیت کو برقرار رکھ سکے گا۔

آخر کار اسپارٹا کی مداخلت کی وجہ سے ایٹھنز کو زوال نصیب ہوا چٹی صدی ق م میں اسپارٹیوں میں پہلے کی سی قوت جسمانی و اقتدار سیاسی موجود تھا، لیکن ساتھ ہی نہوائے خارجی طرز عمل میں استقلال پایا جاتا تھا اور نہ وہ عام سیاسی کیفیات کو کما کما سمجھ سکتے تھے جسکا اصلی سبب یہ تھا باوجود اعیانی حکومت کے دور دورے کے انکی تعلیم و تربیت میں صرف ایک ہی پیلوپرزور دیا جاتا تھا حقیقت یہ ہے کہ جو قوم تاریخ میں نام پیدا کرنا چاہتی ہے وہ اپنے عہد کے مہذب کن میلانات و رجحانات کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔

اگر اپنی بڑھتی ہوئی قوت کے ساتھ اسپارٹا کو رش اور کرپسوس کی باہمی جنگ میں مداخلت کرتا تو یقین ہے کہ جنگ کا خاتمہ ہو گیا ہوتا، لیکن اُس نے صرف احکام صادر کرنے پر قناعت کی اور یہ دیکھنے کی ضرورت نہ سمجھی کہ ان احکام کی کما حقہ پابندی بھی ہوتی ہے یا نہیں۔ انھوں نے نہ صرف یہی کی بلکہ نصف صدی تک ابرانہوں کے ساتھ نہایت عمدہ تعلقات برقرار رکھے۔ اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ جہاں تک خود انکے ملک کی حفاظت کا تعلق تھا، وہ ایشیائی معاملات سے ریاسانی بے تعلق رہ سکتے تھے۔ نہ صرف وہ جزیرہ ناپیلوپونیز کے ایک تہائی حصے کے بلا شرکت غیرے مالک تھے بلکہ آرگوٹس کی شکست اور آرکیڈیا کے مشترک حصے کی فتح کے بعد وہ ایسی عہدیت کے سربراہ کا رتھے کہ جسکی طرف سے ہزار ہوبلیت میدان جنگ میں آسکتے تھے، عام طور پر تو ان سپاہیوں کو کسی خاص مقصد کے اظہار کے بغیر جمع کیا جاسکتا تھا لیکن اہم معاملات پیدا ہونے کی شکل میں اراکین عہدیت کے جلسے اسپارٹا میں ہوتے اور جلسہ معاملات کو کثرت رائے سے طے پایا کرتے تھے، لیکن اس کثرت رائے سے خود اسپارٹا پر مطلق کوئی اثر نہ پڑتا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ اس لیگ میں اسپارٹا کو اقتدار نہ ملے حاصل تھا۔ اسپارٹا اصولاً خود سری حکومتوں کے مخالف اور اوجھائیتوں کے موافق

رہتا تھا، لیکن جہاں اسے اپنا نفع اس طرز عمل کی مخالفت میں نظر آتا تو وہاں وہ فوراً محض اصول کو نظر انداز کرنے میں پیش نہ کرتا تھا۔

سارہوس کے معاملات میں ناکام مداخلت کے تقریباً تین صدی بعد اس پارٹانے جزائر کے معاملات میں بھی دخل دینا چاہا، لیکن اسے اس میں بھی زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ ۳۳۷ ق. م میں ساموس کے اعیانوں میں سے ایک مسمی پولیکراتیس نے ہیرا کے توار کے موقع پر تمام غیر مسلح شہریوں کو ترغیب کر کے بعد عنان خود سری اپنے ہاتھ میں لیکر لگد ساموس کی مدد سے مزید مخالفت کا خاتمہ کر دیا۔ اسکے بعد اسکے اقتدار میں رد و افزوں ترقی ہونے لگی۔ اس نے اپنی تمام تر قوت جزایروں کو بہت بڑا تیار کرنے میں صرف کر دی جسکے ذریعے سے اس نے نہ صرف چند جزائر کو بلکہ ایشیاء کو چمک کے بعض عیالات کو بھی اپنا سلطع و منقاد بنا لیا۔ اس نے لسبوس اور ملے کے خلاف نہایت کامیابی کے ساتھ فوج کشی کی اور اسکی قوت و اقتدار میں اس درجہ ترقی ہوئی کہ لوگ اسکا سر قوسہ کے خود سروں سے مقابلہ کرنے لگے۔ اسکا حکم تمام بحیرہ یونین پر چلتا تھا اور اس سمندر میں صرف انکی یا اسکے حلیف ناکسوسیوں اور اینتھزیوں کی تجارت ہو سکتی تھی۔ اس نے جزائر رہینیا خاص طور پر دیوسسی پولو کے نام پر معنون کر دیا اور ظالم آرکےسی لاوس سوم کو سر نہ کا دانی بنا کر بھیجا۔ اسکے تعلقات ایتھس شاہ مصر کے ساتھ بھی دوستانہ تھے۔ اسے سمیر کا بہت شوق تھا خواہ وہ محض زیبائش کے لئے ہو یا کام کے لئے ہو اور اسکا محل جسکی مرمت اور از سر نو تعمیر کا خود شہنشاہ کالیگولا کو بھی خواب نظر آیا کرتے تھے، چار دانگ عالم میں مشہور تھا۔ اس نے اپنے جزیرے میں

۵۷ بوسولٹ: لاکدونی اور انکی عہدیت " Busolt: De Lakendarnice und ihre Bundesgenossen جلد (۱) لائپرنگ ۱۹۰۳ء مختلف ریاستوں کے شمول کی تاریخ کا ہمیشہ تعین نہیں کیا جاسکتا۔

۵۷ پولیکراتیس خود سر ساموس کے لئے ہیرودوٹس ۳۹۳-۴۰۰، ۱۲۵-۱۲۰، دیودوروس ۱۰، ۱۵، ارسطاطالیس "سیاسیات" ۵، ۹، ۱۰، تسلس واقعات کے لئے ڈیوکر ۵۱۲، ۵۱۳، بوسولٹ: "تاریخ یونان" ۱، ۱۰۲ -

غیر ملکی جانوروں کو لا کر آباد کیا، ساتھ ہی اُسے فلمی سفنوں اور نادراشتیا کو جمع کرنے کا بھی بہت شوق تھا۔ اسکی مہر دار انگشتی، جسپر ربط کی شبیہ کندھ تھی نہایت ہی خوبصورت تھی۔ اس نے اپنے دربار میں دیو کدیس جیسے طیبوں، اور ابی کوس ساکن رہے کیوم اور اناکریون ساکن تیوس جیسے شاعروں کو جگہ دی، جن میں سے آخر الذکر کو عشق و عاشقی، شراب و کباب پر نفیس تھنے میں خاص مہارت حاصل کی۔ اُسکے ظلم کی کوئی حد و غایت نہیں تھی، یہاں تک کہ اس نے اپنے ایک بھائی کو جان سے مروا ڈالا اور خود اپنے دوستوں کا مال غصب کر کے انھیں یہ پیام دیا کہ اگر یہ مال انھیں واپس لے جائے تو انھیں اسکا شکر یہ ادا کرنا پڑے گا۔ اس تمام ظلم و ستم کے ذریعے سے اُس نے کچھ عرصے کے لئے اپنی تمام مشکلات کو حل کر لیا۔ یہ زمانہ ایران کے عروج کا زمانہ تھا چنانچہ کامبیز (دیکھاؤس) نے پولیکراتیس کے حلیف یعنی مصر پر حملہ کر دیا۔ جب خود سر ساموس نے دیکھا کہ ایران ہی کو کامبیز بی حامل ہونوالی ہے تو اُس نے موقع و محل کے اعتبار سے اپنی حکمت عملی میں تبدیلی کر دی، اور کامبیز کے سامنے اپنا بیڑا پیش کرتے ہوئے یہ پیام بھیجا کہ جس طرح ایران نے لسبوس اور خوس سے مدد طلب کی تھی اسی طرح اس سے کیوں نہیں مطالبہ کیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اُس نے کامبیز سے التجا کی کہ وہ اُن جہازوں کو جنھیں ساموس کی حاجت جلا رہے تھے واپس نہ موندے۔ باوجود اسکے جب یہ جہاز گریا تھوس پہنچے تو ساموس نے انھوں سے غدر کر دیا اور واپس گھر پہنچنے پر لیکر انھیں کو اپنے ہی قلعے میں محصور کر لیا۔ خود سر مذکور کے اہل قتل و کشت ملنے پر انھوں نے اسپارٹا کے سامنے دست التجا پھیلا دیا اور اس میں انکی تائید کو رخصیوں نے کی۔ چونکہ تجارت ہی کو رخصی مملکت کی گویا جان تھی لہذا اسکے لئے پولیکراتیس کا اثر زائل کرنے میں بہت سے فائدے ہوئے۔ اس وقت تک ساموس ہمیشہ کو رخصت کا اتباع کیا کرتا تھا، لیکن اب وہ ایتھنز کے ساتھ ساتھ بحیرہ یونین میں بحری قزاقی اور لوٹ مار میں مصروف ہو گیا۔ قصہ مختصر ایک فوج جس میں اسپارٹا کو رخصی اور طاع البید ساموس ہی تھے، جزیرہ ساموس کے سامنے نمودار ہوئے لیکن اس موقع پر بھی پولیکراتیس کی قسمت نے اسکا ساتھ نہ چھوڑا۔ اوجب اسپارٹا شہر میں داخل ہو رہے تھے تو دو اسپارٹیوں نے اپنی مملکت کی خاطر لڑتے لڑتے جان دے دی

اور حلیف بجز حصول مقصد کے واپس چلے گئے۔ اب پولیکراتیس کا ستارہ اوج پر تھا، اور جب اسکا وقت آیا تو اس نے آخر کار خود اپنی ہی حماقت سے اپنی جان دی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کینشیا (برکنارہ دریائے میاندر) کا والی عرصہ دراز سے بے ادب اور گستاخ یونانیوں کا خاتمہ کر چکے در پے تھا، چنانچہ اس نے ایک جاں چیلہ کر یہ ظاہر کیا کہ وہ ملک چھوڑنے پر مجبور ہے لیکن اسکے پاس ایک ہنس نر خزانہ ہے جس میں سے پولیکراتیس کو بھی کچھ لینگا، اور چونکہ روپیہ جیسے کا معاملہ ہے اس لئے مناسب یہ ہے کہ خود وہی آگے اپنے قبضہ میں لے لے۔ پولیکراتیس نے پہلے تو اپنے مقتدر علیہ میا نذریوس کو خزانہ لینے کے لئے روانہ کیا جسے منزل معصوم پر پہنچکر عند وقوع کی کشیا کی بابت سخت دھوکا ہوا، اسکے بعد خود پولیکراتیس کینشیا گیا جہاں ایرانیوں نے اسے گرفتار کر کے صلیب پر چڑھا دیا۔ ظاہر ہے کہ پولیکراتیس جیسے ذی وجاہت شخص کیلئے سونے سے بھرے ہوئے اٹھ صندوق لینے کے واسطے جانا اور ایرانیوں کے جال میں پھنس جانا انتہا درجہ کی حماقت تھی، لیکن مثل کے مطابق سیانے کو تے نجاست خور ہوتے ہیں، اور چالاک آدمی بھی کبھی ایسی کمزوری کا غلوت دیتے ہیں کہ دوسروں کے جال میں پھنس جانا اُنکے لئے آسان ہوتا ہے۔ جب پولیکراتیس جا رہا تھا تو اُس نے اپنی جگہ میا نذریوس کو ساموس کی حکومت سپرد کر دی تھی، اور اب موخر الذکر نے چند شر الطیر باشندگان ساموس کی آزادی کا از سر نو احیاء کرینکا وعدہ کیا۔ لیکن ساموسیوں نے اسکی شرائط منظور نہیں کیں، چنانچہ کچھ عرصے تک میا نذریوس خنڈ سر نہا رہا۔ اسی دوران میں داریوش تخت ایران پر بیٹھ گیا،

۹۹۔ ناماقبت اندیش ہونے میں پولیکراتیس دیونی سوس کا مد مقابل ہے۔ بلکہ اپنے دوستوں کا مل غصہ کرنے میں وہ اُس سے بھی بے وقت لجاتا ہے۔ اسکے انجام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ محض معمولی درجہ کا آدمی تھا۔ دیونی سوس کو اپنی قوم کو غائدہ پہنچانے کی اتنی ہی کم خواہش تھی جتنی پولیکراتیس کو تھی، لیکن وہ موخر الذکر کے کہیں زیادہ چالاک و دہر تھا۔ پولیکراتیس کے کانٹوں کی اہمیت محض موتی تھی وہ بکھری قزاقی میں کاریائیوں کا حاشین تھا۔ لیکن ساتھ ہی وہ حسن اور خوبصورتی کا بھی دلدادہ تھا۔

اُس نے فوراً اور مٹی تیس کو قتل کر کے پولیکراتیس کے بھائی سی لوسون کو ساموس کا خود سر بنادیا اور میانڈریوس کو جزیرے سے بھگا دیا۔
ایرانیوں کو مغربی ایشیاء کو چمک میں جو فوجیت حاصل تھی اس میں سکیثیوں کے خلاف ہم سر ہوئی وجہ سے بہت کچھ امانت ہو گیا۔ خود واریوش تو ایشیا واپس ہو گیا لیکن اُس کے حکم سے اسکے نائب میگابروس نے اپنی فتوحات جاری رکھیں۔ اس نے تھریس کے یونانی شہروں کو مغلوب کر کے مقدونیہ پر حملہ کر دیا اور اسکے بادشاہ امینتاس کو شکست دیکر اپنے لڑکے کا عقد جبراً اسکی لڑکی سے کر دیا۔

ایران نے یونانیوں کے جنوبی ممالک کے معاملات میں بھی اسی طرح مداخلت کی۔ پولیکراتیس کی مدد سے آرکےسی لاوس حاکم سر نہ بن گیا تھا؛ اس نے اور اس کے خسر الادیر والی برقد نے بسا طیق سوم شاہ مصر کو ایرانیوں کے خلاف مدد دی تھی؛ لیکن کامبیز کے فتوحات کے بعد آرکےسی لاؤس اور الازیر دونوں نے تھرارڈالڈس اور یہ دونوں برقد میں قتل کئے گئے۔ ایرانیوں نے برقد، سر نہ اور یوس پری دیس کو فتح کر کے ان مقامات کو ایرانی صوبہ مصر میں شامل کر دیا، لیکن انکی ماتمی میں باتوس چہارم اور آرکےسی لاؤس چہارم برابر سر نہ پر حکومت کرتے رہے۔ ہم جانتے ہیں کہ آرکےسی لاؤس اور اسکی ماں نے رے تیسے بدترین قسم کے خود سرتھے لیکن ایرانیوں کی تسخیر کے بعد بھی ان ممالک کی حالت خود سری حکومت سے کچھ زیادہ بہتر نہ ہوئی ہوگی۔

اب میانڈریوس نے اسپارٹا کو ایران کے خلاف اُتھارنا خرد کیا۔ اس زمانہ میں منجملہ دونوں اسپارٹی بادشاہوں میں کلیمنیس کا اقتدار بہت بڑھا ہوا تھا۔ چونکہ اسکے باپ اناکسانڈریہ اسکی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہ جوتی تھی لہذا اُس نے ایفودوں کے حکم سے ایک دوسرا نکاح کیا جس سے یہ کلیمنیس پیدا ہوا۔ اسکی ولادت کے بعد پہلی بیوی سے اول تو دور یوس اور پھر لیونیداس اور کلیوجہ وٹوس پیدا ہوئے اسکی طرح دوسرے خاندان کے بادشاہ ارسطون کو بھی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے

نلہ سی لوسون، ایرانی جزیرہ ساموس میں، میانڈریوس کا درود اسپارٹا، کلیمنیس، ہیردوٹس ۳، ۱۳۹-۱۴۰
کلیمنیس، ہیردوٹس ۳، ۱۲۶-۱۲۸۔

للا آرکےسی لاؤس سوم کنائے ملک کی تاریخ سر نہ کیلئے دیکھو ہیردوٹس ۴، ۱۵۹، ۱۶۰

اپنی بیوی کو طلاق دیکر ایک اور عورت سے شادی کرنی پڑی جس سے دیمارٹوس پیدا ہوا۔ یہ اور کلیونیس دونوں اپنے اپنے باپوں کے بعد تخت پر بیٹھے اور دونوں کو اپنی زندگی میں ہی تخت سے دست بردار ہونا پڑا۔ جب کلیونیس تخت نشین ہوا تو اسکا سوتیلّا بھائی دوریوس ملک چھوڑ کر پہلے تو سیونیس گیا، لیکن وہاں افریقہ میں قحط جانیوں نے اسے آرام نہ لینے دیا چنانچہ وہ سسلی چلا گیا جہاں آخر کار اسکا انتقال ہو گیا۔ اسپارٹا پنپکر میا نڈریوس نے کلیونیس کو چن بدیش قیمت ظروف دکھائے تھے، لہذا کانیس کو یہ خوف پیدا ہوا کہ ہمیں اسپارٹا ایرانی سے کچھ رشوت نہ لے لیں، چنانچہ اس نے ایفوروں سے کہہ کر اس خطرناک غیر ملکی کو اسپارٹا سے لٹھبائے کا حکم دیدیا۔ اصل میں وہ یورپی سیاسیات کی طرف زیادہ متوجہ تھا۔ اسی زمانہ میں میگارا کی اعیانی حکومت جسے کچھ عرصہ پیشتر زوال ہو گیا تھا، پھر از سر نو قائم ہو گئی تھی۔ ہر ایمانی فریق کا ایک رکن تھیوگنس نامی شاعر تھا جس نے اپنی اور میگارا کی اعیانی حکومت کی تصویر اپنی مخصوص مشنہ نامہ میں کھینچی ہے۔ لیکن میگارا میں ایمانی حکومت کے دور دورے کی وجہ سے اسپارٹا کی خوفناک قوت گویا ایتھنز کے دروازے پر ہی آگئی، جس سے ہیسایس ہایت جو فرزدہ ہو گیا تھا، گوا اصولاً اسپارٹا کی جنگ کے شوقین نہ تھے، لیکن انھیں اس بات کا سچا فخر تھا کہ جب کبھی انھیں موقع ملتا تھا وہ خود سرانہ حکومتوں کے زوال کے باعث نہ ہونے تھے۔ اسی وجہ سے ہیسایس نے جو فرزدہ ہو کر اسپارٹا سے دوستانہ معاملہ کر لیا۔ لیکن اس معاملے سے اسکے دشمن بالیوس نہیں ہوئے بلکہ الکونیوں نے دلفی کے جڑھادوں میں اضافہ کر دیا جسکی وجہ سے جب کبھی اسپارٹا ملک یا اسپارٹا شہری اس سے کوئی خواہش کرتے تو وہاں سے ہمیشہ یہی جواب ملتا تھا کہ پہلے ایتھنز میں خود سری حکومت کا خاتمہ ہو جانا چاہئے خود سپارٹا میں بغض سرگرداں نہ لگنا۔

۱۲۔ اگسا، ہیسایس، اسکے بیٹوں اور دوریوس کیلئے ہیرودوٹس ۵، ۳۹، ۴۸۔

۱۳۔ پیستروسیوں اور اسپارٹا کا مخالف، ہیرودوٹس ۵، ۹۳، ۹۴۔ ذکر (۶، ۵۵۳) کا خیال ہے کہ انھوں نے آخر تک اسپارٹا سے مخالف نہیں کیا۔ لیکن اس قسم کا نظریہ ہمارے مقاصد کیلئے بے ضرورت ہے۔ خود سرانہ ایتھنز کے زوال کا بیان ہیرودوٹس ۵، ۶۲، ۶۵ میں مذکور ہے۔

ایسے تھے۔ جنکا یہی مقصد تھا۔ الغرض اسپارٹیوں نے ان تمام اثرات اور
تبدیلیوں کے سامنے سر تسلیم خم کر کے انکی مولیوس کی سرکردگی میں ایک چھوٹی سی فوج
ایٹیکا روانہ کر دی اور یہ کالیروم پر اتر گئی۔ ہیبیاس کے پاس ایک ہزار کاٹھسالیوی سوارہ
بطور امداد کے آگیا تھا، چنانچہ اسے لیکر اس نے اسپارٹیوں یر دھاوا بول دیا اور
انھیں شکست دیدی۔ اسکے بعد اسپارٹیوں نے اپنی عزت بچانے کی غرض سے خود شاہکینوس
کی سرکردگی میں ایک زبردست فوج ایٹیکا روانہ کی جہاں اس میں وہ ایتھنری مل گئے
جنھیں خود سروں نے جلا وطن کر دیا تھا۔ کٹھسالیویوں کو شکست ملنے پر تو وہ اپنے ملک کو
چلے گئے اور اسپارٹیوں نے ہیبیاس کو قلعے میں محصور کر لیا۔ لیکن اسکے پاس سالن رسد
افراط سے تھا، اور اگر اسپارٹیوں کو غیبی امداد نہ پہنچ جاتی تو انھیں واپس جانا پڑتا۔ ہوا یہ کہ
ہیبیاس کے بچے جنھیں وہ حفاظت کی غرض سے ملک سے باہر بھیج رہا تھا، دشمن کے قبضے
میں آ گئے اور انھیں بچانے کے لئے اس نے ہر ایک بات پر آمادگی کا اظہار کر دیا۔ آخر کار
وہ قلعہ چھوڑ کر سی گیوم چلا گیا۔

باب ۲۸

پچھٹی صدی ق م کے آخری دو سال میں تیختر کی حالت

الغرض شاہ ق م میں یعنی تقریباً اسی زمانہ میں جب رومنوں نے شاہی خاندان ٹارکوین کو نکالا تھا، تیختر کو از سر نو آزادی حاصل ہو گئی۔ اس وقت تک ان دونوں شہروں یعنی تیختر و روما کی کیفیات ترقی ایک دوسرے سے مماثل تھیں، یعنی اگر ہم غور کریں تو شاہ سروی اس تولی اس گویا روما کا سولون ہے اور تارکوین ٹس سوپرس اور خاندان بی سندرٹوس کا انجام ایک ہی سا ہوتا ہے، لیکن اس سال کے بعد ان دونوں بلدیات نے علم و علمدہ راستے اختیار کر لئے۔

کلیونیس کے چلے جانے کے بعد تیختریوں کی حالت کچھ قابل رشک تھی۔ بیوتی بلدیات تیختر کی سیادت کو عام طور پر پسند نہیں کرتے تھے، لیکن پلاٹہ والے جبکہ تیختری اس زمانے میں بہت کچھ پریشان کر رہے تھے، اس رتبے سے جو تیختر کو حاصل تھا، سخت متنفر تھے۔ پلاٹہ والوں نے کلیونیس سے یہ درخواست کی کہ اس بار ٹاٹھیں اپنی حمایت میں لے لے، لیکن وہاں سے انھیں یہ جواب ملا کہ دونوں مملکتوں کے درمیان اس قدر مسافت ہوئی کہ جس سے انکی درخواست قبول نہیں کی جاسکتی بلکہ اسکی بجائے انھوں نے پلاٹہ والوں کو یہ رائے دی کہ وہ انھیں فوراً تیختر کے زیر حمایت آجانا چاہئے۔ اصل میں کلیونیس یہ نہیں چاہتا تھا کہ بیوتی شہروں کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کا الزام اُسکے سر چھو پاجائے، بلکہ اسکی یہ خواہش تھی کہ اس کے ارتکاب کی جوابدہی کا بار تیختر ہی کے کندھوں پر رہے۔ پلاٹہ کے باشندوں نے اس صلاح پر کاربند ہو کر نہایت سنجیدگی کے ساتھ تیختر سے درخواست کی کہ وہ انھیں اپنی حمایت میں لے لے، اسے تیختریوں نے قبول کر لیا۔ یہ سن کر تیختر فوراً اعلان جنگ کر دیا

اور جب فریقین نے کورنتھ کو فتح نہ کیا تو منجسرا لڈ کرنے یہ فیصلہ صادر کیا کہ بیوتیہ کے وہ باشندے جو بیوتیہ لیگ کے رکن رہنا نہیں چاہتے اُس سے طردگی اختیار کر سکتے ہیں۔ تبھی اس فیصلے کو ماننے کے لئے تیار نہ تھا، لیکن جب اس نے ایٹھنہ پر حملہ کیا تو اُسے ہی شکست ہوئی، جس کے بعد دریائے اسویوس تبھی کے اراضی اور ایٹھنہ کے حلیفوں یعنی پلاٹیا اور سپیائی کے درمیان سرحد قرار پایا۔

ایٹھنہ میں عیونیت اور اعیانیت کے مابین جو فرق پہلے سے موجود تھا وہ ان واقعات کے بعد وسیع تر ہو گیا۔ لیکن ان دونوں اصول کے مابین جو تنازعہ برپا ہوا اس کا تقصیر روما کی طرح دو سو سال میں سوئچی بجائے صرف دو سال اور چند ماہ ہی میں ہو گیا، جس کی وجہ یہ تھی کہ الکیونی کلس تھینس عوام الناس کی مدد کا خواہاں تھا۔ کلس تھینس ہی نے گویا پی سستہ اوسیل کو تخت سے اتروایا تھا، لیکن مشرقی م میں اس کی بجائے ایک اور امیر، الوانورس جس نے ترک وطن نہیں کیا تھا، مشرقی م میں ارضن اول مقرر ہو گیا۔ اس پر کلیونیس کو چیسال پیدا ہوا کہ ایٹھنہ کی جو خدمت اُس نے کی ہے اگر اس کا یہی معاوضہ ہے، تو اسے کیا غرض و مطلب کہ دستور عمومی رہے یا نہ رہے، کلس تھینس کے ذاتی اطوار اپنے نانا کے اطوار سے بہت کچھ ملتے جلتے ہیں جب کہ یہی وہ اقتدار کے حصول کا خواہاں ہوتا اور یہ اقتدار ملک کے ایمان و کبار سے ملکر حاصل نہیں ہو سکتا، تو اسے پاس بس چارہ کار یہ رہ جا تا کہ وہ عوامیوں سے مکر کا کاروبار نہ کرے بلکہ اس کی اصلاحات سے دستور ایٹھنہ میں ایک عمومی رنگ پیدا ہو گیا۔ لیکن ہمیں ان کی بابت

۱۔ پلاٹیا، ایٹھنہ اور کلیونیس؛ ہیرودوٹس ۱۰۸، ۶۔ تھوسیڈیدس (۲، ۶۸) کے قول کے مطابق پلاٹیا اور ایٹھنہ کے مابین علاقہ ق م میں اتحاد ہوا ہوگا۔ لیکن گروت (Grote) کی تاریخ کی اشاعت کے بعد یہ نظریہ مسترد کر دیا گیا ہے، اس لئے کہ کلیونیس اتنا پہلے بیوتیہ نہیں گیا جتنی صدی ق م کے اختتام اور علاقہ ق م کی مہم ہرنوش تک تاریخ یونان کے سنوی تسلسل دریافت کرینکا طریقہ صرف یہی ہے کہ مختلف واقعات کو یکجا کر لیا جائے، لیکن ان کا براہ راست کوئی ثبوت نہیں مل سکتا۔

۲۔ کلس تھینس کیلئے ہیرودوٹس ۵، ۶۹ وغیرہ قبیلوں کے نام، پہلی دور میں ۱۰۰ واقعات

مطلق واقفیت نہیں ہے کہ اس نے اپنے مقاصد کے حصول کیلئے کیا طریقے اختیار کئے
بالآخر اسکی تحریکات کو جنھیں ویٹنی والوں نے پہلے سے تسلیم کر لیا تھا، عوام نے
منظور کر لیا۔

کلس تھینس کی اصلاحات کی گویا بنیاد عوام انسان کے از سر نو تقسیم پر تھی۔
اُس وقت تک ایٹنز کی چار مختلف کسٹون میں منقسم تھے، اور چونکہ اعیان ہی مقامات
مقدسہ پر جاوی تھے اس لئے انکے اقتدار کو دوسرے طبقات آبادی پر زیادہ فوقیت
حاصل تھی۔ مجلس چار صد میں ان ہی طبقوں کے اراکین نشست کرتے تھے۔ نیز اس وقت
یہاں قوم کی سیاسی تنظیم کی بنا پر اس مجلس کے مختلف افراد کے باہمی تعلقات پر تھی۔
لیکن یہ سب اصول جمہوریت کے بالکل منافی تھا، بلکہ بقول ارسطو تالیس یہ بدترجیا بہتر
ہوتا اگر مختلف افراد قوم میں حتی الاسکان اختلاط و اتفاق ہو جائے۔ کلس تھینس نے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ایٹنز، اسپارٹا کی دھلت اسکی افواج کی وہی، تبزنیوں اور مائکسیوں کی شکست
تبزنیوں کا الی گلیون کے سامنے دست استمداد پھیلائے، ہیرودوٹس کی ۵، ۴۰، ۸۱۔
(Arist. Lys) ۲۴۴ اور (Scholia) کے بیانات میں سالغہ آئینری معلوم ہوتی ہے۔
ہیرودوٹس کلس تھینس کو ایک فرتی رہبہ اور خود غرض فرد تصور کرتا ہے۔ الی گینا اور ایٹنز کے
باہمی تعلقات ۵، ۸۲، ۸۹۔

تسلط ارسطو تالیس۔ «سیاسیات» ۲، ۶، ۱۱، ۳، ۱۰، ۱۱ کہتا ہے کہ کلس تھینس نے بہت سے
غیر ملکوں، غلاموں اور ان لوگوں کو جو تہر میں آباد ہو گئے تھے مختلف قبیلوں میں شامل کر لیا۔
کلس تھینس نے اوسراکزم کا بھی طریقہ رائج کیا (فلو جوروس جزو ۹، میورا جلد ۱)۔
ارسطو تالیس «سیاسیات» ۲، ۸، ۶ اسکی بابت کہتا ہے کہ یہ طریقہ ان لوگوں کے لئے
رائج تھا جو دوسرے شہریوں سے زیادہ ممتاز ہو گئے ہیں (فون ولا موڈر میولینڈورف (Von
(Willamowitz-moellen dorff) کلس تھینس کے کام کی بہت کچھ تعریف و توصیف کرتا ہے۔ زائٹلر
یہ امر تقریباً مسلم ہے کہ ایٹنز میں کلس تھینس کے اصلاحات کے بعد بھی ایٹنز میں
چاروں قدیم ایوی کٹم خانگی رسوم کی غرض سے جب حال رہنے
دئے گئے تھے۔

اس حقیقت کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر کے اپنی جدید سیاسی تنظیم کی بنیاد رکھنا
 کے مجموعوں، "دیون" یا گھاٹوں کو قرار دیا، اور انھیں حقوق رائے دیہی کی نگرانی
 وغیرہ کے وہ جدید اختیارات تفویض کئے جو اُس وقت تک مختلف خاندانوں کو
 حاصل تھے۔ اس طرح ان سیاسی مسائل کی نگہداشت جبکہ خلق لوگوں کی انفرادی
 حیثیت سے تھا، مقامی شخصیتوں کے سپرد کر دی گئی۔ لیکن ان معاملات کا دارومدار
 جو مملکت سے براہ راست متعلق تھے، کسی چھوٹے سے رقبے کے لوگوں کی رائے پر نہ تھا۔
 آئندہ بھی کٹھ قائم رہے، لیکن بجائے اسکے کہ ہر ایک کٹھ میں صرف ہمسایہ ویسے شامل
 ہوں اسکے اراکین منتشر کر دیئے گئے، اور مجلس کے انتخاب کا حق ایسے لوگوں کی
 جمعیتوں کے سپرد کر دیا گیا جنکے لئے ایک دوسرے کا ہمسایہ ہونا لازمی نہ تھا۔
 ظاہر ہے کہ دیون کی تنظیم اور انکی مختلف قبیلوں میں تقسیم خود مجلس تھیں کا ہی کام
 تھا، جسکے لئے فالگاہ دیہی کے باضابطہ اجازت حاصل کر لی گئی، اور قدیم کٹھوں کی طرح
 نئے قبیلوں کو بھی مشہور ایجنڈے کی سوراٹوں کے زیر حمایت رکھ کر انکا اقتدار وسیع کر دیا گیا،
 مثلاً ایجنڈے کے مشہور ترین پادشاہوں یعنی کیکروپس، ایریختیوس پانڈیون اور رائے کیوس
 کے نام پر چار قبیلوں کے نام لیکروپس ایریختیاس، پانڈیون اور رائے کیوس رکھے گئے۔
 اسی طرح سے اکاٹاس ولد تھیسیوس کے نام پر اکاٹس، کیوس کے نام پر (جسکی
 بیٹیوں نے اپنے آپ کو ملک پر قربان کر دیا تھا) لیونیس، ہیوتھواون حکمران ایلیوس
 کے نام پر ہیوتھواونٹس، انطاکیوس ولد ہرقل کے نام پر، اجورانتھون کا سورما تھا،
 انطاکیوس اونے نیوس ولد پانڈیون کے نام پر اور تیس اور ایکس باشندہ
 سالاس کے نام پر ایانٹس قبیلوں کے نام رکھے گئے۔ یہ بھی قرار پایا کہ امرائے قبیلہ
 اپنے اپنے کاروبار کے انجام دیہی کی غرض سے ایجنڈے میں مجتمع ہوں، اور ہر قبیلہ مجلس
 کے پچاس اراکین کا انتخاب کرے، جبکی مجموعی تعداد بجائے چار سو کے آئندہ سے
 پانچ سو ہو۔ مجلس تھیں نے بہت سے غیر ملکوں اور آزاد شدہ غلاموں کو حقوق شہریت
 عطا کر کے گوا اپنے اعلیٰ اختیارات کا ثبوت دیا۔ نئے قبیلوں کی اہمیت اس لئے
 اور بھی بڑھ گئی کہ سال کے دسویں حصے کی مدت میں مملکت کی حقیقی حکومت کا کام ہر ایک
 قبیلے کے پچاس اراکین باری باری سے انجام دیتے تھے۔ ان اراکین پر یہ لازم تھا کہ

اپنی مدت عہدہ کے (یعنی ۳۵ سے ۳۹ دن تک) برابر ایک دوسرے کے ساتھ رہیں اور انھیں مجموعی طور پر پری تائیس کا لقب دیا جاتا تھا۔ اس مختصر مجلس کی صدارت روز بروز تبدیل ہوتی تھی اور جو شخص اس کا صدر مقرر ہوتا وہی جمیعت عموم کی بھی صدارت کرتا تھا۔

جو اصلاحات مجلس شینس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ان کی بابت ہمارے پاس براہ راست کوئی اطلاع نہیں پہنچی۔ لیکن ہم یہ وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اُس نے ایک جدت ضرور کی، وہ یہ کہ اُس نے اصول عمومیت کو محفوظ کر نیکے لئے اوسٹر اڈوم یعنی دیس نکالے کا طریقہ رائج کیا۔ ہر سال عموم ایتھنز سے دریافت کیا جاتا تھا کہ آیا وہ کسی کو دس سال کے لئے ملک بدر کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ اگر ان کا جواب اثبات میں ہوتا تو یہ طے کر نیکے لئے یہ سزا کس کو دیکھائے اور سرورائے لیجائی، اور یہ قاعدہ تھا کہ اگر شہریوں میں سے کم از کم چھ ہزار افراد اسے دینے کیلئے تیار ہوتے تو اسی شخص کا خراج عمل میں آتا تھا جسے مخالف کثرت رائے ہوتی۔ گو اس قانون کا اہل تصدیق تھا کہ ملک کو خود سری حکومت سے محفوظ رکھا جائے، لیکن اس سے اور بہت سے مقاصد بھی پورے کئے جاتے تھے، مثلاً کم از کم ارسطیدس پر تو خود سرائے حکومت کی آرزو کا شبہ بھی نہیں ہو سکتا تھا، ہم اسے بھی دس سال کے لئے نکال دیا گیا۔ اصل یہ ہے کہ یہ طریق اخراج فرقی سیاسیات کا ایک زبردست آلہ کار بن گیا اور رفتہ رفتہ اس سے کسی خطرناک شخص مخالف کا منہ بند کر نیکا کام نکالا جاتا تھا۔ اگرچہ حال کسی زاویہ نگاہ سے کیوں نہ دیکھا جائے، اس قانون کی مناسبت اور واجبیعت میں ہیں بہت کچھ شبہ ہے۔ کسی شخص کو محض غیر مقصوری ارادے کی بنا پر ملک سے نکال دینا، وہ بھی ایک ایسے زمانے میں جب صرف اسی ملک میں انسان اپنی زندگی اچھی طرح سے گزار سکتا تھا، ایک نہایت غیر منصفانہ کارروائی تھی؛ اور اگر کسی سیاسی گروہ کی مخالفت کا فائدہ صرف اسکے سربراہ اور وہ اراکین کے اخراج سے ہو سکتا تھا، تو اس میں اور جبر و تشددیں کم نہ تھیں فرق باقی نہیں رہتا۔ بہر حال ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس قانون کی ایجاد کا سہرا ایک ایسے شخص کے سر ہے جو شاید خود اصول عمومیت کا دل سے مستفاد نہ تھا۔

سے قدیم زمانے میں بھی صرف آگوس، میگارا، سسلہ اور سر قوس (تیا سموس) میں ایتھنز اور اڈوم کی

یہ امر قرین قیاس نہیں کہ کلس تھینس نے ان تمام اصلاحات کو بہ یک وقت نافذ کر دیا ہو، اور قانون خسراج کا نفاذ غالباً اس وقت تک نہیں ہوا ہوگا جب تک اسکے دیگر قواعد کی وجہ سے اعیانیوں میں رد عمل شروع نہ ہو گیا ہوگا۔ جب اس گروہ کو اپنی بے بسی اور کس پہرہی کا ثبوت مل گیا تو انھیں چاروں طرف دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اسپارٹا ہی ایسی قوم تھی جو یہ محسوس کرتی تھی کہ ان اصلاحات کی وجہ سے خود ان کے اقتدار پر ایک کاری ضرب لگی ہے، چنانچہ ایٹھ اعیانیوں نے اسپارٹا سے مدد کی درخواست کی۔ بہر حال اسپارٹا نے مداخلت کے لئے مذہب کی آڑ پکڑ لی چنانچہ ایک نقیب نے ایٹھ جاکر یہ مطالبہ کیا کہ ان تمام شہریوں کو جنگی پیشانی پر مذہبی لٹخت کا ٹکڑہ لگا تھا فوراً ملک بدر کر دیا جائے۔ ان میں سے خود کلس تھینس ہی ایک تھا اس لئے کہ وہ بھی اُسی میگا کلیس کا پڑوتا تھا جس سے کیلون کے قتل کا قتل بد سرزد ہوا تھا۔ اصل میں ایٹھ یوں کے گناہ یا اسکے کفارے کے معاملات سے اسپارٹا کو براہ راست کوئی خاص تعلق نہ تھا، لیکن نہ صرف یہ کہ وہ یونان کی سب سے بڑی مملکت تھی بلکہ اسکے اس امتیاز کو دیگر مملکتیں تسلیم بھی کرتی تھیں۔ آخر کار کلس تھینس کو اپنا سر جھکا کر پڑا۔ چنانچہ اس فورس نے سات سو ایٹھ یوں کی ایک ہزست

بقیہ حیات مصروف گذرشتہ۔ نقل کی گئی، لیکن ہم اس کا علم نہیں کہ ان مقامات پر اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ اصطلاحاً ہمیں ("سیاسیات" ۶، ۸، ۳) یہ کہنا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ ملک میں اس قسم کے قوانین کا سرے سے لٹاؤ ہی نہ ہو۔ شاید اوستراکزم کلس تھینس کے مصنوعی دستور کے لئے نہایت مناسب تھا، ظاہر ہے کہ آج کل خود وہ لوگ بھی جو اسے اتھینز کیلئے پسند کرتے ہیں، اپنے ملک میں اس کے رواج کے رزا دار نہ ہونگے۔ لیکن ہم یونانیوں کی بات یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ انھوں نے قانون اور سیاسیات کو جس سانچے میں ڈھالا وہ ہمارے خیالات سے مختلف تھا۔ حق یہ ہے کہ ان کی اس خاص ذہنی کوشش سے بھی ان کی عظمت کا پتا لگتا ہے۔

۱۰ کیلون کی کفارے کا حق من امور سے تعلق ہے وہ سب کے سب مستند ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آخر یہ گناہ کس سے سرزد ہوا تھا اور پھر منیدیس نے کیوں اس معاملے کو طے نہیں کیا تھا، اور وہ کیا بہانہ تھا جس کی وجہ سے الکبوئی دینی جا کر اپنے اچھے سے ملک کا ٹکڑہ نہیں چھوڑ سکتے تھے۔ گنہ مرزد ہونے کے بعد

پیش کر کے اُنکے انسراج کا مطالبہ کیا اور کلیونیس نے، جسے اسپاریوں نے ایک لشکر کثیر لیکر ایٹنز بھیج دیا تھا، اسکی تعمیل کی، ساتھ ہی جدید مجلس پنج صد کی جگہ ایک جدید مجلس سے صدر ترتیب دی لیکن یہیں سے اسپارٹی ناکامی کا دور شروع ہو گیا۔ مجلس پنج صد نے برخاست ہونے سے انکار کر دیا اور لوگوں میں بھجان پیدا ہو جاتی تھی وجہ سے اسپارٹوس نے قلعے کو اسپاریوں کے حوالہ کر دیا۔ جب کلیونیس اپنے پیروں میں داخل ہو گیا تو ایٹنز کے مہاجرین نے اسکے پاس یہ پیام بھیجا کہ چونکہ کسی دورانی کو اس مقدس ایوان میں داخل ہونی کی اجازت نہیں اس لئے اُسے فوراً اس سے نکل جانا چاہئے، لیکن اس حکم کو کلیونیس نے یہ کہہ کر نظر انداز کر دیا کہ «سن اور بھاریں میں دورانی ہمیں بلکا کائیائی ملتا اور جس کسی کا ہرقل اور اسکی اولاد کے وجود کا یقین رکھتا تھا وہ کلیونیس اکائیائی ہونے کو باور رکھتا تھا۔ کلیونیس سوانیس کے قانون کا ایک پندہ اپنے ساتھ لے گیا، لیکن وہ ایٹنز یوں کو مغلوب نہیں کر سکا، چنانچہ ایٹنز یوں نے قلعے کا محاصرہ کر کے تین روز کے اندر اندر اسپاریوں کو سپردِ حاکر دیا۔ آخر کار انھوں نے ہتھیار رکھ دئے اور علاوہ اسپارٹوس کے اپنے جملہ ایٹنز ی حلیفوں کا ساتھ چھوڑ کر ملک کو خیر باد کہا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ سب کارروائی اسپاریوں کے لئے نہایت درجہ توہین آمیز تھی، لیکن اتنی نہیں جتنی بظاہر بدنام ہوتی ہے۔ اسپاریوں کو اپنی بہادری کا ثبوت دینے کی کوئی ضرورت تھی لہذا اس قسم کے معاملات میں وہ عملی پہلو ہمیشہ پیش نظر رکھتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی وہ انتقام لینے پر بھی تھے رہے تھے، اور اپنی شکست کے بعد انھوں نے نہ صرف

نقدِ حیات یہ مصروفِ گذشتہ۔ ایٹمز ی فیش کو خوش نہیں رکھ سکے۔ انھوں نے حتی الوسع گناہ کا کفارہ برداشت کیا، لیکن انکے طریقے کا بہرِ مسلم ہیں۔ نتیجہ اپنے نظراذاز کے جانیکو کھی نہیں بھولی، اور موقع آنے پر اس نے ایٹمز کی اس غلطی سے پاناکام نکال لیا۔ زمانہ مابعد میں خود الکیمینی خانداں کے انسراج اپنے مورثوں کی حمایت کا جرم دہو نہیں سکے، اس لئے کہ فیش اپنے اقتدار کے مظاہرے کا ایسا فیس موقع احد سے نکل جانا پسند نہیں کرتی تھی۔ زمانہ مابعد میں ایٹنز یوں نے اس مشکل کو حل کر لیا، قوم سے ہر شہر کر دیا کہ مشہور معروف ایسی میڈیس نے اس معاملے کو اسی وقت طے کر لیا تھا، لیکن پھر یہ حل پہلے ہوتا ہے کہ لیس جہد میں اس نام کا کوئی شخص ایٹنز میں راجھی تھا یا نہیں۔

اسپارٹی شہری اور اپنے پیلوپونیزی حلیفوں کو اکٹھا کیا بلکہ تیغزوں اور خاکسبوں کو بھی جمع کیا۔ یہ اجتماع دیکھ کر عین وقت پر تیغزنی فوج میں سر اسیمبلی کے آثار پیدا ہو گئے، اور گوانٹھوں نے کلس تھیسس کو واپس بلا لیا تھا، لیکن اب انھیں یہ معلوم ہوئے لگا کہ صرف ایک شخص یعنی شہنشاہ ایران ہی انکی مدد کر سکتا ہے، چنانچہ انھوں نے ارتانا فرنیز صوبہ وار ساروس کے پاس اپنے سفیر روانہ کئے۔ ارتانا فرنیز نے یہ شرط پیش کی کہ کسی قسم کی مدد سے پہلے انھیں ایرانیوں کی مکمل اطاعت کا اصول تسلیم کر لینا چاہئے، جسے سنکر تیغزنی سفیروں نے فوراً منظور کر لیا، لیکن خود سرائیغز میں قومی خود داری کا احساس بالآخر غالب ہو گیا اور ایتھنز یوں نے جنگ کا ہتھیار ہی لیا۔

غالباً لاشہ ق۔م میں ٹھمن نے ایلیکا کی سرحد کو عبور کر لیا، اور اودھرا تیغزنی اپنی متاثرہ قوت کے ساتھ میدان جنگ پہنچ گئے۔ ایلیکا پہنچنے پر ٹھمن نے ایلیوسس کا مقدس بانچہ کاٹ ڈالا اور وہاں کے حرم محترم کو بر باد کر دیا، لیکن باوجود ان تمام باتوں کے فریقین میں کوئی باضابطہ وارے نیارے کی لڑائی نہیں ہوئی بلکہ اسپارٹا کے حلیف رفتہ رفتہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے شروع ہو گئے۔ اول تو کوہ تیغزیوں نے ہنصوں نے اس سے پہلے بھی پلاٹہ کے معاملے میں ایتھنز یوں کے ساتھ دوستی کا ثبوت دیا تھا، پیش قدمی کی۔ اہل یہ بے کہ اسپاریٹوں نے حلیفوں کی فوج کسی مقصد کے اظہار کے بغیر مجتمع کی تھی، اب جب کوہ تیغزیوں کو معلوم ہوا کہ اسپارٹا کا اصل مطلب یہ ہے کہ وہ ایتھنز کا خاتمہ کر دے تو انھوں نے فوراً اپنے اصلی خیالات کا اظہار کر دیا۔ اسپاریٹوں کے واپس ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انکے دوست کو تھی تیغزب ایلیوسس کی وجہ سے سخت پریشان ہو گئے تھے۔ اسپارٹی فوج کی کمان کلیونیسس اور اس کے ساتھی دیاراقوس کے ہاتھ میں تھی؛ اصل میں تو ان دونوں میں باہمی بغض و عناد پہلے سے تھا، لیکن اب ظاہر دیاراقوس کے واپس جانے کی وجہ تھی کہ اس نے یہ کہا کہ وہ ایسی ہیہم میں شریک نہیں رہنا چاہتا جس میں کاسیالی کی مطلق کوئی امید نہ ہو دیاراقوس اور کوہ تیغزیوں کے جانے کے بعد تمام پیلوپونیزی فوج نے گھر کی راہ لی اور خود کلیونیسس بھی دیاراقوس کے حرکت سے غصے میں بھر کر اسپارٹا واپس چلا گیا۔ ہیہم اس ہیہم کے انجام کا سبب صرف اسوقت سمجھ سکتے ہیں جب ہیہم یہ فرض کر لیں کہ کلیونیسس نے اپنے مخالفوں کو رشوتیں دی ہوگی۔

اب ایٹھنزیوں کا مقابلہ کر نیکے لئے صرف بیوٹی اور خالکسی رہ گئے تھے جنہیں انھوں نے میدان جنگ میں شکست دیدی حقیقت یہ ہے کہ خالکسی اپنی اور دوسروں کی حماقت کا شکار ہوئے اور شکست کے بعد وہ اپنے دستور کو عمومی سانچے میں ڈھالنے اور اپنے ملک کا بیشتر حصہ اپنے حریف ایٹھنزیوں کے سپرد کرنے پر مجبور ہوئے۔ یہ جنگ فی الجملہ ایٹھنزی کے لئے سودمند ثابت ہوئی اور انھیں جو فوائد حاصل ہوئے وہ ان فائدوں کے تقریباً برابر تھے جو اسپارٹا کو جنگ مسینیہ میں ہوئے تھے۔ مفتوحہ خالکسی آراضی چار ہزار ایٹھنزیوں میں تقسیم کر دی گئی جنہیں کلیروجی کہتے تھے، لیکن ان میں اور قدیم یونانی مستعمرات میں یہ فرق تھا کہ انھیں ایٹھنزی سے چلے جانے کے بعد بھی اپنے حقوق شہریت برابر حاصل رہے۔

یہ امر نہایت ہی عجیب و غریب معلوم ہوتا ہے کہ عین اس وقت جب ایٹھنزی اقتدار رو بہ ترقی تھا تو ایک چھوٹی سی ریاست کو اسکے خلاف مظاہرہ کر نیکی جرأت پیدا ہوئی تبھنزی اپنی شکست کو صبر و اطمینان کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتے تھے بلکہ وہ کسی نہ کسی حریف کی تلاش میں تھے، چنانچہ انھوں نے فوراً وطن کی طرف رجوع کیا جس کا جواب یہ ملا کہ انھیں اپنے ”قریب تر“ کو تلاش کرنا چاہئے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس ”قریب تر“ سے کون مراد ہے اسکے جواب میں ایک نہایت ہوشیار تبھنزی نے یہ کہا کہ چونکہ الفاظ دیوتا کی زبان سے نکلے ہیں اس لئے ہونہو اس سے عہد زریہ کے کسی رشتہ دار سے مراد ہوگی، اور چونکہ تبھنزی اور اکی گینا دونوں اسو پوس کی اولاد ہیں انھیں اسلئے تبھنزی کو اکی گینا سے ہی مدد طلب کرنی چاہئے۔ ظاہر ہے کہ خود تبھنزیوں کی بھی یہی خواہش ہوگی کہ انھیں جزیرہ اکی گینا کو ایٹھنزی کے مخالفت پر کسی نہ کسی طرح سے آمادہ کریں۔ اول تو اکی گینائیوں نے تبھنزیوں کا ترکی بہ ترکی جواب دیا اور کہا کہ اکی گینا کا بیٹا مستقی پر مینز گار ایکوس تھا جسکے بیٹوں کے نام پے لیوس اور تیلامون تھے، لہذا اسی سلسلے سے ”قریب تر“ رشتہ دار پے لیوس اور اکی لیس، تیلامون اور ایکس ہوئے، چنانچہ انھوں نے ان ہی قدیم سوراؤں کے عمسوں کو تبھنزیوں کے پیر اکتفا کیا۔ لیکن ظاہر ہے کہ بعض عمسوں سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ تبھنزی کے بے اطمینانی کا سبب یہ بھی ہوگا کہ ایکس کا حلق نسبت تبھنزی کے

۱۵ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سیر وڈوٹس نے جو (۵، ۶، ۷) میں ”بدانوں“ کا انفرادہ تسلیم کیا ہے

ایتھنز سے زیادہ تھا لہذا ائی گینا کی مدد و تحفظ یوں کو مشتہبہ معلوم ہوئی۔ بہر حال
تھبزیوں نے مجھے تو واپس کر دئے اور انکی جگہ انسانوں کو طلب کیا جسے آخر کار
ائی گینا نے منظور کر لیا۔ واقعہ یہ ہے کہ اس جزیرے میں ایک فریق ایسا بھی تھا
جو ایتھنز سے جنگ کا خواہاں تھا لیکن چونکہ مذہبی خانہ پری کے بغیر لوگ جنگ کیلئے
رضا مند نہیں ہوتے اس لئے یہ بھی اس ہی سوال و جواب میں شامل ہو گئے۔ علاوہ انہیں
اس سے پیشتر بھی ائی گینا اور ایتھنز کے امین اسی قسم کے مجسموں کی بابت جھگڑا
ہو چکا تھا۔

چونکہ ائی گینا کی نو آبادی ایسی دور رس کی طرف سے ہی ہوئی تھی اس لئے ان
دونوں شہروں کے باہمی تعلقات ابتدا میں نہایت دوستانہ تھے لیکن ابتداء زمانہ
سے ان تعلقات میں ایک خاص تبدیلی پیدا ہو گئی۔ ایک مرتبہ ایام قیام میں کسی نے ایسی دو پہلوں
کو یہ رائے دی کہ انھیں دایا اور اوکسے نیا کے اعزاز میں زیتون کے لکڑی کے مجسمے
نصب کرنے چاہئیں۔ چونکہ مقدس ترین زیتون کی لکڑی ایٹیکا ہی میں دستیاب ہو سکتی تھی
اس لئے انھوں نے اسکے واسطے ایتھنز سے اجازت طلب کی جس پر ایتھنز نے انکے
پاس مطلوبہ لکڑی اس شرط پر روانہ کی کہ وہ ہر سال اکروپوس پر جا کر انھیں پولیس اور
ایترتھیوس کے نام پر قربانی چڑھایا کریں۔ انھوں نے ابتدا میں تو اس شرط پر عمل کیا
لیکن جب ان میں اور ائی گینا والوں میں جنگ ہو گئی اور موخر الذکر ان مجسموں کو
اپنے ساتھ اٹھالے گئے تو ایسی دو رویموں نے اعلان کر دیا کہ اب ان پر موجودہ قربانی
لازم نہیں بلکہ اب ایتھنز یوں کو چاہئے کہ ائی گینا سے اسکا مطالبہ کریں جب ایتھنز نے
ائی گینا یہ کہلوا یا کہ وہ مجسموں کو بہر حال واپس کر دیں تو ائی گینا کی طرف سے صاف
انکار ہوا، چنانچہ فریقین میں لڑائی ٹھن گئی جس میں آگوس نے ائی گینا کا ساتھ دیا
ایتھنزی جزیرے میں اتر کر اسکے قلب تک پہنچ گئے اور وہاں یہ مجسمے نصب کر دئے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اس میں اس سے غلطی سرزد ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے
ہی تھبزیوں کے پاس آپاکس کے بت آئے ہونگے (Ael-var.Hist) ۶ کے مطابق خالکس میں
صرف دو ہزار ایتھنزی کلیر وں آباد کئے گئے تھے۔

لیکن ایک کیننگاہ سے نکل کر اکی گنیوں نے حملہ کر دیا اور اپنے تمام دشمنوں کا قلعہ قمع کر دیا۔ رفتہ رفتہ اکی گینا ایک اہم تجارتی مملکت بن گئی۔ یہاں کے باشندے بحیرہ اسود سے تجارت کرتے تھے، نمورکرائس میں خود اکی نوآبادی موجود تھی اور فوکیہ کے زوال کے بعد اسی جزیرے نے اُس شہر کی تجارت بحیرہ اڈریاٹک اور تارتےسوس کے ساتھ جاری رکھی۔ اس تجارت سے روز بروز انکی مرزہ الحالی میں اضافہ ہو گیا اور وہ اپنے غلاموں کے تعداد کی وجہ سے مشہور ہو گئے۔ نیز انھوں نے مصنوعات اور فنون لطیفہ میں بھی بہت کچھ ترقی کی اور اسی سہ طبقہ جہازوں کا ایک بڑا بھی تیار کر دیا۔ اکی گینا اور ساموس کے درمیان زمانہ دراز سے نفیض چلا آتا تھا۔ لیکن جب ساموسی اعیانیوں کی یہ کوشش کہ کسی طرح اسپارٹا اور کورنتھ کی مدد سے وہ اپنے وطن بالوف واپس پہنچ جائیں، نامکام ثابت ہوئی تو وہ سیدھے کریٹ چلے گئے اور وہاں سے شہر کبونیہ پر قبضہ کر کے آباد ہو گئے۔ اب اکی گینی آگے بڑھے اور سمندر پر انھیں شکست دیکر خود کیدونیہ پر قبضہ کر لیا اور انھیں غلام بنانا کر فروخت کر دیا۔ اکی گینا والوں کی کارروائیوں سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ انے ملک کے نہایت مختصر ہونیکلی وجہ سے انھوں نے جو کچھ کیا اس میں ہمیشہ نتائج سے قطعاً بے نیازی اور بے پروائی دکھائی۔ فنون لطیفہ میں جو قابلیت انھیں حاصل تھی وہ تہ خانہ اتھینا کے میں ستونوں سے ظاہر ہوتی ہے جو اس جزیرے کے مشرقی سمت میں آج تک کھڑے ہوئے ہیں۔ انکے سرشلوں کے نمونے جو سال ۱۸۱۷ء میں دستیاب ہوئے اس وقت میونخ کے عجائب خانے کو زینت دے رہے ہیں، اور اگرچہ عام کیفیت اور چہرے کی ساخت سے ایک قسم کی سختی ظاہر ہوتی ہے، لیکن ان سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ انکے بانیوں والوں کو جسم انسانی کا چہرہ اُٹارنے میں ایک خاص قابلیت حاصل تھی۔

جزیرہ اکی گینا مرزہ الحال تھا، اور سمندر پر اسکی دھاک نیکی ہوئی تھی، لیکن اسکے

میں دیکر اس واقعہ کو ۶۵۰ ق۔ م میں ہونا بیان کرتا ہے میرے نزدیک تبدیلی لباس کے قصے اور
 سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ اس سے بھی پہلے ہوا ہو۔

۵۔ اکی گینا کی تجارت کے لئے ہیرودوٹس ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵

ایتھنز سے اسکے تعلقات اچھے نہ تھے، چنانچہ اُس نے تھبزیوں کا کہنا مانکر اپنے حریف کو نقصان پہنچانے کی حتی الامکان کوشش کی۔ معمولی اعلان جنگ کے بغیر وہاں کے بڑے نے ساحل آئیگیا پر حملہ کر کے بندرگاہ فالیروم اور بہت سے دوسرے مقامات پر باد کر دیے۔ اس پر ایتھنز یوں نے ویلفی کی طرف رجوع کیا، جہاں سے یہ جواب ملا کہ تیس سال سلسلہ اشتہار کر نیے بعد انھیں ایک کوس کے اعزاز میں ایک بت کدہ تعمیر کرنا چاہئے جس کے بعد انکا حلقہ یقیناً کامیاب ہوگا۔ اگر انھوں نے فی الفور حملہ کر دیا تو گو بالآخر فتح اُن ہی کو ہوگی لیکن اس سے پہلے انھیں بہت سی شکستوں کا منہ دیکھنا پڑیگا۔ یہ جواب پا کر انھوں نے فوراً کچھ اراضی ایک کوس کے نام پر وقف کر دی اور جنگ کی نہایت تیزی سے تیاری کرنے لگے۔ لیکن قبل اسکے کہ وہ میدان جنگ میں اُلی گینا سے دو چار ہوں، انھیں ایک نہایت قوی ٹیمن کے حملہ کی مدافعت کرنی پڑی۔

اسپارٹا میں معاملات کی صورت حال کچھ اس قسم کی چمکی تھی کہ اس کی وجہ سے ایتھنز یوں کا مستقبل تاریک نظر آنے لگا تھا۔ یہاں کے لوگ یہ خیال کرنے لگے تھے کہ فشیہ کے کہنے سے انھوں نے عیش پسند بی سستہ اوسیوں کے مخالفت کرنے میں جلد بازی کی ہے اور اکیسویں جنگی انھوں نے مدد کی تھی بی سستہ اوسیوں سے بھی بدتر ثابت ہوئے ہیں۔ نیز انھوں نے ایتھنز سے جو لڑائی پھٹی تھی اُس میں بھی انھیں کوئی بڑی فتح یا بیش قرار فائدہ نہیں ہوا۔ لیکن سوال یہ تھا کہ اب کیا کیا جائے اور جب ایتھنز مغلوب ہو جائے تو وہاں کا حکمران کون ہو۔ انھیں بہترین تدبیر یہ معلوم ہوئی کہ سپیاس کو تخت پر بٹھایا جائے، چنانچہ انھوں نے اسے جلاوطنی سے واپس بلا کر اراکین لیگ سے اسکا تعارف کرایا۔ انھوں نے معذرت چاہی کہ جھوٹی فالوں کی وجہ سے ان سے سخت غلطی سرزد ہوگئی تھی جس کے بعد ایتھنز یوں نے انکے ساتھ نہایت ناشکری کا برتاؤ کیا اور بیویوں اور خالکسیوں کے ساتھ بری طرح پیش آئے، چونکہ اُنکی یہ خواہش تھی کہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ ممکن نہ ہو اس لئے یہی مناسب تھا کہ سپیاس ہی تخت پر بیٹھے۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ اسپارٹا کی متمنی طیف یا تئیں تئیں اُن سب میں اعلیٰ فی طرز حکومت رائج تھی، او باب

شاہ کلیونیس خود اسبارٹی فوج کا کماندار تھا۔ فقیہ نے ایک طرف تو یہ پیشینگوئی کی بات
تھی کہ کلیونیس آرگوس پر قبضہ کر لیکا اور دوسری جانب آرگوسیوں کو حسب معمول
مہم سا جواب دیدیا تھا۔ کلیونیس ابتدا میں تو خشکی کے راستے سے آرگوس پر حملہ کرنا
چاہتا تھا، لیکن جب فوج دریائے ایراسی نوس کے کنارے پہنچی تو قربانی کے شگون
خواب نکلے، چنانچہ اُس نے سکیون اور آلی گینا سے دو ہاں کے باشندوں کی مرضی
کے خلاف، جہاز منگو کر ترنزا اور نوپلیا کے قریب اپنی فوج اتار دی جب آرگوسیوں نے
اسبارٹی لقیب کو کھانے کے بل بجاتے سنا تو خود وہ بھی کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے
چنانچہ مین اسوقت اسبارٹیوں نے اُن پر حملہ کر کے انھیں شکست دیدی۔ اسکے بعد بہت سے
آرگوسی ایک باغیچے میں جو آرگوس نامی سو رہا کے نام سے منسوب تھا، بھاگ گئے،
لیکن کلیونیس نے اس میں بھی آگ لگا دی اور چھ ہزار آرگوسیوں کو بھسم کر دیا۔ اب
کلیونیس سمجھا کہ فقیہ کی پیشینگوئی پوری ہو گئی یعنی باغیچہ "آرگوس" فتح ہو گیا، اور وہ شہر
آرگوس پر قبضہ نہیں کر سکا، چنانچہ وہ اسبارٹا واپس آ گیا اور ایفوروں کے سامنے
اپنے طرز عمل کی تائید میں قسم پر کی۔ اسکے عکس آرگوسیوں نے یہ مشہور کیا کہ کلیونیس نے
شہر چھوڑ دیا تھا لیکن اسے آرگوسی عورتوں کے ہاتھوں شکست اٹھانی پڑی تھی۔ اسی
اسبارٹی شکست کی یادگار میں آرگوس میں ایک نئی عہد منائی جانے لگی جس کا نام
ہیرتھی کار کھا گیا اور جس میں مرد عورتوں اور عورتیں مردوں کا ہمیں بدلتی تھیں۔ بہر حال
آرگوس عرصہ دراز کیلئے بالکل بے دست و پا ہو گیا، اور یہ امر جنگ ایران کے زمانہ میں
یونانیوں کے لئے نہایت مبارک ثابت ہوا۔

دیباچہ

بعض مسلمہ خیالات سے مختلف ہیں مثال کے طور پر مفصلہ ذیل کا ذکر کافی بھٹا ہوں۔
 ارشقیہ ش اور تسطا کلیس کی انفرادی حدیث، فارقلیس کا نصب العین، ایتمھزی
 کی جمعیت عوام میں کسی قرار داد کے محرک کی ذمہ داری کی اہمیت، ایتمھزی
 خصال کے خصوصیات، ایتمھزی میں امر اور غما کی تمدنی حیثیت کی یکسانی، ویلہ یونین
 میں تہذیب و تمدن کی شاہراہیں، ان میں سے اکثر معاملات میں ان خیالات سے جو امکان
 نے انہی نہایت قابل قدر تصنیف ”ایتمھزی اور یونان“ میں ظاہر کئے ہیں متفق ہوں۔
 لیکن حقیقت امر یہ ہے کہ ان واقعات کا میرے دل پر خود بخود انکشاف ہوا اور
 جہاں تک مجھے علم ہے میں نے اس کتاب سے کوئی خاص بات اخذ نہیں کی۔

میرا فرض ہے کہ میں ج، پ، اسکس صاحب کا سنکر یہ ادا کروں کہ اھول
 نے اس جلد کے باب اس کے حاشیہ کی تصحیح کی۔ ان کے بیان کے بموجب اس میں
 کوئی شبہ نہیں کہ یونان کے کئی بلاشبہ چھٹی صدی ق م کے ہی ڈھلے ہوئے
 ہیں اور اگر ہم انھیں اسی بادشاہ کی طرف منسوب کریں جس کا ہیروڈوٹس ذکر کرتا ہے
 تو سمجھتی بجانب ہوں گے۔ ساتھ ہی باب، احاشیہ میں اس بات کا اضافہ کر لیا
 جائے کہ سلطنت انھن کے غیر ایتمھزی چاندی کے سکے نہایت کمیا ہوں۔ اور
 یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ گوسلی کے سکوں کی تاریخ ایک حد تک معین ہو چکی ہے لیکن مترقی
 یونان اور خاص اقلیم یونان کے سکوں کی بہت کچھ تحقیقات کرنا ابھی باقی ہے۔

میرن آرویہ ہے کہ جطرح میرے نقادوں نے پہلی جلد کی تصدیق مہربانی آریہ رائے میں کی ہے
 وہ اس جلد کے ساتھ بھی ویسا ہی بناؤ کریں پہلی جلد کے جن تبصروں سے میں متاثر ہوں انھوں نے مجھے اور بھی
 زیادہ ثابت قدم کر دیا ہے لیکن ساتھ ہی مجھے اپنے نقائص بھی معلوم ہوئے ہیں جن کا ارادہ کرنے کی
 میں نے اس جلد میں کوشش کی ہے۔ لاشعہ اس جلد میں بھی چند در چند تفصیلی نقائص ہونگے، مگر مجھے یقین
 ہے کہ ان سے اس کی قدر و قیمت میں بڑھ نہیں لگے گا۔

۵۰۲

یادداشت

انگریزی مترجموں کی یہ خواہش ہے کہ ان تصحیحوں و اضافہ جات کا شکریہ ادا کریں جو مصنف نے کی ہیں ساتھ ہی وہ فزڈرک
 کلاک کے نمونہ میں جو انھیں انگریزی ترجمہ کی نظر تالی اور یونان کی تصحیح میں دفاتر اٹھائی تیری ہوگی

باب (۱)

بغاوت یونانیہ

اس باب اور چند دیگر ابواب میں ہم ناظرین کے سامنے تاریخ دنیا کے بعض اہم ترین واقعات پیش کریں گے۔ ہم اس وقت مشرق اور مغرب کے اس عظیم الشان محاربے تک پہنچ گئے ہیں جسے عام طور پر جنگ مائے ایران کا لقب دیا جاتا ہے اور جو ان لڑائیوں میں سب سے پہلی ہے جو دول مشرقی مغرب کے مقابل ہو کر لڑیں۔ اس جنگ کا ایک اور عظیم الشان محاربے سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے جو ازمنہ وسطیٰ میں اسلام اور عیسویت کے پیروں کے درمیان برپا رہا۔ یہ حملہ صرف ایک ہی مرکز سے نہیں کیا جاتا ہے بلکہ مشرق و دو مختلف محاذوں یعنی ایشیا اور افریقہ سے مغربی تمدن پر اثر ڈالا جاتا ہے + بلاد یونان کی نظر میں ستھ ق م کے قریب اور سوس کو بعینہ دی رتبہ حاصل تھا جو عیسوی دیار کی نگاہ میں دسویں صدی عیسوی کے بغداد اور قیروان کو۔ مگر ایک خاص لہر میں یہ دونوں دور ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ازمنہ وسطیٰ میں دول متحدہ ایک دوسرے کے ہم رنگ ہیں۔ دونوں کے رگ و پے میں تعصب سرایت کئے ہوئے ہے، دونوں جانب کے جنگجوؤں کی تعداد تقریباً مساوی ہے، دونوں طرف کے سپہ سالاروں کو فن حرب کے اصولوں سے بخوبی واقفیت حاصل ہے، لیکن جس جنگ کا ہم اس وقت بیان کر رہے ہیں اس میں یہ سب نہیں پایا جاتا بلکہ فریقین میں زمین و آسمان کا فرق پایا جاتا

باب

ہے۔ ابتدائے جنگ میں مشرق کے پاس ہر قسم کے وسائل اور قوت موجود ہے مگر اس کے برعکس یونان کی ظاہری شکل و صورت محض غریبانہ ہے مشرق کے پاس لاتعداد سپاہی اور بہترین سامان حرب موجود ہے اور اس کے عظیم انسان لشکر ایک ہی مرکز کے اشارے سے کھینچ کر ہر طرف کی طرح ادھر ادھر حرکت کرتے نظر آتے ہیں خواہ وہ مرکز تنہی ہو یا عدیدی اس کے برعکس مغرب میں جنگ کی لٹاکار کا جواب ایک ایسی قوم دیتی ہے جو مجتمع ہونے کے بجائے متفرق ہے اس کے افراد کی تعداد نہایت ہی کم ہے مگر ان میں خود اپنے اوپر پوری طور پر اعتماد ہے اور وہ نہایت تندہی سے اپنے جنم بھوم کے خاطر لڑنے مرنے کو تیار ہیں جس چیز سے انھیں دلی نفرت ہے وہ شخصی حکومت ہے اور انھیں اپنی قوت بازو اور اپنے گھروں پر پورا بھروسہ ہے وہ ایک ایسی قوم کے منتخب شدہ افراد ہیں جو ابھی اپنے عقول و شباب ہی میں ہے اور جسے خداوند تعالیٰ نے اعلیٰ ترین صفات سے سرفراز کیا ہے مگر ساتھ ہی جس میں بہت سے نقائص بھی ہیں اور جو خوبصورت چیز کو دیکھتے ہی جوش میں بھر جاتے ہیں ان کا دارک نہایت دافع و اعطی ہے مگر ساتھ ہی بعض اہم معاملات میں اس کی رائے بہت جلد بدل تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ وہ ایسی ملتوں میں مقیم ہیں جو مشکل سے ایک دوسرے کے ساتھ ملکر امن چین سے اوقات بسر کر سکتے ہیں اور ان کے مابین ہر موقع پر تفرقہ اور تنازعہ برپا رہتے ہیں۔ ان تمام باتوں کے باوجود یورپ ہی کا بول بالا ہوتا ہے اور بالآخر عقل و قوت پر قوت تادیب تعداد محض پر اور حقیقی زندگی ترتیب کار کے اصول پر غالب ہو جاتی ہے۔

مشرق اور مغرب کے مابین جو تنازعات و فتاوے قائم ہوئے ان سب کا مقصد ایک ہی تھا لیکن ان کا ایک دوسرے سے کچھ زیادہ تعلق نہیں تھا اور اگر کم ان کی ترقی کے مابین بٹھا جائیں تو دو مختلف میدانوں میں ٹک دو کر باہر لگی۔ خاص اقلیم یونان کے مقابل تو ابرانی تھے اور سر تو سیوں اور اراکاسیوں کے خلاف و طاجی۔ ان دونوں جن سے پہلا میدان دوسرے سے کہیں زیادہ دلچسپ اور شاندار ہے مشرق میں دونوں فریق صرف یکا ایک دوسرے کے مخالف نظر آتے ہیں جھگڑا اور تنازعہ تمدن اور تہذیب کے دو اہم قائم مقاموں کے درمیان ہے اور جو اقوام دیگر قوموں سے زیادہ ممتاز ہیں وہی اس میں حصہ لیتی ہیں۔ لیکن مغرب میں فریقین کی

آبادیوں کا تصادم ہوتا ہے۔ ایک طرف یونانی قوم کی شاخیں صفا آراہیں دوسری جانب
 فنیقی قوم کے مستعمرات ایسا وہ ہیں اور یہ ایران کے دست نگر ہیں مغرب میں محض مسئلہ
 درپیش نہیں کہ یونانی اصول مشرقیوں کو شکست دیدیں ماولاں فاتح و ناصر فریق کا ہر
 ایک خود سر ہے گردہ خود سر ایسا ہے جو اپنے صنف میں سب سے ہم و گزیر ہے اور جس کے
 زیادہ بلا و یونان کی خدمت کسی نے انجام نہیں دی +

یونان اور ایران کے باہمی مناقشے کا اصل باعث بغاوت ایونیہ تھی جو دراصل
 یونانی شخصی حکمرانوں کی لامتناہی اور مسلسل آرزوؤں کی وجہ سے پھیلی۔ شہنشاہ داریوس
 نے جب اسکیت قوم کے خلاف مہم سر کی ہے تو اس نے درائے ڈینیوب کو عبور
 کرنے کے بعد ایونی بلدیات کے خود سروں کو اپنے تعمیر کردہ نشیمنوں کے چل گنگہانی
 کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ ہمیں ہیرودوٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممتاز خود سر دانیس والی دیوں
 ہپوکلوس والی بیساکوس، ہیرودوٹس والی پاریم، مئرو دوروس والی پروکوس، سوس
 ارستیاغورس والی کیزکوس، ارستلون والی بائی زلف، لٹیا دیس والی خرسونیڈز

لے اسکیت قوم پر داریوس کی فوج کشتی اور اس قوم کے عام حالات کے لئے
 ہیرودوٹس ۴، ۱۲۴ کا مطالعہ کیا جائے۔ ڈینگر (۴، ۱۴۱) اور بوسولٹ
 (۲، ۱۲) اس کی تاریخ کا تین صدقہ میں کرتے ہیں۔ اسکیتیہ کی عام حالت سے
 لئے فونی مان کی کتاب ”اسکیتیہ میں یونانی“ دیکھنا چاہئے۔ فونی مان اور دیگر
 مورخوں کے نزدیک اسکیتیہ مونگول (مغل) کی سل کے ہیں مگر قسوس
 وغیرہ انہیں آریائی بتاتے ہیں۔ اس مسئلہ کے لئے بوسولٹ ۲، ۱۵
 دیکھنا چاہئے۔ ہیرودوٹس کے عجیب و غریب بیان کی مفصل تنقید
 کے لئے ڈینگر (۴، ۱۴۸) کا مطالعہ سودمند ہوگا اس کی رے ہے
 کہ داریوس مشرق کی طرف ہیں بلکہ شمال کی جانب چلا اور دریائے
 پروت کے کنارے کنارے ہوتا ہوا دریائے ڈینیوب کی دلدلوں تک
 پہنچ گیا۔ رمانہ حال کی تصانیف میں سے گ، مار کا مضمون ”فلک اسکیتیہ و ہم و اربوٹس“ دیکھا جائے
 ہیرودوٹس کا بیان ہے کہ مائورس کاہن مندر دیکھیں ساکن ساموس نے ہارپوش کے لئے تیار کیا تھا۔ ۱۵

ستر اس والی عجوس، ایلیس والی ساموس، لاؤڈاماس والی فوکیا، ہستیائیوس
 والی ملطہ اور ارسطانورس والی کیسے تھے۔ داریوش کی روشنی
 کے بعد اسکیت قوم کے چند افراد ان کے پاس آئے اور کہا کہ مل پر قبضہ کرنے کا موقع
 آگیا ہے اگر ہم نے اسے ہاتھ سے نہ جانے دیا تو شہنشاہ کا راستہ بالکل سدود ہو جائیگا
 اور یونانی آزاد ہو جائیں گے۔ ہستیائیوس کی رائے تھی کہ اس تحریک پر عمل کیا جائے
 لیکن دیگر والیان ہدایت نے ہستیائیوس کی رائے کے مطابق یہ طے کیا کہ شہنشاہ
 کا وفادار رہنا ہی مناسب ہے اور محض ظلم داری کے لئے انھوں نے بل کا وہ حصہ
 جو اسکیتی کنارے پر پڑا ہوا تھا علیحدہ کر دیا۔ اب اسکیتیوں نے طویل و عریض صحرائے
 روس پر ایرانیوں کا تعاقب کیا لیکن وہ انھیں پکڑ نہ سکے اور آخر کار ایرانی پل تک
 پہنچ گئے۔ مگر اتنا زیادہ ہو گئی تھی اور چونکہ انھیں اندھیرے میں بل بالکل نظر نہ آیا
 اس لئے وہ بہت تردد ہوئے ان کی فوج میں ایک بلند آواز مصری بھی تھا اور وہ بتلے
 زور سے ہستیائیوس کا نام لیکر اچھر وہ فوراً آمو جو ہوا اور ٹوٹے ہوئے بل کی طرف
 کر دی۔ اگر قصہ حقیقت پر مبنی ہے تو داریوش کو ہستیائیوس کا بدلہ منوں ٹکڑا کر
 ہونا چاہئے تھا۔ ہستیائیوس خود بل کی حفاظت کرتا ہے اور اسے ایرانی ایسے
 آمو جو دہتے ہیں جیسے مفرد سوار کے کا کوئی دستہ اور بے کار اس بل کی تلاش کرتے
 ہیں جس کے ساتھ ان کی حفاظت کا مسئلہ وابستہ ہے مگر بالفرض اس افغانہ انہر بیان میں
 واقعات ایک دوسرے کے ساتھ دیے ہی پر دئے گئے ہیں جیسے شکسپر کے کسی
 منظر میں، اور اگر ایرانی فوج کو اس قدر خطرے کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا، میر وڈوش
 بیان کرتا ہے اور بالفرض یہ بھی غلط ہو کہ یونانیوں کو اس کا یقین تھا کہ اگر وہ بل کو
 توڑ ڈالیں گے تو ایرانیوں کو سخت زک پہنچے گی، پھر بھی اس تمام قصے سے یہ نتیجہ
 نکلتا ہے کہ یونانیوں میں جو شخص داریوش کا سب سے بڑا دوست تھا وہ ہستیائیوس ہی
 تھا۔ اسے انعام کے طور پر داریوش نے مرکیئوس نامی مقام جو دریائے استر کیون
 کے کنارے واقع تھا عطا کیا اور اس نے اسے قطع بند کر لیا۔ لیکن میگابز دے جو
 یورپی صوبہ جات ایران کا صوبہ دار تھا داریوش سے کہا کہ یہ قطع بندی دولت ایران
 کے لئے خطرے سے خالی نہیں ہے جس کے جواب میں ہستیائیوس کو شہنشاہ نے

باب

سوس طلب کیا اور یہ ظاہر کیا کہ دربار ایران میں ہستیائوس کی خدمات کا اعتراف کیا جائیگا۔ مگر فی الحقیقت اس کی غایت یہ تھی کہ ہستیائوس کو بالکل بے دست و پا کر دے اور آخر کار وہ اپنی خواہش کے خلاف دربار ایران میں حاضر رہنے پر مجبور ہوا۔ اس نے یہ بھانپ لیا کہ جب تک مغربی ممالک میں بے چینی کے آثار نمودار نہ ہوں گے اس وقت تک اس کا سوس سے بیٹنا ناممکن ہے اور اگر بغاوت ہوئی تو شہنشاہ لامحالہ اسی کو بغاوت فرو کرنے کی غرض سے بھیجے گا۔ اب چونکہ بغاوت کا خود بخود ویدیا ہونا دستور تھا اس لئے وہ اس کے بھر کانے کی فکر میں لگ گیا اور اس میں اسے ایک اور شخص نے مدد دی جو چند دیگر اسباب کی بنا پر یونانیہ کو شتمل کر دینا چاہتا تھا + ۳۵

ہستیائوس کے قائم مقام کی طور پر اس کا ایک داماد ارسطاغورس ملطہ پر حکومت کرتا تھا۔ ناکسوس کے چند جلاوطن اعیانی اس کے پاس آکر اس سے مدد کے لقمے ہوتے۔ ارسطاغورس نے سوچا کہ اگر اس نے انھیں مدد دی تو وہ خود ناکسوس کا خود سر حاکم بن بیٹھے گا اور ابتدا میں اس نے ناکسیوں کی استدعا کو منظور کرنا چاہا۔ لیکن غور کرنے پر اسے معلوم ہوا کہ ملطہ کا اقتدار اس مہم کے لئے بالکل ناکافی ہے۔

۳۵ بغاوت یونانیہ۔ ہیرودوٹس ۵، ۲۸، ۶، ۲۲ + دائیس بورن: ”بغاوت یونانیہ“
یہ ناکسوس ۸، ۲ + دمیتر + مقابلہ کیا جاسے۔ پوسینٹ: ”داریوش کے زمانے میں مغربی ایشیائے کوچک کی حالت، کیونکہ بزرگ ۳۵۹ء کرم پولس؟“ (ایشیائے کوچک کا ایرانی صوبہ)۔
لاٹزنگ ۳۵۹ء + ڈکر کے نزدیک واقعات کا سلسلہ مفصلہ ذیل ہے:-

۳۵۹ء ق م۔ ناکسیوں کا معرضہ۔ ۳۵۹ء ق م۔ جنگ لادے۔
۳۵۹ء ق م۔ تیسرے ملطہ۔ اس کے برعکس بوسوٹ کے نزدیک ہے:-
۳۵۹ء ق م۔ ناکسیوں کا معرضہ۔ ۳۵۹ء ق م۔ جنگ لادے (بوسوٹ ۲۹۲)۔
۳۵۹ء ق م۔ تیسرے ملطہ۔ ہمارے نزدیک صرف ایک امر کا تعین ہو سکتا ہے۔ وہ یہ کہ بغاوت کی ابتدا اسے چھ سال کے بعد ملطہ منجر ہوا ہے۔

نہملہ دیگر مورخوں کے ڈکر نے بھی ۵۱۴، ۳۲ میں یہ دکھایا ہے کہ یہ معرضہ ناقابل اعتبار ہے کہ میگابائیس نے سازش کی خبر دی تھی۔

لہذا اس نے ایرانی قوت و جبروت سے کام نہ لیا چاہا اور تمام معاملہ بے کم و کاست ساروس کے صوبہ دار اترافرنز کے سامنے پیش کر دیا۔ اس نے اسے یقین دلایا کہ جریرہ ناکسوس کو ایک سو جنگی جہاز منخر کر سکتے ہیں اور اگر اس مہم میں کامیابی ہوئی تو ممکن ہے کہ جریرہ ہیوبہ بھی فتح ہو جائے۔ اترافرنز نے اس کی اطلاع شہنشاہ ایران کو کر کے اس کی منظوری حاصل کر لی اور اپنے عزیز میگابائیس کو مہم سر کرنے کے لئے مقرر کیا۔ لیکن راستے میں میگابائیس اور ارسطاعورس میں نفیض پیدا ہوئے جبکہ وجہ سے مہم میں حیرانی پڑ گئی اور بالآخر انھیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ میگابائیس نے اس تمام سازش کا حال ناکسوسیوں کو بتلادیا جنھوں نے تیاریاں مکمل کر کے چار ماہ محصور رہنے کے بعد بالآخر حملہ آوروں کو شکست دیدی۔ جب ارسطاعورس ملطہ واپس آتا تو اسے ایسی مشکلات محسوس ہونے لگیں۔ اسے مالی نقصان تو کچھ زیادہ نہیں پہونچا تھا لیکن اس سے خیال کیا کہ وہ اس وعدے کا ایفا نہیں کر سکا جو اس نے ایرانیوں سے کیا تھا اس لئے ممکن ہے کہ اس پر ایرانی الزام لگائیں یا اسے خود سمرانہ حکومت سے محروم کر دیں یا اور وہ بہ سوچنے لگا کہ شاید بغاوت کرنے سے جملہ مشکلات رفع ہو جائیں۔ جب وہ اس قسم کے خیالات میں مستغرق تھا تو ہستیائیوس کے پاس سے ایک غلام آیا اور ارسطاعورس کے سامنے اپنی حجامت خانے کی خواہش کی جب اس کا سر موٹا لگ گیا تو اس پر یہ پیغام گدا ہوا نظر آیا کہ ارسطاعورس کو فوراً علم بغاوت بلند کر دینا چاہئے اس نے اپنے دوستوں کے سامنے یہ واقعات بیان کر دئے اور ان سے بھی شرکت بغاوت کی استدعا کی جس پر مورخ ہکاتائیوس کے علاوہ باقی سب نے آمادگی کا اظہار کیا۔ اس نے یہ کہا کہ اگر وہ درحقیقت بغاوت پر کمر بستہ ہیں تو انھیں کم از کم بڑی داس کے اپولو دیہی کے مندر کے خزانے پر قبضہ کر لینا چاہئے۔ اس مسئلے پر اتفاق بالکل ممکن تھا اور مخالف آراء کے باوجود علم بغاوت بلند کر دیا گیا۔ ارسطاعورس عامۃ الناس کو اپنا جانب دار کرنے کے لئے خود سری سے مستعفی ہو گیا اور اپنی رعایا کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ لیکن اس بڑے کے جہازوں پر جو ناکسوس سے واپس آ رہا تھا چند خود سری ایسے بھی تھے جو ایرانیوں کے مداح تھے مثلاً اولیائیوس والے میلاسا ہستیائیوس والے ترمرا اسکومیس والے ہتیکنہ، ارسطاعورس والے عیسے وغیرہ۔ ان سب کو باغیوں نے گرفتار کر کے اپنے

باب

شہروں کے باشندوں کے حوالہ کر دیا۔ ان میں سے کوئیس تو متقی لنیوں کے ہاتھوں
سنگسار ہوا باقی سب بچ گئے۔

اب باغیوں کو حلیف پیدا کرنے کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ اس مقصد کے
حصول کے لئے ارسطو عورس سب سے پہلے اسپارٹا گیا۔ وہاں سب سے بار سوج شخص
شاہ کلیو مینس تھا جس کا ذکر اس کتاب کی پہلی جلد کے تالیفیں باب میں آچکا ہے
اس کے سامنے ارسطو عورس تانبے کی ایک تختی لکھایا جس پر ملک دیا اور سمندر بنے ہوئے
تھے، وہیں اس میں شب پر نہیں کہ یہ علامہ دھرم رکھتا تھا۔ اس کا بنایا ہوا نقشہ تھا، ارسطو
نے کہلکہ ایونیوں کے لئے غلامی کی زندگی بسر کرنا سخت ترین توہین ہے جسے یونانی ہرگز برداشت
نہیں کرنا چاہتے۔ اسپارٹا اپنی بہادری میں دیار یونان میں سب سے ممتاز ہیں اور وہ اس
قوم کے رہبر بھی ہیں اور اس کے برعکس ایلنی نہ تو بہادری اور نہ ان کے پاس عمدہ اسلحہ ہیں
اس لئے انھیں اسپارٹا کی باگمانی مغلوب کر سکتے ہیں۔ اب اس نے ان اقوام کا حال بیان
کیا جو سمندر اور پائے تخت ایران یعنی سوس کے درمیان آباد تھے اور کہا کہ اگر یونانی
کا میاب ہو گئے تو سوس کا عظیم الشان خزانہ ان کے ہاتھ لگ جائے گا، کلیو مینس نے
اس کے جواب کے لئے تیسرے دن کا وعدہ کیا اور اس قدر دریافت کیا کہ آخر
سوس کا کتنے روز کا راستہ ہے۔ گویا یونانی بہ آسانی غلط جواب دے سکتا تھا (اور ہم یہ دوسرے
کو خیال ہے کہ اسے صحیح جواب نہیں دینا چاہئے تھا) لیکن اس کے بجائے اس نے
یہ سچا جواب دیا کہ اسپارٹا سے سوس تین مہینے میں پہونچتے ہیں۔ یہ سن کر کلیو مینس اچھل پڑا
اور کہنے لگا کہ اگر سوس اتنا ہی دور ہے تو پھر اسپارٹا ایونیوں کی کسی طرح مدد نہیں
کر سکتا۔ اب ارسطو عورس نے ملجیا نہ آواز سے کلیو مینس کی فوجا مدد کی کہ وہ اسے
ایک مرتبہ اور باریابی کا موقع دے اور باریابی برطی خود سرے روپیہ پیش کر کے
کلیو مینس کو اپنی طرف کرنا چاہا اس نے پہلے تو دس تالنت نکالے اور پھر رفتہ رفتہ اس
رقم میں اضافہ کرتا گیا۔ جب اس کی نقد ادھیکاس تالنت تک پہونچ گئی تو کلیو مینس
کی جھوٹی لڑکی گود گود جس کی بعد میں لیونی داس کے ساتھ غادی ہوئی (اسنے
باپ کو مخاطب کر کے کہنے لگی کہ ابا جان اگر آپ اسی وقت یہاں سے نہ چلے گئے
تو یا جی آپ کو درغلانے لگا۔ اس پر کلیو مینس کب دوسرے کرے میں چلا گیا

ہو اور سطاغورس کو عبور اسپارٹا کو خیر باد کہنا پڑا۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس جگہ بھی واقعات کو ذرا چٹ پٹا کر دیا گیا ہے۔ لیکن ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ بردے کے پیچھے اصل میں کیا کیا ہو رہا ہے۔ اغلب ہے کہ بعض ایساری شہری ایسے بھی ہو گئے جو اس ہم کے خلاف نہ تھے مگر چونکہ ان کی تعداد کم تھی اس لئے ہم کا سر کیا جانا ناممکن تھا۔ محض ایک شخص سطاغورس کا بیان اس بات کی ضمانت نہ تھی کہ حملہ آوروں کو ایشیا میں کسی قسم کی مدد ملی سیکے گی۔ جو مملکت اسپارٹا کے اصولوں کا دم بھرتی ہو اس کے لئے سوس کا خزانہ بطور مال غنیمت مل جانا ہرگز کافی نہ تھا۔ اور ہم پہلی جلد میں دیکھ چکے ہیں کہ کلیوٹیس سمندر پار کی مہمات کو کمزور یا وہ پسند نہ کرتا تھا + بدین وجہ اس گفت و شنود کو ختم کرنے کے لئے جو ایونیہ اور اسپارٹا کے مابین شروع ہو گئی تھی ایک بہانہ تلاش کیا گیا اور وہ بہانہ یہ ملا کہ چونکہ سوس یونان سے بہت دور ہے اس لئے اسپارٹا مدد نہیں دے سکتا۔ یہ ایک نہایت لغو بات تھی! اگر سپاریوں کا مقصد محض ایران کے خزانے پر قبضہ کرنا ہی تھا تو یہ کوئی اعلیٰ مقصد نہ تھا۔ رہے ایونیہ کے باشندے سودہ اس مسافت کو عبور کئے بغیر ہی آزاد ہو سکتے تھے۔ حق تو یہ ہے کہ بے چارے ایونیوں کی آزادی کا خیال نہ تو اسطاغورس ہی کو تھا نہ اسپاریوں کو + ۵۷

جب اسطاغورس کو اسپارٹا میں ناکامی ہوئی تو اس نے اتھنز کا رخ کیا + یسوس کے زمانے سے یہاں کے حالات بالکل بدل گئے تھے۔ اس نے بھی پہلے تو اسپارٹا کے

۵۷۱۔ اسطاغورس کی تقریر کے ابتدائی فقرے (بہر دوس ۴۵۵) جس میں ایونیوں کی آزادی کا مسئلہ پیش کیا گیا ہے ایک ایسے خود سر کی زبان سے جو حال ہی میں جزیرہ ماسوس کو مطیع کرنے کی فکر میں لگا ہوا تھا نہایت ہی عجیب و غریب معلوم ہوتے ہیں! لیکن سطاغورس کی حکمت عملی کی اس تبدیلی سے ہم ان قومی حوصلوں اور آرزوؤں کے معترف ہوتے ہیں جو یونانوں کی تھیں +

۵۷۲۔ ۴۰۰ء۔ اسپارٹا پر اس کے غیر جانب دارانہ طرز عمل پر عمل کرتا ہے اور اسے ہزول اور کوتاہ اندیش لائق تہقیر ہے۔ لیکن اگر اسپارٹا راضی ہو جاتا تو اسے یہ تہیہ کر لینا چاہئے تھا کہ وہ قن قنہلائز سے لڑ دیکھا ساس لے کر اسطاغورس جیسے حلیف پر کسی حالت میں بھروسہ نہیں کیا جاسکتا +

باب

ہی سامنے دست استدعا پھیلاتا تھا اور اسے یونانی قوم کے سردار کا لقب دیکر اس کی جا بھری
 کی تھی لیکن اسپارٹیوں نے اُسے خوش آمدید کہا تھا لیکن اس مرتبہ ارسطا غورس کے مرنے کا
 کسی نے لحاظ بھی نہیں کیا۔ یہ امر قابل غور ہے کہ اسپارٹیوں کو جن میں عمل پسندی کی
 صفت ممتاز تھی ان دونوں میں کس قدر فرق محسوس ہوا ہوگا! جب کریسوس نے اسپارٹا سے مدد چاہی
 تھی تو وہ (مغربی) دنیا کا سب سے دولت مند حکمران تھا؛ لیکن اب جو شخص مدد کے لئے آتا پھیلاتا
 تھا وہ ایک معزول خود مختار اور بالکل ممکن تھا کہ جیسے اس نے ایرانیوں کی غلامی کی ویسے اسی
 یونانیوں کی مخالفت کرنے لگے۔ مگر ایتھنز کی صورت حال درمختلف تھی؛ ایتھنز اور ایران میں
 ہمیشہ نفیض رہتے تھے؛ اور میبیاس (جو اس وقت تک سیکیوم اور لیسا کو س میں پڑا ہوا
 تھا) اور ایران کے تعلقات اچھے تھے بلکہ ساروس کے صوبہ دار ارتا فرزن نے ایتھنز یوں
 سے یہ درخواست بھی کر دی تھی کہ وہ میبیاس کو پھر تخت پر بٹھا دیں۔ خاندان کی ستر اٹوس
 کی مسلسل سازشوں کا ایتھنز یوں نے یہ جواب دیا کہ ساروس کو جو اس خاندان کے
 قربت داروں میں سے تھا جلا وطن کر دیا۔ اس کے علاوہ ایتھنز ایرانیوں کو اپنے ہم قوم
 آباد کار سمجھتے تھے۔ اسی لئے ایتھنز اور ملط میں بہت گہرے تعلقات تھے، غرض یہ
 ہے کہ ایتھنز نے مطلوبہ مدد کا وعدہ کر لیا اور میبلا نتیبوس کی ہر کردگی میں جس جہاز روانہ کئے
 جن میں سے میں تو ایتھنز کے اور پاچ ایر تیریا کے تھے (جس کے ایتھنز اور ملط سے
 گہرے تعلقات تھے)۔ میدان کارزار گرم ہو گیا؛ ارسطا غورس اپنی فوج کو اپنی سوس
 اور کوہ ٹولو س ہو کر ساروس کی طرف چلا اور علاوہ خاص قلعے کے (جہاں ازا فرزن
 نے اس کا مقابلہ کیا) پورے شہر پر یونانی قابض ہو گئے۔ لیکن شہر میں آگ لگ
 گئی اور اس کے باشندوں نے چوک میں جمع ہو کر پوری قوت سے حملہ آوردوں کا مقابلہ
 کیا اور آخر کار انھیں شکست دیکر نکال دیا۔ اب مغربی ایشیائے کوچک میں جو ایرانی فوج تھی
 وہ سب متحد ہو گئی۔ اس نے ابلی سوس تک یونانیوں کا ناقب کیا اور وہاں پہنچ کر
 انھیں سخت شکست دی اور آخر کار ایتھنز یوں کو مایوس ہو کر وطن واپس آنا پڑا۔ غرض
 یہ ہے کہ ایونیزہ کے مسائل میں سخت برہمی پیدا ہو گئی تھی اور اگر ایونیوں کو ایسے طیف نہ

۱۸

مل جلتے جن میں ایرانی لشکر کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک کھینچ لانے کی قوت ہوتو ایسی حالت میں ایونیوں کو کسی قسم کی امید باقی نہ رہتی۔ لیکن انھیں آخر کار ایسے حلیف مل گئے۔ معاملات میں یکسوئی پیدا ہونا شروع ہو گئی اور اس خیال سے کہ اب یونانی جواکڑوں سے اتار کر پھینک دینے کا وقت آگیا ہے یونانیوں اور نیم یونانیوں میں جوش و خروش کی کیفیت پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ شمال میں بائی زلفہ اور بعض دیگر شمالی بلدیات اور جنوب میں کاریہ کے شہر بھی (جہاں کے حکام ایرانیوں سے اس قدر تابع نہ تھے جتنے ایونی) اس بغاوت میں شریک ہو گئے یہاں تک کہ شہر لاکھوس کے علاوہ جزیرہ قبرص کے جملہ بلدیات نے بھی علم بغاوت بلند کر دیا۔ یہاں قبرص میں دو فریق تھے، مگورگوس شاہ سالامس تو ایران کا جانب دار تھا مگر اس کا بھائی اوسے سیلوس مانگیوں کا سرگروہ تھا +

اس بغاوت کا حال سن کر داریوش آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے ایٹھنزیوں کو بہت برا بھلا کہتے ہوئے دعا کی کہ زیوس دیوتا ایٹھنزیوں کو اس کا عوض دے اور ایک شخص کو خاص اس کلام پر متعین کیا کہ وہ ہر کھانے کے وقت بہ آواز بلند ایٹھنزیوں کے حرکات میں کمی پادنازہ کیا کرے + اس نے ہستیائیوس کو طلب کر کے اس کے سامنے بغاوت کا حال بیان کیا اور اسے مورد الزام گردانا۔ اس کے جواب میں ہستیائیوس نے یہ جواب دیا کہ اس بغاوت کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ خود موقع و اوقات پر موجود تھا ورنہ وہ ضرور باغیوں کو باز رکھتا اور یہ دعوے کیا کہ اگر شہنشاہ اسے روانہ کر دے تو وہ نہ صرف بغاوت کو فرو کر دے گا بلکہ نئے نئے ممالک اور خاص جزیرہ سار وینیا بھی (جو اس زمانہ میں مگویا زریں ملک سمجھا جاتا تھا) ایران کے لئے فتح کر دے گا۔ یہ سنکر پہلے تو شہنشاہ نے اسے بغاوت فرو کرنے کے لئے مقرر کیا مگر پھر اپنی رائے پلٹ دی اور درخواست کر دیا۔

اسی اثنا میں معاملات نے ایران کے موافق صورت اختیار کر لی تھی جنگ کی ابتدا جزیرہ قبرص میں ہوئی جہاں چند ایونی پہنچ کر قبرصیوں کو مدد دے رہے تھے۔ لیکن سیلیسیہ سے ایرانی کمک پہنچ گئی اور لڑائی میں نہ صرف

جے داریوش کے لئے کی کیفیت ہیرودوٹس ۵۰۵ء میں دی ہوئی ہے +

باب

قبریسوں کو شکست ہوئی بلکہ اوتے سیلوس بھی کام آیا۔ بہر حال ایونیوں کو ایک بحری لڑائی میں کامیابی ہوئی اور وہ اپنے گھر واپس آ گئے۔ غرض یہ ہے کہ ایک سال تک آزادی کا لطف اٹھا کر قبرسی پھر ایران کی رعایا بن گئے اور ایرانیوں نے سالانہ کے قس پر گورگوس کو بٹھا دیا۔ بلا و شمال میں بھی صورت واقعات کچھ اسی قسم کی تھی۔ داریوس کے ایک داماد داؤریسیس نے دارا و اس ابی دوسس، پرکوتے، لیساکوس اور پچے سوس پر قبضہ کر لیا۔ وہاں سے اسے یہ خبر ملی کہ کاریہ والوں نے ایرانیوں سے قطع تعلق کر لیا۔ وہ نہایت بہادری سے لڑے اور دو مرتبہ شکست کھانے کے بعد انھوں نے ہرقلیدس ساکن میلاسا کی ماتحتی میں ایرانیوں کو شکست دی اس کے بعد ایرانیوں کی تسخیر ملطہ تک کاریہ برابر آ رہا۔ مگر لیکن اس کا جنگ کے تمام حالات بہت کم اثر پڑا۔ ایرانی سپہ سالاروں یعنی ہی مانی ایوز، ارتامرز اور اوتانیر (جو میگا بازو کی جگہ مقرر ہوا تھا) باسفورس کے بعض مقامات اور جزائر لیمنوس اور امبردوس پر قابض ہو گئے تھے اور اب انھوں نے ایونیہ کے شہروں اور کلازوس کے قس پر قبضہ کر لیا۔ ارسطانورس بالکل مایوس ہو گیا تھا اور اس نے سر بردارہ ایونیوں سے آئندہ کی بابت مشورہ کیا خود اس کی رائے تھی کہ انھیں سارونیا یا قھریس چلا جانا چاہئے۔ ہکاتائیوس نے یہ رائے دی کہ وقتی طور پر ملطہ کو ایرانیوں کے سپرد کر کے سب کے سب برائلی وائے کے مقابل جزیرہ لیروس

لے قبرس نے کیا دوس کے سامنے ہتھیار ڈال دئے تھے اور داریوش کے عہد حکومت کے بعد وہ ایران کے صوبہ یغ کے ماتحت تھا جس میں فنیقیہ اور شام بھی شامل تھے + گورگوس یونانیتوں کے بعد تخت پر بیٹھا (بیردوٹس ۵، ۱۰۴) اور ایک حکمران مسمی یونانیتوں کے کے اس وقت تک موجود ہیں (ہیڈ ۱، ۱۰۴) مگر یہ یونانیتوں گورگوس کا پیغمبر نہیں بلکہ زمانہ مابعد کا حکمران معلوم ہوتا ہے + (اس امر کے متعلق فاضل مصنف کا دیا چہ دیکھا جائے جس میں نظر کے کی تصحیح کی گئی ہے۔ مترجم اردو) ۳۵۶ کے حالات۔ بیردوٹس ۵، ۱۲۱ اور ۲۵۶، ۲۵۶ اس کا بوسولٹ ۲، ۳۴ سے مقابلہ کیا جائے +

چلے جائیں اور موقعہ پا کر ملطہ واپس آجائیں۔ لیکن اس کی بات پر کسی نے توجہ نہیں کی اور آخر کار یہ ہی قرار پایا کہ کچھ نکلیا جائے + اس پر راستہ غور سے میدان عمل چھوڑ کر ٹھہریں چلا گیا جہاں اس نے کچھ دن تک ایک لٹیرے اور ڈاکو کی سی زندگی بسر کی بلکہ آخر کار کسی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ ہسٹیا نیوس پہلے تو ساروس اور ایونیہ گیا اور ایرانیوں سے سازشیں کرنی شروع کر دیں؛ لیکن اسے ہر جگہ سے نکالا گیا۔ بالآخر اس نے مٹی لٹہ کے باشندوں سے آٹھ سربقہ جہاز لئے اور بانی زلفہ کو اپنا مرکز بنا کر وہاں سے بحری رہنمائی شروع کر دی +

اس طریقے سے باغی یونانیوں نے اپنے ناقص عناصر کو نکال کر پھینک دیا۔ لیکن اس کے بعد بھی انھیں کوئی بدیہی کامیابی حاصل نہیں ہوئی + ایونی اور سبوسی متفق اور متحد تھے اور اس میکالے پر تمام حلیفوں نے جمع ہو کر بیٹے کیا کہ ملطہ کی تصرف ملطی ہی حفاظت کرے، مگر سمندر پر جملہ طغافر متحد ہو کر ایرانیوں کا مقابلہ کریں اس لئے کہ ایرانی بڑے میں قیق، قبرصی، سلتیمی اور مہری شامل ہیں + یونانی بڑا جزیرہ لاوے میں جو ملطہ کے مقابل واقع ہے مجتمع ہوا، اس میں ملطہ کے اسی پری اسے کے بارہ میوس کے تین، تیسوس کے سترہ، نیوس کے سو، ایرتھرائے کے آٹھ، فوکیہ کے تین، سبوس کے ستر، ساموس کے ساٹھ، غرض یہ کہ کل تین سو تین جہاز تھے اور اس سے ان بلدیات کے مول اور قوت کا پتہ لگتا ہے، ان کے مقابل ایرانیوں کے پاس چھ سو جہاز تھے + ایرانی سپہ سالاروں کو یقین تھا کہ وہ محض قوت و جبروت سے یونانیوں کو بچا نہیں دکھا سکتے اس لئے انھوں نے اپنے خود سردوں کے ذریعے سے علیحدہ علیحدہ یونانی دستوں سے گفت و شنود شروع کی بلکہ تدامیں تو انھیں اس میں کچھ کامیابی نہیں ہوئی، بلکہ اس کے برعکس یونانیوں نے یہ کوشش شروع کر دی کہ اپنے بیڑے کو حقیقی معنی میں آلہ حرب بنا دیں اور فوکیہ کے تنومند رہبر دیونی سیوس نے اپنی تمام تمام جہازوں کے ملاحوں کو فن حرب سکھانے کے لئے پیش کیں جس کے ایک ہفتہ بعد تک جہازوں میں نہایت جوش و خروش رہا۔ لیکن ہر کام کی ابتدا میں لوگوں کو ایک خاص لطف آیا کرتا ہے اور اس جوش کے ساتھ علاوہ تکان و ادما شکل کے احساس کے دیگر احساسات کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ ہر امر محض رضا و رغبت پر منحصر تھا اور عامۃ الناس

بال

کو اس کی کوئی معقول وجہ معلوم نہیں ہوئی کہ اس بلدیہ کا ایک فرد جس نے سب سے کم مدد دی تھی کیوں فوج کا سپہ سالار مقرر کیا جائے بغرض یہ ہے کہ ان باتوں سے متاثر ہو کر ملاحوں نے (بجائے قواعد وغیرہ کے) موسم گرما کے ایام ساحل پر بسر کرنے کو ترجیح دی۔ جب یہ باد مخالف چل ہی رہی تھی تو ایک لڑائی ہوئی جس میں ساموسیوں نے اپنے گیارہ جہازوں کو چھوڑ کر اپنے حلیفوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور میدان سے روانہ ہو گئے۔ اصل یہ ہے کہ ان پر خبیہ طور سے ان کے خود سرایا لکسٹس ہیران کے موافق اثر ڈالا تھا اور وہ اس عاقلانہ نتیجے پر پہنچ گئے تھے کہ جب انکا بڑا اس درجہ بے سربسامانی کی حالت میں ہے تو اس سے یقیناً کچھ نہیں ہو سکتا۔ ساموسیوں کی دیکھا دیکھی سیوسیوں نے بھی وہی کیا نہ باقی جہاز اور خاصکر فیوسی دستہ نہایت بہادری سے لڑا لیکن ایسی حالت میں یونانیوں کی شکست ناگزیر تھی اور سب سے زیادہ خیرپوں کو ہی مصیبت کا منہ دیکھنا پڑا۔ انھوں نے اپنے جہاز تو اس میکالے پر چھوڑ دیے اور خشکی کے راستے سے شمال کی طرف پیش قدمی کی۔ لیکن جب وہ اپنی سوس کے علاقے سے ہو کر گذر رہے تھے تو وہاں کے باشندوں نے (جنھوں نے جنگ میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا) انھیں چوراہہ کو سمجھا اور انھیں اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ ان کے ملک میں کہیں ان عورتوں کی عصمت دری کرنے کو تو نہیں آئے ہیں جو تھس موفوریا کے تہوار میں مشغول تھیں اور ان میں سے اکثر کو قتل کر دیا۔

اس کے برعکس دیونی سیوس نے یہ دکھا دیا تھا کہ جب حالات اور واقعات مخالف ہوں تب بھی بہادری اور جانا بازی کیا کچھ کر سکتی ہے۔ وہ تین فنیقی جہاز لے کر فنیقیہ گیا جہاں اس نے چند تجارتی کشتیاں گرفتار کیں جہاں سے وہ سبکی چلایا جہاں کے مغربی سمندر میں اس نے وطاجنیوں اور اثیریوں کے خلاف چھاپے مارا مگر غرض یہ ہے کہ خود غرض ہستیا یوس اور محب وطن دیونی سیوس دونوں نے اپنے

تھس موفوریا ایک نماز تہوار تھا جو دیتیر دی اور اس کی مٹی پر ہی فونے کے اعزاز میں اکتوبر کے اواخر میں ماہ بیا نپ سیوس کی گیارہویں تاریخ کو منعقد ہوتا تھا۔

(ماتن جھراوہ)

مقاصد میں ناکامی کے بعد اپنی باقی مادہ زندگی لوٹ مار میں صرف کی + اب مملکت نے ہتھیار رکھ دئے اور بغاوت کے چھٹے سال ایرانیوں نے اس پر قبضہ کر کے سب مردوں کو قتل کر دیا اور عورتوں اور بچوں کو دریائے دجلہ کے کنارے پر شہر آچھے بھیج دیا اور دیدیما کا حرم برباد و ویران کر دیا + مملکت کے قدیم دستوں اور خاصکر اتھنز یوں کو اس کے زوال سے بے حد قلق ہوا اور جب شاعر فری مخوس نے اپنا درویدہ "دفنیر مملکت" اتھنز یوں کے سامنے پیش کیا اور اس کے ذریعہ سے ان پر اس قدر اثر ڈالا کہ ان کے دل کھڑکے تو چونکہ اس نے ان کے غم و اندوہ کی یاد تازہ کی تھی اس لئے انھوں نے اس پر ایک ہزار درہم جرمانہ کئے + حقیقت یہ ہے کہ وہ اس بات سے شرمندہ تھے کہ انھوں نے مملکتوں کی کافی دشمنی مدینہ کی تھی + ہستیائٹوس نے چند روز اور ڈاکہ زنی جاری رکھی اور جیوس اور ایولیہ کو تباہ و ویران کر دیا۔ اس کے بعد اسے یونانیوں نے پکڑ لیا اور زمار زمار ہر ایک کو سنے جنھوں نے اسے گرفتار کیا تھا مقام ساروس اسے مصلوب کر کے اس کا سردار یوش کے پاس بھیج دیا۔ مگر دار یوش کو ان کی یہ حرکت پسند نہ آئی اور یہ کہہ کر کہ یہ ایک ایسے شخص کا عضو نہیں ہے جو ایران کے محسنوں میں سے تھا اسے مناسب اعزاز کے ساتھ یہ مخالفت کر دیا + اور حقیقت بھی یہ ہے کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ ایرانی سادہ یونیہ کا ہی مخالف تھا یا صرف چند صوبوں سے ہی اسے پر خاش تھی بلکہ جس سال مملکت کی تسخیر عمل میں آئی ہے اس کے دوسرے سال ایرانیوں نے تمام ایونیائی مملکتیں بلدیات پر قبضہ کر کے ان میں آگ لگا دی اور ان کے باشندوں کو غلام بنا کر بیچ ڈالا + پھر جزائر کے

۵۵ اس بت خانے میں اپولو کا جو تاج ہے کابست رکھا تھا جسے کاناخوس نے ڈھالا تھا اسے ایرانی اپنے ساتھ ہمدان لے آئے۔ ۱۔ پوسانیاس ۱۶، ۳۱ اور دیگر کتب میں اس کا حوالہ دیا

ہوا ہے +

۵۶ ہیروڈوٹس ۶، ۲۱

۵۷ ہیروڈوٹس ۶، ۴۴ یہ خیال پیش کرتا ہے کہ ہستیائٹوس صرف ارتافرنز کے ہی خلاف تھا +

سبوس، یعنی دوس اور خیوس کا بھی بکفہ یہی حشر ہوا۔ یہاں مردوں کو جانوروں کی طرح
 شکار کیا گیا اور ایرانیوں نے وہاں کے باشندوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جیسا
 حال کے زمانے میں ترکوں نے کیا ہے۔ صرف ساموس اس لئے بچا رہا کہ اس نے ایران
 کی خدمات انجام دی تھیں مگر اسے بھی ایاکیس کو اپنا خود تسلیم کرنا پڑا +

ہم نے اس بغاوت کے بیان میں ہیروڈوٹس کا اتباع کیا ہے اور واقعات کی
 جو تاویل اس نے کی ہے اسے ہو بہو نقل کر دیا ہے۔ اس نے یہ قصہ نہایت عمدہ طرز
 سے نافک کے پیرائے میں بیان کیا ہے اور مختلف اشخاص کے ذاتی خصائل پر بہت
 زور دیا ہے + اگر ہم بعض حوالہ جات اور اشارات کو پیش نظر رکھیں جو اس کی تاریخ
 میں یائے جاتے ہیں اور خاص طور پر ہکاتائوس کے حالات کو نظر انداز نہ ہونے
 دیں تو ہم اندرونی تاریخ کا منسلک ذیل تسلسل پائیں گے:۔ ایونی ہلدیات میں ایک
 وطن پرست فریق تھا جس کا نصب العین یہ تھا کہ اپنے ملک کے کندھوں سے
 ایران نکال دیا جائے اور اس کے گروہ کا مرکز شہر ملطہ تھا اور اس کے بہت سے
 قائم مقام تعلیم یافتہ دائروں میں موجود تھے۔ انھیں اپنی قومی تاریخ کے واقعات خوب
 یاد تھے اور ان کی وہ قدر کرتے تھے۔ انھیں سلطنت ایران کی کمزوریوں کا بخوبی
 علم تھا اور ان کا سب سے ممتاز رکن ہیکاٹائوس تھا + مگر یہ لوگ نہایت ہوشیار تھے
 اور ان کا خیال تھا کہ ایسی بغاوت کرنا جس کی کامیابی کی امید نہ ہو بالکل بے کار ہے +
 اس کے علاوہ ہلدیات کی زمام حکومت خود سر حاکموں کے ہاتھ میں تھی جن کے تعامل و
 ہم کاری کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا تھا بلکہ جن کا معاوامی میں مضمر تھا کہ ایرانی اقتدار قائم رہے
 یہ فیض ایک اتفاقی امر تھا کہ تمام خود سر دس میں سب سے زیادہ ملطہ کے خود سر ایرانیوں سے منفرد تھے
 اور انھوں نے اپنے خود مختار مقاصد کو پورا کرنے کی غرض سے مہمان وطن کے گروہ سے
 بات چیت شروع کر دی + خود سر سطراغوس میدان تدبر میں کچھ مہارت رکھتا تھا۔
 اس نے ہلدیات کی آزادی کے مسئلے پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا اور ساتھ ہی حلیف
 جمع کرنے شروع کئے۔ ابتدا میں تو اس نے جنگ کا تمام و کمال کام اپنے ذمہ لیا +
 لیکن اس نے اس کی نگرانی حسب وخواہ نہیں کی اور جب یونانی انواع کی سپاہی کے بعد ایرانی
 سپاہ نے ایونی ہلدیات پر حملہ کیا تو دفعۃً انتظام اس کے قابو سے باہر ہو گیا اور

اس نے اور ہیکا تالیوس نے بحری ترقی کے میدان میں پناہ لی + اب جنگ کی صورت پہلے سے ذرا پھر بہتر ہو گئی مگر بدقسمتی سے فوج میں تاویب و ترتیب کا نام بھی نہ رہا تھا۔ غرض یہ ہے کہ اس لڑائی کا نتیجہ یونانیوں کے حق میں مضرت ثابت ہوا اور سب سے پہلے جنھوں نے ہتھیار رکھے وہ جنوبی حلیف یعنی قبرصی تھے اس کے بعد ایران نے اپنی تمام قوت اویسیہ کے خلاف صرف کر دی + جس وجہ سے آخر کار پانصد ایرانیوں کے موافق ہٹ گیا وہ ایک تو یونانیوں کی نا اتفاقی تھی اور دوسرے یہ بات تھی کہ یونانی فوج میں معمولی قابلیت کا بھی کوئی کماندار نہ تھا۔ اہم انتظامی رفتہ رفتہ غدار کی صورت میں تبدیل ہو گئی اور ساموس کی عظیمی کے بعد ایونیہ کا خاتمہ ہو گیا۔

ایرانیوں نے سیلیسپوت، بیکره مرہ اور استورس کے بلدیات کو تسخیر کیا : مانی زرتشت اور کلدیوں کے باشندے مسیح پر یا بھاگ گئے اور ایرانیوں نے ان شہروں کو جلا کر خاکستر کر دیا + ان واقعات سے کچھ عرصہ مغیر ملتیاویس نے اتھنزوں کے نام سے لیمنوس اور امبروس پر قبضہ کر لیا تھا لیکن اب اسے ان جزیروں کو چھوڑ کر ایٹھ بھاگ آنا پڑا اور آخر آفرز نے منقوحہ اضلاع کا انتظام ترتیب دیا اور ہیرودوش کے بیان کے بموجب چند نہایت مفید قوانین جاری کرائے۔ اس نے جملہ بلدیات کو ایک دوسرے سے ایسے معاملے کرنے پر مجبور کیا جن کی رو سے انھیں آئندہ باہمی تنازعات پنچوں کے سپرد کرنے پڑے + اس کے علاوہ اس نے تمام ممالک کی بیائش کر کر خراج کا تعین کیا اور ہیرودوش کا بیان ہے کہ اس کے زمانے میں خراج کی آہی تعداد تھی + ان سب اصلاحوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ اندرونی آزادی کے اعتبار سے ان کی حالت پہلے سے بھی بہتر ہو گئی + ایرانی حکومت نے یونانی ساحلی بلدیات کے برتاؤ میں ترتیب دہی اور تنظیم آوری کا ثبوت دیا، اور حقیقت یہ ہے کہ بعض امور میں تو معلوم ہوتا ہے کہ انھیں ایونیوں کا مفاد خود ایونیوں سے

لے ہیرودوش ۱۴۰، ۱۴۱ اور ۱۴۲، ۱۴۳ + ان جزیروں کی فتح کی تاریخ کا ہرودتین نہیں بولتا نیز لڑائی خیال ہے کہ یونانی معیار کی قدیم طرز کی جو قدیم سیسٹونیز میں برآمد ہوئی ہے جس کے ایک جانب محافظ دی کی شبیہ کندہ ہے اور جس کا ذکر ہیڈ نے ص ۲۲۲ پر کیا ہے وہ دراصل ملتیاویس کی حکومت کی یادگار ہے۔ ہیڈ اس سکہ کو سنہ ۴۴۴ ق م سے سنہ ۴۴۰ ق م تک کا خیال کرتا ہے +

بے بھی زیادہ ملحوظ تھا +

جس طرح ایرانیوں نے بلاد شمالی کو اپنا مطیع کر لیا تھا اسی طرح جنوب میں بھی اپنا اثر پیدا کیا + سرزنہ کے خاندان باتیس کا فراس ردا شاہ آر کے سی لاؤس سوم شہنشاہ کی کاؤس کا مطیع ہو گیا، اور جب کسی نے اسے برقعہ میں قتل کروا تو اس کی والدہ فریختی نے مصر کے ایرانی صوبہ دار اریاندز سے مدد کی درخواست کی۔ آخر کار برقعہ پر قبضہ ہو گیا، فریختی کے دشمنوں کا نہایت بے رحمی سے خاتمہ کر دیا گیا، اور ایرانی فوج برابر یونس پیریس تک بڑھتی چلی گئی + باتیس کے خاندان نے پانچویں صدی ق م کے وسط تک سرزنہ پر ایران کی برائے نام مانتی میں حکومت کی +

نوٹ باب ۱

اس باب کے واقعات کے لئے ہمارے ہیرودوٹس ۲۸۵، ۱۳، ۱۲، ۲۲ ہے لیکن ساتھ ہی ہمیں تنقید کے اس اصول کا اتباع کرنا چاہئے جس سے بیانات زبان زد عام میں سے قصے کہانیوں کو حقیقی واقعات سے جدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے + لیکن اگر ہیرودوٹس کسی خاص شخص کے مقاصد کا حال نہیں بھی بیان کرتا پھر بھی ہمیں اس شخص کے مقاصد کی طرف اپنا ذہن منتقل کرنا چاہئے + ممکن ہے کہ ہیرودوٹس کے بیان کا ایک جزو خود ہکاتائیوس کی اطلاع پر مبنی ہو + دیودوروس کے جزو ۲۵، ۱۰ میں چند دلچسپ واقعات کا اعادہ کیا گیا ہے + جو واقعات اس کتاب کے پہلے باب سے ساتویں باب تک آئے ہوئے ہیں ان کے لئے کوکس، "یونانی مدبروں کی سوانح عمریاں" جلد ۱ (لندن ۱۸۸۷ء) کا مطالعہ کیا جائے +

۳ سرزنہ کے واقعات کے لئے ہیرودوٹس ۲، ۱۴۵ تا ۱۶۷ اور ۲۰۰ تا ۲۰۵، اور یوسولٹ ۲۱، ۶ وغیرہ کا مطالعہ کیا جائے + برقعہ کی ایرانی پیش قدمی زیادہ سے زیادہ ۱۸۷۵ ق م کے موسم خزاں میں ہوئی ہوگی +

باب (۲)

مارا سٹھون

ایرانیوں نے یونانیوں کے خلاف انتقامی جنگ بہت جلد شروع کر دی انھوں نے
 بری دوج کو ہیلیسپونٹ رواد کیا۔ اور دار یوتس کا نوجوان داماد مہربوتس اندروں ایشیائے
 کوچک سے سیلمسیہ آکر بذات خود ایرانی بیڑے کو ایونیہ لے گیا اور وہاں پہنچتے ہی خود ہی
 حکومتوں کی جگہ عموستیس قائم کر کے (۴۹۳ ق م میں) سیدھا مقدونیہ جا کر اس ملک
 کو اپنا مطیع و فرماں بردار کر لیا۔ اس سے پیشتر بھی میگا بازو نے مقدونیہ کو ایران کا
 دست مگر کرے کی کوشش کی تھی مگر چونکہ ایرانی سفیر سختی اور تیز مزاجی سے پیش آئے تھے
 اس لئے اسے کامیابی نہیں ہوئی تھی اور سکندر دی عہد مقدونیہ نے ایک چال چلکر تمام
 ایرانی ترکیبوں کو برباد کر دیا تھا۔ اس جدید مہم کا ظاہری مقصد یہ تھا کہ ایرانی ایتھنز اور
 ایریتیریا کو اپنے کردار کی سزا دیں۔ لیکن درحقیقت ایران کی یہ خواہش تھی کہ اپنا حلقہ اثر وسیع
 کرے۔ یہی وہ دوش اپنی کتاب کے تیسرے مقالے میں بیان کرتا ہے کہ جب دار یوتس نے
 اسکیتھ پر حملہ کیا ہے اسی وقت سے اس کی نگاہیں یونان کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ اور
 اسے مہربوتس کی کارگزار یوں کے عام حالات پر ڈگر شبہ کرتا ہے (۷۹۶: ۵۰۷) لیکن ایک ہوشیار ایرانی کو واحد
 مقصد یہ تھا کہ وہ مختلف یونانی بلدان کو ایران کا دست مگر رکھے اور طرز حکومت کی مطبق پر داند رکھے۔
 ابتدائی دور کے ایرانیوں میں مہربوتس ہی ایسا تھا جو یونانی خیالات کی سب سے زیادہ رعایت کرتا تھا۔
 ۵۷۱ ہیرودوٹس ۲۲۱ +

باب

کردتوں کے طبیب دیوکیدیس نے جس کا دربار ایران میں بہت کچھ رسوخ تھا پہلے تو اپنے آپ کو دیارِ مغرب میں جاسوس مقرر کرایا اور جب جنوبی اٹلی پہنچا تو یک لخت ایران کا ساتھ چھوڑ دیا۔ یہی وجہ تھی کہ مہنوتش نے سب سے پہلے دو لقمہٴ جزیرہ تھا سوس پر حملہ کیا جس نے ایرانیوں کے خلاف کبھی کوئی کارروائی نہیں کی تھی۔ لیکن اس مہم کا بہت جلد خاتمہ ہو گیا۔ جب بیڑا اس کوہ آتھوس کا چکر لگاتا تھا تو اسے ایک طوفان نے آگھیرا جس میں اس کے تین سو جہاز برباد ہو گئے۔ اس مہم میں ایرانی فوج کے کھن میں ہزار سپاہی مارے گئے اور سیکڑوں کو مچھلیاں کھا گئیں، اس طرف بڑی فوج یر بریگی قوم نے حملہ کر دیا اور خود مہنوتش اُن سے لڑتے ہوئے زخمی ہو گیا اور گو بریگی ہی مغلوب ہوئے لیکن مہنوتش مزید اقدام کا خیال چھوڑ کر خود ایشیا واپس چلا گیا۔ ان واقعات کے دو سال بعد (یعنی ۱۰۰۰ ق م میں) ایرانیوں نے تھا سوس کی مکمل تغیر کر لی اور اس طرح ان کے ہاتھ ایک ایسا جزیرہ آ گیا جس کی سونے کی کانوں ہی سے دسویں سو تالنت سالانہ کی آمدنی تھی اور ان کانوں میں سے بعض تو خاص جزیرے میں اور بعض مقابل کے ساحل پر واقع تھیں۔ ایرانیوں نے تھا سوسیوں کو اپنی نصیلیں منہدم کرنے اور اپنے جہاز برباد کر دیا۔ روانہ کرنے پر مجبور کیا، طرسونیز پر ایرانی قلعہ جات تعمیر کئے اور اس طرح مقدونیہ تک تمام ملک کو اپنا باج گزار بنالیا۔

اب داریوش نے ایک جدید حملے کی تیاریاں شروع کیں۔ اس نے ایک طرف تو ایران میں ایک نیا لشکر آراستہ کیا اور دوسری جانب اپنے قاصد یونانیوں کے پاس روانہ کئے تاکہ اطاعت اور فرماں برداری کی نشانی کی طور پر اُن سے مٹی اور پانی کا مطالبہ کریں۔ اس کے جواب میں اقلیم یونان کے بہت سے باغیوں اور تمام جزائری یونان نے (جن میں آئی گینا کے باغی شامل تھے) تسلیمِ خم کر دیا۔ لیکن جب یہ سفیر اتیہض اور اسپارٹا پہنچے تو ان کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا کہ انہیں ایک گڑھے میں ڈھکیل دیا گیا اور ان سے یہ کہا گیا کہ بہتر ہے تم اپنے

۱۰۰۰ دیوکیدیس کے لئے ہیرودوٹس ۱۲۹۴ تا ۱۳۸۸ +

۱۰۰۰ ایک تالنت تقریباً ۱۰۰۰ روپیہ (مترجم اردو)

باب

آہا کے لئے سٹی اور یانی ہیں سے لے جاؤ۔ اس موقع کو فینیت جاں کر اتھنز یوں نے
 اسپارٹوں سے یونانی قوم کے گویا سردار تھے آئی لینا کی فڈاری کی شکایت کی اور
 شاہ کلیو میس سرخڑہ لوگوں کو گرفتار کرنے کی غرض سے خود آئی لینا گیا۔ لیکن
 آئی لینوں نے اس کا مقابلہ کیا اور ان میں سے ایک شخص کریوس نے یہ دلیل
 پیش کی کہ اول تو کلیو میس کو اتھنز یوں نے رشوت دیدی ہے دوسرے انھیں
 اس کی ضرورت نہیں کہ وہ اسپارٹا کے صرف ایک ہی بادشاہ کے احکام کو کافی سمجھیں
 حقیقت یہ ہے کہ آئی لینوں کے دل میں جس شخص نے یہ خیالات ڈالے تھے وہ خود
 اسپارٹا کے بادشاہ کلیو میس کا ساتھی و یار اتوس تھا ان حالات کا اندازہ لگا کر کلیو میس
 نے اسپارٹا واپس جانا ہی قہر مصلحت سمجھا لیکن ساتھ ہی اس نے یہ تبیہ کر لیا کہ کسی
 نہ کسی طرح سے وہ دیار اتوس سے ضرور انتقام لے گا۔ اسپارٹا پہنچ کر اس نے لوگوں کو
 ایک رات قصہ پھر یاد دلایا وہ یہ کہ دیار اتوس شاہ ارستون کا بیٹا نہیں بلکہ ملکہ کے
 پہلے شوہر کی اولاد ہے۔ اس سے پہلے بھی یہ نفع اسپارٹیوں کی زبان پر تھا لیکن
 کسی شخص نے اس پر تنبیہ کی سے غور نہیں کیا تھا۔ اب لیوئی کہ اس نے جو پوری بوند
 ماندل کی شاخ اصغر کا سر گر وہ تھا حلف لے کر اسے بیان کیا اور فیہ وہی سے
 اصل حال دریافت کیا گیا تو اس نے بھی ہی تجویز کیا کہ دیار اتوس کسی نہایت معمولی
 شخص کا بیٹا ہے، غرض کہ اسپارٹیوں نے دیار اتوس کو تخت سے اتار کر اس کی جگہ
 لیوئی کہ لیس کو بادشاہ بنادیا اور دیار اتوس کو ایران بھاگ جانا پڑا۔ ادھر کلیو میس
 اور لیوئی کہ لیس دونوں نے آئی لینا کا رخ کیا اور غالباً آٹھ سو قہ میں (دباں کے
 دس امرا، کو طور پر عمال گرفتار کر کے اتھنز یوں کے حوالے کر دیا ہے

۱۲۳۰ء۔ اس پر شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں، ڈاکٹر (۵) ۱۰۸ اور بعض دیگر
 مورخوں کا خیال ہے کہ اتھنز یوں نے فاصدوں کے ساتھ یہ سلوک نہیں کیا، لیکن اس کا کوئی
 غلط خواہ ثبوت نہیں دیا جاتا۔

۵۸۳ء۔ (۶) ۸۵ ویرہ کے بیان سے آئی لینا کے پیچ در پیچ واقعات کی ترتیب ٹھیک ہیں
 معلوم ہوتی۔ اس ضوع کے لئے اس کتاب کے تیسرے باب کا مطالعہ کیا جائے۔

باب

داریوش نے ایسے بھتیجے ارثا فرز اور واقس باشندہ مدیہ کو اس ہم کلمہ راہ کا مقرر کیا اور مدیہ چھ سوئے جہاز لیکر روانہ ہوئے۔ اس مرتبہ فوج ساحل کے کنارے کنارے نہیں بلکہ براہ راست جزائر کی گلاؤں کی طرف چلی اس لئے کہ جیسا ہمیر و دوش کا خیال ہے اول تو ایرانیوں نے یہ مناسب ہی نہیں سمجھا کہ اپنے پھلے قریب کے بعد بھی کوہ آنتھوس کا دورہ کریں اور دوسرے اس لئے راستے سے وہ اپنے سطح نظر یعنی اقلیم یونان بہت جلد پہنچ سکتے تھے۔ راستے میں انھوں نے جزیرہ ٹاکوس کو تخریر کر کے اس کے باشندوں کو غلام بنایا۔ لیکن جب وہ جزیرہ دیلوس پہنچے تو اسے انھوں نے ہاتھ نہیں لگایا اس لئے کہ جزیرہ پولو اور اریس کا جم بھوم تھا۔ آخر کار ایرانی جزیرہ یوبیہ میں لشکر انداز ہوئے۔ یہاں کے تہر کار ستھوس نے جو انتھز اور ایرتیر کا طیف تھا کچھ نال کے بعد ان کا ساتھ دیا لیکن ایرتیر با فود متواتر ان کے خلاف رہا۔ ایرتیر یا میں تھوڑی سی انتھزی امدادی فوج موجود تھی مگر انھیں خستہ کہنے سے وہ بھی چھوڑ کر چلی گئی تاکہ شہر کی تخریر کے بعد (جو ناگزیر تھی) یہ دستہ بھی مشکلات میں نہ پھنس جائے۔ ایرتیر یا نے پھر روز متواتر مقابلہ کیا لیکن اس کے بعد یوبیہ بوس اور غلا گروس ایرانیوں سے مل گئے اور ان کی مدد سے ایرانیوں نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ شہر تاراج کر دیا گیا اور باشندوں کے گلوں میں غلامی کے طوق ڈال کر انھیں سوس کے قریب قہر ار دیریکا منتقل کر دیا گیا۔ اس کے بعد ایرانی آبناے کو عبور کر کے ایلیکا آئے اور ہیمیا س کے کہنے سے (جو ان کے ساتھ تھا) مارا تھون پر لشکر انداز ہوئے۔ یہاں انھیں ایک بڑا فائدہ تھا، وہ یہ کہ یہ حصہ ملک بالکل سطح تھا اور وہ اپنی سواری سے بخوبی کام نکال سکتے

لے (تذکرہ ۵، ۱۴۱) کا خیال ہے کہ اس ہم میں ستر ہزار ایرانی سپاہی اور نوے ہزار طاع شریک تھے۔ لیکن ابوسوٹ سپاہیوں کی تعداد ساٹھ ہزار بتاتا ہے۔ اور ویلبروک (ص ۱۱۱) کا تخمینہ ہے کہ فوج میں دس سے پندرہ ہزار تک تیر انداز اور ایک ہزار سواری تھے۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ موزوں ذکر عقیدہ واقعی تعداد سے بہت کم ہے۔

یہ ممکن ہے کہ ایرانیوں نے پولو کو روشنی کے دیوتا کا کائنات مقام سمجھا ہو۔ لیکن وہ اس کا بھی ہمیتہ لحاظ نہ کرتے تھے، اور انھوں نے دیلوس کے ساتھ جو سلوک کیا وہ ان کے تدبیر پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔

تھے۔ ساتھ ہی یہاں خاندان بی ستراتوس کے بہت سے ساتھی موجود تھے اور ایرانیوں کو اس سے ہمدردی کی اُمید تھی۔

۵۵ جنگ ماراثون کا ادلیں حال ہیردوٹس ۶/۱۰۲ تا ۱۲۰ میں دیا ہوا ہے۔ مگر نیپوس کی سوانح عمری طقیادیس میں جو ذکر ہے وہ ہیردوٹس سے مختلف ہے اور غالباً اس کا وارد مدار ایفوروس پر ہے۔ جسن کی کتاب موسومہ ”خطبات“ ۹/۲ میں جو تذکرہ ہے وہ بالکل بے کار ہے۔ اس امر کو کہ ہیردوٹس اس کا ماخذ سمجھا جائے، ہر سو بودا نے اپنے مضمون ”روایات متعلق جنگ ماراثون“ (مطالعہ جات و اسنا، ۱۸۸۳ء) میں بالکل صاف کر دیا ہے، حال میں جنگ ماراثون پر بہت غور و غوض کیا گیا ہے اور خصوص طور پر چار نقطہ اسے نظر کو ملحوظ رکھا گیا ہے یعنی اسناد کی تنقید، واقعات مردی کو ملحوظ رکھ کر قیاس غالب اور جغرافی اور جنگی زاویہ نگاہ، اس موضوع پر جو تصانیف اہم ترین ہیں وہ مفصلہ دیل ہیں۔

کزیٹوس ۱۔ تاریخ یونان ۲ جلد ۲ +

کامپ ۱۔ جنگ ماراثون، ۱۸۶۶ء +

ویو ۱۔ ”یادداشت متعلق جنگ اسے دیہ“ (کارردانی الحسن شاہی مجیم۔ جلد ۴۱)۔
بروسلز ۱۸۶۵ء +

ویکٹائن ۱۔ ”روایات جنگ ایران“ میوچ اکاڈمی۔ ۱۸۶۶ء +

لیوننگ ۱۔ ماراثون کے جغرافی حالات۔ ۱۸۶۶ء +

نیوتھ ۱۔ جنگ ماراثون، ۱۸۸۱ء +

کاساگراندی ۱۔ جنگ ماراثون، ۱۸۶۶ء +

فلشمان ۱۔ ”جنگ ماراثون“

لیور ۱۔ ”سایانسانیات قدیمہ“ جلد ۱۲ +

ڈنکر ۱۔ تاریخ یونان جلد ۷ +

ڈنکر ۱۔ طقیادیس کا طرز جنگ آزمائی اور حرکات حربی۔ رولڈبرن اکاڈمی ۱۸۸۵ء

ب

جب ایٹھ بیوں نے سنا کہ ایرانی فوج ساحل پر اتر پڑی ہے تو وہ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے دس سیدہ سالاروں کی سرکردگی میں آگے بڑھے جن میں سے ایک ملتیائوس بھی تھا جب وہ حرسونیز میں خود سر تھا تو اس نے دریائے ڈینیوب پر وار یوش کی مخالفت کی تھی اور اسے محض ایرانیوں کی پیش قدمی کے سبب سے اپنا تخت چھوڑ دینا پڑا تھا۔ جب وہ ایٹھ والیں ہو تو اس کے طرز حکومت کی بنا پر اس پر مقدمہ دائر کیا گیا اور جو الزام اس پر لگایا گیا تھا اگر وہ ثابت ہو جاتا تو یقیناً اسے سزائے موت برداشت کرنی پڑتی ؛ لیکن غالباً چونکہ اس میں اور ایرانیوں میں باہمی عداوت تھی اور اس نے ایٹھ کے لئے ہزار ہا مردیں و تین سو فتح کئے تھے اس لئے اسے رہا کر دیا گیا۔ اب چونکہ وہ ایرانیوں کے خصائل سے بخوبی واقف تھا اور

بقیہ ماہ صفحہ ۵۸۵

دیہریوک :- جنگ ایران و جنگ رگندی ۶۱۸۸۶ء

اساد کے ملک کے علاوہ ان تصانیف پر مفصل دین امور ریت کی گئی ہے: (۱) جب ایرانیوں نے ماراٹھون کے میدان کا محض اسی لئے انتخاب کیا تھا کہ ان کا سوارہ جب دلخواہ کام دے سکے (۱۰۲۰۶) تو پھر اس سوارے سے اس جنگ میں کوئی حصہ نہیں لیا ؛ کہ توں کہتا ہے کہ غالباً اس کی وجہ ہوئی کہ وہ اسی وقت ساحل پر اترے تھے۔ دو غائبانہ سوکرائیش کا اتباع کرتے ہوئے کتاب ہے کہ اس وقت تک سوارہ ساحل پر اتر چکے ہیں تھا۔ دیہریوک مشہور (۲) جنگ دراصل اس حکم ہوئی ؛ اس کے لئے لونگ اور آتش بگ کا خاص طور پر مطالعہ کیا گیا (۳) کیا ایٹھ روس کا اتباع کرتے ہوئے تیوس نے جنگ کا حال اپنے میز سے بہتر قلمبند کیا ہے (دیہریوک مشہور) (ایرانی محلے کی یونانیوں نے آخری لمحے پیش بندی کر لی تھی) اس کے بعد چند تاویلی اہمیت کے مسائل ماقی رہ جاتے ہیں۔ (۴) ایٹھری سہ سالاروں نے کب اور کہاں شورہ کیا اور اس شورہ کا کیا نتیجہ نکلا ؟ (دیکھو بوسولٹ ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵) مختلف قیوے (قیلے) کس ترتیب سے کھڑے کئے گئے تھے ؟ (دیکھو بوسولٹ ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹) وصال کے اشارہ کا کیا مطلب خاص ؟ (دیکھو کوکس :- ہڈیں یونان ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵) ایٹھری ایٹھری کی طرف کیوں پسپا ہوئے ؟ (دیکھو میولر شرط بوسولٹ :- جریدہ سانیات قدیمہ ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲) (دیہریوک ۶)

اپنی جنگی قابلیت کا سکھ جا چکا تھا اس لئے اسے دس سپہ سالاروں (استراتی گور) میں شامل کر لیا گیا (اگرچہ دینی ملتیا دیس ہے جو ششہرق میں ارضی اعلیٰ تھا تو ششہرق میں اس کی عمر کم از کم ۶۵ سال کی ہو گئی)۔ سپہ سالاروں میں جو شخص سب سے ذی اثر تھا وہ پولیمارخ کالی تاخوس تھا۔ ہم آئی گینا کے معاملے کے سلسلے میں دیکھ چکے ہیں کہ اتھنز نے اسپارٹا کی سیادت عملی طور سے تسلیم کر لی تھی اور فوج وغیرہ اتھنز ہی میں تھی کہ ایک تیز رو دہرکارہ فلیپیدیس مدد طلب کرنے کی غرض سے اسپارٹا روانہ کیا گیا جب وہ کوہ پارکھے پہنچا تو اسے یونان پر پہنچا جو گینا کے قریب واقع تھا تو اسے یان دیوتا کی آواز آئی کہ اتھنز ہی اس کی مدد پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ اور جب اتھنز کو فی الواقع فتح نصیب ہوئی تو انھوں نے اس دیوتا کے اعزاز میں اکروپولس کے پائیس ایک بت کو تعمیر کر دیا۔ فلیپیدیس دوسرے دن اسپارٹا پہنچ گیا اور اتھنز کا پیام اسے لایا۔ اسپارٹا کو پہنچا دیا۔ اس کے جواب میں اسپارٹیوں نے مدد کا وعدہ کر لیا۔ لیکن فوری امداد سے اپنی معذوری ظاہر کی اور کہا کہ جو دھوئیں رات کے چاند سے پیستہ وہ کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ آخر کار ہلا اسپارٹا امداد کے ہی اتھنز لوں کو ایرانی حملے کی مدافعت کرنی پڑی۔ لیکن جب وہ اراٹھوں کے قریب ہرقلیس کے مقدس حرم میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے تو ان کے پاس ایسی ممت سے کما کو پہنچی جس کی انھیں قطعاً امید نہ تھی، یعنی پلاٹینہ نے اپنا تمام و کمال لشکر جس میں ایک ہزار سپاہی تھے اتھنز لوں کی مدد کے لئے بھیج دیا اور ان کے آنے کے بعد اسناد (بالعد کے مطابق) ان کے پاس دس یا گیارہ ہزار کی جمعیت ہو گئی۔ اتھنز ہی کوہ

۱۰۶۶ء ہیرودوٹس ۱۰۶۶ء حواشی استثنائاً اسپارٹا اس اصول سے واقف تھے کہ مذہبی رسوم و فرائض کو دنیوی مقاصد کے لئے کس طرح استعمال کرنا چاہئے۔ لیکن جب کبھی ان کے یہاں کوئی مذہبی تہوار ہوتا تو اس وقت وہ ایسے مہمات سے بھی باز رہتے تھے جن سے فائدہ کی امید تھی (تخیر پیلوس۔ طوسی دیدش ۱۴۸) اور ۱۴۸ء)۔ بہر حال ایک مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ جب انھوں نے دیکھا کہ ہم نہوار سے زیادہ اہم ہے تو انھوں نے نہوار کو طوسی کر دیا (طوسی دیدش ۱۴۸) + اسی طرح کورنتھیوں نے ایک مرتبہ ایک ہم کو خاکستائے کے میلے کی وجہ سے طوسی کر دیا (طوسی دیدش ۱۴۸) + مقابلہ کروبولس ۲۶۹ء +

باب

پہننے لیکوس کی شمالی چوٹیوں سے گزرتے ہوئے (جہاں سے وہ یورپیہ کے پہاڑوں اور ایرانی فوج اور بیرے کو دیکھ سکتے تھے) مارا تھون کے میدان میں پہنچ کر اسی گھٹائی میں رک گئے جہاں دونوں طرف چٹانیں ہونے سے وہ محفوظ تھے۔ یہ گھٹائی غالباً وہی ہے جیسے اب آٹونوا کہتے ہیں اور جو درنا سے شمال کی جانب چلی گئی ہے۔ ایرانی یڑاؤ ان کے مشرق کی طرف تھا اور ان کی پشت پر جو دلدل تھی اس کا رخ سمدر کی جانب تھا۔ اس طرح وہ ایٹھزیوں کے بالکل مقابل نہیں بلکہ ترچھے کھڑے ہوئے تھے۔ جب ایٹھزیوں نے اس کا اندازہ کیا کہ ایرانی ان سے تعداد میں زیادہ ہیں تو ان کے دل میں طرح طرح کے شبہات پیدا ہو گئے اور وہ سوچنے لگے کہ ان کے لئے وہاں جنگ کرنا مناسب ہے یا نہیں۔ سپہاڑوں میں اختلاف رائے ہو گیا اور پانچ حملے کے موافق اور پانچ خلاف ہو گئے گویا کہ کثرت رائے حملے کے موافق نہیں تھی۔ ملتیا دیس کی یہ رائے تھی کہ اس قسم کا حملہ ناگزیر ہے اور اس نے اپنی رائے کا اظہار فوراً پولیمارخ کے پاس جا کر کیا اور کہا ہر شخص کی فلاح و بہبودی اسی میں ہے کہ ایرانیوں پر فوراً حملہ کر دیا جائے ورنہ ایٹھزیں فساد برپا ہو جائے گا۔ اندیشہ ہے اور ممکن ہے کہ جو لوگ مہمان وطن نہیں ہیں وہ شہر کو اغیار کے قبضے میں دے دیں + جب مجلس جنگ میں یہ مسئلہ پیش ہوا تو کالیماخوس نے حملے کے موافق رائے دی اور حالات موجودہ کے اعتبار سے اسی کی رائے کے مطابق قرار و منظور ہوئی۔ چونکہ ہر سپہ دار ایک ایک دن کمان کرتا تھا

لہذا ہر ایک کا سلسلہ مجلس جنگ میں پیش ہی نہیں کیا گیا۔ صرف یہ امر زیر بحث تھا کہ خود حملہ کیا جائے یا دشمن کے حملے کا انتظار کیا جائے۔ ملتیا دیس کا خیال تھا کہ حملہ کرنے میں نقصان ہی نقصان ہے مقابلہ کیا جائے، ڈنکرا (۵) ۱۲۵ حاشیہ ۱ + ملتیا دیس نے اس خطرے کو جو ایرانی سوارے کے حملے سے پیش آتا مورثا جارحانہ کارروائی شروع کر کے رفع کیا + ہیرودوٹس (۶) ۱۱۲ ہمیں اس واقع کا علم کہ ایرانی لشکر کے ایک جزو کو ایرانیوں نے دلدل میں بھگا دیا، پتو سانیاس کی اس تصویر سے ہوتا ہے جو ”ایولی پو قلموں“ میں مٹی (۱) ۱۲۵ + ۳ + دیلیریوک کا خیال ہے کہ دس سے پندرہ ہزار تک ایرانی پندرہ ہزار ایرانی تیر اندازوں اور ایک ہزار سواروں کے خلاف لڑے، اور اسے اس بات کا یقین نہیں ہے کہ آٹھ اسٹادیامی مڑا

اس لئے ان سپہ داروں نے جو ملتیا دیس کے ہم خیال تھے اپنی اپنی کمان کا حق اسی کہ
منتقل کرویا، لیکن ملتیا دیس نے اپنی باری کے دن کا انتظار کیا اور جب وہ دن

بنفیعہ حاشیہ صفحہ ۵۸۸

یغفار کی گئی ہو۔ وہ یہ فرض کر لیتا ہے کہ ایرانیوں نے یونانیوں پر (جو ایک محفوظ مقام پر تھے)
حملہ کرنے کی غرض سے پیش قدمی کی۔ اور یونانیوں نے ان کی پیش مندی کر کے ان پر
دوہرے جوش میں یغفار کی (”جس کے معنی یہ ہیں کہ جنگ مانفا۔ تھی و لیکن لشکر کے
بارو آئے بڑھے ہوئے تھے۔“ ۵۸۷)۔ لیکن اس کے علاوہ ”یغفار کر کے“ حملہ کرنے
کی اور بھی مثالیں دی جا سکتی ہیں مثلاً زیونون کی کتاب ”اقدام کورشنس“
۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵ میں ذکر ہے کہ جنگ کونا کسا کے موقع پر (جو میداں میں واقع ہوئی
تھی) لشکر آہستہ چلتے چلتے دوڑے لگا، اور طوسی ویدش (۶، ۷) کہتا ہے کہ سر فوس
میں بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ بلاستہ کوئی اس بات سے واقف نہ تھا کہ دشمن سطح مرتفع
پر ہے جہاں یغفار کر کے یہو یخ سکتے ہیں (۶-۷ استاویا) + ان باتوں سے معلوم
ہوتا ہے کہ ماراثون کا حملہ قابل یاد نگار رہے گا + بہر نوع دو امور قابل ذکر
ہیں۔ اول تو یہ کہ دوڑنے میں یونانیوں کا کوئی ثانی نہ تھا اور اولمپیا میں
کرمی کے انتہائی شدت کے زمانے میں دوڑیں لگائی جاتی تھیں۔ دوسرے
اس موقع پر کم از کم کچھ دور تک یونانی نشیب کی طرف دوڑے اور اس واقعہ
کا ویلبر یوک نے کافی لحاظ نہیں کیا ہے + بدیں وجوہ مجھے اس بات کا یقین
ہے کہ یونانیوں نے ضرور جدوجہد کی ہوگی، اور اس کے ساتھ ہی یہ یاد رکھنا
چاہئے کہ ہمیں اس کا علم نہیں کہ وہ کس تیزی سے دوڑے۔ ویلبر یوک
کہتا ہے کہ اس دوڑنے سے سپاہی تتر بتر ہو گئے۔ مگر اس کا کوئی نتیجہ
نہیں نکلا۔ ایرانیوں نے محض تیر اندازی پر اکتفا کیا اس لئے انھوں نے
یونانیوں کے قریب آہی نہیں چاہا اسی وجہ سے یونانیوں کو اتنا موقع
مل گیا کہ وہ اپنے جیش کو از سر نو مرتب کر لیں +

میں ان مورخوں سے متفق نہیں ہوں جو محض اس وجہ سے کہ قدیم

اسب

آہستہ بخپا تو اسی وقت حملے کے لئے تیاری شروع کی + رواج کے مطابق پولیمارخ
وائیس بازو پر تھا + دس قبیلے ترتیب سے ایک دوسرے کے برابر کھڑے ہوتے تھے اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۹ غائب

وقائع و اخباریں ایرانی سوارے کا ذکر نہیں طرح طرح کے شکوک کو اپنے دل میں جگہ دیر ہے ہیں۔
جگہ یا ٹیچہ کی مثال سے واضح ہوتا ہے کہ عام طور پر ایرانی سوارہ یونانیوں کے خلاف بالکل
بے کار تھا۔ اور ماراٹھوں میں یونانیوں نے اس تیری کے ساتھ پیش قدمی کی کہ ایرانی تعجب
و غیر میں ہی میں رہے اور طہی میں عروسی احکام بھی نہ دے سکے جس کی وجہ سے وہ ایسے
سوارے کو کافی سرعت کے ساتھ میدان جنگ میں نہ لائے، اور ظاہر ہے کہ جب دست بدست
لڑائی شروع ہوتی تو پھر سوارے کے کام میں لانے کا وقت نکل چکا تھا + دیلبروک نے
اپنی تحقیقات سے جو نتائج سوارے کی عام قابلیت اور اہلیت کے متعلق اخذ کئے ہیں
ان میں ہمیں کچھ ترسیم کر دینی پڑے گی سوہ اسے ممکن سمجھتا ہے کہ سوارہ یونانی جو تیس
(Phalanxes) کو عقب اور جناح سے معتد بہ نقصان پہنچا سکتا ہوا در آنجا ایک
ہمیں یہ معلوم ہے کہ سویزرستان کے سپاہی اپنی فوج کو بہ شکل مستطیل ترکیب دے کر
ہر طرف سے ممانعت کرنے کے عادی تھے + بلاشبہ ان دونوں صورتوں میں فرق
ضرور ہے۔ لیکن اگر یہ واقعہ ہے کہ سب سے زیادہ قابل اعتماد سپاہی بازوؤں پر
کھڑے کر دئے جاتے تھے تو اس کی وجہ یہ ہی ہے کہ وہ فوجی تادیب کے اصول
کے اہر تھے اور اپنے نیروں کے ذریعے سے جناحی حملوں کی ہر وقت ممانعت کر سکتے
تھے۔ ایسی حالت میں دیلبروک کا یہ قیاس کہ ایرانی سوارہ بارتیب و باتادیب
یونانیوں کے لئے اتنا ہی خطرناک ثابت ہوتا جتنا معمولی سپاہیوں کے لئے بالکل
غلط ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہر سپہ سالار اپنے وسائل کو عمدہ طور پر استعمال کرتا تو
واقعات دیلبروک کے قیاس کے مطابق رد ہوا ہوتے۔ یہ ممکن نہ تو یہ ہمیشہ
ہوا اور نہ جنگ یونان و ایران سے اس کی مثالیں ہی ملتی ہیں۔ بہ سبب
اس زمانے کے سپہ سالاروں کے آجکل کا سپہ سالار ہر قسم کے ممکنات
کو پیش نظر رکھ سکتا ہے اور جو حکم انھیں کسی قسم کی نظری تسلیم نہیں ہوتی تھی اس لئے

پلاٹیک کے سپاہی بائیں بازو پر متعین تھے، دشمن غالباً استادیا (تقریباً ایک میل) کے فاصلے پر بڑا ہوا تھا، اور یونانیوں کے عین مقابل ہونے کی غرض سے اس نے اپنا رخ جنوب و مغرب سے مڑی ہوئی طرف پھیر لیا تھا۔ جب نقیب ایٹھسپوں اور پلاٹیوں کی فتح و کامرانی کی دعائیں مانگ چکے تو دھیر و دوش کے قول کے مطابق یونانیوں نے اس کی طرف یلغار کرنا شروع کی، ایرانی اسے خلل و باغ سمجھتے تھے کہ انسانوں کی اتنی قلیل تعداد جن کے پاس قوتو سوار ہوں نہ تیر انداز یورش کر کے ان پر حملہ کریں، لیکن وہ اپنے دشمن کے واقعی حال سے بہت جلد آگاہ ہو گئے، اس میں شبہ نہیں کہ ان کے قلب نے جہاں شہنشاہ کے بہترین سپاہی ایرانی اور خشک قوم کے افراد (جو امور دریا کے ملک کے باشندے تھے) یونانی قلب کو شکست دی۔ لیکن دونوں بازوؤں پر یونانیوں ہی کو فتح ہوئی اور جب انھوں نے دشمن کے فوج کے بعض اجزاء کو دلدل اور بعض کو ساحل کی طرف بھگا دیا تو وہ خود گھوم کر قلب کی طرف آ گئے، اسے بھی سخت شکست دی اور بالآخر ایرانیوں کو اپنے اپنے جہازوں پر پناہ لینا پڑی۔ لیکن یونانی انھیں فرار ہونے سے نہ روک سکے اور انھوں نے صرف سات ایرانی جہاز گرفتار کئے، اور یونانی بہت سے ایرانیوں کا برابر اس دلدل تک تعاقب کئے جنھیں جو اس میدان کے شمال میں تھے، اس لڑائی میں بعض یونانیوں نے بڑے بڑے کاربائے نمایاں انجام دیئے مثلاً یونانیوں کے بیٹے کیون کے گیس نے (جو اس خیلوس کا بھائی تھا) ایک ایرانی کشتی کو نہایت مضبوطی سے پکڑ لیا اور جب تک اس کا ہاتھ نہ کاٹ ڈالا اس وقت تک اس نے اس کشتی کو نہ چھوڑا، ایرانیوں کے کل ۶۴۰۰ اور یونانیوں کے ۱۹۲ سپاہی کام آئے جن میں سے خود پولیمارخ اور سپہدار تھے سیلیوس

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۰ غلبہ ان کا طرز عمل آجکل کے عام طرز عمل سے جداگانہ تھا۔ اور اگر کوئی شخص ایسا نکل آتا تھا جو تمام شکلات کا اندازہ کر کے انھیں بآسانی عبور کر لیتا تو اس سے صرف اس کی فراست و دانائی، اور دوراندیشی ثابت ہوتی ہے۔ میرے نزدیک طلیا دیس میں یہ صفات پائی جاتی تھیں، مقابلہ کیا جائے رسالہ اسی نومبر ۱۹۳۸ء ص ۱۸ +

اب

بھی تھے + اب ایرانی راس سونیوم کا دورہ کر کے مغرب کی طرف چلے تاکہ ایک بیک
 ایتھنز پہونچکر اس پر قبضہ کر لیں + ہیرودوٹس کا بیان ہے کہ جب وہ اپنے جہازوں
 پر سوار ہو گئے تو انھوں نے کوہ پینے ٹیکوس پر ایک ڈھال لگی ہوئی دیکھی + اس
 میں شبہ نہیں کہ یہ ڈھال کسی خاص نشان کے لئے لگا دی گئی ہوگی؛ لیکن نہ تو ہمیں
 یہ معلوم کہ وہ کس نے لگائی اور نہ یہ کہ وہ کبوں لگائی گئی + یونانی فاتح ایرانیوں سے بیشتر
 ہی موقع پر پہونچ چکے تھے + وہ برابر انھوں سے ہلکی قسم کے دشمنی کے کینوسارکوس
 تک بڑھے چلے آئے اور جب ایرانیوں نے فالیروم آکر دیکھا کہ ایتھنز مدافعت کے لئے
 بالکل تیار ہے تو انھوں نے اپنے پیش نامے میں تبدیلی کر دی اور اترنے کا خیال چھوڑ کر
 ایشیائیہ سیے + چودھویں رات کے چاند کے بعد دو ہزار اسپارٹی بھی لیٹا کر کے ایتھنز
 آ گئے۔ انھوں نے تین دن میں ایک ہزار دو سو اسنادیا یعنی تقریباً ایک سو چالیس میل
 طے کئے تھے اور اس خیال کو پیش نظر رکھ کر کہ یونانی سڑکوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ
 تھی اس کارگزاری کو ایک مجوزہ سمجھنا چاہئے۔ لڑائی تو ختم ہو چکی تھی اس لئے اسپارٹیوں نے
 مردے دیکھنے کی خواہش کی اور انھیں دیکھ کر ایتھزیوں کی بہت تعریف و توصیف کی اور
 وطن واپس چلے گئے +

ہیرودوٹس کی تاریخ یونانیوں کے عظیم نشان کارناموں میں سے ایک نہایت
 سیدھا سادہ بیان ہے اور اس تصنیف کے سب سے ممتاز اور قابلِ کاغذ امور وہ
 ہیں جن کا ابھی ذکر آیا ہے + بلاشبہ اس بیان میں بہت سی باتوں کی فروگذاشت
 ہو گئی ہے مثلاً فریقین کی تعداد کتنی تھی؟ ایرانی سوارے نے جنگ میں کیوں حصہ
 نہیں لیا؟ لیکن اسکا مولف واقعات بیان کرے میں استاد ہے + وہ کہتا ہے
 کہ یونانیوں کی ایک چھوٹی سی فوج نے ایرانیوں کے عظیم نشان لشکر پر حملہ کیا اور
 انھیں شکست دیکر ان کے جہازوں تک ان کا تعاقب کیا اور پھر اٹھارہ میل چل کر
 اپنے اپنے مقام پر واپس آ گئے۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ سفر انھوں نے دوسرے ہی دن
 جب ہر طرف سے دشمن کے حملے کا خوف لگا ہوا تھا شروع کیا ہوگا + زاناب بعد
 میں اس واقعہ کے مختلف پیرائے بیان کئے گئے اور ہر شخص نے اپنے فریق اور اپنی
 رائے کے مطابق اس جنگ کو اہم یا غیر اہم ثابت کرنے کی کوشش کی + بعض کا خیال

تھا کہ جب محض ممانعت کا مسئلہ پیش ہوا تو ایٹھزیوں نے کسی قسم کا تامل نہیں کیا بلکہ اس کے بجائے ہر شخص بجلی کی طرح اپنا فرض منصبی ادا کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ سیروڈوٹس کا خیال ہے کہ بعض نے تامل کیا، اس کے برعکس بعض دیگر مورخوں کے نزدیک ماراٹھوں پر کوئی اہم جنگ ہی نہیں ہوئی بلکہ فریقین میں محض ایک چھوٹی سی مڈبھیڑ ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کسی مورخ کا بیان قابل وثوق نہیں بلکہ ان کے بجائے ہمیں اولیں صدی یعنی سیروڈوٹس کا بیان ہی پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اور وہ صاف صاف کہتا ہے کہ ایٹھزیوں کے استقلال، چلت پھرت اور تیزی اور ملتیاویس کی قابلیت سے ہی فتح کا سہرا یونانیوں کے سر پر ہمیں ہوسا ساس سے معلوم ہوتا ہے کہ معنوں کے لئے میدان جنگ میں ایک قبرکو دی گئی اور ایٹھزی اور پلاٹوسی علمدہ علمدہ دفن کئے گئے۔ دوسری صدی عیسوی میں ایٹھزی مقبرہ تیس فٹ بلند تھا اور آج تک ایک خرد طی شکل کا اسی بلندی کا توہ جسے اب بھی ’عموروس‘ (’ناہوت‘) کہتے ہیں اس مقام پر نظر آتا ہے؛ لیکن جب یہ کھودا گیا تو اس میں صرف پتھر کے پیکان نکلے + اس زمانے کے بہترین شہر چین سیموندیس کا نام نہایت ممتاز ہے مقتولوں کی جرات اور بہادری کی مع سرائی کرنے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے تھے + ایٹھزیوں نے مال غنیمت کا دسواں حصہ ویلی کی اپولو اور ایٹھزی کی اریس دی کے نام پر چڑھایا + جو ایٹھزی اس لڑائی میں شامل ہوئے تھے انھیں ’ماراٹھونوماغیس‘ (’غیر آرمائے ماراٹھون‘) کا معزز خطاب دیا گیا اور ملتیاویس کو بہت اعزاز کے ساتھ خوش آمدید کہا گیا اس کے دوست نصیب کئے گئے ایک ایٹھزی کے

لے پورسناپاس ۴۱۴ء - ۳۸۶ء - مقابلہ کیا جائے ڈنکر، ۴۸۴ء، ۴۸۴ء جہاں جنگ کے بعض واقعات یرجس کا ہیروڈوٹس میں تو ذکر نہیں لیکن جن کا بتا زمانہ قدیم کے بعض دیگر مورخوں سے جلتا ہے بحث کی گئی ہے + حشش کا خیال ہے (اور ظاہر ہے کہ ایفوروس کا قیاس بھی یہی ہے) کہ پیپاس میدان ماراٹھوں میں ہی کام آیا + تو دوسرے کے لئے بوسوٹ ۴۸۴ء کا مطالعہ کیا جائے + یہ لڑائی ’علا‘ آگٹ سے قدم میں ہوئی ہوگی (بوسوٹ ۴۸۳ء) +

پری تانیوم میں اور دوسرا دلفی میں۔ لیکن بد قسمتی سے وہ اپنی ہی غلطی کی وجہ سے ان اعزازوں سے زیادہ دن تک مستفید نہ ہو سکا۔ اس نے لوگوں سے کہا کہ اگر وہ ستر جہاز یا ایک لشکر اور ضروری رقم اس کے سپرد کر دیں تو وہ ان کے واسطے ایک ایسے مقام کو فتح کر دے گا جس سے انھیں معتد بہ مالی فوائد حاصل ہو جائیں گے، اور چونکہ وہ لوگوں کو بہت عزیز اور ان کا معتمد علیہ تھا اس لئے جو کچھ اس نے مانگا وہ اسے مل گیا۔ غرض یہ ہے اس نے ایک لشکر کو لیکر جزیرہ یاروس پر (جس کے باشندوں نے دانیس کی امداد کے لئے ایک جہاز روانہ کیا تھا) تاخت کی اور اس سے ایک سو سالنت کا مطالبہ کیا۔ لیکن یاروسیوں نے اس مطالبہ تسلیم کرنے پر مدافعت کو ترجیح دی اور اس خوبی سے لڑے کہ طقیالیس کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا (دراصل ہو کر ہیرودوس کا بیان ہے کہ اسے ان واقعات کا علم صرف یاروسی اسناد سے ہوا۔ ملتیوس نے یہ ترکیب چلی کہ ایک باندی سے جس نے عالم اسفل کی دیویوں کے بت خانے کی (جو شہر سے باہر واقع تھا) خدمت کی تھی کچھ سمجھوتہ کیا اور اس باندی نے اسے کوئی صلاح دی (جس کی اصلیت سے ہم مطلق واقف نہیں ہیں) جس پر عمل کر کے وہ رات کے وقت خاص دیمیتر کے حرم کے اندر داخل ہو گیا۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ وہ اس دیوی کے مجسمے پر بیٹھ کر تاکہ اسے شہر پر قابض ہو جانے میں آسانی ہو جائے۔ لیکن واپسی میں جب وہ اس بت کدہ کو چھوڑ کر گھبراہٹ میں ایک دیوار پر چڑھ کر اٹھا تو اس کے پاؤں میں کسی قسم کی چوٹ آئی اور آخر کار وہ چھبیس روز محاصرہ کرنے کے بعد اس سے دست بردار ہو گیا + جب وہ ایجنسز واپس آیا تو عوام نے اس پر اس بنا پر مواخذہ کیا کہ اس نے شہروں کو دھوکا دیا ہے، اور اس کی سزا سے موت کا مطالبہ کیا گیا۔ اس استغاثہ کا نچوایا رجوع رواں

۱۵۴ (۵) ۴، وغیرہ مخصوص طور پر ایجنسزوں اور زانتھی پوس کے خلاف ہے + کوکس 'ہاں یونان' ۱۴۳ (۵) ۴، لٹاویس کے خاتمے سے سترہ لاکھ روپے کے خاتمے سے متاثر ہے اور اس کی رائیں قابل غور ہیں + مہرا ارادہ ہے کہ میں کسی آئندہ موقع پر یونانی مدبروں کی ذمہ داری کے مسئلے پر بحث کروں جس کے بعد یہ مسئلہ اور بھی صاف ہو جائیگا + ایجنسزوں کے لئے کسی مدبر کے ساتھ

زانتھی پوس تھا جو کلس تھیس کی بیٹی اگار تاسا کا شوہر اور الگموئی خاندان کا ایک فرد تھا۔ ملتیا دیس کا زخم برابر بڑھ رہا تھا۔ اور اس کی طبیعت بہت ناساز تھی، اس لئے وہ مقدمے میں خود پیروی نہ کر سکا، بلکہ اثنا سے مقدمہ میں وہ ایک لینک پر پڑا رہتا، اس کی جگہ اس کے دوست اس کی بریت ثابت کرنے کی کوشش کرتے اور وہ خدمات یاد دلاتے جو اس نے اراٹھوں کی لڑائی اور کمینوس کی فتح کے مواقع پر انجام دی تھیں۔ بہر حال عوام نے اسے فریب دہی کے جرم کا مرتکب گردانا لیکن بجائے سزائے موت کے (جس کی اس کے دشمنوں کو خواہش تھی) صرف پچاس تالنت جرمانے پر ہی اکتفا کیا گیا۔ لیکن ملتیا دیس اس رقم خطر کے ادا کرنے سے قاصر تھا اور اس مقدمہ کے چند روز بعد ہی اپنے زخموں کی تکلیف میں راہی ملک عدم ہوا۔ لیکن اس کی موت کے بعد اس کے بیٹے کیوں نے یہ جرمانہ ادا کر کے اپنے خاندان کے عزت و وقار کو از سر نو قائم کر دیا۔

ہم یہ حکم نہیں لگا سکتے کہ آیا وہ اس سزا کا مستوجب تھا یا نہیں، جو شخص اس موافقے میں سب سے زیادہ پیش پیش تھا وہ زانتھی پوس تھا جس کا الگموئی خاندان سے گہرا تعلق تھا اور جس پر یہ الزام لگایا جا چکا تھا کہ اس نے جنگ اراٹھوں میں غداری کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدمے کی بنا فرقہ بندی پر تھی اور ممکن ہے کہ ملتیا دیس کو اس کے جرم کے اندازے سے زیادہ سزا دی گئی ہو، لیکن اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں کہ یاروس کی مہم میں اسے سخت ناکامی ہوئی اور ایٹھزیوں کے قاعدے کے مطابق ملتیا دیس ضرور سزا کا مستحق تھا۔ اس ضمن میں ایٹھزیوں کا اصول رومن اور ہمارے اصول سے مختلف تھا۔

نقیہ حاشیہ صفحہ ۳۱ اس نسیم کا بڑا وکزا الگ مولی ہی بات تھی۔ اور جن لوگوں کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ پبلک زندگی میں نمایاں حصہ لیں وہ اس سے واقف تھے کہ خاص خاص امور کے پیش آنے میں اس کا کیا حشر ہوگا یعنی ان پر حرمان کیا جائے گا یا انھیں جلا وطن کر دیا جائیگا یا سزائے موت برداشت کرنی پڑے گی + ملتیا دیس کے جرمانے سے لئے معمولہ دگر مورخوں کے دیکھو، (۵) ۱۵۹- اور بوسولٹ "لا کے دیوں" ۱، ۳۷۲ کا مطالعہ کیا جائے۔

اب

بھی تھے + اب ایرانی راس سونیوم کا دورہ کر کے مغرب کی طرف چلے تاکہ ایک بیک
 ایتھنز پہونچکر اس پر قبضہ کر لیں + ہیرودوٹس کا بیان ہے کہ جب وہ اپنے جہازوں
 پر سوار ہو گئے تو انھوں نے کوہ پینے ٹیکوس پر ایک ڈھال لگی ہوئی دیکھی + اس
 میں شبہ نہیں کہ یہ ڈھال کسی خاص نشان کے لئے لگا دی گئی ہوگی؛ لیکن نہ تو ہمیں
 یہ معلوم کہ وہ کس نے لگائی اور نہ یہ کہ وہ کبوں لگائی گئی + یونانی فاتح ایرانیوں سے بیشتر
 ہی موقع پر پہونچ چکے تھے + وہ برابر انھوں سے ہلکی قسم کے دشمنی کے کینوسارکوس
 تک بڑھے چلے آئے اور جب ایرانیوں نے فالیروم آکر دیکھا کہ ایتھنز مدافعت کے لئے
 بالکل تیار ہے تو انھوں نے اپنے پیش نامے میں تبدیلی کر دی اور اترنے کا خیال چھوڑ کر
 ایشیائیہ سیے + چودھویں رات کے چاند کے بعد دو ہزار اسپارٹی بھی لیٹا کر کے ایتھنز
 آ گئے۔ انھوں نے تین دن میں ایک ہزار دو سو اسنادیا یعنی تقریباً ایک سو چالیس میل
 طے کئے تھے اور اس خیال کو پیش نظر رکھ کر کہ یونانی سڑکوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ
 تھی اس کارگزاری کو ایک مجوزہ سمجھنا چاہئے۔ لڑائی تو ختم ہو چکی تھی اس لئے اسپارٹیوں نے
 مردے دیکھنے کی خواہش کی اور انھیں دیکھ کر ایتھزیوں کی بہت تعریف و توصیف کی اور
 وطن واپس چلے گئے +

ہیرودوٹس کی تاریخ یونانیوں کے عظیم نشان کارناموں میں سے ایک نہایت
 سیدھا سادہ بیان ہے اور اس تصنیف کے سب سے ممتاز اور قابلِ کاغذ امور وہ
 ہیں جن کا ابھی ذکر آیا ہے + بلاشبہ اس بیان میں بہت سی باتوں کی فروگذاشت
 ہو گئی ہے مثلاً فریقین کی تعداد کتنی تھی؟ ایرانی سوارے نے جنگ میں کیوں حصہ
 نہیں لیا؟ لیکن اسکا مولف واقعات بیان کرے میں استاد ہے + وہ کہتا ہے
 کہ یونانیوں کی ایک چھوٹی سی فوج نے ایرانیوں کے عظیم نشان لشکر پر حملہ کیا اور
 انھیں شکست دیکر ان کے جہازوں تک ان کا تعاقب کیا اور پھر اٹھارہ میل چل کر
 اپنے اپنے مقام پر واپس آ گئے۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ سفر انھوں نے دوسرے ہی دن
 جب ہر طرف سے دشمن کے حملے کا خوف لگا ہوا تھا شروع کیا ہوگا + زاناب بعد
 میں اس واقعہ کے مختلف پیرائے بیان کئے گئے اور ہر شخص نے اپنے فریق اور اپنی
 رائے کے مطابق اس جنگ کو اہم یا غیر اہم ثابت کرنے کی کوشش کی + بعض کا خیال

نے اس کا لحاظ کیا ہے۔ اور اب بئومیستراس پر اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔ باب
 (۱۰۸ - تصویر ۷) + ایفوروس (نوشتہ ۱۰۷) میں مکتیا دیس کے
 آخری زمانہ کا حوالہ دیتے ہوئے وہ بالکل مختلف ہے، اور میوس اپنی سوانح عمری
مکتیا دیس (۸۷) میں اسی کا اتباع کرتا ہے +

باب سوم

۴۸۹ ق م تا ۴۸۱ ق م

ایتھنز یوں کی اس ممتاز کامیابی کے بعد یونانی مملکتوں اور بلویات میں از سر نو باہمی نزاعات پیدا ہو گئے۔ اسپارٹا میں کلیومنیس نے حال ہی میں اپنے ساتھی اور حریف دیارائوس پر غلبہ حاصل کر کے اسے معزل کر دیا تھا۔ لیکن اب صورت حال میں تبدیلی ہو چلی تھی۔ جس شخص نے دیارائوس کے خلاف فتنہ مشتعل کیا تھا وہ دیونی کا باشندہ مسی کو بون تھا۔ اب دیونی میں کلیومنیس کے مخالفوں کو تفوق حاصل ہو گیا اور انھوں نے نہ صرف کو بون کو ہلاک وطن کر دیا بلکہ فنیڈی کو بھی ہٹا دیا۔ ظاہر ہے کہ اس انقلاب سے اسپارٹا متاثر ہوئے بغیر نہ رہا اور آخر کار کلیومنیس اپنے وطن کو خیر باد کہنے اور تھسلی میں پناہ لینے پر مجبور ہوا۔ پھلی سے اس نے آرکیڈیا جا کر ایک آرکیڈی لیگ کی بنیاد ڈالی اور اس لیگ کے شرکاء نے سٹیکس کے مقدس پانی کی قسم کھائی کہ جو کچھ وہ کہے گا اسی کے مطابق عمل پیرا ہوں گے۔ اسپارٹیوں کو بھی اس طرف سے خطرہ محسوس ہونے لگا اور انھوں نے کلیومنیس کے ساتھ بجنسہ وہی برتاؤ کیا جو وہ زمانہ مابعد میں جوسانیاس کے ساتھ کرنے والے تھے، یعنی اس شخص کو جسے وہ اپنے حق میں نہایت خطرناک سمجھتے تھے انھوں نے اسپارٹا طلب کیا تا کہ وہ اس کی کماحقہ نگرانی کر سکیں۔ اس نے قوم کے حکم کی تعمیل تو فوراً کی یعنی اسپارٹا آ گیا، لیکن یہاں

بہو نچکر اس نے بالکل پاگلوں کی سی حرکتیں کرنی شروع کیں، مثلاً جو شخص بھی اسے ملتا اسے وہ اپنی چھڑی سے مارتا، اور آخر کار اس کی ان حرکتوں سے تنگ آ کر خود اعزاز و اقربانے اسے قید خانے میں ڈال دیا۔ وہاں اُسے کہیں سے ایک چاقو مل گیا اور اس سے اس نے اپنا پیٹ بھاڑ کر خود کشی کر لی + یونانیوں کے خیال کے مطابق جو شخص خود کشی کا مرتکب ہوتا تھا وہ اپنے ناپاک اعمال کی پاداش کو پہونچ جاتا تھا لیکن کلیونیس کے ایسے کون سے ناپاک اعمال تھے، اس کے متعلق ہر شخص کی رائے جدا گانہ تھی اس لئے کہ وہ اپنی زندگی میں اتنی بد اخالیوں کا مرتکب ہوا تھا کہ کسی شخص کو اس خاص فعل کا علم نہ تھا جو دیوتاؤں کو ناپسند ہوا ہو + کلیونیس کی طبیعت عجیب و غریب تھی۔ وہ چالاک، مغلوب الغضب اور انوکھے مزاج کا شخص تھا اور یہ بالکل ممکن ہے کہ اپنی زندگی کے اواخر میں اس کا دماغ چل گیا ہو + اس نے ایسے وقت میں جب خود اس کی مملکت اس سے مشتبہ ہو گئی تھی ایک قوم کی قوم سے اپنی دفا داری کا حلف لوا یا، اور اگر ایسے ہوشیار اور مدبر شخص کا دماغ صحیح رہتا تو کبھی وہ اسپارٹا کی طرف رخ نہ کرتا۔ وہ ان حوصلہ مند لوگوں میں سے تھا جن کے لئے اسپارٹا کے حدود نہایت تنگ تھے۔ اور خواہ وہ صحیح الدماغ ہو یا نہ ہو کبھی نہ کبھی اس کے اور اس کے ہم وطنوں میں بڑبڑھاتی ہوئی لازمی تھی + وہ تھوسانیاس، آکس اور کلیونیس ہنغر کے طرز کا آدمی تھا۔ بلاشبہ ایک سچے اسپارٹی کا فرض تھا کہ ہمیشہ ذی اقتدار اعمال یعنی ایفوروں کے ہم خیال اور ہم تدبیر رہیں، لیکن یہ چار اسپارٹی ایسے تھے جو مملکت پر خود حکومت کرنا اپنا فرض تصور کرتے تھے + یہی وہی وہی اور اس سبب سے یہ امر قرین قیاس ہے کہ جس سہولت نے کلیونیس کو چاقو دیا تھا اس کے خلاف لوگوں میں کسی قسم کی ناخوشی نہ پھیلی ہوگی + کلیونیس کے بعد اس کا بھائی لیونیڈاس شہنشاہ ق م میں تخت پر بیٹھا۔

کلیونیس کا تو اس طرح خاتمہ ہو گیا اب اسپارٹیوں کی یہ خواہش ہوئی کہ اس کے دست یوتی کہیں کو بھی نیچا دکھائیں جس نے کلیونیس سے ملکر آئی گینا کے یہ اعمال ایتھس کے حوالے

۱۔ بالکل یہی حال دینس کے دو جوں (ڈیوکوں) فالی ایرد اور فوسکاری کا تھا +

ب

کئے تھے۔ اب اس کا ستارہ زوال پر تھا۔ آئی گینا کے باشندوں نے اس کا مطالبہ کیا کہ یرغمالوں کے معاوضے میں خود وہ ان کے حوالے کر دیا جائے؛ اور بالآخر ان کی یہ خواہش پوری ہوئی۔ اسپارٹیوں نے خیال کیا کہ اگر انھوں نے اسے منتقل کر دیا تو شہر کو اس سے چھٹکارا مل جائے گا۔ لیکن ایک اسپارٹی نے خفیہ طور پر آئی گینوں کو یہ اطلاع دی کہ اسپارٹا کے کسی بادشاہ کو گرفتار کر کے لے جانا کوئی آسان کام نہیں اس لئے کہ گویہ ممکن ہے کہ اسپارٹی اسے اپنی خوشی سے حوالے کر دیں مگر اسپارٹیوں کی رائے پلٹ جانا بالکل ممکن ہے، اور اگر ایسا ہی ہوا تو آئی گینوں کو یہی اس کا غیازہ بھگتنا پڑے گا، غرض یہ ہے کہ آئی گینا والوں نے یہی مناسب سمجھا کہ لیون کی کدیس کی اس تحریک کو منظور کر لیں کہ وہ خود ایجنڈا جاسے اور یرغمالوں کی واپسی کا مطالبہ کرنے کے لئے تیار رہے۔ ایجنڈا پہنچ کر اس نے نہایت عمدہ عمدہ تقریریں کیں، اس نے یرغمالوں کو امانت نہر سے تشبیہ دی اور کہا کہ جس طرح مطالبے پر امانت واپس کر دینی چاہئے بالکل ویسے ہی یرغمال بھی واپس کر دیے جائیں؛ لیکن اس کا بیت کم اثر ہوا اور ایجنڈا کو یخیر غمال واپس کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اب آئی گینوں نے ایک مقدس کشتی گرفتار کر لی؛ جس میں چند نہایت مقتدر ایجنڈا بھی بیٹھے تھے۔ اس کے جواب میں ایجنڈوں نے ایک آئی گینی سمی کو دروموس سے یہ طے کیا کہ وہ جزیرے کو کسی نہ کسی ترکیب سے ان کے حوالے کر دے گا؛ لیکن اس میں دہنا کام رہے اس لئے کہ ایجنڈا کی کمک وقت پر نہیں پہنچی، بہر حال ان سب باتوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ فریقین میں منافرت اور بغض کی آگ لگ رہی تھی اور اس خانہ جنگی کا بے چارہ آئی گینا خاص طور پر شکار ہوا۔ یعنی وہاں کے اعیانہ گروہ لے سات سو غنمو میوں کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا اور دہتر دیوتا

تھے ایجنڈا آئی گینا کے باہمی جنگ کے لئے بوسوٹ تاریخ یونان ۶۰۷ء دیکھی جائے۔ اس اصطلاح کا بیروہ دوسرے ۹۰ء تا ۵۴۲ء میں ذکر ہے؛ اور بوسوٹ کا قیاس ہے کہ علاوہ ان واقعات کے جن کا باب ۹۰ میں اعادہ کیا گیا ہے باقی واقعات شکہ قدم (یعنی جنگ ایرن سے) پہلے ہی پیش آچکے تھے؛ لیکن یہ وثوق سے نہیں کہا جاسکتا + نیز ملاحظہ ہو کرتوس؛ تاریخ یونان

کے بت کدے کی بے حرمتی کے بھی مرتکب ہوئے۔ ان واقعات کے بعد باہمی مجادلے کی نوبت آگئی اور اس میں اہل توایتھز یوں نے آئی گینا کو بحری لڑائی میں شکست دی لیکن جب آرگوس رضا کار موخراند کر کی مدد کو آگئے تو سمندر پر اور خاص جزیرے میں بھی ایک فریق جیتنے لگا۔ کبھی دوسرا اور ایک بحری معرکے میں ایتھز کو سات جہازوں کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔

گویا ایتھز میں کسی قسم کی خانہ جنگی نہیں ہوئی لیکن وہاں کے باشندوں میں کسی اتحاد عمل کی صورت بھی نہیں تھی۔ شہر میں دو ذی اثر مدبر تھے: ایسماخوس کا بیٹا ارسطیدس جو ایک اچھے خاندان کا فرد تھا اور کلیس تھیس کا ساتھ دے چکا تھا، اور دوسرے نیو کلیس کا بیٹا ٹمسٹا کلیس جو باپ کی جانب سے تو قدیم و نجیب خاندان لیکومیدیا کا رکن تھا لیکن چونکہ اس کی ماں یونانی نژاد نہ تھی اس لئے اسے اکادومی کے درے میں شریک نہیں کیا گیا، بلکہ اسے کینوسارگیس کے درے پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ ارسطیدس

اس قسم کی سفائی کی مثالوں سے آئندہ جنگ پیلوپونیز کی تاریخ بھری پڑی ہے۔ (ہیرودوٹس ۶، ۲۹۱) اس وقت کو رقیبوں نے محض اس درے آئی گینا کے خلاف ایتھز کو مدد دی کہ اہل الذکر کے مقابلے میں اسے نسبتاً زیادہ خطرہ تھا۔ لیکن جب ایتھز نے آئی گینا کو تھس تھس کر دیا اور مغربی سمندروں پر بھی اپنا اقتدار قائم کر لیا تو کورنتھی بھی ایتھز سے دلی نفرت کرنے لگے۔

اکادیمیا ایک باغیچہ کا نام تھا جہاں ورزشی کتب ہوتے تھے اور جہاں زمانہ مابعد میں افلاطون نے درس دینا شروع کیا۔ کینوسارگیس اور اکادیمیا کے مدرسوں میں یہ فرق تھا کہ اہل الذکر میں وہ لوگ بھی شریک کئے جاتے تھے جو پوری اور ماوری دونوں طرف سے ایتھزی نہ تھے۔ (مترجم اردو)

اس ارسطیدس طبعاً نہایت ایمان دار تھا اس کے خصائل نہایت عمدہ تھے اور وہ اپنی جماعت کے قابل ترین ارکان میں سے تھا۔ ٹمسٹا کلیس طبعاً خود رائے اور جدت پسند تھا۔ ٹمسٹا کلیس کے لئے ۲، باور کا وہ مضمون جس کا اس باب کے ”نوٹ“ میں ذکر کیا گیا ہے اور اس کی کتاب دو تفتید ماخذ سوانح عمری

۳

طبعاً خاموش تھا اور ہمیشہ قدیم شاہ راہ پر ہی قدم اٹھانے کو افضل و ادلی تصور کرتا تھا۔ اس کے برعکس قسطا کلیس کی طبیعت میں بے چینی بھری ہوئی تھی وہ ہمیشہ اصلاحات کی دھن میں رہتا تھا اور اپنے مقاصد کے حصول میں وہ اپنے ضمیر کی پیروی کو ضروری خیال کرتا تھا۔ حق یہ ہے کہ دونوں مدبروں کے سیاسی مقاصد ایک ہی تھے صرف فرق یہ تھا کہ دونوں ان کے حصول کے لئے مختلف تدابیر استعمال کرتے تھے اور مختلف حالات اور واقعات کو مختلف طرز سے اپنے کام میں لاتے تھے۔ دونوں عمومیت پسند تھے اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے ارسطیدش قسطا کلیس کے طرز عمل کا مخالف نہ تھا اور یہ وہ طرز عمل تھا جس کی وجہ سے یونان نچ گیا اور ایتھنز ایک مشہور آفاق سلطنت بن گیا۔ لیکن اس مقصد کی تکمیل کے لئے ارسطیدش نے کوئی عملی کارروائی نہیں کی، اور ممکن ہے کہ اسی وجہ سے قسطا کلیس نے اسے اپنا مد مقابل سمجھا ہو +

جب ۹۳ ق م میں قسطا کلیس ”آرخن ایپو نیوس“ (ارخن اول) مقرر ہوا تو اس نے اپنی اوس کے چاروں طرف ایک تفصیل تعمیر کرائی جو اس کی زندگی کی سب سے اہم کارگزاری تھی ۹۵ اس وقت تک ظلیح فالیروم ہی سے ایتھنز کے بندرگاہ کا

بقیہ احاشیہ صفحہ ۳۸ قسطا کلیس مولفہ پلوٹارک ”ڈلائیزنگ“ (۱۸۸۸ء) دیکھنا چاہئے + پلوٹارک ”قسطا کلیس ا“ اور نیپوس (قسطا کلیس ا) کے مطابق اس کی ماں تھرسس یا کاریہ یا اکارانیہ کی رہنے والی تھی۔ اس میں سے اکارانیہ ہی زیادہ ترین قیاس معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ اس سے قسطا کلیس اور معرلی یوناں کے تعلقات نہ آسانی سمجھ میں آسکتے ہیں +

۹۵ اگر ہم یہ دھس کریں کہ ۹۵ ق م کا آرخن مشہور قسطا کلیس ہی ہے اس کا کوئی اور ہم نام نہیں ہے تو اس کا ذکر ”قسطا کلیس“ ۱۹۲ میں ہے + ک’ و گروڈ کے اتباع میں بہت سے مورخوں کا قیاس ہے کہ قسطا کلیس ۸۲ ق م میں آرخن تھا لیکن بلاشبہ اس سے پیستری اس نے ٹیڑھے کی تیاری شروع کر دی ہوگی مگر کیا یہ ممکن ہے کہ اسے ٹیڑھے کی آراستگی سے پہلے ہی بکری بندرگاہ کا خیال نہ آیا ہو؟ دیکھو بوسولٹ ۱۲۶۲-۱۲۶۱ اور کرتوس ۲ (۶) ۸۱۱ اور ۸۱۶ +

باب

کام لیا جاتا تھا۔ لیکن اس خلیج کا ساحل نہایت طویل تھا اور طوفان یا جملے کے وقت اس میں پستیاہ نہیں لی جاسکتی تھی؛ اس کا حصہ جنوب و مغرب کی طرف بالکل کھلا ہوا تھا اور دور اسوں یعنی فالیروم اور پرینی ادس میں سے (جاس کو دونوں طرف سے گھیرے ہوئے تھیں) صرف پرینی ادس کی طرف سے اس کی کچھ تھوڑی بہت حفاظت ہو سکتی تھی۔ اس کے علاوہ اس کی حیثیت بہت سے دیگر یونانی بندرگاہوں سے کچھ ممتاز نہ تھی اور گودہ ضرورت کے وقت تجارتی جہازوں کے لئے کارآمد ہو لیکن بحیثیت ایک جنگی بندرگاہ کے وہ بالکل بے کار تھا + بہر حال اس کے نواح میں ایک اور بندرگاہ بھی تھا جو اس سے بہتر تھا۔ پرینی ادس کے ناموار جزیرہ سما کی مشرقی جانب یعنی خلیج فالیروم کی طرف دو بالکل محفوظ گودیاں تھیں اور اسی طرح اس کی مغربی جانب ایک بڑی گودی تھی جس کا دانہ تنگ تھا اور اس سے بہ آسانی ایٹنز کا مخصوص بندرگاہ کا کام لیا جاسکتا تھا۔ اس جزیرہ سما کے مشرق میں جو جمبوئی جمبوئی گودیاں یعنی موئی خیا اور زبا تھیں ان کا تعلق فالیروم سے زیادہ تھا اس لئے کہ ان گودیوں کے دانے اسی طرف کو تھے۔ لیکن اگر جزیرہ سما کو اندر کی جانب سے ایک فصیل سے گھیر دیا جاتا تو ایسی حالت میں یہ گودیاں بھی بڑی مغربی گودی یعنی پرینی ادس کے متعلق ہو جاتیں یہی مسطاکلیس کی خواہش تھی چنانچہ گویہ کام اس نے فوراً شروع کر دیا لیکن اس کی تکمیل زمانہ دراز تک نہ ہو سکی +

پرینی ادس کو محفوظ کرنے سے ایک اعلیٰ درجہ کا بندرگاہ ایٹنز کے لئے آگیا + اگر ایٹنز یونان میں ممتاز بننا چاہتا تھا تو اس کے لئے بحری قوت حاصل کرنا از بس ضروری اور لابد تھا اور یہ اس وقت تک بالکل ناممکن تھا جب تک وہ ایک عمدہ بندرگاہ کا مالک نہ بن جائے۔ تمام ایٹنز مدبروں میں مسطاکلیس ہی ایسا تھا جس کے یہ امر خوب اچھی طرح سے ذہن نشین ہو گیا تھا اور اسی نے ان تدابیر کا خاکہ کھینچا جن کی تکمیل اس کے جانشینوں نے کی۔ اپنے وطن کی جو خدمت اس نے کی اس کے نتائج یونانیوں کے لئے عموماً اور ایٹنزوں کے لئے خصوصاً پانچویں صدی ق م میں اس قدر بدیہی تھے کہ یونانی ان سے متاثر ہو کر یہ کہنے لگے کہ اسی نے ایٹنزوں کو فن طبع گری سکھایا + لیکن بلاشبہ یہ مبالغہ آمیز ہی ہے اور حق یہ ہے کہ انھیں

باب

ایک زمانہ دراز سے سمندر سے لگاؤ تھا اور جو کچھ ٹسٹا کلیس نے کیا وہ صرف یہ تھا کہ پہلی اس مستقل کر کے انھیں اس قابل کر دے کہ وہ اپنے قدیم فن کو کارآمد بنا سکیں۔ جب ٹسٹا کلیس میں ایرانیوں نے اٹیکا پر حملہ کیا تو اس دیوار کی تعمیر میں کچھ زیادہ ترقی نہیں ہوئی تھی اور جب ایرانیوں کو ہزیمت پہنچی تو ٹسٹا کلیس نے چاہا کہ ایک اور طرح اپنی عظیم الشان تدبیر کو مکمل کرے۔ پہلی اوس کے استحکام کا منشا یہ تھا کہ ایتھنزی بیڑے کے لئے کوئی جائے پناہ بن جائے لیکن مغل یہ تھی کہ یہ بیڑا بہت ہی مختصر تھا اور اس کا خیال ہوا کہ برخلاف دیگر یونانی مملکتوں کے جن کے بیڑے ہمیشہ گھٹنے بڑھتے پھرتے ہیں۔ ایتھنز کے لئے ضروری ہے کہ اس کے پاس ایک مستقل بیڑا ہو جائے اس کے لئے اسے یہ وقت پیش آئی کہ یونان میں مستقل بیڑے کے غلے ہی کا وجود نہ تھا اس لئے عموم ایتھنز کو سمجھانا اور انھیں اپنا ہم خیال بنانا نہایت دشوار تھا۔

لے ہمارا خیال ہے کہ ٹسٹا کلیس کا کارنایاں یہ ہی تھا کہ اس نے ایتھنز کے لئے ایک مستقل بیڑا تعمیر کیا۔ اس وقت تک عام طور پر یونانیوں (یہاں تک کہ کورنتھ اور آئیگینا کے باشندوں) کے پاس صرف زمانہ جنگ میں بعد ضرورت جہاز ہوتے تھے۔ ٹسٹا کلیس ہی پہلا شخص ہے جس نے ایتھنز کے لئے ایک مستقل بیڑے کا انتظام کر کے ایتھنز کے اقتدار اور قوت میں چار چاند لگا دئے۔ اس کے علاوہ مشرقی یونان میں ایتھنز ہی پہلی مملکت تھی جس میں سلخ خانوں اور گودیوں کا رواج ہوا۔ اس سے پیشتر یہ طریقہ رائج تھا کہ بری جانب کشتیوں کے چاروں طرف کھڑیوں کی بار لگادی جاتی تھی۔ اسی وجہ سے فلج فالیرم ایتھنز کے لئے صحت کا کافی ہی نہ تھی بلکہ جو کہ جہاز اٹیلے پانی میں آسانی کناسے پر کھینچ جاسکتے تھے اس لئے وہ گہرے پانی کے ساحل سے بدرجہا بہتر تھی۔ میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے ٹسٹا کلیس نے ہی یہ ترکیب نکالی کہ ایسی عسقت گودیاں بنائی جائیں جن میں جہاز آجاسکیں اور جن میں ہری فوجیں حفاظت کے لئے ٹھہر سکیں۔ تقریباً اسی زمانے میں سرقوسہ کے خود سرگیلون نے اپنی قوم میں اسی قسم کی اصلاحات کیں۔

۱۲

بہر حال اس نے پیچ در پیچ طریقے سے اپنا خیال عوام کے ذہن نشین کرایا اور ایسے مقاصد کو جن کی اس کے نزدیک محض ثانوی اہمیت تھی بظاہر پیش پیش رکھ کر ایتمنزوں سے کہا کہ قابل نفرت آئی کیٹا سے جو جنگ ہو رہی ہے اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ایتمنز کے پاس ایک مستقل بیڑا ہونا چاہئے۔ حقیقت یہ تھی کہ خود اس کے نزدیک ایتمنز کو ایران کی طرف سے جس خطرے کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا وہ آئی کیٹا کی جنگ سے کہیں زیادہ اہم تھا اگر اس کا اثر عوام ایتمنز پر نہایت مشکل سے پڑ سکتا تھا۔ دوسرے یہ مسئلہ ہنوز زیر بحث تھا کہ جنگ ایران میں بیڑا کارآمد بھی ہو گا یا نہیں۔ بلاشبہ شمشاد کلیس نہایت وثوق سے یہ کہہ سکتا تھا کہ ایرانی ضرورت داپس آئی ہے اور یہ بھی یقینی امر تھا کہ وہ پہلے سے زیادہ کیل کانٹے سے تیار ہو کر آئیں گے۔ جب یہ دونوں باتیں مسلمہ تھیں تو پھر وہ مفصلہ ذیل طرز سے استدلال کر سکتا تھا: اگر ایرانی براہ راست سمندر کو عبور کر کے آئے تو انھیں سمندر پر شکست دینے کے لئے ایک بڑے بیڑے کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر اس کے برعکس وہ مہر نوش کی طرح تھریس ہو کر آئے تو ایسی حالت میں ایرانی بیڑا ایرانی فوج کو مدد دے سکے گا اور ان کے قبضہ میں ایک نہایت مفید آہ حرب ہو گا اور اگر وہ کسی طرح سے برباد ہو گیا تو ان کی بڑی سے بڑی فوج بھی معرض خطر میں پڑ جائے گی + لیکن ان دلائل کا یہ جواب دیا جاسکتا تھا کہ اگر ایرانی تھریس اور مقدونیہ ہو کر آئے بڑے تو ایسی حالت میں یونان کو بڑی ساز و برگ سے بچایا جاسکتا ہے۔ اور اگر ان کی تمام تر قوت بیڑے کے آراستہ کرنے میں صرف ہو گئی تو پھر بری جنگ میں کامیابی ممکن نہیں + پلوٹارک کہتا ہے کہ شمشاد کلیس کی یہ شکایت کی گئی کہ اسی کی کوششوں کی وجہ سے بجائے نیزے اور ڈھال کے ایتمنز شہری کے ممتاز نشانات گدے و اونٹیں لٹکیں اور چوبن گئے تھے۔ اس میں تو شبہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایتمنز بری اور بحری دونوں شعبوں میں یکساں نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اگر اس نے دولت میں سے ایک یعنی بیڑے کو ترجیح دی تو پھر ہو پ لیتوں کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہونا یقینی اور لا بدی تھا +

۱۲ پلوٹارک، شمشاد کلیس، پلوٹارک، اطلوں کا اقتباس دیتا ہے اور اسے اصل میں

ایسے لوگوں کے دلائل جنہوں نے تمسٹا کلیس کے خلاف آواز بلند کی بظاہر کافی دشمنی تھے اور انہیں تجربہ نامہ یہ سے اور بھی زیادہ تقویت پہونچی تھی۔ مثلاً ماراقون کے معرکے پر ایتمنکو بیڑا نہیں بلکہ ہو پ لیت ہی ایتمن کی نجات کا باعث ہوئے تھے۔ ایتمن یوں کو آخر ایسی لیا ضرورت تھی کہ وہ تمام تجربوں کو بالائے طاق رکھ کر ایک نئی روش اختیار کر کے ایک یقینی امر کو مشتبہ کر دیں؟ یہی سبب تھا کہ تمسٹا کلیس کو قدیم خیال کے لوگوں کے ملانے میں سخت ترین وقتوں کا سامنا کرنا پڑا، عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جو شخص اس کی بحری اصلاحات کا مخالف تھا وہ اس کا مشہور مد مقابل ارسطیدش تھا، اس رائے کے موافق بہت سے دلائل پیش کئے جاسکتے ہیں اور یہ امر بیداز قیاس بھی نہیں، لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو قدیم مورخوں کو اس واقعہ کے ضبط تحریر میں لانے کا کافی موقع تھا مگر کسی جگہ اس کا اعادہ نہیں پاتے، بلکہ اس کے برعکس پلوٹارک یہ کہتا ہے کہ ان تحریکات کا مخالف ملتیا دیس تھا۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ملتیا دیس نے مخالفت کی بھی تو وہ چند ہی روز میں ختم ہو گئی تھی، ممکن ہے کہ ارسطیدش ہی کی وجہ سے تمسٹا کلیس

بقیہ حاشیہ

”کتاب الزیمیس“ ۴، ۵۰ وغیرہ کا خیال ہے۔ لیکن اس موقع پر جنگ سالاس کی اہمیت کو نہایت بری طرح نظر انداز کر دیا گیا ہے + افلاطون کوئی مورخ یا سیاستاں تو تھا ہی نہیں اور اسے ایسے معاملات میں مسند کا درجہ ہرگز حاصل نہیں ہے تمسٹا کلیس کے درخشاں کارناموں اور جنگ سالاس کے حالات سے قدامت اور موجودہ زمانے کے بہت سے مورخ اس امر کو بالکل بھول گئے ہیں کہ ایتمن، ہیلیپونٹ میں سولن کے زمانے میں بھی صاحب اقتدار تھا اور چھٹی صدی ق م میں اطلے درجے کی بحری طاقتوں میں شمار ہوتا تھا +

۵۵ پلوٹارک ”تمسٹا کلیس“ ۴۔ بچوڈ اسٹمبر وٹس + ملتیا دیس فاتح ماراقون تھا اسی لئے اسے لوگ بری فوج کا پشت پناہ اور وکیل سمجھتے تھے + ہمیرڈوٹس (۸، ۴۹) تمسٹا کلیس اور ارسطیدش کے باہمی نزاع کا بعض سرسری طور پر ذکر کرتا ہے

باب ۳

کی تحریکات کو عملی جامہ پہنانے میں اس قدر دیر لگ گئی ہو۔ مگر قدیم مورخوں کا یہ قول صریحاً غلط ہے کہ ملتیا دیس نے نہیں بلکہ ارسطیدش نے اس کی براہ راست

بقیہ حاشیہ

اور پلوٹارک بھی ”ارسطیدش“ اور ”تھسٹاکلیس“ (۴) محض عام رائے زنی پر اکتفا کرتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ پلوٹارک اپنی ”سوانح عمری“ ارسطیدش میں ارسطیدش کو اعیانی کہہ کر دیکھتا ہے۔ مگر وہ خود ہی کہ اٹھتا ہے کہ ارسطیدش کلس تھیس کا دوست تھا، اور گولیوٹارک ایسی ”سوانح عمری“ کیوں (۱۵) میں اسے بھی اعیانی کا لقب دیتا ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ کچھ ہودہ اعیانیت پسند نہ تھا۔ ساتھ ہی وہ کہتا ہے کہ ارسطیدش لائی کرگس کا مدح خواں تھا، اور کلس تھیس اور لائی کرگس کے امتزاج سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سیاسی ترفیفات میں کوئی اصول مدنظر نہیں رکھا گیا، حقیقت یہ ہے کہ کلس تھیس نے ایتھنز میں جس عمومیت کا بیج بویا تھا اسے ارسطیدش نے بار آور کیا۔ یہ امر کہ تھسٹاکلیس عمومی اور ارسطیدش اعیانی تھا، یہ سب ان مورخوں اور مخصوص طور پر تھیو پرمپوس کی بلاغت اور مکتبہ بنی کے نتائج ہیں جو ایسے قواعد کی اصول پر دی کرتے تھے جن کے مطابق ہر واقعے اور ہر شخص کے ساتھ خاص خاص صفات محمول کی جاتی تھیں۔ ان قواعد کے مطابق منصف مزاج ارسطیدش اعیانی گردہ کارکن تھا اور تھسٹاکلیس جو بادی النظر میں نتائج سے بالکل لاپرواہ تھا عمومی تھا، حقیقت حال بالکل مختلف تھی۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ ارسطیدش نے تھسٹاکلیس کی مجری طرز عمل کی تائید نہیں کی لیکن اس کا بھی ثبوت نہیں ملتا کہ اس نے اس کی تحریک کی کوشش کی ہو، اور اس کی عدم تائید سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ کسی اور سیاسی گردہ کارکن تھا، چونکہ وہ اس تحریک میں دل چسپی نہیں لے سکتا تھا اس لئے مناسب تھا کہ وہ چند در کے لئے ایتھنز سے چلا جائے۔ اس رائے میں (جسے میں درست سمجھتا ہوں) کہ تھسٹاکلیس نے ایتھنز کی توجہ خاص کر مجری اصلاحات کی طرف مبذول کی (پلوٹارک، ”تھسٹاکلیس“ ۴ و ۱۹) بہت جلد مبالغہ انگری ہوئے گی (مثلاً ہیروڈوٹس ۱، ۱۴۴ اور طوسی دیدش ۱، ۹۳ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایتھنز کی طام گری اور چار لائی میں اتنے ہی ماہر سمجھے جاتے تھے جتنے خود کو کرتھی اور آئی گینی)۔ لیکن اگر پلوٹارک کا بیان

باب

مخالفت کی تھی۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ اس نے اپنے مقابل کے تحریکات کی تائید نہیں کی تھی اور بس۔ اس وقت تک وہ محصول جولاؤریوں کی چاندی کی کانوں پر لگایا جاتا تھا ایتمغزی شہریوں میں تقسیم ہو جاتا تھا؛ اب مسطاکلیس نے یہ تحریک کی کہ اس کی بجائے وہ جنگی جہازوں کی تیاری میں صرف کیا جائے۔ ایتمغزیوں کے پاس صرف شستر جہاز تھے لہٰذا ان میں کور تھی کشتیاں شامل تھیں؛ مسطاکلیس نے یہ تجویز پیش کی کہ جہازوں کی تعداد بڑھا کر دوسو کر دی جائے اور لاؤریوں کے کانوں کا محصول جس سے شکستہ ق م سے پیشتر ۵۰ تالنت سالانہ آمدنی ہوئی تھی لہٰذا بجائے

بقیہ حاشیہ (۲) مسطاکلیس صحیح ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مبالغہ آمیزی کا اصل حود مسطاکلیس ہی تھا۔ پلوتارک کہتا ہے کہ مسطاکلیس اکثر شیخی بھرے الفاظ رباں سے نکالتا تھا اور ایسی حالت میں بلاشبہ بہت سے ایتمغزی ایسے ہوں گے جو اپنے دل ہی دل میں اس کا متین اور باتمیزار سطیدش سے مقابلہ کرتے ہوں گے + اگر ہمارا خیال درست ہے اور سیاسی و رقیق بندی کی روایتی فصاحت کا مبداء تھیو پومپوس ہی ہے تو پھر ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ واقعات اور حالات کے باوجود موجودہ زمانے کے مورخوں نے ان پر زور دینے میں غلطی کی ہے، اور انہیں اس کی توجیہ کرنے میں کہ آخر ایمانیات پسند اور سطیدش عمومی کس طرح ہو گیا؟ بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سے عمومیت کا ہی دلدادہ تھا +

۳۴ بیروڈوٹس، ۳۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے تک یہ محصول تقسیم کر دیا جاتا تھا +

۳۵ بیروڈوٹس ۸۹، ۱۲۲ +

۳۶ بیروڈوٹس، ۱۴۴ مع حواشی اشٹائن۔ پولی اسٹائوس، ۱، ۳۰، ۶ اصطلاحیں کی تصنیف ”سیاسیات اٹیکا“ کے ایک فقرے کا اہتمام کرتا ہے جو غیر ممکن حالت میں ہمارے پاس تک پہنچا ہے۔ اس کے مطابق ایک سودوت مندترین شخص اس کو ایک ایک تالنت ملتا تھا اور ان پر یہ لازم تھا کہ وہ ایک سہ طبقہ جہاز تیار کرے گاؤریوں سے پچاس تالنت کی آمدنی کم زیادہ رقم نہیں ہے، ان سے محاسوس کی کانوں کا

باب

شہریوں میں تقسیم کر دینے کے جہازوں کی آراستگی پر لگا یا جائے + یہ رقم ایک بڑے بڑے کی تیاری کے لئے باطل کا کافی قصبہ پانچویں صدی ق م اور اس کے بعد تک ایک سہ منزلہ کھیتی تقریباً ایک تالنت میں تیار ہو جاتی اور مملکت ایک اور تالنت اس کے آراستہ کرنے میں صرف کرتی تھی + اس طرح اگر ہر سال پچاس تالنت صرف کئے جاتے تو چار سال میں ایک سو چالیس تیار ہو سکتیں اور سترہ صدی ق م میں اتھنز کے پاس ایک سو اسی جہازوں کا ایک بیڑا ہوتا + یہ اعداد شمار صرف یہ دکھانے کے لئے پیش کئے گئے ہیں کہ نسطا کلیس کی ترکیب ممکن تھی بظاہر ہے کہ ان کی بنا قیاس پر ہے لیکن یہ بار دکھنا چاہئے کہ جو حالات اس باب میں درج کئے گئے ہیں ان میں یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ قدما کے بیانات پر قیاس کا اضافہ کیا جائے +

نسطا کلیس کے تدابیر کی کامیابی کا یہ نتیجہ ہوا کہ ارسطیدس کو سترہ صدی ق م میں ملک بڑا پڑا + جب ارسطیدس اتھنز میں تھا تو اس نے یہ قاعدہ مقرر کر لیا تھا کہ جب کبھی اس کا مد مقابل کوئی تحریک کرتا تو وہ دفنی میں محض اپنا سر ملا دیتا اور اگر نسطا کلیس کے تدابیر کو کامیابی ہو نا تھی تو یہ بہتر تھا کہ ارسطیدس اتھنز سے کچھ فاصلے پر ہی ہوشیور ہے کہ جب رائے لی گئی تو ایک شہری کی طرف سے ارسطیدس کو خود جلا وطنی کے لئے اپنا ہی نام لکھنا پڑا اور جب اس نے اس شہری سے یہ دریافت کیا آخر ارسطیدس میں کونسا ایسا نقص ہے جس کی وجہ سے وہ جلا وطنی کا مستحق ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں لوگوں کی زبان سے اسے منصف مزاج سنتے سنتے تھک گیا ہوں + بد قسمتی سے یہ شخص سچ کہہ رہا تھا اور اس موقع پر اتھنز اور یونان کو اتنے منصف مزاج رہبر کی ضرورت نہ تھی جنہی ایک قابل رہبر کی + اللہ

(بقیہ حاشیہ مندرجہ) مقابلہ کیا جائے + لیکن یہ مسئلہ محکم فیہ ہے + اس کے لئے ڈنگر، (۵) ۱۸۲، حاشیہ ۱ کا مقابلہ کرنا چاہئے + اور ہوسوٹ اور کمریوس کی صحیح رائے کا جسے اس نے "تاریخ یونان" ۱۵۲، ۱۸۴، ۱۸۵ میں اظہار کیا ہے مقابلہ کرنا چاہئے +

۱۸۵ اسی نام میں نسطا کلیس کے باپ زانکھی پوس کو بھی جلا وطن ہونا پڑا +

نوٹ

اس باب کے لئے سب سے بڑی سند ہیروڈوٹس ۶، ۱۳۱ وغیرہ اور ساتویں مقلے کی ابتدا ہے۔ لیکن ہم ہیروڈوٹس ہی پر اکتفا نہیں کر سکتے اس لئے کہ وہ دو نہایت اہم معاملات پر مطلق بحث نہیں کرتا، یعنی ایٹھنزوں کی ایران کے خلاف جنگی تیاریاں اور ایٹھنز کے اندرونی تنازعات۔ اسی لئے سوانح عمریوں سے بھی کام لینا پڑے گا اور ان میں سے پلوٹارک کی سوانح عمری ارسطیدس و تھسٹاکلیس خاص طور پر قابل ذکر ہیں، لیکن یہ بھی مستحق م سے مستحق م تک کے حالات کے لئے مختص نہ کافی ہیں۔ اادل تو اس دور کے معصروں سے بہت ہی کم مواد چھوڑا ہے اور دوسرے زمانہ مابعد کے مورخوں نے تاریخ میں بالکل غلط نظریے شامل کر دیے ہیں، اور یہاں یاد کرنے اپنی کتاب ”تھسٹاکلیس“ (میرزے رگ ۱۸۸۸ء) میں واضح کر دیا ہے۔ یہ مقابلہ کیا جائے حواشی باب ۷ کتاب ہذا۔ اس ضمن میں تھیوپومپوس نے اصل واقعات کی حقیقت کو خاص طور پر بدل دیا ہے +

باب (۴)

سشمہ ق م

اس شکست کے بعد ایران نے یونان کی طرف رخ کرنے میں امید کے خلاف دیر کی داریوش کی خواہش تھی کہ وہ اس مرتبہ یونان پر بصد تنگ و احتشام حملہ آور ہو چنانچہ وہ سشمہ ق م سے سشمہ ق م تک نہایت وسیع تیاریوں میں مصروف رہا لیکن سشمہ ق م میں مصر باغی ہو گیا اور یونان پر حملہ کرنے سے پیشتر داریوش کو گھر کی بغاوت زد کرنی پڑی تھی اس کے علاوہ اسی زمانے میں اس کے بیٹوں کے درمیان وراثت تحت و تاج کے معاملے میں نفیض پیدا ہوئی۔ سب سے بڑا رکا ارتوازان یہ کہتا تھا کہ میں ہی وارث تخت و تاج ہوں۔ مگر داریوش نے زرکسر کی ماں اتوسہ سے جو کوروش کی بہن تھی اپنی تخت نشینی کے بعد شادی کی تھی اسی لئے زرکسر اپنا حق فائق بتاتا تھا آخر کار اتوسہ ہی کی خواہش پوری ہوئی اور سشمہ ق م میں داریوش کے انتقال کے بعد زرکسر ہی تخت نشین ہوا۔ اس نئے فرمانروائے سب سے پہلے یعنی سشمہ ق م میں ہی مصر کی بغاوت زد کردی اور اس کے بعد یونان کا رخ کیا۔ ہیروڈوٹس کی کتاب میں تمام ایرانی عمائدین کی ایک مجلس شوریٰ کا ذکر ہے جس میں خاندان شاہی کے افراد سات بڑے بڑے امراء کے قریب ترین رشتہ دار اور مختلف صوبوں کے والی شریک تھے۔ اس میں زرکسر نے حاضرین کے سامنے اپنا سپیش نامہ بیان کیا اور منجملہ اور باتوں کے یہ کہا کہ اس کا ارادہ مجلسینت پر ایک بل بنا کر اپنا لشکر یونان لے جانے کا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زرکسر مہر نوشس

کا اتباع کر کے بری راستہ ہی اختیار کرنا چاہتا تھا اس کی خود ہر نوش نے بھی تائید کی بلکہ شاید وہ ہی اس مرتبہ بھی اس تدبیر کا بانی مہانی تھا اور چاہتا تھا کہ اپنے پہلے کارنامے کا ایک وسیع پیمانے پر اعادہ کرے، مگر زکسٹر کا بچا یعنی دار یوش کا بھائی ارتابان سرے سے اس مہم کے ہی خلاف تھا۔ اس کا یہ قول تھا کہ روجر دونوں یونانی نہایت بہادر ثابت ہوئے ہیں اور ایرانی کسی حالت میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس مخالفت سے شہنشاہ مارے غصے کے کانپ اٹھا لیکن اس کے چچا نے اس خوبی سے اپنے دلائل و استدلال پیش کئے کہ اس کے استقلال میں کچھ ٹھوڑا سا فرق نہیں گیا لیکن اسے دو مرتبہ ایک ہی خواب نظر آیا جس میں اسے مہم سر کرنے کی ہدایت کی گئی تھی اور جب شہنشاہ کے حکم کی چارونچا تعمیل کر کے ایک روز ارتابان شاہی خلعت زیب تن کئے ہوئے شاہی مسند پر بیٹھا اور اس کے بعد شاہی بستر پر جا کر لیٹا تو اسے بھی وہی اطویل القامت خواب درجوان نظر آیا جو زکسٹر کو نظر آیا تھا اور اس نے اسے زکسٹر کو غلط راہ بتانے پر بہت سخت دست کہا۔ غرض یہ ہے کہ ارتابان نے آج کار اپنی رائے بدل دی تھی اور اس مہم کے لئے جس کا ثانی تاریخ عالم میں ملنا دشوار ہے تیاریاں شروع ہو گئیں جو میرد کوٹس کے بیان کے مطابق متواتر تین سال مینی ششہ ق م سے ششہ ق م تک ہوتی رہیں بد اول تو دلیان موبہ جات کو خود بھی اس کی بے حد خواہش تھی کہ ان سے جن افواج کا مطالبہ ہوا ہے وہ عمدہ طور پر آراستہ و پیراستہ ہوں اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے مہیا کی جائیں اس پر جب انعام و اکرام کے وعدوں کا اضافہ بھی ہوا تو ان کے جوش کی انتہا نہ رہی ماسی زمانے میں اندیز نے ایک ایسا کام شروع کیا جو اس کے نزدیک بہت ہی اہم اور ضروری تھا اور جس سے

یہ صاف ظاہر ہے کہ اس جگہ طول و طویل اور غیر ضروری استدلال کو ایک جگہ مجتمع کر دیا گیا ہے۔ اصل میں ہوا یہ ہے کہ ایشیائے کوچک میں لوگوں نے ایک دوسرے سے یہ قیے بیان کئے اور میرد کوٹس نے انھیں بوجھ بھٹل کر دیا۔ دیگر امور میں یہ سب ایشیائی رنگ میں رنگا ہوا ہے اور اس سے وہی مشرقی استبدادیت عیاں ہوتی ہے جس کی جھلک ”عہد نامہ حق“ میں بھی پائی جاتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس مہم کی ابتدا مہر نوش ہی کی تحریک سے ہوئی ہوگی، یعنی اس نے کوہ آتھوس اور تھریس کے درمیان ایک نہر کھدوانی شروع کی تاکہ جہازوں کو اس راس کا دور نہ کرنا پڑے جو دار یوش کے زمانے میں اس درجہ نقصان دہ ثابت ہوئی تھی۔ یہ نہر بارہ استادیہ (تقریباً ڈیڑھ میل) لمبی اور (ایک مورخ ابجد کے بیان کے بموجب) ایک سو فٹ چوڑی تھی اور اس کے تعمیر کرنے میں فنیقیوں نے اپنے کمال کے جوہر خوب ہی دکھائے۔ ساتھ ہی دریائے استریکون کے عبور کرنے کے مشکلات کو ملحوظ رکھ کر اس دریا پر پل باندھنے کے تدابیر کئے گئے۔ لیکن جو بات سب سے زیادہ اہم تھی وہ شکر کے سامان رسد کا مسئلہ تھا۔ اس لئے یہ طے کیا گیا کہ مختلف شاہراہوں پر یعنی لیو کے اگتے (پروپونٹس) تیردزرا (ملک پرتھوس)، دورسکوس (میدان) وائے دریائے ہبروس) اور طلیج تھرے (مقدونیہ) پر غلہ وغیرہ جمع کر دیا جائے۔ آخر کار بری افواج بمقام کرتالاکا (کایادرسیم) جمع ہوئیں اور وہاں سے کیلاٹنا سے ہوتی ہوئی ساروس آئیں یہاں آئیں کا بٹالی تھیبوس جو شاید شاہ کرسیوس کا یوتا یا نواسہ تھا مقیم تھا اس کے پاس بے شمار دولت تھی یعنی علاوہ غلاموں اور جاندار منقولہ کے وہ دودھرا لقرنی تانت اور چالیس لاکھ طلائی استاتر (تقریباً چھ کروڑ روپے) کا مالک تھا اور جب یہ لشکر ساروس پہنچا تو اس نے زرکسنز اور تمام ایرانی سپاہ کی دعوت کی شہنشاہ نے ساروس سے علاوہ اتھنز اور اسپارٹا کے باقی تمام یونان کو اپنے سفیر بھیجے جن کے ذریعہ سے اس نے یونانیوں کی اطاعت کی دعوت دی اور ان سے مٹی اور پانی طلب کیا۔

۵۔ ہیردوٹس، ۲۳، ۲۴۔ اس مسئلہ کے متعلق کہ آیا یہ نہر کبھی مکمل ہوئی یا نہیں (جس کا بہت سے مورخوں کو شبہ ہے) ڈنکر، (۵، ۱۹۹) دیکھا جائے۔

۶۔ ہیردوٹس، ۳۳، ۳۴۔ اس سلسلے میں پلوٹارک: "سوانح عمری شہنشاہوں" کا مطالبہ کرنا چاہیے جہاں یہ ذکر ہے کہ جس شخص نے ایرانی پیغام کی ترجمانی کی تھی اسے شہنشاہ کی تحریک پر قتل کر ڈالا گیا اور اتر تھیبوس ساکن زلیا کے شہری حقوق اس لئے سلب کر لئے گئے کہ وہ ایرانی ردید رشوت کی غرض سے یونانیوں کو لایا تھا۔

باب

اس کے بعد اس نے موسم بہار ششم ق م کے اوائل میں ملیسپونٹ کا رخ کیا جس پر ابلی دوس اور ستوس کے درمیان پل باندھ دیا گیا تھا۔ پہلا پل تو ایک طوفان کی نذر ہوا جس سے شہنشاہ کو بھی غصہ آیا اور اس نے حکم دیا کہ باقی پر لاکھوں کی فوجیں لگائی جائیں اور سزا کے طور پر تھکریاں اور بیڑیاں ڈالی جائیں، آخر الامر پچاس چھوٹی کشتیوں اور سہ طبقہ جہازوں کے دو پل بنائے گئے ایک مین تین سو ساٹھ اور دوسرے میں ۳۱۴ جہاز کام آئے۔ اول تو کشتیوں کے لنگر ڈال دئے گئے۔ اور ان پر دو نہایت دبیز رے جن کی موٹائی تیس انچ (تقریباً ۱۲ گراہ) سے زیادہ تھی باندھ کر ان پر شہتیر تختے اور مٹی ڈال دی گئی۔ اس طرح دو مکمل سڑکیں تیار ہو گئیں اور ان کے دورویہ بلند کھڑے لگا دئے گئے۔ زر کس نے ابلی دوس پہنچ کر اپنے لئے سنگ مرمر کا ایک تخت بچھوایا اور اس پر بیٹھ کر اپنی فوج اور بیڑے کا معائنہ کیا۔

اس پل کو بخیر و خوبی عبور کر کے فوج پہلے تو شمال و مرقی سمت تھریسی جزیرہ میں ہو کر پھر جزیرہ مغربی جانب بحیرہ تھریس کے کنارے کنارے چلی۔ جب یہ لشکر جارا پیر دس ندی کے پار دو رسکوس کے میدان میں پہنچا تو اسے شمار کرنے کی غرض سے شہنشاہ نے حکم دیا کہ ایک مربع آراضی میں دس ہزار آدمی کھڑے کر دیئے جائیں۔ اسی طرح بار بار یہ قطعہ سپاہیوں سے بھرا گیا تاکہ شمار کرنے کی زحمت نہ اٹھانا پڑے۔ ہیروڈوٹس کا بیان ہے کہ یہ قطعہ ایک سو ستر بار بھرا گیا اور خالی کیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگجوؤں کی تعداد ستر لاکھ تھی۔ ہمارے مورخ کو یہ علم نہیں کہ ہر صوبے سے کتنے کتنے آدمی آئے تھے لیکن وہ اس عظیم الشان لشکر کی ظاہری شکل و صورت کا نہایت دلچسپ حلی بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں مفصلہ ذیل عناصر موجود تھے:-

سب سے پہلے تو ایرانی اور مددی تھے جو نیزوں، کمانوں اور تلواروں سے مسلح تھے، ان کے بعد کسیانی، ہیرکانی اور اشوری پیش کے خود پہنے ہوئے اور ہلالہ دیگر اسلحہ کے ہاتھ میں ہلکی کے گز لئے ہوئے جن پر لوہے کی ٹوپیاں تھیں، ہتھیاری جن کے ہاتھ میں چھوٹے چھوٹے بھالے اور تبر تھے، ہندوستانی اپنے سوتی لباس

باب

میں کانوں اور سر کندھے کے تیروں سے مسلح، آریہ، پارسی، حوارزمی، سوغدیہ، اور گندھارا کے باشندے جو تقریباً بختیار یوں ہی کی طرح مسلح تھے، بحر خزر کے اطراف کے باشندے سموری لباس زیب تن کئے ہوئے، سارنگے رنگین کپڑے اور ادیچی ایڑی کے جوتے پہنے ہوئے، پاکتی، اوتیانی، میکیانی، اور باریکانی تھے۔ ان کے علاوہ اس فوج کے عرب ڈھیلی ڈھالی عبائیں پہنے ہاتھوں میں کمائیں لئے تھے، افریقہ کے حبشی خیروں اور چیتوں کی کھالیں اوڑھے ہوئے اور ہاتھوں میں لمبی کمائیں اور تھمر کے سروں کے تیر (جن پر نیل گائے کے سینگ لگے تھے) اور خاردار گرز لئے تھے اور ان کے آدھے جم سمخ اور آدھے سفید رنگے تھے۔ اس فوج میں ایشیائی حبشی (یعنی بلوچستان کے براہوئی) بھی تھے جو بادلے خودوں کے گھوڑوں کی پیشانی کا حصہ سروں پر پہنے تھے اور سارس کے چمڑے سے ڈھال کا کام لیتے تھے، لیبیہ والے بھی تھے جن کے میزوں کی نوکیں آگ میں تپا کے سخت کر دی گئی تھیں، پغلا گونہ والے بھی تھے جو ادیچی ایڑی کے جوتے پہنے تھے اور لیگیا، ماتی، پسانی، مار باند، نیانی، شامی، افروچی اور ارمن بھی تھے۔ وہاں آریہ کے باشندے یونانیوں کی طرح مسلح تھے، میزیہ کے باشندے نظر آتے تھے، تھریسی لوٹری کی کھال کی ٹوپیاں، رنگین کپڑے اور ہرن کے چمڑے کے جوتے پہنے تھے، ایشیائی تھرمیوں کے بازوؤں پر رنگین کپڑا لپیٹا ہوا اور وہ سروں پر پتیل کے خود پہنے ہوئے تھے جن میں کان اور سنگ بنائے والے نے اپنی صنایعی کا نمونہ دکھا یا تھا۔ ان کے دوست بدوش، سونیانی، ملیائی، موسکینی، طبرستان، نیانی، مکرونیائی، موسی، نوکی اور اریس تھے۔ اور وہیں کوئکسی بھی تھے جن کے سروں پر لکڑی کے خود اور ہاتھوں میں گائے کے چمڑے کی ڈھالیں تھیں؛ اور الارودیائی، ساسپیریائی، اور خزاری، خلیج فارس کے باشندے بھی تھے۔ ہر دس سو ہزار اور دس ہزار سپاہیوں پر ایک ایک افسر تعین تھا اور ہر قبائلی دستہ ایک ایک ایرانی امیر کے ماتحت تھا۔ تمام پیادہ سپاہی مہزنوس تری، نان، تانک میس، ولد، اتابان، سمرودین، ماسس تیس، براور، زگنسر، گرگیس اور میگابیز، دلدز، دیروس کے زیرِ کمان تھے۔ صرف دس ہزار حیدہ حیدہ سپاہی یعنی نام نہاد قشون جاودانی ہمیشہ پورے طور پر مسلح رہتے تھے، ان ہی کے پاس بہترین ہتھیار تھے اور یہی اپنے ساتھ

باب

میدان جنگ میں اپنی بیویاں، ملازم اور دیگر سامانِ غنیمت لے جاسکتے تھے۔ ان کا کماندار بیدار نیز تھا۔ یہ سب ایرانی پیدل سپاہ کی تفصیل ہوئی۔
ان کے علاوہ ایرانی فوج میں اسی ہزار سوار تھے۔ جن میں پارسیکانی اور عرب شترسوار شامل نہ تھے۔ اسی سواروں میں آٹھ ہزار ایرانی گویچئے جن کے ہاتھیں لمبی پھندے دار رسیمیں بھی تھیں، مدد دی اور کسبانی جو چلی رتھوں میں سوار تھے، اور باقتر اطراف بحیرہ خزر اور لیبیہ کے باشندے بھی تھے، ان سب کے کماندار وائس کاہینا ارا متھریس اور ٹی تھاؤس تھے۔

ایرانی سبہ طبقہ جہاز (جن کی تعداد ایک ہزار دو سو سات تھی مختلف اطراف و اکناف سے منسلک ذیل تناسب سے آئے تھے :- فنیقیہ اور فلسطین ۳۰۰، مصر ۳۰۰، قبرس ۱۵۰، سلیسیہ ۱۰۰، پھیلیہ جہاں کے باشندوں کے اسلحہ یونانی وضع کے تھے) ۳۰، لیبیہ ۵۰، ایشیائی دوریائی ۳۰، کاریہ ۵۰، یونانیہ ۱۰۰، جزائر ۱۰۰، پولیہ ۶۰، مہلیسپوت ۱۰۰۔ ان کے علاوہ اس بیڑے میں تین ہزار کشتیاں، گھوڑوں کی بار برداری کی کشتیاں، اور تیس اور پچاس چوکے جہاز اور تھے۔ بیڑے کے امیر البحر دار یوش کے دو بیٹے اریا بگنر اور ہفامنر اور ہرگز اسبہز اور میگا بازو تھے، اور ان کے ماتحت مختلف اقوام کے ملاح تھے جن میں سے سب سے ممتاز ایک عورت ارتمینز یا تھی جو اسی لیگدا موس کی بیٹی تھی جس نے ہانی کا زانوس، کوس، نسہ رودس اور کالیڈنوس سے پانچ جہاز مہیا کئے تھے۔ قومی سپاہ کے علاوہ ۳۶۲۱۰ ایرانی، مدد دی اور شک قوم کے ملاح ۳۰ نفر فی جہاز کے حساب سے تمام جہازوں میں تقسیم کر دیئے گئے تھے تاکہ وہ سب دلخواہ نگرانی کر سکیں۔ ان کے علاوہ فی جہاز ۲۰۰ ملاحوں کے حساب سے ۱۲۰۰ جہازوں میں ۲۴۱۰۰ قومی سپاہ تھی اور تین ہزار دیگر کشتیوں میں ۲۴۰۰۰ اور سپاہی تھے۔ غرض یہ ہے کہ اگر اس میں ۱۵۰۰۰۰ پیدل، اسی ہزار اسی سوار اور میں ہزار تھ سواروں کا اضافہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ایشیائے کل ۲۴۱۰۰ سپاہی آئے تھے۔
ہیرودوٹس جنگ تھرموپلی کے جنگ کے سلسلے میں کہتا ہے کہ اس کے علاوہ یورپ میں بھی ایک کثیر التعداد فوج اس میں ملائی گئی جس میں تین لاکھ تھری سپاہی

۱۲۰ ہزار اور جو میں ہزار ملحق تھے۔ اس طرح ایرانی فوج میں جنگجوؤں کی تعداد ۶۱۰،۴۱۰ اور ۲۴۰ ہزار باہر اور راگر بقول ہیروڈوٹس فی کس ایک ملازم بھی رکھا جائے تو نان باٹیوں باورچیوں اور دیگر ملازموں کو نظر انداز کرنے پر بھی ایرانی فوج میں گویا کل ۱۲۰،۳۸۰ آدمی ہوتے۔ کچھ عجیب نہیں کہ اس عظیم الشان لشکر کے لئے فی یوم ایک لاکھ دس ہزار شل (تقریباً ۱۰۰ ہزار من) اناج درکار ہوتا تھا اور پانی کا اس قدر خرچ تھا کہ دریائے دریا خشک ہو گئے۔

ظاہر ہے کہ ان اعداد و شمار میں بے حد مبالغہ آمیزی برتی گئی ہے میروڈوٹس نے جو تعداد اس لشکر کے افراد کی ہمارے سامنے پیش کی ہے اس کے لئے اس چھوٹے سے پہاڑی ملک میں ہرگز کافی جگہ نہیں نکل سکتی تھی۔ دوسرے بہت سے سپاہیوں کے پاس ایک ملازم بھی نہ تھا اور اگر افسران بالاتر کے پاس فی کس ایک ملازم سے زیادہ تھے تو بھی ان کی مجموعی تعداد ہرگز اتنی نہیں ہو سکتی جتنی ہیروڈوٹس بیان کرتا ہے۔ اسی طرح ملاعوں کی تعداد بھی بڑھا کر بیان کی گئی ہے۔ بلاشبہ اس لشکر میں جو دریا سے بہرہ ور سے تھروٹی آیا کبھی تین لاکھ سپاہی نہیں ہو سکتے بلکہ اس میں زیادہ سے زیادہ تیس ہزار سپاہی ہوں گے۔ بہر حال اگر بڑی بڑی مہنیاں بھی عمل میں لائی جائیں تو بھی یہ حملہ دنیا کی تاریخ کے عظیم الشان حملوں میں سے شمار ہوگا۔ وہ ایک سیدھا سادہ حائدی دل تھاجس کا واحد نصب العین یہ تھا کہ یونان کو چٹ کر جائے۔

۱۲۱ ہیروڈوٹس کے تخمینے کی تصدیق ڈاکٹر، دہ ۲۰۱۱ میں کی گئی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ اس لشکر جہاز میں آٹھ لاکھ پیدل اور سوار دو لاکھ باربرداری دار اور ڈھائی لاکھ ملحق تھے اعداد ان کے علاوہ تیس ہزار مقدونی اور تھریسی بھی تھے۔ مصنفین مابعد غصو مانتے سیاسی، ایغور دس (ازروے اقتباسات دیو در دوس) نیوس اور جسٹن کا خیال ہے کہ اس لشکر میں کل سات لاکھ سپاہی تھے اور نیوس "ڈیٹا کلیس" ۱۲ چار لاکھ سپاہیوں کا اضافہ کرتا ہے۔ مقابلہ کیا جائے ہو سکتا ۲۴۳۲ - بلاشبہ جہاز ۱۲۰۰ تھے۔ لیکن دیگر لوگ کا خیال ہے کہ یہ تعداد بھی محبت سے ڈراٹھ ہے۔ اس کے نزدیک جنگجوؤں کی تعداد ۵۴۴ سے ۵۰ ہزار تک اور باربرداری والوں کی تعداد ایک سے دو لاکھ تک ہوگی۔ اس کا خیال ہے کہ

باب

شہنشاہ زرکستر نے دور سکوس سے جزیرہ نمائے آتھوس کے ابتدائی شہر
اکا تھوس کی طرف رخ کیا اور وہاں پہنچ کر اس نے یہ حکم صادر کیا کہ اس کا عظیم الشان
لشکر تین حصوں میں آگے بڑھے اور تلخ تھرا پر از سر نو متحد ہو جائے۔ جب وہ تھرا پہنچا
تو اسے جنوبی افق پر تھسلی کے پہاڑ نظر آئے اور اس نے پہلی مرتبہ کوہ الپسوس اور کوہ
اوسا کو دیکھا جن کے درمیان مشہور آفاق دریائے پانیوس بہتا تھا۔ چونکہ فوج کو وادی
نیچے میں ہو کر جانے کے بجائے پہاڑوں کو عبور کرنے کا حکم تھا اور اس کی خواہش اس
وادی کو اپنی آنکھ سے دیکھنے کی تھی اس لئے وہ سمندر کا راستہ اختیار کر کے وہاں پہنچا
اور تھسلی کے متعلق جس نے اس کی اطاعت کا اقرار کر لیا تھا، معلومات حاصل کر کے ان
مخبروں کی رپورٹیں سنیں جنہیں اس نے یونان روانہ کیا تھا۔ انھوں نے اسے اطلاع دی
کہ اس کی سیادت تھسالویوں، دولوپیوں، آئے نیانیوں، پیرھائے جیوں، لوکریشیوں،
گنیٹیوں، ماسیوں، فلیہ کے اکائیائیوں اور (سوائے تھسلیا) اور پلائیہ کے جوتیہ کے
تمام بلدیات نے تسلیم کر لی ہے۔ یہ امر خاص طور پر قابل غور ہے کہ یہی وہ اقوام ہیں جنہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱۷ - فیصلہ کن واقعہ یہ ہے کہ سپاہیوں کی اس عظیم نشان
تعداد کی قواعد اور ان کی خورد و نوش کے انتظام کے لئے ہرگز جگہ نہ تھی اور اس کے
نزدیک جو تعداد اس نے مقرر کی ہے وہ بھی رقبے کے حدود کو مد نظر رکھ کر زیادہ
سے زیادہ ہے۔ لیکن غالباً اس میں ہی مبالغہ آمیزی ہے۔ اس کی کس کو بہ وہ تھی کہ
بار برداری والوں کے پاس سامان خورد و نوش ہے یا ان کی نقل و حرکت کے لئے کافی جگہ
موجود ہے۔ اور جنگجوؤں کی جس تعداد کا اس نے تخمینہ کیا ہے اس سے دو گنی تعداد
(یعنی ۹۰ ہزار سے ایک لاکھ تک) کی نگرانی اور سامان خورد و نوش کا انتظام کیا جاسکتا تھا۔
جہاں تک طرزِ خمار کا تعلق ہے اس کی وہی قیمت ہے جو کسی تماغہ گاہ پر بہرہ دے
سپاہیوں کی ہوتی ہے ممکن ہے کہ شہنشاہ کو خوش کرنے کے لئے افسر ایک ہی سپاہی
کو بار بار رطلہ شمار میں بھیج دیتے ہوں۔ ظاہر ہے کہ اگر صحت و رکاز تھی تو بہتر موتا
اگر ہر رسالے کے سپاہی شمار کر لئے جاتے۔ لیکن ایسی صورت میں سپاہیوں کی تعداد
بڑھ کر بتانا بالکل ناممکن ہو جاتا۔

”لیگ ہسایگان“ میں رائے دینے کا بھی حق حاصل تھا اور چونکہ لیگ کے ارکان کی جملہ تعداد صرف بارہ تھی اور جیسا اس فہرست سے معلوم ہوتا ہے علاوہ یونانیہ کے ایک جزو کے صرف تین ہی (یعنی نو کسیوں) اور دریا نیوں (دریا یونیائیوں) کا نام اس میں نہیں پایا جاتا اس لئے انھیں ریاستوں کو تسلیم کا غلبہ آرا حاصل تھا۔ ان ریاستوں میں سے جن کا نام اس

”اسٹیکٹیونک لیگ“ ایک انجمن تھی جس کا مقصد انتھیل تھا اور جس میں تمام یونانی ممالک کے نمائندے شریک ہوتے تھے اس کا تعلق دلیفی کے مشہور بیت خانے سے تھا۔
(مترجم اردو)

(۷) ہیرودوٹس (۷، ۱۳۲) اُن اقوام کا ذکر کرتا ہے جنھوں نے ایرانیوں کے سامنے سرطاعت خم کیا اور ان میں وہ صرف ”انجمن ہسایگان“ کے اراکین شمار کرتا ہے۔ یہ بھی علم ہے کہ اس زمانے میں دلیفی کی کاہنہ کا طرز عمل اصول و فلطیت کے بالکل منافی تھا اور ان دونوں باتوں سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ یونان کے ایران پسند فرقہ کی (جس کا اس زمانے میں یقیناً وجود تھا) یہ کوشش تھی کہ دلیفی کی انجمن اور اس کی کاہنہ کے ذریعے سے اپنا ملک دشمن کے حوالے کر دیں۔ اس سے اس زمانے کی اخلاقی حالت کا پتہ چلتا ہے کہ بارہ رایوں میں سے نو تو ایران کے موافق اور صرف تین مخالف تھیں۔ اور ان میں ارباب رائے میں سے صرف وہی ایسے تھے جو قطعی طور پر اس کی مخالفت پر تے ہوئے تھے۔ دلیفی کے بھاریوں کو اتنی جرات تو نہ تھی کہ اپنے جذبات کا علی الاعلان اظہار کریں، لیکن انھوں نے اپنے پیچیدہ طرز عمل سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ جو تقاریر دلیفی کی دیہی کی طرف منسوب کی جاتی ہیں وہ بعد میں بنائی گئی ہوں لیکن اگر دلیفی سرومہری کا برتاؤ نہ کرتا تو یہ تقریریں دیہی کی طرف بھی منسوب کی جاتیں۔ یونانیوں کی مستفط طبیعت اور مذہبی جذبات کی قوت کا یہ بھی ثبوت ہے کہ انھوں نے اس سخت آزمائش کے بعد بھی ”انجمن ہسایگان“ اور دلیفی کی کاہنہ کو اپنی اپنی جگہ قائم رکھا اور گو آخر لڑکر کا اخلاقی اقتدار اسناد ماضی ہو چکا تھا مگر اسے کوئی ظاہری نقصان نہیں پہونچا یا گیا۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یونانی مہبان وطن نے اپنی صین چالاکی سے کاہنہ کی ظاہری مخالفت سے باز رکھا ورنہ وہ یونانی مہبان وطن کو سخت ترین ایذا پہونچاتی۔ جو یونانی خاکسارے پر جمع تھے

باب

تہمت میں نہیں ہے۔ دوریائی اور ایونائی یعنی اسپارٹی اور اتھنز ہی سب سے اہم تھے اور وہ اس حصہ یونان کے گویا پھول تھے جہاں میں جب وطن کا کھرا رنگ بھرا ہوا تھا اور جنہیں یہ حق حاصل تھا کہ خود اپنے آپ کو ”ارض یونان“ کا لقب دیں۔ ان مملکتوں کی ایک کامرکز خاکسائے کو رمتہ تھا۔ انھوں نے یہ طے کیا کہ جب ان کی قوم کو اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق کامیابی حاصل ہو جائے گی تو ان یونانیوں کو جنھوں نے ایرانی حملہ آوروں کے سامنے تسلیم خم کیا ہے دلفی کے دیوتا کے سامنے خراج پیش کرنا پڑیگا۔ گو محب وطن یونانیوں میں دوریائی تعداد میں بہت زیادہ تھے لیکن یہ جو شرافت کا سبب آرمینج ایونائی یعنی اتھنز ہی تھے پچھلے

بلاشبہ ایرانیوں کا وار براہ راست اتھنز ہی پر تھا؛ لیکن یہ بعید از قیاس نہیں کہ اگر وہ چاہتے تو ایرانیوں سے ایسا معاہدہ کر لیتے جس کی رو سے وہ تو محفوظ رہتے مگر باقی ماندہ یونان کو سخت نقصان پہنچتا اور اس میں کلام نہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱۹۔ انھوں نے یہ تجویز کیا کہ اگر انھیں آئندہ محاربے میں فتح ہو گئی تو وہ دلفی کے لئے ایک بہت بڑا انعام تجویز کرتے ہیں؛ اور گو یہ انعام کسی کو دیا نہیں گیا لیکن یونانیوں کا مقصد حاصل ہو گیا۔ اول تو بیاریوں کو سبز باغ دکھائے گئے دوسرے ابتدائیں دلفی اور ایرانیوں کا تعلق بھی منقطع ہو گیا تھا۔ غرض یہ ہے کہ بیاریوں نے دلفیت کا جامہ پہن لیا اور اس کے مطابق دیوی سے کرامات ظہور میں آنے لگے۔ اس میں تمب کی کوئی بات نہیں کہ بیاریوں کو ان کا مقررہ عشر نہیں ملا؛ اس لئے کہ یونانیوں کی یہ عادت تھی کہ جب اپنے قسموں اور حلقوں کی تاویل کرتے تو اس میں سب سے زیادہ اپنا مفاد ملحوظ رکھتے اور ساتھ ہی بیاریوں کو اس کا خیال رکھنا پڑتا کہ وہ کسی قسم کی شکایت کا لفظ بھی اپنی زبان پر نہ آنے دیں۔ زمانہ الجدید میں اسپارٹیوں نے ”آجن ہس انکان“ کی اصلاح کر کے کی کوشش کی مگر اتھنز یوں نے انھیں اس اصلاح سے باز رکھا

۲۔ اب بوسولٹ ان قرار دادوں پر بحث زنی نہیں کرتا (تاریخ یونان) ۲، ۱۲۹ جو خاکسائے پر منظور ہوئی تھیں۔ ہیردوٹس ۱، ۱۳۲۔ مقابلہ کیا جائے کرتیوس ۲ (۶) ۲، ۸۱۰+

کہ ہیرودس کا یہ قول کہ ایٹھنزی مدافعت ہی کی وجہ سے یونانی آزادی محفوظ رہی بالکل درست ہے۔ ۷۔ اگر زکریا کو بچن و بچنی کام میں لانا تو محض کثرت تعداد کی بنا پر ہی وہ یونانیوں کو بری لڑائی میں ضرور شکست دیدیتا، خاصکر اگر ایرانی بیڑا جی حرکت کر کے اور عقب میں حملہ کر کے یونانیوں کا خیال ہرگز سے ہٹا دیتا۔ غرض یہ کہ یونانی آزادی کا دار و مدار بیڑے پر تھا اور اس ملک میں نہ صرف بہترین جہاز ایٹھنزی کے پاس تھے بلکہ امیر البحر کے پاس بھی کافی تعداد میں تھے۔ ایٹھنزیوں میں شمسٹا کلیس ہی سب سے زیادہ طبع کا مشغی تھا۔ اسی نے پرٹی اوس کے استحکامات درست کرائے، اسی نے جہازوں کی تعداد بڑھائی اور اب جب فقیہ دیوی حتی المقدور ایٹھنزیوں کو بد دل کرنے اور ایرانی فتح کو نسبتاً آسان بنانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتی تھی تو اسی نے کلہنہ دیلفی کی تقریروں کو توڑ مڑ کر ان کی ایسی تاویلیں کرنی شروع کیں کہ اس سے عوام متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور اس کے مخصوص تجاویز کو مدملی۔ مثلاً جب فقیہ نے کہا کہ ”صرف چوبی دیواریں ہی باقی رہ جائیں گی“ تو اس کے جواب میں شمسٹا کلیس فوراً بول اٹھا کہ یہ چوبی دیواریں ہمارے جہاز ہی ہو سکتی ہیں۔ اس پر کاہنہ بولی کہ ”اے آسمانی سالامس تو زن نژاد بچوں کو تباہ و برباد کر دے گا“ جس کا باودی النظر میں صرف ایک ہی مطلب نکل سکتا تھا، وہ یہ کہ یونانیوں کو بحری جنگ میں شکست ملے گی۔ مگر شمسٹا کلیس نے یہ کہا کہ کاہنہ کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے اور وہ یونانیوں کو نہیں بلکہ غیر یونانیوں کو خطرے سے آگاہ کرتی ہے اس لئے کہ اگر یونانیوں کو خطرے سے آگاہ کرنا مقصود ہوتا تو یقیناً کاہنہ سالامس کو ”آسمانی“ نہ کہتی بلکہ اُسے ”بہرنگون“ کے لقب سے مخاطب کرتی۔ ظاہر ہے کہ فقیہ کو یہ کسی طرح پہلے سے معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ لڑائی سالامس پر ہی ہو گی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشین گوئی کا یہ حصہ آخری وقت بڑھایا گیا ہو گا۔ یہاں بھی حسب معمول اس دیوی نے ابہام سے کام لیا اور اگر شمسٹا کلیس دیلفی کے پیاریوں کی جماعت سے زیادہ چالاک نہ ہوتا تو وہ ضرور اپنی ترکیبوں سے ایٹھنزیوں کو دل برداشتہ کر دیتے۔

۷۔ ہیرودس (۱۳۹ء) نے اس زمانے میں ایٹھنزیوں کی تعریف و توصیف کی ہے جب عام طور پر لوگ ان پر ظلم و ستم اور خود سری کا الزام رکھتے تھے +

جب زرکسنس ساروس ہی میں تھا تو جب وطن یونانیوں نے اپنے قائم مقام (پروبولی) خاکنائے کو فتح بھیجے اور ان کی ایک مجلس نے یہ تصفیہ کیا کہ ہر ایک اندرونی نقیض (خاص کر) ایچمن اور آئی گینا کا باہمی تھکڑا، بالائے طاق رکھ دیا جائے اور آرگوس، کورکا، ایراکریٹ اور گیلون والی سرحدوں کو یونانیوں کے دوش بدوش لٹنے کے لئے مدعو کیا جائے +

انھوں نے پرچنویس اور جاسوس بھی ایران روانہ کئے، لیکن وہاں پہنچتے ہی ایرانیوں نے انھیں گرفتار کر لیا مگر ساتھ ہی شہنشاہ نے انھیں خاص طور پر یہ اجازت دیدی کہ جو کچھ انھوں نے دیکھا ہو اس کی اطلاع اپنے وطن روانہ کر دیں۔ شہ - معلوم ہوتا ہے کہ اسے خداوند تعالیٰ نے کافی عقل و فراست عطا فرمائی تھی، مثلاً جب وہ اپنی دوس میں تھا تو اس نے دیکھا کہ چند جہاز جن میں اناج بھرا ہوا تھا پیلوپونیز اور آئی گینا جا رہے ہیں، لیکن اس نے یہ کہا کہ دراصل یہ اناج ہمارے ہی لئے جارہا ہے اور ان جہازوں کی مطلق فراحت نہیں کی۔ اس نے آرگوسیوں کے پاس ایک پیام روانہ کیا اور انھیں شرکت جنگ کی دعوت دی، لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ ہر قلمیس کے برادر زادے نے ایران کی مخالفت کا اعلان کر دیا اور کہا کہ ہمیں اس کی مطلق پرواہ نہیں کہ ہمیں اس مہم کا افسر اعلیٰ بنایا جائیگا یا نہیں، ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا اور اسپارٹا کا درجہ مساوی ہو اور اس کی ضمانت کے طور پر اسپارٹا ہم سے تیس سال کے لئے صلح کرے۔ اس پچھلی شرط کو تو اسپارٹیوں نے قبول کر لیا لیکن جہاں تک اعلیٰ ترین کمان کا تعلق ہے وہ ایک جو بھی پیچھے ہٹنا پسند نہ کرتے تھے آخر یونانیوں کے قاعدے کے مطابق انھوں نے بال کی کھال نکالنا شروع کر دی، مثلاً انھوں نے یہ کیا کہ ہم اس کے لئے تیار ہیں، آگوش کو وہی اختیارات حاصل ہوں جو اسپارٹا کے دو بادشاہوں کو حاصل تھے جس کے معنی یہ ہوئے کہ آرگوس کے خلاف ہمیشہ کثرت رائے رہیگی۔ سارگوسی اس رمز کو سمجھ گئے اور انھوں نے اُسے نامنظور کیا۔ آرگوس کے طرز عمل سے متاثر ہو کر بہت سے لوگوں کو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ آرگوس اور زرکسنس کے درمیان گفت و شنود شروع ہو گئی ہے اور زرکسنس نے اپنے سفیر آرگوس

روانہ کر دیئے ہیں۔ لیکن کم سے کم آرگوسوں نے آنے والی جنگ میں ظاہر طور پر ایران کا ساتھ نہیں دیا اور یہی یونانیوں کے لئے ایک بہت بڑی کامیابی تھی۔ یونانیوں نے جو سفارت سسلی روانہ کی وہ بھی ناکام واپس آئی اور یہاں بھی قطعی انکار کے بجائے گیلون نے اپنی طرف سے مطالبات پیش کئے۔ اس نے اس پرانی رفاہندی ظاہر کی کہ وہ بیس ہزار ہوپ لیت، دو ہزار سواڑ، دو ہزار تیر انداز، دو ہزار کوفٹے، دو ہزار ہلکے پیدل، دو سو سہ طبقہ جہاز اور تمام یونانی فوج کا سامان رمدہ ہیا کرے، عجب بشرطیکہ اسے تمام یونانی افواج کا سپہ سالار اعظم بنایا جائے، اور جب اسپارٹی سفیر نے اسے منظور کرنے سے صاف انکار کر دیا تو اس نے کہا کہ یہ نہیں تو مجھے کم سے کم بری یا بوجی فوج کی کمانداری ہی سپرد کر دی جائے۔ اسپارٹیوں نے اس شرط کو بھی قبول کرنے سے انکار کیا تو ہیرودوٹس کے بیان کے بموجب اس نے انھیں خدا حافظ کہہ کر چلتے وقت اپنا خیال ظاہر کیا کہ اگر وہ اس کی مدد کے بغیر اپنا کام چلا سکے تو وہ سمجھ گیا کہ سال موسم بہار ہی نہیں آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر قومہ کے خود سر کو اس کا مطلق اندازہ نہ تھا کہ کسی قوم کے بہار کے کیا معنی ہیں بعض مورخوں کا خیال ہے کہ گیلون نے ابھی سے یونان کو مدد دینے کا تہیہ کر لیا تھا مگر اسی زمانے میں قرطاجیوں نے اس کے ملک پر حملہ کر دیا اس لئے وہ کسی قسم کی امداد نہ دے سکا۔ اگر ایرانی سفیر جنگ ہمارے بعد آیا تھا تو ایسی حالت میں گیلون یہ کہہ سکتا تھا کہ میں نے اپنا فرض منصبی ادا کر دیا اور اگر ہمارا کیڑا فی ستمہ قہر تک نہیں ہوئی تو بھی اس میں شبہ نہیں کہ اس نے اپنا فرض غایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ جب خود سسلی میں طرح طرح کے جھگڑے اور مناکحتے برپا تھے تو وہ یونان کی براہ راست مدد کس طرح کر سکتا تھا؟ جس مقام سے سب سے زیادہ امید افزا وعدے آئے تھے وہ کور کاٹرا تھا؛ دماں کے باشندوں نے

(Ar. Rhet) ۱، ۱ اور ۱۰، ۳ کے مطابق مجسٹو ہیٹھل خارجے نے جنازے کی تقریب کے موقع پر بیان کی تھی۔ اور اس وقت اس کے کچھ مہینے بھی تھے۔ لیکن اگر ایسا ہی ہو تو بھی اسے گیلون کی طرف غلط طور سے منسوب کرنے کی کوئی وجہ میں نہیں آتی۔ ممکن ہے کہ اس کا عام گفتگو میں آزادی سے حوالہ دیا جاتا ہو +

باب

حکم دیا کہ فوراً ساتھ جہازوں کا ایک بیڑا روانہ ہو جائے، لیکن جب وہ راس ایلیا پر پہنچا تو اسے روک لیا گیا تاکہ اگر بالفرض یونانیوں کو ہی شکست ہو جائے تو بھی وہ ایرانیوں کا ساتھ دینا شروع کر دیں۔ اسلئے اب کریشی باقی رہ گئے اور چونکہ دلفی کی کاہنہ نے اپنی ایک پیشینگوئی سے انھیں ڈرا دیا تھا اسلئے وہ بھی ایرانیوں کی مخالفت کا اعلان کرنے سے باز رہے۔ ۱۱

تھالویوں نے مجبوراً ایرانیوں کا ساتھ دیا۔ تھسلی میں ایوا داسے خاندا جو سب سے زیادہ ذی اقتدار تھا ایران کے طرفداروں میں سے تھا، لیکن عوام کو یہ طرز عمل پسند نہ تھا اور انھوں نے ان پر دبولوں کے پاس جو خاکنا سے پر جمع تھے اعتماد کی درخواست کی۔ اس پر یونانیوں نے دس ہزار سپاہی اسپارٹی ہوائے یونان اور ایٹھتری سٹاکلیس کی سرکردگی میں پیچھے روانہ کئے ۱۲۔ لیکن وہ بہت کم قیام کرنے پائے تھے کہ ان کے پاس سکندر شاہ مقدونیہ کے سفیر آگئے جنھوں نے انھیں اطلاع دی کہ ایرانیوں کا لشکر عظیم الشان ہے اور ہیرودوٹس کے بیانات کے بموجب حوزہ بادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے، یہ بھی کہا کہ ایرانی پہاڑوں کو عبور کر کے حاتی حرکت کریں گے اور انھیں بہ آسانی مغلوب کر لیں گے۔ غرض یہ کہ آخر الامر تھالوی ایرانیوں سے جا کر مل گئے۔ ۱۳

یہ اب بھی ممکن تھا کہ یونانی تھسلی کے جنوبی سرحد پر دشمن کا مقابلہ کر لیں

۱۱۔ مقابلہ کروبولوٹ: ”لا کے دیوں“ ۱۱، ۳۰۳ +

۱۲۔ دلفی کی دیوی نے جو حکم کر میٹوں کو دیا وہ اپنی دھنٹ اوزن (بجر کی وجہ سے مشتبہ ہے، لیکن اس کے لئے اسی باب کا پانچواں حاشیہ دیکھا جائے۔ اگر ہم اس امر کا محاذ کریں کہ پیلو پونیز کے اکائیائیوں تک میں کسی قسم کا جوش و خروش نہ تھا، ہیرودوٹس ۸، ۳۷، اور خود اکیڈمی بھی دل سے اس قصے میں شریک نہیں تھے تا اس سے اسپارٹیوں اور ایٹھتریوں اور ان کے حلیفوں کی مدد بھی قدر ہوتی ہے۔

۱۳۔ بوسولٹ: ”تاریخ یونان“، ۲، ۳۷ +

۱۴۔ جنگ کے دوران میں ہردبولوں کی جگہ مختلف ممالک کے نام مقام استراتی کو، مقرر ہوئے

اور انھوں نے اسکا تہیہ کر لیا، یہ وہ مقام تھا جہاں خشکی اور سمندر دونوں پر دو چار پنا
 بڑا اور فوج کھڑی کر سکتے تھے یعنی بڑا تو راس اراتی میزوم کے قریب اور فوج درہ تھرموبلی
 پر قیام کر سکتی تھی۔ دریائے سپر کاٹیوس کے جنوب میں انتھیلا کے بت خانہ دیمیتیر
 کے قریب ہی زنجیرہ آیتا اس مقام پر جہاں زمین سے گرم حیتے نکلتے ہیں ساحل کے
 بالکل قریب آجاتا ہے یہاں ایک درہ تھا اور اس سے انتھیلا کے مشرقی اور مغربی
 جانب دو نہایت تنگ راستے نکلتے تھے جن میں ہو کر تسلی اور وسطی یونان کی واحد
 شاہراہ جاتی تھی۔ اس درے میں یہ غوبی تھی کہ اس میں ایک مٹھی بھرا آبی کھڑے
 ہو کر ایک بڑی فوج سے لڑ سکتے تھے۔ واضح ہو کہ جریرہ یوبیہ جنوب سے شمال کی
 طرف ٹھیک اسی جگہ آتا ہے اور شمال و مشرق میں راس اراتی میزوم پر اکڑ خرم
 ہو جاتا ہے۔ جو ان میں سے ملک کے چوڑے چیلے جنوبی میدان اور کوہ یلیون کے
 مقابلے میں واقع ہے۔ یونانیوں کے لئے یہ آبنائے بحری جنگ کیلئے نہایت مناسب
 تھی اس لئے کہ اگر یہاں لڑائی ہوئی تو وہ ایرانی بڑے کو تھرموبلی جانے اور بڑی جنگ
 میں حصہ لینے سے باز رکھ سکتے تھے۔ اس میں شبہ نہیں کہ کوئی شخص ایرانیوں کو اسی جگہ
 جنگ آزما کر نے پر مجبور نہیں کر سکتا تھا، اور یہ بالکل ممکن تھا کہ ان کے جہاز اراتی میزوم
 اور یوبیہ دونوں کو چھوڑ کر جریرہ کے اطراف کرنے لگیں۔ لیکن مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ
 اگر یونانیوں نے ایرانی فوج کا تھرموبلی پر انتظار کیا تو کیا یہ ممکن تھا کہ بڑا اسے چھوڑ کر
 چلا جائے؟ اس کے بعکس بڑے کا مقصد ہی یہ تھا کہ وہ بڑی افواج کا ساتھ دے۔
 ہر شخص کو اس کا خیال تھا کہ ایرانی اراتی میزوم میں ہو کر بڑھنے کی کوشش کریں گے
 اس لئے یونانیوں نے تھرموبلی اور اراتی میزوم دونوں پر قبضہ کر لیا۔ لیکن فرق یہ
 تھا کہ ایک طرف تو تمام وکھال یونانی بڑا اراتی میزوم پر پڑا ہوا تھا اور دوسری جانب
 فوج کا محض ایک جزو تھرموبلی پر قابض تھا۔ بڑے کی بگڑائی اتھرتوں کے سپرد تھی۔

دقیقہ حاشیہ صفحہ ۶۲۴ (پرسولٹ، تاریخ یونان، ۲، ۱۳۹، ۱۴۰) یہ ضرورت

کے دقت اپنی مجلس مشورت متفقہ کیا کرتے تھے۔

۱۴۵۷ء ہیرودوٹس

باب

لیکن اس میں انھیں بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اسپارٹی بری فوج کے قائد تھے اور وہ اپنے خیالات اور عمل دونوں میں یکتا تھے۔ یہ اس صورت حال کا خاکہ ہے جو اگست سنہ ۴۸۰ ق م کے اختتام پر تھی ۱۱

یونانیوں نے دریافت حال کے لئے تین کشتیاں روانہ کیں یعنی ایک کورنتھ کو دیکر آئی گینا کو اور دوسرے ایتھنز کو لیکن شومی قسمت سے یہ نینوں برباد ہو گئیں اور کورنتھ اور آئی گینا والے جہازوں کے تو ملاحوں تک کا پتہ بھی نہیں ملا۔ اب یونانیوں نے کاکس کا رخ کیا جہاں خالکاس ڈراکم چوڑی ہے تاکہ حملے کی دونوں جانب سے مدافعت ہو سکے۔ جب ایرانی بیڑا اس اہل میزیوم کے مقابل پہنچا تو اسے ایک شدید طوفان نے گھیر لیا جو تیس روز مسلسل رہا۔ اس سے ایرانیوں کو خطیر نقصان اٹھانا پڑا یعنی ان کی بے شمار بار برداری کی کشتیاں اور چار سو جنگی جہاز اس طوفان کی فندہ ہو گئے۔ اس کے برعکس یونانیوں کو کسی قسم کا گزند نہیں پہنچا، اور اپنے عبود بوریاس کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے وہ اہل میزیوم چلے گئے۔ ایرانیوں نے اسی تاتے کے قریب خلیج پرگاسا سے میں پناہ لی مگر یونانیوں نے ان کے پندرہ جہاز گرفتار کر لئے +

اب ہم ہیرودوٹس کا اتباع کرتے ہوئے بری معاملات کی طرف رجوع ہوتے ہیں ہم تھرموپلی کی جغرافیائی حالت بیان کر چکے ہیں لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ امتداد زمانہ سے اس نواح کی فکری صورت میں بہت تبدیلی ہو گئی ہے اور دریائے سپرکائیوس جو مٹی اپنے ساتھ لاتا ہے اس کی وجہ سے ایسے مقامات کے درمیان جہاں سنہ ۴۸۰ ق م میں سخت مٹی تک نہ تھی اب چارمیل کا فاصلہ ہے۔ زکسٹر درے کے مغرب اور یونانیوں نے اس درے کے تنگ ترین حصے میں آکر پڑاؤ ڈالا۔ ان کے لشکر میں تین سو اسپارٹی، ایک ہزار مکیا اور مین تی نیہ کے باشندے ایک سو مین آرگینڈی اور دو سو مینوس کے شہری چار سو کورنتھی سپاہی، دو سو فلیویس اسٹی می کے تاتے، سات سو تھسپیا سے کے شہری تھے اور ان کے ساتھ چار سو تھبزی بھی تھے

۱۱ ہیرودوٹس (۱۳۵ء) اس قول کو نقل کرتا ہے کہ پیش قدمی کا رسیا اور اولمپیا کے تہواروں کے سبب سے رکھی ہوئی تھی اور ان تاریخی اور سنوی نتائج کا حوالہ دیتا ہے جو اس واقعے سے اخذ کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن ہمیں ان اقوال پر اس قدر وثوق نہیں ہونا چاہئے کہ ان سے ہم کسی تاریخ کے تعین کا استدلال کریں +

باب

جنہیں یونانیوں نے یرغمال کے طور پر گرفتار کر لیا تھا۔ اس صحبت کے علاوہ لوکرس اور پتیا کی تمام فوج (جس کی صحیح تعداد کا اندازہ نہیں ہو سکا) اور ایک ہزار فوکی بھی شامل تھے۔ غرض یہ کہ علاوہ لوکریوں کے اس فوج کی مجموعی تعداد پانچ ہزار دوسو تھی اور یہ سب لیونیڈاس شاہ اسپارٹا کی زیرِ کمان تھے۔ ممکن تھا کہ اسپارٹا اس سے زیادہ فوج روانہ کر دیتے۔ لیکن چونکہ کارینیا کی عید سر پر تھی اس لئے انھوں نے یہ طے کیا کہ اس کے بعد تمام اسپارٹا سپاہ میدان کارزار کی طرف جلد سے کھڑکی اور اس طرح دیگر اطراف و اکنات یونان کے افواج اولمپیا کے میلے کی وجہ سے زیادہ تعداد میں نہ پہنچ سکی + یونان کی تاریخ میں ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ اپنا ملک بچانے کے لئے یونانیوں نے اپنے مذہبی جذبات کو قربان کر دیا ہے اور ان میلوں کو نظر انداز کرنے میں ایسی کوئی بڑی قباحت نہ تھی اس لئے کہ ان کا خیال تھا کہ اپنے ملک کے معبودوں کو بیرونی زد سے بچانا ہی بہترین عبادت ہے۔ اصلی واقعہ یہ تھا کہ پیلوپونیز کے اکثر یونانی یہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ یونان متوسط کے شمالی سرحد پر جا کر لڑیں بلکہ ان کی یہ رائے تھی کہ پیلوپونیز اور اس کے ساتھ ساتھ تمام یونان کی حفاظت خلیج کو تھیر کی جاسکتی ہے اور تمام یونانیوں کو جو اس حفظ مداخلت کے دوسری جانب میں اپنی اپنی قسمت پر چھوڑ دینا چاہئے اصل میں اسپارٹیوں نے صرف تین سو سپاہی روانہ کئے؛ اول تو ان کے ہمسایہ حلیفوں کی یہ خواہش نہ تھی کہ تھرموبلی میں مداخلت کی جائے بلکہ خود انھیں بھی اس کا یقین نہیں تھا کہ وہاں کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت بھی ہے دوسرے تھرموبلی پر بحسنہ وہی اعتراضات ہو سکتے تھے جو درہ میچ پر یا ساتھ ہی اسپارٹا کی شان کے یہ بھی خدایاں نہ تھا کہ اس کی لیگ کے جو اراکین تھرموبلی جا کر لڑنا چاہیں ان کا ساتھ چھوڑ دئے اس لئے انھوں نے کمال مبادری اور انتہائی تنگ نظری سے یہ طے کیا کہ صرف تین سو چیدہ عیدہ سپاہی بہ قیادت شاہ لیونیڈاس شمال کی طرف روانہ کر دیئے جائیں اور یہ تین سو اپنے درنا کو اسپارٹا چھوڑ دیں تاکہ اگر بد قسمتی سے

اپولو کارینوس کے اعزاز میں میلہ ہوتا تھا جو بھیڑ بکریوں کا محافظ دیوتا تھا +

(مترجم اردو)

의

سب کے سب بھی کام آئیں تو بھی وہ وارث آئندہ ملک کی حفاظت کر سکیں اگر تھر موہلی
 میں اسی طرح ایک لشکر جرار ایرانیوں کے مقابلے کے لئے ہوتا جیسا ایک سال بعد بلاشیہ
 میں تھا تو زرگنسر کا وسطی یونان پہنچنا محال ہو جاتا اس لئے کہ یہ لشکر اس درے
 پر نہایت استحکام سے قابض ہو جاتا جس پر ہو کر ایفیا الیس ایرانیوں کو لایا۔ اور اگر
 یونانی زیادہ دیر تک مدافعت کرتے تو انھیں اپنی غیر منظم حالت کی وجہ سے ضرور ہارنا
 پڑتا۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حملے کی شدت اور زور کی وجہ سے یونانی ہماری طرح
 اہمیتان کے ساتھ غور نہیں کر سکتے تھے اور اگر ایرانی یورپوس میں شمال و مشرق کی
 طرف سے داخل ہوتے تو وہ یونانیوں کے عقب میں اپنی فوج اتار کر تھر موہلی کے
 یونانی لشکر کا یہ رقبہ نہ کر سکتے تھے +

یہ اس کا مشہور تفسیری بدر سے غلط بحث نہیں کرنا چاہئے۔ یہ ایفیا القیس الس کا باشندہ تھا اور اسی نے ایرانیوں کو تھرموبلی کا راستہ بتایا تھا۔
(مترجم اردو)

• یورپیہ اور موقتہ کے درمیانی آبنائے کا ایک حصہ ہے +

(مترجم ارود)

۱۰ اس مسئلہ پر کہ تھر موہلی میں اس قدر کم یونانی فوج کیوں تھی بوسولٹ ۱۲۸۱۲ کا مطالبہ کیا جائے۔ اسپارٹاکم از کم ایسے ”وینک منصوبوں“ کا ثبوت دینے پر توجہ فرماتا تھا۔

”حقیقت میں لیویویدس محض ایک امید سوہوم پروردہ نہ کیا گیا تھا اور اسے ایغوروں نے اسپارٹاکس کے پہلو پر نیرازی طرز عمل پر گویا قربان کر دیا“ (بوسولٹ ۱۲۸۹۷)۔ دیکھو کہ تیریس ”تاریخ یونان“ ۲ (۱۷۲) ۸۱۷۷۰ دیکھو کہ اسے تسلیم کرتا ہے کہ اگر جنگ نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو یونان نے بددلی سے تھر موہلی کی حفاظت کرنے میں غلطی کی اور چونکہ دشمن اس مقام کو ہر آسانی محصور کر سکتا تھا اس لئے یہ بالکل غیر محفوظ تھا۔ لیکن اسپارٹاکس نے کچھ ضرور کرنا چاہتے تھے۔ اور لیویویداس نے اس طرز عمل کو جسے دیکھو کہ (۱۷۲) ۸۱۷۷۰ کو تباہ اندریش شجاعت کا لقب دیتا ہے انتہا کو پہنچا دیا۔ اس کی یہ رائے ظان نصف نہیں ہے لیکن اگر وہ ان واقعات پر جس حقیقت میں ”کو تباہ اندریش شجاعت“ کے لقب کے

باب

زرکسن نے پہلے تو یونانی قیام گاہوں پر ایک نگاہ ڈالی۔ اسے یہ اطلاع ملی کہ بجائے اس کے کہ اسپارٹا کی ایرانی حملے کی وجہ سے ذرا بھی ہراساں یا خوفزدہ ہوں وہ اپنی درزنوں اور بناؤ سنگھار میں اس طرح مشغول ہیں جیسا اپنی کسی عید کے موقع پر۔ آخر اس نے چار روز انتظار دیکھ کر حکم دیا کہ حملہ کیا جائے۔ سب سے پہلے تو مدد دی اور کسبانی یونانیوں پر حملہ آور ہوئے لیکن انھیں شکست ملی، اس کے بعد قشون ہادوانی میدان میں کود پڑے لیکن اول تو ان کے نیزے یونانیوں کے نیزوں سے چھوٹے تھے اور قبل اس کے کہ وہ اپنے دشمنوں کو زخمی کر سکیں خود ان کے بدن زخموں سے چور ہو گئے، دوسرے اسپارٹا کی غضب کے خواہدوں تھے اور انھوں نے اس قسم کے حرکات کئے کہ ایرانیوں کو یقین ہو گیا کہ وہ میدان سے بھاگ رہے ہیں اور اس کے بعد فوجی انھوں نے ایرانیوں پر ایک کاری زخم لگایا، باہر حال قشوں جاو دانی کو بھی شکست ہوئی۔ زرکسن اپنے تخت پر بیٹھا ہوا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اور روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ صورت حال سے اس درجہ خوفزدہ ہوا کہ اچھل پھل پڑا۔ دوسرے دن بھی صورت واقعات کچھ اسی قسم کی رہی اور شاہ بے حد سچ و اب کھار تھا کہ ایک ماری جس کا نام ایفیا تیس تھا اس کے پاس آیا اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ ایرانیوں کو ایک کوہستانی راستے پر جو کہ یونانیوں کے عین عقب میں پہونچا دے گا۔ یہ سن کر زرکسن نے ہمدار نیز اور اس کا دست اس کے ساتھ کر دیا۔ انھیں ساتھ لے کر یہ رہنما مغرب کے وقت چلا اور اسی صبح درے کی چوٹی پہونچ گیا جس کی حفاظت ایک ہزار فوجی کر رہے تھے، لیکن انھوں نے کسی قسم کی مدافعت نہیں کی بلکہ اپنا مقام چھوڑ کر قلعہ کوہ پر چلے گئے۔ ایرانیوں نے بھی اس کی مطلق پروا نہیں کی اور خود اپنی جناحی حرکت پوری کر کے رُکے۔ جب اس کی اطلاع یونانیوں کو ہوئی تو انھوں نے آئندہ کا پیش نامہ تیار کرنے کے لئے ایک مجلس مشورت منعقد کی۔ مباحثے کے بعد اکثر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۸۔ حق تھے اس کا اطلاق کرتے تو مناسب تھا کیا اس کا خیال درست ہے کہ قہر موہلی پر تو یونانی ”کوہ اندیش“ اور ”موشعاج“ تھے لیکن ماداشون اور طاخیر کے مقامات پر جو کچھ انھوں نے کیا وہ رموز فن حرب کے مطابق تھا، اور کیا انھوں نے یہاں فوجین کی قوت کا پہلے اندازہ کر لیا اور اس کے بعد جارمانہ یا مدافعتانہ طرز عمل اختیار کیا ؟

باب

یونانی اپنے اپنے گھرواپس چلے گئے ہنر اسپارٹی اور تھیبائیہ کے سپاہی اپنی خوشی سے رہ گئے اور انھوں نے جبراً تھیبزیوں کو بھی روک لیا۔ جس لشکر کی ایفینائیس قیادت کر رہا تھا وہ تو ابھی غاصلے پر تھا۔ ان یونانیوں نے اس کے آنے کا راستہ دیکھے بغیر خود پیش قدمی کر کے حملہ کر دیا۔ اس سرے میں ان کے نیزے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، لیویداس کام آیا، اور آخر کار ایرانیوں نے انھیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ مگر وہ بہادر لڑے ہی گئے، اور ایک جھوٹے سے ٹیلے پر کھڑے ہو کر تلواروں، باقبوں اور دانتوں سے ایسی لڑائی جاری رکھی جس کی کامیابی کی انھیں کسی حالت میں امید نہ تھی۔ یہاں تک کہ ایک ایک یونانی نے اپنی جان قربان کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک اسپارٹی سپاہی دسے نکیس سے کسی نے یہ شکایت کی کہ ایرانی اس کثیر تعداد میں تیر چار رہے ہیں کہ اُن سے آسمان تک سیاہ ہو رہا ہے تو اس نے جبرستہ جواب دیا کہ یہ تو لشکر کا مقام ہے اس لئے کہ ایسی حالت میں ہم سارے میں لڑ سکتے ہیں اس کے برعکس اگر وہ دشمن کو آنکھ کی کوئی شکایت تھی اس لئے وہ میدان جنگ سے تریب مقام اپنی میں رہ گیا تھا۔ اس بزدلی پر وہ بہت مطعون کیا گیا، مگر آخر کار اس نے بھی پلاقیہ کی لڑائی میں اپنی جان قربان

علیہ ذکر (۵۴۷-۵۴۰) کا خیال ہے کہ تھیبزی جبرائیس رو کے گئے بلکہ وہ وطن کی طرف سے لڑنے کے لئے رضا کار تھے۔ اگر وہ اپنی خوشی سے نہ رہتے تو لیونی واس انھیں روک بھی نہیں سکتا تھا اس لئے کہ یہ ناممکن تھا کہ وہ بکائے ایرانیوں کے تھیبزیوں سے برسرِ پیکار ہوتا۔ لیکن واقعہ یہ تھا کہ شاہ اسپارٹا کا ہنر ایک حکم ہی تھیبزیوں کے رہنے کے لئے بالکل کافی تھا اور چار سو تھیبزی جن کا شیر صاف نہ تھا کبھی تین سو اسپارٹیوں سے مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کر سکتے تھے۔ اس کا یقین نہیں آ سکتا کہ تھرموپلی کو پانے کے لئے تھیبز سے رضا کار اسے جب اسپارٹی بھی محض اپنی خودداری اور قومی عزت کے پاد کی خاطر سے اس کی حفاظت کرتے تھے + بدیں وجہ ہیرودوٹس کا بیان (جو بوسولٹ ۱۴۷۲ء کے خلاف ہے) یقیناً صحت پر مبنی ہے۔

شاہ اس موقع پر میں جو دسے نکیس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اندر دنی معنی بھی نکلتے ہیں۔ یونانی زرہ بکتر پہنے تھے اس لئے ان کے جسموں پر ایرانی تیر کچھہ کارگر نہ تھے۔

کردی۔ لکھا ہے کہ جب دست بدست جنگ میں شدت ہوئی تو تھنز یوں نے میدان سے ہٹ کر ایرانیوں سے رحم کی درخواست کی۔ گمراہی کی گرہیں بعض تو اسے گئے اور باقی ماندہ مع اپنے سپہ سالار لیون تیاریس کے اپنے ماتحتوں پر کنگ کا ٹیکہ لگا کر فرار ہو گئے۔ لڑائی ختم ہونے پر زرکس نے نعتوں کے ڈھیر کا معائنہ کیا اور جب لیونی داس کی خوش اسے دکھائی گئی تو اس نے حکم دیا کہ اس سرکٹو اگر صلیب پر چڑھا دیا جائے۔ اس لڑائی کے بعد ایرانیوں کو کسی قسم کی رکاوٹ کا خطرہ نہیں رہا۔

اس سے پیشتر ہی سمندر پر چند نہایت اہم واقعات ظہور پذیر ہو چکے تھے۔ یونانی بیڑے میں ۱۲۷ ایتھنز کے جہاز، ۴۰ کورنٹھی، ۲۰ مگاری، ۲۰ کالسیائی، ۱۱ اگینی، ۱۲ اسکیونی، ۱۰ اسکے، ۸ اپی دورسی، ایرتیری، ۵ تروے زینی، ۲ استیرا کے دو پچاس چوہاٹے کیوس کے اور سات پچاس چوہاٹے لوکرس کے جہاز تھے۔ غرض کہ کل ۲۷۱ جہاز اور پچاس چوہاٹے کشتیاں تھیں اور یہ سب اسپارٹا، ایرانجر پوری، بیا دیس کے زیرِ کمان تھیں۔ مناسب یہ ہوتا کہ یہ بیڑا کسی ایتھنزی امیر البحر کی ماتحتی میں رکھا جاتا، مگر حلیفوں نے (جن میں تعدادِ اغلب دوریانیوں کی تھی) ایک ایتھنزی کا حکم ماننے سے انکار کر دیا، اور ایتھنز یوں میں جب وطن کا اتنا مادہ موجود تھا کہ وقت پر اپنے مسلمہ حقوق کو پس پشت ڈالنے اور یونانی مفاد کو مقدم گردانے کے لئے وہ تیار ہو جاتے تھے۔ جب حلیفوں نے یہ دیکھا کہ ایرانی بیڑے میں بے شمار جہاز ہیں تو ان میں سے بعض کو واپس جانے کی خواہش ہوئی؛ ظاہر ہے کہ اگر یہ واپس چلے جاتے تو یونانیہ کو بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا، اسی لئے یونانیوں نے پوری مبادی

۱۵۹ اس کی تاریخ کے لئے ڈنکر ۱۴۹ (۵) اور ہوسولٹ ۱۵۳، ۲ دیکھنا چاہئے +
تھرموپلی کے تین دن کے میدان کارزار سے ایک روز پیشتر ہی ارتقی میزوم کی سہ روزہ جنگ شروع ہو گئی تھی۔

تھرموپلی کے نقصانات کا صحیح اندازہ نہیں کیا جاسکتا اس کے لئے ڈنکر ۱۵۱ (۵) + ہیرودوٹس کا خیال ہے کہ اس میں بیس ہزار ایرانی اور چار ہزار یونانی کام آئے + ہوسولٹ (۱۵۹) نے اسپارٹا قربانی کے اخلاق سبق پر زور دیا ہے +

سے انتہائی کہ وہ وہیں قیام کرنے کا حکم دیدے۔ ہیروڈوٹس کا بیان ہے کہ انھوں نے
 ٹھٹاکلیس کو تیس تانت زخمت دے کر اس سے وعدہ لے لیا کہ جو وہ چاہتے ہیں وہی
 ہوگا۔ اور اس میں سے یورمی یا دیس کو یا کچھ تانت اور اپنی مانتوس کو جس نے
 واپسی کے لئے سب سے زیادہ شور مچایا تھا (تین تانت) ملے۔ ٹھٹاکلیس نے اس رقم کا بیشتر
 حصہ اپنے ہی پاس رہنے دیا اور جس جن کو اس نے روپیہ دیا وہ برابر اسی خیال میں رہے کہ
 وہ اتھنز کی خزانہ عمارت سے بڑا ہوگا ہے! بہر حال یونانی اپنی جگہ برابری ثابت قدم رہے۔
 اب ایرانیوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ تمام یونانی بیڑے کو یہ یک وقت گرفتار کر لینا چاہئے اس لئے
 انھوں نے دوسو جہاز یونانیہ کا دور کرنے کے لئے روانہ کئے اور یہ جہاز بجائے محض یونانیہ
 کا چکر لگانے کے جزیرہ اسکیا تھوس کے بھی چاروں طرف گھوم آئے۔ یونانیوں کو یہ خبر
 ایک غوطہ خور نے دی اور انھوں نے اُسی وقت یہ تہیا کر لیا کہ وہ ان جہازوں سے جا کر
 ضرور لڑیں گے۔ لیکن اس سے پیشتر وہ ان جہازوں سے قسمت آزمائی کر رہے
 تھے جو پیچھے رہ گئے ہیں اس لڑائی میں انھوں نے اپنی جہازت جنگ کا اس طرح
 ثروت دیا کہ پہلے تو اپنے جہازوں کا ایک دائرہ بنایا اور ان کے اُگر بھاگوں
 کا رخ اوپر کی طرف کر کے دشمن کے جہازوں پر جو انھیں گھیرے ہوئے
 تھے ایک ایک کر کے حملہ کیا۔ اور اس طرح تیس جہاز
 گرفتار کر لے۔

۱۵۵ اس قول کی تنقیہ کے لئے ٹھٹاکلیس کو رشوت دی گئی تھی (ڈیکر ۵، ۱۳۹) کا
 مطالعہ کیا جائے۔ ممکن ہے کہ اس نے باقی ماندہ رقم انجھڑے خزانے میں
 داخل کر دی ہو۔

۱۵۶ ڈیکر ۵، ۱۴۱) ہیروڈوٹس پر دیو دور دس کے بیانات (۱۳۱) کو ترجیح
 دیتا ہے۔ مگر مجھے اس میں نہ تو کوئی نیا واقعہ ملا ہے اور نہ کوئی نیا طرز استدلال
 دیو دور دس نے ہیروڈوٹس کے بیان کا محض اعادہ کیا ہے اور اس پر
 سانی اور لفظی کارنگ چڑھا دیا ہے۔ اس کے لئے بوسلوٹ ۵۵۲ کا مطالعہ
 بھی سودمند ہوگا +

رات کے وقت ایرانی جہازوں کو جو یونانیہ کا دور کر رہے تھے ایک طوفان نے اٹھیل اور انھیں بالکل برباد کر دیا۔ اس کی خبر یونانیوں کو ان ۵۲ چٹائی جہازوں سے ملی جو اب آکر ان میں شامل ہوئے۔ دوسرے دن ایرانیوں نے پھر قسمت آزمائی کی لیکن کوئی فیصلہ کن نتیجہ نہ نکلا۔ اور اس جنگ میں الکبیا دیس کے باپ کلی نیاس نے جس نے از خود ایک جہاز گراستہ کیا تھا اور اس پر دو سو جہازوں مقرر کئے تھے کار ہائے نمایاں انجام دیئے۔ مگر یونانیوں کو معتد بہ نقصان پہونچا اور ایتھنز یوں کے جہازوں میں اسے نصف کام آئے۔ غرض یہ ہے کہ تھرموپلی کی خبر پہونچنے سے پہلے ہی واپسی کی گفتگو شروع ہو گئی تھی اور اب جہازوں نے فوراً وطن کا رخ کر دیا۔ واپسی میں شرط کلیس نے حکم دیا کہ یونانیہ کے ساحل پر جہاں جہاں چشمے ہوں اور جس جس مقام پر ایرانی لشکر قیام کرنے پر مجبور ہو وہاں کی چٹانوں پر یونانیوں اور کاریوں کے لئے ایک دعوت نامہ کندہ کر دیا جائے کہ وہ آئیں اور یونانیوں کے ساتھ تعاون کریں۔ اس کا خیال تھا کہ اگر بالفرض انھوں نے اس دعوت کو نامنظور بھی کیا پھر بھی ایرانی اُن سے متنبہ ضرور ہو جائیں گے۔ مگر اس چال میں اسے مطلق کامیابی نہیں ہوئی۔

جنگ اِرتنی میز یوم کے بعد زکسٹر تمام ملاحوں کو تھرموپلی کے میدان میں لایا جہاں اس نے ایک ہزار کے علاوہ تمام معشیں چھپادی تھیں اور اسی جگہ کا واقعہ ہے کہ اس نے دریافت کیا کہ اب یونانی کیا کر رہے ہوں گے، جس کا اسے یہ جواب دیا گیا کہ وہ کھسپا کا تہوار منانے میں مشغول ہیں جہاں سب سے کامیاب مقابلہ کرنے والے کو صرف بتوں کے ایک گھیرے بر قناعت کرنا پڑتی ہے۔ اس کے بعد فوج نے جنوب کا رخ کیا، چونکہ تھسالیوی ایرانیوں سے مل گئے تھے اس لئے ان کے دشمنوں یعنی فوکیہوں نے وطن پرستوں کی طرف داری کی تھی۔ اب تھسالیوی ایرانیوں کو دوسرے میں ہو کر فوکس لے گئے اور اسے تاراج کیا، مگر وہ وطنی کے بت خانے کو برباد کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے اور جہاں کی فوج انھیں پر د تو یا ”دوراندیش“ کے مندر پر پہونچی تو طرح طرح کی کراہات ظہور پذیر ہونے لگیں، مثلاً ”کوہ پارناکس کی چٹانیں گر پڑیں۔ غرض یہ ہے کہ دشمن کو فرار ہوتے ہی بن پڑی اور دو شخصوں بنی فیلکوس اور اوکونوس نے جنھیں بعد میں الوہیت کا رتبہ دیا گیا بہت سے مفردوں کو ملک عدم کا راستہ

باب

لوکھاویا۔ اس کے بعد ایرانیوں نے اپنا قدم ایٹیکا کی طرف بڑھایا۔

جو مکہ ایتھنز یوں کا یہ خیال تھا کہ ایرانی پیش قدمی کو بیوتیہ میں روک دیا جائے گا، اس لئے انھوں نے اپنے شہر کی حفاظت کا مطلق انتظام نہیں کیا تھا۔ اب انھوں نے یہ التجا کی کہ یونانی بڑا سیدھا سلاسل آجائے اور اپنی حفاظت کا خود ہی انتظام کرنے پر مجبور ہوئے۔ وہ ایرانی حملے کی تاب کسی طرح نہیں لاسکتے تھے اس لئے نہ تو ان کی خواہش تھی اور نہ یہہ ان کے امکان میں تھا کہ وہ حملہ آوروں کا انتظار کریں چنانچہ وہ اپنی عورتوں اور بچوں کو ٹروائے زین، آئی گینا اور سالامس روانہ کر کے خود جہازوں پر سوار ہو گئے۔ انھیں اپنا عزیز دطن چھوڑنے میں جو روحانی صدمہ ہوا ہو گا اس میں ایک خاص وجہ سے کمی ہو گئی، یعنی ایتھینا دیوی کے پجاریوں نے یہ اعلان کر دیا کہ قلعے کا مقدس سانپ بھی اپنا رٹھیاں چھوڑ کر چلا گیا ہے اور اسے جو غذا ملتی تھی وہ دیسی کی دیسی ہی پڑی رہی ہے۔ یہ الغرض سالامس پر جو یونانی بڑا مجمع ہوا وہ ارتقی میزوم کے بیڑے سے بھی بڑا تھا یعنی لاکھ دیمون سے چھ جہاز، کورنٹھ سے ۴۰، سکیوں سے ۱۵، ایپی ووروس سے ۱۰، ٹروائے زین سے ۵، ہرمیونے سے ۳، ایتھنز سے ۱۸، مگار سے ۲۰، امیرسیا سے ۶، لیوکاڈیا سے ۲، آئی گینا سے ۳۰، کالکس سے ۲۰، ایرتیریا سے ۷، کیوس سے ۲، ٹاکسوس سے ۴، استیرا سے ۲، الٹھنوس سے ۱، اور کردون سے ایک جہاز (جو

۳۵ ذکیر کو دلی کے حملے سے مطلق سردکار نہ تھا۔ (ہیروڈوٹس ۸، ۳۵) + بوسولٹ (۱۶۱) نے اس مہم کے متعلق زمانہ حال کے مورخوں کے قیاسات درج کر دیے

۳۵ دیکھئے اپنی کتاب بیوتیہ میں ایرانیوں کی شکست کے زمانے میں پلاٹیر کھائی میں ارتقی میزوم کے بعد شہر پلاٹیر کے انجام کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا ہے جس سے ہم متفق نہیں ہیں +

۳۵ شگونیوں اور غالوں کی تادیل میں کس درجہ بچک تھی! ممکن ہے کہ دیوتاؤں کے شہر سے چلے جانے کے برے معنے لئے جاتے +

باب

فٹیہ کے کھیلوں کے میری فائے لوس کے زیرِ کمان تھا، غرض یہ کہ کل ۳۱۸ جہاز اور ماسیوں، سنی نیون اور سیری فیون کے پاس سے پچاس چوکی کشتیاں جمع ہوئیں۔ آخر الامر ایرانیوں نے ایتھنز پر قبضہ کر لیا، بعض لوگ چوٹی دیواروں والے خال کی تاویل کر کے قلعے میں رہ گئے اور ایرانیوں کا اس وقت تک متوازنہ مقابلہ کرتے رہے جب تک انھوں نے اگر اڈ لوس کے غار کے قریب (جو قلعے کے شمال کی طرف تھا) چڑھ کر صدر دروازے کو اند کی جانب سے کھول نہیں دیا۔ ایرانیوں نے اب قلعے پر قبضہ کر کے جو لوگ اس میں ملے انھیں تہ تیغ کیا اور بت خانوں کو آگ دیدی۔ بہر حال ایتھنز کے لئے یہ ایک نہایت نیک شگون تھا کہ ایک قوم کے مقدس زیتون کے درخت میں سے (جو جل گیا تھا) ایک سبز شاخ برآمد ہوئی اور دو روز کے قلیل عرصے میں سوا گز لابی ہو گئی!

جب بیڑے کو ایتھنز کی تغیر کی خبر پہنچی تو اس کے ملاحوں نے اُس خطرناک مقام سے جہاں وہ بیڑے ہوئے سے چلا جانا چاہا اس لئے کہ انھوں نے سوچا کہ اگر سالامس اور آئیگینا کے درمیان شکست ہوئی تو پھر وہ بہاگ کہیں نہیں جاسکتے۔ روایت ہے کہ خود شطالکلیس بھی اس سے مایوس ہو گیا کہ وہ یونانیوں کو وہاں ٹھہرنے کی ترغیب دے سکے گا کہاں تک کہ اسی کے دیکھے کے ایک فہرہری سنی مئے سنی لوس نے اس کا دل بڑھایا اور اسے ہمت مرواں مدد خدا کا سبق دیا۔ اب یوری بیا دیس کی صدارت میں ایک مجلس جگ منفق ہوئی اور اس میں اس نے یہ دلیل پیش کی کہ بلاشبہ ایرانیوں کے جہازوں کی تعداد زیادہ ہے اور اس کا اثر سالامس جیسے مقام پر اتنا نہیں پڑے گا جتنا کھلے سمندر پر کیا دوسرے یہ کہ پیلوپونیز دیگر یونانیوں کے لئے بھی نہایت قیمتی ہے اور اس کی حفاظت یقیناً سالامس بہتر تھی اور جگہ سے نہیں کی جاسکتی! اس کے علاوہ یہاں سے وہ میگار اور آئیگینا کی بھی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اس پر کورنتھی ادنیٰ مانتوس نے یہ کہہا کہ

۵۰۔ ہیرودٹس ۸، ۷۷۔ لیکن اب کوئی مئے سنی لوس کے اثر کو مایوس نہیں کرتا۔

باب

ایہ تہذیبوں نے اپنا ملک دوسروں کے حوالے کر دیا ہے اس لئے انہیں اس معاملے میں مداخلت کرنے کا مطلق اسحقاق نہیں؛ مگر یورپی مبادیوں نے نہایت قابلیت کے ساتھ اس کا یہ جواب دیا کہ اگر ایتھنز کی اعلیٰ سے صلح سمیریس میں پہلے تھے جس کی انہیں یقیناً آزادی حاصل ہے تو بہت سے یونانی ایسے نکلیں گے جو اس نقصان کو محسوس کریں گے۔ الغرض ایتھنز نے صاف طور پر بظاہر کر دیا کہ اس وقت تک اس نے جو کچل اور بروباری دکھائی ہے اس کی انتہا کر کے وہ اپنے آپ کو نقصان نہیں پہونچانا چاہتا۔ بالآخر یورپی مبادیوں نے وہیں قیام کرنے کا حکم دیدیا۔

ادھر ایرانی بھی چاہتے تھے کہ سالاس میں ہی تمام معاملات کا تصفیہ ہو جائے اور انہیں اس کے متعلق کسی قسم کا شک و شبہ نہ تھا۔ صرف اریتمیزا ہی اس کے خلاف تھی اور اس کی یہ رائے تھی کہ اگر شہنشاہ خاکنا سے پرہو کر بری فوج کے ہمراہ بڑھے اور یونانی بیڑے کی پروا نہ کرے تو ایسی حالت میں یونان نسبتاً آسانی سے فتح ہو جائے گا۔ مگر زرنکس نے نزدیک ایرانی بیڑے کی شکست کا کوئی سوال ہی نہ تھا اور اس نے یہ تہیہ کر لیا کہ جنگ کا فوراً پھٹ جائی ہی مناسب ہے +

اس وقت تک یونانی لشکر گاہ میں کسی قسم کا تصفیہ نہیں ہوا تھا۔ پیلو پونیزی افواج کا سپہ سالار لیونی واس کا بھائی کلیبرس ورتوس تھا۔ اس نے خاکنا سے پر قابض ہو کر اسے مستحکم کر لیا اور اس کی حفاظت کے لئے اس پر اپنا آکر بیٹا یا ایس کو رکھ لیا۔ لیونی واس کی دورس، فلیوس، تروے، زرنکس اور ہرمیوس کے سپاہی تھے۔ پیلو پونیزی جہاز رانوں کو اپنے وطن کی فکر لگی رہتی تھی، اس لئے انھوں نے آخری مرتبہ شوش کی کہ کسی طرح جہاز خاکنا سے چلے جائیں، مگر اگر شکا لیں ایک چال نہ چل دیتا تو وہ ضرور اپنی ترکیب میں کامیاب ہو جاتے۔ اس نے اپنے خدمتگار سکیلوس کے ذریعے سے (جسے اس نے بعد میں تھسپیا کے حقوق خیریت دلوادے) ایرانیوں سے یہ کہلوا دیا کہ یونانیوں کا میدان چھوڑ کر بھاگنے کا ارادہ ہے اور اب اس کا موقع ہے کہ ایرانی حملہ کر کے انھیں بالکل تہ دبالا کر دیں۔ زرنکس کو یہ تو معلوم تھا کہ یونانی اپنے ملک اور قوم کے خلاف اکثر غدارانہ حرکات کرتے ہیں؛ چنانچہ اس نے اس شخص کی اطلاع کو بار کر کے اپنے

باج

بڑے کو جو خلیج فالیروم میں بڑا ہوا تھا۔ لڑائی کے لئے تیار ہونے کا حکم دیا۔ بڑے کے تین حصے کئے گئے، ایک حصے سے تو مونی کیا سے تقریباً سالاس تک تمام سمندر گویا پاٹ دیا، دوسرا حصہ جس میں اکثر فنیقی طالع تھے اٹیکا کی ساحل کے متوازی شمال کی جانب کوہ آگے گالیوس تک (جو ایٹھز اور الیمپوس کے درمیان سمندر میں کوٹھل ہوا ہے) ڈال دیا اور تیسرے حصے کو یہ حکم ملا کہ وہ جزیرہ سالاس کا دور کر کے یونانیوں کی پسپائی میں حتی المقدور غل ہو (واقع ہو کر اس سالاس واسے بڑے کا ہیروڈوس نے کہیں ذکر نہیں کیا۔ اور اس کے متعلق جو کچھ معلومات ہمیں حاصل ہیں ان سب کا مافہ اس خیلوس ہے، اس ناکہ بندی کی اطلاع ارسطیدس نے کی جو حال ہی

۹۳ - ۹۶ کے علاوہ اس خیلوس کا بیان ("ایرانیان" ۳۷۶ وغیرہ) اور دیودوروس ۱۱، ۱۷ وغیرہ میں ایفوروس کے اقتباسات دیکھے جائیں، میری قطعی رائے ہے کہ موخر الذکر مائل صحیح روایت نقل کرتے ہیں، اور ایفوروس کی تحریر کے مطابق مصری جہازوں نے ضرور سالاس کا دورہ کرنے کی کوشش کی ہوگی۔ اول تو یہ خیال بالکل فطری اور قدرتی تھا اور دوسرے اس سے پہلے بھی اسی میز پوم کی لڑائی کے موقع پر اس پر عمل کیا گیا تھا۔ ہوسولٹ (۲، ۱۷۶) کا خیال ہے کہ جنگ ۲۰ ستمبر کو نہیں بلکہ اسی پہلے کے اواخر میں ہوئی ہوگی۔ ڈنکر (۵، ۱۷۶) نے فریقین کے بیڑوں کے متعلق ایک نظریہ قائم کیا ہے جسے میں تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس کا خیال ہے کہ ایٹھزی مغربی جانب الیمپوس تک پھیلے ہوئے تھے (۲۸۵)۔ اس کے ثروت میں جن فکروں کا اس نے حوالہ دیا ہے ان میں اس کا پتہ بھی نہیں۔ اس کا اندازہ ہے کہ ہر جہاز ۵۰ فٹ جگہ میں آتا تھا اور اگر بڑے میں تین سو جہاز تھے تو گویا ۴۵ ہزار فٹ طویل جگہ درکار ہوگی۔ کیونکہ (۲۸۵) "مطالعہ ایفوروس" جلد ۱۸۷۷ء کا خیال بالکل درست ہے کہ ایرانی جوہ سے یعنی کھلے سمندر کی جانب سے آگے بڑھے۔ لیکن چونکہ یونانی مغرب کی طرف یعنی جزیرہ سالاس کے مقابل میں تھے اس لئے یونانی مغربی بازو پر جو لڑائی ہوئی اس کا

باب

میں انہی جلاوطنی سے واپس بلایا گیا تھا۔ سب سے پہلے تو اس نے ٹسٹاکلیس کو اس کی خبر کی؛ ٹسٹاکلیس کے ذریعہ سے ماقی ماندہ سپہ سالاروں کو بھی اس کا علم ہو گیا اور اس کی تصدیق مینے دوس کی ایک کشتی کے ملاحوں نے کی جو اسی وقت آئے تھے۔ یونانی بیڑے میں تین سو اسی جہاز تھے اور ایرانی جہازوں کی تعداد اس سے کم از کم دو گنی ہو گی۔ دونوں بیڑے اس طرح صف آرا ہوئے کہ بائیں بازو پر ایتھری فنیقیوں کے مقابل اور دائیں بازو پر پیلوپونیزی ایونیائیوں کے سامنے کھڑے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۳۷۔ رخ مغرب سے مشرق کی طرف کو تھا + دو دوروس (۱۱۹) کا یہ خیال غالباً صحیح ہے کہ ایرانیوں کے مغربی بازو پر جو ایونیائی تھے انھوں نے سب سے زیادہ دیر تک یونانیوں کا مقابلہ کیا۔ جنگ سالامس کی تفصیل کے لئے مفصلہ ذیل کتابوں کا مطالعہ کیا جائے:-

(۱) ہرائی ٹنگ: ”جریدہ سالانہ سائنات قدیمہ“ ۱۲۹، ۸۵۹ وغیرہ +

(۲) باؤٹر: ”جنگ سالامس میں ایونیائیوں کا حصہ“ N Rh. Mus ۲۹، ۶۲۳

وغیرہ

(۳) لوبلنگ: ”علم توصیف البلدان Topography کا تعلق تاریخ اور فلسفے سے۔“

(۴) جہازوں کی تعداد کے لئے بیلوخ: ”آبادی دنیا کے یونان و روم“ ۵۸۸ وغیرہ (میری نظر سے گذرنے کی کتاب ”جنگ سالامس“ (مضامین مدرسہ امریکی انجمن) اسی تک نہیں گذری)

میں اس کا اقرار کرتا ہوں کہ اس وقت تک یہ امر یورے طور پر باتہ ثبوت کو نہیں پہنچا کہ اس لڑائی کی ابتدا میں یونانی جہاز کس ترتیب سے کھڑے کئے گئے تھے۔ ویگلٹن ”ٹسٹاکلیس اور سالامس کی بحری جنگ“ روٹداد انجمن علمیہ بیوریا ۱۸۹۲ء (۱) نے اب یہ ثابت کر دیا ہے کہ زکرسرے اپنے تمام تدابیر سے محض ٹسٹاکلیس کے پیام کے باعث روگردانی کر کے جنوب کی جانب سے اس لئے حملہ کیا کہ یونانی کہیں فرار نہ ہو جائیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک سوچ کو مختلف اوقات کی ہمت سمجھانے میں جو نکلات پیش آئی تھیں ان کا اب سامنا نہیں کرنا پڑتا +

باب

ہوئے۔ یہ لڑائی تو غالباً ۲۸ یا ۲۹ ستمبر تک قائم ہوئی اور اس میں بھی یونانیوں کی تادیب اور تہذیب کی حالت ایرانیوں سے بہتر تھی؛ دونوں میں سب سے بڑا فرق یہ تھا کہ ایک طرف تو یونانی اپنی اور اپنے مذہب کی آزادی کی خاطر لڑ رہے تھے اور گود و دوسری جانب ایک شخص بادشاہ کے حکم سے مختلف النوع اقوام مجتمع ہو گئے تھے لیکن انھیں متحدہ ان خیال کرنے کے لئے کوئی جہتیں موجود نہ تھی۔ پھر بھی چونکہ خوشہنشاہ اس جنگ میں حصہ لے رہا تھا، لہذا (ہیرودوٹس کے قول کے مطابق) بہ نسبت اراتی نیز لوم کے ایرانیوں نے کہیں زیادہ جوش و کھاسے۔ جنگ کے تفصیلی واقعات کے متعلق ہمیں بہت کم معلومات حاصل ہیں؛ یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یونانی امیر البحرے بہت زیادہ حکم و حکام نافذ کئے ہوں بلکہ ہر شخص نے حتی الوسع اپنی جودت دکھائی اور کارائے نمایاں انجام دینے کی کوشش کی۔ بلاشبہ اراتی نیز لوم کی طرح یونانی مرکز سے محیط کی طرف لڑے اور انھیں تدریجاً جہت کے فقدان کی وجہ سے نقصان پہونچا؛ لیکن اس کی تلافی ان کے جوش و خروش نے کر دی۔ آخر کار یونانیوں نے ایرانیوں کو شکست دی اور موخر الذکر فالیروم کی طرف پناہ لی۔ اس سے قبل انھوں نے جزیرہ سپی تالیا پر جو سالامس اور اقلیم یونان کے درمیان واقع ہے قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن اس کا محافظ کار سالامس کی سپاہی کی وجہ سے ایرانی فوج سے علیحدہ ہو گیا؛ اور ارسطیدس نے جزیرہ پر اتر کر اس کا خاتمہ کر دیا۔

یونانی جزیرہ سالامس کے کنارے پرنب باش ہوئے اور دوسرے دن جنگ جاری رکھنے کی فکر میں لگ گئے؛ مگر قبضہ ہونے پر انھوں نے دیکھا کہ لڑائی بڑے کاچہ بھی نہیں۔ ہوا یہ کہ لڑائی کے خاتمے پر زکسرنے ایک جنگی مجلس طلب کی جس میں مہر نوش نے یہ تحریک کی کہ شہنشاہ بڑے کر فوراً ایشیا واپس چلا جائے اور ساتھ ہی چونکہ بری لشکر سے کوئی خاص فائدہ نہیں پہونچا اس لئے اس کے بیشتر حصے کو بھی وطن واپس کر دے۔ آخر میں اس نے صرف یہ مطالبہ کیا کہ صرف تین لاکھ سپاہی ملک تخیل کرنے کے لئے اس کی قیادت میں چھوڑ دئے جائیں۔ اراتی نیز لوم نے بھی اس تحریک کی تائید کرتے ہوئے ایسے دلائل بیان کئے جن سے شہنشاہ کی چالوسی مدنظر تھی کہ چنانچہ زکسرنے فوراً یہ حکم دیا کہ بڑا واپس ایران روانہ

باب

ہو جائے۔ جب یونانیوں نے دیکھا کہ بڑا میدان چھوڑ کر چلا گیا ہے تو انھوں نے فوراً ایرانیوں کا تعاقب کرنا شروع کیا؛ لیکن ایرانی اُن کے ہاتھ نہیں آئے اور جب وہ اندر دس پہنچے تو انھوں نے بھی ایک مجلس جنگ منعقد کی جہی جس میں شسطا کلیس نے یہ تحریک کی کہ انھیں چاہیے کہ وہ فوراً ہیلیسپونٹ جا کر مل توڑ دالیں؛ لیکن یوری بیادیس نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے یہ دلیل پیش کی کہ انھیں ایسی کوئی کارروائی نہیں کرنی چاہیے جس سے ایرانی بالکل ہی مایوس ہو جائیں۔ آخر کار شسطا کلیس نے تسلیم کر لیا بلکہ اس کے علاوہ یہ بھی ظاہر کیا کہ یونانیوں نے ایرانیوں کے تعاقب کا خیال دھل اُسی کی طرح ایک سے چھوڑ دیا ہے؛ اور ایک شخص درجہ بعض کے نزدیک سکی نوس تھا اور بعض کے خیال کے مطابق ارنائیس ایک مرتبہ اور زرکسر کے پاس (جو اس وقت تک اٹیکا ہی میں تھا) یہ مطلع کرنے کیلئے روانہ کیا کہ پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی شسطا کلیس نے تہنشاہ کی یہ خدمت انجام دی ہے۔ شسطا کلیس جیسے شخص کی باتوں

۱۰۶ (۲) یہ مرض کر لیتے ہیں کہ بڑا آئندہ تب تک نہیں چملا۔ مجھے اس کا مطلق یقین نہیں اس لئے کہ اگر ایسا ہوا تھا تو یہ امر کٹ طلب رہ جاتا ہے کہ آخر یونانیوں نے دوسرے روز تمام دن کیا کیا؟ گو ہیروڈوٹس کا بیان ہے کہ مجلس جنگ جریرہ اندر دس میں منعقد ہوئی تھی مگر یہ دونوں سوخ اس کا انعقاد سالا س ہی میں مرض کر لیتے ہیں۔

۱۰۷ ہیروڈوٹس ۸، ۱۰۹۔ ٹوکمر { ۷ (۵) ۲۹۶ } اور ہوسلوٹ (۲) ۱۸۲ کو اس کا یقین ہے کہ جب شسطا کلیس نے زرکسر کو اس امر سے مطلع کیا کہ یونانی ہیلیسپونٹ نہیں جائیں گے تو اس کا اصلی مطلب یہ تھا کہ تہنشاہ کو اُس کے پکس یقین ہو جائے اس لئے کہ اس سے بہتر ایک مرتبہ شسطا کلیس زرکسر کو دھوکا دے چکا تھا اس کا حقیقت میں چال چلے سے یہ مقصد تھا کہ زرکسر فوراً واپس چل دے اور ایسا ہی ہوا۔ مگر میرے نزدیک یہ قیاس معیج نہیں ہے۔ تہنشاہ کو اس کا کیوں یقین آتا کہ شسطا کلیس نے پہلی مرتبہ اُسے دھوکا دیا؟ اس پنہام کا لب لباب یہ تھا کہ یونانی سہارا ہونا چاہتے ہیں اور یہ بالکل معیج تھا۔

سے روٹے کھڑے ہوتے ہیں کہ اپنے دشمن کو ایک مرتبہ نیچا دکھا کر فوراً اس کی رضامندی از سر نو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ہیرودوٹس کا یہ بھی بیان ہے کہ اس نے دھمکیاں دیکر کارستوس، پاروس اور شاید بعض دیگر جزائر کے باشندوں سے مختلف رقوم وصول کر لیں مگر اندروسیوں نے روپیہ دینے سے صاف انکار کر دیا اور چونکہ انھوں نے ایران کی طرف لڑی کی تھی اس لئے انھیں محصور کر لیا گیا + ۵۹

نوٹ

اس باب کے لئے ادینس ہیرودوٹس مقالہ ۷۰ ہے۔ اس کے بعد دیودورس ۱۱-۲۶، پلوٹارک کی سوانح عمری تمسطا کلیس و ارسطیدش، اس فیلوس کا ایک "ایرا سیال" اور سمیندیس کے چٹکے آتے ہیں۔ ششکہ قم کے واقعات بیان کرنے میں ہیرودوٹس نے یہ کوتاہی کی ہے کہ روایت عامہ کے مطابق ایران کی قوت و جبروت کا اندازہ کرے میں مبالغہ آمیزی سے کام لے، اسی لئے حواحد و شمار اس نے دئے ہیں وہ قابل وثوق نہیں + دیودورس لفظ اور لسان سے اور ایفورس کا اتباع کر کے بہت ناقابل یقین قصوں کا اضافہ کرتا ہے اس قسم کے اضافوں کی ایک مثال باب میں ہے جہاں اس نے لیونی داس کی آخری کشمکش کا ذکر کیا ہے۔ میں یہ بھی تسلیم نہیں کر سکتا کہ ایفورس نے اس خصوصیت سے واقعات کو مقامی راولوں سے اخذ کیا ہے کہ اسے ہم ہیرودوٹس سے بھی قابل اعتبار سمجھنے لگیں۔ لیکن ان تمام امور کے باوجود ممکن ہے کہ دیودورس (ایفورس) کسی خاص واقعہ کو ہیرودوٹس سے زیادہ صداقت سے بیان کرے؛ مثلاً جنگ سالامس کے بعض واقعات کو جو اس نے بیان کئے ہیں ہم ہیرودوٹس کے تذکرے کا تتمہ سمجھ سکتے ہیں۔ میں نے بہت سی ایسے واقعے بیان کرنے میں جو غیر مصدقہ بلکہ بعض تو غلط محض ہیں ہیرودوٹس کا اس لئے اتباع کیا ہے کہ وہ لونا نوں کے عام روایات کا اعادہ کرے ہیں اس قسم کے روایات کا جھلک پلوٹارک کے بہت سے مقولوں میں بھی پائی جاتی ہے، اور یہی سال ششکہ قمریہ ۷۰۰ء سے ۷۰۱ء کے ختم میں گویا پہلی مرتبہ جان ڈلائی گئی۔ ہلاؤنٹس اس کے حاشے انھیں میتے مانگتے انسانوں کا حامی بنا لیا ہے۔ ۱۲

۵۹ ہیرودوٹس ۱۱۲، ایسے اضافے استعمال کرتا ہے جس سے خیال ہوتا ہے کہ شاید تمسطا کلیس نے اپنی جیب بھرنے کے لئے یہ رقوم وصول کیں؛ لیکن اگر اس سے اس ہی پیام رسانوں کے درمیان سے روپیہ وصول کیا جنھوں نے سرکاری ماطن نجی خزانہ کو توپیر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کا مقصد روپیہ کو اپنے تصرف میں لانے کا کیسے ہو سکتا تھا۔

اب

بھی تھے + اب ایرانی راس سونیوم کا دورہ کر کے مغرب کی طرف چلے تاکہ ایک بیک
 ایتھنز پہونچکر اس پر قبضہ کر لیں + ہیردوٹس کا بیان ہے کہ جب وہ اپنے جہازوں
 پر سوار ہو گئے تو انھوں نے کوہ پینے ٹیکوس پر ایک ڈھال لگی ہوئی دیکھی + اس
 میں شبہ نہیں کہ یہ ڈھال کسی خاص نشان کے لئے لگا دی گئی ہوگی؛ لیکن نہ تو ہمیں
 یہ معلوم کہ وہ کس نے لگائی اور نہ یہ کہ وہ کبوں لگائی گئی + یونانی فاتح ایرانیوں سے بیشتر
 ہی موقع پر پہونچ چکے تھے + وہ برابر انھوں سے ہلکی قسم کے دشمنی کے کینوسار گوس
 تک بڑھے چلے آئے اور جب ایرانیوں نے فالیروم آکر دیکھا کہ ایتھنز مدافعت کے لئے
 بالکل تیار ہے تو انھوں نے اپنے پیش نامے میں تبدیلی کر دی اور اترنے کا خیال چھوڑ کر
 ایشیائیہ سیے + چودھویں رات کے چاند کے بعد دو ہزار سپاہی بھی لیٹا کر کے ایتھنز
 آ گئے۔ انھوں نے تین دن میں ایک ہزار دو سو اسنادیا یعنی تقریباً ایک سو چالیس میل
 طے کئے تھے اور اس خیال کو پیش نظر رکھ کر کہ یونانی سڑکوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ
 تھی اس کارگزاری کو ایک مجوزہ سمجھنا چاہئے۔ لڑائی تو ختم ہو چکی تھی اس لئے سپاہیوں نے
 مردے دیکھنے کی خواہش کی اور انھیں دیکھ کر ایتھزیوں کی بہت تعریف و توصیف کی اور
 وطن واپس چلے گئے +

ہیردوٹس کی تاریخ یونانیوں کے عظیم نشان کارناموں میں سے ایک نہایت
 سیدھا سادہ بیان ہے اور اس تصنیف کے سب سے ممتاز اور قابلِ کاغذ امور وہ
 ہیں جن کا ابھی ذکر آیا ہے + بلاشبہ اس بیان میں بہت سی باتوں کی فروگذاشت
 ہو گئی ہے مثلاً فریقین کی تعداد کتنی تھی؟ ایرانی سوارے نے جنگ میں کیوں حصہ
 نہیں لیا؟ لیکن اسکا مولف واقعات بیان کرے میں استاد ہے + وہ کہتا ہے
 کہ یونانیوں کی ایک چھوٹی سی فوج نے ایرانیوں کے عظیم نشان لشکر پر حملہ کیا اور
 انھیں شکست دیکر ان کے جہازوں تک ان کا تعاقب کیا اور پھر اٹھارہ میل چل کر
 اپنے اپنے مقام پر واپس آ گئے۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ سفر انھوں نے دوسرے ہی دن
 جب ہر طرف سے دشمن کے حملے کا خوف لگا ہوا تھا شروع کیا ہوگا + زاناب بعد
 میں اس واقعہ کے مختلف پیرائے بیان کئے گئے اور ہر شخص نے اپنے فریق اور اپنی
 رائے کے مطابق اس جنگ کو اہم یا غیر اہم ثابت کرنے کی کوشش کی + بعض کا خیال

ابتدائیں تو یونانی ایرانیوں کی سپائی میں سبدا ہونا چاہتے تھے مگر چونکہ اکثر یونانیوں نے اس سوچ کو ترک کر دیا اور اس کے بجائے کارستوس کے ملک کو تاراج اور اندر دس کی تسخیر کی بے سود کوشش کر کے بیڑا مال غنیمت کو فراغت سے تقسیم کرنے کی غرض سے سالاس رودانہ ہو گیا۔ وہاں یہ طے کرنے کے بعد کہ دلیفی کے بت خانے کے لئے پندہ گر طویل خبر روانہ کیا جائے وہ قیمتی مال ہانسنے کے لئے ہمارے گئے۔ جب راسے وہی کی تختیاں جو تبر کا پوشیدہ دن کی قرباں گاہ پر رکھی گئی تھیں شمار کی گئیں تو معلوم ہوا کہ ہر سہ سالار نے پہلا انعام تو اپنے لئے اور دوسرا مسطاکلیس کے لئے تجویز کیا ہے! اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آج کل کے زمانے میں اس قسم کے معاملات میں جو منافقت برتی جاتی ہے اس کے وہ قائل نہ تھے اور انھیں اپنے اعزاز و احترام کا بھجوق ہوتا تھا اس کا بے غل و غش اظہار کرتے تھے۔

اس کے بعد مسطاکلیس اسپارٹا گیا جہاں ماسکی بہت قدر و منزلت کی گئی۔ اسے اور یوری بیادیس کو زیٹون کے پتوں کا ایک ایک ٹھیرا ملا اور اسپارٹیوں نے اس کو اپنے شہر کی بہترین گاڑی ندر کی اور جب اس نے شہر کو خیر باد کہا تو تیس سو اسپارٹی سولہ لبقونہ کی سڑک اس کے جلو میں گئے۔ اور حرا رہتا بازو بھی زر کسٹر کے ساتھ ہیلیسپونٹ گیا تھا وہاں سے وہ مہر نوش کے ساتھ واپس ہو گیا اور راستے میں اوکنتھوس پر قبضہ کر کے اس شہر کو خالکدیسوں کے حوالے کر دیا۔ لیکن جب وہ پوٹیدیہ پہنچا تو گو اس سے دماں لے بعض شہریوں نے عہد و پیمان کر لئے تھے مگر وہ اس پر قبضہ نہ کر سکا۔ اب ایرانی بیڑا ایونیہ کی حفاظت کرنے کی غرض سے جزیرہ ساموس پر مجتمع ہوا۔ یونانیوں کے پاس صرف ایک سو جہاز تھے اور ان کا بیڑا بھی شاہ کیوٹی کیس کی سرکردگی میں پہلے آئی گینا میں جمع ہوا! اس میں جو ایٹھری جہاز تھے ان کا کماندار مسطاکلیس کا مد مقابل زائٹھی ہوا تھا اور ایٹھری بری فوج ارمسطیدس کے زیر کمان تھی۔ یہاں چند ایونیائیوں

۱۸۹۲ء میں ۲۷ سالہ مسطاکلیس کو اس لئے پس بست ڈال دیا گیا کہ ایٹھریوں کو اس امر کا یقین ہو گا کہ اسے اسپارٹا سے رستہ دے دی ہے۔ غالباً مسطاکلیس کی اس ہی وجہ سے کہ ایٹھری انجان راز سمندر پر مجتمع رہیں اور اگر العرض تھوڑا

باب

نے جن میں سے اکثر جزیرہ خیوس کے باشندے تھے یونانی امیر البحر کے پاس آکر ان سے التجا کی کہ وہ خیوسیوں اور ان کے ایشیائی بھائیوں کو آزاد کرادیں، مگر انھیں یہ مایوس کن جواب ملا کہ ساموس پہونچنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا ”فیلپا ہائے ہرقل“ (جبل الطارن) پہونچنا۔ (۱۳۵) اس کے بعد بڑا مشرق کی طرف چلا گیا چونکہ یونانی بظاہر ایرانیوں سے خوف زدہ تھے اس لئے وہ بیڑے کو دیکوس سے آگے نہیں لے گئے۔ خوش قسمتی سے جزیراتی ساموس میں تھے وہ خود یونانیوں سے ڈرتے تھے +

مہر نوش نے اپنے راستے میں سہولت پیدا کرنے کی خاطر یونانیوں سے گفت و شنود شروع کر دی۔ اس نے کاریہ کے ایک باشندے کی وساطت سے آئندہ واقعات کے متعلق کاہنوں کی رائے طلب کی اور عملی میدان میں سکندر شاہ مقدونیہ کے ذریعے سے (جسے عالم طور پر ایتھنز کا مہمان اور مرہی سمجھا جاتا تھا) ایتھنز یوں سے کہلوایا کہ ایتھنز اور ایران کے باہمی تعلقات خوش گوار ہونے چاہئیں، اور ان سے دریافت کرایا کہ وہ ایران سے مفاہمت کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں + جب اسپارٹیوں نے یہ سنا تو انھوں نے اس کی تردید کے لئے اپنی سفارت بھی ایتھنز روانہ کی۔ اس پر ایتھنز یوں نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس کا اعلان کر دیا کہ جب تک آفتاب اپنے راستے پر قائم ہے اس وقت تک وہ ارض یونان کے مفاد کے لئے برابر لڑے جائیں گے اور ان مجبوروں اور سوراؤں کے

بقیہ احادیث میں صفحہ ۶۴۳۔ آرام غلط ہو پھر بھی اس تدبیر سے ایتھنز کو بچائے فائدے کے نقصان ہی پہونچتا اس لئے کہ مہر نوش کو شکست دینے کے لئے اب اس کی اشد ضرورت تھی کہ وہ بری جنگ آزادی کے لئے تیار ہو جائے۔ ہم جنگ میکالے کے حال میں دیکھتے ہیں کہ اگر مہر نوش کی شکست سے پہلے ایرانی شہزادہ ہو جاتا تو بھی اس سے ایتھنز کو کوئی فائدہ نہ پہونچتا + بہر حال ان تمام باتوں سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ اسپارٹا نے مسطالکس کو صرف اس لئے رخت دی کہ وہ ایتھنز کی فوج کو تمام کمال سمندر پر روانہ کر دے +

۳۵ ہیردوٹس ۸، ۱۳۲ + یونانی ساموس کے فاصلے سے خوب واقف تھے اور یہ صرف اندروں ملک کے باشندوں کا خیال ہو سکتا تھا۔ ہیردوٹس یہاں طعنہ آمیز مظلوم ہوتا ہے +

باب

نام کے لئے اپنی جانیں تک قربان کر دیں گے جن کے حرموں کو ایرانیوں نے اس بے دردی کے ساتھ نذر آتش کر دیا ہے۔ اسپارٹانے یہ وعدہ کیا کہ اگر اتھنز کو پھر جنگ آزمائی کرنی پڑی تو وہ ان تمام باشندوں کو جو جنگ میں حصہ نہیں لے سکتے اپنی پناہ میں لے لے گا۔ لیکن اتھنز یوں نے اس پر زور دیا کہ اس کے بجائے یہ بدرجہا بہتر ہو گا کہ اسپارٹا وقت پر اپنی سپاہ بیوتیہ پہنچا دیں اور لڑائی کے لئے فوراً تیار ہو جائیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اگر اسپارٹا جنگ ایران میں ٹھیک موقع پر آ جا یا کرتے تو ان کے حلیف کو اس قدر اذیت نہ پہنچتی۔

موسم بہار ۱۹۳۴ ق م میں مہر نوش جنوب کی طرف چلے آیا۔ بیوتیوں کی خواہش تھی کہ اسے اپنے ملک میں ٹھیرالیں مگر وہ خود پھر ایک مرتبہ اتھنز پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے ہیلیسپونٹ کے ایک باشندے سٹی موربی خدیس کے ذریعے سے اتھنز یوں کو اطاعت کی دعوت دی اور اتھنز ہی ایک شخص سٹی لیکدیس نے یہ تحریک بھی کی کہ ایسے موقع پر اتھنز یوں کے لئے اطاعت ہی مناسب ہے۔ مگر شہریوں کو اس پر اس درجہ غصہ آیا کہ انھوں نے اسے سنگسار کر ڈالا اور اتھنز کی عورتیں اس کی بیوی بچوں پر لوٹ پڑیں اور انھیں بھی ملک عدم پہنچا دیا۔ آخر کار اتھنز جس طرح پہلے اپنا شہر چھوڑ کر سالامس چلے گئے تھے ویسے ہی اس مرتبہ بھی چلے گئے اور جزیرے میں پہنچ کر انھوں نے اپنے پیام رساں اسپارٹا روانہ کئے تاکہ وہ اتھنز، میگارا اور پلائیہ کی طرف سے اس کی متفقہ درخواست پیش کریں کہ اسپارٹا فوج فوراً ایرانیوں کے خلاف بمبجی جائے لیکن اسپارٹا اور دیگر ہیلو پونیزی خاکنائے پر ایک تفصیل تمیز کرنے میں مشغول تھے اس لئے انھوں نے جواب کو معرض التوا میں ڈال کر یہ کہا کہ وہ عید ہیا کنتھیا کی وجہ سے اپنا لشکر فوراً روانہ نہیں کر سکتے۔ آخر الامر کئے کیوس نے جو میگیا کا باشندہ تھا اور جو اسپارٹا میں بہت ہرولغز تھا اُن سے کہا کہ مزید تعویق نہایت نامناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسپارٹا فوراً ایک لشکر شاہ پلیدارخوس (ولد لیونی داس) کے رشتہ کے بھائی اور متولی سلطنت پوسانیاس کی ماتحتی میں روانہ کیا جائے۔ اس پر اسپارٹیوں نے اس تعویق کو چھپانے اور اپنا افر برا قائم رکھنے کی غرض سے ایک اور ترکیب چلی، انھوں نے اتھنز سفیروں کی درخواست کو پھر ایک مرتبہ سن کر

جواب دیا کہ جس فوج کے لئے وہ کہہ رہے ہیں وہ تو سرحد تک پہنچ بھی گئی۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس لشکر کی تیاری اور اس کی ردائی کس قدر جلد عمل میں آئی تو اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسپارٹی فوج اور سامان حرب کس درجہ مکمل تھا۔ اس سے ایک اور فائدہ بھی ہوا، یعنی آرگو سیوں کو (جو اسپارٹا سے دشمن تھے) اس فوج کے جانے کا علم تک نہ ہوا اس لئے وہ اس کے سدا رہ نہ ہو سکے، بلکہ جب انھیں معلوم ہوا کہ فوج نکل بھی گئی اس وقت مہر نوش کو اس واقعے کی محض اطلاع پر اکتفا کرنا پڑا۔ اب مہر نوش نے اتھنز میں جو کچھ باقی تھا وہ بھی تباہ و برباد کر دیا اور میگارا پر جن جامی پیش قدمی کر کے (جس کا خواہ یہ مقصد تھا کہ لگد مونیوں کے ایک رسالے کو مرکز سے علیحدہ کر دے یا یہ کہ اس کی پسپائی کا حال ظاہر نہ ہو) آخر کار بیوتیہ واپس چلا گیا جہاں اس کے سوارے کو اپنے کاروائے نمایاں دکھانے کے لئے ایک وسیع میدان موجود تھا۔ اس نے اپنا بیڑا و بلائیہ کے مغرب میں دریائے اسوپوس کے کنارے پر ڈال دیا اور یونانی اس نے بالکل مقابل ایریٹھرائے کے قریب ٹھہر گئے۔ واضح ہو کہ ایرانی فوج میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جنھیں آئندہ لڑائی کے متعلق حسن فطن نہ تھا اور ایک دعوت میں جو تھنز کے ایرانیوں کو اتائیگیس نے دی تھی۔ ایک ایرانی نے اورخو مینوس کے ایک باشندے سے جو اس کے قریب بیٹھا ہوا تھا اپنے خطرے کا اظہار کیا اور کہنے لگا کہ بیوتیہ کی ایرانی فوج میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جو اس لڑائی میں کام آئیں گے۔

مہر و نوش کا بیان ہے کہ مہر نوش کو ایک خاص موقع پر ایرانی خصائل سے واقف ہونے کا موقع ملا۔ ایک ہزار فوکسی سپاہوں کو ایرانی فوج میں مجبوراً شامل ہونا پڑا تھا، مہر نوش کے سوارے نے انھیں چاروں طرف سے گھیر لیا اور یہ معلوم ہوا کہ گرواہو انھیں جان سے مار ڈالنا چاہتے ہیں، لیکن اس سے ان میں کسی قسم کا خوف و ہراس پیدا نہیں ہوا بلکہ وہ نہایت خاموشی سے لڑائی کی تیاری میں مشغول رہے، اور صرف یہ کہنے پر اکتفا کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں کو ان کے قدم دشمنوں یعنی تھالوولوں نے ان کے خلاف مہسایا ہے۔ اس پر مہر نوش نے یہ جواب دیا کہ سوائے اس کے اس کا کوئی اور مقصد نہ تھا کہ وہ اس موقع پر اپنی بے باکی اور جرات کا ثبوت دے سکیں۔ (بالکل اسی قسم کا اثر زمانہ العبدین ”دس ہزار“ نے ایشیا میں پیدا کیا)

یونانیوں کا پہلا معرکہ ایرانی سواروں کے ساتھ ہوا۔ اور اس لڑائی میں ایرانی سرگرمہ ماسس تیسویں بھی کام آیا جس کی وجہ سے ایرانیوں میں بہت ہراس پیدا ہو گیا۔ اب یونانی نقل مکان کر کے مغرب کی طرف چلے اور چشمہ نگار مخانیہ کے جنوب و مغرب کی سمت میں کھڑے ہو گئے۔ اس وقت اُن کی فوج مفصلہ ذیل عناصر پر مشتمل تھی :- دائیں بازو پر پارٹی تھے، اور ان میں دس ہزار ہو پ لیت تھے جن میں سے پانچ ہزار خاص اسپارٹی شہری تھے اور ان کے ساتھ ۲۵ ہزار مسلح ہیلوت بھی تھے (ان کے علاوہ ۱۵۰۰ سپاہی تکیا سے پانچ ہزار کورنتھ سے تین سو پونٹید سے چھ سو

۵۵ بوسولٹ (۱۹۷۰) کے مطابق پلاٹیہ کی لڑائی آدا فر جولائی یا ادا ل اگست ۴۹۰ ق م میں ہوئی اور اس کے تذکرے میں میں نے ہیروڈوٹس ۹، ۲۸-۸۹ کا اتباع کیا ہے اس کا بوسولٹ ۲، ۱۹۷-۲۱۴- مقابلہ کیا جائے۔ مقامات کے لئے فیشر "یونان کی یاد اور اس کے اثرات" ص ۳۳۵ وغیرہ کا مطالعہ کیا جائے۔ جس "جزیرے" کا ہیروڈوٹس ۹، ۵۱ میں ذکر کرتا ہے اس کا مطلب پتہ نہیں چلتا۔ ایٹھ فر سے تھیں کوٹرک جاتی سے وہ دتہ درکوس ثلاثہ "یا" درکوس السلوط "میں ہو کر گذرتی ہے جسے اب دتہ گیسٹو کا سترد کہتے ہیں۔ دیکھو بیڈ کر "یونان" - طبع دوم ص ۱۷۷ + بعض کا خیال ہے کہ ہیروڈوٹس (۹، ۵۲، ۵۴، ۵۹) لاکے دیونیوں اور دیگر یونانیوں کے ساتھ بہت سختی کا برتاؤ کرتا ہے اور بوسولٹ (۲، ۲۰۳) کہتا ہے کہ وہ (باب ۴۰ میں) تھزیوں کے ساتھ بھی سختی کے ساتھ پیش آتا ہے لیکن یہ مسئلہ نہایت دقیق ہے کہ یہ لوگ انصاف پر مبنی ہے یا نہیں۔ دیکھاؤ اور دیلریوک ص ۱۷۷ دونوں پئوسا یاس کی سپہ سالاری اور فن حرب میں مہارت کی تعریف کرتے ہیں اور دیلریوک ہیروڈوٹس کے بیان کو باور کرنے میں مشکلات بتاتا ہے اور جمیع جلی (مصلو کو مد نظر رکھ کر فوجی نقل و حرکت کی تفصیل بیاں کرتا ہے۔ وہ خصوصاً ص ۱۷۵ میں) یہ فرض کر لیتا ہے کہ ہرنوش اور پئوسا نیاس سے دفاعی تدابیر اختیار کر کے اچھی مہارت حربی کا ثبوت دیا۔ مگر مفصلہ ذیل نکات بھی طولا رکھنے چاہئیں :-

ماراتھون پلاٹیہ اور زامائہ مالد میں سکندر اعظم کی مہمات میں دراصل جن امور کا مقابلہ تھا اس میں ایک طرف تو مہارت فن حرب، تادیب اور لوازمات جنگی اور دوسری جانب قوت حیوانی اور

باب

آرکیڈی اور فومینوس سے چار سو تیسے نائے اور ترنز سے ایک ہزار فلیئوس سے تین ہزار مسکیوں سے آٹھ سو اسی دوس سے ایک ہزار تروئے زین سے تین سو ہر میونے سے ۶۰۰ ایرنیر سے ۴۰۰ خالکدیس سے ۵۰۰ ہامبرسیہ سے ۸۰۰ لیوکاس اور اناکتور کیوم سے ۵۰۰ آئی گینا سے تین ہزار میگارا سے ۶۰۰ پلاٹیب سے ۲۰۰ پالے اور گینالے نیا سے اور ۸۰۰۰ اتھنزری فہری اس لشکر میں شامل تھے جن میں سے اتھنزری ارسطیدس کی ماتحتی میں مغربی بازو پر ستادہ تھے۔ اس لشکر میں ایک ہزار آٹھ سو غیر مسلح باشندگان تھیبیا سے اور ۱۰۸۲۰ مسلح جنگ جوتھے جن میں سے ۳۸۰۰ ہوپ لیت اور ۶۹۵۰۰ ہلکے ہتھیاروں والے سپاہی تھے۔ ہیرودوٹس کا بیان ہے کہ مہر فوش کی فوج میں پچاس ہزار یونانی اور تین لاکھ غیر یونانی تھے اور دونوں فوجیں اس انداز سے پڑی ہوئی تھیں کہ ایرانی لگد مونیوں کے مقابل اور یونانی (جوابی) ایرانی

بقصد حاشیہ صفحہ ۶۴۷ - تالاقی یہ سالار تھے؛ گویا ایک مہذب قوم کا نیم دشمنوں سے مقابلہ تھا۔ ویلبروک صحیح کہتا ہے کہ ایرانی تیر اندازوں اور سواروں پر انحصار کرتے تھے، درغالبیکہ یونانیوں کی فوج کا بیشتر حصہ بھاری ہتھیار بند پیدل سپاہ مشتمل تھا۔ دراصل یہ بھی اس کا راز ہے کہ پلاٹیب کی لڑائی کا کوئی معتد بہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ یہاں ایرانی اتنے آگے بڑھ آتے ہیں کہ دشمن تک ان کے تیر پہنچ سکیں اور اس کے بعد رک کر جند تھیں کھود لیتے ہیں یہاں تک کہ دشمن ان چرسد کر کے انھیں تہ تیغ کر دیتا ہے۔ حملے کے ابتدائی میں ایرانی سواروں کو کم از کم اسپارٹی عقب پر ٹوٹ بیڑنا چاہئے تھا، لیکن ان سے یہ بھی نہ ہو سکا۔ اصل یہ ہے کہ ایرانی صرف کسی جھوٹے موٹے دستے پر اپنے تیروں کے پوچھار کے ذریعے سے خوف جاری کر سکتے تھے لیکن جب تک تجربہ نہ ہو جائے اس وقت تک کوئی شخص بھی اس کی رزم سے واقف نہ تھا اور ہم یونانیوں کی تعریف کے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انھوں نے اپنے دشمن کی پرواہ تک نہ کی جس سے وہ مطلق واقف نہ تھے اور جس کی قوت و جدوت زبان زد عام تھی۔ ایرانیوں سے ڈرنے کے بجائے یونانیوں نے اس کی کمزوریوں کا اچھی طرح سے اندازہ کر لیا اور آخر کار اتھنزریوں نے تو مارا تھون کے میدان میں ہبات سرعت سے حملہ کر کے اور اسکاڑاے پلاٹیب پر باطمینان تمام مدعت کر کے انھیں نیچا دکھایا۔

فوج میں تھے (مثلاً ہیوتی، لوکرسی، ماسی، تھالوی اور فوکسی) ایٹنز یون کے سامنے تھے۔
 غرض یہ کہ فریقین نے شگون لئے اور دونوں کو یہ صلاح دی گئی کہ باہم
 دفاعی تدابیر ہی بہتر ہیں اس لئے حملے کے لئے دونوں نیک ساعت کے منتظر رہے۔ علاوہ
 مہرنوش کے جو کیتھیریون کی طرف چھاپہ مار کر ایک یونانی بدرقہ کا سردار ہوا دونوں
 میں سے کسی نے بھی نقل و حرکت نہیں کی اور دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل
 متواتر دوسرے دوسرے پر ہی رہیں۔ گیارھویں دن اڑتا بازو کی رائے کے خلاف
 مہرنوش نے جنگ آزمائی کا تہیہ کر لیا۔ رات آنے پر سکندر شاہ مقدونیہ نے (جو ایرانی
 لشکر میں وہی چالیں چلنے میں استاد تھا جو شطرنج کھیلے یونانی لشکر میں چلا کرتا تھا) ایٹنز
 کو آئندہ واقعات کی اطلاع دیدی اور ایٹنز یون کے تمام یونانی لشکر میں مشہور کر دیا کہ ایرانی
 حملہ ہونے والا ہے۔ جب پٹوسانیاں کو اس کا علم ہوا تو اس نے حکم دیا کہ ایٹنز ہی اور
 اسپارٹی اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے سے تبدیل کر لیں تاکہ وہ یونانی جو ایرانی طریق
 جنگ سے واقف ہوں وہ ایرانیوں کے ہی مقابل آجائیں۔ جب مہرنوش کو
 اس کا علم ہوا تو اس نے بھی اسی اصول کے مطابق اپنی فوج کو حرکت کرنے کا حکم
 دیا جس پر پٹوسانیاں نے پھر ایٹنز یون اور اسپارٹیوں کی جگہ تبدیل کر دی۔
 اس کی خبر پانے پر مہرنوش نے اپنا پچھلا حکم منسوخ کر کے دستوں کو پھر از سر نو
 اپنی اپنی اصل جگہ پہنچا دیا۔ اب مہرنوش نے ایک نقیب کو حکم دیا کہ وہ اسپارٹیوں کو روک
 کے لئے لٹکارے، مگر اس لٹکار کا کسی فرد نے جواب نہیں دیا ایرانیوں نے
 گارگانہ کے چشموں کو بھرت ڈال کر بھر دیا تھا اس لئے یونانیوں کو پانی کی کمی محسوس
 ہونے لگی اور انھوں نے از سر نو اپنا مقام بدلنے کا ارادہ کر کے یہ چاہا کہ ایک مقام
 پر جسے ”جزیرہ“ کہتے تھے اور جو شہر پلاٹیا کے کوستانی دروں کے قریب تھا
 چلے جائیں لیکن لشکر کے قلب نے جس میں سپاہیوں کے چھوٹے چھوٹے دستے شامل تھے
 یہ حرکت اتنی بری طرح کی کہ ابتدائی خیال کے برعکس فوج جنوب و مغرب کی طرف
 ڈرازیادہ ہٹ گئی۔ یہ دیکھ کر پٹوسانیاں اپنے اسپارٹی سپاہیوں کو لے کر ادھنی کی
 طرف چلا کر وہ بھی جتنا تیز جانا چاہتا تھا اتنا تیز نہ چل سکا۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ
 اسپارٹی امور مہارے ٹوس نے جو ایک فوجی قسمت کا کماندار تھا دشمن کے

باب

روبرو پہنچے ہٹنے کو سخت توہین آمیز خیال کیا اور عرصہ دراز تک تعمیل حکم سے قلعی انکار کرتا رہا۔ مگر آخر کار اسے بھی اپنے سپاہیوں کو ساتھ لے کر جانا پڑا۔ اب ایٹھریوں نے بھی اسپارٹیوں کے قریب جانے کی خواہش کی تاکہ پوسانیاس کی خواہش کے مطابق وہ اس جوف کو بھر دیں جو قلب کی غلط حرکت کی وجہ سے ہو گیا تھا؛ لیکن انھیں اسپارٹی فوج آخر تک نہ ملی اور آخر الامر وہ میدان ہی میں رہ گئے۔ جب مہر نوش کو اس کا علم ہوا کہ اسپارٹی اپنے قدیم مقام پر موجود نہیں تو وہ ان کے تعاقب میں نکل کھڑا ہوا۔ پوسانیاس نے ایٹھریوں سے کہلوا بھیجا کہ انھیں سپاہیوں کی مدد کے لئے فوراً پہنچنا چاہئے مگر ان کے آنے سے پیشتر ہی لڑائی شروع ہو گئی تھی۔ ہوا یہ تھا کہ ایرانیوں نے اسپارٹیوں پر حملہ کر دیا تھا اور چونکہ فلیگون ناموافق تھے اس لئے نہایت استقلال کے ساتھ بغیر کسی قسم کا جواب دئے ہوئے وہ بہت دیر تک دشمن کے تیروں کی پوچھا کر برداشت کرتے رہے اور جب انھوں نے ایرانیوں پر ہلہ کیا تو ایرانی اپنی ڈھالیں ایک دوسرے کے برابر برابر رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت ایرانیوں کی حالت نہایت قابل رحم تھی، اس لئے کہ ایک طرف تو ان کے ہتھیار ناقص تھے اور دوسری جانب انھیں ایک بہادر مسلح اور بھرتیلے دشمن کا مقابلہ کرنا پڑ رہا تھا۔ آخر کار ایرانیوں کو شکست ہوئی اور خود مہر نوش بھی میدان کارزار میں کام آیا۔ بعض ایرانی تو وقتی طور پر ایک چوٹی استحکام کے پیچھے جو ایک ٹیلے پر بنا ہوا تھا چلے گئے، باقی ٹھہر بھاگ گئے۔ اڑنا باز وہ بہت سے سپاہیوں کو ساتھ لے کر اصل تہ براہ راست فوکس گیا اور وہاں سے بہ سرعت تمام ایشیا کا رخ کیا۔ یہ سب تو اسپارٹی محاذ میں ہو رہا تھا؛ اور ہراران کے یونانی جلیظوں کو بھی ایٹھری کے ہاتھوں شکست ملی ہی تھی۔ چونکہ کورنٹھی میگادری اور فلیوسی غلطی سے جنوب کی طرف ذرا زیادہ ٹرھ کر پلاٹیر کے قریب ہلایوم تک پہنچ گئے تھے اس لئے ایرانیوں پر جو فتح ہوئی اس میں حسبِ خواہ حصہ نہیں لے سکے، بلکہ بعض ایرانی دستوں نے انھیں پیچھے بھی ہٹا دیا۔ ایرانی اس وقت تک برابر چوٹی استحکام میں چھپے ہوئے تھے اور چونکہ بغیر محاصرے کے ان کی تحریک ناممکن تھی اور ایٹھری ہی اس فن میں ماہر تھے اس لئے پہلے ایٹھریوں نے اپنا مقصد کام ختم کیا اس کے بعد از سر نو جاں فروشی کے لئے تیار ہو کر استحکام پر قبضہ

کر لیتا۔ ہیرودوٹس کا بیان ہے کہ اُن ۲۶۰۰۰۰ ایرانیوں میں سے جنھوں نے اس لڑائی میں حصہ لیا تھا تین ہزار بھی باقی نہیں بچے؛ ان کے برعکس اُن یونانیوں میں سے جن کے سرخی کا سہرا تھا صرف ۱۹ سپاہی، ۱۲ گھیاٹی، اور ۵۲ اتھنزئی کام آئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ نویس نے صرف ہوپ لیتوں کا ہی شمار کیا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ قدم زمانے میں فاتح اور مغلوب کے نقصانات میں عظیم افسان تفاوت ہوتا تھا اور جس طرح الیاڈ کے دور میں دشمن کے سپاہی زندہ گرفتار نہ کئے جاتے تھے اسی طرح اب بھی نہیں قاعدہ جاری تھا؛ اور یہ بھی عیاں ہے کہ فن حرب میں یونانیوں کو ایرانیوں سے زیادہ مہارت حاصل ہو گئی۔ یونانیوں کے ہاتھ لاتعداد مال غنیمت لگا؛ ایٹائی رواج کے مطابق ایرانیوں کی جنگ آزمائی کا واحد مقصد یہ تھا کہ انھیں مال غنیمت ملے؛ ساتھ ہی وہ جنگ میں بھی عیش و عشرت اور ترک و احتشام کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے جیسا یہ جو کچھ زردیوہاہر ایرانی لشکر گاہ میں تھا وہ سب فاتحوں کو مل گیا۔ اس میں سے یونانیوں نے اس کا ایک حصہ دیوتاؤں اور سپہ سالار پگوسانیاں کے لئے وقف کر دیا؛ باقی میں سے جو کچھ انفرادی جمل و فرب کی زد سے بچا اُسے آپس میں تقسیم کر لیا۔ مثلاً آئی گینا والوں کو تجارت میں مہارت تامہ حاصل تھی؛ ان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انھوں نے ہیلونوں سے جوا لقمہ کھانے کو ایک جا کر رہے تھے سونے کی ایک بہت بڑی مقدار خفیہ طور پر تانبے کے داموں

۱۰ اتھنزوں نے آخاس من میں کیسے مہارت حاصل کی؟ ہیرودوٹس کے حواشی میں نشان دہا کرتا ہے کہ چونکہ لگد مونیوں کے پاس کوئی قلعہ نہ تھا اس لئے مامورہ کرنے کے فن سے وہ بالکل نا ملد تھے۔ مگر دیگر حلیفوں کے ممالک میں تو قلعے بھی تھے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اتھنزوں نے اس خاص فن میں ایسے مواقع پر مہارت پیدا کی ہوگی جن کا ہمیں پتہ بھی نہیں۔

حقیقت امر یہ ہے کہ عروج اتھنز کے ارتقا کے متعلق ہمیں بہت ہی کم معلومات حاصل ہیں اور جنگ آزادی کے واقعات نے تمام واقعات پیشین کو بالکل تاریک کر دیا ہے۔ ۱۲۔

۱۱ ہیرودوٹس ۱۰۴ بڑھ مارک: ”ارسطیڈس“ (۱۹) کے نزدیک ۱۳۶۰ یونانی لام آئے جس کے متعلق بوسولٹ کہتا ہے کہ یہ اطلاع کلی دیوس سے اخذ کی گئی ہے ۱۲۔

21

خرید لی یہ یونانیوں نے ایک طلائی تپائی جو ایک ایسے فلیپائے پر نصب تھی جس کے
باروں طرف تیس تانبے کے سانپ لیٹے ہوئے نظر آتے تھے ویلفی روان کی مجلس فلیپائے
کو قسط طین اپنے آباد کردہ ”روماے جدید“ میں لے آیا اور وہ آج تک
واراٹخلاف عثمانیہ فیصلت میدان“ میں نصب ہے اور اس وقت بھی اس پر ان یونانی بلاوا
کے نام کندہ ہیں جنہوں نے اسے ویلفی کے دیوتا کی نذر کیا تھا۔ اس پر عجیبو سیانیس نے
اپنا نام بھی کندہ کرایا تھا لیکن بعد میں اسپارٹیوں نے اسے مٹوا دیا۔ اس جنگ کی
یادگار کے طور پر عجیبو سیانیس نے پلاٹیم میں ایک نئے میلے کی بنیاد ڈالی جس کا نام اس نے
ایلیوٹھمے زیا رکھا اور معلوم ہوتا ہے کہ اس میلے کی وجہ سے پلاٹیم کی بھی اوسپیا کی طرح
ایک غیر جانبدارانہ حیثیت ہو گئی۔ ستر ہجرت زائدہ دراز تک یونانی جیوش کا مقابلہ کرتا رہا

۱۵۔ لاپرواہی اپنے مضمون "خنگ یلائیہ کے بعد کے واقعات" ("مطالعہ تواریخ" - ایجنٹر ۱۹۵۸ء) میں آئی گیوں کو اس آرام سے بری کرتا ہے ۱۲ +
۱۶۔ پڑھاؤں کے لئے جو سوٹ ۲۱۰، ۲ (دیکھنا چاہئے
۱۷۔ "آزادی" +

نٹھ پلوٹارک، ”اسطیدش ۲۱ + جنگ ییلو یونیز کی ابتدا میں پلاٹیم والوں نے اس غیر معمولی ماہیت کا حوالہ دیا جو انھیں واقعات زیر بحث کی وجہ سے حاصل ہو گئی تھی (دوسری دیدش ۱۲، ۱۳، ۱۴ + ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵

باب

مگر آخر کار اسے بھی ہتھیار ڈال دینے پڑے، اور علاوہ ۶۰ تا گینوس کے (جو فرار ہو گیا) باقی تمام رہبروں کو کورنتھ میں نہ تیغ کر دیا گیا۔

قدیم راویوں اور افسانہ نویسوں کو اس بات سے بہت مسرت ہوتی ہے کہ فلاں فلاں واقعات بہ یک دقت پیش آئے، اور بیان کیا جاتا ہے کہ جس روز نہ کنسر کے لشکر کا پلاٹیمہ کے میدان کارزار میں خاتمہ ہوا اسی روز ایشیائے کوچک کے ساحل پر عظیم الشان ایرانی بیڑے کا بھی کام تمام ہو گیا۔ ہیں اس کا علم ہے کہ لیونی کدیس کی ناکھنی میں یونانی بیڑا دیوس میں اور ایرانی ساموس میں تھا اور ان دونوں کے قریب ہی ایک ایرانی فوج راس میکائے پر بڑی تھی جس کی تعداد ساٹھ ہزار بیان کی جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ ایتھنز صرف یہ چاہتے تھے کہ ان کے عزیز شہر کو مہر و نوش کی طرف سے جو خطرہ ہے وہ باقی نہ رہے اور ان کی یہ خواہش ہرگز نہ تھی کہ مہر و نوش کی شکست دینے سے پیشتر وہ ایرانی بیڑے پر حملہ آدرہوں و درندہ ان کا خیال تھا کہ اگر ایرانی بیڑے کا خطرہ باقی نہ رہا تو چونکہ بری فوج کی پہلو بونیزیوں کو زیادہ پڑا نہ تھی اس لئے اسپارٹا خاکنائے سے بڑھ کر ایرانی سپاہ پر حملہ کرنے میں لیت و نعل کوس گئے باور یہ ظاہر ہے کہ بحری معاملات میں ایتھنز کی خواہشات اور ان کی رائے ہی دوزنی سمجھی جاتی تھیں۔ اسی اثنا میں ساموسیوں نے اپنے سفیر یونانیوں کے پاس ان کی مدد چاہنے کے لئے روانہ کئے جس کے جواب میں لیونی کدیس بیڑے کے کر مشرق کی طرف چلے یا اور یہ سن کر ایرانی فوراً ساموس چھوڑ کر راس میکائے چلے گئے جہاں انھوں نے خندقیں بنالیں۔ اب یونانیوں نے ان کا تعاقب کیا اور انھیں شکست دے کر خندقوں پر قابض ہو گئے اور ایرانی جہازوں کو آگ لگا دی۔ اس معرکے میں ایتھنز یوں نے مخصوص طور پر کاروائے نمایاں انجام دیئے + ساموس کا مقصد تو حاصل ہو گیا تھا۔ ادرب اسے اور غیوس

اللہ غالباً میکائے کی لڑائی جنگ پلاٹیمہ کے چند روز بعد ہوئی ہوگی۔ بوسولٹ

۲۱۴، ۲

اللہ مقابلہ کیا جائے بج. Rh Mus ۲۵۸، ۲۷ دھیرہ۔ بوسولٹ ۱۹۰، ۲

لبسوس اور بعض چھوٹے چھوٹے جزیروں کو مخالفے میں شامل کر لیا گیا اس کے علاوہ باث جو یونانی بلاد ایشیائی ساحل پر تھے وہ بھی لیگ میں شامل ہونا چاہتے تھے، لیکن اکثر یونانی ان سے بے تعلق ہی رہنا مناسب سمجھتے تھے اس لئے کہ انھیں ہمیشہ ایرانیوں کی طرف سے خطرہ لگا رہتا تھا۔ اسپارٹیوں کی یہ رائے تھی کہ ایشیائے کوچک اور جزائر کے ایونائیوں کی فوجی سہی کو محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ انھیں نقل مکان کرنے کی صلاح دی جائے اور جن شہروں کے باشندے پھیلی جنگ میں ایرانیوں سے مل گئے تھے انھیں نکال کر ان کی جگہ انھیں آباد کر دیا جائے؛ لیکن ایتھنز نے اس تحریک کی مخالفت کی اور آخر الامراس کا نفاذ نہیں کیا گیا۔ ایتھنز نے اپنے آپ کو اپنے ایونائی ہم نسلوں کے قدرتی محافظ تصور کرتے تھے اور یہی ان کے افعال سے ظاہر ہوتا تھا؛ لیکن اس معاملے میں ایونائیوں کا ساتھ دیکر انھوں نے اپنے جانی دشمن یعنی تھزیوں کو بجا لیا، ہم عنقریب ایک اور بحث کے سلسلے میں بیان کریں گے کہ اسپارٹیوں نے پھر ایک مرتبہ دشمنان ملک یونانیوں کو سزا دینی چاہی مگر پھر ایتھنز نے سدرہ ہوسے اس کے بعد اسپارٹیوں سے ان معاملات میں مداخلت کرنا چھوڑ دیا اور تھزیوں کے گہرے دوست بن گئے +

ان واقعات کے بعد ہلیوپونیزی تو بقیادت لیونی کیس اپنے وطن واپس چلے گئے لیکن ایتھنز یوں نے اپنی توجہ میلیسیہ کی طرف مبذول کی انھوں نے یونانیوں اور میلیسیائیوں کے ساتھ مل کر زانتھی یوس کی یادت میں ایرانیوں کے خلاف جنگ جاری رکھی اور آگے بڑھ کر سستوس پر قبضہ کر لیا۔ اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد ہیروڈوٹس اپنی غیر نافی تصنیف ختم کر دیتا ہے ۱۰۶ +

۱۰۶ + ہیروڈوٹس ۹

۱۱۴ + ہیروڈوٹس ۹ - طبعی دیدش ۸۹۱ + سستوس کی تخریب موسم بہار ۴۸۰ ق م میں عمل میں آئی۔ ملاحظہ کیا جائے ہوسٹ ۳۲۱۶ + جنگ ایران کا بیان ختم کرنے سے وقت ہم چاہتے ہیں کہ ایک مرتبہ پھر بتا دیں کہ اگر بالفرض ان روایات سے جو ریل در غلام تھیں اور جنھیں ہیروڈوٹس نے نقل کیا ہے یہ ناسات نہ بھی ہو کہ یونانیوں سے ایرانی تعداد میں بدجہان زیادہ

ب

نوٹ باب

۱۱۳۱ ق م کے لئے مخصوص سند ہیرودوٹس ۱۱۳۱ اور ۱۱۳۰ ق م کے مقابلے میں نہ تو دیو دوروس ۱۱۳۰-۱۱۳۱ اور نہ پلو مارک کی سوانح عمری ارسطیدس کی کچھ اہمیت ہے اس لئے کہ دیو دوروس نے تو ایفروس کی نقل کی ہے اور ایفروس نے صرف یہ کیا ہے کہ ہیرودوٹس کا بیان اپنے سامنے رکھ کر اس میں لغاطی اور لسانی کا عنصر اضافہ کر دیا۔ ملاحظہ کیا جاتے ہاؤر: جریدہ سانیات قدیمہ "قمرہ منہ" ۳۲۰+ ہم نے گئے چل کر باب ۷ میں پلو مارک کی سوانح عمری ارسطیدس کی تنقید کی ہے۔ پلو مارک نے جنگ یلائز کا جو حال لکھا ہے اس کے خاص واقعات جنگ کے لئے بہت کم قیمت میں اور اس سے صرف ہوتی نقطہ نظر اور مقامی تاریخ معلوم ہو جاتی ہے + ہوسانیاس چڑھاوے کے مضمون پر کچھ روشنی ڈالتا ہے + رول نے "نوشتہ نامے یونان قدیمہ" ۷۱۱ میں قسطنطنیہ کے ارد با دارمنیا کے کاتب نقل کیا ہے اور اس کی تصحیح نابریکیوس نے "جریدہ انجمن آثار قدیمہ" ۱۶۵۱+ وغیرہ میں کی ہے۔ ڈیلمبروک (۱۶۳۳-۱۶۴۳) یہ فرض کر لیتا ہے کہ یونانی فوج میں ۳۵۰۰ ہزار تک جنگجو تھے اور ہیرودوٹس کی خاموشی کو بطور دس کے پیش کرتا ہے، اسی لئے وہ قاطع و ناظم نہیں، مگر اس جگہ پر تفصیلی بحث نہیں کی جاسکتی +

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۵۴- (جس پر دیلمبروک خاص طور پر زور دیتا ہے) پھر بھی اس واقعے سے کہ ایرانی فوج ایک قومی جمیعت تھی جس میں اجیر سپاہی نہ تھے، یہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اگر شہنشاہ ایران جیسے حکمران نے اپنی فوج میں اجیر سپاہیوں کو بھرتی نہیں کیا تھا تو وہ محض تعداد پر انحصار کرنے پر مجبور ہو گیا ہوگا + یہ مسئلہ کہ فوج میں پانچ لاکھ سپاہی تھے یا اس لاکھ محض غلبہ شہادت سے طے ہو سکتا ہے + اسی زمانے میں قرطاجی سسلی کے یونانیوں پر حملہ آور ہوئے لیکن ان کی فوج میں اجیر سپاہی تھے اور وہ ایرانی فوج سے بالکل مختلف تھے۔ اس دور میں جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں اور زمانہ ابعد میں یونان کے لشکر ہوتے تھے: (۱) غیر مرتب اور غیر منظم قومی لشکر (ایران) - (۲) ماتریت و قواعداں قومی لشکر (یونان) - (۳) اجیر سپاہیوں کا لشکر (قرطاج)۔

باب

تقدیر شدہ تھی۔ یہ یونان میں ہی فوجی لشکر کے تحت کے طور پر یہ سپاہ ہر سال کام لیا جاتا تھا) + لکس یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ زکرسٹرنے اس نڈی دل سے آفریقا کام لیا؟ نمبر کوئی میں بہترین ایرانی فوج یعنی مدوی اؤکیانی دستے (جن کا ہیرڈووش ۶۱۷ء میں سب سے پہلے بیان ہے) ابتدا میں میدان جنگ کو روانہ کروٹے گئے اور ان کے بعد ایرانیوں اور قتلوں حادثاتی کو بھیجا گیا ماس یہ معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ خوش پوش اور عائشی قبائل بے کاز تابت ہوئے اور قریب تھا کہ زکرسٹرن کی فوج کا بالکل ہی قطع و قمع ہو جاتے لطف یہ ہے کہ اسے ہزاروں کی تعداد میں جو فوج یورپ سے ملی اس کا کہیں ذکر ہی نہیں اور لاکھوں سپاہیوں نے جنگ میں کئی قسم کا حصہ نہیں لیا + تاریخی مفاد کو مد نظر رکھ کر ہم معقولہ ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں :- جو جی نقطہ نظر سے اس نڈی دل سے جو روایت کے بموجب زکرسٹرن کے ساتھ یورپ گیا تھا بالکل کیونچھی نہیں کیا۔ جو تعداد میان کی طاقی ہے نہ تو اس کی کوئی سند ہے اور نہ وہ قرین قیاس ہی ہے، لیکن جدید خاص امور میں اس کی بنا پر ہم مجبور ہوتے ہیں کہ دیٹر یوک کی طرح (صفحہ ۱۳۷) جو حد وایتی تعداد میں زیادہ قطع و برید کر کے ہیرڈووش (۱۱۳۷ء) کا بیان ہے کہ ہیرڈووش نے ایرانی لشکر میں سے صرف مدویوں مشکوں اختیار دیوں اکثر مہندستان یوں اور بعض دیگر اقوام کے سپاہیوں کو اپنے ساتھ رکھے کے لئے منتخب کیا، تو کیا یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ وہاں اقوام کے صرف جدیدی افراد ہوں گے؟ اس کے علاوہ یہ واقعہ ہے کہ زکرسٹرن برابر پھر موہلی تک ٹرھا جلا گیا اور اس کا کسی نے مقابلہ نہیں کیا تو یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ اس کی فوج لھیا مرغوب ک ہوگی آخری مات یہ ہے کہ صفحہ ۱۳۷ پر دیٹر یوک نے جو اتنا دل کیا ہے وہ حلسائی طریق جنگ پر صادق آتا ہے، مگر ہم جانتے ہیں کہ مہترقی اقوام کے عام خیال کے بموجب زکرسٹرن اس ریچھو تھا کہ کھس کثرت تعداد سے اپنے مقاصد پورے کرے۔ دیٹر یوک تفصیل کی تنقید کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایرانیوں کی تعداد کبھی اتنی زیادہ نہیں ہو سکتی جتنی میان کی جاتی ہے درودہ کسی حالت میں اس قدر جلد اتنا فاصلہ نہیں طے کر سکتے تھے جو ہیرڈووش ان کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اسی باریڈیٹر یوک کے قیاس کے مطابق زکرسٹرن نے اسکیتوں کے خلاف جو ہم سر کی تھی اس میں اس کے ساتھ صرف پانچ ہزار لھوس تھے وہ کہتا ہے کہ یہ ایک ہیچے کے وقت زیادہ تعداد سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ بہر حال یہ سب تفصیلات افسانہ آفریں اور ان کی مدد دیکر روایت کی تنقید نہیں کی جاسکتی۔ سرگزندی کی فوج کی تعداد میں بلاشبہ ہائفا تیزی برتی گئی اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارا شک و شبہ درست ہے اور ہمیں اس تعداد کا جو ہم تک پہنچے ہیں یقین نہیں کرنا چاہئے مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ ایرانی تو زیادہ تعداد میں ایسے گھروں سے نکلے جو ہیرڈووش اور زکرسٹرن دہے زیادہ تعداد میں آہی نہیں کر سکتے تھے +

باب سسلی اور قرطاجنہ

جب زرگرسز نے یونانیوں پر مشرق میں حملہ کیا ہے اُس وقت یا تقریباً اُسی
 زمانے میں سسلی کے یونانیوں پر قرطاجنی حملہ آور ہوئے، اور مشرق کی طرح مغرب میں بھی
 مشرقی اقوام کے حملے کو سہا کر دیا گیا۔ لیکن ان واقعات کو اجمعی طرح سمجھنے کیلئے
 اس کی ضرورت ہے کہ ہم تاریخ سسلی کا پہلے سے مطالعہ کریں:

مشرق م کے قریب سوانے بلدیہ سرقرسہ کے باقی اہم ترین شہروں
 پر خود سر حکمرانوں کا تسلط ہو گیا تھا، اور سرقرسہ کی قسمت میں بھی آخر کار اسی قسم
 کا انقلاب لکھا تھا۔ یہ امر قابل غور ہے کہ خاص ارض یونان میں خود سری کبھی کی
 منقود ہوتی تھی مگر سسلی میں ایک آزاد شہر بھی باقی نہ رہا تھا۔ یہ دراصل سسلی کے بلاد کی
 مخصوص ترکیب کا نتیجہ تھا، یعنی ایک طرف تو انکی آبادی مخلوط تھی اور اسیں مختلف نسل
 یونانی اور رومی باشندے شامل تھے، دوسری جانب قدیم یونانی بلاد کو روایات کا
 پاس و لحاظ کرنا پڑتا تھا، مگر سسلی کے شہر حدید تھے اور انھوں نے صرف

مصلحت وقت کی پابندی کر کے اپنے دستور مرتب کئے تھے۔ اسی لئے جزیرے
 میں غیر یونانی عنصر کی زیادتی کی وجہ سے بیس مرتبہ ایک قابل شخص حکمران کا وجود مفید
 ثابت ہوتا تھا۔ یہ شخص م میں کلیاندر وں گیلہ کے تحت پر ٹھہرا مگر اُسے لوگوں نے
 شہنشاہی م میں قتل کر دیا، اور اُس کے بعد اُس کا بھائی بقرا گڈی تین ہوا۔ بقرا ط
 میں مشکل اور فحش امور کو سر کرنے کی صلاحیت تھی، چنانچہ اُس نے اپنی حکومت کے
 حدود شمال اور شمال و مشرق کی طرف وسیع کر کے کالی بوس، ناکسوس، لیون فیانی
 اور خاص ذرا سکے تک (جو آٹھائے کی گویا کبھی تھی) سر کر لیا۔ ذرا سکے
 میں اُس نے ایک شخص سسی سکی مقدس کو اپنا قائم مقام مقرر کیا جس نے لفظ کی

نائب

ساراجی کے بعد ایونیاہیوں کو سسلی کے شمالی ساحل کے مقام کالے اگتے پر ایک نوآبادی قائم کرنے کی دعوت دی۔ اس دعوت کو ساموس اور ملطہ کے بعض باشندوں نے قبول کر لیا مگر یہاں آنے کے بعد رسیلیکیم کے خود سراناکسی لاس کے کہنے سے وہ اپنے خن کے خلاف ہو گئے۔ اُس نے انہیں یہ رائے دی کہ وہ کالے اگتے کے ساتھ خاص شہر ذاسکلے پر بھی قابض ہو جائیں اور جب سسلی تھیں کہیں غیر حاضر تھا تو وہ ذاسکلے پر حیرت آئے اور قبضہ کر لیا۔ اب سسلی تھیں اپنے آقا بقراط سے مدد کا طالب ہوا، مگر مدد دینے کی بجائے موخر الذکر نے ذاسکلے ساموسیوں کے ہاتھ فروخت کر کے خدات ماضیہ کے گویا معاوضے کے طور پر سسلی تھیں کو زنداں میں ڈال دیا، مگر وہ بہت جلد قید سے نکل کر درپوش کے پاس بھاگ گیا۔ اب اناکسی لاس نے ایک جال چل کر ذاسکلے پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد شہر کا نام سینے پر لگیا جو رفتہ رفتہ مسانا ہو گیا۔ یہ اسی طے کی مثال ہے کہ اُس زمانے میں جو شخص نتائج سے خائف رہتا تھا اسے اُسی شخص کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑتا تھا جو بالکل بلا غل و غش کام کر سکتا تھا۔ اناکسی لاس نے جو آبنائے کی دونوں اطراف کی اراضی پر قابض تھا، اسی اس حیثیت سے ایک مفید کام نکالا، یعنی سسلی لایوم پر ایک فوجی سرگاہ تعمیر کیا اور وہاں سے ایٹوریاں کو آبنائے میں گر رہے سے روکنا رہا، جس کی وجہ سے جنوبی ممالک اُن کی ترقی سے نسبتاً محفوظ ہو گئے۔

بقراط اپنے بہت سے مقاصد میں کامیاب ہو گیا تھا مگر ایک مقصد میں جسے وہ سب سے زیادہ مفید سمجھتا تھا وہ ناکام رہا، اور وہ مقصد سر قوسہ کی فتح تھی۔ اُس نے سر قوسہ کو دریائے ہیلوروس کے کنارے شکست بھی دیدی مگر کوئی فتح اور کور کا اثر کی مداخلت کی وجہ سے وہ تہر پر قبضہ نہ کر سکا اور اُسے صرف کامارینا کے قبضے پر (جو سر قوسہ کی ایک نوآبادی تھی) قناعت کرنی پڑی۔ بالآخر جب و سقالی تہر ہیلو کے خلاف جنگ میں مارا گیا تو اُس کی جگہ اُس کا بہترین سپہ سالار سیلون گیلیا کی مسند خود سری پر بیٹھا اور یہ اپنی ترکیبوں سے بلا کسی قسم کے کشت و خون کے سر قوسہ پر قابض ہو گیا۔ ہوا یہ کہ اس شہر میں

امرا اور طبقہ ادنیٰ کے درمیان مچھکڑے اور منگالتے پیدا ہو گئے تھے اور سوخوالہ کے
نے امرا کو شہر سے نکال دیا تھا، اس پر امرا کی درخواست پر گیلون نے سترقوسہ
کے معاملات میں مداخلت کی اور اُس نے ترکیب چل کر نہ صرف امرا کو شہر میں
داخل کر دیا بلکہ خود بھی اُس کے ساتھ سترقوسہ جا کر شہر قیام میں وہاں کا
خود سربراہ بن بیٹھا۔

اب گیلون نے سترقوسہ کو ایک ایسی سلطنت کا پایہ تحت مایہ جیسے
گیلا اور کاریا کے علاوہ سترقوسہ کے نہائی حصہ یعنی یوبیہ اور میگرا کے سے
مقامات بھی شامل تھے، اور (اسی کے ساتھ) جریرے کا جنوبی و مشرقی تہل بھی
وابستہ تھا۔ ایسے جدید پایہ تحت کی آبادی بڑھانے کے لئے اس نے
گیلا کے نصف باتندے، کاریا کے جملہ باتندے اور یوبیہ اور میگرا
کے امرا کو ترک وطن کر کے سترقوسہ میں آباد ہونے کا حکم دیا اور سوخوالہ کے دونوں
مقامات کے ادنیٰ درجے کے باتندوں کو تحاس میں فروخت کر دیا لطف
یہ ہے کہ خود سروں میں گیلون سب سے نیک طبیعت کا شمار کیا جاتا تھا
یہاں تک کہ کائنات کے "خود سر" کے اُسے نصیب شاہ "کہہ کر پکارتے تھے۔ اور
تبعاً ہے کہ ایسے شخص نے شہروں اور اسالوں کے ساتھ اس درجہ ہمت
برتاؤ جائز رکھا "بہر حال سترقوسہ پہلے سے بہت وسیع ہو گیا اور گیلون نے ایک
بہت بڑا لشکر جمع کیا جس میں اکثر آرکیڈی نیزہ بردار تھے اور ساتھ ہی جمادیوں
کا ایک بیڑا بھی تیار کیا۔ یہ فوج اور یہ بیڑا زمانہ مابعد میں نہایت کارآمد ثابت ہوا۔
اناکسی لاس اور گیلون کے علاوہ جریرے میں رو اور خود سر بھی تھے
بینی تیریلوس والی ہمارا اور تھے رون والی اگر اکاس (جو شہر قیام میں سے نکال
تھا) (اول الذکر خود سر ہیکیم کا اور لغانی الذکر گیلون کا خسر تھا)۔ تیریلوس اور تھے
میں منعت دشمنی تھی اور ہمیشہ باہمی بغض پیدا رہتی تھی۔ آخر کار اول تو تھے رون
نے ہمارا کے خود سر کو اُس کے شہر سے نکال باہر کیا جس کے بعد تیریلوس اور
اناکسی لاس نے یہ سمجھ کر کہ سترقوسہ اور اگر اکاس کے حکمرانوں کا وہ نہما ہر گز
مقابلہ نہیں کر سکتے قرطاجینوں کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔

ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ جزیرے کا مغربی حصہ سامیون کے قبضے میں تھا اور ان کے مرکز قدیم قرقاطحی نوآبادیاں یعنی موتیہ، یانورسوس اور سولوس تھے چھٹی صدی ق م میں قرقاطحیوں نے ان مغربی نوآبادیوں کے چاروں طرف ایک صومے کی بنیاد ڈالی اور اس کے بعد ان کی حفاظت کا وار و مدار اسی پر ہو گیا۔ اسی صدی کے اختتام پر شاہ اسپارٹا کے بیٹے دوریادس نے کوہ ایرکس کے ضلع میں اُس اراضی پر جو عام طور سے کھنقہ کے ورتا کی ملکیت سمجھی جاتی تھی ایک سلطنت تعمیر کر نیکی کوشش کی، مگر قرقاطحیوں، فنیقیوں اور ایلی میوں نے اُسے شکست دیدی اور ایک معرکے میں خود وہ بھی کام آیا۔ اس کامیابی سے قرقاطحیوں کے دل بڑھ گئے اور وہ یونانی آبادیوں پر حملے کر لیکے لئے موقع کی تاک میں رہے جس زمانے کا ہم اس وقت ذکر کر رہے ہیں اس میں انھیں اسکا موقع مل گیا، یعنی ایک تو دو خود مہر دس نے قرقاطحیوں سے مدد چاہی اور دوسرے زرنکس نے یورپی یونانی پر حملہ کر دیا۔ اس حملے کی خبر ان فنیقیوں کے ذریعے سے جوشہنشاہ کی رعایا تھے قرقاطحہ پہنچی اور انھوں نے وہاں کے حکام سے درخواست کی کہ اگر وہ سسلی پر حملہ کر دیں تو ایرایوں کو خاطر خواہ مدد پہنچ جائے گی۔

روایت ہے کہ اس ہم کی تیاری میں قرقاطحیوں کو تیس سال یعنی اتنی ہی مدت درکار ہوئی جو زرنکس کو اپنی تیاریوں میں ہوئی تھی، اور اس کے نتائج بھی اسی کے مطابق اور قنا سب تھے۔ کہا جاتا ہے کہ قرقاطحہ کے باشندے سسلی کے حملے کے لئے جو فوج لائے اس میں تین لاکھ نفوس تھے اور اس میں بحیرہ روم کی ہر ایک قوم کے افراد شامل تھے۔ ہسپانیہ، غالیہ، لگوریا، سارڈینیا، کورسیکا اور افریقہ کے باشندے شامل تھے اور جس

۱۔ ایورکس قلعہ ۱۱۱۔ دیو ووردس ۱۱۱ اور ۱۱۲ واقعات کا ایک دستخطوں میں
۲۔ اس قدر مدد بھی اور قدرتی امر ہے کہ ان رگسی قسم کا شہر بھی کیا جاسکتا، محکمہ اسی طرح قرقاطحیوں نے شہر
۳۔ م میں پھر سسلی پر حملہ کیا اور اس حملے کا بھی ایرایوں کی مداخلت سے حواس میں ہوئی گہرا تعلق
۴۔ ہے۔ جس میں یہ معلوم کہ ایرایوں کا جو قرقاطحیوں نے ساتھ دیا اس کی اصلی صورت کیا تھی، آیا ایرایوں
۵۔ نے احکامات صادر کئے تھے یا محض استدعا کی تھی۔ اہل ایٹریہ یہ بھی لیگ میں شامل تھے مگر وہ
۶۔ شکستہ ن۔ م سحر میں ہوئے۔

بڑے میں وہ قرطاجہ سے سلی گئے اُس میں ۲۰۰ جنگی جہاز اور تین ہزار سے زائد بار برداری کے ہمارے تھے۔ اس تمام لشکر کا کماندار قرطاجہ کے دو بادشاہوں میں سے ایک یعنی ہانوکا بیٹا ہلکار تھا + یہ فوج یا نورموس میں اتر کر فوراً ہمسایہ بلدہ ہمرگی طرف روانہ ہوئی جس کی نیچے رون حفاظت کر رہا تھا؛ مگر چونکہ وہ نہ تو قابلیت میں اور نہ اقتدار میں کسی طرح قرطاجینیوں کا مقابلہ کر سکتا تھا اس لئے اس نے گیلون کے سامنے دست طلب دراز کیا جس نے نہ صرف اسے وفت پر کچاس ہزار پیدل اور پانچ ہزار سوار روانہ کئے بلکہ عجیب و غریب مہارت فن حرب کا موت دیا یعنی اول تو اس نے چند چھوٹی چھوٹی لڑائیوں میں دشمن کو شکست دی اور پھر ایک عظیم الشان جنگ میں اُسے سخت ہزیمت دیکر اسکی بڑی فوج اور بیڑے کو (جسکے ملاح بڑی فوج کی مدد کے لئے خشکی پر اتر پڑے تھے) بالکل تہ و بالا کر دیا + ہلکار نے دیوتاؤں کا غصہ فرو کرنے کی غرض سے آگ روش کی تھی، مگر جب واقعات اسکے خلاف ہوئے تو وہ خود اس میں کود کر بھسم ہو گیا + فوج میں سے چند سپاہیوں نے قرطاجی قبضہ صوبے میں پناہ لی اور بیڑے میں سے ٹیل جہاز جن کے ملاح خشکی پر نہیں اتارے گئے تھے افریقہ و ایس چلے گئے۔ لیکن شومبی تسمت سے راستے میں ایک طرفان لے آئیں اگھیر اور ایک کشتی کے علاوہ سب کے سب اسکی نذر ہو گئے + یہ انداز نے جنگ ہمرگی اہمیت پلائی اور سالاس کے برابر ٹھرائی ہے اور ترقیوں کو اسی تاج ظفر مندی کا ستی گردانا ہے خود ایتھنز یوں اور اسپارٹیوں کو اُس نے دیا تھا۔ اس میں وہ قطعاً حق بجانب ہے؛ لیکن وہ یہ بھول جاتا ہے کہ چونکہ گیلون کی فوج میں بہت سے اجیر سپاہی تھے اس لئے فن حرب میں مہارت اور عمدہ تہذیب و تربیت فوج و جنس و طبیعت سے زیادہ اس تمیزانی کے اصلی اسباب تھے۔

مشرق اور مغربی محاربوں کے نتائج بھی ایک دوسرے سے مختلف تھے۔

مشرق تو وطنی تحریک پلائی اور میکائے کے بعد بھی برابر جاری رہی یعنی فریقین میں کسی قسم کی صلح نہیں ہوئی؛ بلکہ یونانی جہاں ایونی ببادت سے بیشتر تھے وہاں سے بھی انھیں مٹا دیا گیا۔ مگر مغرب میں گیلون اور قرطاجینیوں میں ماہمی صلح ہو جانیکے باعث قبل از جنگ حدود کرائی اور قرطاجینیوں کو صرف دو ہزار تالانت بطور خرچہ تاوان جنگ ادا کرنے پڑے۔ اصل میں گیلون اس نتیجہ پر پہنچ گیا تھا اور وہ حق بجانب تھا کہ مغرب میں

بہت سی غیر یونانی رعایا کا وجود سکلی کے یونانیوں کے مفاد کے خلاف ہے جو مال غنیمت سونا، چاندی، ہتھیار اور غلام یونانیوں کو ملا اسکی تعداد عظیم الشان تھی، اور وہ یقیناً پلاٹینہ کے مال غنیمت کے برابر ہو گا۔ جنگ میں کوئی شخص گرفتار نہیں کیا گیا، مگر جو لوگ بھاگ گئے انھیں یہ امید ہو گئی کہ ممکن ہے کہ انھیں غلام بنانے پر اکتفا کیا جائے۔ اس طرح اگر اکاس کے بہت سے باشندوں کے پاس پانچ سو غلام ہو گئے جس کی قیمت کا اندازہ کم سے کم ساٹھ ساٹھ ہزار روپیہ کیا جاسکتا ہے، ستر تو سہ اور اگر اکاس کے باشندوں کے ہاتھ جو غلام اور روپیہ اس طرح لگا اُسے انھوں نے امور عامہ مثلاً بت خانوں، آب رسانیوں وغیرہ کے سامنے یروقت کر دیا گیلون کی شہرت میں اس کی بیوی دامارتیہ کا بھی حصہ ہے، یعنی ایک سک جو غالباً چاندی کی دو ڈھری تھی اس واقعے کی یادگار کے طور پر سکوک جو اور اس کا نام دامار سے کے نام پر دامارتیم رکھا گیا۔ اس سکے کے چند نمونے اس وقت تک موجود ہیں گیلون سے ویلی میں چڑھنے کے لئے پلاٹینہ کی تپائی کے جواب میں ایک تپائی بھیجی اور پندرہ کی طرح سو دیس اسے پر ایک کتہہ کندہ کر آیا جس میں اسے ہمارے فالتوں کو ساروس اور پلاٹینہ کے فالتوں کا ہمسر مادیہا۔

قرطاجہ کی شکست کی وجہ سے ستر تو سہ میں گیلون کا اقتدار پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا۔ اسکا رویہ عام طور پر شخصی حکمرانوں کا ساتھ اور اس نے بہت سے شہریوں کے املاک اور مکانات ضبط کر لئے دس ہزار اجیر سپاہیوں میں تقیم کر کے انھیں اسے حقوق شہریت بھی عطا کئے۔ اس کی حرکت قدیم شہریوں کو نہایت بڑی معلوم ہوئی، لیکن جب ایک مرتبہ مسلح شہریوں کے ایک مجمع کے روبرو غیر مسلح کھڑا ہو کر اسے اپنے اعمال کا ممن و من حساب بتایا تو اس کا شہریوں پر اتنا اچھا اثر پڑا کہ انھوں نے نعرہ ہائے سرت بلند کر کے اُسے بادشاہ کا لقب دیدیا اور جس طرح لیو پولڈ شاہ، بلجیم نے مشائخہ میں عوام کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کر کے اپنی منزلت و حیثیت قائم رکھی بالکل یہی طریق گیلون نے بھی اختیار کیا۔

تھو کماندوس ہزار اجیر سپاہی ساسب طور سے ذمی اقتدار شہر ہونان کی جماعتوں میں تقیم کر دیئے گئے ہوں گے۔

وہ طبعا خوش خلق تھا اور اسکی عام سچ و سچ سپاہیانہ تھی۔ اس میں اور اسکے سپہ سالاروں میں (اور غالباً ملتیا دسیر) میں جو جو ایک خود سر پرچہ کا تھا) بہت سی باتیں مشترک اور ملتی جلتی تھیں۔ اس کا انتقال ۱۸۵۴ء ق م میں ہوا اور سر قریبی قوم نے اس کے جنازے کے موقع پر اپنے جذبات و فدا داری و اطاعت شناسی کا ایک اور ثبوت دیا۔ گیلون کے بعد اس کا چھوٹا بھائی تھے رولن جنت لستین ہوا، اور اسے یہ موقع مل گیا کہ اطمینان سے گیلون کے کارنامے نمایاں کئے جائیں۔ وہ شہر اور فضلا کا سرپرست تھا اور اسکا دربار اپنی درخشانی اور تزک و اعتقاد کیلئے چار اگے عالم میں مشہور تھا۔ گیلون اور تھے رولن کا ایک چھوٹا بھائی یولی زلیوس بھی تھا مگر چونکہ تھے رولن نے اسے مملکت میں حصہ نہیں لینے دیا، اور اس میں مناقبہ پر پا ہو گیا اسلئے یولی زلیوس تھے رولن والی اگر اکاس کے پاس بھاگ گیا جسکی وجہ سے دونوں کے درمیان ناراضی پیدا ہوتے ہوتے رہ گئے۔ اور وہ دواوے تھے رولن سے باغی ہو گئے تھے اور اگر جنگ ہوتی تو ممکن تھا کہ وہ تھے رولن کو دلا دے کیلئے تیار ہو جاتے، مگر دونوں حکمرانوں نے آخر کار معاہدہ کر کے اپنے اپنے زیادہ گریوں کو واپس کر دیا۔ تھے رولن کی سیاسی حیثیت اتنی ارفع و اعلیٰ تھی جتنی گیلون کی، اور چونکہ وہ نہایتس اور دکھاوے کا بہت دلا دہ تھا اسلئے وہ اس حیثیت پر قانع نہیں رہا بلکہ اسکی یہ آرزو تھی کہ وہ ایک بڑی مملکت کی بنیاد رکھے اور ایک سو راکھ طرح مشہور ہو جائے۔ اس سبب سے ایک

۱۸۵۴ء ق م سے ملتیا دسیر کے مسائل کے متعلق ہمیں بہت ہی کم معلومات حاصل ہیں۔ اسکی سپہ سالاری میں اسکی شخصیت اکل جعب گئی ہے اور بار انتھوں اور یاروس کے واقعات کے سامنے ان سے پیشتر کے حالات بالکل تاریک ہو گئے ہیں۔ ویسے تو عام طور پر اس زمانے کے "چٹکوں" سے تاریخ بہت رفتاری سے لکھی گئی ہے، لیکن تعجب ہے کہ انچھتریں ان کی تحریروں سے ۱۸۵۴ء تک شروع نہیں ہوتی۔ ایک حد تک یہی وہ زمانہ ہے جس سے پہلے یونانیوں کو عموماً اور انچھتریں کو حصہ سنا خوش نہیں آیا تھا، اور جسکے بعد انھوں نے بجائے محض دوسروں اور فلسفیوں کے مسائل کے عام انسانی خصائل کا مطالعہ شروع کیا۔ اس سے پیشتر عام جمہوری شہری کو مسئلے کوئی اہمیت دی جاتی تھی۔

بابت

پہنچنے کیلئے اُس نے ایک سیدھا سادہ طریقہ اختیار کیا یعنی کٹانا کے باشندوں کو شہر پر کر کے اُن کے تمام املاک و مکانات دس ہزار سائے شہریوں کو دیدئے جنہیں بعض سرقوسی اور بعض ہیلوپونیزی تھے اور اس نے کٹانا کا نام اپنا رکھا۔ پندرہ سائے رومن کی تعریف نہایت عمدہ اور جدیدہ الفاظ میں کی ہے اور بیان کیا ہے کہ ہٹے رومن ہی وہ شخص تھا جس نے اسلئے بلد نے میں ہیلوس (یعنی دور یا میوں) کے ادارات رائج کئے۔ اس خود سر کے بلوں کا حال اُسکے سکوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ متلوک و مشہور رہتا تھا اور چالوسی کو بند کرتا تھا، لہذا اسکے اطالوی کارناموں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی طبیعت میں عشق بھی تھا۔ اسلئے اُس نے ایلیا قوت و جہوت کا مظاہرہ لو کر ہی اور کئیے میں کیا اور حقیقت میں اُسے موخر الذکر بلد نے میں یونان کیلئے نہایت مفید کام انجام دئے۔

اول تو اُس نے لو کر کی کو جسکے تعلقات سرقرسہ سے اچھے رہتے تھے، رہیگیوم اور زانتسکے سب سے خود سرانکسی لاس سے شہر ق م میں بجایا اور سید اس کا حوالہ اپنے دوسرے اولمپائی قعیدہ میں دیا ہے لیکن اس سے بھی اہم اور قابل لحاظ وہ سرپرستی تھی جو اُس نے بلدہ کیے میں کی۔

مفصلہ دلیل واقعات اولیادیم ۶ یعنی ۵۹۰ ق م میں تھیں آئے: کہنے کے خلاف (جو اٹلی میں یونانی تہذیب و تمدن کے گویا ہر اول کا کام دیتا تھا) وہ میر یونانی جو کم و بیش شہر کے نواح میں رہتے تھے آپس میں متفق الراسے ہو گئے۔ دیونیسیوس ساکس بالی کا نام لکھتا ہے کہ اس نخلتیں جملہ ترمینائی یعنی ایوری امبریاٹی اور دوریاٹی شامل تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الک کے اصل باشندے بھی نوآباد کار ایٹروروں کے ساتھ ہو گئے تاکہ کہنے کے یونانیوں کا قلع قمع کر دیں۔ واضح ہو کہ کہنے والوں کے پاس صرف ساڑھے چار ہزار سیدل اور چھ سو سوار تھے، اور دراصل حالے کہ حلیفوں کے پاس

چھ ہزار تک ایک بیٹا۔

۵۵۰ ق م میں تھیں کر تیس اپنی "تاریخ یونانی" ۲ (۶) ۳ میں الیک کا اتباع کر کے ایٹنا ایٹنا کی طرف سوب کرنا ہے مگر دراصل وہ ہٹے رومن کے راسے کے کٹانکے سکے میں یہ معاملہ کیا گائے ہرلم "کٹانا" (لیکچر ۱۸) صفحہ ۴۲ و ۴۳ اور ہیڈ "تاریخ سکے جاہ" صفحہ ۱۵۰

کم سے کم پانچ لاکھ سیدل اور اٹھارہ ہزار سوار ہوں گے۔ لیکن مابعد اس کے یونانیوں کو یہی فتح ہوئی تھی اور ارسطو دیوس (عوف مالا کوس) نے ٹرے ٹرے کار ہائے نمایاں بنام دئے یہاں تک کہ وہ اس اعلیٰ فکرت کے عمومی فریق کا سرگروہ ہو گیا۔ اس لڑائی

شہ ادھک قوم کا دھل گیا تھا اور امیٹر درمی، امریائی اور دیائی ان سے اکل علم تھے مگر کیا یہ قریں تھیں کہ میٹر اللہ کر بھی سکتے کے دشمنوں سے مل گئے ہوں گے۔ حالانکہ دیوی یوس ساکس مانی کارناوس نے جس نے اس لڑائیوں کے واقعات چھوڑے ہیں یہ حالات نمایاں سے نقل کئے ہوں گے۔

تھ مابعد اس کے لمبائی سولہ اور لولا جھوں نے یونانی طرز معاشرت اختیار کر لی تھی اب غیر یونانیوں کے مطیع ہو گئے۔

یونانی یوس ساکس مانی کارناوس، "میں" دیویں یروٹائیس ("ہر عوم") کا دیکھ دیوں کا یوس کا آفاس (Ion) ۵۰۰ میں دیا ہوا ہے اور اس میں رومیں ٹریسبون کو ایروٹستاس کا لقب دیا ہے۔ یہ نامکن ہیں کہ رومن اور ات پرکے کے ادارات کا اثر چاہا جس نے روموں کو ہیبت خود سری کی خوف لگا رہتا تھا اور اس زمانے میں وہ تھا "ہر عوم" کے دیواروں کی ایک بلین قائم کرنے چاہتے تھے۔

بوسٹ ۲، ۲۵ اور (سویت کے لئے) شتو نیکر: "تاریخ روم" ۲، ۱۹۲ وغیرہ اور ۳۵۰ وغیرہ کا مقابلہ کیا جائے۔ جنگ کیے ماننا ۲۲۵ ق م میں اور جنگ اریکیا ۲۲۵ ق م میں ہوئی، رومیں سمرائے، ارسطو دیوس کی حکومت کے چودھویں سال (دیوی یوس ساکس مانی کارناوس ۱۲۰) میں ۲۲۵ ق م یا ۲۲۵ ق م میں آئے، دیوی یوس ساکس مانی کارناوس کے میان کے مطابق (۹۰-۱۰۰) مات اولاد متو لین (ارسطو دیوس نے تقریباً ۲ سال حکومت کی اس لئے اس کی موت کے وقت متو لین کی اولاد میں سے بعض کی عمر تقریباً ۲ سال کی تھی۔ لیکن بیس سال کی مدت کو دہرایا گیا ہے اس لئے یہ حصہ یہاں دراستہ معلوم ہوتا ہے۔

جس طرح روم کے "ٹریبون عوم" اور "دیویں یروٹائیس" میں عادت ہے اس طرح "عومی ٹریبون" سے اقتدار کانس اور اسل ایٹھری استرالی گو کی ہی قانونی شکل تھی۔ دونوں میں صرف فرق یہ تھا کہ روم میں ایٹھریوں سے زیادہ اہمیت کو پسند کرتے تھے کہ اپنے دستور یا حالت کو معروف و معروف کریں۔

نابل

کے مئیس سال کے بعد اریکیا کے ماسندوں نے پورینا کے بیٹے ہرنس کے خلاف اس بلدیے سے مدد کی درخواست کی۔ اب چونکہ اعیانی گروہ کسی نہ کی طرح سے اسطودیوس سے جھکا رہا حاصل کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے اسے دو ہزار سپاہیوں کو ساتھ لیکر لاطینی ساحل کی طرف روانہ کیا۔ اور جب وہ منظر و منظر کیے واپس آیا تو وہاں کی حکومت کو ایسے قہقہے میں کر کے وہاں کا خود سرس بیٹھا۔ جب ٹار کوئی سنس سیرس بھیل کی لڑائی کے بعد روماسے نکالا گیا ہے تو اس نے اس خود سر کے درمیں آکر پناہ لی تو اسی کو اپنا والی و داریت مقرر کیا۔ دیونیسیوس نے جو کچھ اس خود سر کے بارے میں لکھا ہے اس میں تعصب اور جانبداری کوٹ کوٹ کر بھری ہے، اور اس کا بیان ہے کہ اس نے نہایت سختی سے شخصی طرز پر حکومت کی، بالآخر تقریباً شہ قیام میں مقتول اعیانیوں کے ورثا بے جوہاروں میں جانے لگے تھے نکل کر اسے سخت دی اور قتل کر دیا۔ اس کے بعد ہم پڑھتے ہیں کہ اس واقعات کے دس سال بعد ایٹوریوں نے کچھ پید پھر دباؤ ڈالنا شروع کیا ان تمام واقعات کی بھول بھلیوں میں سے ہو کر نکلا ذرا دشوار ہے، مگر میں جو مفروضات قائم کرنے پڑیں گے اول تو یہ کہ غیر یونانی اقوام خواہ وہ ایٹوری ہوں اٹالوی ہمیشہ اسی کو شہس میں رہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح سے کچھ پر قاضی ہو جائیں، دوسرے یہ کہ اسطودیوس کے خاتمے پر جب اعیانیت از سر نو نمود کر آئی اسوقت ایٹوریوں نے یہ سوچا ہو گا کہ اب حملے کے لئے موقع بہت اچھا ہے اسلئے کہ ایک تو انقلابات نے کچھ کو بہت کمزور کر دیا ہے۔ دوسرے وہ رست عہدیت کے اعیانی حکومت کو ناسازی مملوب کر لیں گے غرض انھوں نے کچھ کو دانا شروع کیا جس پر اس نے ہنسے روئے سے مدد چاہی اور اس نے شک قیام میں ایٹوریوں کی ایک بھری جنگ میں جو کچھ کے قریب لڑی گئی تھی شکست دیدی، اس فتح کا رگ پندار نے اپنے میٹھی مقصد سے میں گایا ہے۔ اس کے علاوہ اس فتح کی ایک اور یادگار بھی موجود ہے، وہ تاسے کا ایک خود ہے جو ہنسے روئے ایٹوری مال غنیمت سے تیار کر کے اولمپیا بھیجا تھا اور جو اب تک عجائب خانہ سرطانیہ میں محفوظ ہے۔ کچھ کی لڑائی سے ایٹوری اقتدار بہت کم ہو گیا اور وہ اس پر غیور ہو گئے کہ رومنوں سے چالیس سال کے لئے ایک ایسا معاہدہ کر لیں جس سے خود انھیں کسی قسم کا فائدہ نہ تھا۔ اس کے بعد یونانی بلادیونانی تجارت کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا۔ اس فتح کے بعد ہنسے روئے نے بہ مقام آئی ناریا (اسکیا)

جو غالباً کیمے والوں نے اُسے بطور تحفے کے نذر کیا تھا، ایک قلعہ تعمیر کرایا، مگر زلزلوں اور
 آتش فشاںوں کی وجہ سے اُسے اس جزیرے کو بہت جلد خیر باد کہنا پڑا۔
 جس کام کی گیلیوں نے ہماریس امداد کی تھی اُسے پہلے رون نے اس طرح
 کیے پرکیش کو پہنچایا۔ مغرب میں یونانیوں کے سب سے بڑے دشمن قرطاجی اور ایٹروی
 ہی تھے، اور اس کی مثال کے لئے ہم صرف ایک واقعے کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ فوکیہ کے
 آبادکاروں کے لئے یہ ناکمل نامکمل ہو گیا تھا کہ ان دونوں اقوام کے مقابلے میں وہ مشہور
 الائیہ میں رہیں۔ زریکیر کے خواہشات کے مطابق سلی کے یونانیوں پر قرطاجی آئیے بغیر
 اس موقع کو سمیٹ جانے اور ایٹروی بھی یونانیوں پر حملہ آور ہوئے اور مالاخرہ ملیا دیس، لیونی داس
 اور مسطاکلیس نے جس خطرے سے مشرقی یونانیوں کو نجات دی تھی اُسی سے گیلیوں اور
 پہلے رون نے مغربی یونانیوں کو بیکار یا فرق یہ تھا کہ مغربی یونانی مختلف الجھن تھے
 اور ان کے حصال کے اعتبار سے مغرب میں تو ہیشار اور دوراندیش خود مردوں اور مشرق میں محض
 رہبروں کی حال فرودیشوں کی وجہ سے یہ نتائج مترتب ہوئے۔

پہلے رون نے اٹلی کے معاملات میں جو آخری مداخلت کی اٹکا ذکر کر کے سے پتہ چلتا ہے
 اس دوران کی مختصر تاریخ سلی کا بیان کرنا چاہئے۔ بلشک ق۔ م میں اناکسی لاس والی
 مسانا اور ہلیکوم کا انتقال ہو گیا اور اس کے نالغ بیٹوں کا متولی اُسکا آزادندہ غلامی تموس
 مقرر ہوا۔ امداد اس کی وجہ سے کسی قسم کی پیچیدگیاں نہیں پڑیں اور بالکل طرح سے دونوں
 کی موت پر بھی (جو بلشک ق۔ م میں ہوئی) کال سکون اور امن قائم رہا۔ تھے رون کے بعد اسکا ناقابل
 اور ظالم بیٹا تھراسی دا کوس تخت نشین ہوا اور اس نے ازراہ طاقت پہلے رون سے لڑائی چلی
 مگر اس میں وہ خود ہی مفلوج ہو گیا۔ بعد اہل ہمارا کی طرح اگر اگاس کے مانند بھی آزاد ہو گئے۔
 اسی لئے سینڈانے ہمارے فاتح کی شان میں جو قصیدہ لکھا ہے (اولمپیا کی قصیدہ ۱۷۱ میں)
 وہ آزادی بخش مہبوء کی تعریف کرتا ہے۔ آزادندہ شہر پہلے رون کے پر اثر ہیں اگلے آؤ
 اس نے اپنے لسنی بجائیوں میں اناکسی لاس کی اولاد کے ملک کو بھی ایسی ہی حفاظت اور تھامت
 میں لے لیا۔ روایت ہے کہ بلشک ق۔ م میں یا فانی کیوں نے تارنتم اور راھلیم کے متعلق لکھ کر
 شکست دینے کے بعد خاص ملکہ راھلیم پر حملہ کر دیا اور اس کے ملک میں محس آئے۔ اس سے
 معلوم ہوتا ہے کہ ہنور یونانیوں کو اقتدار تادمہ حاصل نہیں تھا۔ مگر چونکہ یا فانی کیوں کی طرف سے کوئی خاص ذمہ

باب

خطرہ نہ تھا اسلئے ان لڑائیوں کا کوئی مستقل نتیجہ نہیں نکلا۔ اب ہمارے اردن نے اپنے نسبتی
 محایوں کو کمی تنقوس سے صاب بھی کی صلاح دی جس پر اس نے انھیں پانی پانی کا صاب
 دیدیا، اس کے بعد وہ اس ملک کو خیر باد کہہ کر یونان چلا گیا اور بالآخر شکتی قہم میں
 ٹپکیا میں اسکا انتقال ہو گیا۔ ہمارے اردن بھی اسی سال یا اس سے اگلے سال مر گیا۔ جو واقعہ
 سنی اور سر قومہ میں اس کی موت کے بعد پیش آئے انھیں کسی آئندہ باب میں
 بیان کیا جائے گا۔

نوٹ باب

علاوہ بعض دستوں کے جنھیں بوسولٹ (۳، ۲۱۸) شمار کرتا ہے اس باب کے
 مجموعہ یا تقریباً ہم عصر سناؤہ قصائد میں جو پندرہ ہمارے اردن (اولمپائی، ۱، ۱۱۲) میں
 تھے (اولمپائی، ۳، ۳۲) (ہرمیوس (ہیمائی، ۱، ۹) زینوکرائس (ہیشمی، ۲، ۱۲) فاکائی (۲)
 کی تعریف و توصیف میں لکھے تھے، اور ساتھ ہی وہ حاشیہ نویس بھی ہیں جن کا تاریخی مآخذ
 نامائوس ہے۔ ان کے علاوہ ہیرودوٹس میں بھی بعض بعض حکمید واقعات دیئے گئے ہیں
 اور طوسی دیشس کے مقالہ ۲ میں (جہاں وہ غالباً انطاکوس کا اتباع کرتا ہے) کچھ تھوڑا
 سا مواد موجود ہے۔ انطاکوس اور اس کے ہم وطن مورخوں فلیستوس اور تھائیوس کی تحریروں
 کے صرف اجزائی سے ہم واقف ہیں۔ دیودورس (مقالہ ۹) نے جو کچھ سسلی کے متعلق
 لکھا ہے اس میں سے اکثر کا مآخذ تھائیوس ہی ہے، لیکن اس نے ایوروس کے تحریرات سے بھی

شے میں پھر ایک مرتبہ اس اہم تباہی کی طرف ماطوس کی قوم مدد کرتا ہوں۔ مشرق میں تو ایک
 قومی لشکر کا مقابلہ ایک اور قومی لشکر نے کیا، لیکن مغرب میں خود سروں اور اجیر سپاہیوں نے
 اجیر سپاہیوں سے جنگ آزادی کی۔ مغرب میں فریقین کے لشکروں کی ترتیب و تنظیم تقریباً
 ہم شکل تھی، مشرق میں یونانی لشکر ایرانی سے کہیں زیادہ آدھستہ اور مودب تھا۔ اہل اس میں
 ایرانی لشکر سے کہیں زیادہ جوش و خروش تھا۔ یہیں اباب میری رائے ہے کہ زکریا بن محمد
 کہ ایک عظیم لشکر کا ساتھ لیکر یونان پر حملہ آ رہا۔

۱۰۰ دہلی ہے + اسکے علاوہ بولی اسے نوس نے بھی چند واقعات کا اعادہ کیا ہے مگر جیٹنوس نے تردید کوں پوچھی اوس کے جو اقتباسات دئے ہیں اُن سے بہت کم سودمند باتیں اخذ کی جاسکتی ہیں + حال کے مورخوں میں سے مندرجہ ذیل کا مطالعہ کیا جائے :-

(۱) ہولم : "تاریخ سسلی قدیمہ" ۱۷۱۱ء وغیرہ

(۲) میلنر : "تاریخ قرطاجنہ" ۱۸۳۱ء وغیرہ

(۳) بوسولٹ : "تاریخ یونان" ۲۱۸ء وغیرہ خاص کر صفحہ ۱۳۹ وغیرہ

مورخ الذکر نے قدیم مورخوں کے اقتباسات دیتے ہوئے زائد حال کے مورخوں کی آراء کو جمع کیا ہے جس سے معاملات کے سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ اس نے ۲۶۵ء میں جس رائے کا اظہار کیا ہے اُس کے خلاف یہ کہا جاسکتا ہے کہ تھائیوس کی اس کے خاص سسلی کا باشندہ ہو چکی وجہ سے اہمیت ہے + نیز مقابلہ کیا جائے کرتھوس : تاریخ یونان ۲ (۶) ۸۶۱ء وغیرہ۔ سسلی کے سکوں پر جو کچھ منقوش ہیں (حکا ذکر اسکے صفحہ ۸۶۲ پر ہے) اوجو حد اصل پانچویں صدی ق۔ م کے ہیں اُن پر واکل نے نہایت ملل بحث کی ہے + اس میں شبہ نہیں کہ قرطاجی فوج کی تعداد میں بہت کچھ بالوغہ آمیزی کی گئی ہے +

ادولف هولم تاریخ یونان و روم

اصطلاحات

جلد اول

تاریخ ، سیاسیات وغیرہ

Autocracy	شخص حکومت
Aetiology	بدنات
Antiquarianism	قدامت شناسی
Archon	ارحس
Cheirotonia	دست دھاری
Chronology	سفویات
Commissary, Commissioner	مأمور
Commission	مأموریت
College (of ephors, of Cardinals)	حکومت
Directory	نظامت
Dictator	آمر مطلق
Discipline	تادیب
Eponym	مورث آعلی
Ethnography	نسبیت
Epigraphy	کتبیات
Homogeneous	هم جنس ، هم نسل
Indo-European	هند و یورپی

Interpellation	استدراج
Logography	وفائع نگاری
Legend	اوساف
Myth	خرافه
Mythology	وثنیات
Muses	ملکات ، موز
Mysteries	اسرار یونانی
Nomoiagraphoi	نویسندگان قوانین
Numismatics	سکه شناسی
Oracle	فال ، فالگاه ، فالگو
Patronym	خاندانی نام
Phylae	گنم
Phratia	برادری
Polemarch	ستاد سالار
Political Crisis	سیاسی بحران
Synchronism	همزمانی
Tyrannis	حوق ، بی حکومت
Thesmothetes	مصدق
Antithesis	فلسفه و غیره تضاد
Anthromorphism	انسانداری
Chaos	خراب و بخت

Enghemism	نوهمريست
Objective	طهري، معروضي
Polytheism	ارباب پرستي
Rationalism	عقلانيت
Subjectivity	موضوعي، موضوعي
ادبيات و غمزه	
Antistrophe	حوالي دور
Aesthetics	جماليات
Comedy	سرورتم
Dithyramb	مستانه نظم
Didactic	دند آموز
Erotic	عشقي
Elegiac	مريد نما
Gnomie	دند آموز
Gymnasium	ورزشگاه
Hexameter	سس رکبي بحر
Hymn	مذاجات
Iambic verse	ورن اويا دي
Lyric	قمر ماري
Narrative Poetry	ويانيم نظم
Pentameter	پلمچ رکبي بحر
Rhapsodist	نغمه حوران

Satire ہتھو

Strophe سور

فن تعمیر

Capital تاج

Entablature حاشیم

Penistyle قطار

Portico بیس طاق

Plastic art فن پیکر پیری

Rosette پھول

Triglyph برنگھا

Volute لہرہ

دیگر علوم و فنون

Basin of a river طاس

Ceramics چد مٹا

Colour Scale لوح الوان

Geology ارسدات

Metrology معیاسیات

Topography ٹوپوگرافی

فہرست اعلیٰ تاریخ یونان قدیم جلد اول دوم اکے

Acte

Acusilaus

Admetus

Adrastus

Adramyttium

Adriatic

Adonis

Adyattes

Aeacus

Aectes

Aegae

Aegean Sea

Aegis

Aegeis

Aegeus

Aegialeus

Aegialeia

Aegiali

Aegina

Aegimius

Aegira

Aegium

Aegyptus

Aenantae

Aenaria

Aenanes

اکو زنی لادس

ادمی توس

ادراستوس

ادرامی تیوم

بحیرہ اڈریاتک

ادولس

ادیاتس

ایاکوس

اےکس نیس

اےکس نیس

اےکس نیس

اےکس نیس

اےکیوس

اےکیالیوس

اےکیالیا

اےکیائی

اےکینا

اےکیمیوس

اےکیرا

اےکیوم

اےکیپتوس

اےنانے

اےناریہ

اےنیانی

A

Abantes

Abas

Abron

Abu Simbel

Abydos

Acarmania

Acamas

Acamantis

Acarmania

Achaia

Achaeans

Acharnae

Achemenidae

Achilleum

Achilles

Achradina

Acrae

Acroceraunian

Mountains

Acrisius

Acrocorinthus

Acropolis

ابانتیر، اباسی

اباس

ابرون

ابوسبل

ابی دوس

اکارمانیہ

اکاماس

اکامانس

اکارمانیہ

اکانیہ

اکانیائی

اکارنائے

اچمنائی

اچیائی

اکیلیس

اٹراویا

اکرائے

کوہ اکروکیرائی

اکریزیوس

اکروکورینٹوس

اکروپولس

Alcaeus	الکائوس	Aeneas	آئنےوس
Alcenor	الکی نور	Aeolid	ایولسی
Alcinous	الکی نوڈس	Aeolidae	ایولسی
Alcmene	الک مینے	Aeolis	ایولس
Alcon	الکون	Aepyttiae	آئی پی ٹی ٹی
Aletes	آئی ٹیس	Aepyttus	آئی پی ٹی ٹی
Aleuas	الوئیس	Aesymnates	آئی سم لے ٹیس
Aleus	ایلوئس	Aethleus	ایٹھلیوس
Almus	الموس	Aethra	ایٹھرا
Alpheus	الفیوس	Aetolia	ایٹولیا
Althaemenus	التھامینس	Aetolian	ایٹولی
"	الٹائیس	Aetolus	ایٹولس
Amasis	اماسس	Aetion	آئی ٹیون
Amathus	اماتھوس	Agaeus	آگائیوس
Ambracia	امبرکیہ - امبرسیہ	Agamemnon	آگاممنون
Ambros	امبروس	Agariste	آگارستے
Amiantus	امیانٹوس	Agenor	آگے نور
Amorgos	امورگوس	Agesilaus	آگے سی لاؤس
Amphictyones	امفیکتیونز	Agis	آگیس
Amphictyonic	آمن ہمایگان	Agoge	آگوگے
League		Ajax	آیاکس
Amphidamas	امفی دماس	Akaiwasha	اکائی واشا
Amphelia	امفلیا	Akragas	اکراگاس
Amphimnestus	امفمنسٹوس	Alalia	الالیہ
Amphion	امفیون	Alazeir	الازیئر

Apoecus	اپوئے کوس	Amphitron	امفٹریون
Apollo	اپولو	Amyclae	امیکلائے
Apollonia	اپولوسا	Amyntas	امن تاس
Arcadia	آرکیڈیا	Amyris	ایمرس
Arcadian	آرکیڈی	Anacharsis	اناکھارسس
Arceilaus	آرکےسی لاؤس	Anactorium	اناکٹوریوم
Archelaos	آرخے لاؤس	Anaphe	انانے
Archelaus	آرخے لاؤس	Anaxandridas	انکسانڈریڈاس
Archelochus	آرخے لوخوس	Ancalus	انکالوس
Archermorus	آرخے مورڈس	Aneimolus	انیمیولوس
Archermus	آرخے موس	Andania	اندانیہ
Archilochus	آرخے لونوس	Andreas	انڈریوس
Architas	آرخے تاس	Androgeus	انڈروگیوس
Areynthian	کوہ آرکینٹھوس	Androclus	انڈروکلوس
Mountains		Andros	انڈروس
Ardys	آردیس	Ansan	انسان
Areopagus	اریوپاگوس	Antestheria	انتسٹھیریا
Arethusa	آرے سھورا	Anthela	انٹھلا
Ares	آریس	Anthes	انٹھس
	آرگان بنونیوس	Antiochus	انٹاکوس
Argilus	آرگیلوس	Antissa	انتیسا
Argive Acte	آرگیوسی اکتے	Apella	اپیلا
Argo	آرگو	Aphedias	انٹھی داس
Argolis	آرگیولس	Aphidnae	افیدنائے
Argos	آرگوس	Aphrodite	افروڈیت

Astyages	استیاز - اتریا	Argoshippium	آرگوس ہی بیوم
Astypalaea	استی پالیا	Argyrippe	آرگی ریپے
Atabyrius	اتابیریوس	Ariadne	اریادنے
Atalanta	اتالانتا	Arion	آریون
Athamas	اتھاماس	Aristion	ارسطیون
Athene	اتھینا - اتھینی	Aristocles	ارسطو کلیس
Athene Itonia	اتھینی - اتونیہ	Aristocrates	ارسطو کراس
Athenis	اتھنس	Aristodemus	ارسطو دموس
Athens	اتھنز	Aristomachus	ارسطو مائوس
Athos	اتھوس	Aristomenes	ارسطو مینس
Atreidae	اتریوسی	Ariston	ارسطون
Attica	اتیکا	Aristotle	ارسطو طالیس
Atyadae	اتیسی	Aroania	اروانیہ
Atys	اتیس	Arne	آرنے
Augias	اؤگیاس	Artemis	آرتیمس
Aulis	اؤلس	Aryan	آریائی - آریہ
Autolycus	اوتولیکوس	Asclepius	اسکلپیوس
Auroia	اورورا	Ascera	اسکرہ
Auxesia	اؤسیزیہ	Asine	ازینے
Auxo	اؤسو	Asius	ازیوس
Azania	ازانیہ	Asopus	اسوپوس
B		Assurbanipal	اشور بنی پال
		Assurhaddon	اشور ہدون
		Assyrian	اشوری
		Astarte	استارتے
Babylon	بابل		
Bacchus	بانکھوس		
Bapheium	بافیوم		

Buzvgae	بوزی گائے	Barca	برقا
Byblos	بیبلس	Basilicata	باری لی کاتا
Byzantium	بیزنٹ	Battus	باتوس
C		Bathycles	باتھیکلس
		Bellerophon	بیلروفون
Cabeire	کابیری	Bias	بیاس
Cadmean	کادموسی	Bisaltae	بسالے
Cadmus	کادموس	Bisanthe	بسانتھ
Cadys	کادس	Bithynia	بیتھنی
Calabri	کالابری	Biton	بتون
Calabria	کالابریا	Boebeis	بوئے مائس
Calamata	کالاماتا	Boedromion	بوئے درومون
Calauria	کالوریا	Bolbitic Estuary	دبانر ٹول بی تی نوم
Calchas	کالکاس		
Caledonian	کالیدونی	Borias	بوریا
Caligula	کالیگولا	Borysthenes	بورسٹھینس
Callias	کالیاس	Bosporus	بوسپورس
Callichorus	کالیخورس	Branchidae	برانچی دائے
Callinus	کالیوس	Brentesion	برین تے سیون
Callipolis	کالیپولس	Brindisi	برینڈیسی
Callirrhoe	کالی رھوے	Bunarbaschi	بنار باسچی
Calliste	کالیستے	Bupalis	بوپالس
Calondas	کالونڈاس	Bura	بور
Calore	کالورے	Butadae	بوتادے
Calyce	کالیکے	Buxentium	بکزنٹیم
Calydon	کالیدون		

Cemeus	کئی نیوس	Calymnos	کالیسوس
Ceirus	کئی سوس	Camarina	کاماریا
Celeus	کئی یوس	Cambyzes	کامبینزیکباؤس
Cenchreae	کنکرہ یائے	Camerus	کامہر دس
Centaur	قنطور	Campania	کمپانا
Centriadae	کنتریا داے	Canaan	کنانا
Ccos	کبوس	Candaules	کانداؤلیس
Cephalonia	کھالے سہ	Cappadocia	کیا دوسیا
Cervces	کیری کیر	Capri	کاپری
Chaeronia	خیر و ما	Cardia	کار دہ
Chalcidice	خالکدیس - حال کی دیکے	Carian	کاریوی - کاریائی
Chalcedon	خالکے داں	Carneus	کار بوس
Chalchedon		Carpathos	کارپاٹوس
Chalcis	خالکس	Carthage	قرطاجہ
Chalco	خالکوں	Caryae	کاریائے
Chalybus	حالی بس	Carystus	کاریسٹوس
Chaonian	خاؤنالی	Casmenae	کازمے مائے
Charilaus	خاری لاؤس	Casos	کاسوس
Charites	حاری تیس	Castalia	کستالیہ
Charon	خاروں	Castor	کاستور
Charondas	خارونڈاس	Catana	کاتنا
Cheilon	خئی لون	Caucones	کاؤکونیس
Cheironomache	خیر و ما	Caulonia	کاؤلونہ
Cheiron	خیر و ن	Causter	کاسٹر
		Cecrops	کیکروپس

Cleodaeus	کلیو دایوس	Cheironia	خیر ونبہ
Cleombrotus	کلیو مبروٹوس	Cherisphron	خیر سفرون
Cleomenes	کلیو منیس	Chersonesus	خیرسونر
Cleonae	کلیو نائے	Chians	خیو سی
Cleuas	کلیو آس	Chimaera	تجما ہرا
Clytemnestra	کلی تم ستر	Chios	خیو س
Cnecmus	کنے موس	Chitium	جیتیم
Cnopus	کنو پوس	Chittim	ختم
Cnossos	کنو سوس	Chones	خونیز
Cnydian	کنیدوسی	Choreatae	خو رباتائے
Codrid	کو دردی	Chromius	خرو میوس
Codrus	کو دروس	Chytri	خیتری
Colophon	کولوفون	Cicene	ککے کون
Copiac Lake	جیل کو یاس	Cierium	کے روم
Corceyra	کور کائیرا	Cunmerians	کیمبر بانی
Corfu	کورفو	Cithaeron	کیتھائے رون
Corinthian Gulf	خلج کورنچ	Ciliz	ککلس
Corinth	کورنچ	Cladeus	کلادایوس
Coronea	کورونیا	Clarus	کلاروس
Los	کوس	Clazomenae	کلازومنائے
Cramon	کرامتون	Cleimias	کلی نیاس
Cresphontes	کرپس فونیس	Cleisthenes	کلیس تھینیس
Crete	کریٹ	Cleitot	کلیٹو
Crethens	کرے تھوس	Cleobis	کلیوبیس
Crisa	کریسا	Cleobulus	کلیوبولوس

Cytherus	کیتھیرس	Crisaeon	کریسائی
Cythnus	کیتھنوس	Croesus	کروپوس
D	ڈاکٹی لی	Croton	کروٹون
		Crypteia	کریپتیا
Doctyl	ڈاکٹیل	Cumana	کبوماننا
Daedaliae	ڈیڈالیئے	Curetes	کیوریتس
Daedalus	ڈیڈالوس	Curium	کیوربوم
Damasichthon	داماسخٹھون	Cyaretus	کیارٹوس
Damasus	داماسوس	Cyaxarcs	سیاکزا
Dainia	دامبہ	Cybele	کئی بیلے
Damon	دامون	Cyclades	کیکلادس جزائر مدور
Danne, Danaids	ڈانائیسی	Cyclopes	کیکلوپس
Danaï	ڈانائی	Cyclops	کیکلوپس
Danaos	ڈاناؤس	Cydonia	کیدیونیا
Daphnus	ڈافنوس	Cylon	کیلون
Dardana	ڈارڈانہ	Cyme	کیمے
Dardani	ڈارڈانیس	Cynthus	کینتھوس
Darius Hystaspus	داریوس ہستاسپس	Cynuria	کینوریہ
Dascylium	ڈاسکیلیم	Cypriote	قبرسی
Dascylus	ڈاسکیلوس	Cyprus	قبرص
Daulis	ڈاؤلس	Cypselus	کیپسیلوس
Daunava	ڈاؤناوا	Cypselidae	کیپسیلوسی
Daunian	ڈاؤنوسی	Cyrene	کیرینہ
Daunus	ڈاؤنوس	Cyrus	کورش
Delheira	ڈیہیرہ	Cythera	کیتھیرا
Deiphontes	ڈی فونٹس		

Dipolia	دپولیا	Delos	دیلوس
Dipylon	دپیلون	Delphi	دیلپی
Dirce	درکے	Delphinium	دیلینی نیوم
Djakkaru	جککارو	Demaratus	دیمارائوس
Dodona	دودونا	Demeter	دیمیتر
Dolonei	دولونچی	Demodocus	دیمودوکوس
Dolopes	دولوپس	Demonax	دیموناس
Dontas	دونتاس	Demophon	دیموفون
Doreius	دورپوس	Demiurgi	دیمیورگی
Dorian	دوریانی	Deucalion	دیوکالیون
Doridas	دوریداس	Deumedes	دیومیدس
Dorissus	دورسیوس	Diacru	دیاکری
Dorus	دوروس	Diactorides	دیاکٹوریڈس
Dorycleidas	دوری کلایڈاس	Diaina	دینا
Dotadas	دوتا داس	Diasia	دیا سبہ
Draco	دراکو	Dicaearchia	دیکا ئے ارخیا
Dryopes	دریوپس	Didymeus	دیدی میوس
Dryopian	دریوپنی	Dindymene	دندی میے
Durazzo	دورازو	Diomedes	دیومیدس
Dyme	دیمے	Dione	دیونے
Dynames	دینامس	Dionysia	دیونی سیہ
Dyrrachium	دیراخیوم	Dionysus	دیونی سوس
Dyspantium	دیس پونیوم	Dioscui	دیوسکوری
		Dioscuias	دیوسکوریا س
		Dipoenus	دیپونے
Ecbatana	ہخامنش		

E

Epidamnus	ایپی ڈامونس	Echestratus	ایکسٹریٹوس
Epidaurian	ایپی ڈوروس	Echemus	ایکھموس
Epidaurus	ایپی ڈوروس	Edones	ایدونے - ایدونس
Epigon	ایپی گونی	Egypt	مصر
Epimenes	ایپی منیس	Eira	ایرا
Epimenides	ایپی منیدیس	Eisphora	ایسپورا
Epirotes	ایپا بروٹس	Elam	ایلام
Epirus	ایپائیروس	Elatea	ایلاتیہ
Epizephyr	ایپی زیپھری	Elba	ایلبا
Erech	ایرینج	Elea	ایلیا
Erechtheis	ایرینج تھاس	Elean	ایلیائی
Erechtheus	ایرینج تھوس	Electryon	ایلکتریون
Etesus	ایٹسوس	Eleusinia	ایلیوزی نیا
Erigone	ایری گونے	Eleusis	ایلیوسس
Erytheia	ایری تھیا	Elis	ایلیس
Erythrae	ایری تھرائے	Elymi	ایلی می
Eryx	ایریکس	Emporiae	ایمپوریاے
Eshmun	ایشمون	Enomontes	اینومنٹس
Etrocles	ایٹروکلےس	Eoae	ایوآے
Etruscan	ایٹروزی	Eos	ایوس
Euboea	یوبیہ	Epaminondas	اپامینونڈاس
Euboic	یوبائی	Epeius	ایپیوس
Euhesperides	یوہسپریڈس	Ephesus	ایفیسوس
Eumolpidae	یومولپوسی	Ephorus	ایفروس
Eunomus	یونوموس	Epicnemidii	ایپک نے میدی

Gerontes	گہرون تیس	Eupatridae	یوپاترید
Gerosia	گہروزیا	Euphaes	یوفائیس
Geryones	گہریونیس	Euripides	یورپیدس
Gilio	جی لیو	Euripus	یورپوس
Glaucupis	گلاؤکوپس	Europa	یوروپا
Glaucus	گلاؤکوس	Eurotas	یوروتاس
Gnorimoi	گنوری موے	Eurypon	یوری پون
Golden Horn	شاخ زین	Eurypontidae	یوری پونڈیڈ
Gomphi	گومفی	Eurysacidae	یوری سیکڈ
Gordius	گوردیوس	Eurysacides	یوری سیکس
Gorgon	گورگون	Eurysthones	یورس تھیسٹس
Gortyn	گورتین	Eurystheus	یورس تھیوس
Gras	گراس	Eurytas	یوری تاس
Gulas	گولاس	Eurytus	یوری توس
Gyaros	گیاروس	Euxinus	ایکسین
Gyges	گیگیس	Exopolis	ایکسوپولس
Gylippus	گیلیپوس	G	
Gymnetes	گیمینٹس		
Gyrton	گیرتون		
H			
Haemus	ہیموس	Gameleon	گامیلون
Haliartus	ہالیارتوس	Garganus	گارگائوس
Halicarnassus	ہالی کارناسوس	Gela	گیلہ
Halus	ہالوس	Gelas	گیلاس
Halys	ہالیس	Geomoroi	گیوموروی
		Georgi	گیورگی
		Gephyraeans	گیفیرائی
		Gergithae	گرجی تھائی

Hermione	ہرمیونی	Haoma	ہاوما
Hermus	ہرموس	Harmonia	ہارمونیا
Herodotus	ہیروڈوٹس	Harmost	ہارموسٹ
Hesiod	ہسیود	Harpagus	ہارپاگوس
Hesiodic	ہسیودی	Hebrus	ہیبروس
Hestia	ہستیا	Hecatonesus	ہیکاتونیوس
Hestiaecotis	ہستیا یوتس - ضلع ہستیا	Hegesicles	ہیگیسکلس
Hesychidae	ہیسسیدائے	Hegesistratus	ہیگیسزاتوس
Hexaminus	ہکزامی نوس	Heladae	ہیلیادی
Hittite	خطی	Helartus	ہیلی آرتوس
Himera	ہمبرا	Helce	ہیلی کے
Hipparchus	ہیپارخوس	Helicon	ہیلی کون
Hippias	ہیپاس	Helios	ہیلیوس
Hippobotae	ہیپوبوتائے	Hella	ہیلا
Hippocleides	ہیپوکلیدس	Hellanicus	ہیلانی کوس
Hippoclus	ہیپوکلوس	Hellen	ہیلین
Hippodamia	ہیپودامیا	Hellenus	ہیلینوس
Hipponax	ہیپوناکس	Hellespont	ہیلینس پونٹ
Hipponicus	ہیپونیکوس	Hephaestus	ہیفاستس
Hipponion	ہیپونیون	Hera	ہیرا
Hissarlik	حصار لک	Heracleia	ہیراقلیا
Hippothoon	ہیپوتھوون	Heraeum	ہیرائیوم
Hippothoontis	ہیپوتھوونٹس	Herakles	ہیراکلس
Hippys	ہیپیس	Heraklidae	ہیراکلیڈ - ہیراقلیان
		Hermes	ہیرمس

Icarus	اکاریوس	Homer	ہومر
Icos	اکوس	Homeric	ہومری
Ida	ایدا	Hyacinthia	ہیاسینثیا
Idalum	ادالیوم	Hyacinthos	ہیاسینثوس
Idas	اداس	Hyamcia	ہیامیا
Idomeneus	ادومینوس	Hyanthidas	ہیانثی داس
Iliad	ایلیاد	Hybla	ہیبلا
Ilium	ایلیوم	Hyblon	ہیبلون
Illyria	ایلیریا	Hydreal	ہیڈریا
Illyrian	ایلیریائی	Hydrus	ہیڈروس
Imbrasu	امبراسوس	Hyele	ہیے
Imbros	امبروس	Hylles	ہیلس
Inachos	اناکوس	Hyllus	ہیلوس
Indo European	ہندو یورپی	Hypanis	ہیپانس
Ino	اینو	Hypata	ہیپاتا
Io	یو	Hypermnestra	ہیپرمسترا
Iolcus	یولکوس	Hyrnetho	ہیرنیتھو
Iole	یولے	Hysiae	ہیسیائے
Ionian	ایونیائی	I	
Ios	یوس	Iacchus	یاکھوس
Iphigenia	انی گے نیا	Ialysus	یالی سوس
Iphitus	انی ٹوس	Iaphygia	یافی گیا
Isagoras	اساگورس	Iaphygian	یافی گی
Ischia	اسنیا	Iapyx	یاپیکس
Ismenus	اسمینوس	Ibicus	ایبیکوس

Laphystius	لافیس تیوس	Isthmius	استھمیوس
Lapithae	لاپی تھی۔ لاپی پتھارے	Istrus	ایستروس
Larissa	لاریسا	Italus	ایٹالوس
Larymna	لاریمنا	Ithaca	ایٹیکا
Lasus	لاسوس	Ithome	ایٹومے
Latin	لاطینی	Iton	ایٹون
Lebadeia	لیباویہ	J	یا سون
Lebedos	لیبے دوس		
Lechaeum	لیخائیوم	K	کھٹاس
Leda	لیدا		
Leka	لیکا	L	لہبداکوس
Lelantian	لہلانٹی		
Leleges	لیلیگی	Labda	لابڈا
Lelegic	لیلیگی		
Lelex	لیلیکس	Labdacus	لابڈاکوس
Lemnian	لیمنیسی		
Lemnos	لیمنوس	Labotas	لابوٹاس
Lenaen	لے نایا		
Leobotas	لیوبوٹاس	Labynetus	لابی نیتوس
Leocedes	لیوکیدیس		
Leon	لیون	Labyrinth	لابیرنٹھ
Leonidas	لیونیداس		
Leontini	لیونتی	Lacedemonian	لاکی دیمونی
Leontis	لیونٹس		
Leos	لیوس	Laconia	لاکونیہ
		Lacrines	لاکری نیس
		Laius	لایوس
		Laomedon	لامیدون
		Laos	لاؤس
		Laphanes	لافانیس

Lynceus	لیکیوس	Lesbos	لیسوس
Lysander	لساندر	Leschae	لیسحائے
Lysanias	لسانیاس	Leto	لیتو
Lysis	لیسیس	Leucas	لیوکاس
M	ما	Leucothia	لیوکوتھیا
		Liburnian	لیبرنی
Ma		Lichas	لیکاس
Macedonia	مقدونیہ	Liman	لیمان
Macedonian	مقدونی	Limnatis	لیمانس
Maeander	میاندر	Lindian	لندوسی
Maeandrus	میاندر بوس	Lindus	لندوس
Maeotic Lake	بحیرہ مایوتس	Lipara	لیپارا
Magna Graecia	یونان کبیر	Locri	لوکری
Magnesia	مگنیشیا	Locris	لوکرس
Magnetes	مگنیٹس	Lycaon	لیکاؤن
Magnisi	مگنیزی	Lyceum	لیکیوم
Malacus	مالاکوس	Lycia	لیسیہ - لیکہ
Malaus	مالاوس	Lycidae	لیکوسی
Malea	مالیا	Lycomidae	لیکومیدائے
Males	مالیس	Lycus	لیکیوس
Manes	مانیس	Lycosura	لیکوسورا
Mantineia	مینتی نیہ	Lydia	لیدیہ
Marathon	ماراتھون	Lydian	لیدیوی
Masalia	مسالیا	Lydus	لیدوس
Masu	ماسو	Lygdamus	لیگداموس
Mazares	مازاریس		

Mermnadae	مرنادی	Medea	میدیا
Merops	میروپس	Medes	میدوی
Mesambria	میسامریا	Medma	میدما
Mesola	میسولا	Medon	میدون
Messana	مسانا	Megabysus	میگا بیز
Messapi	مساپی	Megacles	میگا کلیس
Messapian	مساپین	Megalopolis	میگا لوپولس
Messene	مسینے	Megara Hyblaea	میگار ایبلیا
Messina	مسینے	Meilichius	مے لی خیوس
Messenian	میسونی	Melanippus	میلانی پوس
Messinia	مسینبہ	Melanthus	میلانتھوس
Metagenes	متا گنیس	Melas	میلکس
Metapontum	متاپونٹوم	Melcager	میلکاگر
Methymna	متھیمنا	Melcertes	میل کرتس
Micciades	مکیا دیس	Meles	میلیس
Midas	میداس	Melissa	میلستا
Milesian	میلطی	Melite	میلٹے
Miletus	میلط	Melkarth	ملکارٹ
Milo	ملو	Melos	میلوس
Miltiades	ملیتا دیس	Memphis	میمفیس
Mimnermus	میمنرموس	Mende	مے دے
Minayae	میناسی - میائے	Menelaus	مے لاؤس
Minoa	مینوا	Menephta	مینفٹا
Minotaur	مینو تاور	Menestheus	مینس تھیوس
Minos	مینوس	Menidi	مینیدی

Naupactus	تویاکس	Mitylene	میتی لنہ
Nauplia	نوپلیا	Mollosian	مولوسی
Naxian	ناکسوسی	Molycrea	مولیکریا
Naxos	ناکسوس	Monaco	موناکو
Neapolis	نیاپولس	Monoecus	مونوے کوس
Nectar	نکدار	Monteleone	مونٹے لیونے
Neda	نیدا	Mosehi	موسھی
Nedon	نیدون	Mothaces	موٹھاکس
Negro	نیکرو	Mothone	موٹھونے
Neleidae	نیلے یوسی	Motye	مونے
Neleus	نیلوس	Mummius	مبوس
Nemean	نی سیائی	Musaeus	موزائیوس
Neobule	نیوبولے	Mycale	مکالے
Neodamodes	نیو دامودیس	Mycenae	میکے نائے
Neoptolemus	نیو پٹولیموس	Myconos	میکوئوس
Nephele	نہفیلے	Myron	میرون
Nessus	نیسوس	Myrsus	میرسوس
Nestus	نستوس	Mysian	میردی میزیائی
Nicaea	نقیہ نکائیہ	Myson	میزون
Nicander	نیکاندر	Myus	میوس
Nice	نیس	N	نجنہ صر
Nicolaus	نیکولاؤس		نابوناہ
Niobe	نیوبے	Nauaris	ناواریس
Nisus	نیسوس	Naucratis	نیو کراتس

Omphalos	اوم فالوس	Nisyros	نسی روس
Oneatae	اونیا تائے	Nubia	نوبیہ
Onomacritus	اونوما کری توس	Nycteus	نیکٹیوس
Onomastus	اونوماس تئس	O	
Opheltas	اوفیلیاس		اوغا
Opheltes	اوفل تئس	Oceanus	اوتیانوس
Opuntii	اوپن نی	Odessus	اودسیوس
Opus	اوپوس	Odysseus	اودہسیوس
Orbitellus	اوربی ٹلس	Odyssey	اودسی
Orchomenus	اورخومینوس	Oechalia	اوعہالیہ
Orescu	اورسکی ای	Oedipodeia	اوعڈیپودہ
Orestes	اورسٹس	Oedipus	اوعڈیپوس
Oresthesians	اورستھیائی	Oelycus	اوعلیکوس
Orneatae	اورنیاتی	Oeneis	اوعنئیس
Oroities	اورویٹس	Oeneus	اوعنئوس
Orpheus	اورپوس	Oenomaus	اوعنوماؤس
Orphici	اورفی کی	Oenopion	اوعنوپون
Orthagoras	اورتاغورس	Oenotrian	اوعنوتری
Orthia	اورتھیا	Oenus	اوعنئوس
Ortygeia	اورتیجیا	Oeta	اوتہا - ایتہ
Oscan	اوسکانی	Oileus	اوعیلیوس
Ossa	اوسا	Olbia	اولبیا
Othryadas	اوتھریاداس	Olenus	اولنئوس
Othrys	اوتھریس	Olympus	اولمپوس
Oxylus	اوسیلیوس	Omphale	اومفالے

Panopeus	پنوپیس	Oxyntas	وکسین تاس
Panopus	پانوپوس	Ozolian Locrian	دزدونی لوکریسی
Panormus	پانورموس	P	
Pantaleon	پنتالیوں		
Panticapaeum	پانتی کا پیوم	Padasa	پیداسا
Paparethus	پاپارسے ٹھوس	Paeon	پایاں
Paphus	پافوس	Paeania	پایانیا
Parali	پارالی	Paeonidae	پایانوسی
Parian	پاریوسی	Paestum	پایستوم
Parnassus	پارماسوس	Pagasae	پگاسائے
Parnon	پارنون	Pagasaic Gulf	پطیج پگاسائے
Paros	پاروس	Palamades	پالامادیس
Parthenu	پارٹھنئے	Palazzoli	پالازتولی
Parthenon	پارٹھنئون	Palermo	پالرمو
Pathenope	پارٹھنوپے	Palladium	پالادیوم
Pasiphae	پاسی فائے	Pallas	پالاس
Patrae	پاترائے	Pallene	پالنے
Patroclus	پاتروکلوس	Pamisos	پامیسوس
Pausanias	پیتھوسانیاس	Pamphylia	پمفی لیا
Pedasus	پیداسوس	Pan	پان
Pediaei	پیدے دباے	Panaetolian	کوہ پانائے تو نکیم
Pegae	پے گائے	Mountains	
Pegasus	پیگاسوس	Pandion	پاندیون
Pedonomus	پی دونوس	Pandionis	پان دیونس
Peiria	پی ریا	Pangaic Mines	ساون پانگیوس
		Panathenaea	پان تھنیا

Perseidae	پرسیوسی	Peirene	پی رینے
Perses	پرسینز	Pelasia	پیلایا سکیا
Perseus	پرسیوس	Pelagians	پیلایا سکی
Pessinus	پسیسی نوس	Pelagiotis	پیلایا سکیوٹس
Peucetians	پیو کے تی	Pelagus	پیلایا سگوس
Peucetius	پیو کے نیوس	Peleus	پے لیوس
Phæbus	فی بس	Pelias	پے لیا س
Phalaris	فالارس	Pelion	پے لیون
Phalces	فالکس	Pellene	پے لے نے
Phalerium	فالیر یوم	Pelopidae	پیلوپیدی
Phanagoria	فاناگوریا	Pelops	پیلوپس
Pharæe	فارائے	Peloponnisus	پیلوپونیز
Phareatto	فریانو	Peneius	پے نیوس
Pharsalus	فارسا لوس	Penelope	پے نیے لوپے
Phaselis	فاسے لس	Penestae	پینستی
Phasis	فاسس	Pentacosiomidimni	پیناکوسیمیدیمی
Pheidon	فی دون	Pentelicon	پینٹیلیکون
Pheneus	فے نیوس	Pentheus	پینٹھیوس
Pherae	فے رائے	Penthilus	پینٹھی لوس
Pherecydes	فیری کیڈس	Periander	پیری آندر
Pheretyme	فیری تیمے	Percles	پیرکلیس
Phigalia	فیکا لیا	Perieres	پیری ایرس
Philogenes	فلوگیس	Perinthus	پیرنٹھوس
Philolaus	فلولاؤس	Perioici	پے ریوکی
Philomela	فلوملا	Parrhaebi	پارہابی

Pittacus	تیا کوس	Philotas	فلوتاس
Pittheus	پیتھیوس	Phintas	فینٹا
Pnyx	پنیکس	Phlegyae	فلے گیائے
Plataea	پلاٹیا	Phlius	فلیموس
Plato	پلاطون	Phocaea	فوکبہ
Pleoron	پلیورون	Phocian	فوکسی
Plutis	پلوٹس	Phocis	فوکس
Podaleirius	پودالیریوس	Phocium	فوکیم
Poleion	پولی اون	Phocus	فوکس
PolICASTRO	پولی کاسترو	Phocylides	فوکلیڈس
Polhs	پولس	Phoenicians	فینیقی
Pollux	پولکس	Phoenix	فونیکس - فنی نکس
Polybius	پولی بوس	Phryconis	فری کوس
Polydectus	پولی دیکٹوس	Phrygian	فریجی
Polydorus	پولی دوروس	Phrynon	فریون
Polycrates	پولیکراتیس	Phthiotis	فیتھئوتس
Poseidor	پوسیدون	Phye	فئی
Poseidoma	پوسیدوما	Phytalidae	فیتالڈائے
Potidaea	پوتیدیہ	Pindus	پندوس
Pozzuoli	پوتسولی	Piombino	پیومبینو
Prasiae	پراسیائے	Pisa	پیزا
Prism	پریام	Pisatae	پیزائی
Priene	پریہنہ	Pisistratidae	پیسٹراتائی
Prochyte	پروچیٹہ	Pisistratus	پیسٹراتوس
Procida	پروکیدہ	Pisus	پیزوس

Pyxos	یکسوس	Procles	پروکلیس
R		Progne	پروگنے
Rameses	رامسس	Proitidae	پروئے توسی
Rhadamantus	رہا دمانوس	Proitus	پروئے توس
Rhea	رہیا	Prometheus	پرومئیٹیس
Rhegians	رہجیوسی	Pronoia	پرونویا
Rhegnidas	رہجینی داس	Propontis	پروپونٹس
Rhegium	رہجیوم	Prytanis	پری تانٹس
Rheneia	رہنیہ	Prytaneum	پری تانیوم
Rhetra	رہتیرا	Psammeticus	پسامٹیکس
Rhium	رہیوم	Psophis	پسوفس
Rhoecus	رہوئے کوس	Pteru	پتیری
Rhodes	رہودس	Pulesta	پولستا
Rhypes	رہیپس	Pylagorae	پیلگورائے
Rome	روما	Pyrhos	پیرھوس
S		Pylia	پی لوسی
Sadyattes	سادیاتیس	Pylos	پی لوس
Salamis	سالامس	Pyraechmes	پی رائچمس
Salerno	سلمو	Pyrha	پیرہا
Sallentini	سالن تینی	Pythagoras	پیتاغورس
Salmoncus	سالموئوس	Pythermos	پی تھرموس
Salyes	سالی ایئر	Pythia	پیتھیا
Same	سامے	Pythian	پیتھونی
Samos	ساموس	Pythias	پی تھیاس
Samothrace	سامو تھریس	Pythe	پیتھو

Shardana	شاردانا	Samia	سامیہ
Sicani	سکانی	Sane	سانے
Sicanian	سکانی	-	سانگار بوس
Sicel	سقال	Sappho	سافو
Sicily	سیسیلی	Sardis	ساردس - سارد
Sicyon	سیکیون	Saronic Gulf	خلج سارون
Sidon	سیدا	Sarpedon	سارپیدون
Sigeum	سیگیوم	Scamander	سکاماندر
Sigeum	سیگیوم	Schoenus	سکوے نوس
Singos	سنگوسس	Scripu	سکریپو
Sinope	اسنوپ	Scyathus	سیکیاتھوس
Siphnos	سیفونوس	Scylletion	سکی لے تیون
Sipylos	سیپی لوس	Seyllis	سکی لیس
Siris	سیرس	Seythian	اسکیثی
Sisyphos	سیسی فوس	Sebastapol	سیبوستوپول
Sithonia	سیٹھونیا	Seisachteia	سی زاختا
Smaechus	سمائے تھوس	Selene	سلینے
Smineridas	سمندریداس	Selnus	سلی نوس
Smyrna	سمرنا - از مہر	Selymbria	سلیمبریا
Soli	سولی	Semele	سیمیلے
Solon	سولون	Semitic	سامی
Solus	سولوس	Seriphos	سیری فوس
Solygeius	سولی گیوس	Servius Tullius	سرویس تولیس
Soma	سوما	Seti	سیتی
Sophists	سوفسطائی	Shakalsha	شاکلشا

T			
Tabalus	تابالوس	Sophocles	سوفوکلئس
Taenarum	تائنا روم	Sorrento	سورنٹو
Taman	تامان	Sous	سودس
Tanagra	ٹانگرا	Sparta	اسپارٹا
Tanais	ٹانائس	Spartan	اسپارٹانی
Tantalus	ٹنتالوس	Spartiate	اسپارٹانی
Taras	ٹاراس	Spata	سیاٹا
Tarentum	ٹارنٹوم	Spercheus	سپیرچئوس
Tarquinius	ٹارکوئی نیس	Stagerus	سٹاگیرس
Superbus	سوپربس	Stenyclarus	سٹینی کلاروس
Tatessus	ٹاتسےس	Strabo	اسٹرابو
Tauri	ٹاؤری	Strymon	سٹری مون
Tauromenium	ٹورومینیوم	Stymphalus	سٹم فالوس
Tygetus	ٹے گیٹوس	Styria	سٹیریا
Teans	ٹیوسی	Styx	سٹیکس
Tegea	ٹیگیا	Sybaritic	سی بارسی
Tegeatae	ٹے گیائی	Sybaris	سیبارس
Telamon	ٹیلامون	Sybotas	سی بوتاس
Telchines	ٹیلخیں	Syloson	سی لوسون
Teleboaus	ٹیلے بوائے	Synoicia	سی نوے کیا
Teleclus	ٹیلیکلوس	Synoikismos	سی نوے کرئوس
Telemachus	ٹیلے ماخوس	Syracuse	سیراقوسہ
Telephus	ٹیلے فوس	Syros	سیروس
Telesicles	ٹیلے سیکلیس	Syrtes	سیرٹیس
		Sysrtia	سیسرتیا

Theognus	تھیوگنس	Tellus	تیلوس
Theopompus	تھیوپومپوس	Telys	تیلیس
Thera	تھیرا	Temeneum	تیمینوم
Theras	تھیراس	Temenus	تیمینوس
Thermaie Gulf	خلج تھیرمائے	Temesa	تیمسیا
Theseidae	تھیسیڈائی	Tempe	تیمپے
Theseus	تھیسیوس	Tempsa	تیمپسا
Thesmophorus	تھیسموفورس	Tenedos	تینینے دوس
Thespis	تھیسپس	Tenos	تینوس
Thespieae	تھیسپیاے	Teocri	تیو کری
-	تھسالیڈس	Teos	تیوس
Thessalus	تھسالیوس	Terina	ترینا
Thesur	تھسٹرس	Terpander	تیرپاندر
Thessaly	تھسلی	Terra di Otranto	تیرا دی اوترانتو
Thetis	تھیسٹس	Teiranova	تیرانووا
Thornax	تھورنکس	Thallo	تھالو
-	تھیمیس	Thales	تھالس
Thracian	تھریسی	Thapsus	تھابسوس
Thracian Sea	بحیرہ تھریس	Thaso	تھاسوس
-	تھراسی پولوس	Theagenes	تھیآگینس
Thucydides	تھوسیڈیدس	Thebais	تھیبایس
Thurn	تھوری ای	Thebes	تھیبز
-	تھی اس ٹیس	Theocles	تھیوکلئس
Thymotas	تھی ٹوٹاس	Theodorons	تھیوڈوروس
Thyrea	تھی ریا	Theodosia	تھیوڈوسیا

Tyras	تیراس	Tibareni	تبارینی
Tyre	صور	Timaeus	تیمائیوس
Tyrian	صوری	Timandra	تیمندرا
Tyrtaeus	تیرنائیوس	Tiryns	تیرینز
U	امبریائی	Tisamenus	تیسامینوس
		Titormus	تیتورموس
Umbrian		Torone	تورونے
V	ویلے	Torthebus	تورثیبوس
Velia		Trapezus	تراپی زوس
Vesta	دیتا	Triacades	تریاکادیس
Via Popilia	ویا پوپلیا	Tricca	تریکا
Vibo	ویبو	Triopas	تریوپاس
X	زانتھوس	Triopian Promontary	تریوپیان پرمونٹری
Xanthus		Triopium	تریوپیم
Xenophanes	زینوفانیس	Triphyia	تریفیلیا
Xuthus	زوتھوس	Triphylian cities	تریفیلیاں
Z	زائینٹھوس	Triptolimus	تریپٹولیموس
Zacynthus		Tritaea	تریٹایا
Zaleucus	زالیکوس	Troizene	تریڈینے
Zancla Messana	زانکلے مسانا	Trojan	تروائی
Zanes	زانیس	Troy	تروائے
Zephyrium	زفیریوم	Tursha	تورش
Zethus	زیتھوس	Tydeus	تیڈیوس
Zeugitae	زیوگیٹائی	Tyndaridae	تینداریدی
Zeus	زیوس	Tyndarus	تینداروس
Zephyrus	زوفیروس		

صحت نامہ

تاریخ یونان قدیم

جلد ۱ و جلد ۲ بابا انبیت ۶

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۶	تو موجود تھے ہی نہیں	موجود نہیں تھے	۱۹	۱۱	رکھا ہے اور یہ	رکھا ہے - یہ
۹	۸	عیسویت کی	عیسویت کی	۲۰	۱	متحد	متفق
۱۰	۱۶	باوجودیکہ مشرق	مشرق میں تو	=	۲۳	Griechische	Griechische
		میں مطلق -	مطلق -	۲۱	۱۶	اور	اور
۱۰	۱۶	پھر بھی	اس کے برعکس	۲۲	۱۰	یہ	یہ
۱۱	۳	دیں با تو	دیں تو	=	۱۶	Daremburg et-Daremburget-	Daremburg et-Daremburget-
=	۲۲	اسی کمی کی	اسی کی	=	=	Saglio	Saglio
۱۶	۱۰	میں (سنگتہ ق م تا	سنگتہ ق م تا	۳۳	۱۶	Alterthumwi	Alter thunwi-
		م تا ۳۳۵ ق م	۳۳۵ ق م	=	=	sen Schaft	sen schaft
۱۶	۱۳	دُنکر	دُنکر	۲۳	۲۰	Bibliotheca	Bibbotheca
۱۸	۳	Problem	Problems	۲۴	۲	کاتو سرے	کاتو سرے
=	۱۲	Thirl-wall	Thirlwall	=	۱۲	اشٹان	اشٹان
=	۱۳	دیو، ریو، لی	دیو، ریو، لی	۲۵	۸	x	x
۱۹	۴	شائے ہوئی ہے	ہوئی ہے	۱۶	۱۶	Meyer	Moyer
۲۰	۴	کھینٹن	کھینٹن	۲۶	۱۱	کرم	کرم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸	۸	برائے نام	نام نہاد	۶۴	۵	تھار کی لیس	تھا۔ اکی لیس
۲۹	۱۴	Xui	xvi	۱۲	۱۲	کیٹھو لیس	کیٹھو لیس
۳۹	۱	خانکریس	خانکریس	۶۶	۲۳	نچیا دیلی	سکیا دیلی
۴۲	۴	میں	کی طرف	۶۴	۲۳	کی	کیا
۱۴	۱۴	ظروف کوہی	کوہی طاس	۶۸	۲۳	اُن کا	اُن کے قیام کا
۴۴	۲	Geographue	Géographie	۶۹	۲۰	قیضیہ	قبضہ
۱۱	۱۱	اولمپیاہیکانے	اولمپیاہیکے نائی	۷۱	۹	یلو بیوں	پیلو بیوں
۱۵	۱۵	Leake	Leake	۷۱	۹	پلوس	نیلوس
۱۶	۱۶	اگر فس	اگر فس	۷۱	۱۳	یو سانیاس	پو سانیاس
۲۱	۲۱	ہین سین	ہین سن	۷۳	۲۳	Ethek	Ethik
۳۹	۲۳	Willanowits	Williamowits	۷۵	۱۰	لائیزنگ	لائیزنگ
۷	۷	Honerische	Homerische	۷۷	۱۵	Staatalter-	Staatsalter-
۷	۷	Untersuchun-	Untersuchun-	۷۷	۷۷	thumes	thuemer
۷	۷	gen	gen	۷۷	۱۱	اپاٹرس	ایپاٹرس
۵۰	۲۰	انبار	دقائے	۷۷	۱۲	نے جو	نے جو
۵۱	۲۵	آباء اجداد	آباء اجداد	۷۷	۱۶	میرڈوٹش	ہیرڈوٹش
۵۵	۲۴	Stamme	Stamme	۷۷	۲۱	Keepert	Kiepert
۵۶	۲۰	ہے، ایویائی کسی	ہے ایویائی کسی	۷۸	۴	پشاس روووں	اس کے پیشروں
۷۲	۱۵	الہ پرستی	ارباب پرستی	۸۰	۱۰	لیگیس اور ایک	لیگیس ایک
۷۳	۱۶	یاگا سائے	پاگا سائے	۸۳	۹	اپنی تضحیٰ اور قانگی	گوا تضحیٰ کیا
۷۷	۱۹	صور	صور	۸۴	۱۲	یلا سکی	پیل سکی
۷۷	۲۰	کادیائیوں	کادیائیوں	۸۵	۱۴	پو سانیاس	پو سانیاس
۷۷	۱۹	صور	صور	۸۶	۶	کیپرٹ	کیپرٹ
۷۷	۲۰	کادیائیوں	کادیائیوں	۸۶	۶	پو سانیاس	پو سانیاس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۱۹	کور تیس	کورے تیس	۱۲۳	۲۱	L Ort	Part
۹۱	۲۳	اور	x	۱۲۴	۱۹	naris	Narr
۹۲	۲۴	اور	با	۱۲۵	۲۰	بائی زلفیس	انتھنا
۹۳	۲۱	کی ایک	کی یہ ایک	۱۲۶	۲۳	لاپروس کے	بینزانیوس
۹۵	۱۳	واقعہ	برونگمان	۱۳۱	۱۲	کر دیا ہوا درتھنر کر دیا ہوا۔	تھنر
۹۶	۲۰	میں	واقعا	۱۳۳	۱۱	واپس	واپس
۹۷	۱۳	پڑھنے	پڑنے	۱۳۵	۶	جید خاص حصے	x
۹۸	۷	غیش	گئی ہوں	۱۳۶	۸	داناؤس	داناؤس
۹۹	۱۷	تضا	تضاد	۱۳۷	۱۵	اکری سیوس	اکری زیوس
۱۰۰	۱۷	اس بات	اسباب	۱۳۹	۱۵	انتہی	ان ہی
۱۰۱	۱۳	Nnach	nach	۱۴۵	۱۹	آمارات	آماریات
۱۰۲	۱۸	L,ile	l île	۱۴۶	۲۲	گیا ہے جلا وطنی	گیا ہے کہ جلا وطنی
۱۰۷	۹	کے	میں	۱۴۷	۲۴	Rovue des	Revue des
۱۱۰	۸	اور	با	۱۴۸	//	eludes	études
۱۱۱	۱۵	اپنی کتاب	اپنے مضمون	۱۴۹	//	greerues	grecques
۱۱۳	۱۳	بعض	بعض	۱۵۰	۱۳	اور اس پوجا	اور کیا اس پوجا
۱۱۴	//	Murray's	Hand-book	۱۵۱	۱۵	تین داریوسی	تین داریوسی یا
۱۱۵	۷	کیٹونیس	کیٹونیس	۱۵۲	۷	دیو سکوری	دیو سکوری
۱۱۶	۱۳	برآمد	درآمد	۱۵۳	۱	سور	سور
۱۱۷	۱۷	فیلی ان	شلی مان	۱۵۴	۳	ہونگے اور ان کا	ہونگے، لہذا ان کا
۱۱۸	۱۲	ہر جگہ	غرض ہر جگہ	۱۵۵	۱۷	اور چونکہ	نیز چونکہ
۱۲۰	۶	پاسا اور یکے دوتا	پاسا، یکے دوتا	۱۵۶	۱۷	کافی دون	کالی دون

صنف	فصل	صحیح	صنف	فصل	صحیح
۱۵۵	۶	کوئی بندرگاہی خیالی بندگاہ آتی	۱۸۱	۲۰	فیلوز نیوٹن
"	۱۳	مینائیوں	۱۸۲	۷	ارگیڈیا
"	۱۵	ارکو	"	۱۲	۲، ۱، ۲
۱۵۷	۱۳	غیر فانی ہیں	"	۱۵	ہیلوناس
۱۶۱	۴	قہار مہو دہی	"	۲۳	Allerthums
"	۱۷	اسی طرح	۱۸۳	۲	سپوس
۱۶۳	۵	زیوس تو	۱۸۴	۱۲	کاریائیوں کے
"	۶	تھا	"	۲۳	پٹوسا نیاس
۱۶۵	۲۵	میش	۱۸۵	۱۸	"
۱۶۹	۶	بجاری	"	۲۳	اشترابو
۱۷۰	۱	تھا	۱۸۷	۶	Milet
۱۷۶	۲۵	پٹوسا نیاس	"	۸	گرو فیلوس
۱۷۷	۸	مینے لاؤس	"	۹	استرابو
"	۱۲	اتلس	"	۲۳	Prienensium
۱۷۸	۶	ورا ایگلانی کوٹا فوراً ایگلانی	۱۸۸	۲	کوٹوفون
"	۳	کرلیگے اس	۱۸۹	۱۲	اکفورٹ
"	۱۲	برائے نام	۱۹۰	۱۹	کرتیوس
"	۱۵	فراری لیمپیری	۱۹۱	۲۱	۶، ۶، ۴، ۷
"	۱۵	فراری لیمپیری	۱۹۲	۲۳	اولیاریوں
"	۱۷	نیلپوس	۱۹۳	۱۰	Gottesdienste
"	۱۷	دور داس	"	۱۱	Vorgesch. von
"	۲۴	Dur ۸۰	"	"	Rh.
"	۲۷	کوڑھ کا	۱۹۴	۲۷	پستیدون
۱۸۰	۹	اپسی دور دس	۱۹۵	۳۰	لقوتیہ

صفحہ	سطر	فعل	صحیح	صفحہ	سطر	فعل	صحیح
۱۹۶	۶	خیتوم	خی تیموم	۲۱۲	۹	وہ	ایو نیانی
"	۱۸	Ohnefalsch	Ohnefalsch	۲۱۳	۲	اور	۲
"	۲۳	Richter	Richt.	۲۱۵	۸	کہ عاتر الناس بھڑتی گویا مائے الناس کہ بھڑتی	
۱۹۸	۲	گویا	گویا	"	۱۱	شلمان	شلمان
"	۱۳	زیگر مندر	زیگر مندر	"	۵	Homershe	Homershe
۱۹۹	۲۱	Wanderung	Wandeung	۲۱۶	۱۰	پڑھتے	پڑھتے
۲۰۲	۱۶	کارڈنر	کارڈنر	۲۲۰	۱۸	تھے	ہیں
۲۰۳	۵	ہوتے ہیں	ہوتے ہیں	۲۲۲	۱۸	استعمال نہ	استعمال نہیں
"	۱۹	کیسے یا وندی نیچے	کیسے یا وندی نیچے	"	۱۱	ہم آجکل	آجکل
"	"	کی	کی	"	۱۵	سونوں	سونوں
۲۰۴	۱۰	by Kische	lykische	"	۱۰	پوسا ساس	پوسا ساس
"	۱۶	Bendorf	Benndorf	۲۲۲	۲۲	کار آدر	بار آدر
"	"	Rericht	Bericht	۲۲۳	۱۸	Handle	Handb
"	"	Expeditionem	Expeditionen	۲۲۵	۴	شہر کہ	شہر کہ
"	۱۸	nache	nach	"	۱۲	رہتے تھے	ہوتے تھے
۲۱	۲۱	اشٹکارٹ	اشٹکارٹ	۲۲۶	۲۱	نیانی	نیانی
۲۴	۲۴	یونگس	یونگس	۲۲۷	۲	پولی دیکھتے	پولی دیکھتے
۲۰۵	۱۸	ہومر کے	ہومری	"	۹	پری تانس	پری تانس
۲۰۶	۲۳	Hufl	Aufl.	۲۲۸	۱۶	لیکے گوس	لیکے گوس
۲۰۷	۱۸	Entureckelung	Entwickelung	۲۲۹	۱۸	Moellendorff	Moellendorff
"	۲۳	زنگے بس	زنگے بش	"	۲۳	لاکے دیون	لاکے دیون
۲۰۹	۶	اود	x	۲۳۱	۴	اپو نو	اپو نو
"	"	بلکہ ایک ہی	بلکہ درحقیقت ایک ہی	"	۲۱	بقدار	بقدار
۲۱۰	۸	دوسرے کے	علاوہ ادیں	۲۳۲	۳	بادی	بانی

صفحہ	خط	صحیح	صفحہ	خط	صحیح
۲۳۲	۴	اور	۲۵۷	۲۲	۴۰۶، ۱۶، ۴۴
۱۹	برعکس پ	برعکس ہے۔ پ	۲۵۹	۵	اب
۱	کر سکتے ہیں	کر سکیں گے	۲۱	سرکاری	سرکاری
۶	متسلط	متسلط	۲۲	از پنے	ازینے
۱۴	Erwerb	Crwerb	۱	مرکر حکومت	مرکزی پہلوئے ہوئے
۲۴	Husolt	Buselt	۹	اکتے	اکتے
۲۲	۲۳۴۷	۲۳۴۷	۲۲	بریزلاؤ	بریزلاؤ
۱۰	اور	بلکہ	۲۳	سودریانی	دوریانی
۱۶	اُن	ان	۲۱	نیثوی	نیثوی
۲۱	ueber	uuber	۹	اگر	اگر
۷	بادشاہ سامنے دکر	بادشاہ اس کے	۹	میںدونی	فئیدونی
۶	ساختے ہوکر	ساختے ہوکر	۲۲	بوسولٹ پر	بوسولٹ؛
۶	موسیقی کی تعلیم	موسیقی	۵	یاد رکھنا چاہئے	یاد رکھنا چاہئے کہ
۱۰	کو	x	۶	پر گئے	پر گئے
۴	فائدہ اٹھایا اور	فائدہ اٹھا کر	۲۳	لاکے دیونیان	لاکے دیونیان
۵	یے ریوٹگی	پے ریوٹگی	۶	خبریں	خبریں
۲۳	پیزا پنتالیون	پیزا والے پنتا	۱۹	بوسولٹ	بوسولٹ
۵	اختراع	اختراع	۱۶	میں پائے جاہیں	پائے جاتے ہیں
۱۱	سیپوتاس	سیپوتاس	۲۳	رتبے	میشیت
۱۲	دائینا	اندانیہ	۱۹	مثالب	معائب
۳۱	یونانیاس (۳۱)	یونانیاس	۱۱	بن گیا؛	بن گیا
۳	(۳)	(۳، ۳، ۳)	۱۸	رکھی گئی۔ با اینہم	رکھی گئی، با اینہم
۳	بھی	x	۵	جاتا ہے۔	جاتا ہے
۲	۲۵۷	x	۲۳	اعمال	افعال

صفحہ	سطر	خط	صحیح	صفحہ	سطر	خط	صحیح
۲۹۱	۱۵	زؤتھوس	زؤتھوس	۲۳۳	۹۰۲	؟	صحیح
۲۹۵	۱۱	خیال کی یہ	خیال کی یہ	۱۶	۱۶	Schaeffe	Schaeffe
۲۹۸	۳	جمع ہونے	جمع ہوتے تھے	۲۲	۲۲	۴۱	۴۱
۱۶	۱۶	ایتولی	ایتالی	۲۳	۲۳	ہندی پجاری	پجاری
۲۲	۲۲	۲۰ ہیلوس	۲۰۔ ہیلوس	۱۵	۱۵	۴۶	۴۶
۷۷	۷۷	کیونوس	کیونوس	۲۳	۲۳	دیبیڈلزن	دیبیڈلزن
۳۰۰	۳	معلوم ہوتا ہے	x	۲۴	۲۴	باکھوس	باکھوس
۳۰۱	۱۱	۴۶۲	۴۶۲	۱۹	۱۹	۴۵	۴۵
۱۶	۱۶	۵۴۶	۵۴۶	۲۳	۲۳	سال گرہ	سال گرہ
۱۹	۱۹	۲۲۱	۲۲۱	۱۸	۱۸	کرتیوس	کرتیوس
۲۱	۲۱	ترجما کئے	ترجما کئے	۱۸	۱۸	Cyclades	Cyclades
۲۳	۲۳	راستے	واسطے	۱۶	۱۶	اسکیٹھیہ	اسکیٹھیہ
۳۰۳	۱۵	سیرودہ	سیرودہ	۱۹	۱۹	بوسفورس یونانی	بوسفورس کے یونانی
۳۰۴	۱۲	کر لیا تھا	کر لیا ہوگا	۱۶	۱۶	”خیمہ گاہ تھا“	”خیمہ گاہ“ تھا۔
۱۲	۱۲	کرنے لگے	کرنے لگے ہو گئے	۲۱	۲۱	اور اول الذکر	اور اول الذکر
۳۰۵	۵	جانا	جاتا	۳	۳	ستری ہون	ستری ہون
۳۰۹	۲	جنس	انہیں	۲۳	۲۳	Chalcidicae	chalcidicae
۳۱۶	۲۳	Olympia	Olympia	۱۸	۱۸	Monatschr	Monatschr
۳۳۳	۲۲	اور تی گیا	اور تی گیا	۲۳	۲۳	Mordtmann	Mordthmand
۳۳۳	۱۶	اکیاون ویں	اکیاون ویں	۱۵	۱۵	بجیرہ اسود سے	بجیرہ اسود پر
۲۴	۲۴	۶۶	۶۶	۲۴	۲۴	نویادائی میسا برک	نویادائی میسا برک
۳۲۶	۲۴	مختلف	مختلف	۱۶	۱۶	پالی پالی	پالی پالی
۳۳۶	۱۳	۶۲۵	۶۲۵	۱۶	۱۶	پالی پالی	پالی پالی

صفحہ	سطر	خط	صحیح	صفحہ	سطر	خط	صحیح
۳۷۸	۲	ری	ریس	۳۷۸	۲	ری	ریس
۳۸۰	۲۱	Coreys	Coreyr.	۳۸۰	۲۱	Coreys	Coreyr.
۳۸۲	۱	لبیر	لبیر	۳۸۲	۱	لبیر	لبیر
۳۸۵	۷	Debaeo	Debaeq	۳۸۵	۷	Debaeo	Debaeq
۳۸۸	۱۲	میتا پوتوم اور	میتا پوتوم اور	۳۸۸	۱۲	میتا پوتوم اور	میتا پوتوم اور
		سپارس	سپارس			سپارس	سپارس
۳۹۰	۲۲	Aquitie	Apulie	۳۹۰	۲۲	Aquitie	Apulie
۳۹۲	۲۳	سالیانہ	سالیانہ	۳۹۲	۲۳	سالیانہ	سالیانہ
۳۹۵	۲۱	تاریخ	تاریخ سرنہ	۳۹۵	۲۱	تاریخ	تاریخ سرنہ
۴۰۱	۲۲	Ser Mim	Ser Num	۴۰۱	۲۲	Ser Mim	Ser Num
۴۰۲	۱۶	۴۲	۴۲	۴۰۲	۱۶	۴۲	۴۲
۴۰۵	۱۶	میتا	میتا	۴۰۵	۱۶	میتا	میتا
۴۰۹	۵۰	دولفن	دولفن	۴۰۹	۵۰	دولفن	دولفن
۴۱۰	۱۲	امیدوار ازدواج	امیدوار ازدواج	۴۱۰	۱۲	امیدوار ازدواج	امیدوار ازدواج
۴۱۲	۲	تھنریوں	تھنریوں	۴۱۲	۲	تھنریوں	تھنریوں
۴۱۳	۵	الکیمیونی	الکیمیونی	۴۱۳	۵	الکیمیونی	الکیمیونی
۴۱۴	۱۲	سنگارا	سنگارا	۴۱۴	۱۲	سنگارا	سنگارا
۴۱۵	۲۰	Peliquiae	Reliquiae	۴۱۵	۲۰	Peliquiae	Reliquiae
	۲۲	سنگاری	سنگاری		۲۲	سنگاری	سنگاری
۴۱۶	۲	لیرہ اور ایران	لیرہ و ایران	۴۱۶	۲	لیرہ اور ایران	لیرہ و ایران
۴۱۷	۸	شوق	شوق	۴۱۷	۸	شوق	شوق
	۲۳	ملکت کی شہریت	ملکت کیلئے ایک		۲۳	ملکت کی شہریت	ملکت کیلئے ایک
		 مناسب	 مناسب			 مناسب	 مناسب
		ایک لڑکی زیادہ	ایک لڑکی زیادہ			ایک لڑکی زیادہ	ایک لڑکی زیادہ

[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲۴	۲۳	روہل	اول	۵۲۵	۲۲	۹۰۱ گائیوس	۴۹ - باگائیوں
۵۲۷	۱۶	پروسانیاں	پروسانیاں	۵۲۷	۳	کالیروم	کالیروم
۲۰	۲۰	۱ - تیفیر	۱، شیفیر	۵۲۸	۶	سوپریس	سوپریس
			A Schaeffer	۵۲۹	۱۱	ایوانورس	ایوانورس
۵۲۹	۱۲	رہبری فرانس	رہبری کے فرانس	۵۳۰	۱۸	تھوسی ویدش	طوسی ویدش
۵۳۱	۸	پتوپنفر	تیوینفر	۵۳۱	۱۴	لیکرویس	لیکرویس
۵۳۲	۲۳	ہپاروس	ہپاروس	۵۳۲	۲۴	سلط	سلط
۵۳۳	۱۷	حلف	محلفہ	۵۳۳	۶	ایٹھنز	ایٹھنز
۵۳۷	۶	قنائون	قنائون	۵۳۷	۲۲	Telesilla	Suid :
۱۲	۱۲	یاکوس	یاکوس	۵۳۸	۲	(Suid)	Telesilla
۵۳۸	۹	افزاجی	افزاجی	۵۳۹	۲۴	ارشلیدش	ارشلیدش
۵۳۹	۱	سموندیس	سموندیس	۵۴۰	۱۲	بن	میں
۱۹	۱۹	دلفی	دلفی	۵۴۱	۲	ارسطون	ارسطون
۵۴۰	۱	ارسطوگنوں	ارسطوگنوں	۵۴۲	۱۰	روانگی	روانگی
۱۱	۱۱	ماہود	ماہود	۵۴۳	۱۱	اسپارما	اسپارما
۱۲	۱۲	تہ	X	۵۴۴	۲۱	سارکوس	سارکوس
۵۴۱	۱۹	ارگوش	آرگوش	۵۴۵	۱۵	گورگوس	گورگوس
۵۴۲	۳	ساروس	ساروس	۵۴۶	۱۲	میں کیں ان	میں ان
۱۹	۱۹	Lakedar-	Lakedar-	۵۴۷	۱۲	تہ	تہ
		monier	monier	۵۴۸	۲	ذرا پھر بہتر	ذرا بہتر
۲۳	۲۳	۳	۳	۵۴۹	۲۴	چودر ہی	چودر ہی
۵۴۳	۱۷	جنوس	جنوس	۵۵۰	۹	موضوع	موضوع
۱۷	۱۷	لیکرایس	لیکرایس	۵۵۱	۲۱	مضمون	مضمون
۵۴۹	۳	ایکشیوی	ایکشیوی	۵۵۲	۱۲	جشن	جشن

صفحہ	سطر	نقطہ	صحیح	صفحہ	سطر	خطہ	صحیح
۵۹۵	۲۰	۳۱	۵۹۴	۵۹۴	۱۱	سبوت	سبوت
۵۹۶	۶	یہر	x	۱۶	زانتھی یوس	زانتھی یوس	زانتھی یوس
۶۰۰	۱	۶	۶۵۵	۶	یاونر	یاونر	یاونر
	۱۳	انی گینوں	انی گینوں	۶۸	۱	۶۵۶	۶۵۵
۶۰۳	۱۵	۳۸	۶۰۱	۱۵	حلیانی	حلیانی	حلیانی
۶۰۴	۹	بریں	بریں	۱۸	۶	۶۶۲	۶۶۱
۶۰۶	۴	یہا	کیا	۱۸	۶	۶۶۵	۶۶۴
۶۰۸	۸	ہوئی	ہوئی	۱۱	Lon	Dion	۱۱
۶۱۵	۶	تھر	تھر	۱۶	دیونی سیوس	دیونی سیوس	دیونی سیوس
	۱۳	اتی پنیانی	اتی پنیانی	۲۴	استرائی گوس	استرائی گوس	۲۴
۶۰۰	۲۰	ہروس	ہروس	۵	سپرس	سپرس	۵
۶۱۶	۲۲	۲۳، ۱۶، ۶۱۰	۲۳، ۱۶، ۶۱۰	۹	تسطا کلیس	تسطا کلیس	۹
۶۱۶	۱۳	ہیروس	ہیروس	۱۱	خضائل	خضائل	۱۱
	۶۱	نیوس	نیوس	۱۳	مخالات	مخالات	۱۳
۶۱۸	۱۱	اکانیائیوں	اکانیائیوں	۵	ساناوارچیگیوم	ساناوارچیگیوم	۵
۶۲۰	۸	میع	میع	۲۳	پانی گیوں	پانی گیوں	۲۳
	۲۰	ہمانکان	ہمانکان	۲۴	راچیگیوم	راچیگیوم	۲۴
۶۲۳	۵	کو پھنے	کو پھنے	۱۰	ناکنائی	ناکنائی	۱۰
۶۲۵	۱۰	ماکن نیس	ماکن نیس				
۶۳۳	۱۰	ریٹھال	ریٹھال				
۶۳۹	۵	ستدانیال	ستدانیال				
۶۴۰	۱۸	تسطا کلیس	تسطا کلیس				
۶۴۹	۱۸	کارگانیہ	کارگانیہ				
۶۵۳	۱۱	ورنہ	اورنہ				

